لغات القرآن

مع فہرست الفاظ

تالیف

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی

۲-۱

دار الاشاعت
کراچی

Marfat.com

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

مُکمّل

لغات القرآن

مع فہرستِ الفاظ

جلد اوّل — الف

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ
نور آباد - ضلع کرنا - سیالکوٹ

تالیف

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی ۱

Marfat.com

طبع اوّل دارالاشاعت نومبر ۱۹۸۶ء
طباعت: احمد پرنٹنگ کارپوریشن، نظم آباد، کراچی
ناشر:۔ دارالاشاعت کراچی ۱

حقِ طبع

جناب شاہد نذیر خان یوسفی مجددی و ڈاکٹر خورشید صاحب مکتبہ حسن سہیل لاہور سے لغات القرآن کامل چھ جلد کی کتابت اب دارالاشاعت کراچی نے خرید لی ہے۔ لہٰذا آئندہ اس کتابت یا اسکے فوٹو لے کر طبع کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے اور اسکے تمام حقوق دارالاشاعت کو حاصل ہیں۔

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴۱
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴۱
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

اما بعد قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے سب سے پہلی ضرورت الفاظِ قرآنی کے معنی جاننے کی ہے عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں بڑے بڑے ائمۂ لغت زجاج، فراء، اخفش، ابو عبیدہ، ابن قتیبہ، ابو عمرو زاہد، ابن درید، ابو بکر ابن الانباری، عزیزی، راغب اصفہانی، ابو حیان اندلسی وغیرہ نے اس فن پر بیش بہا اور گراں قدر تصنیفات یادگار چھوڑیں۔

ان کتابوں میں اب امام راغب کی مفردات کے علاوہ تقریباً تمام کتابیں ناپید ہیں علامہ جلال الدین سیوطی اس کو اس سلسلہ کی بہترین کتاب بتاتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جہاں تک لغتِ قرآن کی تحقیق اور استناد کا تعلق ہے، یہ کتاب اپنی مثال نہیں رکھتی۔

ہماری زبان میں بھی لغت قرآن پر متعدد کتابیں موجود ہیں جو عام طور پر دستیاب ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس کی تھی کہ اس موضوع پر ایک ایسی جامع، مکمل اور مستند کتاب تحقیق کی روشنی میں لکھی جائے جو قرآن مجید کے معانی اور مطالب کے سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے معلوم ہے کہ اس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اس وقت تک اردو زبان کا دامن یکسر خالی ہے، پیشِ نظر کتاب اسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ مؤلف کو اس مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوئی لیکن ایک بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی یہ پہلی کتاب ہے جس کا اندازہ قارئین کتاب کے ہر صفحہ سے کر سکیں گے۔

اتمامِ فائدہ کے لئے لغاتِ قرآن کے ساتھ ساتھ الفاظِ قرآن کی فہرست بھی تیار کی گئی ہے اور اسی وجہ سے قرآنِ مجید کا ہر کلمہ اور ہر لفظ علیحدہ علیحدہ لکھنا پڑا، اور اسکی پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی لفظ چھوٹنے نہ پائے۔ اردو کی دوسری کتابوں کے برخلاف مرکب الفاظ بھی نظر انداز نہیں کئے گئے کیونکہ ایسی صورت میں علاوہ اس کے کہ فہرستِ الفاظ ناتمام اور ناقص رہتی، لغت بھی مکمل نہیں ہو سکتا تھا، اردو میں علم کے معنی جاننے کے کون نہیں جانتا مگر کتنے ہیں جو عَلِمَ، عَلِمَتْ، عَلِمْتَ، عَلِمْتُ، عَلِمُوْا، عَلِمْتُمْ، عَلِمْنَا، عَلِمَہٗ، عَلِمْتَہٗ، عَلِمْتُمُوْھُنَّ وغیرہ مشتقات اور مرکبات کے معانی بھی جانتے ہیں، ظاہر ہے کہ ایک اردو داں جس طرح عَلِمَ کے معنی جاننا عَلِمْنَا کے معنی سے بھی ناواقف ہے

Marfat.com

اس طریق کار سے کتاب گو طویل ہو گئی لیکن فائدہ بھی اسی قدر بڑھ گیا ورنہ اگر مشتقات اور مرکبات کو سرے سے نظر انداز کر دیا جاتا تو اس سے صرف وہی اشخاص نفع اٹھا سکتے جو عربی صرف و نحو اور اشتقاق کے قواعد سے واقف ہیں۔

کتاب کی تدوین کی صورت یہ ہے کہ الفاظ حروفِ معجم کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں اور ترتیب ظاہر الفاظ کی صورت ہی پر رکھی گئی ہے، ماخذِ اشتقاق کا لحاظ نہیں کیا گیا کیونکہ اس کا دریافت کرنا عوام کی دسترس سے باہر تھا بلکہ متوسطین کو بھی ماخذ پر پوری طرح عبور نہیں ہوتا۔

اول حرف باب ہے اور ثانی حرف فصل، پہلے لفظ لکھا گیا ہے پھر اس کا سلیس ترجمہ اب اگر وہ لفظ حرف ہے، تو اس کے معانی مع امثلہ بیان کئے گئے ہیں اور اگر فعل ہے تو اس کا باب اور صیغہ، پھر مزید فیہ میں تو باب ہی کو ذکر کیا گیا ہے اور مجرد میں اس کے مادہ اشتقاق کا بھی، مزید فائدہ کے لئے باب اور مادہ اشتقاق کا ترجمہ بھی لکھدیا گیا ہے۔ اب اگر ایک باب کے چند مشتقات ایک ہی فصل میں مذکور ہیں تو باب اور مادہ اشتقاق کا ترجمہ اختصار کے خیال سے نہیں دہرایا گیا بلکہ پہلے ہی لفظ کے ذیل میں جو ترجمہ لکھا گیا اسی کو کافی سمجھا ہے اور مجرد میں باب کا تعین بھی پہلے ہی لفظ کے ساتھ کر دیا گیا ہے مثلاً اَبْصِرْ، اَبْصَرَ، اَبْصَرَنَا میں صرف پہلے لفظ کے ضمن میں اِبْصَارٌ کے معنے بیان کئے ہیں اور بقیہ الفاظ کے ذیل میں صرف اِبْصَارٌ سے ان کا آنا بتایا ہے اس کا ترجمہ نہیں لکھا یا مثلاً اَبَوَا کے ضمن میں اس کا باب ضَرَبَ اور فَتَحَ سے آنا، نیز مادہ اشتقاق اِبَاءٌ کے معنی ذکر کر دئے گئے تو اب اس فصل میں اَبَیٰ اور اَبَیْنَ کے ذیل میں باب کا ذکر نہیں ہوگا اور نہ اِبَاءٌ کے معنی بتائے جائیں گے بلکہ صرف اِبَاءٌ سے مشتق ہونے کا بیان ہوگا اور اگر وہ لفظ اسم ہے تو مفرد کی جمع اور جمع کا مفرد بھی بتایا گیا ہے لیکن اگر قرآنِ مجید میں مفرد اور جمع دونوں مذکور ہیں تو پھر ہر ایک کا ذکر اپنے اپنے موقع پر کیا گیا ہے، الفاظِ مرکبہ میں ضمائر کا تعین کیا گیا ہے، ترکیب اضافی اور ترکیب توصیفی بھی بیان کی گئی ہے جہاں مناسب سمجھا تعلیلِ حرفی کی بھی تفصیل کر دی گئی ہے۔

تمام الفاظ کی ضروری تشریح اور تفصیل کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، کسی لفظ کی تشریح یا اس کے معنی کی تحقیق میں جہاں مفسرین، فقہاء اور اہلِ لغت وغیرہ کا اختلاف ہے، اس کو نقل کر کے قولِ فیصل بیان کیا گیا ہے۔ جابجا تمام وہ مناسب فوائد قلمبند کر دئے گئے ہیں جو فہمِ قرآن میں سہولت پیدا کر سکیں چونکہ مقصد یہ ہے کہ منشاء قرآن کے مطابق قرآنِ مجید کا لغت تیار ہو اس لئے محض لغت ہی کے تتبع پر اکتفا نہیں کی بلکہ کوشش کی ہے کہ ہر لفظ کے وہی معنی لکھے جائیں جس معنی میں قرآنِ مجید نے اس کا استعمال کیا ہے اور جو معنی علماءِ حق نے اس سے سمجھے ہیں۔

اسی طرح جو لفظ قرآنِ مجید میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے وہ تمام معانی بالتفصیل لکھے ہیں اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس موقع پر وہ لفظ کس معنی میں مستعمل ہوا ہے، جس لفظ کی تفسیر میں کوئی مرفوع

Marfat.com

حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کا قول مل گیا ہے اسے درج کر دیا گیا ہے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام یا دیگر مشاہیر قرآن مثل فرعون، ہامان، شیطان علیہم اللعن والخذلان وغیرہ کا قرآنِ مجید میں جو جا بجا تذکرہ ہے وہ ہر شخص اس فہرست کی مدد سے دیکھ سکتا ہے، اس لئے صحیح حدیثوں اور مستند روایتوں میں جو ان کے حالات و واقعات مرقوم تھے ان کو بھی ذکر کر دیا ہے، موضوع اور جعلی روایات یا اسرائیلیات کے بیان کرنے سے حتی الوسع اجتناب کیا ہے اور جو جعلی روایات زیادہ تر مشہور تھیں ان کے موضوع اور بے اصل ہونے کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ قصصِ قرآن جا بجا اپنے موقع پر اختصار کے ساتھ تحقیق کی روشنی میں تحریر کئے گئے ہیں، اماکنِ قرآن یعنی قرآن مجید نے جن جن مقامات کا تذکرہ کیا ہے، ان کا تعین اور ان کی ضروری تشریح و تفصیل کر دی گئی ہے۔

الفاظِ قرآن کے معانی اور ان کی تحقیق میں میرا جو کچھ سرمایہ ہے وہ بڑی حد تک امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات غریب القرآن ہے اور پھر تفسیر، حدیث، لغت اور جغرافیہ کی وہ تمام مستند اور متداول کتابیں جن کے حوالے جا بجا کتاب کے صفحات پر بکھرے پڑے ہیں، اس امر کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ جو کچھ لکھا جائے، پوری تحقیق سے لکھا جائے چنانچہ کسی آسان سے آسان لفظ کا ترجمہ بھی بغیر کتابوں کی مراجعت کے تحریر نہیں کیا گیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مجھے لغت سے زیادہ الفاظِ قرآن کی فہرست تیار کرنے میں دقت پیش آئی اور چونکہ یہ بالکل غیر علمی کام تھا اس لئے اس کے انجام دینے سے بار بار طبیعت اکتا جاتی تھی مگر الحمد للہ یہ کام بھی پورا ہو گیا۔

عام طور پر الفاظِ قرآن کی جو فہرستیں اس وقت متداول ہیں ان میں سے بعض میں تو صرف نمبر سورت اور نمبر آیت درج ہیں، اس میں ایک دقت تو یہ ہے کہ ہر شخص کو سورت کا نمبر کہاں یاد رہتا ہے، دوسرے ہندوستان میں عام طور پر جو قرآنِ مجید شائع ہوتے ہیں ان میں آیات کے نمبر لکھنے کا التزام نہیں ہوتا اور بعض میں سورت کے نام کے ساتھ دہائیوں کا حوالہ تحریر ہے مثلاً سورت کے نام کے ساتھ عشر کے ذیل میں (۹) لکھا ہو گا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سورت کے نویں عشر یعنی (۸۰) سے (۹۰) تک کی آیات میں اس لفظ کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں بھی وہی پہلی دقت باقی رہتی ہے، علاوہ ازیں متعدد سورتوں کے کئی کئی نام ہیں جن میں سے بعض نام عوام میں مشہور نہیں، بعض میں سورت کے نام کے ساتھ ساتھ رکوع، آیت، پارہ اور آیت کے نمبر کا بھی حوالہ درج ہے۔

یہ فہرست، اگرچہ اپنی جگہ مکمل ہے مگر اس میں دشواری یہ تھی کہ حروف کی فہرست بالکل نظر انداز

Marfat.com

کردی گئی ہے، پھر پاروں اور سورتوں کے حوالے ترتیب وار درج نہیں اور پھر تکرار زیادہ، مثلاً اَطِیْعُوْا کے متعلق حسبِ ذیل حوالے بہ ترتیب ذیل درج ہیں، آل عمران، نور، نساء، انفال، آل عمران، طٰہٰ، مائدہ، تغابن، آل عمران نوح، بلاشبہ فہرست نگار نے جس مقصد کو سامنے رکھ کر اس فہرست کو مرتب کیا ہے اس کے پیشِ نظر یونہی ہونا چاہئے تھا مگر ظاہر ہے کہ مؤلف کے لئے اس کی پیروی مشکل تھی۔

میں نے فہرست کے سلسلہ میں یہ کیا ہے کہ ہر لفظ کے متعلق پارہ اور رکوع کا حوالہ دیا ہے، علامت پارہ کے لئے (پ) کا نشان لکھا ہے (پ) کے اوپر پارہ کا عدد مرقوم ہے اور نیچے رکوع پارہ کا، اسطرح کی ایک فہرست نجوم القرآن جدید کے نام سے عرصہ ہوا لاہور سے شائع ہوئی تھی مگر اس میں کمی یہ تھی کہ مرتب کے اس ادعا کے باوجود کہ "ہر ایک لفظ متجانس الشکل کو جدا جدا دکھایا گیا ہے" اکثر مقامات میں تجنیسِ خطی بدستور باقی ہے، بعض الفاظ سرے سے مذکور ہی نہیں جیسے "ایسن" وغیرہ، اسی طرح مرکبات کے علیحدہ حوالے دینے کا بھی التزام نہیں کیا گیا چنانچہ پہلے ہی لفظ کے سلسلہ میں جو حوالے مرقوم ہیں، وہ ملاحظہ ہوں: اَبَا ۱۲/۱۲ ۱۳/۱۲ ۱۳/۲ ۱۳/۵ دیکھنے والا یہ خیال کرے گا کہ یہ سب ایک لفظ کے حوالے ہیں حالانکہ اس میں حسبِ ذیل الفاظ کے حوالے مندرج ہیں، اَبَا ۱۳/۳ اَبَّا ۱۳/۲۲ اَبَّا ۱۳/۳۰ اَبَا کُمْ ۱۳/۴ اَبَانَا ۱۲/۱۲ اَبَاہُ ۱۳/۲ ۱۳/۴،۲ ۱۳/۵ ظاہر ہے اَبَّا تو مستقل لفظ ہی علیحدہ ہے جس کے معنی بھی جدا ہیں لیکن محض تجنیسِ خطی کی بنا پر اس کا حوالہ یہاں دیا گیا ہے۔

اور بقیہ مرکب الفاظ ہیں جنکو علیحدہ علیحدہ لکھنے کی صورت میں ہر حوالہ کو قرآن مجید سے نکال کر جدا جدا لکھنا پڑا ان حوالوں کا ایک ایک کر کے نکالنا اور ان کو مرتب کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا اس لئے اس سلسلہ میں جو کچھ محنت اور جانفشانی کرنی پڑی ہے اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

چونکہ ہماری کتاب میں فہرست کی بنا پاروں اور پاروں کے رکوعوں پر رکھی گئی ہے اس لئے ہر پارہ کے پہلے رکوع کی ابتدا اس کے شروع سے مقرر کی ہے، اب اگر پارہ کے ختم پر رکوع بھی ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ جتنی آیتیں اس کے اخیر میں مذکور ہیں، ان کو ایک مستقل علیحدہ رکوع قرار دیکر اس کا نمبر شمار لکھدیا گیا ہے، مثلاً پہلے پارہ کے سولہ رکوع ہیں اور سولھویں ہی رکوع پر وہ ختم بھی ہو جاتا ہے اور دوسرے پارہ کے بھی سولہ ہی رکوع ہیں مگر وہ سولھویں رکوع پر ختم نہیں ہوتا بلکہ چند آیات کے بعد ختم ہوتا ہے تو ہم نے ان آیتوں کو فہرست کی ترتیب کے لئے ایک جدا رکوع قرار دیا ہے اس لئے جو لفظ ان آیتوں میں مذکور ہوگا اس کے حوالہ کے لئے درج ہوگا ۲/۱۷ یعنی وہ دوسرے پارہ کے سترہویں رکوع میں ہے۔

جہاں تک ہو سکا کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کا نفع زیادہ سے زیادہ حد تک عام ہو، امید ہے کہ انشاء اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عوام کے لئے الفاظ کا ترجمہ متوسطین کے لئے ماخذ اشتقاق، صیغوں کا تعین اور معانی کی ضروری تشریح و تفصیل اور خواص کے لئے اس کے علمی مباحث دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ ایک مدرس اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر قرآن مجید کا درس دے سکتا ہے۔ ایک طالب علم اس کے ذریعہ استاد کے دیئے ہوئے قرآنی سبق کو اچھی طرح یاد کر سکتا ہے اور ایک عام آدمی اس کے مطالعہ سے اپنی فہم کے مطابق قرآن مجید کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

ہم نے بہت سے انگریزی فارسی تعلیم یافتہ اصحاب کو دیکھا ہے جن کا مذہبی جذبہ انکو قرآن مجید کیطرف متوجہ کرتا ہے، وہ اسکو عربی میں سمجھنا بھی چاہتے ہیں اور اس غرض سے عربی زبان کے حاصل کرنیکی ان کے دل میں خواہش بھی ہوتی ہے مگر بڑی عمر میں دوسری زبان سیکھ لینے کا حوصلہ ہر شخص کو نہیں ہوتا، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو ایک ہفتہ ماضی مضارع کی عربی گردانوں کے یاد کرنے پر صرف ہوئے کہ طبیعت اکتا گئی، جی چھوٹ گیا اور عربی سیکھنے کا سارا جوش فرو ہو کر رہ گیا، یہ لوگ دوسری زبانوں کی قواعد سے بھی کسی نہ کسی حد تک ضرور واقف ہوتے ہیں اس لئے الفاظ کے متعلق وہ ضروری تشریح و تفصیل جو کتاب میں درج ہے اگر ان حضرات کے ذہن نشین ہو جائے تو امید ہے کہ عربی ہی میں قرآن مجید کے سمجھنے کا سلیقہ پیدا ہو جائے گا۔

جو کچھ اور جیسا کچھ بن آیا ہدیۂ ناظرین ہے، یقیناً اس میں بہت سی کوتاہیاں بھی رہی ہونگی اور فروگزاشتیں بھی کہ ع ہیچ نفس بشر خالی از خطا نہ بود

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اصلاح و توبہ کی توفیق بخشے، آمین آمین یارب العالمین۔

عبدالرشید نعمانی

عرضِ ناشر

لغات القرآن عرصۂ دراز سے نایاب تھی، قرآن پاک کا تحقیقی مطالعہ کرنیوالے حضرات کے مسلسل مطالبہ کے پیش نظر یہ کتاب انتہائی محدود تعداد میں شائع کی جا رہی ہے، اس کی اشاعت میں کسی مالی فائدہ کی بجائے علمِ دین کی خدمت کو مدِ نظر رکھا گیا ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار		صفحہ
۱	باب الالف	۱
۲	فصل الالف	۱
۳	فصل الباء الموحدہ	۲
۴	فصل التاء المثناۃ	۱۶
۵	فصل الثاء المثلثہ	۲۵
۶	فصل الجیم المعجمہ	۲۷
۷	فصل الحاء المہملہ	۳۲
۸	فصل الخاء المعجمہ	۴۱
۹	فصل الدال المہملہ	۵۰
۱۰	فصل الذال المعجمہ	۵۹
۱۱	فصل الراء المہملہ	۶۴
۱۲	فصل الزاء المعجمہ	۷۲
۱۳	فصل السین المہملہ	۷۶
۱۴	فصل الشین المعجمہ	۱۰۲
۱۵	فصل الصاد المہملہ	۱۰۹
۱۶	فصل الضاد المعجمہ	۱۵۳
۱۷	فصل الطاء المہملہ	۱۵۸
۱۸	فصل الظاء المعجمہ	۱۶۱
۱۹	فصل العین المہملہ	〃
۲۰	فصل الغین المعجمہ	۱۷۱
۲۱	فصل الفاء	۱۷۴
۲۲	فصل القاف	۱۸۳
۲۳	فصل الکاف	۱۹۶
۲۴	فصل اللام	۲۰۳
۲۵	فصل المیم	۲۳۶
۲۶	فصل النون	۲۵۸
۲۷	فصل الواو	۲۹۰
۲۸	فصل الہاء	۳۰۰
۲۹	فصل الیاء المثناہ	۳۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابُ الالف

فصل الالف

۔ کیا۔ خواہ۔ بھلا۔ یہ اگر متحرک ہو تو اس کو ہمزہ کہتے ہیں، ورنہ الف۔ جو الف یا ہمزہ کہ بامعنی ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو شروع کلام میں آتا ہے، دوسرا وہ جو وسط کلام میں واقع ہو، تیسرا وہ جو آخر کلام میں آئے۔

جو الف کہ شروع کلام میں آتا ہے اس کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) الف استفہام جس سے کسی چیز کے متعلق کوئی خبر دریافت کی جائے خواہ بصورت استفہام یعنی بطور سمجھنے کے ہو جیسے اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا (کیا آپ زمین پر اس شخص کو خلیفہ بنائیں گے جو اس میں فساد برپا کرے) خواہ بصورت تہدید یعنی زجر و توبیخ کے لئے جیسے اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ (اب تو یہ کہنے لگا حالانکہ پہلے سے نافرمانی کرتا رہا) یا تسویہ یعنی دو چیزوں کے درمیان برابری ثابت کرنے کے لئے جیسے وَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (آپ ان کو ڈرائیے یا نہ ڈرائیے وہ ایمان لانے کے نہیں) یا استہزاء کے لئے جیسے اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا (کیا تیری نماز نے تجھے یہ سکھایا ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی پرستش کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ دیں) یا استبطاء یعنی مہلت دینے کے لئے جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ گڑگڑائیں

Marfat.com

ان کے دل اللہ کی یاد سے) یعنی ابھی گمراہ رہنے کے لئے مہلت باقی ہے؟

واضح رہے کہ الفِ استفہام جب اثبات پر داخل ہوتا ہے تو اُسے نفی بنا دیتا ہے کیونکہ جب کسی شئے کے متعلق اثبات کا سوال ہوا تو اس کی نفی پہلے سے ثابت ہوئی جب ہی تو اس کے ثبوت کو دریافت کیا جا رہا ہے اور جب نفی پر داخل ہوتا ہے تو اسے اثبات میں بدل دیتا ہے کیونکہ یہ جب نفی پر داخل ہو تو نفی کی نفی ہوئی اور نفی کی نفی اثبات ہے جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ (کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم) یعنی ضرور ہے۔

(۲) وہ الف جو نفسِ کلام کے متعلق خبر دیتا ہے جیسے اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ (کیا عجیب دیکھتا اور سنتا ہے)

(۳) الف امر خواہ قطعی ہو یا وصلی جیسے اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ (ہم پر آسمان سے بھرا ہوا خوان نازل فرما) اور رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ (اے رب میرے لئے بہشت میں ایک گھر اپنے پاس بنا دے)۔

(۴) وہ الف جو لام تعریف کے ساتھ آتا ہے اور جس پر داخل ہوتا ہے اس کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ (اے قید خانہ کے ہر دو رفیقو) کہ یہاں "السجن" سے ایک خاص قید خانہ مراد ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام قید تھے۔

جو الف کہ وسطِ کلام میں آتا ہے وہ تثنیہ کا الف ہے اور بعض جمعوں میں بھی آتا ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ اور مَسَاکِیْنَ

الف تانیث جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت) بَیْضَآءُ (سفید عورت) اور تثنیہ کا الف ضمیر جیسے اِذْھَبَا یہ دونوں آخر کلام میں واقع ہوتے ہیں۔

تَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا اور اَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا وغیرہ آیات میں الظُّنُوْنَا اور السَّبِیْلَا وغیرہ میں جو الف ہے یہ بامعنی نہیں بلکہ محض اصلاحِ لفظ اور اتباع کے لئے ہے جس طرح کہ بعض اشعار کے آخر میں ہوا کرتا ہے۔

فصل الباء الموحدہ

اَبٌ باپ۔ اَبٌ باپ کو اور ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی شئے کی ایجاد یا ظہور یا اصلاح کا سبب ہو۔ ۳ پ ۱۲ پ ۱۳ پ

اٰبَآءٌ۔ باپ دادا اور چچا۔ اب کی جمع ہے جس کے معنی باپ کے ہیں۔ جمع میں اس کے مفہوم میں دادا اور چچا بھی داخل ہوتے ہیں۔ ۱ پ

Marfat.com

اَبًّا۔ جانوروں کے کھانے کی گھاس اور چارہ کو کہتے ہیں لیکن وہ کونسی گھاس اور کونسا چارہ ہے اور اس کی کیا شکل و صورت ہے اس کے تعین میں اہلِ لغت کے متعدد اقوال ہیں مفسرین سلف میں سے مجاہد، حسن بصری، قتادہ اور ابن زید کا بیان ہے کہ انسانی غذا میں فواکہ (میوے) کا جو درجہ ہے چرندوں کی خوراک میں وہی حیثیت اس کی ہے[1]۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جب اس کے تعین کے متعلق سوال ہوا تو فرمانے لگے ای سماء تُظِلُّنی وای ارض تُقِلُّنی اذا قلتُ فی کتابِ اللہ ما لا اعلم اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ و عبد بن حمید کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوگا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر رہنے دیگی جب کہ میں کتاب اللہ کی تفسیر میں ایسی بات کہہ دوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ اَبّ کیا ہے پھر خود ہی فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے تعین کا ہم کو مکلف کیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا ہے[2]۔ اس سے تفسیرِ قرآن کے متعلق صحابہ کرام اور سلف صالحین کی انتہائی احتیاط کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہمارا یہ زمانہ ہے کہ ہر منکرِ حدیث اور عمل بالقرآن کا دعویدار جو چاہتا ہے بلا تکلف اپنی طرف سے قرآن مجید کے معنی بیان کر دیتا ہے۔ اَبٌّ کی جمع اَوٌّ آتی ہے۔ ت ش

اَبَابِیْلَ۔ جھنڈ کے جھنڈ، پرے کے پرے۔ ابو عبیدہ نے تصریح کی ہے کہ متفرق جماعت کو اابیل کہتے ہیں چنانچہ عرب والے بولتے ہیں جاءت الخیلُ ابابیل من ھھنا وھھنا (ادھر اور اُدھر سے سواروں کے پرے کے پرے آئے) اس کا واحد آتا ہے یا نہیں اس بارے میں دو قول ہیں اخفش اور فراء کا بیان ہے کہ جس طرح ثَمانِیَۃٌ حِیَطٌ اور عَبَادِیْدُ کا واحد نہیں آتا ویسے ہی اس کا بھی واحد نہیں آتا، دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا واحد آتا ہے چنانچہ ابو جعفر رواسی نے جو لغت میں ثقہ اور معتبر خیال کیا جاتا ہے تصریح کی ہے کہ اس نے ابابیل کا واحد اِبَالَۃٌ سُنا ہے۔ کسائی کا بیان ہے کہ عِجُوْلٌ اور عَجَاجِیْلُ کی طرح میں نحویوں کو اِبُوْلٌ اور اَبَابِیْلُ بولتے ہوئے سُنتا تھا۔ فراء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص دِیْنَارٌ

[1] تفسیر ابن کثیر، ص ۴۰۰ طبع مصر ۱۳۵۱ھ بر حاشیہ فتح البیان ۱۲ [2] ان دونوں حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو روح المعانی ص ۲۷، ۲۷ طبع مصر

Marfat.com

اور دنانیر کی طرح اس کا واحد ابالۃ بتائے تو درست ہو سکتا ہے۔[1] پ ۳

اَبَارِیْق۔ لوٹے۔ جگ۔ اِبْرِیْق کی جمع ہے جس کے معنے لوٹے اور جگ کے ہیں۔ آب ریز کا معرب ہے پ ۲۵

اَبَائِکَ تیرے باپ دادا اور چچا۔ اس جگہ اباء کے مفہوم میں چچا بھی داخل ہیں۔ اٰبَاء مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۱

اَبَاکُمْ۔ تمہارا باپ۔ اَبَا مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۴

اٰبَاؤُکُمْ۔ تمہارے باپ دادا۔ اٰبَاؤ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۴ و ۱۰ پ ۵ پ ۱۰ پ ۱۱ پ ۱۴ پ ۱۶ پ ۱۰ اٰبَاءَکُمْ پ ۱۰۔

اَبَانَا۔ ہمارا باپ۔ اَبَا مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ پ ۱۳ پ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

اٰبَاؤُنَا۔ ہمارے باپ دادا۔ اٰبَاء مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۵ پ ۹ پ ۱۳ پ ۱۳ پ ۱۳ پ ۱۳ پ ۱۵ اٰبَاءَنَا پ ۷ پ ۵ پ ۹ پ ۱۱ پ ۱۳ پ ۱۹ پ ۲۵

اَبَاہُ۔ اس کا باپ۔ اَبَا مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۲

اٰبَاؤُھُمْ۔ ان کے باپ دادا۔ اٰبَاء مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲ پ ۱۳ اٰبَاءَھُمْ پ ۱۴ پ ۱۸ پ ۲۵ پ ۲۸

اَبَاھِنَّ۔ ان عورتوں کے باپ دادا۔ اٰبَاء مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ پ ۲۸ پ ۲۲

اَبَائِیْ۔ میرے باپ دادا۔ اٰبَاء مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ ۱۳۔

اَبَتِ۔ اے باپ لفظ (اب) پر ندا کے وقت ت زیادہ کر دیتے ہیں پ ۱۲ پ ۱۳ پ ۱۶ پ ۱۶ پ ۲۳

اِبْتَدَعُوْھَا۔ انھوں نے اس کو اپنے آپ گھڑ لیا۔ اِبْتَدَعُوْا۔ اِبْتِدَاعٌ سے جس کے معنی دین میں نئی بات نکالنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب پ ۲۷

اَبْتَرُ۔ دم کٹا جس کی اولاد نہ ہو۔ جس کا ذکر باقی نہ رہے بَتْرٌ سے۔ صفت مشبہ کا صیغہ۔ پ ۳۰

اِبْتَغِ۔ تو تلاش کر۔ اِبْتِغَاءٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۵ پ ۱۸

اِبْتِغَاء۔ چاہنا تلاش کرنا بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے

---

[1] تفسیر کبیر ج ۸ ص ۱۴۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

ابتغاء سخت کوشی کے لئے مخصوص ہے اگر اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود ہے ورنہ مذموم ہے ۲ ۳ ۱۲ ۱۵ ۲۷ ۲۸ ۳۱

اِبْتِغَآءَكُمْ۔ تمہارا تلاش کرنا۔ اِبْتِغَآءٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۱

اِبْتَغُوْا۔ تم تلاش کرو۔ چاہو۔ اِبْتِغَآءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۷ ۱۰ ۱۳ ۲۰

اِبْتَغَوْا۔ انہوں نے چاہا۔ تلاش کیا۔ اِبْتِغَآءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲ ۱۵

اِبْتَغٰى۔ اس نے چاہا۔ تلاش کیا۔ اِبْتِغَآءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۸ ۲۹

اَبْتَغِيْ میں چاہوں۔ تلاش کروں۔ اِبْتِغَآءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ۸

اِبْتَغَيْتَ۔ تو نے چاہا۔ اِبْتِغَآءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۲ ۳۲

اِبْتَلُوْا۔ تم آزماؤ۔ اِبْتِلَآءٌ سے۔ جس کے معنی آزمانے اور امتحان لینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۲

اِبْتَلٰى۔ اس نے آزمایا۔ امتحان لیا۔ اِبْتِلَآءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ابتلاء و آزمائش کے دو مقصد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ امتحان لینے والا اس شخص کی لیاقت و صلاحیت سے پوری طرح باخبر ہو جائے دوسرے یہ کہ اس کی لیاقت و صلاحیت کا تو ممتحن کو پوری طرح علم ہو مگر اوروں کی نظر میں اس کی حالت کا پیش کرنا منظور ہو کہ وہ کس قابلیت و صلاحیت کا مالک ہے، قرآن مجید میں ابتلاء کی نسبت جب اللہ عزوجل کی طرف ہو تو دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں ۱۰

اُبْتُلِيَ۔ وہ آزمایا گیا۔ اِبْتِلَآءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۸

اِبْتَلٰىهُ۔ اس کو آزمایا۔ اِبْتَلٰى ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هُ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲

اَلْبَحْرُ۔ سمندر۔ بَحْرٌ کی جمع ہے۔ بحر سمندر کو کہتے ہیں ۱۲

اَبَدًا۔ ہمیشہ۔ زمانہ مستقبل غیر محدود ۱ ۵ ۲ ۶ ۱۰ ۱۱ ۱۵ ۱۸ ۲۳ ۲۶ ۲۸ ۲۹ ۳۰

اُبَدِّلَهٗ۔ میں اس کو بدل دوں۔ تَبْدِيْلٌ سے جس کے معنی بدل ڈالنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم هُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۱

اَبْرَارٌ۔ نیک لوگ۔ بَرٌّ اور بَارٌّ کی جمع جس کے معنی نیک کے ہیں ۱۳ ۱۴ ۲۰

Marfat.com

ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے مقدس رسول اور ہمارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد اور بجز آپ کے تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بحالت تشہد نماز میں درود کے وقت آپ کا بھی نام لینے کا حکم دیا گیا۔ حدیث معراج میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان پر آپ کو اس حال میں پایا تھا کہ بیت المعمور سے آپ اپنی پشت کا تکیہ کئے ہوئے تھے۔[1] آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فرماتے ہوئے کیا تھا۔[2] صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔[3] صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خیر البریہ سے خطاب کیا تو آپ نے فرمایا وہ ابراہیم تھے۔[4] شفاعت کی طویل حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام لوگ اکٹھے ہو کر حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کرانے کے لئے درخواست کریں گے تو آپ فرمائیں گے کہ اس کام کے لئے میں نہیں، تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔[5] یہ حدیث صحیحین میں مذکور ہے۔[6] آپ کی ولادت باسعادت ملک بابل کے شہر اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل ہوئی۔ عام مورخین کے بیان کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت سام بن نوح سے ملتا ہے لیکن ان کا بیان قیاس و تخمین سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سلسلۂ نسب کے بارے میں اس یقین کے باوجود کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں عدنان سے اوپر کے سلسلہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کذب النسابون (نسب بیان کرنیوالوں نے ناموں کی تعیین میں غلط بیانی سے کام لیا ہے) جب حضرت ابراہیم سے نیچے کے متعلق یہ حال ہے تو اوپر کے سلسلہ کے متعلق کیا کہا

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسرا۔ [2] صحیح بخاری باب المعراج۔ [3] ایضاً کتاب الانبیا باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا۔ [4] مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ۔

Marfat.com

جاسکتا ہے علیہ برکہ کے متعلق حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اما ابراھیم فانظروا الی صاحبکم (اگر ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہو تو اپنے صاحب (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھو) حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی بھی کرتی تھی آپ نے بعثت کے بعد سب سے پہلے اپنے باپ آزر کو حق کی تبلیغ کی پھر اپنی قوم کو سمجھایا پھر بادشاہِ وقت نمرود سے مناظرہ کیا اور توحید کے دلائل بیان کرکے اس کو ششدر کردیا۔ مگر بدبختوں نے ایک نہ سُنی اور سوائے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے پیارے بھتیجے حضرت لوطؑ کے اور کوئی ایمان نہیں لایا۔ قوم نے ہر طرح آپ کو ستانے اور آپ کی ایذا رسانی پر کمر باندھی یہاں تک کہ ظالموں نے آپ کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈالدیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل کرکے آگ کو آپ کے لئے بَرد و سلام کردیا۔ مسند ابی یعلیٰ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ کی زبانِ مبارک پر یہ الفاظ تھے اللھم انک فی السماء واحد وانا فی الارض واحد اعبدک (اے اللہ بلاشبہ تو آسمان میں واحد ہے اور میں زمین میں تیرا اکیلا پرستار ہوں)[۵۵] آخر حضرت نے تنگ آکر وہاں سے ہجرت کی اور فرات کے غربی کنارہ کے قریب ایک بستی میں تشریف لے گئے کچھ دنوں کے بعد یہاں سے حران، حران سے فلسطین اور فلسطین سے نابلس غرض اسی طرح تبلیغ کرتے کرتے مصر پہنچے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور حضرت لوط علیہ السلام سفر میں ہمرکاب تھے۔ یہاں شاہِ مصر نے اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی زوجیت میں دیا اب آپ نے اللہ تعالیٰ سے فرزند کے متعلق دعا مانگی اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تولد ہوئے اس پر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو رشک ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جہاں آج خانہ کعبہ ہے وہاں تشریف لائے اور اس جگہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے موجودہ مقام سے بالائی حصہ

[۵۵] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا و کتاب اللباس باب الجعد، و صحیح مسلم کتاب الایمان

[۵۵] البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱ ص ۱۴۶ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

ان کو چھوڑ گئے اور وہ خود فلسطین میں مقیم رہے مگر برابر مکہ میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھنے آتے رہتے تھے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے تذکرہ کیا اور دونوں باپ بیٹوں کے مقدس ہاتھوں سے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۶ سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ختنہ کا حکم دیا۔ حضرت نے اس کی تعمیل کی۔ جب آپ کی عمر سو سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی حضرت ابراہیمؑ کی وفات ۱۷۵ سال کی عمر میں واقع ہوئی اور مدینۃ الخلیل میں تدفین عمل میں آئی آپ کی پیغمبرانہ سیرت کا تذکرہ قرآن عظیم میں جا بجا نہایت تفصیل سے مذکور ہے۔ آپ کا شمار انبیاء اولوالعزم میں ہے یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب آپ کو پیغمبر اور مقتدا مانتے ہیں[۵] پ ۱ رکوع ۱۵ پ ۳ رکوع ۱۲ و ۱۵ و ۱۶ پ ۴ رکوع ۵ پ ۵ رکوع ۳ پ ۶ رکوع ۶ پ ۱۰ رکوع ۱۳ پ ۱۱ رکوع ۱۲ پ ۱۳ رکوع ۱۸ پ ۱۴ رکوع ۲ پ ۱۶ رکوع ۶ پ ۱۷ رکوع ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ پ ۱۸ رکوع ۱۴ پ ۲۱ رکوع ۱۴ پ ۲۲ رکوع ۱۵ پ ۲۶ رکوع ۱۹ پ ۲۷ رکوع ۲۰ و ۵۷ پ ۲۸ رکوع ۵ پ ۳۰ رکوع ۱۲

اَبْرَحُ۔ میں پھروں گا پھرتا ہوں (جمع) بَرْحٌ سے جس کے معنی کسی جگہ سے ہٹنے اور پلٹنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ ۱۶ رکوع ۱۰

اَبْرَصَ۔ کوڑھی۔ برص ایک مشہور مرض ہے پ ۳ رکوع ۱۲ پ ۵

اَبْرَمُوْا۔ انہوں نے مضبوط ارادہ کیا۔ اِبْرَامٌ سے جس کے معنی کسی کام کے مضبوط کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۲۵ رکوع ۱۲

اُبْرِئُ۔ میں اچھا کر دیتا ہوں۔ اِبْرَاءٌ سے جس کے معنی ہر بری چیز مرض وغیرہ سے بری کرنے اور نجات دلانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے پ ۳ رکوع ۱۲

اَبْرِیْ۔ میں بری کرتا ہوں یا کروں گا۔ تَبْرِیَۃٌ سے جس کے معنی بری کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۲ رکوع ۱۴

اُبْسِلُوْا۔ گرفتار کئے گئے۔ اِبْسَالٌ سے جس کے معنی بغلبہ و قہر گرفتار کرنے اور محروم کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۷ رکوع ۱۴

اَبْشِرُوْا۔ تم کو خوش خبری ہو۔ اِبْشَارٌ سے جس کے معنی بشارت پانے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۴ رکوع ۱۴

اَبْصَارٌ۔ آنکھیں اور بینائیاں۔ بصر کی جمع ہے۔ بصر آنکھ اور بینائی دونوں کو کہتے ہیں اور بینائی بھی آنکھ کی ہو یا دل کی دونوں کو بصر کہا جا سکتا ہے پ ۱ رکوع ۱۱ پ ۱۷ رکوع ۱۱

[۵] تفصیل کے لئے دیکھو "قصص القرآن" مطبوعہ ندوۃ المصنفین

Marfat.com

۱۴ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

اَبْصَارُكُمْ۔ تمہاری آنکھیں یا تمہاری رسائیاں اَبْصَارُ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۴

اَبْصَارُنَا۔ ہماری نگاہیں۔ اَبْصَارُ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۱۴

اَبْصَارُهَا۔ ان کی بینائیاں ھَا ضمیر قلوب کی طرف لوٹتی ہے۔ اَبْصَارُ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۴۶

اَبْصَارُهُمْ۔ ان کی نگاہیں یا ان کی آنکھیں۔ اَبْصَارُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱/۲۱

۲۲ ۱۴ ۱۵ ۲۴ ۲۶ ۲۸ ۲۹

اَبْصَارُهُنَّ۔ ان عورتوں کی نظریں۔ ان کی آنکھیں۔ اَبْصَارُ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۲۳

اَبْصِرْ۔ دیکھتا رہ (انتظار کر) اِبْصَارٌ سے جس کے معنے دیکھنے اور دکھانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ابصار کا استعمال زیادہ تر دل سے دیکھنے کے متعلق ہوتا ہے ۲۲

اَبْصَرَ۔ اس نے دیکھ لیا۔ اس نے بصیرت حاصل کی۔ اِبْصَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۹

اَبْصِرْ بِهٖ۔ کیا عجیب دیکھتا ہے فعل تعجب ہے ۱۲/۱۵

اَبْصَرْنَا۔ ہم نے دیکھ لیا۔ ہم نے بصیرت حاصل کی اِبْصَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہے ۲۱/۵

اَبْصِرْهُمْ۔ ان کو دیکھتا رہ۔ اَبْصِرْ اِبْصَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۲

اِبْعَثْ۔ توہیج (فتح) بَعَثٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اٹھا کھڑا کرنے اور سامنے کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ بَعْثٌ کی دو قسمیں ہیں ایک بشری دوسری الٰہی۔ اگر اس کی نسبت فاعل انسان کی طرف ہو تو اس کو بشری کہیں گے۔ جیسے ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کو روانہ کرنا اور بھیجنا اور اگر خدا کی طرف ہے تو اس کو الٰہی کہا جائے گا اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے جیسے اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا، دوسری قسم کی مثال مُردوں کو جِلانا ہے کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اس صفت سے اپنے ممتاز بندوں کو بھی سرفراز فرماتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ ۱/۱۵ ۱۶/۷

اُبْعَثُ۔ مجھے اٹھایا جائے گا۔ بَعْثٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد متکلم ۱۵/۵

اِبْعَثُوْا۔ تم بھیجو۔ بَعْثٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

Marfat.com

پ ۱۵ ع ۱۴

اَبْغِیْ۔ میں تلاش کروں (ضَرَبَ) بَغْیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ بَغْیٌ کے معنی اصل میں پیمانہ روی سے بڑھنے کی خواہش کرنے کے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک محمود جیسے عدل کی بجائے احسان کرنا اور فرائض کے علاوہ نوافل کا بھی پابند رہنا۔ دوسرے مذموم جیسے حق سے تجاوز کرکے باطل کو اختیار کرنا یا شبہات میں پڑنا قرآنِ عظیم میں اکثر مواقع پر بغی کا استعمال مذموم معنی میں ہی ہوا ہے پ ۸

اَبْغِیْکُمْ۔ میں تمہارے لئے تلاش کروں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے پ ۹

اَبَقَ۔ وہ بھاگا۔ (نَصَرَ ضَرَبَ۔ سَمِعَ) اِبَاقٌ سے جس کے معنی غلام کے بھاگ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۳

اَبْقٰی۔ دیر تک رہنے والا۔ سدا باقی رہنے والا بَقَاءٌ سے جس کے معنی باقی رہنے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ، یہ لفظ جب اللہ کی صفت ہوگا تو اس کے معنی سدا باقی رہنے والے کے ہوں گے ورنہ دیر تک رہنے والے کے۔ پ ۱۶ / ۱۶ ۱۷ ۱۹ ۱۲ پ ۲۵ پ ۳۰

اَبْقٰی۔ اس کو باقی چھوڑا۔ اِبْقَاءٌ سے جس کے معنی باقی چھوڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۶

اِبْکَارٌ۔ صبح۔ بروزن اِفْعَالٌ اسم ہے پ ۳ / ۱۲ پ ۲۴ / ۱۱

اَبْکَارًا۔ کنواریاں۔ بِکْرٌ کی جمع ہے بِکر کنواری لڑکی کو کہتے ہیں پ ۲۸ / ۱۴ پ ۲۸ / ۱۹

اَبْکَمُ۔ مادرزاد گونگا۔ بَکَمٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ پ ۱۴ / ۱۹

اَبْکٰی۔ اس نے رُلایا۔ اِبْکَاءٌ سے جس کے معنی رلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۷

اِبِلْ۔ اونٹ۔ اسم جنس ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے مگر نہ جمع ہے نہ اسم جمع پ ۳۰ / ۱۲

اِبْلِیْ۔ تو نکل جا (فَتَحَ) بَلْعٌ سے جس کے معنے نگلنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مونث حاضر پ ۱۲

اَبْلُغَ۔ میں پہنچ جاؤں (نَصَرَ) بُلُوْغٌ سے جس کے معنی کسی شے تک پہنچنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۵ / ۱۶ پ ۱۶ / ۱۹

اَبْلَغْتُکُمْ۔ میں نے تم کو پہنچا دیا۔ اَبْلَغْتُ۔ اِبْلَاغٌ سے جس کے معنی پہنچا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۹ / ۱۲

اُبَلِّغُکُمْ۔ میں تم کو پہنچاتا ہوں۔ اُبَلِّغُ۔ تَبْلِیْغٌ سے جس کے معنے پہنچانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۸ / ۱۶ پ ۱۳ / ۳

Marfat.com

اَبْلَغُوْا۔ انھوں نے پہنچایا۔ اِبْلَاغٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۹/۱۲

اَبْلِغْهُ۔ اس کو پہنچادے۔ اَبْلِغْ۔ اِبْلَاغٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۲

اِبْلِیْس۔ شیطان کا نام ہے۔ بروزن اِفْعِیْل اِبْلَاسٌ سے مشتق ہے جس کے معنی سخت ناامیدی کے باعث غمگین ہو کر ششدر و متحیر ہو جانے کے ہیں چونکہ شیطان رحمت حق سے ناامید ہے اس لئے اس کا نام ابلیس ہوا لیکن علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں سورۂ مریم میں لفظ ادریس پر بحث کرتے ہوئے تصریح کی ہے کہ ابلیس عجمی لفظ ہے اور اس کا اشتقاق ابلاس سے بتانا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ غیر منصرف ہے۔ اور غیر منصرف ہونے کے لئے تو اسباب منع صرف میں سے کم از کم دو سبب یا وہ ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو یا وجوباً ضروری ہے اور ابلاس سے مشتق ہونے کی صورت میں اس میں بجز علمیت کے کوئی دوسرا سبب پایا نہیں جاتا لہٰذا غیر منصرف ہونا اس کے عجمی ہونے کی دلیل ہے[1]۔ مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابلیس کا تخت سمندر میں ہے وہ روزانہ اپنے لشکر کی ٹکڑیاں بھیجتا رہتا ہے تاکہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کریں جو جتنا زیادہ لوگوں میں فتنہ پھیلاتا ہے اتنا ہی زیادہ ابلیس کے نزدیک اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ مسند مذکور میں حضرت جابرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابن صیادؔ سے (جو شیطانی خلل میں گرفتار ہو کر دعوائے باطلہ کا مدعی تھا) دریافت فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہے، تو کہنے لگا مجھے سمندر پر ایک تخت بچھا ہوا نظر آتا ہے جس کے گرداگرد سانپ ہی سانپ ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ کہا وہ ابلیس کا تخت ہے[2]۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو لفظ شیطان) ۲/۱ ۵/۳ ۱۴/۳ ۱۵/۱۶ ۱۶/۱۴ ۱۹/۴ ۲۲/۱۴ ۲۳/۱۴۔

اِبْن۔ بیٹا ۱/۱۱ ۲/۲ و ۳ و ۵ و ۱۰ و ۱۳ ۶/۱۳ ۵/۵ ۹/۴ ۱۱/۱ ۵/۱۲ ۱۳/۲ ۱۴/۱ ۲۰/۲ ۲۵/۱۲ ۲۶/۱۰ ۲۸/۱۰

اِبْنِ۔ تو بنا (ضَرَبَ) بناء سے جس کے معنی بنانے اور تعمیر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۴/۴

اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔ ابن السبیل کے لفظی معنی

[1] تفسیر کشاف ج ۲ ص ۱۴ طبع مصر ۱۳۵۴ھ۔ [2] البدایہ والنہایہ مصنفہ حافظ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۱ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

راستے کے بیٹے کے ہیں چونکہ مسافر راہ نوردی کرتا ہے
اس لئے اسے ابن السبیل کہتے ہیں ۱۰ ب ۱۲ ۵ ۱۰ ب ۱۵ ۳ ۲۱

اَبْنَآءٌ۔ بیٹے۔ ابنٌ کی جمع ہے ۲ ب ۱۵ ۲۲ ۳ ۲۴ ۸

اَبْنَآءُکُمْ۔ تمہارے بیٹے اَبْنَآءٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر
حاضر مضاف الیہ ۴ ب ۱۲ ۴ ۱۳ ۴ ب ۹ ۴ ب ۱۲ ۱۷

اِبْنَ اُمَّ۔ ماں کا جنا۔ ماں جایا بھائی۔ اِبْنَ مضاف اُمَّ
مضاف الیہ۔ ط ۱۲

اَبْنَآؤُنَا۔ ہمارے بیٹے۔ اَبْنَآءٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم
مضاف الیہ ۴ ب ۱۲

اَبْنَآءُھُمْ۔ ان کے بیٹے۔ اَبْنَآءٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر
غائب مضاف الیہ ۴ ب ۹ ۴ ب ۲۵

اَبْنَآءِھِنَّ۔ ان عورتوں کے بیٹے۔ اَبْنَآءٌ مضاف ھِنَّ
ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۱۸ ۲۲

اِبْنَتَ۔ بیٹی۔ اِبْنٌ کی مونث ۲۸

اِبْنَتَیَّ۔ میری دو بیٹیاں۔ ی متکلم کی ہے اِبْنَتَیَّ اصل
میں اِبْنَتَیْنِ تھا اِبْنَۃٌ کا تثنیہ۔ یا متکلم کی طرف
اضافت کے سبب سے نون گر پڑا۔ ۲۸

اِبْنُکَ۔ تیرا بیٹا۔ اِبْنٌ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر
مضاف الیہ ۱۲

اِبْنُوْا۔ تم بناؤ۔ بِنَآءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۴

اِبْنُہٗ۔ اس کا بیٹا۔ اِبْنٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب
مضاف الیہ ۱۲ ۱۱

اِبْنُھَا۔ اس عورت کا بیٹا۔ اِبْنٌ مضاف۔ ھَا ضمیر واحد
مونث غائب مضاف الیہ ۱۲

اِبْنِیْ۔ میرا بیٹا۔ اِبْنٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف
الیہ ۱۲

اِبْنَیْ اٰدَمَ۔ آدم کے دو بیٹے۔ نہ تو قرآنِ عظیم میں ان
دونوں کے نام مذکور ہیں اور نہ حدیث شریف میں۔ البتہ
تورات میں قاتل کا نام قابیل اور مقتول کا ہابیل لکھا ہے
قرآنِ عظیم میں سورہ مائدہ میں ان کا قصہ تفصیل سے
مذکور ہے۔ صحیحین، مسند احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ
میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جب
بھی کوئی مظلوم قتل ہوتا ہے تو اس کے خون کا اتنا ہی گناہ
آدم کے اس پہلے بیٹے پر ہوتا ہے کیونکہ وہی پہلا شخص ہے
جس نے اس قتل کی راہ نکالی۔ مسند احمد، ابوداؤد، اور
ترمذی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

مروی ہے کہ فتنۂ عہدِ عثمانی کے موقع پر انھوں نے بیان کیا، میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ اٹھنے والا ہے جس میں بیٹھنے والا شخص کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ اس صورت میں آپ کی کیا رائے ہے جبکہ کوئی میرے گھر میں ہی آگھسے اور مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاوے تو آپ نے فرمایا کہ تم آدمؑ کے بیٹے کی طرح بن جاؤ۔ ابن مردویہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور مسلم ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث کو یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ کن کخیر ابنی آدم (آدمؑ کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح بن جاؤ)[1] ۵

اَبَوْا۔ انھوں نے سختی سے انکار کیا۔ (ضرب۔ فتح) اِباءٌ سے جس کے معنی سختی سے انکار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اگر انکار میں سختی نہ ہو تو اَبٰی نہیں ہے۔ ب

اَبْوَاب۔ دروازے۔ بَابٌ کی جمع ہے جس کے معنی دروازہ کے ہیں ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

اَبْوَابُهَا۔ اس کے دروازے اَبْوَابٌ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۲۱ ۵

اَبَوَاهُ۔ اس کے ماں باپ۔ اَبَوَا اصل میں اَبَوَانِ تھا، اَبٌ کا تثنیہ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کی طرف اضافت کے سبب ن گر گیا ۱۲ ۱۶

اَبُوكَ۔ تیرا باپ۔ اَبُوْ مضاف کَ ضمیر واحد مونث حاضر مضاف الیہ ۱۶

اَبُوْنَا۔ ہمارا باپ۔ اَبُوْ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ۴

اَبُوْهُمْ۔ ان کا باپ۔ اَبُوْ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۲ ۱۳

اَبُوْهُمَا۔ ان دونوں کا باپ، اَبُوْ مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ۱۶

اَبَوَيْكَ۔ تیرے دونوں باپ دادا۔ اَبَوَیْ اصل میں اَبَوَیْنِ تھا۔ اَبٌ کا تثنیہ۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر کی طرف مضاف ہونے کے باعث ن گر گیا ۱۲

---

[1] ان سب حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۲

Marfat.com

اَبُوَیْکُمْ۔ تمہارے ماں باپ۔ اَبَوَیْ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب

اَبَوَیْہِ۔ اس کے ماں باپ۔ اَبَوَیْ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ب ۴ ۱۳ ۵

اَبٰی۔ اس نے سخت انکار کیا۔ اِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَبَوَا) ب ۱ ع ۳ ب ۱۰ ع ۱۵ ب ۱۶ ع ۱۲ ب ۲۱ ع ۲

اَبِیْ۔ میرا باپ۔ اَبٌ مضاف یٔ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ ۱۳ ع ۴ ب ۱۶ ع ۲ ب ۲۰ ع ۲

اَبْیَضُ۔ سفید۔ بَیَاضٌ سے جس کے معنی سفیدی کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ سے مراد سپید سحر ہے

اِبْیَضَّتْ۔ سفید ہو گئیں، دکھنے لگیں۔ اِبْیِضَاضٌ سے جس کے معنی سفید ہونے اور دکھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصہ میں آنکھوں کے سفید ہونے کے معنی ہیں اور دوسری جگہ چہروں کے دکھنے اور روشن ہونے کے ب ۱۳ ع ۴ ب ۱۴ ع ۴

اَبِیْکُمْ۔ تمہارا باپ۔ اَبٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۱۲ ع ۱۳ ب ۱۷ ع ۲

اَبِیْ لَھَبٍ۔ یہ عبد العزیٰ بن عبد المطلب کا لقب ہے اس کی کنیت ابو عتبہ ہے۔ ابولہب کے معنی ہیں "شعلہ کا باپ"

چونکہ یہ خوبصورت تھا اور نہایت سرخ و سپید اس لئے قریش نے اس کو ابولہب کا خطاب دیا تھا جو بعد میں اسلام دشمنی کی وجہ سے ایہاماً اس کے جہنمی ہونے کی پیشگوئی بن گیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا اور سرداران قریش میں شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن کفر و شقاوت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین مخالف اور اسلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی قبیلہ کو تبلیغ فرماتے یہ بدبخت آپ پر پتھر پھینکتا کہ پائے مبارک لہولہان ہو جاتے اور لوگوں سے کہتا پھرتا کہ اس کی بات مت سنو یہ شخص تم سے لات و عزیٰ اور تمہارے دیوتاؤں کو چھڑانا چاہتا ہے، کبھی کہتا محمدؐ ہم سے ان چیزوں کا وعدہ کرتے ہیں جو مرنے کے بعد ملیں گی ہم کو تو وہ چیزیں ہوتی نظر نہیں آتیں۔ کبھی دونوں ہاتھوں سے خطاب کر کے کہتا تبا لکما الخ اری فیکما شیئاً مما یقول محمد (تم دونوں ٹوٹ جاؤ میں تو تمہارے اندر ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھتا جو محمدؐ بیان کرتے ہیں) صحیحین، مسند احمد اور ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو رسالتمآب

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر بنی فہری بنی عدی قریش کے مختلف خاندانوں کو آواز دینی شروع کی اور لوگ جمع ہونے لگے یہاں تک کہ جو شخص نہ آسکا اس نے کسی دوسرے شخص کو خبر لینے کے لئے بھیجا۔ غرض جب قریش جمع ہو گئے اور ان میں ابولہب بھی تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ ایک لشکر وادی میں پڑاؤ ڈالے تم کو لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے سب نے کہا ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً میں تم کو آخرت کے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابولہب برہم ہو کر بولا "تبا لک سائر الایام الھذا جمعتنا" تو صدا برباد ہے کیا اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا۔[1] غرض اس کی شقاوت و بدبختی حد کو پہنچ گئی تھی، جب اس کو عذاب سے ڈرایا جاتا تو کہتا کہ اگر واقعی یہ بات ہونے والی ہے تو میرے پاس مال اور اولاد بہت ہے ان کو فدیہ میں دیکر عذاب سے چھوٹ جاؤں گا، ہجرت کے بعد قریش کے جارحانہ ارادوں کا باعث ایک یہ بھی تھا۔ ۲ھ میں مکہ میں غزوۂ بدر سے سات روز بعد اس کے زہریلی قسم کا ایک دانہ نکلا۔ مرض لگ جانے کے خوف سے سب گھر والوں نے اسے الگ ڈال دیا اور یہ وہیں پڑا پڑا مر گیا، تین روز تک اس کی لاش اسی جگہ پڑی سڑتی رہی۔ آخر کار اس کے ورثا کو شرم محسوس ہونے لگی تو حبشی مزدوروں سے اجرت پر اٹھوا کر اس کو گڑھا کھود کر ایک لکڑی سے اس کو اندر لڑھکا دیا اور اوپر سے پتھر بھر دیئے۔ اس طرح بصد رسوائی و ذلت دو ناری جہنم کو سدھارا۔ سورۂ لہب میں ابولہب کی ہلاکت سے اس کی ذاتی ہلاکت مراد نہیں بلکہ اس کی قومی ہلاکت مراد ہے جو غزوۂ بدر کے بعد ہی واقع ہوئی، جس طرح دیگر انبیا علیہم السلام کے زمانے میں ہمیشہ ایک نافرمان اور سرکش ان کا مقابل رہا ہے اور جو اپنی گمراہی کے باعث پوری کی پوری قوم کی تباہی و بربادی کا سبب ہوا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں نمرود، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں فرعون، اسی طرح اس امت محمدیہ کا نمرود یا فرعون ابولہب کو سمجھنا چاہئے اور قرآن عظیم نے اسی حیثیت سے تمام عمائد قریش کو چھوڑ کر صرف اسی کا نام لیا۔

اَبَیْنَ۔ انھوں نے انکار کیا۔ اِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ

---

[1] روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۶۰ طبع مصر

Marfat.com

جمع مونث غائب پ۱۲

اُبَیِّنُ۔ میں بیان کروں۔ تَبْیِیْنٌ سے جس کے معنی بیان کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۲ ع۵

اَبَیْنَا۔ ہمارا باپ۔ اَبٌ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ پ۱۲ ع۱

اَبِیْہِ۔ اس کا باپ۔ اَبٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۱ ع۲ پ۱۱ ع۱۱ پ۱۳ ع۱۹ پ۱۴ ع۱۹ پ۱۵ ع۵ پ۱۶ ع۲۸ پ۱۷ ع۵

اٰبَآئِھِمْ۔ ان کا باپ۔ اَبٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۱۳ ع۱

فصل التاء المثناۃ

اٰتِ۔ تو دے۔ اِیْتَاءٌ سے جس کے معنی دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۵ ع۱۲

اٰتٍ۔ آنیوالا۔ اِتْیَانٌ سے جس کے معنی آنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر پ۱۶ ع۲۱

اِتِّبَاعٌ تابعداری کرنا حکم ماننا، پیروی کرنا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے پ۲ ع۲

اَتَّبِعُ۔ میں پیروی کرتا ہوں، اتباع کرتا ہوں اِتِّبَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۳ ع۱۱ پ۱۴ ع۱۲ پ۱۶ ع۲۱

اِتَّبَعَ۔ اس نے پیروی کی اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱ ع۱۶ پ۵ ع۱۶ پ۷ ع۶ پ۹ ع۱۲ پ۱۱ ع۱۰ پ۱۲ ع۱۵ پ۱۶ ع۱۰ و ۱۱ و ۱۶ پ۱۸ ع۱۵ پ۱۹ ع۴ پ۲۱ ع۱۸

اِتَّبِعْ۔ تو پیروی کر۔ اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۹ ع۱۱ پ۲۱ ع۱۵ پ۲۲ ع۲ و ۱۱ و ۱۲ پ۲۹ ع۱۶

اَتْبَعَ۔ وہ پیچھے پڑ گیا۔ اِتْبَاعٌ سے جس کے معنی پیچھے لگ جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۶ ع۲

اِتَّبَعْتُ۔ میں نے پیروی کی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم پ۱۳ ع۱۵

اِتَّبَعْتَ۔ تو نے پیروی کی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱ ع۱۴ پ۲ ع۱۱

اِتَّبَعْتُمْ۔ تم نے پیروی کی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲ ع۹

اِتَّبَعْتَنِیْ۔ تو نے میری اتباع کی۔ اِتَّبَعْتَ صیغہ ماضی۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم (ملاحظہ ہو اِتَّبَعْتُ) پ۱۶ ع۱۱

اَتَّبَعَتْھُمْ۔ اس نے ان کی پیروی کی اِتَّبَعَتْ اِتِّبَاعٌ

Marfat.com

سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب اور ضمیر جمع مذکر غائب ۲۶/۴

اَتَّبِعُكَ ۔ میں تیری پیروی کروں۔ اَتَّبِعُ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَتَّبِعُ) ۱۵/۲۱

اِتَّبَعَكَ ۔ اس نے تیری پیروی کی۔ اِتَّبَعَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور كَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّبَعَ) ۱۰/۴ ۱۴/۳ ۱۹/۱۵۳

اِتَّبَعَكُمَا ۔ اس نے تم دونوں کی پیروی کی۔ اِتَّبَعَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور كُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّبَعَ) ۷/۴

اِتَّبَعْنَا ۔ ہم نے پیروی کی، ہم نے تابعداری کی۔ اِتِّبَاعٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۱/۴

اَتْبَعْنَا ۔ ہم نے پیچھے لگا دیا۔ اِتْبَاعٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۵/۴

اِتَّبَعْنٰكُمْ ۔ ہم تمہاری پیروی کرتے۔ اِتَّبَعْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّبَعْنَا) ۱۶/۴

اَتْبَعْنٰهُمْ ۔ ہم نے ان کے پیچھے لگا دیا۔ اَتْبَعْنَا ماضی کا صیغہ جمع متکلم هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَتْبَعْنَا) ۷۴/۴

اِتَّبَعَنِیْ ۔ اس نے میری پیروی کی۔ اِتَّبَعَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (ملاحظہ ہو اِتَّبَعَ) ۲۰/۲ ۱۲۳/۲

اِتَّبِعْنِیْ ۔ تو میری پیروی کر۔ اِتَّبِعْ امر حاضر کا صیغہ واحد مذکر۔ نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (ملاحظہ ہو اِتَّبِعْ) ۱۶/۴

اِتَّبَعُوْا ۔ انہوں نے اتباع کی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱/۲ ۱۲۴/۲ ۱۴۴/۴ ۹۰/۵ ۱۷۵/۷ ۱۶۱/۹ ۲۴/۱۰ ۲۶/۱۱ ۹۶، ۵/۱۲ ۲۹/۱۰

اُتُّبِعُوْا ۔ ان کی پیروی کی گئی۔ اِتِّبَاعٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۷۸/۴

اِتَّبِعُوْا ۔ تم پیروی کرو۔ اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵۵/۳ ۴۲/۴ ۱۰۳/۶ ۲۰۴/۷ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۴

اُتْبِعُوْا ۔ ان کے پیچھے لگا دیا گیا۔ اِتْبَاعٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲/۵۷

اِتَّبَعُوْكَ ۔ انہوں نے تیری اتباع کی۔ اِتَّبَعُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّبَعُوْا) ۸۲/۱۴ ۱۰/۱۲

اِتَّبِعُوْنِیْ ۔ تم میری اتباع کرو۔ اِتَّبِعُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (ملاحظہ ہو اِتَّبِعُوْا) ۹۰/۴ ۱۶/۱۴ ۱۲۷/۱۶ ۲۵/۱۲

Marfat.com

اِتَّبَعُوْہُ۔ انھوں نے اس کی پیروی کی **اِتَّبَعُوْا**۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب **ہُ** ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو **اِتَّبَعُوْا**) ۳/۱۵ ۱۱/۳ ۲۲/۸ ۲۷/۲۰

اِتَّبِعُوْہُ۔ تم اس کی پیروی کرو۔ **اِتَّبِعُوْا**۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر **ہُ** ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو **اِتَّبِعُوْا**) ۸/۷/۱۶ ۹/۲۰

اِتَّبَعُوْھُمْ۔ انھوں نے ان کی پیروی کی۔ **اِتَّبَعُوْا** ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱/۲

اَتْبَعُوْھُمْ وہ ان کے پیچھے پڑے۔ **اَتْبَعُوْا اِتْبَاعٌ** سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب ۱۹/۸

اَتْبَعَہٗ۔ وہ اس کے پیچھے لگا **اَتْبَعَ**۔ **اِتْبَاعٌ** سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب **ہٗ** ضمیر واحد مذکر غائب۔ (ملاحظہ ہو **اَتْبَعَ**) ۹/۱۲ ۱۴/۲ ۲۳/۵

اَتَّبِعْہُ۔ میں اس کی پیروی کروں۔ **اَتَّبِعُ اِتِّبَاعٌ** سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم **ہُ** ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو **اَتَّبِعُ**) ۲۰/۸

اِتَّبِعْھَا تو اس کی پیروی کر۔ **اِتَّبِعْ** امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر **ھَا** ضمیر واحد مونث غائب۔ ملاحظہ ہو **اِتَّبِعُ**) ۲۵/۱۸

اَتْبَعَھُمْ۔ ان کے پیچھے ہو لیا۔ **اَتْبَعَ** ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو **اَتْبَعَ**) ۱۱/۱۴ ۱۶/۱۳

اَتَتْ۔ وہ لائی۔ **اِیْتَاءٌ** سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۳/۲ ۱۲/۱۴ ۱۵/۱۷

اَتَتْ۔ وہ آئی۔ (ضَرَبَ) **اِتْیَان** سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۶/۵ ۲۷/۱

اَتَتْكَ۔ تیرے پاس آئی۔ **اَتَتْ** صیغہ ماضی اور **كَ** ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۶/۱۲

اَتَتَكُمْ۔ تمہارے پاس آئی۔ **كُمْ** ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۰/۷

اَتَتْھُمْ۔ ان کے پاس آئی۔ **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱/۱۵

اِتِّخَاذٌ۔ اختیار کرنا۔ پسند کرنا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ۲/۱۰

اَتَّخِذُ۔ میں بناؤں، اختیار کروں۔ **اِتِّخَاذٌ** سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۷/۱۹

اِتَّخَذَ۔ اس نے اختیار کیا۔ پسند کیا۔ **اِتِّخَاذٌ** سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱/۱۴ ۵/۱۵ ۹/۸ ۱۱/۱۳ ۱۵/۳ و ۱۲/۱۱ ۱۵/۲۱ ۱۶/۸ و ۹/۱۰ ۱۸/۲ ۲۵/۱۰ و ۲۰/۱۱ ۲۹/۲۰ ۲۰/۲

اَاتَّخِذُ۔ بھلا میں اختیار کروں۔ ہمزہ استفہام انکاری کا (ملاحظہ ہو **اَتَّخِذُ**) ۲۳/۴

Marfat.com

اِتَّخَذْتُ. میں نے اختیار کیا۔ اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۹/۶

اِتَّخَذْتَ. تو نے اختیار کیا۔ اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۹/۶

اِتَّخَذَتْ. اس عورت نے اختیار کیا۔ اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۶/۵ ۲۰/۱۶

اِتَّخَذْتُمْ. تم نے اختیار کیا۔ اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۱ و ۹/۱۱ ب ۱۱/۱۵ ب ۱۵/۲۰ ب ۲۰/۲۵

اِتَّخَذْتُمُوْهُ. تم نے اس کو ٹھیرایا۔ اِتَّخَذْتُمُوْا اصل میں اِتَّخَذْتُمْ تھا ضمیر کے اتصال کی بنا پر واو جمع لایا گیا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲/۸

اِتَّخَذْتُمُوْهُمْ. تم نے ان کو ٹھیرایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۸/۹

اَتَتَّخِذُنَّ. میں ضرور ٹھیراؤں گا۔ اختیار کروں گا اِتِّخَاذٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۵/۵

اِتَّخَذْنٰهُ. ہم اس کو ٹھیراتے۔ اِتَّخَذْنَا۔ اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۷/۲

اَتَّخَذْنٰهُمْ. ہم نے ان کو ٹھیرایا۔ اَتَّخَذْنَا صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۱۲/۱۲

اِتَّخَذُوْا. انھوں نے ٹھیرایا۔ انھوں نے اختیار کر لیا اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۶/۱۵ و ۲/۱۷ ب ۷/۱۴ ب ۱۰/۱۳ و ۹/۴ ب ۱۱/۲ ب ۱۵/۱۴ و ۸/۳ ب ۱۶/۵ و ۸/۳ ب ۱۷/۲ ب ۱۸/۱۶ ب ۱۹/۱ ب ۲۰/۱۶ ب ۲۳/۱۵ و ۴ ب ۲۴/۲ ب ۲۵/۱۶ و ۲ ب ۲۶/۴ ب ۲۸/۱۳ و ۳

اِتَّخِذُوْا. تم اختیار کرو۔ تم ٹھیراؤ۔ اِتِّخَاذٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱/۱۵

اِتَّخَذُوْكَ. انھوں نے تجھ کو اختیار کر لیا۔ اِتَّخَذُوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۵/۸

اِتَّخِذُوْنِيْ. تم مجھے ٹھیراؤ۔ اِتَّخِذُوْا امر حاضر کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۲/۵

اِتَّخَذُوْهُ. انھوں نے اس کو اختیار کیا۔ اِتَّخَذُوْا صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۹/۴

اِتَّخِذُوْهُ. تم بنا لو اس کو۔ اِتَّخِذُوْا صیغہ امر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۲/۱۳

اِتَّخَذُوْهَا. انھوں نے ٹھیرایا ہے اس کو اِتَّخَذُوْا صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۶/۱۳

اِتَّخَذُوْهُمْ. انھوں نے ٹھیرایا ہے ان کو اِتَّخَذُوْا صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۶/۱۵

اِتَّخِذْهُ. تو بنا لے اس کو۔ اِتَّخِذْ۔ اِتِّخَاذٌ امر کا صیغہ

Marfat.com

واحد مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب ۲۹/۱۲

اتَّخَذَهَا۔ اس نے نصیر الیہا ہے اس کو۔ اِتَّخَذَ صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مونث غائب (ملاحظہ ہو اتَّخَذَ) ۲۵/۴

اِتَّخِذِیْ۔ تو بنالے۔ اِتِّخَاذٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۴۱/۱۸

اَتْرَابٌ۔ ہم سن عورتیں۔ تِرْبٌ کی جمع ۳۳/۱۲ اَتْرَابًا ۳۴/۱۲ ۳۰/۲

اُتْرِفْتُمْ۔ تمہیں عیش دیا گیا، تم ناز و نعمت میں پالے گئے۔ اِتْرَافٌ سے، جس کے معنی عیش و آرام عطا کرنے اور ناز و نعمت میں پرورش کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵/۲

اَتْرَفْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو آرام دیا۔ اَتْرَفْنَا اِتْرَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم اور ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۸/۲۳

اُتْرِفُوْا وہ آرام دیئے گئے۔ اِتْرَافٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۸/۲

اُتْرُكْ۔ تو چھوڑ۔ (نَصَرَ) تَرْكٌ سے جس کے معنی چھوڑنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۶۰/۱۲

اِتَّسَقَ۔ وہ پورا ہوا کمل ہوا۔ اِتِّسَاقٌ سے جس کے معنی پورا ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب،

قمر کے اتساق کے معنی نور سے بھرنے کے ہیں ۲۰/۹

اِتَّقِ۔ تو ڈر۔ اِتِّقَاءٌ سے جس کے معنی اللہ سے ڈرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۱/۱۷ ۲۲/۲

اَتْقَنَ۔ اس نے درست کیا مضبوط کیا۔ اِتْقَانٌ سے جس کے معنی درست و استوار کرنے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۰/۲

اِتَّقَوْا۔ وہ ڈرے۔ انھوں نے پرہیزگاری اختیار کی۔ اِتِّقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱/۱۲ ۲/۲ ۲۰/۲ ۲۰/۲ ۹/۳ ۱۲/۳ ۱۴/۳ ۱۶/۳ ۲۲/۵ ۲۳/۵

اِتَّقُوْا۔ تم ڈرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ اِتِّقَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱/۲ ۲/۲ ۳/۲ ۲۱/۲ ۲۴/۲ ۲۸/۲ ۳۱/۲ ۳۲/۲ ۳۶/۲ ۴/۳ ۵/۴ ۶/۴ ۳/۵ ۷/۵ ۹/۵ ۱۰/۵ ۱۱/۵ ۱۲/۵ ۱۳/۵ ۱۹/۷ ۲۱/۱۳ ۲۲/۲ ۲۵/۱۲ ۲۶/۱۳ ۲۸/۲۰ ۲۸/۲۹ ۱۸/۳۶

اِتَّقُوْنِ۔ مجھ سے ڈرو۔ اِتَّقُوْا صیغہ امر من وقایہ کی نون کی محذوف ہے ۱۵/۲ ۱۷/۴ ۱۶/۱۴ ۲۳/۱۶

اِتَّقُوْهُ۔ اس سے ڈرو۔ اِتَّقُوْا صیغہ امر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۰/۳ ۲۱/۱۴ ۲۹/۱۴

اِتَّقٰى۔ وہ ڈرا۔ اس نے پرہیزگاری اختیار کی۔ اِتِّقَاءٌ سے

Marfat.com

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲/۸ ۲/۱۶

۲/۵ ۲/۶ ۲/۲۶ ۲/۱۷

اَتْقٰی۔ بڑا ڈرنے والا۔ بڑا پرہیزگار۔ وَقٰی سے جس کے معنی بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ اصل میں اَوْقیٰ تھا واو کو تا سے بدل دیا گیا ۲/۱۷

اِتَّقَیْتُنَّ۔ تم سب عورتیں ڈریں۔ تم نے پرہیزگاری اختیار کی۔ اِتِّقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث حاضر ۲۲/۳۲

اَتْقٰکُمْ۔ تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار۔ اَتْقٰی سے افعل التفضیل کا صیغہ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲۲/۳۲

اِتَّقِیْنَ۔ تم سب عورتیں ڈرتی رہو۔ پرہیزگار بنی رہو۔ اِتِّقَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مونث حاضر ۳۳/۳۲

اُتْلُ۔ تو پڑھ۔ تلاوت کر۔ تِلَاوَۃٌ سے جس کے معنے پڑھنے اور معنی میں تدبر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲/۱ ۵/۱ ۹/۱۲ ۱۲/۱۲ ۱۵/۱ ۲۱/۱

اَتْلُوْا۔ میں پڑھتا ہوں۔ تِلَاوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۲/۲ ۲۰/۲

اُتْلُوْھَا۔ تم اس کو پڑھو۔ تِلَاوَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۲/۲

اُتِمَّ۔ میں تمام کردوں۔ پورا کردوں۔ اِتْمَامٌ سے جس کے معنی پورا کردینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۲/۲

اِئْتَمِرُوْا۔ تم سکھاؤ۔ مشورہ دو۔ حکم منواؤ۔ اِئْتِمَارٌ سے جس کے معنی حکم قبول کرنے اور مشورہ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۸/۱۲

اَتْمِمْ۔ تو پورا کردے۔ اِتْمَامٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۸/۲

اَتْمَمْتُ۔ میں نے پورا کیا۔ اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۲/۲

اَتْمَمْتَ۔ تو نے پورا کردیا۔ اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲/۲

اَتْمَمْنَاھَا۔ ہم نے اس کو پورا کردیا۔ اَتْمَمْنَا اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۲/۲

اَتِمُّوْا۔ تم پورا کرو۔ اِتْمَامٌ سے۔ امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر ۲/۲ ۲/۲

اَتَمَّھَا۔ اس کو پورا کیا۔ اَتَمَّ اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۲/۲

اَتْمَمْنَ۔ ان کو پورا کیا۔ اَتَمَّ صیغہ ماضی ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ۱۵/۱

اٰتِنَا۔ ہم کو عطا فرما۔ ہم کو دے۔ اٰتِ صیغہ امر نَا ضمیر

Marfat.com

جمع متکلم (ملاحظہ ہو اٰت) پ ۱ ع ۱۱ پ ۵ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۳ پ ۱۷ ع ۲

اٰتُوْا۔ تم دو۔ اِیْتَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

س ۱ ع ۲ پ ۲ ع ۱ پ ۳ ع ۱ پ ۵ ع ۴ پ ۱۱ ع ۲ پ ۱۷ ع ۱

پ ۱۸ ع ۸ پ ۲۰ ع ۴ پ ۲۳ ع ۱۵ پ ۲۵ ع ۲ پ ۲۸ ع ۱۴

اٰتَوْا۔ انھوں نے دیا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲ ع ۱۰ پ ۷ ع ۱۳ پ ۱۷ ع ۱۸

اَتَوْا۔ وہ لائے۔ وہ آئے۔ وہ پہنچے۔ اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲ ع ۹ پ ۱۹ ع ۱۴

اِئْتُوْا تم آؤ۔ اِتْیَانٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۶

اَتُوْبُ۔ میں توبہ قبول کرتا ہوں (نصر) تَوْبَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ تو یہ کی نسبت فاعلی، جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو توبہ قبول کرنے کے معنی ہوتے ہیں چنانچہ اس جگہ یہی معنی مراد ہیں پ ۲

اَتَوْكَ۔ وہ تیرے پاس آئے۔ اَتَوْا ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب كَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۸

اَتُوَكِّؤُ۔ میں ٹیک لگاتا ہوں۔ تَوَكُّؤٌ سے جس کے معنی ٹیک لگنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۶

اُتُوْنَا۔ تم ہمارے پاس لاؤ۔ اُتُوْا صیغہ امر۔ نَا ضمیر جمع متکلم پ ۱۴

اُتُوْنِیْ۔ تم میرے پاس لاؤ۔ اُتُوْا صیغہ امر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۴ ع ۲ پ ۱۶ ع ۱۴

اٰتَوْہُ۔ انھوں نے اس کو دیا۔ اٰتَوْا صیغہ ماضی ہ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۴ ع ۲

اَتَوْہُ وہ سب اس کے پاس آئے۔ اَتَوْا صیغہ ماضی ہ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۰ ع ۲

اٰتَوْھَا۔ وہ اس کو مان لیتے۔ وہ اس کو لاڈالتے۔ اٰتَوْا صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مونث غائب پ ۲۱ ع ۱۸

اٰتُوْھُمْ تم ان کو دو۔ اٰتُوْا صیغہ امر۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۲ ع ۱۰ پ ۲۸ ع ۲

اٰتُوْھُنَّ تم ان عورتوں کو دو۔ اٰتُوْا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب پ ۴ ع ۱۲ پ ۵ ع ۱۲

اٰتِھِمْ۔ تو ان کو دے۔ اٰتِ اِیْتَاءٌ سے صیغہ امر۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اٰت) پ ۱۱ ع ۱۱ پ ۲۲ ع ۵

اٰتٰی۔ اس نے دیا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲ ع ۱۰

اٰتٍ۔ آنے والا۔ اِتْیَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ جب اس کا تعدیہ باء کے ذریعہ ہو تو معنی لانیوالے کے ہوں گے پ ۱۶ ع ۱۲

Marfat.com

اَتٰی۔ وہ آیا۔ وہ آپہنچا۔ اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۰ ۱۱ ۲ ۲ ۲

اَتَیَا۔ وہ دونوں آئے۔ پہنچے۔ اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ۶

اِئْتِیَا۔ تم دونوں آؤ۔ تم دونوں پہنچو۔ اِتْیَانٌ سے امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ۱۹ ۲۴

اْئْتِیَاہُ۔ تم دونوں اس کے پاس پہنچو۔ اِئْتِیَا صیغہ امر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۶

اَتَیْتَ۔ تو نے دیا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱ ۲۲۔

اَتَیْتَ۔ تو لایا۔ اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر جب اس کا تعدیہ با کے ذریعہ ہو تو لانے کے معنی دیتے ہیں ۲

اٰتَیْتُکَ۔ میں نے تجھ کو دیا۔ اٰتَیْتُ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۴

اٰتَیْتُکُمْ۔ میں نے تم کو دیا۔ اٰتَیْتُ صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲۲

اٰتَیْتُمْ۔ تم نے دیا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۲ ۱۲ ۲۷

اٰتَیْتُمُوْھُنَّ تم نے ان عورتوں کو دیا۔ اٰتَیْتُمْ صیغہ ماضی ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ۲ ۱۲ ۱۲ ۲۵

اٰتَیْتَنَا۔ تو نے ہم کو دیا۔ اٰتَیْتَ صیغہ ماضی نا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اٰتَیْتَ) ۹

اٰتَیْتَنِیْ۔ تو نے مجھ کو دیا۔ اٰتَیْتَ صیغہ ماضی ن وقایہ ی ضمیر متکلم (ملاحظہ ہو اٰتَیْتَ) ۱۳

اٰتَیْتَھُنَّ۔ تو نے ان عورتوں کو دیا اٰتَیْتَ صیغہ ماضی ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب (ملاحظہ ہو اٰتَیْتَ) ۲۲

اٰتٰکَ۔ اس نے تجھ کو دیا اٰتٰی صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۲۱

اٰتِیْکَ۔ میں تیرے پاس لائے دیتا ہوں۔ اٰتِیْ صیغہ اسم فاعل کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۱۹

اَتٰکَ۔ وہ تیرے پاس آیا۔ اَتٰی صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَتٰی) ۱۶ ۱۱ ۲۶ ۳۰ ۱۳ ۱۰ ۳

اٰتٰکُمْ۔ اس نے تم کو دیا۔ اٰتٰی صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۱۸ ۶ ۵ ۱۳ ۱۰ ۱۸ ۲۹ ۲۶

اٰتِیْکُمْ۔ میں تمہارے پاس لاتا ہوں۔ اٰتِیْ صیغہ اسم فاعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰتِیْ) ۱۵ ۱۹ ۱۵ ۲۵

Marfat.com

اَتٰىكُمْ وہ تمہارے پاس آیا۔ اَتٰی صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَتٰی) پ ۷ ع ۱۱

اِتِیْنَ۔ تم دو۔ اِیْتَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مونث حاضر پ ۲۱

اَتَیْنَ۔ وہ آئیں۔ وہ کریں۔ اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب پ ۵

اَتَیْنَا ہم آئے۔ ہم لے آئے اِتْیَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ اس کا تعدیہ جب باء کے ذریعہ ہو تو معنے لے آنے اور پہنچا دینے کے ہوں گے پ ۱۷ ع ۲۴

اٰتَیْنَا ہم نے دیا۔ ہم نے بخشا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی صیغہ جمع متکلم پ ۱ ع ۲ پ ۵ ع ۵ پ ۶ ع ۲ پ ۷ ع ۱۵ پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۷ پ ۱۹ ع ۲ پ ۲۰ ع ۸ پ ۲۱ ع ۱۵ پ ۲۳ ع ۸ پ ۲۴ ع ۲۰ پ ۲۵ ع ۱۸

اٰتٰنَا۔ اس نے ہم کو دیا۔ اٰتٰی صیغہ ماضی نا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَتٰی) پ ۲۰

اَتَیْنَا۔ وہ ہمارے پاس آپہنچا۔ اَتٰی صیغہ ماضی نا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَتٰی) پ ۲۹

اَتَیْنٰكَ۔ ہم نے تجھ کو دیا۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۴

اَتَیْنٰكَ ہم تیرے پاس لائے ہیں۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۴

اَتَیْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو دیا۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۹

اٰتَیْنٰهُ۔ ہم نے اس کو دیا۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۶ ع ۹ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۳ ع ۱۴ پ ۱۵ ع ۱۶ پ ۱۷ ع ۱۵ پ ۲۰ ع ۱۱ پ ۲۱ ع ۱۵ پ ۲۳ ع ۱۲ پ ۲۴ ع ۲۲

اٰتَیْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو دیا۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی ہم ضمیر جمع مذکر غائب پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۲ پ ۱۹ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۱۲ پ ۲۱ ع ۱۲ پ ۲۳ ع ۱۲ پ ۲۴ ع ۲۲ پ ۲۵ ع ۱۸

اَتَیْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو پہنچا دیا۔ اَتَیْنَا صیغہ ماضی ہم ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَتَیْنَا) پ ۱۸ ع ۲

اِتَیْنٰهُمْ۔ میں ان پر ضرور آؤں گا۔ اِتِیْنَ اِتْیَانٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ہم ضمیر جمع مذکر غائب پ ۱۹

اٰتَیْنٰهُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو دی اَتَیْنَا اِیْتَاءٌ سے صیغہ ماضی ہُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب پ ۱۶

اٰتٰنِیْ۔ اس نے مجھ کو دیا۔ اٰتٰی صیغہ ماضی ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم (ملاحظہ ہو اَتٰی) پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۵

اٰتِیَةٌ آنے والی۔ اِتْیَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث پ ۱۶ ع ۱۵ پ ۱۶ ع ۱۴

Marfat.com

اٰتِیْہِ اس کے پاس آنے والا۔ اٰتِی مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۹/۶

اٰتٰہُ۔ اس کو دیا۔ اٰتٰی۔ صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۴/۳ ۲۱/۳

اٰتٰہَا۔ اس کو دیا۔ اٰتٰی صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مونث غائب (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۲۸/۴

اَتٰہَا۔ اس کو پہنچا۔ اس کے پاس آیا۔ اَتٰی صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مونث غائب (ملاحظہ ہو اَتٰی) ۱۱/۳ ۱۶/۳

اٰتٰھُمْ۔ ان کو دیا۔ اٰتٰی۔ صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۳۷/۲ ۱۳/۵ ۱۰/۶ ۳۶/۶ ۲۵/۷ ۲۸/۴

اَتٰھُمْ ان کو پہنچا ان کے پاس آیا۔ اَتٰی صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَتٰی) ۳/۵ ۷/۶ ۱۱/۶ ۱۴/۶ ۳۱/۹ ۲۸/۴

اٰتِیْھِمْ۔ ان پر آنے والا ہے۔ اٰتِی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اٰتِی) ۱۲/۴

اٰتٰھُمَا۔ ان دونوں کو دیا۔ اٰتٰی صیغہ ماضی ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب (ملاحظہ ہو اٰتٰی) ۱۲/۵

فصل الثاء المثلثة

اَثَابَکُمْ۔ اس نے تم کو عوض میں پہنچایا۔ اَثَابَ اِثَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر

اِثَابَۃٌ کے معنی عمل کی جزا دینے کے ہیں خواہ وہ انعام ہو یا سزا۔ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں ۴/۳

اَثَابَھُمْ۔ ان کو بدلہ دیا۔ انعام دیا۔ اَثَابَ صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب یہاں اثابۃ ثواب اور انعام دینے کے معنی میں مستعمل ہوا ہے ۲۶/۵

اَثَاثًا۔ گھر کا ساز و سامان، مال و اسباب۔ اس کا واحد نہیں آتا ۱۶/۱۶

اٰثَارٌ۔ نشانیاں۔ علامتیں۔ اَثَرٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اَثَرٌ) ۲۱/۳۰ اٰثَارًا ۲۱/۳۰

اٰثَارُوْا۔ انہوں نے جوتا۔ اِثَارَۃٌ سے جس کے معنی جوتنے اور کھیتی کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۱/۳

اٰثَارِھِمْ۔ ان کے نشانات۔ ان کے نشانات قدم، ان کے پیچھے پیچھے۔ اٰثَارِ مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۶/۱۱ ۵/۱۲ ۲۲/۱۸ ۲۴/۹ ۲۵/۸ ۲۷/۴

اٰثَارِھِمَا۔ ان دونوں کے نشانات قدم۔ اٰثَارِ مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ۱۵/۲۱

اِثَاقَلْتُمْ۔ تم بوجھ سے جھکے۔ تَثَاقُلٌ سے جس کے معنی گراں بار اور بوجھل ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

Marfat.com

جمع مذکر حاضر۔ اشیاء کو کبھی تو ہلکے اور بھاری ہونے کے اعتبار سے ثقیل کہا جاتا ہے اور کبھی جن اجسام کا رخ اوپر کی طرف ہوتا ہے ان کو خفیف (ہلکا) کہتے ہیں۔ جیسے آگ اور دھواں جو نیچے کی طرف مائل ہوتے ہیں ان کو ثقیل کہا جاتا ہے جیسے پانی اور پتھر۔ یہاں دوسرے معنی ہی کے اعتبار سے بوجھ سے جھکے جانے کے معنی مراد ہیں۔ ۱۲

اَثَامًا۔ گناہ۔ مجازاً عذاب کو بھی کہتے ہیں۔ عکرمہ اور مجاہد کا بیان ہے کہ اَثَام جہنم کی ایک وادی کا نام ہے[1]۔ ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی یہی نقل کیا ہے[2]۔ ۱۹

اُثْبُتُوْا۔ تم ثابت قدم رہو۔ (نَصَرَ) ثَبَاتٌ سے جس کے معنی ثابت قدم رہنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۴

اَثْخَنْتُمُوْهُمْ۔ تم ان کو خوب قتل کر چکے۔ اَثْخَنُوْا اِثْخَانٌ سے جس کے معنی دشمن کو خوب اچھی طرح قتل کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۶

اٰثَرَ۔ اس نے پسند کیا۔ بہتر سمجھا۔ ایثار سے جس کے معنی کسی چیز کو دوسری چیز پر ترجیح دینے اور پسند کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۱

اَثَرٌ۔ اس کے حقیقی معنی تو نشان اور علامت کے ہیں مجازاً نشان قدم کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے ۱۹ ۳۶ ۱۲

اٰثَرَكَ۔ تجھ کو پسند کر لیا۔ اٰثَرَ ماضی کا صیغہ ك ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۳

اَثَارُوا۔ انہوں نے اٹھایا۔ اثارہ (ضرب نصر) اِثَارَةٌ سے جس کے معنی برانگیختہ کرنے اور غبار اٹھانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب ۲۵

اَثَرَةٍ۔ روایت یا تحریر جس کا اثر باقی رہ گیا ہو ۴۶

اَثَرِیْ۔ میرے نشانِ قدم۔ میرے پیچھے۔ اَثَرٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۶ ۱۲

اَثْقَالًا۔ بوجھ۔ یہاں گناہ کے بوجھ مراد ہیں۔ ثِقْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی بوجھ اور گھر کے مال و اسباب کے ہیں ۱۳ ۱۲

اَثْقَالَكُمْ۔ تمہارے بوجھ۔ اَثْقَالٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۷

اَثْقَالَهَا۔ اس کے بوجھ۔ یہاں دفینے اور خزانے مراد ہیں۔ اَثْقَالٌ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۲ ۹۹

اَثْقَالِهِمْ۔ ان کے بوجھ مراد گناہ۔ اَثْقَالٌ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر

---

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۸۵ طبع مصر ۱۳۵۰ھ۔ [2] ایضاً ص ۸۸۔

Marfat.com

غائب. مضاف الیہ پ۱۳

اَثْقَلَتْ. وہ بوجھل ہوئی یعنی حمل میں پورے دنوں سے ہوئی. اِثْقَالٌ سے جس کے معنی گرانبار اور بوجھل ہونے کے ہیں. ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ۹

اَثْلٍ. جھاؤ کا درخت. اس کی جمع اَثْلَاتٌ. اَثَالٌ اُثُوْلٌ آتی ہے پ۲۲

اٰثِمٌ. گنہگار. اَثْمٌ جس کے معنی گناہ کرنے کے ہیں. اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر پ۲ اٰثِمًا پ۲۳

اِثْمٌ. گناہ. جمع اٰثَامٌ پ۲ ۵ ۲۰ ۲۷ پ۲ ۱۳ ۵ پ۲ ۱۱ پ۲ پ۲ پ۲ پ۲ پ۲ پ۲ اِثْمًا پ۲ ۲۹ پ۲ پ۲

اَثْمَرَ. وہ بارآور ہوا. وہ پھل لایا. اِثْمَارٌ سے جس کے معنی بارآور ہونے کے ہیں. ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۸ پ۱۵

اِثْمِكَ. تیرا گناہ. اِثْمٌ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ پ۶

اِثْمُهٗ. اس کا گناہ. اِثْمٌ مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۲

اِثْمُهُمَا. ان دونوں کا گناہ. اِثْمٌ مضاف. هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ پ۲

اِثْمِیْ. میرا گناہ. اِثْمٌ مضاف یٖ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ۲

اٰثِمِیْنَ. بہت سے گنہگار. اٰثِمٌ کی جمع. اسم فاعل کا صیغہ. جمع مذکر پ۲

اِثْنَا عَشَرَ. بارہ. مذکر کے لئے آتا ہے بحالت رفع اِثْنَا عَشَرَ ہوگا اور بحالت نصب وجر اِثْنَیْ عَشَرَ پ۱۰

اِثْنَانِ. دو. تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے بحالت رفع اِثْنَانِ ہوگا اور بحالت نصب وجر اِثْنَیْنِ پ۴

اِثْنَتَا عَشْرَةَ. بارہ. مونث کے لئے آتا ہے. بحالت رفع اِثْنَتَا عَشْرَةَ ہوگا اور بحالت نصب وجر اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ پ۹

اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ. بارہ. پ۹

اِثْنَتَیْنِ. دو. تثنیہ مونث کے لئے آتا ہے پ۴ پ۵ پ۲۷

اِثْنَیْ عَشَرَ. بارہ. مذکر کے لئے آتا ہے پ۶

اِثْنَیْنِ. دو پ۲ پ۵ پ۱۲ پ۱۴ پ۱۶ پ۲۲

اَثِیْمٍ. گنہگار. بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل پ۲۵ پ۲۶ پ۲۵ اَثِیْمًا پ۲۹

فصل الجیم المعجمہ

اُجَاجٌ. کڑوا پانی. کھاری پانی پ۱۹ پ۲۷ اَجَاجًا پ۱۵

اَجَاءَهَا. اس کو لے کر آیا. اَجَاءَ اِجَاءَةٌ سے.

Marfat.com

جس کے معنی لانے اور دینے پر مجبور کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۰/۱۲

اُجِبْتُمْ۔ تمہیں جواب دیا گیا۔ اِجَابَۃٌ سے جس کے معنی جواب دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۰/۱۲

اَجَبْتُمْ۔ تم نے جواب دیا۔ اِجَابَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۰/۱۲

اِجْتَبَیْتَھَا۔ تو نے اس کو چھانٹ لیا۔ اِجْتَبَیْتَ اِجْتِبَاءٌ سے جس کے معنی پسند کرنے اور انتخاب کر لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر اور ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ ۹/۱۳

اِجْتَبٰکُمْ اس نے تم کو پسند کیا۔ اِجْتَبٰی اِجْتِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۱/۱۳

اِجْتَبَیْنَا۔ ہم نے پسند کیا۔ اِجْتِبَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۰/۱۳

اِجْتَبَیْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو پسند کیا۔ ھُمْ ضمیر جمع متکلم ۱۲/۱۳

اِجْتَبٰہُ۔ اس کو پسند کیا۔ اِجْتَبٰی اِجْتِبَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۴/۱۲ ۲۲/۱۲ ۲۷/۱۲

اُجْتُثَّتْ۔ اس کو اکھاڑا گیا۔ اِجْتِثَاثٌ سے جس کے معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب۔ ۲۶/۱۴

اِجْتَرَحُوْا۔ انہوں نے گناہ کمایا۔ اِجْتِرَاحٌ سے جس کے معنی گناہ کمانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۱/۱۸

اِجْتَمَعَتْ۔ وہ جمع ہوئی۔ اِجْتِمَاعٌ سے جس کے معنی مجتمع ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۵/۱۹

اِجْتَمَعُوْا۔ وہ سب جمع ہوئے۔ اِجْتِمَاعٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۷/۱۹

اِجْتَنِبُوْا۔ تم پرہیز کرو۔ تم بچو۔ اِجْتِنَابٌ سے جس کے معنی پرہیز کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۰/۲۲ ۳۱/۲۲ ۳۶/۱۴

اِجْتَنَبُوْا۔ وہ بچے۔ انہوں نے پرہیز کیا۔ اِجْتِنَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۳/۱۴

اِجْتَنِبُوْہُ۔ تم اس سے بچتے رہو۔ اِجْتَنِبُوْا صیغہ امر ھُ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۰/۵

اَجِدُ۔ میں پاتا ہوں یا پاؤں گا۔ (ضَرَبَ، حَسَبَ)۔ وُجُوْدٌ سے جس کے معنی پانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۳۰/۵ ۱۱۲/۵ ۱۶/۶ ۲۱/۱۲

اَجْدَاثٌ۔ قبریں۔ جَدَثٌ کی جمع جس کے معنی

Marfat.com

قبر کے ہیں ۲۳/۳ ۲۷/۸ ۲۹/۱۰

اَجْدَرُ ۔ زیادہ لائق۔ زیادہ سزاوار۔ جَدَارَۃٌ سے جس کے معنی کسی کام کے لائق اور اہل ہونے کے ہیں۔ افعل تفضیل کا صیغہ۔ ۱۰/۵

اَجِدَنَّ ۔ میں ضرور پاؤں گا۔ وُجُوْدٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۵/۱۶

اَجْرٌ ۔ مزدوری۔ ثواب مہر۔ بدلہ۔ اُجُوْرٌ جمع۔ ۳/۱۸۵ ۴/۶ ۴/۹ ۴/۱۱ ۴/۱۲ ۴/۱۴ ۴/۱۵ ۴/۱۶ ۴/۲۵ ۴/۲۶ ۴/۲۷ ۴/۲۹ ۴/۳۰ ۴/۳۱ ۴/۳۲ ۴/۳۳ ۴/۳۶ ۴/۳۸ ۴/۳۹ ۴/۴۰ ۴/۴۱ ۴/۴۲ ۴/۴۳ ۴/۴۴ ۴/۴۶ ۴/۴۷ ۴/۴۸ ۴/۴۹ ۴/۵۰ ۴/۵۲ ۴/۵۳ ۴/۵۴ ۴/۵۵ ۴/۵۶ ۴/۵۷ ۴/۵۸ ۴/۵۹ ۴/۶۰ ۴/۶۱ ۴/۶۲ ۴/۶۳ ۴/۶۴ ۴/۶۵ ۴/۶۶ ۴/۶۷ ۴/۶۸ ۴/۶۹ ۴/۷۰ ۴/۷۱ ۴/۷۲ ۴/۷۳ ۴/۷۴ ۴/۷۵ ۴/۷۶ ۴/۷۷ ۴/۷۸ ۴/۷۹ ۴/۸۰ ۴/۸۱ ۴/۸۲ ۴/۸۳ ۴/۸۴ ۴/۸۵ ۴/۸۶ ۴/۸۷ ۴/۸۸ ۴/۸۹ ۴/۹۰ ۴/۹۱ ۴/۹۲ ۴/۹۳ ۴/۹۴ ۴/۹۵ ۴/۹۶ ۴/۹۷ ۴/۹۸ ۴/۹۹ ۴/۱۰۰ ۴/۱۰۱ ۴/۱۰۲ ۴/۱۰۳ ۴/۱۰۴ ۴/۱۰۵ ۴/۱۰۶ ۴/۱۰۷ ۴/۱۰۸ ۴/۱۰۹ ۴/۱۱۰ ۴/۱۱۱ ۴/۱۱۲ ۴/۱۱۳ ۴/۱۱۴ ۴/۱۱۵ ۴/۱۱۶ ۴/۱۱۷ ۴/۱۱۸ ۴/۱۱۹ ۴/۱۲۰ ۴/۱۲۱ ۴/۱۲۲ ۴/۱۲۳ ۴/۱۲۴ ۴/۱۲۵ ۴/۱۲۶ ۴/۱۲۷ ۴/۱۲۸ ۴/۱۲۹ ۴/۱۳۰ ۴/۱۳۱ ۴/۱۳۲ ۴/۱۳۳ ۴/۱۳۴ ۴/۱۳۵ ۴/۱۳۶ ۴/۱۳۷ ۴/۱۳۸ ۴/۱۳۹ ۴/۱۴۰ ۴/۱۴۱ ۴/۱۴۲ ۴/۱۴۳ ۴/۱۴۴ ۴/۱۴۵ ۴/۱۴۶ ۴/۱۴۷ ۴/۱۴۸ ۴/۱۴۹ ۴/۱۵۰ ۴/۱۵۱ ۴/۱۵۲ ۴/۱۵۳ ۴/۱۵۴ ۴/۱۵۵ ۴/۱۵۶ ۴/۱۵۷ ۴/۱۵۸ ۴/۱۵۹ ۴/۱۶۰ ۴/۱۶۱ ۴/۱۶۲ ۴/۱۶۳ ۴/۱۶۴ ۴/۱۶۵ ۴/۱۶۶ ۴/۱۶۷ ۴/۱۶۸ ۴/۱۶۹ ۴/۱۷۰ ۴/۱۷۱ ۴/۱۷۲ ۴/۱۷۳ ۴/۱۷۴ ۴/۱۷۵ ۴/۱۷۶ ۴/۱۷۷ ۴/۱۷۸ ۴/۱۷۹ ۴/۱۸۰ ۴/۱۸۱ ۴/۱۸۲ ۴/۱۸۳ ۴/۱۸۴ ۴/۱۸۵ ۴/۱۸۶ ۴/۱۸۷ ۴/۱۸۸ ۴/۱۸۹ ۴/۱۹۰ ۴/۱۹۱ ۴/۱۹۲ ۴/۱۹۳ ۴/۱۹۴ ۴/۱۹۵ ۴/۱۹۶ ۴/۱۹۷ ۴/۱۹۸ ۴/۱۹۹ ۴/۲۰۰ ۴/۲۰۱ ۴/۲۰۲ ۴/۲۰۳ ۴/۲۰۴ ۴/۲۰۵ ۴/۲۰۶ ۴/۲۰۷ ۴/۲۰۸ ۴/۲۰۹ ۴/۲۱۰ ۴/۲۱۱ ۴/۲۱۲ ۴/۲۱۳ ۴/۲۱۴ ۴/۲۱۵ ۴/۲۱۶ ۴/۲۱۷ ۴/۲۱۸ ۴/۲۱۹ ۴/۲۲۰ ۴/۲۲۱ ۴/۲۲۲ ۴/۲۲۳ ۴/۲۲۴ ۴/۲۲۵ ۴/۲۲۶ ۴/۲۲۷ ۴/۲۲۸ ۴/۲۲۹ ۴/۲۳۰ ۴/۲۳۱ ۴/۲۳۲ ۴/۲۳۳ ۴/۲۳۴ ۴/۲۳۵ ۴/۲۳۶ ۴/۲۳۷ ۴/۲۳۸ ۴/۲۳۹ ۴/۲۴۰ ۴/۲۴۱ ۴/۲۴۲ ۴/۲۴۳ ۴/۲۴۴ ۴/۲۴۵ ۴/۲۴۶ ۴/۲۴۷ ۴/۲۴۸ ۴/۲۴۹ ۴/۲۵۰ ۴/۲۵۱ ۴/۲۵۲ ۴/۲۵۳ ۴/۲۵۴ ۴/۲۵۵ ۴/۲۵۶ ۴/۲۵۷ ۴/۲۵۸ ۴/۲۵۹ ۴/۲۶۰ ۴/۲۶۱ ۴/۲۶۲ ۴/۲۶۳ ۴/۲۶۴ ۴/۲۶۵ ۴/۲۶۶ ۴/۲۶۷ ۴/۲۶۸ ۴/۲۶۹ ۴/۲۷۰ ۴/۲۷۱ ۴/۲۷۲ ۴/۲۷۳ ۴/۲۷۴ ۴/۲۷۵ ۴/۲۷۶ ۴/۲۷۷ ۴/۲۷۸ ۴/۲۷۹ ۴/۲۸۰ ۴/۲۸۱ ۴/۲۸۲ ۴/۲۸۳ ۴/۲۸۴ ۴/۲۸۵ ۴/۲۸۶ ۴/۲۸۷ ۴/۲۸۸ ۴/۲۸۹ ۴/۲۹۰ ۴/۲۹۱ ۴/۲۹۲ ۴/۲۹۳ ۴/۲۹۴ ۴/۲۹۵ ۴/۲۹۶ ۴/۲۹۷ ۴/۲۹۸ ۴/۲۹۹ ۴/۳۰۰ ۴/۳۰۱ ۴/۳۰۲ ۴/۳۰۳ ۴/۳۰۴ ۴/۳۰۵ ۴/۳۰۶ ۴/۳۰۷ ۴/۳۰۸ ۴/۳۰۹ ۴/۳۱۰ ۴/۳۱۱ ۴/۳۱۲ ۴/۳۱۳ ۴/۳۱۴ ۴/۳۱۵ ۴/۳۱۶ ۴/۳۱۷ ۴/۳۱۸ ۴/۳۱۹ ۴/۳۲۰ ۴/۳۲۱ ۴/۳۲۲ ۴/۳۲۳ ۴/۳۲۴ ۴/۳۲۵ ۴/۳۲۶ ۴/۳۲۷ ۴/۳۲۸ ۴/۳۲۹ ۴/۳۳۰ ۴/۳۳۱ ۴/۳۳۲ ۴/۳۳۳ ۴/۳۳۴ ۴/۳۳۵ ۴/۳۳۶ ۴/۳۳۷ ۴/۳۳۸ ۴/۳۳۹ ۴/۳۴۰ ۴/۳۴۱ ۴/۳۴۲ ۴/۳۴۳ ۴/۳۴۴ ۴/۳۴۵ ۴/۳۴۶ ۴/۳۴۷ ۴/۳۴۸ ۴/۳۴۹ ۴/۳۵۰ ۴/۳۵۱ ۴/۳۵۲ ۴/۳۵۳ ۴/۳۵۴ ۴/۳۵۵ ۴/۳۵۶ ۴/۳۵۷ ۴/۳۵۸ ۴/۳۵۹ ۴/۳۶۰ ۴/۳۶۱ ۴/۳۶۲ ۴/۳۶۳ ۴/۳۶۴ ۴/۳۶۵ ۴/۳۶۶ ۴/۳۶۷ ۴/۳۶۸ ۴/۳۶۹ ۴/۳۷۰ ۴/۳۷۱ ۴/۳۷۲ ۴/۳۷۳ ۴/۳۷۴ ۴/۳۷۵ ۴/۳۷۶ ۴/۳۷۷ ۴/۳۷۸ ۴/۳۷۹ ۴/۳۸۰ ۴/۳۸۱ ۴/۳۸۲ ۴/۳۸۳ ۴/۳۸۴ ۴/۳۸۵ ۴/۳۸۶ ۴/۳۸۷ ۴/۳۸۸ ۴/۳۸۹ ۴/۳۹۰ ۴/۳۹۱ ۴/۳۹۲ ۴/۳۹۳ ۴/۳۹۴ ۴/۳۹۵ ۴/۳۹۶ ۴/۳۹۷ ۴/۳۹۸ ۴/۳۹۹ ۴/۴۰۰ ۴/۴۰۱ ۴/۴۰۲ ۴/۴۰۳ ۴/۴۰۴ ۴/۴۰۵ ۴/۴۰۶ ۴/۴۰۷ ۴/۴۰۸ ۴/۴۰۹ ۴/۴۱۰ ۴/۴۱۱ ۴/۴۱۲ ۴/۴۱۳ ۴/۴۱۴ ۴/۴۱۵ ۴/۴۱۶ ۴/۴۱۷ ۴/۴۱۸ ۴/۴۱۹ ۴/۴۲۰ ۴/۴۲۱ ۴/۴۲۲ ۴/۴۲۳ ۴/۴۲۴ ۴/۴۲۵ ۴/۴۲۶ ۴/۴۲۷ ۴/۴۲۸ ۴/۴۲۹ ۴/۴۳۰ ۴/۴۳۱ ۴/۴۳۲ ۴/۴۳۳ ۴/۴۳۴ ۴/۴۳۵ ۴/۴۳۶ ۴/۴۳۷ ۴/۴۳۸ ۴/۴۳۹ ۴/۴۴۰ ۴/۴۴۱ ۴/۴۴۲ ۴/۴۴۳ ۴/۴۴۴ ۴/۴۴۵ ۴/۴۴۶ ۴/۴۴۷ ۴/۴۴۸ ۴/۴۴۹ ۴/۴۵۰ ۴/۴۵۱ ۴/۴۵۲ ۴/۴۵۳ ۴/۴۵۴ ۴/۴۵۵ ۴/۴۵۶ ۴/۴۵۷ ۴/۴۵۸ ۴/۴۵۹ ۴/۴۶۰ ۴/۴۶۱ ۴/۴۶۲ ۴/۴۶۳ ۴/۴۶۴ ۴/۴۶۵ ۴/۴۶۶ ۴/۴۶۷ ۴/۴۶۸ ۴/۴۶۹ ۴/۴۷۰ ۴/۴۷۱ ۴/۴۷۲ ۴/۴۷۳ ۴/۴۷۴ ۴/۴۷۵ ۴/۴۷۶ ۴/۴۷۷ ۴/۴۷۸ ۴/۴۷۹ ۴/۴۸۰ ۴/۴۸۱ ۴/۴۸۲ ۴/۴۸۳ ۴/۴۸۴ ۴/۴۸۵ ۴/۴۸۶ ۴/۴۸۷ ۴/۴۸۸ ۴/۴۸۹ ۴/۴۹۰ ۴/۴۹۱ ۴/۴۹۲ ۴/۴۹۳ ۴/۴۹۴ ۴/۴۹۵ ۴/۴۹۶ ۴/۴۹۷ ۴/۴۹۸ ۴/۴۹۹ ۴/۵۰۰ ۴/۵۰۱ ۴/۵۰۲ ۴/۵۰۳ ۴/۵۰۴ ۴/۵۰۵ ۴/۵۰۶ ۴/۵۰۷ ۴/۵۰۸ ۴/۵۰۹ ۴/۵۱۰ ۴/۵۱۱ ۴/۵۱۲ ۴/۵۱۳ ۴/۵۱۴ ۴/۵۱۵ ۴/۵۱۶ ۴/۵۱۷ ۴/۵۱۸ ۴/۵۱۹ ۴/۵۲۰ ۴/۵۲۱ ۴/۵۲۲ ۴/۵۲۳ ۴/۵۲۴ ۴/۵۲۵ ۴/۵۲۶ ۴/۵۲۷ ۴/۵۲۸ ۴/۵۲۹ ۴/۵۳۰ ۴/۵۳۱ ۴/۵۳۲ ۴/۵۳۳ ۴/۵۳۴ ۴/۵۳۵ ۴/۵۳۶ ۴/۵۳۷ ۴/۵۳۸ ۴/۵۳۹ ۴/۵۴۰ ۴/۵۴۱ ۴/۵۴۲ ۴/۵۴۳ ۴/۵۴۴ ۴/۵۴۵ ۴/۵۴۶ ۴/۵۴۷ ۴/۵۴۸ ۴/۵۴۹ ۴/۵۵۰ ۴/۵۵۱ ۴/۵۵۲ ۴/۵۵۳ ۴/۵۵۴ ۴/۵۵۵ ۴/۵۵۶ ۴/۵۵۷ ۴/۵۵۸ ۴/۵۵۹ ۴/۵۶۰ ۴/۵۶۱ ۴/۵۶۲ ۴/۵۶۳ ۴/۵۶۴ ۴/۵۶۵ ۴/۵۶۶ ۴/۵۶۷ ۴/۵۶۸ ۴/۵۶۹ ۴/۵۷۰ ۴/۵۷۱ ۴/۵۷۲ ۴/۵۷۳ ۴/۵۷۴ ۴/۵۷۵ ۴/۵۷۶ ۴/۵۷۷ ۴/۵۷۸ ۴/۵۷۹ ۴/۵۸۰ ۴/۵۸۱ ۴/۵۸۲ ۴/۵۸۳ ۴/۵۸۴ ۴/۵۸۵ ۴/۵۸۶ ۴/۵۸۷ ۴/۵۸۸ ۴/۵۸۹ ۴/۵۹۰ ۴/۵۹۱ ۴/۵۹۲ ۴/۵۹۳ ۴/۵۹۴ ۴/۵۹۵ ۴/۵۹۶ ۴/۵۹۷ ۴/۵۹۸ ۴/۵۹۹ ۴/۶۰۰ ۴/۶۰۱ ۴/۶۰۲ ۴/۶۰۳ ۴/۶۰۴ ۴/۶۰۵ ۴/۶۰۶ ۴/۶۰۷ ۴/۶۰۸ ۴/۶۰۹ ۴/۶۱۰ ۴/۶۱۱ ۴/۶۱۲ ۴/۶۱۳ ۴/۶۱۴ ۴/۶۱۵ ۴/۶۱۶ ۴/۶۱۷ ۴/۶۱۸ ۴/۶۱۹ ۴/۶۲۰ ۴/۶۲۱ ۴/۶۲۲ ۴/۶۲۳ ۴/۶۲۴ ۴/۶۲۵ ۴/۶۲۶ ۴/۶۲۷ ۴/۶۲۸ ۴/۶۲۹ ۴/۶۳۰ ۴/۶۳۱ ۴/۶۳۲ ۴/۶۳۳ ۴/۶۳۴ ۴/۶۳۵ ۴/۶۳۶ ۴/۶۳۷ ۴/۶۳۸ ۴/۶۳۹ ۴/۶۴۰ ۴/۶۴۱ ۴/۶۴۲ ۴/۶۴۳ ۴/۶۴۴ ۴/۶۴۵ ۴/۶۴۶ ۴/۶۴۷ ۴/۶۴۸ ۴/۶۴۹ ۴/۶۵۰ ۴/۶۵۱ ۴/۶۵۲ ۴/۶۵۳ ۴/۶۵۴ ۴/۶۵۵ ۴/۶۵۶ ۴/۶۵۷ ۴/۶۵۸ ۴/۶۵۹ ۴/۶۶۰ ۴/۶۶۱ ۴/۶۶۲ ۴/۶۶۳ ۴/۶۶۴ ۴/۶۶۵ ۴/۶۶۶ ۴/۶۶۷ ۴/۶۶۸ ۴/۶۶۹ ۴/۶۷۰ ۴/۶۷۱ ۴/۶۷۲ ۴/۶۷۳ ۴/۶۷۴ ۴/۶۷۵ ۴/۶۷۶ ۴/۶۷۷ ۴/۶۷۸ ۴/۶۷۹ ۴/۶۸۰ ۴/۶۸۱ ۴/۶۸۲ ۴/۶۸۳ ۴/۶۸۴ ۴/۶۸۵ ۴/۶۸۶ ۴/۶۸۷ ۴/۶۸۸ ۴/۶۸۹ ۴/۶۹۰ ۴/۶۹۱ ۴/۶۹۲ ۴/۶۹۳ ۴/۶۹۴ ۴/۶۹۵ ۴/۶۹۶ ۴/۶۹۷ ۴/۶۹۸ ۴/۶۹۹ ۴/۷۰۰ ۴/۷۰۱ ۴/۷۰۲ ۴/۷۰۳ ۴/۷۰۴ ۴/۷۰۵ ۴/۷۰۶ ۴/۷۰۷ ۴/۷۰۸ ۴/۷۰۹ ۴/۷۱۰ ۴/۷۱۱ ۴/۷۱۲ ۴/۷۱۳ ۴/۷۱۴ ۴/۷۱۵ ۴/۷۱۶ ۴/۷۱۷ ۴/۷۱۸ ۴/۷۱۹ ۴/۷۲۰ ۴/۷۲۱ ۴/۷۲۲ ۴/۷۲۳ ۴/۷۲۴ ۴/۷۲۵ ۴/۷۲۶ ۴/۷۲۷ ۴/۷۲۸ ۴/۷۲۹ ۴/۷۳۰ ۴/۷۳۱ ۴/۷۳۲ ۴/۷۳۳ ۴/۷۳۴ ۴/۷۳۵ ۴/۷۳۶ ۴/۷۳۷ ۴/۷۳۸ ۴/۷۳۹ ۴/۷۴۰ ۴/۷۴۱ ۴/۷۴۲ ۴/۷۴۳ ۴/۷۴۴ ۴/۷۴۵ ۴/۷۴۶ ۴/۷۴۷ ۴/۷۴۸ ۴/۷۴۹ ۴/۷۵۰ ۴/۷۵۱ ۴/۷۵۲ ۴/۷۵۳ ۴/۷۵۴ ۴/۷۵۵ ۴/۷۵۶ ۴/۷۵۷ ۴/۷۵۸ ۴/۷۵۹ ۴/۷۶۰ ۴/۷۶۱ ۴/۷۶۲ ۴/۷۶۳ ۴/۷۶۴ ۴/۷۶۵ ۴/۷۶۶ ۴/۷۶۷ ۴/۷۶۸ ۴/۷۶۹ ۴/۷۷۰ ۴/۷۷۱ ۴/۷۷۲ ۴/۷۷۳ ۴/۷۷۴ ۴/۷۷۵ ۴/۷۷۶ ۴/۷۷۷ ۴/۷۷۸ ۴/۷۷۹ ۴/۷۸۰ ۴/۷۸۱ ۴/۷۸۲ ۴/۷۸۳ ۴/۷۸۴ ۴/۷۸۵ ۴/۷۸۶ ۴/۷۸۷ ۴/۷۸۸ ۴/۷۸۹ ۴/۷۹۰ ۴/۷۹۱ ۴/۷۹۲ ۴/۷۹۳ ۴/۷۹۴ ۴/۷۹۵ ۴/۷۹۶ ۴/۷۹۷ ۴/۷۹۸ ۴/۷۹۹ ۴/۸۰۰ ۴/۸۰۱ ۴/۸۰۲ ۴/۸۰۳ ۴/۸۰۴ ۴/۸۰۵ ۴/۸۰۶ ۴/۸۰۷ ۴/۸۰۸ ۴/۸۰۹ ۴/۸۱۰ ۴/۸۱۱ ۴/۸۱۲ ۴/۸۱۳ ۴/۸۱۴ ۴/۸۱۵ ۴/۸۱۶ ۴/۸۱۷ ۴/۸۱۸ ۴/۸۱۹ ۴/۸۲۰ ۴/۸۲۱ ۴/۸۲۲ ۴/۸۲۳ ۴/۸۲۴ ۴/۸۲۵ ۴/۸۲۶ ۴/۸۲۷ ۴/۸۲۸ ۴/۸۲۹ ۴/۸۳۰ ۴/۸۳۱ ۴/۸۳۲ ۴/۸۳۳ ۴/۸۳۴ ۴/۸۳۵ ۴/۸۳۶ ۴/۸۳۷ ۴/۸۳۸ ۴/۸۳۹ ۴/۸۴۰ ۴/۸۴۱ ۴/۸۴۲ ۴/۸۴۳ ۴/۸۴۴ ۴/۸۴۵ ۴/۸۴۶ ۴/۸۴۷ ۴/۸۴۸ ۴/۸۴۹ ۴/۸۵۰ ۴/۸۵۱ ۴/۸۵۲ ۴/۸۵۳ ۴/۸۵۴ ۴/۸۵۵ ۴/۸۵۶ ۴/۸۵۷ ۴/۸۵۸ ۴/۸۵۹ ۴/۸۶۰ ۴/۸۶۱ ۴/۸۶۲ ۴/۸۶۳ ۴/۸۶۴ ۴/۸۶۵ ۴/۸۶۶ ۴/۸۶۷ ۴/۸۶۸ ۴/۸۶۹ ۴/۸۷۰ ۴/۸۷۱ ۴/۸۷۲ ۴/۸۷۳ ۴/۸۷۴ ۴/۸۷۵ ۴/۸۷۶ ۴/۸۷۷ ۴/۸۷۸ ۴/۸۷۹ ۴/۸۸۰ ۴/۸۸۱ ۴/۸۸۲ ۴/۸۸۳ ۴/۸۸۴ ۴/۸۸۵ ۴/۸۸۶ ۴/۸۸۷ ۴/۸۸۸ ۴/۸۸۹ ۴/۸۹۰ ۴/۸۹۱ ۴/۸۹۲ ۴/۸۹۳ ۴/۸۹۴ ۴/۸۹۵ ۴/۸۹۶ ۴/۸۹۷ ۴/۸۹۸ ۴/۸۹۹ ۴/۹۰۰ ۴/۹۰۱ ۴/۹۰۲ ۴/۹۰۳ ۴/۹۰۴ ۴/۹۰۵ ۴/۹۰۶ ۴/۹۰۷ ۴/۹۰۸ ۴/۹۰۹ ۴/۹۱۰ ۴/۹۱۱ ۴/۹۱۲ ۴/۹۱۳ ۴/۹۱۴ ۴/۹۱۵ ۴/۹۱۶ ۴/۹۱۷ ۴/۹۱۸ ۴/۹۱۹ ۴/۹۲۰ ۴/۹۲۱ ۴/۹۲۲ ۴/۹۲۳ ۴/۹۲۴ ۴/۹۲۵ ۴/۹۲۶ ۴/۹۲۷ ۴/۹۲۸ ۴/۹۲۹ ۴/۹۳۰ ۴/۹۳۱ ۴/۹۳۲ ۴/۹۳۳ ۴/۹۳۴ ۴/۹۳۵ ۴/۹۳۶ ۴/۹۳۷ ۴/۹۳۸ ۴/۹۳۹ ۴/۹۴۰ ۴/۹۴۱ ۴/۹۴۲ ۴/۹۴۳ ۴/۹۴۴ ۴/۹۴۵ ۴/۹۴۶ ۴/۹۴۷ ۴/۹۴۸ ۴/۹۴۹ ۴/۹۵۰ ۴/۹۵۱ ۴/۹۵۲ ۴/۹۵۳ ۴/۹۵۴ ۴/۹۵۵ ۴/۹۵۶ ۴/۹۵۷ ۴/۹۵۸ ۴/۹۵۹ ۴/۹۶۰ ۴/۹۶۱ ۴/۹۶۲ ۴/۹۶۳ ۴/۹۶۴ ۴/۹۶۵ ۴/۹۶۶ ۴/۹۶۷ ۴/۹۶۸ ۴/۹۶۹ ۴/۹۷۰ ۴/۹۷۱ ۴/۹۷۲ ۴/۹۷۳ ۴/۹۷۴ ۴/۹۷۵ ۴/۹۷۶ ۴/۹۷۷ ۴/۹۷۸ ۴/۹۷۹ ۴/۹۸۰ ۴/۹۸۱ ۴/۹۸۲ ۴/۹۸۳ ۴/۹۸۴ ۴/۹۸۵ ۴/۹۸۶ ۴/۹۸۷ ۴/۹۸۸ ۴/۹۸۹ ۴/۹۹۰ ۴/۹۹۱ ۴/۹۹۲ ۴/۹۹۳ ۴/۹۹۴ ۴/۹۹۵ ۴/۹۹۶ ۴/۹۹۷ ۴/۹۹۸ ۴/۹۹۹ ۴/۱۰۰۰

اَجْرَاهَا ۔ میرا لنگر۔ میرا ٹھہرنا۔ اِجْرَاءٌ مصدر۔ ۱۱/۴۱

اَجْرَاهَا ۔ اس کا ٹھہرنا۔ اِجْرَاءٌ مصدر۔ ۱۱/۴۱

اَجْرَاهِيْ ۔ میرا جرم کرنا۔ اِجْرَامٌ بروزن اِفْعَالٌ بمعنی جرم کرنا مصدر ہے۔ اِجْرَامٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۱/۳۵

اَجْرَمْنَا ۔ ہم نے جرم کیا۔ ہم نے گناہ کیا۔ اِجْرَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۷/۳۷

اَجْرَمُوْا ۔ انہوں نے جرم کیا۔ اِجْرَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۹/۷۴ ۱۲/۷۹

اَجْرُهٗ ۔ اس کا ثواب۔ اس کا بدلہ۔ اَجْرٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲/۱۱۲ ۳/۱۱۵ ۴/۱۵ ۴/۱۰۰ ۴/۱۴۶ ۴/۱۷۲ ۴/۱۷۴ ۵/۹

اَجِرْهُ ۔ اس کو پناہ دے۔ اِجِرْ اِجَارَۃٌ سے بمعنی پناہ دینے کے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۹/۶

اَجْرَهَا ۔ اس عورت کا ثواب۔ اَجْرٌ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۴/۲۵

اَجْرُهُمْ ۔ ان کا ثواب۔ ان کا بدلہ۔ اَجْرٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲/۲۷۴ ۳/۱۱۵ ۳/۱۷۹ ۴/۶۲ ۴/۱۱۴ ۴/۱۴۶ ۴/۱۶۲ ۵/۹ ۵/۶۹ ۷/۱۷۰ ۹/۱۲۰ ۱۲/۵۶ ۱۲/۵۷ ۱۸/۳۰ ۲۸/۵۴ ۳۳/۳۱ ۳۶/۱۱ ۳۹/۱۰ ۴۱/۸ ۴۸/۲۹ ۵۷/۷ ۵۷/۱۸ ۶۴/۱۵ ۶۷/۱۲ ۸۴/۲۵

اَجْرِيَ ۔ میرا بدلہ۔ میرا ثواب۔ میری مزدوری۔ اَجْرٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۱/۲۹ ۱۱/۵۱ ۱۲/۱۰۴ ۱۹/۷۲ ۲۶/۱۰۹ ۲۶/۱۲۷ ۲۶/۱۴۵ ۲۶/۱۶۴ ۲۶/۱۸۰ ۳۴/۴۷ ۳۴/۴۷ ۳۶/۲۱ ۴۲/۲۳ ۵۱/۵۷ ۶۸/۳ ۷۶/۹ ۸۰/۴۰ ۸۴/۲۵ ۹۵/۶

اَجْسَامُهُمْ ۔ ان کے ڈیل ڈول۔ جِسْمٌ کی جمع اَجْسَامٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۶۳/۴

اَجْعَلْ ۔ میں بنا دوں (فتح) جَعْلٌ سے جس کے معنی بنانے اور رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم (ملاحظہ ہو جَعَلَ) ۲/۳۰

اِجْعَلْ ۔ تو کر دے۔ تو بنا دے۔ تو رکھ۔ جَعْلٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو جَعَلَ) ۲/۱۲۵ ۳/۱۲۶ ۵/۷

Marfat.com

ع ۱۴ ع ۱۵ پ ۱۶ ۱۲ و ۱۳ پ ۱۹ ع ۲۰

اِجْعَلْنَا۔ ہم کو بنا۔ اِجْعَلْ صیغہ امر واحد مذکر حاضر جمع متکلم ضمیر ۱۵ ۱۵

اَجْعَلَنَّكَ۔ یقیناً تجھ کو کروں گا۔ اَجْعَلَنَّ جَعْلٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم نَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۹

اِجْعَلْنِيْ مجھ کو بنا دے۔ مجھ کو کر دے۔ مجھ کو مقرر کر دے اِجْعَلْ صیغہ امر ون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۱۳ پ ۱۸ و ۱۹ ع ۲۱

اِجْعَلُوْا۔ تم بناؤ۔ تم ٹھیراؤ۔ جَعْلٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ع ۱۲ پ ۱۳

اِجْعَلْهُ۔ اس کو کر دے۔ اس کو بنا دے۔ اِجْعَلْ صیغہ امر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۶

اَجْلِ۔ واسطے۔ غرض۔ سبب۔ مصدر ہے اَجَلَ کا ۲

اَجَلٌ۔ مدت مقررہ۔ اسی وجہ سے موت کو بھی اَجَل کہتے ہیں۔ اَجَالٌ جمع ہے ۲ ۳ ۴ ۵ و ۶ پ ۱۱ ع ۱۰ و ۱۱ ۴ پ ۱۲ و ۱۳ ع ۱۴ پ ۱۵ ع ۱۶ ۱۶ پ ۱۷ و ۱۸ ع ۱۹ پ ۲۰ و ۱۳ و ۷ ع ۲۱ پ ۲۲ و ۲۳ و ۱۴ و ۱۵ ع ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

اَجَلاً ۲ ۱۵ ۲۴

اَجْلِبْ لے آ۔ چڑھا لا۔ اِجْلَابٌ سے جس کے معنی اکٹھا کرنے۔ شور مچانے اور کھینچ لانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۵

اَجَّلْتَ۔ تو نے مدت مقرر کی۔ تَاْجِیْلٌ سے جس کے معنی مدت ٹھیرانے اور دیر کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳

اُجِّلَتْ۔ دیر کی گئی۔ تَاْجِیْلٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۲

اِجْلِدُوْ۔ تم کوڑے مارو۔ دے لگاؤ (ضَرَبَ) جَلْدٌ سے جس کے معنی کوڑے مارنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۴

اَجَلَنَا۔ ہماری مدت مقررہ۔ اَجَلَ مضاف۔ نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۵

اَجَلَهٗ۔ اس کی مدت مقررہ۔ اَجَلَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲ ۴

اَجَلَهَا۔ اس کی مدت مقررہ۔ اس کی موت اَجَلَ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۲ ۱۲ ۲۸

اَجَلُهُمْ۔ ان کی مدت مقررہ۔ ان کی موت۔ اَجَلَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۷ ۱۱ ۱۰ و ۷ ۱۲

Marfat.com

اَجَلَهُنَّ۔ ان عورتوں کی مدت مقررہ۔ اَجَلٌ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ پ ۲ ع ۱۲ ۲۸ ۱۷

اَجَلَيْنِ۔ دو مقررہ مدتیں۔ اَجَلٌ کا تثنیہ پ ۱۰

اَجْمِعُوْا۔ تم سب جمع کرو۔ اِجْمَاعٌ سے جس کے معنی ہیں ایک رائے ہونے کے لئے لوگوں کا اکٹھا ہونا یا اکٹھا کرنا امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۱ ع ۱۶

اَجْمَعُوْا۔ وہ سب جمع ہو گئے یا انہوں نے جمع کر لیا اِجْمَاعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۲ ع ۱۳

اَجْمَعُوْنَ۔ وہ سب کے سب۔ تاکید کے لئے آتا ہے رفع کی حالت میں اَجْمَعُوْنَ اور نصب و جر کی حالت میں اَجْمَعِيْنَ ہوگا پ ۱۴ ع ۴ پ ۱۴ ع ۴

اَجْمَعِيْنَ۔ وہ سب کے سب۔ پ ۳ ع ۱۷ پ ۵ ع ۲ پ ۹ ع ۱۲ پ ۱۳ ع ۴ پ ۱۳ ع ۱۴ پ ۱۴ ع ۳ و ۴ و ۶ پ ۱۷ ع ۶ پ ۱۹ ع ۷ و ۸ و ۱۳ و ۱۹ پ ۲۱ ع ۱۵ پ ۲۳ ع ۱۸ پ ۲۳ ع ۱۱ و ۱۵ پ ۲۵

اُجْنُبْنِيْ۔ تو مجھ کو دور رکھ تو مجھ کو بچا۔ نَصَرَ اُجْنُبْ جَنْبٌ سے جس کے معنی دور رکھنے اور بچانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۳ ع ۱۲

اِجْنَحْ۔ تو جھک جا۔ تو مائل ہو۔ نَصَرَ ضَرَبَ۔ فَتَحَ جُنُوْحٌ سے جس کے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۰

اِجْنِحَةٍ۔ پر۔ بازو۔ جَنَاحٌ کی جمع۔ پ ۲۲ ع ۱۲

اَجِنَّةٌ۔ بچے جو پیٹ میں ہوں۔ جَنِيْنٌ کی جمع۔ جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں۔ پ ۲۷

اُجُوْرَكُمْ۔ تمہارا حق۔ تمہارا بدلہ۔ اُجُوْرٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ اُجُوْرٌ اَجْرٌ کی جمع ہے پ ۲۸ ع ۸

اُجُوْرَهُمْ۔ ان کا حق ان کا بدلہ۔ اُجُوْرٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۳ ع ۱۴ پ ۶ ع ۱۴ و ۱۹ پ ۱۸ ع ۱۹

اُجُوْرَهُنَّ۔ ان کا حق ان کا مہر۔ اُجُوْرٌ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ پ ۵ ع ۳ پ ۶ ع ۳ پ ۲۲ ع ۳ پ ۲۸ ع ۱۶ و ۱۸

اِجْهَرُوْا۔ تم زور سے کہو۔ فَتَحَ جَهْرٌ سے جس کے معنی کھلم کھلا کسی چیز کے کہنے یا کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۹

اُجِيْبُ۔ میں قبول کرتا ہوں۔ اِجَابَةٌ سے جس کے معنی قبول کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے

اُجِيْبَتْ۔ وہ قبول کر لی گئی۔ اِجَابَةٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب پ ۱۱ ع ۱۳

اَجِيْبُوْا۔ تم قبول کرو۔ تم مان لو۔ اِجَابَةٌ سے امر کا

Marfat.com

صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۶

فصل الحاء المهملة

اَحَادِیْثُ۔ کہانیاں۔ باتیں۔ حَدِیْثٌ کی جمع ہر وہ کلام جو انسان تک پہنچ سکے خواہ بذریعہ سماعت خواہ بذریعہ وحی عالمِ خواب میں ہو یا بحالتِ بیداری اس کو حدیث کہتے ہیں ۱۲/۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۷

اَحَاطَ۔ اس نے گھیر لیا۔ قابو میں کر لیا۔ اِحَاطَۃٌ سے جس کے معنی کسی شے پر اس طرح چھا جانے کے ہیں کہ اس سے فرار ممکن نہ ہو۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۵/۱۶ ۱۱ ۲۸ ۲۱

اَحَاطَتْ۔ اس نے گھیر لیا۔ اس پر چھا گئی۔ اِحَاطَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۵

اُحِبُّ۔ میں پسند کرتا ہوں۔ دوست رکھتا ہوں اِحْبَابٌ سے۔ جس کے معنی دوست رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۵

اَحَبُّ۔ زیادہ پیارا حُبٌّ سے جس کے معنی دوست رکھنے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ۱۵ ۱۲/۱۳

اَحِبَّاءُ۔ پیارے۔ حَبِیْبٌ کی جمع ۱۵

اَحْبَارٌ۔ علما۔ حِبْرٌ کی جمع ۱۰/۳۱ ۱۱

اَحْبَارَھُمْ۔ ان کے علما۔ اَحْبَارَ۔ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۱

اَحْبَبْتَ۔ تو نے پسند کیا۔ اِحْبَابٌ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۵

اَحْبَبْتُ۔ میں نے دوست رکھا۔ اِحْبَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۲۲/۱۲

اَحْبَطَ۔ اس نے اکارت کر دیا۔ اِحْبَاطٌ سے جس کے معنی اکارت کر دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حبط عمل کی تین شکلیں ہیں (۱) ایمان نہ ہونے کے باعث دنیا کے تمام اچھے اعمال مثلاً حسنِ معاشرت، پاکیزہ اخلاق وغیرہ آخرت میں بالکل بے نتیجہ ہیں (۲) انسان میں ایمان موجود ہے لیکن جو اعمالِ خیر سرانجام دیئے وہ لوجہ اللہ نہیں تھے اس لئے اکارت ہوئے (۳) اعمال صالحہ تو موجود ہیں لیکن اس کے مقابل اس کثرت سے گناہ کئے کہ اعمالِ صالحہ بے اثر ہو کر رہ گئے اور گناہوں کا پلہ بھاری ہو گیا۔ ۱۸ ۲۱ ۳۳

اِحْتَرَقَتْ۔ وہ جل گئی۔ اِحْتِرَاقٌ سے جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۲۴

اِحْتَمَلَ۔ اس نے اٹھایا۔ اِحْتِمَالٌ سے جس کے معنی

Marfat.com

برداشت کرنے اور اٹھانے کے ہیں۔ بعنی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۵ ع ۱۳

اِحْتَمَلُوْا۔ انھوں نے اٹھایا۔ اِحْتِمَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲۱ ع ۳

اِحْتَنِكَنَّ۔ میں ضرور ڈھانٹی دے لونگا۔ قابو میں کرونگا لگام دیدونگا۔ اِحْتِنَاكٌ سے، جس کے معنی ڈھانٹی دینے اور قابو میں کرنے کے ہیں۔ صیغہ واحد متکلم مضارع بانون تاکید ہے پ ۱۵ ع ۷

اَحَدٌ۔ ایک۔ اکیلا۔ پہلا۔ اَحَدٌ کا استعمال کبھی نفی میں ہوتا ہے کبھی اثبات میں۔ نفی کی شکل میں استغراق جنس کے لئے آتا ہے یعنی پوری جنس کی نفی مقصود ہوتی ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر مجتمع طور پر ہو یا متفرق طور پر جیسے وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ (منافقوں) میں سے کسی پر بھی نماز نہ پڑھ) اور اس معنی میں اَحَدٌ کا استعمال صرف نفی کی حالت میں درست ہے اثبات میں درست نہیں کیونکہ دو متضاد چیزوں کی نفی تو صحیح ہو سکتی ہے لیکن اثبات نہیں ہو سکتا۔ اثبات کی حالت میں اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔ (۱) دو میں سے ایک کے اضافہ کے لئے جیسے ۱۱ و ۲۱ و ۲۶ و ۲۱ وغیرہ شلاً احد عشر، احدٌ عشرون وغیرہ وغیرہ (۲) مضاف یا مضاف الیہ ہو کر جیسے احدکما (۳) معنی وصفی کے لئے یعنی اکیلے کے معنی میں اور اس صورت میں اس کا استعمال صرف اللہ ہی کے لئے درست ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ احد کی جمع احادٌ ہے۔

پ ۱ ع ۱۲ و ۱۶ | پ ۳ ع ۸ و ۱۶ | پ ۴ ع ۷ | پ ۵ ع ۴ | پ ۶ ع ۱ و ۲ | پ ۸ ع ۱۲ | پ ۹ ع ۱۷ | پ ۱۰ ع ۷ و ۱۷ | پ ۱۱ ع ۵

پ ۱۲ ع ۱۱ و ۷ | پ ۱۴ ع ۵ | پ ۱۶ ع ۴ | پ ۱۸ ع ۶ | پ ۲۰ ع ۱۵ | پ ۲۲ ع ۱۵ و ۲۲ | پ ۲۳ ع ۱۲ | پ ۲۹ ع ۶ و ۱۲

پ ۳۰۔ اَحَدًا۔ پ ۶ ع ۸ | پ ۷ ع ۵ | پ ۱۰ ع ۷ | پ ۱۵ ع ۱۰ و ۱۵ و ۱۸

پ ۲ ع ۱۵ و ۱۰ | پ ۲۷ ع ۲ | پ ۲۸ ع ۵ | پ ۲۹ ع ۱۱ و ۱۲

اُحْدِثُ۔ میں نکالوں، میں شروع کروں۔ اِحْدَاثٌ سے جس کے معنی پیدا کرنے اور کسی چیز کو نئے سرے سے شروع کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۵ ع ۱۰

اَحَدَ عَشَرَ۔ گیارہ۔ مذکر کے لئے آتا ہے۔ پ ۱۲ ع ۱۱۔

اَحَدُكُمْ۔ تم میں سے کوئی۔ تم میں سے ایک۔ اَحَدَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۲ ع ۳

پ ۱۱ ع ۱۲ | پ ۱۵ ع ۱۴ | پ ۲۶ ع ۱۴ | پ ۲۸ ع ۱۴

اَحَدُهُمَا۔ تم دونوں میں سے ایک۔ اَحَدُ مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۱۲ ع ۱۵

اَحَدَ نَا۔ ہم میں سے ایک۔ اَحَدَ مضاف نَا

Marfat.com

ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ۱۳/۳

اَحَدُهُمْ ان میں سے کوئی۔ ان میں سے ایک اَحَدٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۱/۲ ۱۸/۷ ۱۴/۱۲ ۱۷/۱۲ ۲۵/۸

اَحَدُهُمَا ان دونوں میں سے ایک۔ اَحَدٌ مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳/۱۵ ۱۴/۱۶ ۱۵/۱۲و۳

اِحْدٰى ایک عورت۔ اَحَدٌ کا مونث ۱۱/۱۲ ۲۰/۲ ۲۲/۱۲ ۲۹/۱۲

اِحْدٰىهُمَا ان دو عورتوں میں سے ایک۔ اِحْدٰی مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ مونث غائب مضاف الیہ ۲۳/۲ ۲۶/۱۲

اِحْدٰىهُنَّ ان عورتوں میں سے ایک۔ اِحْدٰی مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۴۱/۱۲

اِحْذَرُوْا تم ڈرو۔ تم بچو (سمع) حَذَرٌ سے، جس کے معنی کسی خوف کی بات سے ڈرنے اور بچنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۲

اِحْذَرُوْهُ تم اس سے ڈرو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۴/۳

اِحْذَرُوْهُمْ تم ان سے بچو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۲۵/۱۲

اِحْذَرْهُمْ تو ان سے بچ۔ اِحْذَرْ حَذَرٌ سے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۶۱/۱۲ ۲۵/۱۲

اَحْرَصَ بڑا لالچی۔ حِرْصٌ سے جس کے معنی طمع اور لالچ ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ کبھی کبھی ارادہ کی زیادتی کو بھی حرص کہتے ہیں۔ ۱۰۳/۲

اَحْزَاب گروہ۔ ٹولیاں۔ جماعتیں۔ حِزْبٌ کی جمع ہے جس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں ۱۱۳/۳ ۱۲/۵ ۲۱/۱۸و۳۳ ۲۰/۱۰ ۲۲/۹و۲۶ ۲۴/۱۲ ۲۵/۱۲

اَحَسَّ اس نے محسوس کیا۔ اِحْسَاسٌ سے جس کے معنی محسوس کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵۲/۳

اِحْسَانٌ نیکی کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ احسان دو معنی کے لئے آتا ہے ایک غیر کے ساتھ بھلائی کرنے کے لئے دوسرے کسی اچھی بات کے معلوم کرنے اور نیک کام کے انجام دینے کے لئے ۸۳/۲ ۱۳۶/۴ ۱۱۴/۶ ۱۹/۲ ۱۴۳/۷ ۲۶/۱۲

اِحْسَانًا ۸۳/۲ ۱۵۱/۶ ۲۳/۱۷ ۱۵/۲۹ ۲۶/۲

اَحْسَنُ بہت اچھا۔ افعل التفضیل کا صیغہ ۱۰۱/۴

۵/۱۵ ۱۵۲/۶ ۶/۱۱ ۹۰/۶ ۱۱۴/۴ ۱۲/۱۷ ۱۱۱/۱۸ ۱۹/۲۷ ۱۳/۳۹ ۳و۶/۴۱ ۱۵/۴۶

Marfat.com

۶ ۸ ۱۸ ۱۶ ۱۱ ۱۹ ۱ ۲۰ ۱۲ ۲۱ ۱ ۲۲ ۸ ۱۷ ۱۴ ۱۵ ۱۹ ۳ ۱۵ ۲

اَحْسَنَ۔ اس نے احسان کیا۔ اس نے اچھا کیا۔ اس نے اچھا بنایا۔ اِحْسَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۹ ۲۰ ۱۱ ۲۱ ۱۴ ۲۲ ۱۲ ۲۸ ۱۸ ۱۵

اَحْسِنْ۔ تو احسان کر۔ تو نیکوئی کر۔ اِحْسَانٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۰ ۱۱

اَحْسَنْتُمْ۔ تم نے نیکوئی کی۔ تم نے بھلائی کی اِحْسَانٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵ ۲

اَحْسَنُوْا۔ انہوں نے بھلائی کی۔ انہوں نے احسان کیا۔ اِحْسَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۹ ۲ ۲ ۸ ۱۱ ۱۴ ۱۹ ۲۷ ۲

اَحْسِنُوْا۔ تم نیکی کرو۔ اِحْسَانٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۹ ۲

اَحْسَنَ۔ اس کا بہتر۔ اَحْسَنَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَحْسَنَ) ۱۲ ۱۷

اَحْسَنِهَا۔ اس کا بہتر۔ اَحْسَنِ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۹ ۲

اَحَسُّوْا۔ انہوں نے پایا۔ دریافت کیا۔ محسوس کیا اِحْسَاسٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲ ۲

اُحْشُرُوْا۔ تم اکٹھا کرو۔ تم جمع کرلو (نَصَرَ، ضَرَبَ) حَشْرٌ سے، جس کے معنی جماعت کے اکٹھا کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳ ۲

اُحْصِرْتُمْ۔ تم روکے گئے۔ اِحْصَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِحْصَارٌ کے معنی روکنے کے ہیں خواہ رکاوٹ کسی ظاہری سبب کی بنا پر ہو جیسے دشمن کا آڑے آکر روکنا یا کسی باطنی سبب سے جیسے مرض کی وجہ سے رکنے پر مجبور ہونا۔ ۱۹۶ ۲

اُحْصِرُوْا۔ وہ بند کئے گئے۔ روکے گئے۔ اِحْصَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۷۳ ۲

اُحْصُرُوْهُمْ (نَصَرَ، ضَرَبَ) ان کو قید رکھو، روکے رکھو۔ اُحْصُرُوْا۔ حَصْرٌ سے جس کے معنی قید کرنے اور تنگ کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۵ ۹۱ ۲

اُحْصِنَّ۔ وہ نکاح میں لائی گئیں۔ اِحْصَانٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اِحْصَانٌ لغت میں مختلف معانی کے لئے آتا ہے۔ حریت۔ عفت۔ تزوج۔ اسلام قید میں رکھنا۔ قرآن عظیم میں اُحْصِنَّ جس موقع پر ہے

Marfat.com

وہاں منکوحہ بنانے کے معنی میں ہے اور قید سے بھی یہاں قید نکاح ہی مراد ہے۔ پ۵

اَحْصَنَتْ۔ اس عورت نے محافظت کی۔ اِحْصَانٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ یہاں احصان سے مراد عصمت و عفت کی حفاظت ہے۔ ۱۷/۲۸ پ۲۸

اَحْصُوْا۔ تم گنو۔ تم شمار کرو۔ اِحْصَاءٌ سے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۸/۱۲ پ۲۹

اَحْصٰی۔ خوب گننے والا۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ آیت شریفہ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا میں بعض مفسرین نے اَحْصٰی کو ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب باب افعال سے بتایا ہے اور معنی محفوظ کرنے اور شمار کرنے کے لئے ہیں اور بعض باب افعال ہی کا افعل التفضیل بحذف زوائد بتاتے ہیں اور اَمَدًا کو تمیز قرار دیتے ہیں۔ غرض یہاں اَحْصٰی ماضی اور اسم تفضیل دونوں کا محتمل ہے اِحْصَاءٌ کا اشتقاق حَصَاۃٌ سے ہے جس کے معنی کنکری کے ہیں چونکہ عرب شمار کے لئے کنکریوں کا استعمال کرتے تھے اس لئے شمار کرنے اور محفوظ کرنے کے لئے اِحْصَاءٌ بولا جانے لگا۔ ۱۲/۱۵

اَحْصٰی۔ اس نے گن لیا اِحْصَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۲/۲۹

اَحْصَيْنٰهُ۔ ہم نے اس کو گن رکھا۔ ہم نے اس کو شمار کیا ہے اَحْصَيْنَا اِحْصَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۸/۲۲ پ۳۰

اَحْصٰهُ۔ اس کو گن رکھا۔ اَحْصٰی صیغہ ماضی ہ ضمیر واحد مذکر غائب ۵۸ پ

اَحْصٰهَا۔ گن لیا اس کو۔ اس میں ھا ضمیر واحد مونث غائب ہے۔ ۱۵/۱۸

اَحْصٰهُمْ۔ ان کو گن رکھا۔ اس میں ھم ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۶/۹

اُحْضِرَتْ۔ وہ حاضر کی گئی اِحْضَارٌ سے جس کے معنی حاضر کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب ۵/۱۲

اَحْضَرَتْ۔ اس نے حاضر کیا۔ اِحْضَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ ۳۲/۴

اَحَطْتُ۔ میں نے احاطہ کیا۔ اِحَاطَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم احاطہ خبر کے معنی خبر معلوم کرنے کے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ہُدہُد کہتا ہے اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ میں نے ایسی بات معلوم کی جو آپ کو

Marfat.com

معلوم نہیں۔ پ ۱۹

اَحَطْنَا۔ ہم نے گھیر لیا۔ ہم نے معلوم کر لیا۔ اِحَاطَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۱۶

اِحْفَظُوْا۔ تم حفاظت کیا کرو۔ سَمِعَ حِفْظٌ سے جس کے معنی حفاظت کرنے کے ہیں امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر۔ پ ۳

اَحَقُّ۔ بڑا حق دار۔ اسم تفضیل اور فاعل دونوں کے معنی میں آتا ہے پ ۲ ع ۱۹ پ ۵ ع ۳ پ ۸ ع ۱۴ پ ۱۱ ع ۱۰ پ ۲۲ ع ۲ پ ۲۵ ع ۱۱

اَحْقَابًا۔ بے شمار قرن، بے انتہا زمانے۔ حُقُبٌ کی جمع۔ حُقُبٌ بضم قاف زمانہ کو کہتے ہیں اور حُقْبٌ بسکون قاف زمانہ کی ایک مقررہ مدت کا نام ہے مگر اس مدت کی تعیین میں اہل لغت کا اختلاف ہے بعض اسی برس کی مدت کو بعض ستر برس کے زمانے کو بعض تین سو برس بعض چالیس سال بعض تیس ہزار سال بتاتے ہیں۔ مفسرین سلف میں سے امام قتادہؒ نے صاف تصریح کر دی ہے کہ احقاب سے غیر منقطع زمانہ مراد ہے باقی حقب کی مدت کا تعین بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ امام حسن بصریؒ سے بھی اسی کے قریب قریب منقول ہے۔ [1]

اَحْقَافٌ۔ ریت کے لمبے لمبے اور بلند لیکن ذرا مڑے ہوئے ٹیلے۔ حِقْفٌ کی جمع ہے۔ حِقْفٌ ریت کے اس ٹیلہ کو کہتے ہیں جو مستطیل ہو اور مرتفع لیکن قدرے منحنی ہو۔ قوم عاد کا مرکزی مقام ارضِ احقاف ہے، یہ حضرموت کے شمال میں اس طرح واقع ہے کہ اس کے شرق میں عمان اور شمال میں ربع خالی ہے جسے صحرائے اعظم "الدہنا" بھی کہا جاتا ہے گو ربع خالی آبادی کے لائق نہیں تاہم اس کے اطراف میں کہیں کہیں آبادی کے قابل کچھ کچھ زمین ہے خصوصاً اس حصہ میں جو حضرموت سے نجران تک پھیلا ہوا ہے اگرچہ اس وقت وہ بھی آباد نہیں اور بجز ریت کے ٹیلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تاہم قدیم زمانے میں اسی حضرموت اور نجران کے درمیانی حصہ میں "عادِ ارم" کا مشہور قبیلہ آباد تھا۔ جس کو خدا نے اس کی نافرمانی کی پاداش میں آندھی کا عذاب بھیج کر نیست و نابود کر دیا تھا۔ شیخ عبدالوہاب نجار نے قصص الانبیاءؑ میں تصریح کی ہے کہ مجھ سے سید عبداللہ بن احمد بن عمر بن یحییٰ علوی نے جو حضرموت کے باشندے ہیں بیان کیا

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۱۴۶ طبع مصر ۱۳۰۱ھ

کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ ان ہلاک شدہ قوموں کے قدیم مساکن کے کھوج میں حضرموت کے شمالی میدان میں قیام پذیر رہے۔ بڑی تلاش و کوشش کے بعد ٹیلوں کی کھدائی میں سنگِ مرمر کے کچھ برتن دستیاب ہوئے جن پر خطِ مسماری میں کچھ کندہ تھا لیکن افسوس ہے کہ سرمایہ کی کمی کے باعث ان کو اس مہم سے دستبردار ہونا پڑا۔ پ ۲۶

اُحْکُمْ تو حکم کر، تو فیصلہ کر (نصر حُکْمٌ سے) جس کے معنی فیصلہ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۷ ع ۱۱

اَحْکُمُ میں حکم کروں گا۔ فیصلہ کرونگا حُکْمٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ ۱۳

اَحْکَمُ بہتر حکم کرنے والا۔ سب حاکموں سے بڑھکر حاکم۔ حُکْمٌ سے۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ پ ۱۲

اُحْکِمَتْ مضبوط کی گئی۔ ثابت کی گئی۔ (جس میں نہ لفظ کے اعتبار سے شبہ پیدا ہو سکتا ہے نہ معنی کے اعتبار سے) اِحْکَامٌ سے جس کے معنی محکم اور مضبوط کرنے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب پ ۱۲

اُحِلَّ وہ حلال کر دیا گیا۔ اِحْلَالٌ سے جس کے معنی حلال کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۶ ع ۱۲ پ ۲

اُحِلُّ میں حلال کرتا ہوں۔ اِحْلَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۶

اَحَلَّ اس نے حلال کیا۔ اِحْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۲ پ ۲۵ ع ۱۹

اَحْلَامٌ خواب، عقلیں۔ اَحْلَام حُلْمٌ کی بھی جمع ہے جس کے معنی خواب کے ہیں اور حِلْمٌ کی بھی جس کے معنی بردباری کے ہیں اور چونکہ بردباری عقل کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے حِلْمٌ کے معنی عقل کے بھی لے لیتے ہیں گویا مسبب بول کر سبب مراد لیتے ہیں۔ سورۂ طور آیت اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ میں احلام سے مراد عقول ہیں پ ۱۴ ع ۱۴

اَحْلَامُهُمْ ان کی عقلیں۔ اَحْلَام مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲۷

اُحِلَّتْ وہ حلال کی گئی۔ مباح کی گئی اِحْلَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب پ ۶ ع ۱۲

اُحْلُلْ تو کھول دے (نصر حَلٌّ سے جس کے معنی گرہ کشائی کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۶

Marfat.com

اَحْلَلْنَا ۔ ہم نے حلال کر دیا۔ اِحْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۲/۲

اَحْلَنَا ۔ اس نے ہم کو لا اتارا۔ اَحَلَّ اِحْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ناصر جمع متکلم اِحْلَال کے معنی اتارنے کے بھی آتے ہیں اس کا مجرد نصر اور ضرب دونوں سے آتا ہے مادہ اشتقاق حُلُوْلٌ ہے۔ ۲۲/۲

اَحَلُّوْا ۔ انہوں نے لا اتارا۔ اِحْلَالٌ سے جس کے معنی اتارنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲/۱۴

اَحْمَالِ ۔ (بہت سے) حمل۔ حَمْل کی جمع۔ حمل پیٹ کے بچہ کو کہتے ہیں۔ ۲۸/۴

اَحْمَدُ ۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور کے مبعوث ہونے کی بشارت اسی نام سے دی ہے۔ اَحْمَدُ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ مبالغہ فاعل بھی ہو سکتا ہے یعنی دوسروں سے بہت زیادہ اللہ عزوجل کی حمد بیان کرنے والے۔ اور مبالغہ مفعول بھی یعنی اپنے اوصاف حمیدہ کے باعث دوسروں سے زیادہ آپ کی مدح کی گئی ۶۱/۶

اِحْمِلْ ۔ تو چڑھا لے۔ سوار کر لے (ضرب) حَمْل سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر حَمْل کے اصلی معنی اٹھانے اور برداشت کرنے کے ہیں اور اسی مناسبت سے سوار کرنے اور چڑھانے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ۱۱/۴۰

اَحْمِلُ ۔ میں اٹھا رہا ہوں۔ حَمْل سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ۱۲/۱۵

اَحْمِلَكُمْ ۔ میں تم کو سوار کر دوں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۹/۹۲

اَحْوٰى ۔ کالا سیاہ مائل بسبزی، سرخ مائل بسیاہی۔ حُوَّةٌ سے ماخوذ ہے حُوَّةٌ اس سیاہی کو کہتے ہیں جو مائل بسبزی ہو اس سرخی کو جو مائل بسیاہی ہو۔ ۳۰/۵۰

اَحْيَا ۔ اس نے زندہ کیا۔ جلایا۔ اِحْيَاءٌ سے جس کے معنی جلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ حَيَاةٌ مصدر ہے۔ حَيَاةٌ کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہے۔ (۱) قوت نامیہ جو نبات و حیوان میں موجود ہوتی ہے (۲) قوتِ احساس جس کی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے چنانچہ آیہ شریفہ اِنَّ الَّذِیْ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی (یقیناً جس نے اس زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرے گا) میں زمین کی زندگی سے اس کی شادابی اور روئیدگی یعنی قوتِ نامیہ مراد ہے اور مردوں کے جلانے سے قوتِ احساس کا عطا کرنا مقصود ہے۔ (۳) عقل کی قوتِ کارکردگی۔ چنانچہ

Marfat.com

آیت شریفہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ کیا وہ شخص کہ جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا) یہاں زندگی سے مراد عقل کی قوتِ کار کا عنایت کرنا ہے۔ (۴) بقاءِ فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی چنانچہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ (ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں) یہاں زندگی سے مراد یہ ہے کہ ان میں فہم باقی ہے اور وہ اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں جس کا ذکر شہداء کے متعلق خود قرآنِ عظیم میں اور بکثرت احادیث میں وارد ہے (۵) آخرت کی دائمی زندگی جیسے یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ (اے کاش میں اپنی اخروی زندگی کے لئے کچھ (نیک عمل) آگے بھیجدیتا) یہاں حیات سے حیاتِ اخروی دائمی مراد ہے (۶) حیات جب اللہ جل شانہٗ کی صفت واقع ہو تو حَیّ سے مراد وہ ذاتِ قدوس ہے جس کے متعلق کبھی موت کا تصور کیا ہی نہیں جا سکتا۔ (۷) ہلاکت سے نجات دینا چنانچہ آیت وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا (اور جو شخص کسی کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا) میں حیات سے ہلاکت سے بچانا مقصود ہے۔ ۴ ۳ ۴ ۴ ۱۲ ۲ ۱۷

اَحْیَاکُمْ۔ اس نے تم کو جلایا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۲ ۱۶

اَحْیَاھَا۔ اس کو جلایا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۴ ۳۲

اَحْیَاھُمْ۔ ان کو جلایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۴

اَحْیَاءٌ۔ زندہ لوگ۔ حَیٌّ کی جمع ۴ ۴ ۴ ۲۹ ۱۱

اُحِیْطَ۔ اسے گھیر لیا گیا۔ اِحَاطَۃٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۱ ۱۲

اُحْیِیْ۔ میں جلاتا ہوں۔ زندہ کرتا ہوں۔ اِحْیَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۳۰ ۱۱

اَحْیٰی۔ اس نے جلایا۔ اس نے زندہ کیا۔ اِحْیَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۴

اَحْیَیْتَنَا۔ تو نے ہم کو جلایا۔ اَحْیَیْتَ۔ اِحْیَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم ۴۰

اَحْیَیْنَا۔ ہم نے جلایا۔ اِحْیَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۲ ۲۶

اَحْیَیْنٰہُ۔ ہم نے اس کو زندہ کر دیا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر

Marfat.com

غائب۔ پ۲

اَحْیَیْنٰھَا۔ ہم نے اس کو زندہ کر دیا۔ ھَا ضمیر واحد مونث غائب پ۲

فصل الخاء المعجمہ

اَخ۔ بھائی۔ اصل میں ہر وہ شخص جو پیدائش میں ماں باپ یا صرف باپ یا صرف ماں کی طرف سے یا رضاعت میں دوسرے کا شریک ہو۔ اخ کہلاتا ہے لیکن مجازاً ہر اس شخص کو بھی اخ کہہ دیتے ہیں جو قبیلہ یا مذہب یا صنعت و حرفت یا دوستی و محبت وغیرہ میں کسی دوسرے کا شریک ہو۔ لفظ اَخ جبکہ یا متکلم کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہو تو بحالت رفع و کے ساتھ اور بحالت نصب الف کے ساتھ اور بحالت جری ی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ پ۵ ع۱۳ پ۱۳ ع۳

اَخَا عَادٍ۔ عاد کے بھائی یعنی حضرت ہود علیہ السلام جو قوم عاد کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے (ملاحظہ ہو ھُوْد) پ۲۶

اَخَافُ۔ میں ڈرتا ہوں (مصدر) خَوْفٌ جس کے معنی ڈرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم اللہ تعالیٰ سے خوف کا یہ مطلب نہیں کہ جیسے انسان شیر کے دیکھنے سے ڈر جاتا ہے اسی قسم کا رعب اللہ تعالیٰ کے تصور سے اس کے قلب پر طاری رہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا یہ مطلب ہے کہ انسان گناہوں سے بچتا رہے اور نیکی کی طرف متوجہ رہے اسی بنا پر کہا گیا ہے لَا یَعُدُّ خَائِفًا مَنْ لَّمْ یَکُنْ لِلذُّنُوْبِ تَارِکًا۔ جو گناہوں کو نہیں چھوڑتا اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں کہا جا سکتا۔ پ۷ پ۸ ع۱۵ پ۱۰ ع۲ پ۱۱ ع۱۰ پ۱۲ ع۳ و ۱۳ پ۱۶ ع۶ پ۱۹ ع۱۱ پ۲۰ ع۷ پ۲۲ ع۱۴ پ۲۳ ع۳ پ۲۵ ع۵

اُخَالِفَکُمْ۔ میں تمہاری مخالفت کروں۔ اُخَالِفُ مُخَالَفَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ۱۶

اَخَانَا۔ ہمارا بھائی۔ اَخَا مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ۱۳

اَخَاہُ۔ اس کا بھائی۔ اَخَا مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۱۳ ع۲ پ۱۶ ع۳ پ۱۹ ع۲ و ۱۳

اَخَاھُمْ۔ ان کے بھائی۔ اَخَا مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۸ ع۱۸ و ۱۹ پ۱۳ ع۵ و ۶ و ۱۹

اَخْبَارَکُمْ۔ تمہارے احوال۔ تمہاری خبریں اَخْبَار مضاف

Marfat.com

کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ اَخْبَار خَبَرٌ کی جمع ہے ۲۶ ۱۱ ۲۶

اَخْبَارَهَا۔ اس کی خبریں۔ اَخْبَار مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۳۴ ۲۴

اَخْبَتُوْا۔ وہ جھکے۔ انھوں نے عاجزی کی اِخْبَاتٌ سے جس کے معنی تواضع اور خضوع وخشوع کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۱۲ ۲۳

اُخْت۔ بہن۔ اَخٌ کی تانیث ہے۔ اَخَوَاتٌ جمع ۴ ۱۲ ۱۵ ۲۳

اِخْتَارَ۔ اس نے چن لیا۔ اِخْتِیَارٌ سے جس کے معنی انتخاب کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۹ ۷

اِخْتَرْتُكَ میں نے تجھکو پسند کیا۔ اِخْتَرْتُ اِخْتِیَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم لا ضمیر واحد مذکر حاضر ۲۰ ۱۳

اِخْتَرْنَاهُمْ ہم نے ان کو پسند کرلیا۔ اِخْتَرْنَا۔ اِخْتِیَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۵ ۱۵

اِخْتَصَمُوْا۔ انھوں نے جھگڑا کیا۔ اِخْتِصَامٌ سے جس کے معنی جھگڑا کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۲ ۱۹

اُخْتُكَ تیری بہن۔ اُخْتٌ مضاف لا ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۶ ۹

اِخْتِلَاف کے معنی ہیں معاملہ یا گفتگو میں دو طریق کار اختیار کرنا جو دوسرے کا نہ ہو۔ اور چونکہ اس رویہ سے عموماً جھگڑا پیدا ہوجاتا ہے اس لئے اختلافِ نزاع کے معنی میں بھی مستعمل ہونے لگا۔ اختلافِ لیل ونہار کے معنی ہیں دن رات کا آگے پیچھے آنا۔ ۲ ۱۱ ۲ ۱۸ ۲۱ ۲۵ ۲ ۱۷ ۲۵ ۵ اِخْتِلَافًا

اِخْتِلَاق افترا، بہتان طرازی۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے۔ ۲۳

اِخْتَلَطَ وہ مل گیا۔ اِخْتِلَاطٌ سے جس کے معنی ملنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ۱۱ ۱۸

اِخْتَلَفَ اس نے اختلاف کیا۔ اِخْتِلَافٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲ ۲ ۵ ۱۶ ۲۵ ۱۲

اُخْتُلِفَ۔ اختلاف کیا گیا۔ اِخْتِلَافٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲ ۲۳

اِخْتَلَفْتُمْ تم نے اختلاف کیا۔ اِخْتِلَافٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰ ۲۵

اِخْتَلَفُوْا۔ انھوں نے اختلاف کیا۔ اِخْتِلَاف سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲ ۲ ۱۰۵ ۲ ۲ ۲ ۲ ۱۱ ۱۳ ۲۵ ۱۸

Marfat.com

أُخْتِهٖ۔ اس کی بہن۔ أُخْتٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۴ ۱۲

أُخْتَهَا۔ اس کی بہن۔ أُخْتٌ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۱۳ ۱۱

أُخْتَيْنِ۔ دو بہنیں۔ أُخْتٌ کا تثنیہ ۵ ۱۲

أَخْدَانٍ۔ چھپے یار چھپے آشنا۔ خِدْنٌ کی جمع ہے خِدْنٌ کا استعمال مذکر و مونث دونوں میں ہوتا ہے ۵ ۱۲

أُخْدُوْدِ۔ کھائی خندق۔ أَخَادِيْد جمع (ملاحظہ ہو أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ) ۸۵

اَلْخِذُ۔ پکڑنے والا۔ أَخَذٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۱۰۵

أَخْذٌ۔ پکڑ پکڑنا۔ یہ مصدر ہے اس کے معنی کبھی لینے کے آتے ہیں اور کبھی پکڑنے کے یہاں دوسرے معنی مراد ہیں ۴۵ أَخْذًا ۱۲۵ أَخْذَةً ۶۹

أَخَذَ۔ اس نے پکڑا۔ اس نے لیا۔ (نَصَرَ) أَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۵ ۵۵ ۱۰۵ ۱۱۵ ۱۲۵ ۱۳۵ ۱۴۵ ۱۵۵ ۱۶۵ ۱۷۵ ۱۸۵ ۱۹۵ ۲۰۵ ۲۱۵ ۲۲۵ ۲۳۵ ۲۴۵ ۲۵۵ ۲۶۵ ۲۷۵ ۲۸۵ ۲۹۵ ۳۰۵ ۳۱۵ ۳۲۵ ۳۳۵ ۳۴۵ ۳۵۵

أُخِذَ۔ وہ لیا گیا۔ أَخْذٌ سے معنی لینے کے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۰۵

أَخَذَتْ۔ اس نے پکڑا۔ أَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۱ ۸ ۱۲

أَخَذْتُ۔ میں نے پکڑا۔ أَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۲۲ ۱۵

أَخَذْتُكُمْ۔ اس نے تم کو پکڑا۔ تم کو آلیا۔ أَخَذَتْ صیغہ ماضی كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۰۵

أَخَذْتُمْ۔ تم نے لیا۔ أَخْذٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۵ ۱۰۵

أَخَذَتْهُ۔ اس کو پکڑ لیا (آماوہ کر دیا) أَخَذَتْ صیغہ ماضی هٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۴۵ ۱۲۵

أَخَذَتْهَا۔ میں نے اس کو پکڑا۔ أَخَذْتُ صیغہ ماضی هَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۲۵

أَخَذْتُهُمْ۔ میں نے ان کو پکڑا۔ أَخَذْتُ صیغہ ماضی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۲ ۱۲۵ ۱۳۵

أَخَذَتْهُمْ۔ ان کو آپکڑا۔ أَخَذَتْ صیغہ ماضی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۴۵ ۱۰۵ ۱۱۵ ۱۲۵ ۱۳۵ ۱۴۵ ۱۵۵ ۱۶۵ ۱۷۵ ۱۸۵ ۱۹۵ ۲۰۵ ۲۱۵ ۲۲۵ ۲۳۵ ۲۴۵ ۲۵۵ ۲۶۵ ۲۷۵ ۲۸۵ ۲۹۵ ۳۰۵ ۳۱۵ ۳۲۵ ۳۳۵ ۳۴۵ ۳۵۵

أَخَذْنَ۔ ان عورتوں نے لیا۔ أَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب۔ ۱۲۵

أَخَذْنَا۔ ہم نے لیا۔ ہم نے پکڑا۔ أَخْذٌ سے ماضی کا صیغہ

Marfat.com

جمع متکلم۔ ب ۱ ۱۱ و ۱۰۸ ب ۶ ۱۴۳ و ۷۲ ب ۹ ۱۱۶ و ۹۲ ب ۱۰ ۱۳ ب ۱۵ ۴
ب ۱۹ ب ۲۱ ۱۶ ب ۲۹

اَخَذْنٰهُ ہم نے اس کو پکڑا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ب ۲۰ ب ۲۷ ب ۲۹ ۱۲

اَخَذْنٰهُمْ ہم نے ان کو پکڑا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب ۷ ۹ ۲ ب ۱۸ ۴ ب ۲۵ ۱۱ ب ۲۷ ۱۴

اُخِذُوْا وہ پکڑے گئے۔ اَخَذٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ب ۲۲ ۱۲ ۵۵

اَخَذَهٗ اس کو پکڑا۔ اَخَذَ صیغہ ماضی۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ب ۳۰ ۲

اَخْذَهٗ اس کی پکڑ۔ اَخْذٌ مصدر مضاف۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۴

اَخَذَهُمْ ان کو پکڑا۔ اَخَذَ صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۳ ۱۲ ۱۴ ب ۱۲ ۲۱ ۱۹ ب ۲۰ ۲۳ ۲۹ ۵

اَخْذِهِمْ ان کا لینا۔ اَخْذٌ مصدر مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲

اٰخِذِيْنَ لینے والے۔ اَخَذٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ آخِذٌ کی جمع ۱۶

اٰخِذِيْهِ اس کے لینے والے۔ اس میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ آخِذِیْ اصل میں اٰخِذِیْنَ تھا۔ اضافت کے سبب سے ن گر گیا۔ اٰخِذِیْ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲

اٰخَرَ دوسرا۔ الْاٰخَرُ سے معدول ہے اور اس بارے میں یہ اپنی آپ نظیر ہے ورنہ عام قاعدہ کے مطابق جو صیغہ بھی اَفْعَلُ سے آتا ہے یا تو اس کے بعد مِنْ لفظاً یا تقدیراً مذکور ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کی نہ جمع آتی ہے نہ تثنیہ نہ تانیث۔ یا مِنْ مذکور نہیں ہوتا تو پھر اس پر الف لام داخل ہو کر اس کی جمع بھی آتی ہے اور تثنیہ بھی۔ البتہ یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے اور اس کی جمع بغیر الف لام کے آتی ہے جیسے اُخَرُوْن۔ ب ۲ ۱۱ ب ۵ ۱۱ ب ۱۳ ۴ ب ۱۵ ۲ ۴
ب ۱۸ ۶ ۱ ب ۱۹ ۱۵ ۴ ب ۲۰ ۱۲ ب ۲۳ ۱۳ ب ۲۶ ۱۶ ب ۲۷ ۲

اٰخِرُ پچھلا۔ جہاں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو وہاں تمام مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والی ذات مراد ہے۔ ب ۲۷ ۱۷

اُخَرُ اور دوسرے۔ اُخْرٰی کی جمع ب ۲ ۴ ب ۱۴ ۱۹

اَخَّرَ اس نے پیچھے چھوڑا۔ تَاْخِیْرٌ سے جس کے معنی پیچھے چھوڑنے اور دیر کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲۹ ۱۷

Marfat.com

اِخْرَاج ۔ نکالنا۔ بروزن اِفْعَال مصدر ہے۔ اس کا استعمال زیادہ تر ذوات واعیان کے متعلق ہوتا ہے یا تکوین (رونما کرنا بنانا) کے معنی میں جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے ۲ پ ۸ ع ۱۰ پ ۹ ع ۱۲

اِخْرَاجِكُمْ ۔ تمہارا نکالنا۔ اِخْرَاج مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۸ پ ۲

اِخْرَاجُهُمْ ۔ ان کا نکالنا۔ اِخْرَاج مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲ پ

اُخْرَانِ ۔ دو دوسرے۔ اُخْرٰی کا تثنیہ ۳۰ پ

اَخَّرْتَ ۔ اس نے پیچھے چھوڑا۔ تَاْخِیْرٌ سے جس کے معنی پیچھے چھوڑنے اور ڈھیل دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۵ پ

اَخَّرْتَنِیْ ۔ تو نے مجھ کو ڈھیل دی۔ اَخَّرْتَ تَاْخِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ ۱۵ پ ۱۴

اَخَّرْتَنَا ۔ تو نے ہم کو ڈھیل دی اَخَّرْتَ صیغہ ماضی نَا ضمیر جمع متکلم۔ ۱۵ پ

اَخْرَجَ ۔ اس نے نکالا اِخْرَاج سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲ پ ۹ ع ۱۲ پ ۹ ع ۱۶ پ ۱۲ ع ۳ پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۷ ع ۲

اَخْرِجْ ۔ تو نکال اِخْرَاج سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۳ پ ۲

اُخْرُجْ ۔ تو نکل (نَصَرَ) خُرُوْجٌ سے جس کے معنی نکلنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۹ پ ۱۰ ع ۱۲ پ ۵ ع ۱۲ پ ۱۳ ع ۲ پ ۲۰ ع ۱۲

اُخْرُجْ ۔ میں نکالا جاؤں گا۔ اِخْرَاج سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد متکلم۔ ۱۹ پ ۲ ع ۲۶

اُخْرِجَتْ ۔ وہ نکالی گئی (بھیجی گئی) اِخْرَاج سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب ۲۲ پ

اَخْرَجَتْ اس نے نکال باہر کیا۔ اِخْرَاج سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۲۰ پ ۲۲

اَخْرَجَتْكَ اس نے تجھکو نکالا۔ اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ ۱۰ پ

اُخْرِجْتُمْ ۔ تم نکالے گئے۔ اِخْرَاج سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۲۸ پ

اَخْرَجَكَ اس نے تجھکو نکالا۔ اَخْرَجَ صیغہ ماضی كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۵ پ

اَخْرَجَكُمْ اس نے تم کو نکالا اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۱۴ پ

Marfat.com

اُخْرِجْنَا - ہم نکالے گئے۔ اِخْرَاجٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۲ ع ۱۲

اَخْرِجْنَا - ہم کو نکال۔ اَخْرِجْ۔ صیغہ امر نا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَخْرِجْ) پ ۵ ع ۱۵ پ ۱۲ ع ۱۲

اَخْرَجَنَا - ہم نے نکالا۔ اِخْرَاجٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۲ ع ۱۸ پ ۵ ع ۱۱ پ ۷ ع ۲ پ ۱۳ ع ۲ پ ۲۴ ع ۲

اَخْرَجْنٰهُمْ - ہم نے ان کو نکال باہر کیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۹ ع ۸

اَخْرَجَنِیْ - اس نے مجھ کو نکالا۔ اَخْرَجَ۔ صیغہ ماضی ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۳ ع ۳

اَخْرِجْنِیْ - تو مجھے نکال۔ اَخْرُجْ صیغہ امر۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم پ ۹ ع ۲

اُخْرِجُوْا - وہ نکالے گئے۔ اِخْرَاجٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۴ ع ۱۳ پ ۱۵ ع ۱۳ پ ۲۲ ع ۴ و ۵

اُخْرُجُوْا - تم نکلو۔ خُرُوْجٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۰

اَخْرِجُوْا - تم نکالو۔ اِخْرَاجٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۰ ع ۱۴ پ ۱۲ ع ۱۴

اَخْرِجُوْهُمْ - تم ان کو نکالو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۲ ع ۱۲ پ ۱۰ ع ۱۲

اَخْرَجُوْكُمْ - انہوں نے تم کو نکالا اَخْرَجُوْا صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲ ع ۲۵

اَخْرَجَهٗ - اس کو نکالا۔ اَخْرَجَ صیغہ ماضی هٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۰ ع ۱۲

اَخْرَجَهُمَا - ان دونوں کو نکالا۔ اس میں هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ہے پ ۱ ع ۲

اَخِّرْنَا - ہمارا پچھلا۔ اَخِّرْ مضاف نا ضمیر جمع متکلم۔ مضاف الیہ۔ پ ۵ ع ۵

اَخَّرْنَا - ہم نے تاخیر کی۔ ہم نے روکے رکھا۔ تَاْخِیْرٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۱۱ ع ۱۱

اَخِّرْنَا - ہم کو مہلت دے۔ تاخیر عطا کر۔ اَخِّرْ تَاْخِیْرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم پ ۱۳ ع ۱۴

اُخَرُوْنَ - دوسرے۔ اور لوگ۔ اُخْرٰی کی جمع بحالت رفع۔ پ ۹ ع ۱۱ پ ۱۵ ع ۱۹ پ ۲۹ ع ۱۲

اٰخِرَةٌ - آخرت۔ عالم بقا۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ میں آخرت یعنی پچھلے کے ہے پ ۱ ع ۱۰ پ ۱ ع ۱۱ پ ۱ ع ۱۲ پ ۲ ع ۱ پ ۲ ع ۳ پ ۲ ع ۶ پ ۳ ع ۲ پ ۵ ع ۷ پ ۶ ع ۱۹ پ ۶ ع ۱۰ پ ۷ ع ۱۱ پ ۸ ع ۱۵ پ ۹ ع ۱۵ پ ۱۰ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۳ پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۰ پ ۱۶ ع ۱۱ پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۲ پ ۱۹ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۱۲ پ ۲۱ ع ۱۲ پ ۲۲ ع ۱۲ پ ۲۳ ع ۱۲ پ ۲۴ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۱۲ پ ۲۶ ع ۱۲ پ ۲۷ ع ۱۲ پ ۲۸ ع ۱۲ پ ۲۹ ع ۱۲

Marfat.com

ب ۱۴ ۱۳ و ۱۴ و ۲۲ | ب ۱۵ ۱ و ۲ و ۵ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ | ب ۱۶ ۱۶ | ب ۱۷ ۳ | ب ۱۸ ۳ و ۴ و ۹ | ب ۲۰ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ | ب ۲۱ ۳ و ۴ و ۶ و ۱۰ و ۲۰ | ب ۲۲ ۴ و ۸ و ۹ و ۱۰ | ب ۲۳ ۱۰ و ۱۵ | ب ۲۴ ۱۷ | ب ۲۵ ۴ و ۵ و ۱۸ و ۱۹ | ب ۲۶ ۵ و ۶ و ۲ | ب ۲۸ ۳ و ۸ و ۱۲ | ب ۲۹ ۱۲ | ب ۳۰ ۱۶ و ۱۷ و ۱۹

اُخْرٰهُ ۔ اس کا آخر۔ اُخْرٰ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ ۳ ع ۱۹

اُخْرٰی ۔ دوسری پچھلی۔ اُخْرٰ اور اُخْرٰی دونوں کی مؤنث اُخْرٰی آتی ہے۔ ب ۳ ع ۱۰ و ۱۷ | ب ۵ ع ۱۲ | ب ۶ ع ۸ | ب ۱۵ ع ۲ و ۷ | ب ۱۶ ع ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ | ب ۱۸ ع ۱۵ | ب ۲۲ ع ۳ و ۱۲ | ب ۲۴ ع ۱۱ و ۱۳ | ب ۲۶ ع ۵ و ۷ | ب ۲۸ ع ۱۰ و ۱۷

اُخْرٰىكُمْ ۔ تمہاری پچھلی (جماعت) اُخْرٰی مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۸ ع ۴

اٰخَرِیْنَ ۔ دوسرے۔ اٰخَرٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔ ب ۵ ع ۱۰ و ۱۹ | ب ۶ ع ۱۰ | ب ۷ ع ۳ | ب ۱۰ ع ۲ | ب ۱۱ ع ۲ و ۳ | ب ۱۳ ع ۸ و ۱۲ | ب ۱۹ ع ۱۳ | ب ۲۳ ع ۱۲ و ۱۴ | ب ۲۵ ع ۱۱

اٰخِرِیْنَ ۔ پچھلے۔ اٰخَرٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔ پ ۱۹ ع ۹ | پ ۲۲ ع ۸ و ۱۷ | پ ۲۵ ع ۱۳ و ۱۵ | پ ۲۷ ع ۱۲ | پ ۲۹ ع ۲۱

اُخْرٰهُمْ ۔ ان کی پچھلی (جماعت) اُخْرٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ ۱۱ ع ۵

اَخْزٰی ۔ زیادہ رسوا۔ زیادہ شرسار۔ خِزْیٌ سے جس کے معنی رسوائی کے ہیں یا خِزَایَۃٌ سے جس کے معنی شرمساری کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ۔ پ ۱ ع ۱۲

اَخْزَیْتَهٗ تو نے اس کو رسوا کیا۔ شرسار کیا۔ اَخْزَیْتَ اِخْزَاءٌ سے۔ جس کے معنی رسوا اور شرسار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب ہٗ پ ۴ ع ۱۱

اَخْسَرُوْنَ ۔ سب سے زیادہ نقصان پانے والے زیادہ ٹوٹا اور گھاٹا پانے والے۔ اَخْسَرُ کی جمع بحالت رفع خُسْرَانٌ اور خَسَارَۃٌ سے جس کے معنی ٹوٹا اور گھاٹا پانے کے ہیں۔ افعل تفضیل کا صیغہ پ ۱۶ ع ۲ | پ ۱۹ ع ۱۲

اَخْسَرِیْنَ زیادہ نقصان میں رہنے والے۔ زیادہ گھاٹا پانے والے اَخْسَرُ کی جمع بحالت نصب وجر پ ۱۶ ع ۱۲ | پ ۱۷ ع ۵

اِخْسَـُٔوْا ۔ پڑے رہو پھٹکارے ہوئے (فَتْحٌ) خَسْأٌ جس کے معنی پھٹکارنے اور دھتکارنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۱۸ ع ۴

اِخْشَوْا ۔ تم ڈرو۔ (سَمِعَ) خَشْیَۃٌ سے جس کے معنی ڈرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲ ع ۱۳

اِخْشَوْنِیْ تم مجھ سے ڈرو۔ اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم کی ہے پ ۲ ع ۶ | پ ۶ ع ۱۱ و ۱۲

اِخْشَوْهُمْ تم ان سے ڈرو۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع

Marfat.com

مذکر غائب ہے۔ پ۴

اَخْضَرِ سبز ہرا۔ خَضَرٌ سے جس کے معنی سبز ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ۲۲/۷۳

اَخْطَاْتُمْ تم چوک گئے تم نے خطا کی۔ اِخْطَاءٌ سے جس کے معنی چوکنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر خطا کی مختلف صورتیں ہیں (۱) جو چیز مستحسن نہ ہو اس کا ارادہ کرے اور کر گزرے ایسی خطا مکمل خطا ہے جو قابلِ گرفت ہے۔ قرآنِ عظیم میں جو ارشاد ہے اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بیشک ان کا مارنا بڑی خطا ہے) یہاں خطا سے یہی خطا مراد ہے (۲) ارادہ تو اچھے ہی فعل کا کیا لیکن غلطی سے اس کے خلاف ہو گیا خطا اگرچہ یہ بھی ہے لیکن چونکہ ارادہ اچھا تھا اس لئے ایسی خطا قابلِ مواخذہ نہیں قرار دی گئی حدیث شریف میں وارد ہے رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ (میری امت سے خطا و نسیان مرفوع ہے) آیت شریفہ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً (اور جس نے مسلمان کو قتل کیا غلطی سے) میں اسی قسم کی خطا مراد ہے۔ پ۵

اَخْطَاْنَا ہم نے خطا کی۔ ہم چوک گئے۔ اِخْطَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۳

اَخْفِضْ تو جھکا دے (ضَرَبَ) خَفْضٌ سے جس کے معنی پست ہونے نرم روی اختیار کرنے اور جھکنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۵/۱۹ ۱۵/۲

اَخْفٰی زیادہ پوشیدہ۔ خَفَاءٌ سے جس کے معنی پوشیدہ ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ پ۱۶

اُخْفِیَ وہ چھپایا گیا۔ اِخْفَاءٌ سے جس کے معنی چھپانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۶

اَخْفَیْتُمْ تم نے چھپایا۔ اِخْفَاءٌ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۲۸

اُخْفِیْهَا میں اس کو مخفی رکھتا ہوں۔ اُخْفِیَ اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ھا ضمیر واحد مونث غائب پ۱۶

اَخِلَّآءُ دوست۔ احباب۔ خَلِیْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی دوست کے ہیں۔ پ۲۵

اَخْلَدَ وہ سدا رہا۔ اِخْلَادٌ سے جس کے معنی ہمیشہ رہنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۹ ۲۹/۱۲

اَخْلَصْنٰهُمْ ہم نے ان کو امتیاز دیا۔ ہم نے ان کو خالص کر لیا۔ اَخْلَصْنَا اِخْلَاصٌ سے جس کے معنی خالص کرنے اوصاف کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ۲۳

حد بنی اسکی بلند برس نہیں

Marfat.com

اَخْلَصُوْا انھوں نے خالص رکھا۔ اِخْلَاصٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اخلاص کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا سب سے بیزاری ظاہر کردی جائے۔ پ ۱۸

اِخْلَعْ ۔ تو اتار ڈال۔ (فتح) خَلْعٌ سے جس کے معنی اتارنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۶

اَخْلَفْتُمْ ۔ تم نے خلاف کیا۔ اِخْلَافٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اخلاف وعد کے معنی وعدہ خلافی کے ہیں۔ پ ۱۶

اَخْلَفْتُكُمْ ۔ میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ اَخْلَفْتُ اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ ۱۶

اَخْلَفْنَا ۔ ہم نے وعدہ خلافی کی۔ اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۱۶

اُخْلُفْنِيْ ۔ میرا خلیفہ رہ (نصر) اُخْلُفْ خِلَافَةٌ سے جس کے معنی خلیفہ ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم۔ پ ۹

اَخْلَفُوْا ۔ انھوں نے خلاف کیا۔ انھوں نے وعدہ خلافی کی۔ اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۱۰

اَخْلُقُ ۔ میں بنا دیتا ہوں (نصر) خَلْقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ لفظ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کے بیان میں آیا ہے۔ یہاں خلق سے استحالہ (تبدیل ماہیت یا انقلاب حقیقت) مراد ہے۔ پ ۳ ع ۱۳

اَخُنْهُ ۔ میں نے اس سے خیانت کی (نصر) اَخْنٌ خِيَانَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہ ضمیر واحد مذکر غائب لَمْ اَخُنْهُ ۔ میں نے اس سے خیانت نہیں کی لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی دیتا ہے۔ پ ۱۲ ع ۱۷

اَخَوَاتِكُمْ ۔ تمہاری بہنیں۔ اَخَوَاتٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ اَخَوَاتٌ اُخْتٌ کی جمع ہے (دیکھو اُخْتٌ) پ ۴ ع ۱۵ پ ۱۲

اَخَوَاتِهِنَّ ۔ ان عورتوں کی بہنیں۔ اَخَوَاتِ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ پ ۱۸ ع ۳ پ ۲۲

اَخْوَالِكُمْ ۔ تمہارے ماموں۔ اَخْوَالٌ خَالٌ کی جمع خالؔ ماموں کو کہتے ہیں۔ اَخْوَالِ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۱۴ ع ۱۵

اِخْوَان ۔ بھائی۔ اَخٌ کی جمع (دیکھو اَخٌ) پ ۵ ع ۲ پ ۲۶ ع ۱۵

اِخْوَانًا پ ۴ ع ۱۴

اِخْوَانُكُمْ ۔ تمہارے بھائی۔ اِخْوَانٌ مضاف كُمْ ضمیر

Marfat.com

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲/۱۱ ب ۱۰/۹/۸ ۲۱/۱۲ اِخْوَانِكُمْ ۲۱/۱۲ ب اِخْوَانِكُمْ ۱۳/۱۲

اِخْوَانِنَا۔ ہمارے بھائی۔ اِخْوَانِ مضاف۔ نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ۲۸/۱۲

اِخْوَانِهِمْ۔ ان کے بھائی۔ اِخْوَان مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲/۸ ب ۶/۱۲ ۱۸/۱۲ ب ۳۸/۵،۲

اِخْوَانِهِنَّ۔ ان عورتوں کے بھائی۔ اِخْوَانِ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۵/۴ ب ۲۳/۴

اِخْوَتِكَ۔ تیرے بھائی۔ اِخْوَةٌ اَخٌ کی جمع ہے (دیکھو اَخٌ) اِخْوَة مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱/۱۲

اِخْوَتِهٖ۔ اس کے بھائی۔ اِخْوَة مضاف هٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۲/۱۲

اِخْوَتِیْ۔ میرے بھائی۔ اِخْوَة مضاف یْ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ ۱۳/۵

اَخُوْكَ۔ تیرا بھائی۔ اَخٌ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۳/۴ ب ۱۶/۱۱

اَخُوْهُ۔ اس کا بھائی۔ اَخٌ مضاف هُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲۶/۱۲

اِخْوَةٌ۔ بھائی۔ اَخٌ کی جمع۔ ۳/۱۲ ۶/۴ ۱۳/۱۲ ۲۶/۱۲

اَخُوْهُمْ۔ ان کا بھائی۔ اَخٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ب ۱۹ ۱۰/۱۱ و ۱۲ و ۱۳

اَخَوَيْكُمْ۔ تمہارے دونوں بھائی۔ اَخَوَیْ اَخٌ کا تثنیہ بحالتِ نصب و جر۔ اصل میں اَخَوِیْنِ تھا اضافت کے سبب ی گر گئی اَخَوَی مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۶/۱۲

اَخِیْ۔ میرا بھائی۔ اَخٌ مضاف یْ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ ۶/۴ ۹/۸ ب ۱۳/۱۲ ۱۶/۱۱ ۴/۱۲ ۳۳/۱۱

اَخْیَارٌ۔ نیک لوگ۔ خَیِّر کی جمع ہے۔ خَیِّر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ۲۳/۱۳

اَخِیْكَ۔ تیرا بھائی۔ اَخٌ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۰/۴

اَخِیْهِ۔ اس کا بھائی۔ اَخٌ مضاف هٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۷/۴ ۶/۴ ۹/۸ ۷ ۱۱/۱۴ ۱۲/۱۲ ب ۱۳/۴ و ۳ و ۴

۲۶/۱۴ ۲۹/۴ ب ۳۰/۵۔

فصل الدال المهملہ

اِدًّا۔ بھاری بوجھ۔ ابن خالویہ لغوی نے اپنے کے معنی بیان کئے ہیں۔ اور علامہ راغب نے اِدًّا کے

Marfat.com

معنی ایسے نامناسب کام کے بتائے ہیں جس کے کرنے سے شور مچ جائے۔ پ۲

اَدَاءٌ۔ حق کا ایک دم پورا پورا ادا دینا۔ یہ مصدر ہے پ۳

اِدَّارَأْتُمْ تم نے ایک دوسرے پر دھرا۔ تَدَارُءٌ سے جس کے معنی تدافع یعنی ایک دوسرے پر ڈالنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَدَارَأْتُمْ تھا۔ تا کو ادغام کے باعث دال بنایا پھر ابتداء بالسکون کی دشواری کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل لائے۔ پ۱

اِدَّارَكَ۔ تھک کر رہ گیا۔ فنا ہو گیا تَدَارُكٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اصل میں تَدَارَكَ تھا۔ تا کا دال میں ادغام کر کے شروع میں ہمزہ وصل لائے تَدَارُكٌ کے معنی اصل میں پے در پے کسی کام کے ہونے اور یکے بعد دیگرے ایک چیز کے کسی دوسری چیز کے لئے کے ہیں مگر یہاں تھک کر رہ جانے اور فنا ہونے کے معنی مراد ہیں جب کسی خاندان کے لوگ پے در پے ہلاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو ایسے موقع پر اہل عرب بولتے ہیں تَدَارَكَ بنو فلان (فلاں خاندان کے لوگ پے در پے ہلاک ہو گئے) یہاں فنا ہونے کے معنی اسی محاورے سے ماخوذ ہیں۔ پ۸

اِدَّارَكُوْا۔ وہ گر چکے۔ آگے پچھلوں سے جا ملے۔ تَدَارُكٌ جس کے معنی پے در پے ایک کے دوسرے سے ملنے کے آیہ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ اصل میں تَدَارَكُوْا تھا جو تَدَارَكَ میں عمل ہوا وہی اس میں ہوا۔ پ۱۱

اِدْبَارٌ۔ پیٹھ پھیرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ پ۲۷

اَدْبَارٌ۔ پشتیں۔ دُبُرٌ کی جمع ہے پیچھے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ پ۹ پ۱۰ پ۲۶ پ۲۸

اَدْبَارِكُمْ۔ تمہاری پیٹھیں۔ تمہاری پشتیں۔ اَدْبَارٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۷

اَدْبَارِهَا۔ اس کی پیٹھ۔ اس کی پشت اَدْبَارٌ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ۔ پ۵

اَدْبَارِهِمْ۔ ان کے پیچھے۔ ان کی پیٹھیں۔ اَدْبَارٌ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۷ پ۱۰ پ۱۲ پ۲۶

اَدْبَرَ۔ اس نے پیٹھ پھیری۔ اِدْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲۹ پ۷۴ و ۱۶ پ۳۰

اُدْخِلَ وہ داخل کیا گیا۔ اِدْخَالٌ سے جس کے معنی داخل کرنے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۴ پ۱۲

اُدْخُلِ تو داخل کر۔ اِدْخَالٌ سے امر کا صیغہ واحد

Marfat.com

مذکر حاضر پ ۱۹

اُدْخُلْ ۔ تو داخل ہو (نَصَرَ) دُخُوْلٌ سے جس کے معنی داخل ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۲۳

اُدْخُلَا ۔ تم دونوں داخل ہو۔ دُخُوْلٌ سے امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر۔ پ ۲۸

اَدْخِلْنَا ۔ ہم کو داخل کر۔ اَدْخِلْ۔ اِدْخَالٌ سے صیغہ امر۔ نَا ضمیر جمع متکلم پ ۹

اَدْخَلْنٰهُ ۔ ہم نے اس کو داخل کیا۔ اَدْخَلْنَا اِدْخَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۷

اَدْخَلْنٰهُمْ ۔ ہم نے ان کو داخل کیا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۱۷

اُدْخِلَنَّكُمْ ۔ میں تم کو ضرور داخل کروں گا۔ اُدْخِلَنَّ اِدْخَالٌ سے۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ ۲

اُدْخِلَنَّهُمْ ۔ میں ان کو ضرور داخل کروں گا اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۱۱

اَدْخِلْنِیْ ۔ تو مجھے داخل کر۔ اَدْخِلْ اِدْخَالٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نِ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۹

اُدْخُلُوْا ۔ تم داخل ہو۔ دُخُوْلٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱ پ ۲ پ ۵ پ ۸ پ ۱۱ پ ۱۳ پ ۵ پ ۱۳ پ ۱۴ پ ۱۶ پ ۱۹

پ ۲۱ پ ۲۲ پ ۲۵

اُدْخِلُوْا ۔ وہ داخل کئے گئے۔ اِدْخَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۲۹

اَدْخِلُوْا ۔ تم داخل کرو۔ اِدْخَالٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۲

اُدْخُلُوْهَا ۔ تم اس میں داخل ہو۔ اُدْخُلُوْا صیغہ امر ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ پ ۱۴ پ ۵ پ ۲۶

اَدْخِلْهُمْ ۔ ان کو داخل کر۔ اَدْخِلْ صیغہ امر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ ۲۴

اُدْخُلِیْ ۔ تو (عورت) داخل ہو۔ دُخُوْلٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر۔ پ ۱۸ پ ۲۰

اَدْرِ ۔ میں جانتا (ضَرَبَ) دِرَایَۃٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے متعلق جاننے اور معلوم کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ ۵

اَدْرٰكَ ۔ اس کو پایا اِدْرَاکٌ سے جس کے معنی کسی شئ کو پوری طرح پالینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۱۲

اِدْرَءُوْا ۔ تم دفع کرو۔ تم دور کرو۔ (فَتَحَ) دَرْءٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی دفع کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

اَدْرِیْ۔ میں جانتا ہوں (ضَرَبَ) دِرَایَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہے۔

اِدْرِیْسَ۔ خدا کے بھیجے ہوئے نبی اور جلیل القدر نبی تھے۔ لفظ ادریس کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ لفظ سریانی ہے یا عربی۔ عربی ہونے کی صورت میں اس کا اشتقاق درست سے ہے۔ جس کے معنی پڑھنے اور یاد کرنے کے ہیں۔ صُحُف انبیاء کے مطالعہ و درس کی کثرت کی وجہ سے آپ کو ادریس کہا گیا۔ لیکن زمخشری نے کشاف میں اور مجدالدین فیروزآبادی نے قاموس میں تصریح کی ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے اور درست کہ اس کا اشتقاق بنانا محض وہم ہے صحیح نہیں۔ زمخشری کہتے ہیں کہ اگر ادریس کو وزن اِفْعِیْلٌ دَرْسٌ سے مشتق مانا جائے تو اسے منصرف ہونا چاہئے کیونکہ اس صورت میں اس میں صرف ایک سبب یعنی علمیت باقی رہتی ہے حالانکہ یہ منصرف نہیں بلکہ غیر منصرف ہے لہٰذا اس کا غیر منصرف ہونا اس کی عجمیت کی دلیل ہے۔ زمخشری نے یہ بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے ادریس جس زبان کا لفظ ہو اس زبان میں اس کے معنی درس اور دراست کے ملتے جلتے ہوں جس سے راوی نے اس کو درس سے مشتق خیال کر لیا ہو۔[1]

صحیح ابن حبان میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سریانی تھے اس لئے ممکن ہے کہ یہ نام بھی سریانی ہو قرآن عزیز میں حضرت ادریس کا ذکر صرف دو جگہ آیا ہے ایک سورۂ مریم میں دوسرے سورہ انبیاء میں۔ آپ کے نام و نسب اور زمانہ کے متعلق مورخین کو سخت اختلاف ہے اور اس درجہ ہے کہ کوئی صحیح رائے اس بارے میں قائم نہیں کی جا سکتی۔ قرآن عظیم کا مقصد چونکہ رشد و ہدایت ہے نہ صرف تاریخی بحث اس لئے اس میں صرف آپ کی صفات عالیہ نبوت۔ صدیقیت۔ صبر اور رفعت منزلت کا ذکر ہے۔ یہی حال احادیث کا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ تمام تر اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہے جس میں سخت اختلاف و تضاد ہے معراج کی صحیحین والی روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھے آسمان پر حضرت

[1] ملاحظہ ہو تفسیر کشاف سورہ مریم ج ۲ ص ۱۴۴ طبع مصر سنہ ۱۳۰۷ھ۔ [2] فتح الباری جزو ۱۲ ص ۲۲۵ طبع انصاری دہلی۔

Marfat.com

ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ آپ نبی اور رسول تھے اور آپ ہی نے سب سے پہلے تحریر میں قلم کا استعمال کیا[1]۔ ابن اسحٰق نے آپ کی اولیات میں بہت سی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی نے سب سے پہلے کپڑے سیئے[2]۔ امام بخاریؒ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ منقول ہے کہ الیاس نبی کا ہی نام ادریس ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی جس روایت کا امام بخاریؒ نے حوالہ دیا ہے۔ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتمؒ نے اس کو بسند حسن روایت کیا ہے لیکن عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ضعف ہے۔ ان ہی دونوں روایات کی بنا پر حافظ ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دادا نہیں بلکہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ کیونکہ حضرت الیاسؑ کے متعلق روایات میں موجود ہے کہ آپ انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں تصریح کی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا زندگی میں اٹھایا جانا کسی مرفوع اور قوی روایت سے ثابت نہیں ہے اور طبری نے جو کعب احبار کی اس سلسلہ میں روایت نقل کی ہے وہ اسرائیلیات میں سے ہے جس کی صحت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے[3]۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ[4] میں آپ کے ذکر میں لکھا ہے کہ بہت سے علماء تفسیر و احکام کا یہ خیال ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے زمل کے متعلق باتیں بیان کی ہیں اور وہ ان کو ہرمس الہرامسہ[5] کے نام سے یاد کرتے ہیں اور ان کے متعلق اسی طرح غلط بیانیوں سے کام لیتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انبیاء علماء حکما اور اولیا کے متعلق کیا گیا ہے[6]۔ ب ۲۹ پ ۳۰

اَدْرٰىكَ ۔ تجھے واقف کیا۔ تجھے خبردار کیا۔ اَدْرٰی اِدْرَاءٌ سے جس کے معنی واقف کرنے اور بتانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کاف ضمیر واحد مذکر حاضر۔

ب ۲۹ ۔ ۳۰ ب
ع ۱ ف ۲ ۔ ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۵ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۹

اَدْرٰىكُمْ ۔ تم کو خبردار کیا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر

[1] و [2] فتح الباری جزو ۱۲ ص ۳۲۶ طبع مصر [3] ایضاً ص ۳۲۵۔ [4] ہرمس علم نجوم کے ماہر اور عالم کو کہتے ہیں۔ [5] ہرمس الہرامسہ کے معنی ہیں علماء نجوم کا استاذ الاساتذہ ہرمس یونان کا ایک مشہور منجم گزرا ہے۔ [6] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۱ طبع مصر ۱۳۴۸ھ۔

Marfat.com

حاضر ہے۔ ۱۱ پ ۱۲

اُدْعُ ۔ تو مانگ۔ تو دعا کر۔ تو بلا۔ (نصر) دَعْوَۃٌ سے جس کے معنی بلانے اور مانگنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۳ پ ۹ ۱۴ پ ۱۶ پ ۱۲ پ ۲۰ پ ۲۵ ع ۱۱ ۳

اُدْعُوْا ۔ تم بلاؤ۔ تم پکارو۔ دَعْوَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱ پ ۳ پ ۸ پ ۱۲ پ ۹ پ ۱۱ پ ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۲ ۳ پ ۱۸ پ ۱۷ پ ۲۰ پ ۲۷ پ ۲۴ ع ۱۰ ۷

اَدْعُوْا ۔ میں بلاتا ہوں۔ میں پکاروں گا۔ دَعْوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۳ پ ۱۱ ع ۶ پ ۵ پ ۲۹ ع ۱۲

اَدْعُوْكُمْ ۔ میں تم کو بلاتا ہوں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۲۴ پ

اُدْعُوْنِیْ ۔ مجھ کو پکارو۔ اُدْعُوْا صیغہ امر من وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۲۴ پ ۱۱

اُدْعُوْهُ ۔ اس کو پکارو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۰ پ ۸ ع ۱۴ پ ۹ پ ۲۴ پ ۱۲

اُدْعُوْهُمْ ۔ ان کو پکارو۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۹ پ ۱۴ پ ۲۱

اُدْعُوْنَ ۔ ان کو بلا۔ اُدْعُ صیغہ امر ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب۔ ۳ پ

اَدْعِیَائَكُمْ ۔ تمہارے منہ بولے بیٹے۔ لے پالک اَدْعِیَاءُ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ اَدْعِیَاءُ دَعِیٌّ کی جمع جو بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مفعول ہے۔ ۲۱ پ ۱۷

اَدْعِیَائِهِمْ ۔ ان کے لے پالک۔ اَدْعِیَاءُ مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲۱ پ ۳

اِدْفَعْ ۔ تو دے۔ تو دور کر۔ (فتح) دَفْعٌ کا تعدیہ جب الیٰ سے ہوگا تو اس کے معنی دینے کے آتے ہیں اور جب عَنْ سے ہوگا تو اس کے معنی حفاظت اور حمایت کے ہوتے ہیں۔ ۱۸ پ ۱۹ پ ۲۳

اِدْفَعُوْا ۔ تم دفع کرو۔ تم دیدو۔ حوالہ کردو۔ دَفْعٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۳۰ پ ۱۲ ع ۸

اِدَّكَرَ ۔ اس کو یاد آگیا۔ اِدِّكَارٌ سے جس کے معنی یاد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۳ پ

اَدُلُّكَ ۔ میں تجھ کو بتاؤں (نصر) اَدُلُّ دَلَالَۃٌ سے جس کے معنی رہنمائی کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ ۱۶ پ

اَدُلُّكُمْ ۔ میں تمہیں بتاؤں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۱۲ پ ۴ پ ۲۰

اَدْلٰی ۔ اس نے لٹکایا۔ اِدْلَاءٌ سے جس کے معنی ڈول

Marfat.com

ڈالنے اور ڈول کھینچنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

آدم۔ قرآنِ عزیز میں انبیاء علیہم السلام کے تذکروں میں سب سے پہلا تذکرہ سیدنا حضرت ابوالبشر آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا ہے جو سورہ بقرہ۔ اعراف۔ اسراء۔ کہف اور طٰہٰ میں نام اور صفات دونوں کے ساتھ اور سورہ حجر ص میں فقط ذکر صفات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور آل عمران، مائدہ، مریم اور یٰسٓ میں صرف ضمنی طور پر نام لیا گیا ہے۔ حافظ بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں رقمطراز ہیں کہ آپ کی کنیت ابوالبشر مشہور ہے۔ والبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ کی کنیت ابو محمد روایت کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ اور کسی کو کنیت سے یاد نہیں کیا جائیگا۔ آپ کی کنیت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہارِ شرف کے لئے ابو محمد ہوگی۔

لفظِ آدمؑ کے متعلق علماءِ لغت میں اختلاف ہے کہ یہ عجمی ہے یا عربی۔ ابو منصور جوالیقی نے کتاب المعرب میں تصریح کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے تمام اسماء عجمی ہیں۔ البتہ چار نام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ آدم، صالح شعیب، محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ جوہری نے بھی اس کو عربی نام بتایا ہے[1]۔ عربی ہونے کی صورت میں اس کا اشتقاق یا تو ادیم سے ہے کیونکہ وہ ادیم ارض یعنی صفحۂ زمین سے پیدا کئے گئے ہیں۔ چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل اور ترمذی کی صحیح حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سطحِ زمین کے چپہ چپہ سے ایک مشتِ خاک لیکر حضرت آدمؑ کی تخلیق کی۔ یہی وجہ ہے کہ بنی آدم مختلف رنگ و روپ کے پیدا ہوئے[2]۔ مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آدم کا اشتقاق اُدْمَۃٌ سے ہے جس کے معنی گندم گوں ہونے کے ہیں[3]۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ اَدْمٌ اور اُدْمَۃٌ سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر پانی اور مٹی سے ملا کر کیا گیا اس لئے ان کا نام آدم ہوا۔ بعض کے نزدیک اُدْمَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی قابل تقلید و لائق اتباع کے ہیں۔ عربی ہونے کی صورت میں یہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہوگا اور غیر منصرف علمیت اور وزن فعل کی بنا پر بعض علماء آدم کو سریانی زبان کا لفظ بتاتے ہیں۔ اہل کتاب اس کو آدام بروزن فاعال پڑھتے ہیں۔ ابواسحٰق ثعلبی نے

[1] و [2] و [3] ان تمام حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ج ۷، ص ۲۰۰ طبع مصر۔ [4] روح المعانی ج ۱ ص ۲۰۵ طبع مصر ۱۳۲۵ھ

Marfat.com

تصریح کی ہے کہ عبرانی زبان میں ادام خاک کو کہتے ہیں اسی مناسبت سے ان کا نام آدم یعنی خاکی ہوا اور دوسرا الف حذف کر دیا گیا۔[1] اس اعتبار سے ثعلبی کے نزدیک یہ لفظ عبرانی ہوا۔ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں سورہ بقرہ میں لکھا ہے کہ لوگوں کا آدم کو ادمۃ یا ادیم الارض سے مشتق بتانا ایسا ہی ہے جیسا کہ یعقوب کو عقب سے اور ادریس کو درس سے اور ابلیس کو ابلاس سے مشتق بتانا۔ حالانکہ آدم قطعی عجمی نام ہے جس کا فَاعَل کے وزن پر ہونا زیادہ قرین قیاس ہے جیسے کہ آزر، عابر، شالخ، فالغ وغیرہ ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ادریس اور ابلیس کے غیر منصرف ہونے کی جو دلیل علامہ موصوف نے بیان کی ہے وہ یہاں نہیں چلتی۔ کیونکہ ادریس و ابلیس کو اگر عجمی نہ مانا جائے تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے صرف ایک سبب یعنی علمیت باقی رہ جاتا ہے جو غیر منصرف ہونے کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے ان کا غیر منصرف ہونا ان کے عجمی ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن آدم میں ایسا نہیں کیونکہ اس کو اگر عجمی نہ مانا جائے تو اس کے غیر منصرف ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا اس لئے کہ اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے اس میں علمیت کے علاوہ وزن فعل موجود ہے اس صورت میں ادم دراصل أأدم تھا جس میں دو ہمزہ ہیں پھر چونکہ ہمزہ ثانیہ ساکن ہے اور ماقبل اس کا مفتوح اس لئے اسے الف سے تبدیل کر دیا گیا۔ ہاں آدم کی جمع اوادم اور تصغیر کا اویدم واو کے ساتھ آتا۔ زمخشری کے خیال کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر آدم أأدم ہوتا تو اس کی جمع بھی أآدم اور تصغیر بھی أؤیدم ہمزہ کے ساتھ ہوتی۔

حضرت آدمؑ پہلے نبی اور رسول تھے۔ نبی اس ہستی کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہو اور رسول اس نبی کو کہا جاتا ہے جس پر نئی شریعت اور نئی کتاب بھیجی گئی ہو۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کی تعداد دریافت کی تو آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار پھر سوال کیا ان میں رسول کتنے ہیں فرمایا تین سو تیرہ۔ میں نے عرض کیا ان میں اول کون ہیں فرمایا آدم۔ میں نے کہا آدمؑ نبی مرسل تھے فرمایا ہاں۔ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا پھر ان میں روح پھونکی پھر

[1] عمدۃ القاری ج ۷، ص ۳۰۷۔

Marfat.com

اپنے سامنے ان کو درست کیا[1] حافظ بدرالدین عینی نے شرح بخاری میں نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں حدیث شفاعت پر بحث کرتے ہوئے صاف تصریح کی ہے کہ الصحیح انہ نبی رسول وقد نزل علیہ جبریل وانزل علیہ صحفا وعلمہ اوکادہ الشرائع (صحیح یہی ہے کہ حضرت آدم نبی اور رسول تھے آپ پر جبریل نازل ہوئے اور آپ پر صحیفے اتارے گئے اور آپ نے اپنی اولاد کو شریعت کی تعلیم دی)[2] حضرت آدم کے متعلق یہ جو روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت حوا کے کوئی اولاد نہیں جیتی تھی شیطان نے حضرت حوا سے کہا کہ اب جو بچہ پیدا ہو تو اس کا نام عبدالحارث رکھنا وہ جیتا رہیگا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور بچہ جی گیا۔ صحیح نہیں معلول ہے۔ حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے کہ اسرائیلیات سے لیا گیا ہے البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں والمظنون بل المقطوع بہان رفعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطأ (اور ظن غالب کیا بلکہ یقین ہے کہ اس روایت کو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا غلطی ہے)[3] اسی طرح سانپ اور مور کا قصہ یا اسی قسم کی اور باتیں جو قرآن عظیم اور صحیح حدیثوں میں موجود نہیں یہ سب اسرائیلی فسانے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی وفات جمعہ کے دن واقع ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا خلافت الٰہی سے سرفراز فرمانا، ابلیس لعین کی آپ سے دشمنی اور آپ کو سجدہ کرنے سے انکار کرنا، اور آپ کی پیرا سیرت کے واقعات قرآن مجید میں تفصیل سے مذکور ہیں

ع ۲ پ ۱ ع ۱۳ ۱۲ ع ۶ پ ۸ ع ۱۱ ۱۰ ۹ پ ۱۵ ع ۱۹ ۷ پ ۱۶ ع ۱۹ ۱۵ ۷ پ ۲۳ ع ۲

اَدْنٰی ادنیٰ زیادہ نزدیک نزدیک۔ یہ جب اکبر کے مقابلہ میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے معنی اصغر یعنی دوسرے کی بہ نسبت چھوٹے اور کم کے آتے ہیں جیسے آیت وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ ہیں۔ اور جب خیر کے مقابل میں اس کا استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی ارذل یعنی بہت گھٹیا کے ہوتے ہیں جیسے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ (کیا لے لینا چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے بدلہ میں جو بہتر ہے) اور جب قصیٰ کے مقابل میں آتا ہے تو اس کے معنی زیادہ قریب اور زیادہ نزدیک کے ہوتے ہیں جیسے ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ (اس میں بہت قریب ہے کہ

[1] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۷۔ [2] عمدۃ القاری ج ۷، ص ۲۳۲۔ [3] البدایۃ النہایہ ج ۱ ص ۹۶

Marfat.com

پہچانی پڑیں) یہ دَانٍ اور دَنِیٌّ کا اسم تفضیل ہے۔ پہلی صورت میں اس کے معنی اقرب کے اور دوسری صورت میں ارذل اور اصغر کے آتے ہیں۔ پ۱ ع۱۵ پ۲۱ ع۳ پ۲۲ ع۳ پ۲۶ ع۵ پ۲۸ ع۲ پ۲۹ ع۱۴۔

اَدُّوْا تم حوالے کرو۔ تَادِیَۃٌ سے جس کے معنی ادا کرنے اور حوالہ کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۲۵ ع۱۲

اَدْھٰی ۔ بڑی آفت۔ دَاھِیَۃٌ کا افعل التفضیل ہے پ۲۷

فصل الذال المعجمہ

اِذْ۔ جب، جبکہ، جس وقت، چونکہ۔ یہ ظرف زمان ہے یا ظرف مکان، یا حرف مفاجات ہے یا حرف موکد، اس بارے میں متعدد اقوال ہیں لیکن حق یہ ہے کہ اذ اور اذا دونوں اسم ظرف ہیں جن کے لئے ظرفیت لازمی ہے یعنی اکثر مواقع پر یہ مفعول فیہ ہوتے ہیں۔ رہا کبھی کبھی ان کا مفعول بہ یا مبدل یا خبر مبتدا واقع ہونا سو وہ کم ہے، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اِذْ اصل واقعہ کے اعتبار سے تو زمانِ ماضی کا اور اِذَا زمانِ مستقبل کا ظرف ہے لیکن کبھی دوسرے زمانے کی نسبت بھی ان کی طرف واقع ہو جاتی ہے یعنی اِذْ زمان مستقبل کے لئے اور اِذَا زمانِ ماضی کے لئے بھی آجاتا ہے اِذْ کبھی مفاجات یعنی کسی بات کے اچانک واقع ہونے کے لئے بھی آتا ہے بَیْنَا اور بَیْنَمَا کے بعد اس میں مفاجات ہی کے معنی ہوتے ہیں اور کبھی تعلیل یعنی کسی چیز کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ (اور کچھ فائدہ نہیں تم کو آج کے دن جبکہ تم ظالم ٹھیر چکے) یعنی تمہارے ظلم کے سبب آج تم کو کچھ نفع نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی وَاذْ وارد ہے وہاں لفظ اُذْکُرْ محذوف ہے یعنی آپ ان سے ذکر کیجئے یا آپ خود یاد کیجئے غرض سیاق و سباق کے اعتبار سے جیسا موقع ہوگا ویسے ہی معنی لئے جائیں گے[1]

پ۱ ع۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۶ — پ۲ ع۴ و ۶ — پ۳ ع۳ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

پ۴ ع۱۶ — پ۵ ع۲ و ۳ و ۷ و ۸ و ۱۵ — پ۶ ع۶ و ۷ و ۱۵ — پ۷ ع۶ و ۸ و ۹ و ۱۵

پ۸ ع۱۱ و ۱۵ و ۱۷ — پ۹ ع۴ و ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ — پ۱۰ ع۱ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵

پ۹ ع۱۸ — پ۱۰ ع۱ و ۲ و ۳ و ۱۰ و ۱۲ — پ۱۱ ع۳ و ۱۲ و ۱۳ — پ۱۲ ع۲ و ۱۲ و ۱۶ — پ۱۳ ع۴ و ۵

پ۱۳ ع۱۸ — پ۱۴ ع۳ و ۴ — پ۱۵ ع۵ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰

پ۱۶ ع۴ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۹ — پ۱۷ ع۶ و ۷ و ۱۷ — پ۱۸ ع۸ — پ۱۹ ع۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲

[1] ملاحظہ ہو کلیات ابو البقا کفوی ص ۴۴ و ۴۵ طبع عامرہ ۱۲۸۶ھ

Marfat.com

۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲
۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ ۸ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ ۲ و ۱۰ و ۱۲

۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶
۱۲ و ۱۹ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ۱ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۹ ۹ و ۱۰

۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹
۲ و ۳ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ ۱ و ۵ و ۶ ۲ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۹ و ۲۰

۳۰
۱۶ و ۱۹ ۳ و ۱۰ و ۱۶

اِذَا ۔ جب۔ اس وقت، ناگہاں ظرف زمان ہے زمانہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زمانہ ماضی کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا (اور جب انھوں نے سودا بکتا یا تماشا دیکھا تو جھٹک کر اسی طرف چل دیئے) اور قسم کے بعد واقع ہو تو پھر زمانہ حال کے لئے آتا ہے جیسے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (اور قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے) اِذَا اکثر و بیشتر تو شرط ہی ہوتا ہے مگر مفاجات یعنی کسی چیز کے اچانک پیش آنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (پس یکایک وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا) مفاجات کی صورت میں یہ زمانہ حال ہی کے معنی دیتا ہے، یہ اپنے شرط ہونے کے اعتبار سے امر مشکوک پر داخل ہوتا ہے اور ظرفیت کے لحاظ سے ان امور کے لئے آتا ہے کہ جن کا ہونا متیقن اور ضروری ہو، زیاشی اور زجاج اس کو ظرف

زمان بتاتے، مبرد اور سیبویہ کے خیال میں ظرف مکان ہے اخفش اور اہل کوفہ کے نزدیک حرف ہے لیکن ابو حیان اندلسی اور ابو البقاء کفوی کے خیال میں پہلی ہی رائے درست ہے[1] اِذَا میں ہمزہ۔ استفہام انکاری کے لئے ہے یعنی انتہائی استبعاد کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ کہیں بھلا یہ بھی ہو سکتا ہے۔

۱ ۲
۲ و ۳ ۱ و ۳

۳ ۴ ۵
۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ ۱ و ۳ و ۱۲ و ۱۳

۶ ۷ ۸
۱۳ و ۱۸ ۱ و ۲ و ۳ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹

۹
۲ و ۳ و ۶ و ۱۱ و ۱۳ ۳ و ۴ و ۶ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

۱۰ ۱۱ ۱۲
۲ و ۶ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ ۱ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۳ ۳ و ۹

۱۳ ۱۴ ۱۵
۲ و ۶ و ۸ ۳ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹ ۱ و ۲ و ۳

۱۶ ۱۷ ۱۸
۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ ۱ و ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۵

۱۹ ۲۰
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۸ و ۱۹ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۹ و ۱۳

۲۱ ۲۲
۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱

۲۳ ۲۴
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۴ و ۱۵ ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳

۲۵ ۲۶
۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ ۱ و ۲ و ۳

۲۷ ۲۸
۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۵ ۵ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹ ۲ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶

[1] ملاحظہ ہو البحر المحیط ج ۱ ص ۱۰ طبع مصر ۱۳۲۸ھ و کلیات ابو البقاء و قاموس۔

Marfat.com

۲۹
پ ۱ ر ۲ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۵ ر ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

۳۰
پ ۳ ر ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۸ و ۲۹

اِذًا ۔ تب، اس وقت، حرفِ جزا ہے سیبویہ کی تصریح ہے کہ جواب اور جزا کے لئے آتا ہے۔ اصل میں یہ اِذَنْ ہے وقف کی صورت میں نون کو الف سے بدل لیتے ہیں، پ ۵ ر ۹ و ۱۰ پ ۵ ر ۱۳ و ۱۴ پ ۱ ر ۱۹ پ ۱۳ ر ۳ پ ۱۴ ر ۱ پ ۱۵ ر ۵ و ۱۰ پ ۱۵ ر ۱۳ و ۱۴ و ۱۸ پ ۱۷ ر ۵ و ۸ پ ۱۸ ر ۱۹ پ ۲۳ ر ۱ پ ۲۶ ر ۵ و ۸ پ ۳۰

اَذَاعُوْا ۔ انہوں نے شہور کیا۔ اِذَاعَۃٌ سے جس کے معنی شہرت دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۵

اَذَاقَهَا ۔ اس کو چکھایا۔ اَذَاقَ۔ اِذَاقَۃٌ سے۔ جس کے معنی چکھانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ یہاں اِذَاقَۃٌ سے آزمائش اور امتحان مراد ہے۔ پ ۱۴

اَذَاقَهُمْ ۔ ان کو چکھایا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۲۱ ر ۱۲

اٰذَانٌ ۔ کان۔ اُذُنٌ کی جمع۔ اُذُنٌ کان کو کہتے ہیں۔ پ ۱۵ ر ۱۲ و ۱۴ پ ۱۷ ر ۱۳

اِذَانٌ ۔ سُنا دینا۔ مصدر ہے۔ پ ۱۰

اٰذَانِنَا ۔ ہمارے کان۔ اٰذَانِ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ پ ۲۴ ر ۱۵

اٰذَانِهِمْ ۔ ان کے کان۔ اٰذَان مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲ ر ۱۹ پ ۵ ر ۱۲ و ۱۳ پ ۱۵ ر ۲۰ پ ۲۴ ر ۱۹ پ ۲۹ ر ۴

اَذَاهُمْ ۔ ان کا ستانا۔ اَذًی مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَذًی) پ ۲۲ ر ۳

اَذْبَحُكَ ۔ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں (فتح) اَذْبَحُ۔ ذَبْحٌ سے جس کے معنی ذبح کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ پ ۲۳

اَذْبَحَنَّهٗ ۔ میں اس کو ذبح کر ڈالوں گا۔ اَذْبَحَنَّ۔ ذَبْحٌ سے۔ مضارع با نون تاکید کا صیغہ واحد متکلم۔ هُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۱۹

اَذْقَان ۔ ٹھوڑیاں۔ ذَقَنٌ کی جمع جس کے معنی ٹھوڑی کے ہیں۔ پ ۱۵ ر ۱۴ پ ۲۳ ر ۱۸

اَذَقْنَا ۔ ہم نے چکھایا۔ اِذَاقَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۱۲ ر ۲ پ ۲۱ ر ۲۹

اَذَقْنٰكَ ۔ ہم نے تجھ کو چکھایا۔ اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ پ ۱۵ ر ۸

اَذَقْنٰهُ ۔ ہم نے اس کو چکھایا۔ اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۱۱ ر ۲۵۔

Marfat.com

اُذْکُرْ ۔ تو یاد کر۔ ذکر کر (نصر) ذِکْرٌ سے جس کے معنی یاد کرنے اور ذکر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۲ ع ۵

پ ۹ ع ۱۶ پ ۱۰ ع ۵ و ۶ پ ۱۱ ع ۱۱ و ۱۳ پ ۱۳ ع ۳ پ ۲۹ ع ۱۲ و ۱۳

اَذْکُرُکُمْ ۔ میں یاد رکھوں تم کو۔ اَذْکُرُ، ذِکْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲

اُذْکُرْنَ ۔ تم یاد کرو۔ ذِکْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مونث حاضر ہے۔ پ ۲۲

اُذْکُرْنِیْ ۔ تو میرا ذکر کیجیو۔ اُذْکُرْ صیغہ امر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ پ ۲

اُذْکُرُوْا ۔ تم یاد کرو۔ ذِکْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

پ ۱ ع ۵ و ۸ و ۱۵ پ ۲ ع ۱۳ پ ۲ ع ۵ پ ۶ ع ۵ و ۸ پ ۸ ع ۱۶ و ۱۸

پ ۹ ع ۲ پ ۱۳ ع ۱۳ پ ۱۴ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۸ پ ۲۲ ع ۳ و ۱۳ پ ۲۸ ع ۱۲

اُذْکُرُوْنِیْ ۔ تم مجھ کو یاد کرو۔ اس میں ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ پ ۲

اُذْکُرُوْہُ ۔ اس کو یاد کرو۔ اس میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۸

اَذْکُرُہٗ ۔ میں اس کو یاد کروں۔ اَذْکُرُ صیغہ مضارع ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۱۵

اَذَلّ ۔ زیادہ ذلیل۔ زیادہ کمزور۔ ذِلَّۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ۔ پ ۲۷

اَذِلَّۃٌ ۔ کمزور، نرم دل۔ ذلیل۔ ذَلِیْلٌ کی جمع۔ قلت ذَلِیْلٌ کے معنی کبھی تو متواضع اور نرم دل کے آتے ہیں اور کبھی کمزور اور ذلیل کے۔ پ ۶ ع ۱۲ پ ۱۹ ع ۱۸

اَذِلَّیْنَ ۔ سب سے بیقدر لوگ اَذَلٌّ کی جمع ہے۔ پ ۲۷

اٰذَنَ ۔ میں اجازت دوں۔ اِیْذَانٌ سے جس کے معنی اطلاع دینے اور اجازت دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ ۹ ع ۱۲ پ ۱۹ ع ۱۲

اُذُنٌ ۔ کان۔ اور مجازاً اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو کان لگا کر سنے اور سنکر مانے۔ پ ۱۰ ع ۱۱ پ ۲۹ ع ۵

اُذِنَ ۔ حکم دیا گیا۔ اجازت دی گئی۔ (سَمِعَ) اِذْنٌ سے جس کے معنی اجازت دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۷ ع ۱۲

اَذَّنَ ۔ وہ پکارا۔ تَاْذِیْنٌ سے جس کے معنی اعلان کرنے اور اطلاع دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۰ ع ۱۲

اَذِّنْ ۔ پکار دے۔ تَاْذِیْنٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۷ ع ۱۱

اَذِنَ ۔ اس نے حکم دیا۔ اِذْنٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۰ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۲

اِذْنٌ ۔ حکم۔ اجازت۔ ارادہ۔ مشیت۔ اِذْنٌ کا استعمال

Marfat.com

مشیت کے مفہوم کے بغیر نہیں ہوتا۔ پ۱ ع۲ پ۳ ع۱۳ پ۴ ع۸ پ۵ ع۱۰ پ۸ ع۱۴ پ۱۰ ع۵ پ۱۱ ع۱۵ پ۱۳ ع۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۹ پ۱۴ ع۱۹ پ۱۷ ع۱۳ پ۲۰ ع۲ و ۱۶ و ۱۹ پ۲۲ ع۲

اَذَنَّاکَ ۔ ہم نے تجھ کو کہہ سنایا۔ اَذَنَّا۔ اِیْذَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم + ضمیر واحد مذکر حاضر پ۲۴

اَذِنْتَ ۔ تو نے رخصت دیدی۔ اجازت دیدی۔ اَذْنٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۰

اَذِنَتْ ۔ اس نے سن لیا۔ (سمع) اَذْنٌ سے جس کے معنی سننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۳۰

اَذَنْتُکُمْ ۔ میں نے تم کو خبر کردی۔ میں نے تم کو اطلاع دیدی۔ اَذَنْتُ۔ اِیْذَانٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم + کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ۱۰

اِذْنِہٖ ۔ اس کی اجازت۔ اس کا حکم۔ اِذْنٌ مضاف + ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۲ ع۱۱ پ۳ ع۲ پ۴ ع۲ پ۷ ع۱۰ پ۱۰ ع۱۲ پ۱۱ ع۳ پ۱۳ ع۳

اِذْنِیْ ۔ میری اجازت۔ میرا حکم۔ اِذْنٌ مضاف + ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ پ۷

اُذُنَیْہِ ۔ اس کے دونوں کان۔ اُذُنٌ کا تثنیہ مضاف ہے + ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اصل میں اُذُنَیْنِ تھا اضافت کے سبب ی گرگئی پ۲۱

اٰذَوْا ۔ انھوں نے ستایا۔ اِیْذَاءٌ سے جس کے معنی ستانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۲۲

اٰذَوْھُمَا ۔ ان دونوں کو ایذا دو۔ اٰذُوْا۔ اِیْذَاءٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر + ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب ایذا سے یہاں مارنے پیٹنے کی طرف اشارہ ہے۔ پ۴

اَذْھَبَ ۔ اس نے دور کیا۔ اس نے ہٹادیا۔ اِذْھَابٌ سے جس کے معنی دور کرنے اور ہٹا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۱۲

اِذْھَبْ تو جا (فتح ہ) ذَھَابٌ سے جس کے معنی جانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اگر صلہ میں با ہو تو پھر لیجانے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے پ۶ ع۱۵ پ۱۶ ع۱۱ و ۱۲ پ۱۶ ع۱۲ پ۱۹ ع۱۱ پ۲۰ ع۱۲ پ۲۱ ع۳

اِذْھَبَا ۔ تم دونوں جاؤ۔ ذَھَابٌ سے۔ امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر۔ پ۱۶ ع۱۱ پ۱۹ ع۱۲

اَذْھَبْتُمْ ۔ تم لے چکے۔ تم ضائع کرچکے۔ اِذْھَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲۶

اِذْھَبُوْا ۔ تم جاؤ۔ ذَھَابٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۶

اَذًی ۔ ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہنچے خواہ

Marfat.com

وہ ضرر دنیوی ہو یا اخروی۔ قرآن مجید میں جو حیض میں جماع کرنے کو اَذًی سے تعبیر کیا گیا ہے وہ یا تو باعتبار شرع ہے یعنی شریعتِ الٰہی اس فعل کو اذیت سمجھتی ہے یا باعتبارِ طب کہ اطبا اس فعل کو مضرت رساں خیال کرتے ہیں۔ ۲/۲۲۲ ۴/۱۲۸ ۱۵/۱۲

اٰذَیْتُمُوْنَا ۔ تم نے ہم کو ایذا دی۔ اٰذَیْتُمُوْا اِیْذَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم۔ ۱۴/۱۲

فصل الراء المهملة

اَرَادَ ۔ اس نے چاہا۔ ارادہ کیا۔ اِرَادَۃٌ سے۔ جس کے معنی چاہنے اور ارادہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲/۲۳۳ ۲/۲۴۰ ۲/۲۸۴ ۴/۲۰ ۴/۱۲۵ ۵/۱۰۱ ۶/۱۲ ۶/۱۵۲ ۷/۱۷ ۷/۱۸۹ ۱۸/۱۰۷ ۲۳/۱۵ ۳۳/۳۷ ۳۳/۵۰ ۳۳/۵۲ ۴۰/۲۰ ۴۲/۲۵ ۴۸/۱۱ ۶۵/۷

اَرَادَا ۔ ان دونوں نے چاہا۔ اِرَادَۃٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ غائب ۶۶/۴

اَرَادَنِیْ ۔ اس نے مجھ کو چاہا۔ اس نے میرے متعلق ارادہ کیا۔ اَرَادَ صیغہ ماضی ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۳۳/۵۱

اَرَادُوْا ۔ انہوں نے چاہا۔ اِرَادَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲/۲۲۶ ۲/۲۸۲ ۴/۱۷ ۵/۱۱۳ ۱۵/۴

اَرَاذِلُنَا ۔ ہم میں سے نیچ قوم۔ ہمارے رذیل لوگ۔ اَرَاذِلُ اَرْذَلٌ کی جمع جو رَذَالَۃٌ سے جس کے معنی رذیل اور ذلیل ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔

اَرَاذِلُ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۱۱/۲۷

اَرَائِکْ ۔ بہت سے تخت۔ اَرِیْکَۃٌ کی جمع جس کے معنی اس مزین تخت کے ہیں جس پر پردہ لٹکا ہوا ہو ۱۸/۳۱ ۳۶/۵۶ ۷۶/۱۳ ۸۳/۲۳

اَرْبَابٌ ۔ کئی معبود۔ رَبٌّ کی جمع ہے رَبّ کا استعمال جب بلا اضافت ہوتا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بولا جاتا ہے اس اعتبار سے اس کی جمع نہیں آتی قرآن مجید نے جو ارباب کا لفظ استعمال کیا ہے وہ کافروں کے اعتقاد کے اعتبار سے ہے اَاَرْبَابٌ میں ہمزہ استفہام انکاری کے لئے ہے (ملاحظہ ہو رَبّ) ۱۲/۳۹ اَرْبَابًا ۳/۷۹

اِرْبَۃٌ ۔ غرض، حاجت۔ ایسی سخت حاجت جس کو دور کرنے کے لئے حیلہ اور تدبیر سے کام لینا پڑے اسے اِرْبٌ کہتے ہیں۔ پس ہر ارب حاجت میں داخل ہے لیکن ہر حاجت ارب نہیں ہو سکتی۔ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ میں اِرْبَۃٌ سے نکاح کی حاجت مراد ہے۔ ۲۴/۳۱

Marfat.com

اَرْبَعٌ۔ چار۔ مونث اگر تمیز ہو تو اَرْبَعٌ کہا جاتا ہے ۱۳/۲۳

اَرْبَعَۃٌ۔ چار مذکر اگر تمیز ہو تو اَرْبَعَۃٌ بولا جاتا ہے

۱۱/۲ ۳/۲ ۱۴/۲ ۱۱/۲ ۸/۲ ۱۹/۲۲

اَرْبَعِیْنَ۔ چالیس۔ ۲/۱ ۲/۲ ۲/۲

اَرْبٰی۔ زیادہ چڑھا ہوا (نصر) رِبًا سے جس کے معنی بڑھنے اور چڑھنے کے افعل التفضیل کا صیغہ۔ ۱۶/۱۴

اِرْتَابَ۔ وہ شبہ میں پڑا۔ اس نے شبہ کیا۔ اِرْتِیَابٌ سے جس کے معنی شک میں پڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۷/۲

اِرْتَابَتْ۔ وہ شک میں پڑی۔ اِرْتِیَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۴/۲

اِرْتَابُوْا۔ وہ شک میں پڑے۔ اِرْتِیَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۱۵/۲

اِرْتَبْتُمْ۔ تم شک میں پڑے۔ اِرْتِیَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷/۱۲ ۲۸/۱۴

اِرْتَدَّ۔ وہ لوٹ گیا۔ اِرْتِدَادٌ سے جس کے معنی جس راستہ آیا اسی راستہ واپس جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب یہاں اپنی اصلی حالت پر لوٹ آنا مراد ہے ۲۱/۵

اِرْتَدَّا۔ وہ دونوں الٹے پھرے۔ اِرْتِدَادٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ ۱۰۹/۲۱

اِرْتَدُّوْا۔ وہ الٹے پھرے۔ اِرْتِدَادٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲۱/۵

اِرْتَضٰی۔ وہ راضی ہوا۔ اس نے پسند کیا۔ اِرْتِضَاءٌ سے جس کے معنی پسند کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲۷/۲ ۱۸/۱۳ ۲۹/۱۲

اِرْتَقِبْ۔ انتظار کر۔ راہ دیکھ۔ اِرْتِقَابٌ سے جس کے معنی انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۲۵/۲ ۱۹/۱۴

اِرْتَقِبُوْا۔ تم انتظار کرو۔ اِرْتِقَابٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۲/۲

اِرْتَقِبْهُمْ۔ تو ان کا انتظار کر تو ان کو دیکھتا رہ۔ اِرْتِقَابٌ صیغہ امر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۷/۲

اَرْجَآئِهَا۔ اس کے کنارے۔ اَرْجَآءٌ۔ رجا کی جمع جس کے معنی کنارے کے ہیں مضاف ہے هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ۔ ۲۹/۵

اَرْجِعُ۔ میں واپس جاؤں (ضرب) رُجُوْعٌ سے جس کے معنی لوٹنے اور واپس ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۴/۲

Marfat.com

اِرْجِعْ ۔ تو لوٹ جا۔ پھر جا۔ رُجُوْعٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۶ ۱۳ ۱۹ ۲۹

اَرْجِعْنَا ۔ تو ہم کو لوٹا۔ ہم کو پھر بھیجدے۔ اَرْجِعْ اِرْجَاعٌ سے جس کے معنی واپس کرنے اور لوٹانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم ۲۱ ۱۵

اِرْجِعُوْا ۔ تم واپس جاؤ۔ پھر جاؤ رُجُوْعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳ ۱۷ ۱۵ ۱۸ ۲۷ ۱۸

اَرْجِعُوْنِ ۔ مجھ کو پھر بھیجدیجئے۔ اَرْجِعُوْا اِرْجَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں اللہ تعالیٰ کو خطاب ہے اور جمع کا صیغہ تعظیماً استعمال کیا گیا ہے۔ ۲۱ ۱۲

اِرْجِعِيْ ۔ پھر چل۔ واپس ہو۔ رُجُوْعٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر۔ ۲۰ ۱۴

اَرْجُلٌ ۔ پاؤں۔ پیر۔ رِجْلٌ کی جمع۔ جس کے معنی پاؤں کے ہیں۔ ۹ ۱۴

اَرْجُلَكُمْ ۔ تمہارے پاؤں۔ اَرْجُلٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۶ ۹ ۱۶ ۱۲ ۱۹

اَرْجُلِكُمْ ۔ ۶ ۱۴

اَرْجُلُهُمْ ۔ ان کے پاؤں۔ اَرْجُلٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۶ ۱۹ ۲۳

اَرْجُلِهِمْ ۶ ۱۲

اَرْجُلِهِنَّ ان عورتوں کے پاؤں۔ اَرْجُلِ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۶ ۲۸

اَرْجُمَنَّكَ ۔ میں تجھے سنگسار کرونگا۔ (نَصَرَ) اَرْجُمَنَّ رَجْمٌ سے جس کے معنی سنگسار کرنے کی میں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ا ضمیر واحد مذکر حاضر۔ رَجْمٌ کا استعمال مجازاً سب وشتم اور دھتکارنے پھٹکارنے کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ ۱۰

اُرْجُوْا ۔ تم امید رکھو (نَصَرَ) رَجَاءٌ سے جس کے معنی امید کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۰ ۱۲

اَرْجِهْ ۔ تو اس کو ڈھیل دے اَرْجِ اِرْجَاءٌ سے جس کے معنی ڈھیل دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۹ ۱۱۱

اَرْحَامٌ ۔ رحم۔ قرابت رِحْمٌ کی جمع ہے۔ رحم عورت کے پیٹ کا وہ حصہ جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور مجازاً قرابت کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ کیونکہ اہلِ قرابت ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۶ ۱۳ ۹ ۱۰ ۱۲ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۹ ۲۱ ۱۶ ۱۳

اَرْحَامُكُمْ ۔ تمہاری قرابتیں ارحام مضاف کُمْ

Marfat.com

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲ ۲۵

اَرْحَامِهِنَّ۔ ان عورتوں کے رحم، اَرْحَام مضاف
هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ۔ ۲

اَرْحَمُ۔ سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔ رُحْمٌ سے
افعل التفضیل کا صیغہ ۹ ۲ ۲ ۲ ۲

اِرْحَمْ۔ تو رحم کر (سَمِعَ) رُحْمٌ اور رَحْمَةٌ سے امر کا صیغہ
واحد مذکر حاضر۔ ۲

اِرْحَمْنَا۔ ہم پر رحم کر۔ اِرْحَمْ صیغہ امر ناضمیر جمع
متکلم ۲ ۲

اِرْحَمْهُمَا۔ ان دونوں پر رحم کر۔ اس میں هُمَا
ضمیر تثنیہ غائب ہے ۲

اَرَدْتُّ۔ میں نے چاہا۔ ارادہ کیا اِرَادَةٌ سے ماضی
کا صیغہ واحد متکلم ۲ ۲

اَرَدْتُّمْ۔ تم نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع
مذکر حاضر ۲ ۲ ۲

اَرَدْنَ۔ ان عورتوں نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے ماضی کا صیغہ
جمع مونث غائب۔ ۲

اَرَدْنَا۔ ہم نے چاہا۔ اِرَادَةٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع
متکلم ۲ ۲ ۲ ۲ ۲

اَرَدْنٰهُ۔ ہم نے اس کو چاہا۔ اس میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲

اَرْدٰىكُمْ۔ اس نے تم کو غارت کیا۔ اَرْدٰى اِرْدَاءٌ سے
جس کے معنی ہلاک اور غارت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ
واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲

اَرْذَلَ۔ سب سے زیادہ نکما۔ رَذَالَةٌ سے افعل التفضیل
کا صیغہ۔ ارذل عمر سے خرافت سن مراد ہے ۲ ۲

اَرْذَلُوْنَ کمینے لوگ، اَرْذَلُ کی جمع۔ ۲

اُرْزُقْ۔ تو روزی دے (نَصَرَ) رِزْقٌ سے جس کے
معنی روزی دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲

اُرْزُقْنَا۔ تو ہم کو روزی دے۔ اُرْزُقْ۔ صیغہ امر ناضمیر
جمع متکلم ۲

اُرْزُقُوْهُمْ۔ ان کو کچھ کھلا دو، اُرْزُقُوْا۔ رِزْقٌ سے
امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲

اُرْزُقْهُمْ۔ ان کو روزی دے۔ اُرْزُقْ صیغہ امر هُمْ
ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۲

اُرْسِلَ۔ وہ بھیجا گیا۔ اِرْسَالٌ سے جس کے معنی بھیجنے کے
ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲ ۲ ۲

اَرْسَلَ۔ اس نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد
مذکر غائب ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲

Marfat.com

اَرْسِلْ ۔ تو بھیج دے۔ تو پیغام دے۔ اِرْسَالٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۹ ۲ ۱۲ ۱۴ ۱۹

اُرْسِلْتُ ۔ میں بھیجا گیا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم ۵ ۱۸ ۲۶

اَرْسَلْتَ ۔ تو نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۶ ۱۷ ۱۸

اَرْسَلَتْ ۔ اس عورت نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۴

اُرْسِلْتُمْ ۔ تم بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۴ ۲۲ ۱۶ ۲۵

اَرْسَلْنَا ۔ ہم نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲ ۵ ۱۴ ۷ ۱۷ ۸ ۱۵ ۹ ۲ ۶ ۱۰ ۱۳ ۳ ۹ ۱۳ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۸ ۱۶ ۵ ۹ ۱۷ ۱۳ ۱۸ ۱۹ ۱۴ ۲۰ ۱۸ ۲۱ ۲ ۲۲ ۱۰ ۲۳ ۶ ۲۴ ۱۹ ۲۳ ۶ ۲۵ ۱۱ ۲۶ ۹ ۲۷ ۲۰ ۲۹ ۱۳

اُرْسِلْنَا ۔ ہم بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم ۱۴ ۲۷

اَرْسَلْنٰكَ ۔ ہم نے تجھ کو بھیجا۔ اَرْسَلْنَا صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۲ ۵ ۱۳ ۱۵ ۱۷

اَرْسَلْنٰهُ ۔ ہم نے اس کو بھیجا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲ ۱۳

اَرْسَلُوْا ۔ انھوں نے بھیجا۔ اِرْسَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲

اُرْسِلُوْا ۔ وہ بھیجے گئے۔ اِرْسَالٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲

اَرْسِلُوْنِ ۔ تم مجھ کو بھیجو۔ اَرْسِلُوْا اِرْسَالٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے ۲

اَرْسِلْهُ ۔ اس کو بھیجو۔ اَرْسِلْ صیغہ امر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲ ۲

اُرْسِلُهٗ ۔ میں اس کو بھیجوں گا۔ اُرْسِلُ اِرْسَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۳

اَرْسٰهَا ۔ اس کو قائم کر دیا۔ اَرْسٰی اِرْسَاءٌ جس کے معنی لنگر باندھنے۔ ثابت رکھنے اور میخ ٹھوکنے کے آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ ۲

اِرْصَادًا ۔ گھات لگانا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے ۲

اَرْضٌ ۔ زمین۔ اَرْضُوْنَ ۔ جمع۔ آیہ شریفہ اَعْلَمُوْٓا

Marfat.com

أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا. جان لیجئے کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد) میں زمین کی زندگی سے مراد مٹی ہوئی چیزوں کا دوبارہ بنانا ہے اور اَرض سے تمام کائنات زمین مراد ہے یہاں تک بعض مفسرین نے سخت دلی کے بعد نرم دلی تک اس آیت کے مفہوم میں داخل سمجھا ہے۔ پ ۱ ع ۲ و

ب ۱ — ب ۲ — ب ۳
۴ و ۷ و ۸ و ۱۳ و ۱۴ | ۳ و ۵ و ۹ و ۱۷ | ۲ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۷

ب ۴ — ب ۵ — ب ۶
۲ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ | ۳ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ | ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و

ب ۶ — ب ۷ — ب ۸
۱۰ و ۱۳ | ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ | ۱ و ۷ و ۸ و ۹

ب ۸ — ب ۹ — ب ۱۰
۱۴ و ۱۷ و ۱۸ | ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ | ۳ و ۵ و

ب ۱۰ — ب ۱۱ — ب ۱۲
۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ | ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸

ب ۱۲ — ب ۱۳ — ب ۱۴
۱ و ۳ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ | ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و | ۱ و

ب ۱۴ — ب ۱۵ — ب ۱۶
۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ | ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ | ۱ و

ب ۱۷ — ب ۱۸ — ب ۱۹
۱۴ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ | ۱ و ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ | و

ب ۱۹ — ب ۲۰ — ب ۲۱
۱۶ و ۱۸ و ۱۹ | ۲ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ | ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و

ب ۲۱ — ب ۲۲ — ب ۲۳
۱۶ و ۱۷ | ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ | ۲ و ۷ و ۸ و

ب ۲۳ — ب ۲۴ — ب ۲۵
۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ | ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ | ۱ و ۳ و ۴ و

ب ۲۵ — ب ۲۶ — ب ۲۷
۵ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ | ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و

ب ۲۶ — ب ۲۷ — ب ۲۸
۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ | ۲ و ۳ و ۶ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و

ب ۲۸ پ ۱۹ — ب ۲۹ — ب ۳۰
۲ و ۳ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ | ۲ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۰ و

ب ۲۹ — ب ۳۰
۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ | ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۴

اَرْضًا۔ پ ۲۱ ع ۱۲ پ ۱۹

اَرْضَعَتْ۔ اس عورت نے دودھ پلایا۔ اِرْضَاعٌ سے جس کے معنی بچہ کو چھاتی سے دودھ پلانے اور پستان چوسانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ ۲۵ ع ۱۴

اَرْضَعْنَ۔ ان عورتوں نے دودھ پلایا۔ اِرْضَاعٌ کی ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب۔ پ ۲۸ ع ۱۷

اَرْضَعْنَكُمْ۔ ان عورتوں نے تم کو دودھ پلایا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ پ ۴ ع ۱۵

اَرْضِعِيْهِ۔ تو اس کو دودھ پلا۔ اَرْضِعِی اِرْضَاعٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۰ ع ۴

اَرْضِكُمْ۔ تمہاری زمین۔ اَرْض مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۹ ع ۱۲ پ ۱۹ ع ۴

اَرْضِنَا۔ ہماری زمین۔ اَرْض مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۱۳ ع ۱۵ پ ۲۰ ع ۹

Marfat.com

اَرْضَهُمْ ۔ ان کی زمین۔ اَرْض مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۹/۲۱

اَرْضِیْ ۔ میری زمین۔ اَرْضِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۲۶/۲

اِرْعَوْا ۔ تم چراؤ (فتح) رَعْیٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر رَعْیٌ کے معنی اصل میں جانور کی حفاظت کرنے کے ہیں خواہ غذا کے ذریعہ اس کی زندگی کی حفاظت کی جائے یا دشمن سے اسے محفوظ رکھا جائے۔ یہاں چرانے کے معنی مراد ہیں۔ ۱۶/۱۱

اِرْغَبْ ۔ تو دل لگا۔ تو رغبت کر (سمع) رَغْبَۃٌ سے جس کے معنی دل لگانے اور متوجہ ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۰/۱۹

اِرْکَبْ ۔ تو سوار ہو جا۔ (سمع) رُکُوْبٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر رُکُوْبٌ کے اصل معنی تو جانور کی پشت پر سوار ہونے کے ہیں مگر کبھی کبھی کشتی پر سوار ہونے کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ ۱۱/۴۲

اِرْکَبُوْا ۔ تم سوار ہو جاؤ۔ رُکُوْبٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں بھی کشتی پر سوار ہونا مراد ہے۔ ۱۱/۴۲

اُرْکُسُوْا ۔ وہ الٹ دیئے گئے۔ اَرْکَاسٌ سے جس کے معنی سر کے بل اوپر سے نیچے تک بالکل الٹ دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۴/۹۰

اَرْکَسَهُمْ ۔ ان کو الٹ دیا۔ اَرْکَسَ اَرْکَاسٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۴/۸۸

اُرْکُضْ ۔ تو لات مار (نصر) رَکْضٌ سے جس کے معنی لات مارنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۸/۴۲

اِرْکَعُوْا ۔ تم جھکو۔ رکوع کرو، جھک جاؤ۔ (فتح) رُکُوْعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر رُکُوْعٌ کے معنی اصل میں جھکنے کے ہیں اور اسی اعتبار سے نماز کی ہیئت مخصوصہ کو رکوع کہا جاتا ہے ۵/۱۷ ۲۹/۲۲

اِرْکَعِیْ ۔ تو جھک، رکوع کر، رُکُوْعٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۳/۱۳

اِرَمَ ۔ اس کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے لیکن زیادہ قرین صحت یہی ہے کہ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے جو جد قبیلہ ارم بن سام بن نوح کے نام پر رکھا گیا ہے عرب بائدہ میں سے عاد اولی اسی قبیلہ میں شمار کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن عظیم میں بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ میں عاد سے عاد اولی اور ارم سے ان کا قبیلہ مراد ہے

Marfat.com

ارم یا تو تانیث اور علیت کی بنا پر غیر منصرف ہے یا عجمیت اور علیت کی وجہ سے ارم کے سلسلہ میں جو شداد کی جنت کا قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ محض فسانہ ہے جس کی کچھ اصل نہیں (مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو عاد) پ ۳۰

اَرِنَا۔ تو ہم کو دکھا۔ ہم کو بتلا۔ اَرِ۔ اِرَاءَۃٌ سے جس کے معنی دکھلا دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ناضیر جمع متکلم پ ۱۵ ع ۲ پ ۲۴ ع ۱۸

اَرِنِی۔ مجھکو دکھلا دے۔ اَرِ صیغہ امر من وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۳ ع ۹ پ ۹

اَرُوْنِیْ۔ تم مجھکو دکھلاؤ۔ اَرُوْا۔ اِرَاءَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر من وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۹ ع ۱۷ پ ۲۱ ع ۹ پ ۲۲ ع ۱۷ پ ۲۱

اِرْھَبُوْنِ۔ مجھ سے ڈرو۔ (سَمِعَ) اِرْھَبُوْا رَھْبَۃٌ سے جس کے معنی بے تابی اور بے چینی کے ساتھ ڈرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر من وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے پ ۱ ع ۱۳

اُرْھِقُہٗ۔ میں اسے سخت مشقت میں مبتلا کروں گا۔ اُرْھِقَ۔ اِرْھَاقٌ سے جس کے معنی کسی ناگوار کام کرنے پر انسان کو مجبور کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم + ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۵ ع ۱۵

اَرٰی۔ میں دیکھتا ہوں (فتح) رُؤْیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ رُؤْیَۃٌ کے معنی اصل میں ادراک مرئی (دیکھنے) کے ہیں خواہ آنکھ کے ذریعہ ہو یا تخیل یا تفکر کے اعتبار سے یا عقل کی راہ سے پ ۱ ع ۲ پ ۱۲ ع ۱۱ پ ۱۴ ع ۱۱ پ ۱۴ ع ۱۲ پ ۱۴ ع ۱۳

اُرِیْدُ۔ میں چاہتا ہوں۔ اِرَادَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۶ ع ۱۲ پ ۱۰ ع ۲۷

اُرِیْدَ۔ ارادہ کیا گیا۔ اِرَادَۃٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۹ ع ۱۱

اَرٰیٰکَ۔ تجھ کو دکھایا۔ تجھ کو سجھایا۔ اَرٰی اِرَاءَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب + ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۵ ع ۱۲

اَرَاٰکَ۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ اَرٰی رُؤْیَۃٌ سے صیغہ مضارع + ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۵ ع ۱

اَرٰکُمُ۔ اس نے تم کو دکھایا۔ اَرٰی اِرَاءَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب + کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۹ ع ۲

اَرَاکُمْ۔ میں تم کو دیکھتا ہوں۔ اَرٰی رُؤْیَۃٌ سے صیغہ مضارع + کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲۷ ع ۱۲ پ ۲۸ ع ۳ پ ۲۶ ع ۳

Marfat.com

اُرِیکُمْ۔ میں تم کو دکھاتا ہوں۔ اُرِیْ اِرَاءَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۹ پ ۱۷ ع ۲۴

اَرٰىكَهُمْ۔ اس نے تجھے ان کو دکھلایا اَرٰی اِرَاءَۃٌ سے صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۰ پ

اَرَيْنٰكَ۔ ہم نے تجھ کو دکھلایا۔ اَرَیْنَا اِرَاءَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۵ پ ۶

اَرَيْنٰكَهُمْ۔ ہم نے تجھکو ان لوگوں کو دکھلایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۲۶ پ ۸

اَرَيْنٰهُ۔ ہم نے اس کو دکھلایا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۶ پ ۱۳

اَرَىٰنِي۔ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں۔ اَرٰی رُؤْیَۃٌ سے صیغہ مضارع ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ ۱۲ پ ۱۸

اَرٰىهُ۔ اس نے اس کو دکھلایا۔ اَرٰی اِرَاءَۃٌ سے صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۰ پ

فصل الزاء المعجمة

اَزًّا۔ ابھارنا۔ مصدر ہے ۱۶ پ

اَزَاغَ۔ اس نے پھیر دیا۔ تیز ھا کر دیا۔ اَزَاغَۃٌ سے جس کے معنی کجی میں ڈالنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲۸ پ

اِزْدَادُوْ۔ وہ بڑھے۔ اِزْدِیَادٌ سے جس کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۳ پ ۵ ع ۱۷ ۱۵ پ ۱۹

اُزْدُجِرَ۔ وہ جھڑکا گیا۔ اِزْدِجَارٌ سے جس کے معنی جھڑکنے اور ڈانٹنے ڈپٹنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ بعض نے وَاُزْدُجِرَ کے معنی آسیب زدہ کے کئے ہیں۔ ۲۹ پ ۸

اُزَرَ۔ بروزن فَاعَلَ۔ عابر۔ فالغ، شالخ کی طرح عبرانی لفظ ہے اور بسبب عجمیت وعلمیت کے غیر منصرف ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے تورات میں آپ کے والد کا نام تارخ بیان کیا گیا ہے اگر تورات کا یہ بیان تحریف سے محفوظ ہے تو قرین قیاس یہی ہے کہ اس صورت میں اُزَر تارخ کی تعریب ہے جس طرح اسحٰق، اضحک یا اصحاق کا معرب ہے اور عیسیٰ، ایشوع کا۔ چنانچہ امام راغب اصفہانی مفردات غریب القرآن میں رقمطراز ہیں

Marfat.com

قیل کان اسم ابیہ تارخ فعرب بفجعل آزر۔

(بیان کیا گیا ہے کہ ان کے باپ کا نام تارخ تھا پھر معرب بنا کر آزر کر لیا گیا) قرآن مجید اور حدیث شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر ہی مذکور ہے اس لئے اگر تورات کا بیان صحیح ہے تو یہی ممکن ہے کہ آزر اور تارخ یعقوب و اسرائیل کی طرح ایک ہی شخص کے دو نام ہوں یا ان میں سے ایک لقب ہو اور دوسرا نام۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا چونکہ اسی نے انہیں پرورش کیا تھا اس لئے قرآن نے اسے باپ کہا عربی میں چچا کے لئے بھی "اب" کا لفظ بولا جاتا ہے لیکن یہ محض لغو ہے۔ اب کا لفظ جب مفرد استعمال ہوگا ہمیشہ باپ کے معنی میں مستعمل ہوگا۔ ہاں البتہ کوئی قرینہ مجاز جو اس کو حقیقی معنی میں استعمال سے روکتا ہو موجود ہو تو دوسری بات ہے اور آیت شریفہ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ میں کوئی قرینہ مجاز موجود نہیں۔ پھر صحیح بخاری کی حدیث میں ان کے والد کا نام آزر ہی بیان کیا گیا ہے لہٰذا ایسی صورت میں بلا کسی قرینہ اور ثبوت کے یہ کہہ دینا کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے جب کہ اس دعوی کے ثبوت میں نہ کوئی صحیح حدیث ہے نہ تاریخی روایت نہ علماء انساب کی تصریح نہ تورات کا کوئی بیان اور نہ صرف اس ایک مقام پر بلکہ جہاں بھی کلمہ آیا ہے اس سے یہی فرضی چچا مراد لینا اور تمام کفر و شرک، بت پرستی اور کوکب پرستی اسی فرضی چچا کے سر منڈھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کو اس سے بری قرار دینا بہت بڑی جسارت ہے۔ اصل میں اس خیال کی بنا تمامتر اس پر ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد کو حضرت آدم علیہ السلام تک مومن و موحد تسلیم کیا جائے حالانکہ حسب تصریح امام رازی و ابوحیان اندلسی یہ شیعہ کا عقیدہ ہے[1]۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے باپ ہی کو دعوتِ حق کا پہلا مخاطب قرار دیا تھا چنانچہ آپ کی موعظت و تبلیغ حق کا مفصل بیان قرآن مجید میں مذکور ہے مگر آزر پر اس کا مطلق کوئی اثر نہیں ہوا اور اس نے اپنے مقدس اور

[1] ملاحظہ ہو تفسیر کبیر ج ۴ ص ۷۰، طبع مصر ۱۳۲۷ھ و البحر المحیط ج ۴ ص ۱۴۶ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔

Marfat.com

صرصر بیٹے کو دھمکی دی کہ اگر تو بتوں کی برائی کرنے سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لیکر مجھ سے الگ ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اچھا میری طرف سے سلام ہے میں نے تم سب کو چھوڑا اور انھیں بھی جنھیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں پائیں گے کہ اس کا چہرہ سیاہ اور خاک آلود ہوگا اس وقت آپ اس سے فرمائیں گے کہ کیوں میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر؟ باپ جواب دیگا کہ آج میں تیری نافرمانی نہیں کرونگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے پروردگار تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا پس اس دور افتادہ رحمت باپ کی ذلت سے بڑھکر میری اور کیا رسوائی ہوگی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ

اے ابراہیم تمہارے پیروں تلے کیا ہے اب جو دیکھیں گے تو ایک نجاست آلودہ گھنے بالوں والا خون میں لتھڑا ہوا کفتار پڑا ہوا ہے پھر اس کی ٹانگ پکڑ کے اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔[1]

اَزَرَہٗ ۔ اس کی کمر مضبوط کی۔ اَزْرٌ، مُؤَازَرَۃٌ سے جس کے معنی کمر مضبوط کرنے قوی کرنے اور معاونت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۲۰/۳۱

اَزْرِیْ ۔ میری کمر، میری قوت، اَزْرٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۲۰/۳۲

اَزِفَتْ۔ آپہنچی (سَمِعَ) ازفٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ اَزْفٌ کے اصل معنی تنگی وقت کے ہیں چونکہ تنگی وقت کا مطلب وقت کا قریب آلگنا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال قریب آلگنے میں ہونے لگا۔ ۵۳/۵۷

اٰزِفَۃُ۔ نزدیک آنیوالی۔ قریب آلگنے والی جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہوگیا ہو۔ مراد قیامت ہے اَزْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث غائب ۵۳/۵۸

[1] صحیح بخاری باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا۔

Marfat.com

اَزْکٰی - زیادہ ستھرا۔ زکوٰۃ سے جس کے معنی طہارت اور پاکیزگی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۲/۲۳۲ ۲/۲۸۲

اَزْلَام - تیر زَلَمٌ کی جمع۔ زلم اس تیر کو کہتے ہیں، جس میں پر نہ ہو۔ ازلام سے مراد وہ تیر ہیں جن کو اہل مشرکین عرب کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ تو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا وہ فیصلہ کرتے۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے ان میں سے کسی پر اَمَرَنِیْ رَبِّیْ (مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا) کسی پر نَھَانِیْ رَبِّیْ (میرے رب نے مجھے منع کر دیا) تحریر تھا اور کسی پر کچھ نہیں۔ پس اگر حکم دینے والا تیر نکلتا تو اس کام کو سرانجام دیتے اور اگر منع کرنیوالا نکلتا تو باز رہتے اور اگر وہ تیر نکلتا جس پر کچھ نہ لکھا ہوتا تو پھر دوبارہ تیر نکالتے تا آنکہ حکم یا ممانعت کا تیر نکل آتا۔[1] ۵/۴ ۵/۹۰

اُزْلِفَتْ - وہ قریب لائی گئی۔ اِزْلَافٌ سے جس کے معنی قریب لانے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۶/۹۰ ۸۱/۱۳

اَزْلَفْنَا - ہم نے قریب کر دیا۔ پاس پہنچا دیا۔ اِزْلَافٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۶/۶۴

اَزَلَّهُمَا - ان دونوں کو ہلا دیا۔ ان دونوں کے قدم ڈگمگا دئے۔ اَزَلَّ اِزْلَالٌ سے جس کے معنی ڈگمگا دینے پھسلا دینے اور لغزش میں ڈال دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب ۲/۳۶

اَزْوَاج - جوڑے۔ ہم مثل چیزیں۔ اقران۔ زَوْجٌ کی جمع۔ حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حیوانات میں ہر ایک شے کو جو دوسری شے کے قرین ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد زوج کہتے ہیں۔ ۲/۲۵ ۴/۳ ۵/۴ ۲۲/۵ ۲۳/۲ و ۱۳ و ۱۵ ۲۵/۵ ۲/۱۵ و ۱۴ ۱۳/۱۲ ۱۳/۱۲ ۱۴/۱۹۶ ۲۶/۱۱ و ۱۷ ۲۱/۶ ۲۲/۱۲ ۲۵/۳ ۲۷/۱۴ ۲۸/۱۹ ۳۱/۱

اَزْوَاجَكَ - تیری بیویاں۔ تیری عورتیں۔ اَزْوَاج مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۱/۹۰ ۳۳/۵ و ۲۸ ۶۶/۱

اَزْوَاجُكُمْ - تمہاری بیویاں۔ تمہاری عورتیں اَزْوَاج مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۴/۱۲ ۴/۱۲ ۱۹/۱۳ ۲۱/۱۷ ۲۹/۱۳ ۳۳/۲۸ و ۱۹۸

[1] کلیات ابی البقاء ص ۵۴ طبع عامرہ ۱۲۸۶ھ

Marfat.com

اَزْوَاجِنَا۔ ہماری بیویاں، ہماری عورتیں۔ اَزْوَاج مضاف۔ نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۵ ۱۹ ۴

اَزْوَاجِہٖ۔ اس کی بیویاں، اس کی عورتیں۔ اَزْوَاج مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۷ ۱۲ ۴ ۲۸ ۱۹

اَزْوَاجِھِمْ۔ ان کی بیویاں۔ ان کی عورتیں۔ اَزْوَاج مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۵ ۴ ۱۸ ۷ ۳۱ ۱۲ ۳ ۱۳ ۶ ۱۵ ۸ ۲۹ ۴

اَزْوَاجُھُنَّ۔ ان کے شوہر، ان کے خاوند۔ اَزْوَاج مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۲ ۱۲

اَزِیْدَ۔ میں زیادہ کروں (ضَرَبَ) زِیَادَۃٌ سے جس کے معنی زیادہ ہونے اور زیادہ کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۵ ۲۱

اَزِیْدَنَّکُمْ۔ میں تم کو زیادہ دوں گا۔ اَزِیْدَنَّ زِیَادَۃٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۳ ۱۲

اِزَّیَّنَتْ۔ وہ مزین ہوگئی۔ تَزَیُّنٌ سے جس کے معنی زینت پانے اور آراستہ ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۰ ۴

اُزَیِّنَنَّ۔ میں زینت دونگا۔ آراستہ کروں گا تَزْیِیْنٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۵ ۱۲ ۴

فصل السین المھملہ

اَسَاءَ۔ اس نے برائی کی۔ اس نے برا کیا۔ اِسَاءَۃٌ سے جس کے معنی کسی برے کام کے انجام دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۴ ۲۰ ۱۸ ۲۵

اَسَأْتُمْ۔ تم نے برا کیا۔ تم نے برائی کی اِسَاءَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵ ۱۷

اَسَاطِیْرُ۔ کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں۔ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع، وہ جھوٹی خبر جس کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ گڑھ کر لکھدی گئی ہے سطورہ کہلاتی ہے ۹ ۱۸ ۱۴ ۱۸ ۱۹ ۵ ۲۰ ۲ ۲۶ ۳ ۲۵ ۸ ۲۶

اَسَاءُوْا۔ انہوں نے برا کیا۔ اِسَاءَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۰ ۲۱ ۲۰

اَسَاوِرَ۔ کنگن، پہنچیاں۔ سِوَارٌ کی جمع جس کے معنی کنگن اور پہنچی کے ہیں ۱۹ ۱۵ ۱۷ ۱۲ ۲۱ ۱۲

اَسْبَابٌ۔ رسیاں۔ ذرائع۔ علاقے۔ سَبَبٌ کی جمع سبب اصل میں اس رسی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ درخت پر چڑھا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے ہر اس

Marfat.com

نے کا نام سبب ہوا جو کسی دوسری شے کے توصل کا
ذریعہ ہو۔ ۲ ۱۱ ۳۴

اَسْبَاط ۔ قبیلے۔ ایک دادا کی اولاد۔ سِبْطٌ کی
جمع جس کے معنی پوتے اور نواسے دونوں کے آتے
ہیں مگر نواسے کے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے
جب اسباط یہود یا اسباط بنی اسرائیل کہا جائے تو
اس سے مراد وہ قبیلہ ہوتا ہے جو یک دادا کی اولاد ہو
۲ ۱۱ ۳۴ ۷ ۱۶۰ **اَسْبَاطًا**

اَسْبَغَ اس نے پورا کر دیا۔ اِسْبَاغٌ سے جس کے معنی
کامل کرنے اور پورا کر دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ
واحد مذکر غائب ۳۱ ۱۴

اِسْتَاْجَرْتَ۔ تو نے اجرت پر نوکر رکھا۔ اِسْتِیْجَارٌ
سے جس کے معنی اجرت پر نوکر رکھنے کے ہیں۔ ماضی
کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۲۶

اِسْتَاْجِرْهُ۔ تو اس کو اجرت پر نوکر رکھ لے۔ اِسْتَاْجِرْ
اِسْتِیْجَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ہ ضمیر
واحد مذکر غائب۔ ۲۶

اِسْتَاْذَنَ۔ اس نے اجازت چاہی۔ اِسْتِیْذَانٌ سے
جس کے معنی اجازت چاہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ
واحد مذکر غائب ۲۴ ۱۵

اِسْتَاْذَنَكَ۔ اس نے تجھ سے اجازت چاہی۔ اس
میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے ۲۴ ۱۵

اِسْتَاْذَنُوْكَ۔ انھوں نے تجھ سے اجازت چاہی
اِسْتَاْذَنُوْا۔ اِسْتِیْذَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب
کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۲۴ ۱۵

اِسْتِبْدَالٌ۔ بدلنا۔ تبدیل چاہنا۔ بروزن اِسْتِفْعَالٌ
مصدر ہے۔ ۲۴ ۱۴

اِسْتَبْرَقٌ۔ ریشم کا دبیز موٹا کپڑا۔ دیبا۔ ۲۴ ۱۵
۲۴ ۱۳ ۲۴ ۱۴

اِسْتَبْشِرُوْا خوشیاں مناؤ۔ بشارت پاؤ۔ اِسْتِبْشَارٌ
سے جس کے معنی بشارت پانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر۔ ۳۱ ۱۱

اِسْتَبَقَا۔ وہ دونوں دوڑے۔ ان دونوں نے ایک
دوسرے پر سبقت کی۔ اِسْتِبَاقٌ سے جس کے معنی
ایک کے دوسرے پر سبقت لیجانے کے ہیں۔ ماضی کا
صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ ۱۲ ۱۳

اِسْتَبِقُوْا تم سبقت کرو۔ اِسْتِبَاقٌ سے۔ امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر ۲۴ ۱۱ ۲۴ ۱۳

Marfat.com

اِسْتَجَابَ ۔ اس نے قبول کیا۔ اس نے مانا۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے۔ جس کے معنی قبول کرنے اور ماننے کے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۳ ع۱۵ پ۱۳ ع۱۲

اِسْتَجَابُوْا ۔ انھوں نے قبول کیا۔ انھوں نے مانا۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۹ ع۱۸ پ۱۱ ع۲۲ پ۱۸ ع۵

اِسْتَجَارَكَ ۔ اس نے تجھ سے پناہ مانگی۔ اِسْتَجَارَ اِسْتِجَارَۃٌ سے جس کے معنی پناہ مانگنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ۱۰

اِسْتَجِبْ ۔ میں قبول کروں گا۔ میں قبول کرتا ہوں۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۳ ع۱۱

اِسْتَجَبْتُمْ ۔ تم نے مان لیا۔ تم نے قبول کر لیا اِسْتِجَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۳ ع۱۲

اِسْتَجَبْنَا ۔ ہم نے اس کی فریاد سن لی۔ اس کی دعا قبول کر لی۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۱۷ ع۱۲

اُسْتُجِيْبَ ۔ وہ مان لیا گیا۔ وہ قبول کر لیا گیا۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲۵ ع۳

اِسْتَجِيْبُوْا ۔ تم حکم مانو۔ تم قبول کرو۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۹ ع۱۴ پ۲۵ ع۹

اِسْتَحْبَبُوْا ۔ انھوں نے عزیز رکھا۔ انھوں نے پسند کیا اِسْتِحْبَابٌ سے جس کے معنی عزیز رکھنے اور دوست رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۴ ع۱۱ پ۱۴ ع۱۲

اُسْتُحْفِظُوْا ۔ وہ نگہبان ٹھیرائے گئے۔ اِسْتِحْفَاظٌ سے جس کے معنی نگہبان بنانے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۶ ع۱۱

اِسْتَحَقَّ ۔ وہ حقدار ہوا۔ لائق ہوا۔ اِسْتِحْقَاقٌ سے جس کے معنی مستحق ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔ واحد مذکر غائب۔ پ۶

اِسْتَحَقَّا ۔ وہ دونوں حقدار ہوئے۔ اِسْتِحْقَاقٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب پ۶

اِسْتَحْوَذَ ۔ اس نے قابو میں کر لیا۔ اِسْتِحْوَاذٌ سے جس کے معنی قابو میں کر کے رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۲۸ ع۳

اِسْتِحْيَاءً ۔ شرمانا۔ حیا کرنا۔ بروزن اِسْتِفْعَالٌ مصدر پ۲

اِسْتَحْيُوْا ۔ جیتی رکھو۔ اِسْتِحْيَاءٌ سے۔ جس کے معنی جیتا رکھنے اور زندہ چھوڑنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۱ ع۱۴

اِسْتَخْرَجَهَا ۔ اس کو نکالا۔ اس کو نکلوایا۔

Marfat.com

اِسْتَخَفَّ جَہَا اِسْتِخْفَاجٌ سے جس کے معنی نکلوانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ ۳۱

اِسْتَخَفَّ اس نے عقل کھودی۔ اِسْتِخْفَافٌ سے جس کے معنی بیوقوف جاہل بنانے اور راہِ حق سے ہٹانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۵

اَسْتَخْلِصْہُ میں اس کو خالص کر رکھوں۔ اَسْتَخْلِصُ اِسْتِخْلَاصٌ سے جس کے معنی پسند کرنے اور خالص کر رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۴

اِسْتَخْلَفَ۔ اس نے حاکم کیا اس نے خلیفہ بنایا۔ اِسْتِخْلَافٌ سے جس کے معنی خلیفہ بنانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۸

اِسْتَرَقَ۔ اس نے چرایا اِسْتِرَاقٌ سے جس کے معنی چرانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۷

اِسْتَرْھَبُوْھُمْ۔ انھوں نے ان کو ڈرایا۔ اِسْتَرْھَبُوْا اِسْتِرْھَابٌ سے جس کے معنی ڈرانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۹

اِسْتَزَلَّھُمَا۔ اس نے ان کو بہکایا۔ اِسْتَزَلَّ اِسْتِزْلَالٌ سے جس کے معنی بہکانے اور لغزش کروانے کی تاک میں لگے رہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۳۶

اِسْتَسْقٰی۔ اس نے پانی مانگا۔ اِسْتِسْقَاءٌ سے جس کے معنی پانی مانگنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۰

اِسْتَسْقٰہُ۔ اس نے اس سے پانی مانگا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۹

اِسْتَشْھِدُوْا۔ تم گواہ کرو۔ تم گواہ لاؤ۔ اِسْتِشْھَادٌ سے جس کے معنی گواہ بنانے اور گواہی طلب کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۴۲

اُسْتُضْعِفُوْا۔ وہ ضعیف سمجھے گئے۔ کمزور خیال کئے گئے۔ اِسْتِضْعَافٌ سے جس کے معنی کمزور شمار کرنے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۷ ۳۴

اِسْتَضْعَفُوْنِیْ۔ انھوں نے مجھکو کمزور سمجھا۔ اِسْتَضْعَفُوْا۔ اِسْتِضْعَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۷

اِسْتَطَاعَ۔ اس سے ہو سکا۔ وہ کر سکا۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ان چیزوں کا

Marfat.com

تمام وکمال پایا جانا جن کی وجہ سے فعل سرزد ہو سکے استطاعت کہلاتا ہے۔ پ۴

اِسْتَطَاعُوْا۔ وہ کر سکے۔ ان سے ہو سکا۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۵ پ۲۱ پ۲۳ پ۲۸

اِسْتَطَعْتَ۔ تجھ سے ہو سکا۔ تو کر سکا۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۵

اِسْتَطَعْتُ۔ میں کر سکا۔ مجھ سے ہو سکا۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم پ۱۲

اِسْتَطَعْتُمْ۔ تم سے ہو سکا۔ تم کر سکے۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۰ پ۱۲ پ۲۷ پ۲۸

اِسْتَطْعَمَا۔ ان دونوں نے کھانا مانگا۔ اِسْتِطْعَامٌ سے۔ جس کے معنی کھانا طلب کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب پ۱۶

اِسْتَطَعْنَا۔ ہم سے ہو سکا۔ ہم کر سکے۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۱۲

اِسْتِعْجَالُهُمْ۔ ان کا جلدی مانگنا۔ ان کا عجلت کرنا۔ اِسْتِعْجَالٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ مصدر ہے۔ اِسْتِعْجَالٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ۱۱

اِسْتَعْجَلْتُمْ۔ تم نے جلدی کی۔ اِسْتِعْجَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۱۶

اِسْتَعِذْ۔ تو پناہ مانگ۔ اِسْتِعَاذَۃٌ سے جس کے معنی پناہ مانگنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۴ پ۱۴ پ۱۴

اِسْتَعْصَمَ۔ اس نے تھام رکھا۔ بچا لیا۔ اِسْتِعْصَامٌ سے جس کے معنی تھام رکھنے اور روک رکھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۲

اِسْتَعْلٰى۔ اس نے غلبہ چاہا۔ اس نے بلندی چاہی اِسْتِعْلَاءٌ سے۔ جس کے معنی بلندی چاہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۲

اِسْتَعْمَرَكُمْ۔ اس نے تم کو آباد کیا۔ اِسْتَعْمَرَ اِسْتِعْمَارٌ سے جس کے معنی آباد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ۱۲

اِسْتَعِيْنُوْا۔ تم مدد طلب کرو۔ اِسْتِعَانَۃٌ سے جس کے معنی مدد چاہنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۹ پ۱۰

اِسْتَغَاثَهُ۔ اس سے فریاد کی۔ اِسْتِغَاثَۃٌ سے جس کے معنی فریاد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ۱۰

Marfat.com

اِسْتَغْشَوْا۔ انہوں نے اپنے اوپر لپیٹ لیا۔ اِسْتِغْشَاءٌ سے۔ جس کے معنی اپنے اوپر پردہ ڈال لینے اور اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ یہاں کافروں کے نہ سننے کی طرف اشارہ ہے یا کپڑے لپیٹ کر بھاگنے کی طرف۔ پ۲۹

اِسْتِغْفَارٌ۔ مغفرت چاہنا۔ بخشش مانگنا۔ خواہ بذریعہ قول ہو یا بذریعہ فعل۔ بروزن اِسْتِفْعَالٌ مصدر ہے

اِسْتَغْفِرْ۔ تو بخشش مانگ، معافی مانگ۔ مغفرت چاہ اِسْتِغْفَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۴ پ۵ پ۱۰ پ۱۱ پ۱۲ پ۱۳ پ۲۶ پ۲۸

اِسْتَغْفَرَ۔ اس نے بخشش چاہی، اِسْتِغْفَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۱۱

اَسْتَغْفِرُ۔ میں بخشش مانگونگا۔ مغفرت چاہونگا۔ اِسْتِغْفَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۲ پ۲۶

اَسْتَغْفَرْتَ۔ خواہ تو نے بخشش مانگی۔ اِسْتِغْفَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اصل میں اَسْتَغْفَرْتَ تھا حسب تصریح شوکانی پہلی ہمزہ استفہام (جو یہاں تسویہ کے معنی میں تھی) حذف کر دی گئی کیونکہ آیت میں اَمْ اس کے معنی پر دلالت کرنے کے لئے موجود ہے اور حسب تصریح ابوحیان ہمزہ تسویہ باقی ہے اور دوسری ہمزہ جو ہمزہ وصل تھی وہ محذوف ہے۔[1] پ۲۸ پ۱۳

اَسْتَغْفِرَنَّ۔ میں بخشش چاہوں گا، میں معافی مانگونگا۔ اِسْتِغْفَارٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم۔ پ۲۸

اِسْتَغْفِرُوْا۔ تم بخشش چاہو۔ تم مغفرت مانگو۔ اِسْتِغْفَارٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۴ پ۱۱ پ۱۲ پ۲۸ پ۲۹

اِسْتَغْفَرُوْا۔ انہوں نے بخشش مانگی، انہوں نے مغفرت چاہی۔ اِسْتِغْفَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۵ پ۱۰۔

اِسْتَغْفِرُوْهُ۔ اس سے گناہ بخشواؤ، اس سے مغفرت طلب کرو۔ اِسْتَغْفِرُوْا صیغہ امر ضمیر واحد مذکر غائب پ۲۴ پ۱۵

اِسْتَغْفِرْهُ۔ تو اس سے بخشش چاہ، معافی مانگ۔ اِسْتَغْفِرْ صیغہ امر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ۲۸

اِسْتَغْفِرِیْ۔ (عورت) تو بخشوا۔ تو مغفرت چاہ۔ اِسْتِغْفَارٌ

[1] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۵ ص ۲۲۵ طبع مصر ۱۳۵۱ھ اور البحر المحیط ج ۸ ص ۲۷۳ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

سے، امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۱۲/۱۲

اِسْتَغْلَظَ۔ وہ موٹا ہوا۔ اِسْتِغْلَاظٌ سے جس کے معنی موٹے ہونے کے لئے تیار ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۶/۱۲

اِسْتَغْنٰی۔ اس نے بے پروائی کی۔ اِسْتِغْنَاءٌ سے جس کے معنی بے پروا ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲۸/۱۵ پ ۳۰ و ۷/۲۱

اِسْتَفْتَحُوْا۔ انہوں نے فیصلہ مانگا۔ انہوں نے فتح چاہی، اِسْتِفْتَاحٌ سے۔ جس کے معنی فتح چاہنے اور فیصلہ مانگنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۹/۱۴

اِسْتَفْتِهِمْ۔ تو ان سے پوچھ۔ اِسْتَفْتِ اِسْتِفْتَاءٌ سے جس کے معنی حکم دریافت کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱/۳۷ و ۹/۵

اِسْتَفْزِزْ۔ تو گھبرا لے۔ اِسْتِفْزَازٌ سے۔ جس کے معنی گھبرا لینے کے آتے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۷۶/۱۵

اِسْتَقَامُوْا۔ وہ سیدھے رہے۔ وہ قائم رہے، ثابت قدم رہے۔ اِسْتِقَامَةٌ سے جس کے معنی سیدھا راستہ پکڑنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۳۰/۴۱ پ ۲۴/۲ پ ۱۱/۲۶

اِسْتَقَرَّ۔ وہ اپنی جگہ ٹھیرا رہا۔ اِسْتِقْرَارٌ سے جس کے معنی ٹھیرے رہنے اور قرار پکڑنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۷۱/۲۷

اِسْتَقِمْ۔ تو سیدھا چلا جا، تو قائم رہ، تو ثابت قدم رہ۔ اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱۲/۱۱ پ ۲۵/۳

اِسْتَقِيْمَا۔ تم دونوں ثابت قدم رہو۔ اِسْتِقَامَةٌ سے۔ امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ۱۱/۱۲

اِسْتَقِيْمُوْا۔ تم سیدھے رہو، تم سیدھا راستہ اختیار کئے رہو۔ اِسْتِقَامَةٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰/۸ پ ۲۳/۱۵

اِسْتَكَانُوْا۔ وہ دب گئے۔ انہوں نے عاجزی کی اِسْتِكَانَةٌ سے۔ جس کے معنی دبنے اور عاجزی کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۷۶/۲۳ پ ۱۸/۴

اِسْتِكْبَارًا۔ غرور کرنا، بڑائی چاہنا۔ بروزن اِسْتِفْعَال مصدر ہے۔ استکبار یعنی اپنے آپ کو بڑا بنانا اگر شریعت کے حکم کے تحت ہو اور ایسے مقام اور ایسے وقت پر ہو جب کہ ایسا کرنا اس پر واجب ہو تو محمود ہے۔ ورنہ استکبار بمعنی غرور کرنے کے (یعنی اپنی بڑائی میں جھوٹ موٹ ان چیزوں کا اظہار جس کا وہ مستحق نہیں مذموم ہے)

Marfat.com

قرآن مجید میں اس کا استعمال دوسرے ہی معنی میں ہوا ہے۔ ۱۱ ۱۷ ۴

اِسْتَكْبَرَ۔ اس نے گھمنڈ کیا۔ اس نے غرور کیا اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱ ۴ ۲ ۱۳ ۱۵ ۲۹

اِسْتَكْبَرْتَ۔ تو نے غرور کیا۔ اِسْتِكْبَارٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۲۴ ۳

اَسْتَكْبَرْتَ۔ یہ تو نے غرور کیا، اصل میں اَ اِسْتَكْبَرْتَ تھا۔ دوسری ہمزہ جو وصلی تھی حذف ہو گئی۔ پہلی ہمزہ استفہام انکاری کی ہے ۲۳ ۱۴

اِسْتَكْبَرْتُمْ۔ تم نے تکبر کیا۔ غرور کیا۔ اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۲۵ ۲۰ ۳۱

اِسْتَكْبَرُوْا۔ انھوں نے گھمنڈ کیا۔ انھوں نے غرور کیا اِسْتِكْبَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲ ۴ ۸ ۹ ۱۱ ۱۳ ۱۵ ۱۸ ۲۰ ۱ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۱۱ ۱۲ ۱۶ ۱۷ ۲۲ ۱۶ ۱۹ ۲۳ ۹

اِسْتَكْبَرْتُ۔ میں نے بہت زیادہ (جمع) کر لیا۔ اِسْتِكْثَارٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو کثیر سمجھنے یا کسی کام کو بہت زیادہ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۹ ۱۳

اِسْتَكْثَرْتُمْ۔ تم نے بہت زیادہ (تابع) کر لیا۔ اِسْتِكْثَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۵ ۲

اِسْتَمْتَعَ۔ اس نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے کام نکالا اِسْتِمْتَاعٌ سے جس کے معنی فائدہ اٹھانے اور برتنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ۱۰ ۱۵

اِسْتَمْتَعْتُمْ۔ تم کام میں لائے تم نے فائدہ اٹھایا تم برت چکے۔ اِسْتِمْتَاعٌ سے ماضی کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر۔ ۵ ۱۰ ۱۵ ۲۶

اِسْتَمْتَعُوْا۔ انھوں نے فائدہ اٹھایا۔ اِسْتِمْتَاعٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۰ ۱۵

اِسْتَمْسَكَ۔ اس نے پکڑ لیا۔ اِسْتِمْسَاكٌ سے جس کے معنی پکڑے رہنے اور روکے رہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳ ۲۱ ۱۲

اِسْتَمْسِكْ۔ تو پکڑے رہ۔ اِسْتِمْسَاكٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۲۵ ۱۰

اِسْتَمَعَ۔ اس نے سن لیا۔ اِسْتِمَاعٌ سے جس کے معنی متوجہ ہو کر سننے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۴۱ ۴

اِسْتَمِعْ۔ تو سنا رہ، کان لگا۔ اِسْتِمَاعٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۶ ۱۷

Marfat.com

اِسْتَمِعُوْا۔ تم کان لگائے رہو۔ اِسْتِمَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۹ ع ۱۴ ۱۷

اِسْتَمَعُوْهُ۔ انہوں نے اس کو سنا۔ اِسْتَمَعُوْا اِسْتِمَاعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۱۷

اِسْتَنْصَرُوْكُمْ۔ انہوں نے تم سے مدد چاہی، اِسْتَنْصَرُوْا اِسْتِنْصَارٌ سے جس کے معنی مدد چاہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۱۰

اِسْتَنْصَرَهٗ۔ اس نے اس سے مدد مانگی، اِسْتَنْصَرَ۔ اِسْتِنْصَارٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۰

اِسْتَنْكَفُوْا۔ انہوں نے عار کی، اِسْتِنْكَافٌ سے جس کے معنی ننگ و عار کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۶

اِسْتَوَتْ۔ وہ ٹھیر گئی۔ اِسْتِوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب اِسْتِوَاءٌ کا استعمال جب علیٰ کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کے معنی استقرار (ٹھہرنے) اور ارتفاع (بلند ہونے اور چڑھنے) کے ہوتے ہیں پ ۱۸

اِسْتَوْقَدَ۔ اس نے آگ جلائی۔ اِسْتِيْقَادٌ سے جس کے معنی آگ جلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱

اِسْتَوٰى۔ اس نے قصد کیا۔ اس نے قرار پکڑا۔ وہ قائم ہوا، وہ سنبھل گیا، وہ چڑھا، وہ سیدھا بیٹھا۔ اِسْتِوَاءٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، استوا کے جب دو فاعل ہوتے ہیں تو اس کے معنی دونوں کے مساوی اور برابر ہونے کے آتے ہیں۔ جیسے لَا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (برابر نہیں ناپاک اور پاک) اور اگر فاعل دو نہیں تو سنبھلنے، درست ہونے اور سیدھے رہنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (پھر سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا) اور لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى (جب پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا) اس صورت میں استوار کے معنی ہیں کسی شے کا اعتدال ذاتی مراد ہے۔ جب اس کا تعدیہ علیٰ کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کے معنی چڑھنے، قرار پکڑنے اور قائم ہونے کے آتے ہیں جیسے وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (اور وہ (کشتی) جودی پہاڑ پر ٹھیری) اور لِتَسْتَوٗا عَلٰى

Marfat.com

ظُهُوْرِہٖ (تاکہ تم اس کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو) اور جب اس کا تعدیہ اِلیٰ کے ساتھ ہوتا تو اس کے معنی قصد کرنے اور پہنچنے کے ہوتے ہیں جیسے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ (پھر قصد کیا آسمان کی طرف)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے استواء علی العرش کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن حدیث میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی بیان کئے گئے ہیں اور مخلوق کے اوصاف میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے جیسے حی، سمیع، بصیر کہ یہ الفاظ اللہ عزوجل کے لئے بھی استعمال کئے گئے اور بندہ کے لئے بھی۔ لیکن دونوں جگہ ان کے استعمال کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے، کسی مخلوق کو سمیع و بصیر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان موجود ہیں۔ اب یہاں دو چیزیں ہوئیں ایک تو وہ آلہ کہ جو سننے اور دیکھنے کا مبدأ اور ذریعہ ہے یعنی کان اور آنکھ دوسرا اس کا نتیجہ اور غرض و غایت یعنی وہ خاص علم جو آنکھ سے دیکھنے اور کان کے سننے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس جب مخلوق کو سمیع و بصیر کہا جائیگا تو اس کے حق میں یہ مبدأ اور غایت دونوں چیزیں معتبر ہوں گی، جن کی کیفیات ہم کو معلوم ہیں۔ لیکن یہی الفاظ جب اللہ عزوجل کے متعلق استعمال کئے جائیں گے، تو یقیناً ان سے وہ مبادی اور کیفیاتِ جسمانیہ نہیں مراد لئے جاسکتے جو مخلوق کے خواص میں داخل ہیں اور جن سے جنابِ باری عز اسمہ قطعاً منزہ ہے۔ البتہ یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ سمع و بصر کا مبدأ اس ذاتِ اقدس میں بدرجۂ اتم موجود ہے اور اس کا نتیجہ یعنی وہ علم جو رویت و سماع سے حاصل ہوتا ہے اس کو بدرجۂ کمال حاصل ہے۔ رہا یہ کہ وہ مبدأ کیسا ہے اور دیکھنے اور سننے کی کیا کیفیت ہے تو ظاہر ہے کہ اس سوال کے جواب میں بجز اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس کا دیکھنا اور سننا مخلوق کی طرح نہیں۔ غرض اسی طرح اس کی تمام صفات کو سمجھنا چاہئے کہ صفت باعتبار اپنے اصل مبدأ و غایت کے ثابت ہے مگر اس کی کوئی کیفیت نہیں بیان کی جاسکتی۔ اور نہ کسی آسمانی شریعت نے کبھی انسان کو اس پر مجبور کیا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ان حقائق میں غور و خوض کرکے جو اس کی عقل و ادراک

Marfat.com

کی دسترس سے باہر ہیں بیکار اپنے عقل و دماغ کو پریشان کرے۔ اسی اصول پر استوا علی العرش کو بھی سمجھ لیجئے۔ کہ عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں اور "استوا" کا ترجمہ اکثر محققین نے تمکن و استقرار یعنی قرار پکڑنے اور قائم ہونے سے کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تخت حکومت پر اس طرح قابض ہوتا کہ نہ اس کا کوئی حصہ اور کوئی گوشہ حیطۂ اقتدار سے باہر ہو اور نہ قبضہ و تسلط میں کسی قسم کی کوئی مزاحمت اور گڑبڑ ہو۔ غرض سب کام اور انتظام درست ہو۔ اب دنیا میں بادشاہوں کی تخت نشینی کا ایک تو مبادا اور ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت یا غرض و غایت یعنی ملک پر پورا تسلط اور اقتدار اور نفوذ و تصرف کی قدرت حاصل ہونا۔ سو حق تعالیٰ کے "استوا علی العرش" میں یہ حقیقت اور غرض و غایت بدرجۂ کمال موجود ہے کہ تمام مخلوقات اور ساری کائنات پر پورا پورا تسلط و اقتدار اور مالکانہ اور شہنشاہانہ تصرف و نفوذ بے روک ٹوک صرف اسی کو حاصل ہے آیت شریفہ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ (پھر قرار پکڑا عرش پر اڑھاتا ہے رات پر دن کو کہ وہ اس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا ہوا اور آفتاب، ماہتاب اور ستارے (سب) اس کے حکم کے تابع ہیں) اور آیۃ شریفہ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ (پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا ہے کام کی، کوئی سفارش نہیں کر سکتا مگر اس کی اجازت کے بعد) سے بخوبی اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے۔ رہا "استوا علی العرش" کا مبدأ اس کی ظاہری صورت و کیفیت، پس دیگر صفات سمع و بصر کی طرح یقیناً اس کی کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس میں مخلوق کی صفت اور حدوث کا ذرا سا بھی شائبہ ہو۔ پھر وہ کیونکر ہے اور کس طرح ہے تو اس کی کیفیت کے لئے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (نہیں ہے اس کی طرح کا کسی کوئی) ہمارا کیا مایۂ علمی کہ اس کی کیفیت بیان کر سکیں۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (وہ تو جو کچھ لوگوں کے

Marfat.com

آگے پیچھے ہے سب جانتا ہے مگر لوگ اپنے علم سے
اس کا احاطہ نہیں کر سکتے)۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں الاستواء غیر مجہول و
الکیف غیر معقول والاقرار بہ ایمان و
الجحود بہ کفر رواہ ابن مردویہ واللالکائی فی
کتاب السنۃ[1] (استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت
عقل میں نہیں آسکتی۔ اس کا اقرار ایمان ہے اور انکار
کفر ہے) قاضی ابو العلاء صاعد بن محمد نے کتاب
الاعتقاد میں امام ابو یوسفؒ کی روایت سے امام
ابو حنیفہؒ کا یہ قول نقل کیا ہے لا ینبغی لاحد
ان یتفکر فی اللہ تعالیٰ شیئ من ذاتہ ولکن
یصفہ بما وصف بہ نفسہ لا یقول فیہ
برایہ شیئا تبارک اللہ تعالیٰ رب العلمین[2] (کسی کو
نہ چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی
ذات کے متعلق ذرا بھی زبان کھولے بلکہ اسی طرح
بیان کرے جس طرح کہ خود اللہ سبحانہ نے اپنے لئے
بیان فرمایا ہے اپنی رائے سے کچھ نہ کہے (بڑی
برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو رب ہے سارے جہان کا)

سچ ہے ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

پ ۱ ع ۳ | پ ۱ ع ۹ | پ ۲ ع ۷ | پ ۲ ع ۱۰ | پ ۳ ع ۳ | پ ۵ ع ۱۴ | پ ۱۲ ع ۱۲ | پ ۱۳ ع ۱۴ | پ ۱۳ ع ۱۲ | پ ۱۴ ع ۱۳ | پ ۱۴ ع ۱۳

اِسْتَوَیْتَ تو چڑھ چکا۔ اِسْتِوَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ
واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۸

اِسْتَوَیْتُمْ تم بیٹھ چکے۔ تم سوار ہوئے۔ اِسْتِوَاءٌ
سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۲۵

اِسْتَهْزِءُوْا تم ٹھٹھے کرتے رہو۔ اِسْتِهْزَاءٌ سے
جس کے معنی تمسخر کرنے اور ٹھٹھا کرنے کے ہیں۔ امر کا
صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۰

اُسْتُهْزِیَ اس سے ٹھٹھا کیا گیا۔ اِسْتِهْزَاءٌ سے
ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۳ ع ۱۳

اِسْتَهْوَتْهُ اس نے اس کو راستہ بھلا دیا۔ اِسْتِهْوَاءٌ
اِسْتَهْوَاءٌ سے جس کے معنی فریفتہ کرنے اور راستہ
بھلا دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب

[1] فتح البیان ج ۲ ص ۳۰۷ طبع مصر [2] روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۴۲ طبع مصر۔ [3] روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۴۲

Marfat.com

ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۵

اِسْتَایْئَسَ ۔ وہ ناامید ہوگیا۔ اِسْتِیْاَسٌ سے جس کے معنی مایوس ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۱

اِسْتَایْئَسُوْا ۔ وہ ناامید ہوگئے۔ اِسْتِیْاَسٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۱۳

اِسْتَیْسَرَ ۔ وہ میسر ہوا۔ وہ آسان ہوا۔ اِسْتِیْسَارٌ سے۔ جس کے معنی آسان ہونے اور میسر ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۸

اِسْتَیْقَنَتْهَا ۔ اس کا یقین کیا۔ اِسْتَیْقَنَتْ اِسْتِیْقَانٌ سے جس کے معنی یقین کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب هَا ضمیر واحد مونث غائب۔ ۱۴

اُسْجُدْ ۔ تو سجدہ کر۔ (نَصَرَ) سُجُوْدٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ سجود کی اصل تو عاجزی کرنا اور جھکنا ہے اور اسی اعتبار سے اللہ کے آگے جھکنے اور اس کی عبادت کرنے کو سجود کہا جاتا ہے۔ اور یہ انسان حیوانات جمادات سب کے حق میں عام ہے۔ سجود کی دو قسمیں ہیں ایک سجود تسخیری دوسرے سجود اختیاری۔ سجود تسخیر تو تمام مخلوقات کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ آیہ شریفہ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور ان کی پرچھائیاں صبح اور شام) جو اللہ پر یقین لایا خوشی سے سر رکھتا ہے اور جو نہ یقین لایا اس پر بھی بے اختیار اسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح اور شام زمین پر پسر جاتی ہیں یہی ہے ان کا سجدہ۔ مطلب یہ ہے کہ جواہر ہوں یا اعراض کوئی چیز اللہ کے حکم تکوینی سے باہر نہیں ہو سکتی اور اس کے نفوذ و اختیار کے سامنے سب مطیع و منقاد اور سربسجود ہیں ہر چیز ٹھیک دوپہر میں کھڑی ہے اس کا سایہ بھی کھڑا ہے۔ جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے سر شام زمین پر پڑ گیا جیسے نماز میں کھڑے سے رکوع رکوع سے سجدہ اسی طرح ہر چیز آپ کھڑی ہے اپنے سایہ سے نماز کرتی ہے کسی ملک میں کسی موسم میں اپنی طرف جھکتا ہے کہیں بائیں طرف۔ اور سجود اختیاری صرف انسان و جن غرضکہ جملہ مکلفین کے لئے خاص ہے

Marfat.com

جیسے آیت شریفہ فَاسْجُدُوا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوا (سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی) ہماری شریعت میں سجود سے نماز کا وہ خاص رکن مراد ہے جو نماز میں ادا کیا جاتا ہے یا تلاوتِ قرآن اور شکر کے وقت انجام دیا جاتا ہے۔ پ۱۹ ع۲۰ پ۲۱

اَسْجُدُ ۔ میں سجدہ کروں، سَجَدَ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ءَاَسْجُدُ میں ہمزہ اولی استفہام انکاری کی ہے۔ پ۱۵ ع۳

اُسْجُدُوْا ۔ تم سجدہ کرو، سَجَدَ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱ ع۴ پ۸ ع۷ پ۱۵ ع۱۹ پ۱۶ ع۱۷ پ۱۷ ع۳ پ۱۹ ع۱۴ پ۲۷ ع۷

اُسْجُدِیْ ۔ تو (عورت) سجدہ کر۔ سَجَدَ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر۔ پ۳ ع۱۳

اَسْحَارٌ ۔ صبح کے اوقات، سَحَرٌ کی جمع جس کے معنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کے ملنے کے ہیں اور اسی وجہ سے سحر صبح کے اول وقت کو کہتے ہیں۔ پ۲۷ ع۱۸

اِسْحٰقَ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ نبی تھے۔ خدا کے مقرب فرشتوں نے آپ کی ولادت کی بشارت آپ کے والدین کو اس وقت دی تھی جبکہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو عذاب دینے کے لئے جا رہے تھے۔ اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بڑھیا اور بانجھ ہو چکی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی بہت ہی بوڑھے ہو گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں سورۂ ہود، سورہ ابراہیم اور سورہ الذاریات میں فرشتوں کی آمد اور ان کی بشارت دینے کا قصہ تفصیل سے مذکور ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث مرفوع میں آپ کو الکریم بن الکریم کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے[1]۔ اسحٰق کے غیر منصرف ہونے کی وجہ ایک علمیت ہے دوسرے عجمہ۔ پ۱ ع۱۶ پ۲ ع۱۲ پ۱۲ ع۱۵ پ۱۳ ع۱۸ پ۱۶ ع۶ پ۱۷ ع۱۵ پ۲۰ ع۱۳ پ۲۳ ع۷

اَسْخَطَ ۔ اس نے بیزار کر دیا۔ اس نے غصہ دلایا۔ اِسْخَاطٌ سے۔ جس کے معنی بیزار کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۲۶

[1] صحیح البخاری باب ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت۔

Marfat.com

اَسَرَّ۔ اس نے چھپایا۔ آہستہ بات کی، چھپا کر کہا۔ اِسْرَارٌ سے جس کے معنی چھپانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۳/۸ ۲۸/۱۹

اَسْرِ۔ تورات کو لیکر چل۔ اِسْرَاءٌ سے جس کے معنی رات کو لیکر چلنے اور رات کو سفر کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۲/۴ ۱۴/۵ ۱۶/۱۲ ۱۹/۸ ۲۵/۱۳

اِسْرَارًا۔ چھپانا، آہستہ سے کوئی بات کہنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ ۲۹/۴

اِسْرَارَهُمْ۔ ان کا چھپا کر سرگوشیاں کرنا۔ اِسْرَارٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۶/۴

اِسْرَافًا۔ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا، زیادتی کرنا بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ اصل میں اسراف ہر کام میں انسان کے حد سے تجاوز کرنے کا نام ہے مگر اس کا استعمال خرچ کے بارے میں زیادہ مشہور ہے قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع اور محل کے لحاظ سے دونوں معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ ۲۹/۴

اِسْرَافَنَا۔ ہماری زیادتی، اِسْرَافٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ۳۱/۴

اِسْرَائِیْلَ۔ بروزن ابراہیم و اسمٰعیل علیت اور عجمہ کی بنا پر غیر منصرف ہے۔ یہ حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب ہے۔ عبرانی میں اس کے معنی اللہ کے برگزیدہ یا اللہ کے بندے کے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے دو نام ہوں، ایک یعقوب دوسرا اسرائیل ۴/۱۶

اُسَرِّحْكُنَّ۔ میں تم کو رخصت کر دوں اِسْرَاحٌ تَسْرِیْحٌ سے جس کے معنی چھوڑنے اور رخصت کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم كُنَّ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ ۲۸/۳۳

اَسْرَرْتُ۔ میں نے چھپایا۔ پوشیدہ طور پر کہا۔ اِسْرَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ ۲۹/۴

اَسْرَعُ۔ بہت جلدی کرنے والا۔ سُرْعَةٌ سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں افعل تفضیل کا صیغہ ۴/۱۰ ۱۱/۸

اَسْرَفَ۔ وہ حد سے تجاوز کر گیا۔ اِسْرَافٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲/۱۶

اَسْرَفُوْا۔ انھوں نے زیادتی کی۔ اِسْرَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲۴/۳

اَسَرُّوْا۔ انھوں نے چھپایا۔ انھوں نے پوشیدہ کیا

Marfat.com

اِسْرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲/۱۱ ۱۲/۱۲ ۱۷/۱ ۲۲/۱۲

اَسِرُّوْا ۔ تم چھپاؤ، تم چھپا کر کہو، اِسْرَاءٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۶/۱۲

اَسَرُّوْهُ ۔ انھوں نے چھپایا۔ اَسَرُّوْا صیغہ ماضی ھٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲/۱۲

اَسَرَّهَا ۔ اس کو چھپایا۔ اَسَرَّ صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَسَرَّ) ۷۷/۱۲

اَسْرَهُمْ ۔ ان کی جوڑ بندی، ان کی قید کی بندش اَسْر مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۸/۷۶

اَسْرٰی ۔ وہ رات کو لے گیا، اِسْرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَسْرِ) ۱/۱۵

اُسٰرٰی ۔ قیدی، اَسِیْرٌ کی جمع جس کے معنی قیدی کے ہیں۔ ۸/۷۶

اَسْرٰی ۔ قیدی، یہ بھی اَسِیْر کی جمع ہے ۸/۶۷ ۷۰/۸

اُسِّسَ ۔ اس کی بنیاد رکھی گئی تَاْسِیْسٌ سے جس کے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۱/۲

اَسَّسَ ۔ اس نے بنیاد رکھی تَاْسِیْسٌ سے ماضی کا صیغہ۔ واحد مذکر غائب۔ ۱۱/۲

اِسْطَاعُوْا ۔ وہ کر سکے، اصل میں اِسْتَطَاعُوْا تھا ت اور ط دو حرف قریب المخرج جمع ہوئے ت حذف ہوگئی (ملاحظہ ہو اِسْتَطَاعُوْا) ۹۷/۱۸

اِسْعَوْا ۔ تم دوڑو (فتح) سَعْیٌ سے جس کے معنی اصل میں تیز روی کے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے کوشش کرنے کو بھی سعی کہتے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۸/۱۲

اَسَفًا ۔ افسوس کرنا، پچھتانا۔ مصدر ۸/۱۸ ۱۵/۱۲ ۸۴/۱۲

اَسْفَارًا ۔ کتابیں، سِفْرٌ کی جمع جس کے معنی اس کتاب کے ہیں جو حقائق کو واضح کرتی ہے۔ ۵/۶۲

اَسْفَارِنَا ۔ ہمارے سفر، اَسْفَارٌ سَفَرٌ کی جمع جس کی معنی قطع مسافت کے ہیں، اَسْفَارٌ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۲۲/۸

اَسْفَرَ ۔ وہ روشن ہوا اِسْفَارٌ سے جس کے معنی روشن ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۴/۷۴

اَسْفَل ۔ سب سے نیچا، اَعْلٰی کی ضد۔ سُفُوْلٌ سے جس کے معنی نیچے ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ۔ ۵/۱۸ ۱۱/۲ ۲۱/۱۸ ۲۰/۲۰

اَسْفَلِيْنَ ۔ سب سے نیچے۔ اَسْفَل کی جمع ۱۳/۱۸ ۲۳/۱۸

Marfat.com

اَسَفُوْنَا۔ انھوں نے ہم کو غصہ دلایا یعنی وہ کام کیے جن پر عادۃً خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اَسَفُوْا اِیْسَافٌ سے جس کے معنی غصہ دلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب نَا ضمیر جمع متکلم ۲۵/۱۱

اَسَفٰی۔ افسوس، اہلِ عرب حسرت و غم کے موقعہ پر کہتے ہیں یَا اَسَفٰی (ہائے افسوس) ۱۳/۴

اَسْقِطْ۔ تو گرادے۔ اِسْقَاطٌ سے جس کے معنی گرا دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۹/۱۴

اَسْقَیْنٰکُمُوْہُ۔ ہم نے تم کو پلایا۔ اَسْقَیْنَا۔ اِسْقَاءٌ سے، جس کے معنی سیراب کرنے اور پلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲۹/۲۱

اَسْقَیْنٰکُمُوْہُ ہم نے تم کو اسے پلایا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۴/۲۱

اَسْقَیْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو پلایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۲۹/۲۱

اُسْکُنْ۔ تو رہا کر، تو رہ (نَصَرَ) سُکُوْنٌ سے اصل میں تو حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں مگر اس کا استعمال رہنے بسنے میں بھی ہوتا ہے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۵/۲

اَسْکَنَہٗ۔ ہم نے اس کو ٹھیرایا۔ اَسْکَنَا۔ اِسْکَانٌ سے جس کے معنی ٹھیرانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع متکلم مع ضمیر واحد مذکر غائب ۱۸/۱۴

اَسْکَنْتُ۔ میں نے بسایا ہے۔ اِسْکَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۳/۱۴

اُسْکُنُوْا۔ تم رہو بسو، سُکُوْنٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۹/۱۵

اَسْکِنُوْھُنَّ۔ ان (عورتوں) کو گھر رہنے کے واسطے دو، ان کو رہنے بسنے دو۔ اَسْکِنُوْا اِسْکَانٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ۶/۶۵

اِسْلَامٌ۔ دین اسلام، تابعداری کرنا، مسلمان ہونا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ شریعت میں اسلام کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس سے انسان کی جان اور مال محفوظ ہو جائے یعنی اسلام کا صرف زبان سے اقرار خواہ اعتقاد ہو یا نہ ہو۔ اس کا درجہ ایمان سے نیچے ہے آیت شریفہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (کہتے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے تو کہہ کہ تم ایمان نہیں لائے پر کہو کہ ہم مسلمان ہوئے) میں یہی اسلام مراد ہے دوسری صورت یہ ہے کہ زبان سے اعتراف کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ دل سے اعتقاد ہو عمل سے پورا کرے اور قضا و قدرِ الٰہی کے آگے گردن جھکا دے۔ آیتِ شریفہ مَنْ يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (جو یقین رکھتا ہے ہماری باتوں پر سو وہ حکمبردار ہیں) میں یہی اسلام مراد ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو ارشاد ہے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یاد کرو جب اس کو کہا اس کے رب نے کہ حکمبرداری کر تو بولا کہ میں حکمبردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا) یہاں بھی اسی دوسری قسم کے اسلام کا ذکر ہے اس کا درجہ ایمان سے بھی بڑھکر ہے ۱۳/۱۳۱ ۶/۵ ۲۳/۱۲ ۲۸/۹

اِسْلَامُكُمْ ۔ تمہارا اسلام لانا۔ اِسْلَام مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۶/۱۲

اِسْلَامُهُمْ ۔ ان کا اسلام لانا۔ اِسْلَام مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۹/۱۲

اَسْلِحَتَكُمْ ۔ تمہارے ہتیار۔ اَسْلِحَةٌ سِلَاحٌ کی جمع جس کے معنی ہتیار کے ہیں۔ اَسْلِحَة مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۵/۱۲

اَسْلِحَتَهُمْ ۔ ان کے ہتیار۔ اَسْلِحَةٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۵/۱۲

اَسْلَفَتْ ۔ وہ پہلے کر چکی۔ اس نے آگے بھیجا۔ اِسْلَافٌ سے جس کے معنی کسی کام کے اگلے وقت میں کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۱/۸

اَسْلَفْتُمْ ۔ تم آگے بھیج چکے۔ تم پہلے کر چکے۔ اِسْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۲۹/۵

اُسْلُكْ ۔ تو ڈال لے۔ تو داخل کر (نصر) سُلُوْكٌ سے جس کے معنی چلنے اور داخل ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۲/۲۰

اُسْلُكُوْهُ ۔ اس کو جکڑ دو، اس کو داخل کرو۔ اُسْلُكُوْا سُلُوْكٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اور هُ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۹/۵

اُسْلُكِيْ ۔ تو چل۔ سُلُوْكٌ سے، امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۱۵/۷۱

اَسْلَمَ ۔ وہ اسلام لایا۔ مسلمان ہوا۔ تابعدار ہوا۔ اِسْلَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲/۳ ۱۴/۴۹ ۸/۶۱ ۲۱/۱۱

اَسْلِمْ ۔ تو حکمبرداری کر۔ اِسْلَامٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۳۱/۲

Marfat.com

اُسْلِمَ ۔ میں تابعدار ہوں۔ اِسْلَامٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ۴۴/۱۲

اَسْلَمَا ۔ دونوں نے حکم مانا۔ اِسْلَامٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ۳۷/۴

اَسْلَمْتُ ۔ میں حکبردار ہوا۔ میں حکبردار ہوئی۔ اِسْلَامٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱/۱۲ ب ۱۸/۱۲

اَسْلَمْتُمْ ۔ تم تابع ہوئے۔ تم اسلام لائے، اِسْلَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۶/۲

اَسْلَمْنَا ۔ ہم مسلمان ہوئے۔ اِسْلَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۶/۱۴

اَسْلَمُوْا ۔ وہ تابع ہوئے، وہ حکبردار ہوئے، مسلمان ہوئے۔ اِسْلَامٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲/۲ ب ۲۱/۱۲

اَسْلِمُوْا ۔ حکبردار رہو۔ اِسْلَامٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۴/۱۲ ب ۲۳/۳

اَسْلَنَا ۔ ہم نے بہا دیا۔ اِسَالَۃٌ جس کے معنی بہانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۳۲/۸

اِسْمٌ ۔ نام۔ جس سے کسی شے کی ذات معلوم کی جا سکے ۱ ب ۸/۳ ۱۱ و ۱۷/۱۳ ۱۵ ب ۲۶/۱۴ ۱۳ و ۲۷/۱۴ ۲۶ و ۲۹/۱۴ ۲۸ و ۳۰/۱۲ ۲۱

اَسْمَآءَ ۔ نام۔ اِسْمٌ کی جمع ۱ ب ۳۱/۲ ب ۹/۴ ب ۱۵/۱۲ ۱۶ ب ۲۷/۱۶ ب ۴۸/۶ ۔

اَسْمَآئِہٖ ۔ اس کے نام۔ اِسْمَاءٌ مضاف۔ ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۹/۱۲

اَسْمَآئِھِمْ ۔ ان کے نام، اَسْمَاءٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۰۵/۴

اِسْمَعْ ۔ تو سُن۔ سَمَاعٌ اور سَمَاعَۃٌ سے جس کے معنی سننے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۵/۴

اَسْمَعُ ۔ میں سنتا ہوں۔ سَمَاعٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۴۶/۱۱

اَسْمِعْ ۔ کیا خوب سنتا ہے۔ قرآن مجید میں فعلِ تعجب ہو کر مستعمل ہوا ہے۔ آیت شریفہ اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ میں ہے (کیا خوب دیکھتا اور سنتا ہے) ۳۸/۱۹

اَسْمِعْ بِھِمْ ۔ کیا خوب سنتے ہیں۔ اَفْعِلْ بِھِمْ۔ کے وزن پر ہے۔ افعال تعجب میں سے ہے۔ ۳۸/۱۹

اِسْمَعُوْا ۔ تم سنو۔ سنتے رہو۔ سَمَاعٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲ ب ۱۱/۱۳ ۱۱ ب ۴۱/۱۶ ۲۵

اِسْمَعُوْنِ ۔ مجھ سے سن لو۔ اِسْمَعُوْا سَمَاعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ ی متکلم کی

Marfat.com

محذوف ہے ۔

اَسْمَعَهُمْ ۔ ان کو سنا دیا۔ اَسْمَعَ اِسْمَاعٌ سے جس کے معنی سُنا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔

اِسْمٰعِیْلَ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ قرآن مجید نے آپ کو صادق الوعد کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ آپ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درگاہ باری میں نیک فرزند کے عطا کرنے کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور غلام حلیم کے الفاظ میں حضرت اسمٰعیلؑ کے تولد کی بشارت دی ہمارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی کی نسل سے ہیں۔

اسمٰعیل عجمی نام ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے "اسمع" اور "ایل" جس کے معنی عبرانی میں ہوتے ہیں "میری دعا سن اے اللہ" کہا جاتا ہے کہ یہی وہ الفاظ ہیں جو طلب فرزند کی دعا کرتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ورد زبان تھے۔ دعا قبول ہوئی تو آپ نے مبارک بیٹے کو اسی نام سے موسوم فرمایا۔ لیکن علامہ محمود آلوسی اس کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں وادراہ فی غایۃ البعد (مجھے یہ بات بہت بعید معلوم ہوتی ہے) بعض نے اسمٰعیل کے عربی معنی اللہ کے مطیع کے بیان کئے ہیں[1]۔ بہرحال اسمٰعیل کے غیر منصرف ہونے کی وجہ علمیت اور عجمہ ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عورتوں نے کمر پٹی باندھنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ سے سیکھا انھوں نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گذاری کے لئے کمر باندھی تھی تاکہ اُن کے دل میں ان کی طرف سے جو میل پیدا ہو گیا ہو اُسے مٹا دیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جو شیر خوار بچہ تھے۔ بیت اللہ کے نزدیک زمزم کے اوپر مسجد کے بالائی حصہ میں ایک بڑے درخت کے

[1] ملاحظہ ہو روح المعانی ج ۱ ص ۱۴۱ طبع مصر۔

Marfat.com

پاس لیکر آئے۔ ان دنوں مکہ کی سرزمین پر نہ کوئی متنفس آباد تھا، نہ پانی کا نام و نشان تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں کو یہیں چھوڑا اور ان کے پاس ایک تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی رکھکر روانہ ہونے لگے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہنے لگیں کہ ابراہیم ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں چلے جہاں نہ کوئی انیس ہے اور نہ کوئی شے۔ وہ بار بار ان سے یہی کہتی رہیں مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تب کہنے لگیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے، فرمایا ہاں، کہنے لگیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا اس کے بعد وہ لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے چلتے چلتے جب ایک ایسے ٹیلہ کے پاس پہنچے جہاں سے وہ نظر نہیں آسکتے تھے تو انھوں نے بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ الآیہ یہ پوری دعا قرآن مجید میں مذکور ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ان کی والدہ دودھ پلاتی رہیں اور وہی پانی پیتی رہیں۔ آخر جب مشکیزہ کا پانی ختم ہو گیا اور یہ خود اور ان کے صاحبزادے پیاس سے بیتاب ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ بچہ ہاتھ پیر پٹکنے اور بلکنے لگا تو ان سے بچہ کا بلکنا اور ہاتھ پیر پٹکنا دیکھا نہ گیا اور اس خیال سے اٹھکر چلیں کہ بچہ کو اس حالت زار میں اپنی آنکھ سے نہ دیکھیں ان کو اپنے سے سب سے زیادہ نزدیک صفا کی پہاڑی نظر آئی۔ یہ اس کے اوپر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف رخ کرکے دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی نظر پڑے مگر کوئی دکھائی نہیں دیا۔ آخر صفا سے اتریں اور جب وادی میں پہنچیں تو دوپٹہ کے دامن اٹھائے اور حیران پریشان انسان کی طرح تیزی سے دوڑنے لگیں۔ وادی کو طے کرکے مروہ پر آئیں نظر اٹھا کر دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی دکھائی دے مگر کوئی نظر نہ پڑا۔ غرض اسی طرح انھوں نے سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہی وہ سعی بین الصفا والمروہ" ہے پھر جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سُنی، چونک کر دل میں کہنے لگیں کہ خاموشی کے ساتھ

Marfat.com

سننا چاہیے، کان لگا کر سنا تو پھر آواز آئی، کہنے لگیں تم نے اپنی آواز تو سنا دی اگر تم کچھ مدد کر سکتے ہو تو کرو، اب ان کو زمزم کے موجودہ مقام پر فرشتہ نظر پڑا، اس نے اپنی ایڑی سے اس جگہ کو کھودا۔ یا بازو سے اشارہ کیا تو پانی جاری ہو گیا اور یہ اپنے ہاتھوں سے اس کے چار طرف باڑھ بنانے لگیں اور مشکیزہ میں پانی بھرنے لگیں لیکن پانی ان کے بھرنے کے بعد بھی برابر ابلتا رہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسمٰعیلؑ کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اسی حال پر چھوڑ دیتیں تو زمزم بہتا چشمہ ہوتا۔ پس انھوں نے خود بھی پانی پیا اور اپنے بچہ کو بھی پلایا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ تم ضائع ہونے سے نہ ڈرو، یہ مقام بیت اللہ ہے اس کی تعمیر اس لڑکے اور اس کے باپ کے ہاتھوں انجام پائیگی، اور اللہ تعالیٰ اہل اللہ کو ضائع نہیں کرتا۔ بیت اللہ کا حصہ زمین سے ٹیلہ کی طرح مرتفع تھا نالے آتے تھے تو اس کے داہنے بائیں گزر جاتے تھے اسی زمانے میں جرہم کی ایک جماعت یا ان کا ایک خاندان کداء (مکہ کے بالائی حصہ) سے آتے ہوئے ان کے قریب سے گزرے اور مکہ کے زیرین حصہ میں فروکش ہوئے انھوں نے جو پرندا اڑتے دیکھے تو کہنے لگے کہ یقیناً یہ پرند پانی پر منڈلا رہے ہیں۔ ہم نے تو اس وادی میں کبھی پانی نہیں دیکھا چنانچہ انھوں نے ایک یا دو آدمی اس کی تلاش میں بھیجے۔ وہ پانی پر آموجود ہوئے اور جا کر ان لوگوں کو مطلع کیا سب کے سب وہاں سے چل کھڑے ہوئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کے پاس موجود تھیں چنانچہ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نزدیک اترنے کی ہم کو اجازت دیتی ہیں فرمانے لگیں ہاں لیکن تمہارا پانی میں کوئی حق نہیں ہوگا کہنے لگے بہتر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ باہمی انس کو پسند فرماتی تھیں اس لئے ان کو اجازت دینا مناسب معلوم ہوا۔ چنانچہ وہ لوگ یہاں فروکش ہو گئے اور باقیماندہ اہل خاندان کے پاس آدمی روانہ کئے کہ وہ بھی یہاں آکر آباد ہو گئے۔ یہانتک کہ جب وہاں بنی جرہم کے متعدد خاندان آباد ہو گئے

Marfat.com

اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بچے سے جوان ہوئے اور ان سے عربی زبان سیکھی تو حضرت اسمٰعیل ؑ ان لوگوں کو بہت بھائے اور جوان ہونے پر بہت پسند آئے پس جب ذرا ہوشیار ہوئے تو ان لوگوں نے اپنی خاندان کی ایک لڑکی سے آپ کی شادی کردی اس اثنا میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ انتقال فرماگئیں آپ کے نکاح کے بعد ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اہل عیال کی خبر گیری کے لئے تشریف لائے مگر آپ کو نہ پایا آپ کی اہلیہ سے آپ کا حال دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ روزی کی تلاش میں باہر گئے ہوئے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزران کی کیفیت اور گھر بار کی حالت دریافت کی وہ کہنے لگی ہم تکلیف میں ہیں ہم تنگی اور سختی میں ہیں۔ غرض اس نے حضرت سے شکایت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام لوٹ کر آئے تو آپ کو کچھ محسوس ہوا دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا وہ (توہین آمیز انداز میں) کہنے لگی ہاں اس اس طرح کے ایک بڑے میاں آئے تھے انھوں نے آپ کے متعلق ہم سے دریافت کیا پس میں نے ان کو آپ کی خبر دی اس پر انھوں نے ہماری گزران کے متعلق پوچھا میں نے اپنی تنگی اور سختی سے ان کو مطلع کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے دریافت کیا پھر انھوں نے کیا حکم دیا جواب دیا کہ مجھے یہ حکم دے گئے کہ میں تم کو ان کا سلام پہنچادوں اور وہ یہ بھی فرماگئے ہیں کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد ماجد تھے مجھکو یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں چھوڑدوں، اس لئے تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ چنانچہ آپ نے ان کو طلاق دیدی اور ان ہی لوگوں میں سے ایک دوسری عورت سے شادی کرلی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر تشریف لائے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پاکر ان کی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے آپ کے متعلق دریافت کیا وہ کہنے لگیں ہمارے لئے روزی کی تلاش

Marfat.com

میں گئے ہوئے ہیں حضرت نے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے گزر بسر کی کیا صورت ہے کہنے لگیں خیریت ہے اچھی طرح گزر رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے آپ نے پوچھا کھانے کو کیا ملتا ہے جواب دیا گوشت آپ نے فرمایا اور پینے کو؟ کہنے لگیں پانی آپ نے دعا کی اللھم بارک لھم فی اللحم والماء (اے اللہ ان کو گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دنوں ان لوگوں کے پاس اناج نہیں تھا ورنہ اگر اناج ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے۔ مکہ کے علاوہ جہاں کہیں ان دونوں پر کوئی شخص اکتفا کرتا ہے یہ موافق مزاج نہیں پڑتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے شوہر آئیں تو ان کو سلام کہنا اور حکم دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ محفوظ رکھیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا کہنے لگیں ہاں اچھی شکل و ہیئت کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے اور ان کی تعریف کی انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق دریافت کیا میں نے ان کو اطلاع دی، پوچھنے لگے گزران کس طرح ہے میں نے عرض کیا ہم لوگ خوش و خرم ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا پھر انہوں نے تم کو کچھ حکم دیا جواب دیا ہاں آپ کو سلام کہہ گئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ محفوظ رکھنا۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد ماجد تھے اور تم چوکھٹ ہو مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں اپنے پاس سے جدا نہ کروں۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر تشریف لائے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام زمزم کے قریب اسی بڑے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تیر درست کر رہے تھے انہوں نے جو آپ کو آتے دیکھا کھڑے ہو گئے دونوں نے وہی طرز عمل اختیار کیا جو ایک شفیق باپ اپنے بیٹے کے لئے اور ایک سعادتمند بیٹا اپنے باپ کے لئے کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اسمٰعیل مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حکم دیا ہے حضرت اسمٰعیل نے عرض کیا آپ تعمیلِ حکم کیجئے آپ نے فرمایا تم میری مدد کرو گے۔ عرض کیا کرونگا۔ فرمایا مجھے خدا نے

Marfat.com

حکم دیا ہے کہ میں یہاں بیت اللہ کی تعمیر کروں اور اس مرتفع حصۂ زمین کی طرف اشارہ کیا پھر دونوں نے ملکر بنیادیں کھڑی کیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تو پتھر ڈھوتے جاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ عمارت بلند ہوئی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مقام کا پتھر لے کر آئے اب ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر تعمیر فرمانے لگے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آپ کو پتھر لا لا کر دیتے گئے۔ اور یہ دعا دونوں کی ورد زبان تھی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (اے ہمارے پروردگار ہمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ہو بیشک تو ہی ہے دعاؤں کا سننے والا اور جاننے والا) غرض یہی دعا پڑھتے ہوئے دونوں مقدس باپ بیٹوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے اس کا دورہ پورا کیا۔ حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں وھذا الحدیث من کلام ابن عباس وموشح برفع بعضہ وفی بعضہ غرابۃ وکانہ مما تلقاہ ابن عباس عن الاسرائیلیات (یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جس کا بعض حصہ کلام نبوی ہونے سے مزین ہے اور بعض حصہ میں غرابت ہے جو غالباً ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسرائیلیات سے لیا ہے) صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ پر) جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو آپ اندر داخل ہونے سے باز رہے اور حکم دیا کہ ان کو مٹا دیا جائے چنانچہ تعمیل ارشاد ہوئی۔ آپ کی نظر جب ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویروں پر پڑی کہ ازلام (تقسیم کے لئے جوئے کے تیر) ان کے ہاتھوں میں ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ کی ان پر مار ہو خدا کی قسم ان میں کسی نے بھی کبھی ان تیروں سے تقسیم نہیں چاہی صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے لئے اس دعا سے تعوذ

سلہ صحیح بخاری باب یزفون النسلان فی المشی سلہ البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۵۶ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

سلہ ملاحظہ ہو "ازلام" سلہ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ "واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا"

Marfat.com

فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی اسی دعا حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہما السلام کے لئے تعوذ کرتے تھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ (میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ذریعہ ہر شیطان اور تمام جانوران گزندہ اور ہر نظر بد سے جو ضرر رساں ہو پناہ مانگتا ہوں۔[1]) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کا واقعہ قرآن مجید میں سورۃ الصافات میں تفصیل سے مذکور ہے پ ۲۳ ع ۱ پ ۲۳ ع ۲ پ ۲۳ ع ۳ پ ۲۳ ع ۴ پ ۲۳ ع ۵

اِسْمٰعِیْلَ ۔ اس کا نام، اسم مضاف، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱ ع ۱۴ پ ۳ ع ۱۲ پ ۱۶ ع ۴ پ ۱۸ ع ۱ پ ۲۸ ع ۲

اَسِنَ ۔ سخت بدبودار۔ اَسَنٌ سے جس کے معنی سخت بدبودار ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ پ ۲۶ ع ۶

اَسْوَءَ ۔ سب سے برا۔ سَوْءٌ سے جس کے معنی برا ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ پ ۲۲ ع ۱۸

اَسْوَاق ۔ بازاریں۔ سُوْقٌ کی جمع جس کے معنی بازار کے ہیں پ ۱۸ ع ۱۶ و ۱۷

اَسْوَدِ کالا۔ سَوَادٌ سے جس کے معنی سیاہ ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

اِسْوَدَّتْ ۔ وہ سیاہ ہوئی۔ اِسْوِدَادٌ سے جس کے معنی سیاہ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ہے۔

اَسْوِرَۃٌ ۔ کنگن۔ سِوَارٌ کی جمع جس کے معنی کنگن اور پہنچی کے ہیں۔ پ ۲۵ ع ۱۱

اُسْوَۃٌ ۔ چال، ڈھنگ، نمونہ عمل۔ اسم ہے۔ غیر کی پیروی و اتباع میں انسان جس چال پر ہوتا ہے اس کا نام اسوہ ہے۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بری منفعت پہنچانے والی ہو یا ضرر رساں۔ پ ۲۱ ع ۱۴ و پ ۲۸ ع ۲

اٰسٰی ۔ میں افسوس کروں (سَمِعَ) اَسًی سے جس کے معنی سخت غمگین ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم اٰسٰی اصل میں وَاْسَیٰ تھا۔ دوسری ہمزہ الف سے بدل گئی ہے۔

اَسِیْرًا ۔ قیدی۔ اُسَارٰی اور اَسْرٰی جمع پ ۲۹ ع ۱۹

اِسْئَلْ ۔ تو سوال کر۔ پوچھ لے۔ (فَتَحَ) سُؤَالٌ سے جس کے معنی مانگنے یا دریافت کرنے کے آتے ہیں۔ امر کا

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی۔

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱/۱۵ ۱۳/۱۲ ۱۵/۱۲ ۱۸/۶ ۱۹/۳ ۲۵/۱۰

اَسْئَلُكَ ۔ میں تجھ سے پوچھوں، دریافت کروں

اَسْئَلَ سُؤَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ كَ

ضمیر واحد مذکر حاضر۔ ۱۲/۳

اَسْئَلُكُمْ ۔ میں تم سے مانگتا ہوں۔ اس میں كُمْ ضمیر

جمع مذکر حاضر ہے ۷/۱۶ ۱۲/۳ ۱۹/۳ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴

۲۳/۱۴ ۲۵/۴

اِسْئَلُوْا ۔ تم مانگو، تم پوچھو، سُؤَالٌ سے امر کا صیغہ

جمع مذکر حاضر ۵/۲ ۱۳/۱۲ ۱۷/۶ ۲۸/۸

اِسْئَلُوْهُمْ ۔ ان سے پوچھو، ان سے دریافت کرو،

اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۷/۵

اِسْئَلُوْهُنَّ ۔ ان عورتوں سے مانگو، ان سے پوچھو

اس میں هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ہے۔ ۳۳/۴

اِسْئَلْهُ ۔ تو اس سے پوچھ، اِسْئَلْ صیغہ امر، هُ ضمیر

واحد مذکر غائب ۱۷/۴

اِسْئَلْهُمْ ۔ تو ان سے پوچھ۔ اس میں هُمْ ضمیر

جمع مذکر غائب ہے۔ ۹/۱۱

فصل الشین المعجمہ

اَشَآءُ ۔ میں چاہوں (فتح) مَشِیْئَۃٌ سے جس کے معنی

چاہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۹/۴

اَشَارَتْ ۔ اس نے اشارہ کیا۔ ہاتھ سے بتلایا۔ اِشَارَۃٌ

سے، جس کے معنی اشارہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مونث غائب۔ ۱۶/۵

اَشْتَاتًا ۔ جدا جدا۔ طرح طرح۔ شَتٌّ اور شَتَاتٌ

کی جمع جس کے معنی پراگندہ اور متفرق کے ہیں ۱۸/۲۰ ۱۴/۲۰

اِشْتَدَّتْ ۔ وہ سخت ہوگئی۔ اِشْتِدَادٌ سے جس کے

معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ

واحد مونث غائب ۱۳/۱۵

اِشْتَرَوْا ۔ انھوں نے مول لیا۔ انھوں نے بیچا۔

اِشْتِرَاءٌ سے۔ جس کے معنی بیچنے اور خریدنے دونوں

کے آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱/۱۱ ۳۱ و ۱۰۲

۷/۸ ۴۱/۹ و ۱۰ ۷/۸

اِشْتَرٰى ۔ اس نے خریدا۔ اِشْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ

واحد مذکر غائب ۱۱/۲

اِشْتَرٰىهُ ۔ اس نے اس کو خرید کیا۔ اس میں هُ ضمیر

واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۲/۲ ۱۳/۱۲

اِشْتَعَلَ ۔ شعلہ نکلا۔ اس نے آگ پکڑی۔ اِشْتِعَالٌ

Marfat.com

ی جس کے معنی شعلہ بھڑکنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب یہاں مجازاً بڑھاپے سے سر سفید ہونا مراد ہے۔ ۱۶/۴

اِشْتَمَلَتْ۔ وہ مشتمل ہے۔ اِشْتِمَالٌ سے جس کے معنی مشتمل ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۹/۳

اِشْتَهَتْ۔ اس نے خواہش کی۔ اس نے رغبت کی اِشْتِهَاءٌ سے۔ جس کے معنی خواہش کرنے اور رغبت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۲۱/۱۷

اَشِحَّةً۔ حریص لوگ۔ کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے والے شَحِیْحٌ کی جمع جس کے معنی حریص کے ہیں ۳۳/۱۹

اَشَدَّ۔ نہایت سخت۔ شِدَّةٌ سے جس کے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ

۱/۱۰ ب ۲/۹ ۲/۱۲ ۲/۱۸ ۵/۶ ۶/۸ ۶/۱۵ ب ۱۰/۱۴ ۱۱/۱ ب ۱۶/۲۸ ۱۶/۱۶۳

۱۸/۱۱ ب ۲۱/۳ ۲۲/۱۷ ۲۳/۵ ۲۳/۱۰ ۲۳/۱۳ ۲۳/۱۴۰ ۲۵/۷ ب ۲۶/۶ ۱۷

۲۷/۵ ب ۲۹/۱۲ ۳۰/۴

اَشِدَّآءُ۔ زور آور۔ شَدِیْدٌ کی جمع جس کے معنی سخت، قوی اور زور آور کے ہیں ۲۶/۱۱

اُشْدُدْ۔ تو سخت کر دے۔ تو مضبوط کر۔ (نَصَرَ، ضَرَبَ) شَدٌّ سے جس کے معنی قوی اور مضبوط کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۱/۱۲ ب ۱۶/۱

اَشُدَّكُمْ۔ تمہارا زورِ جوانی، تمہارا پورا زور۔ اَشُدَّ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ اشد کے معنی ہیں قوت عقل و تمیز کا مکمل ہونا یہ واحد ہے یا جمع اس بارے میں علماءِ لغت کے پانچ قول ہیں بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ اُنُک کی طرح سے لفظاً اور معناً واحد ہے مگر جمع کے وزن پر آیا ہے اور ان دونوں لفظوں کی اس خصوصیت میں کوئی اور نظیر نہیں ابن الانباری وغیرہ کا یہی خیال ہے[۱]۔ لیکن علامہ ابوحیان اندلسی نے سورۃ انعام کی تفسیر میں تصریح کی کہ یہ بات اس لئے ٹھیک نہیں کہ مفردات میں کوئی لفظ جو باعتبار وضع اَفْعُلٌ کے وزن پر ہو موجود نہیں[۲]

---

[۱] ابوحیان نے ابن الانباری کا مختار ہی بیان کیا ہے لیکن علامہ محمود آلوسی کا بیان ہے کہ ابن الانباری نے اس کو شُدٌّ (بالضم) کی جمع بتایا ہے۔ جیسے وُدٌّ اور اُوْدٌّ ملاحظہ ہو روح المعانی ج ۸ ص ۴۰ طبع مصر

[۲] البحر المحیط ج ۴ ص ۲۵۳ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔

Marfat.com

علامہ زمخشری سورۂ حج کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ ان الفاظ جمع میں سے ہے جن کے لئے واحد کا استعمال نہیں ہوتا جیسے اَسِدَّۃٌ، قُنُوْدٌ، اَبَاطِیْلُ وغیرہ گویا متعدد اشیاء میں شدت اور قوت کا پایا جانا مراد ہے اس بنا پر بلفظ جمع اس کا استعمال کیا گیا[۱] مگر علامہ موصوف نے جو الفاظ بطور مثال پیش کئے ہیں ان سب کا واحد مستعمل ہے چنانچہ اَسِدَّۃٌ کا سَدٌّ قُنُوْدٌ کا قَنَدٌ اور اَبَاطِیْلُ کا واحد بَاطِلٌ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ کی بجائے اگر اَبَابِیْلُ عَبَادِیْدُ، مَدَاکِیْرُ وغیرہ کو بطور مثال پیش کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ بعض علما اس کو شَدٌّ کی جمع بتاتے ہیں جس کے معنی تقویت اور ارتفاع کے ہیں جیسے کَلْبٌ سے اَکْلُبٌ بعض شِدٌّ کی جمع بتاتے ہیں جیسے ذِئْبٌ سے اَذْؤُبٌ علامہ مجد الدین فیروز آبادی قاموس میں رقمطراز ہیں کہ یہ دونوں جمعیں سنی نہیں گئیں بلکہ صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ سیبویہ جو لغت و عربیت کے امام ہیں اس کا واحد شِدَّۃٌ بیان کرتے ہیں۔ امام جوہری نے تصریح کی ہے کہ معنی کے اعتبار سے تو یہ درست ہے لیکن فِعْلَۃٌ کی جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر آتی نہیں[۲]۔ مجد الدین فیروز آبادی بھی اس بارے میں ان کے ہمزبان ہیں لیکن ان کا اعتراض سیبویہ پر صحیح نہیں کیونکہ نِعْمَۃٌ کی جمع اَنْعُمٌ موجود ہے

جس طرح اَشُدَّ کی لفظی تحقیق میں اختلاف ہے۔ اسی طرح ائمہ میں اس کے زمانہ کے تعین میں بھی اختلاف ہے کہ کس وقت انسان اس حالت پر پہنچتا ہے چونکہ اس زمانہ کے تعین کی بنیاد محض اجتہاد رائے اور ظنِ غالب پر ہے اس لئے اس میں اختلاف ہونا لازمی تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی مدت پچیس سال ہے اکابر تابعین میں سے عکرمہ کا بھی یہی قول ہے[۳]۔ بعض علماء کے نزدیک اس کی ابتداء بلوغ سے شروع ہو جاتی ہے۔ بعض اٹھارہ سال بعض تیس بعض پینتیس بعض چالیس سال پر اس کی ابتداء بتاتے ہیں۔ قاموس میں اس کا زمانہ اٹھارہ

[۱] تفسیر کشاف ج ۳ ص ۲۶ طبع مصر ۱۳۵۴ھ [۲] تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ
[۳] البحر المحیط ج ۴ ص ۲۵۲۔

Marfat.com

سال سے لیکر تیس سال کا بتایا ہے یعنی۔ بقول زمخشری اس کی انتہائی مدت باسٹھ سال تک بیان کی گئی ہے[1] آیت شریفہ حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً (یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچ گیا چالیس برس کو) سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا زمانہ تیس سال پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ چالیس سال کے بعد تک باقی رہتا ہے ۱۷/۲۲ ۱۲/۴۶

اَشُدَّ کَ ۔ اس کی قوت، اور عقل و تمیز کا مکمل ہونا اَشُدَّ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۲/۱۳ ۱۵/۴ ۲۰/۵ ۲۶/۲

اَشُدَّهُمَا ۔ ان دونوں کا زور آور ہونا اور عقل و تمیز کا مکمل ہونا۔ اَشُدَّ مضاف۔ هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ۱۶/۱

اَشِرٌ ۔ بڑائی مارنے والا۔ بہت زیادہ اترانے والا۔ اَشَرٌ سے۔ جس کے معنی بہت زیادہ اترانے اور بڑائی مارنے کے ہیں صفتِ مشبہ کا صیغہ ۲۵/۵

اَشْرَارِ ۔ بُرے لوگ، شَرِیْرٌ کی جمع۔ جس کے معنی شرارت کرنے والے کے ہیں ۱۳/۱۲

اَشْرَاطُهَا ۔ اس کی نشانیاں۔ اَشْرَاطُ شَرْطٌ کی جمع، شرط علامت اور نشانی کو بھی کہتے ہیں اَشْرَاطُ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۱۸/۴۷

اِشْرَاقِ ۔ صبح، اِشْرَاقٌ کے اصل معنی تو روشن ہونے کے ہیں۔ یہاں صبح کا وقت مراد ہے۔ ۲۳/۳۸

اِشْرَبُوْا ۔ تم پیو (سَمِعَ) شُرْبٌ سے جس کے معنی پینے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۶۰ ۲/۹۳ ۳/۲۷ ۲۹/۳۱ ۲۹/۵۱

اُشْرِبُوْا ۔ ان کو پلایا گیا۔ اِشْرَابٌ سے جس کے معنی پلانے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱/۱

اِشْرَبِیْ ۔ تو پی۔ شُرْبٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۱۶/۵

اِشْرَحْ ۔ کشادہ کر، تو کھول دے۔ (فَتَحَ) شَرْحٌ سے جس کے معنی کھلنے، کھولنے اور پھیلنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۶/۱۱

اَشْرَقَتْ ۔ وہ چمک اٹھی۔ اِشْرَاقٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب (ملاحظہ ہو اشراق) ۳۴/۳

اَشْرَكَ ۔ اس نے شرک نکالا۔ اس نے شرک کیا۔

---

[1] تفسیر کشاف ج ۲ ص ۲۴۸۔

Marfat.com

اِشْرَاکٌ سے جس کے معنی شریک بنانے اور شریک کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک عظیم یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھیرانا۔ اور یہ بہت بڑا کفر ہے۔ دوسرے شرک صغیر یعنی بعض امور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کی رعایت کرنا جیسے ریا وغیرہ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شِرْکٌ) پ۹

أُشْرِكُ ۔ میں شرک کروں۔ شریک بناؤں۔ اِشْرَاکٌ سے مضارع کا صیغہ واحد حکم ۱۱ پ ۱۵ پ ۲۲ پ ۲۹ پ ۱۱

أَشْرَكْتَ ۔ تو نے شرک کیا۔ اِشْرَاکٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۲ پ ۴

أَشْرَكْتُمْ تم نے شرک کیا۔ تم نے شریک بنایا۔ اِشْرَاکٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۵

أَشْرَكْتُمُونِ ۔ تم نے مجھے شریک بنایا۔ اس میں ن وقایہ ہے اور ی ضمیر واحد متکلم کی محذوف ہے ۱۳ پ ۱۷

أَشْرَكْنَا ۔ ہم نے شرک کیا۔ اِشْرَاکٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۸

أَشْرَكُوا ۔ انہوں نے شرک کیا۔ اِشْرَاکٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱ پ ۱۱ ۔ ۳ پ ۱۰۷ ۔ ۶ پ ۱۵ ۔ ۷ پ ۹ و ۱۶ و ۱۹

پ ۸ ۔ ۱۱ پ ۱۸ ۔ ۱۴ پ ۹

أَشْرِكْ اس کو شریک کر۔ اَشْرَاکٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب ۱۶ پ ۱۱

أَشْعَارِهَا ۔ ان کے بال۔ أَشْعَارٌ (شَعْرٌ کی جمع جس کے معنی بال کے ہیں أَشْعَارٌ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۵ پ ۱۷

أَشْفَقْتُمْ تم ڈر گئے۔ اِشْفَاقٌ سے جو اصل میں اس توجہ کو کہتے ہیں جس میں خوف موجود ہو۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر آیت شریفہ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ (کیا تم سرگوشی کے پہلے خیرات کرنے سے ڈر گئے) میں پہلی ہمزہ استفہام تقریری کے لئے ہے ۲۸ پ ۲

أَشْفَقْنَ ۔ وہ ڈر گئیں۔ اِشْفَاقٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب ۳۳ پ ۲۲

أَشَقُّ ۔ بہت ہی سخت۔ شَقٌّ سے جس کے معنی مشقت اور سختی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۱۳ پ ۱۱

أَشُقَّ ۔ میں تکلیف دوں۔ میں مشقت میں ڈالوں۔ (نَصَرَ شَقٌّ سے مضارع کا صیغہ واحد حکم ۳۰ پ ۲

أَشْقَى ۔ بڑا بد بخت۔ بڑا بد قسمت شَقَاوَةٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی بدبختی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ہے
اَشْقٰهَا اس کا بڑا بدبخت، اَشْقٰی مضاف هَا
ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ یہاں قوم ثمود
کے اس بڑے بدبخت کا تذکرہ ہے جس نے حضرت
صالح علیہ السلام کی ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں۔ اس کا
نام قدار بن سالف تھا۔ قدار بروزن غلام اس کے
معنی اصل میں اونٹ ذبح کرنے والے کے ہیں۔ اہلِ
عرب میں یہ نحوست میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ کہا
جاتا ہے فلان اشأم من قدار (یعنی فلاں شخص قدار
سے بھی زیادہ منحوس ہے) صحیح بخاری میں حضرت
عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اثنا خطبہ میں اس
ناقہ اور اس کے کونچ کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے
فرمایا کہ ایک بے مثل سخت خبیث اور مفسد اور جو
اپنی قوم میں صاحب شوکت و قوت تھا جیسے ابوزمعہ
ہے وہ اس ناقہ کا خاتمہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔[1]
امام احمد، ابن ابی حاتم، بغوی، طبرانی، ابن مردویہ،
حاکم نیز ابونعیم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں حضرت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کیا میں تمہیں اشقی الناس (سب سے زیادہ بدبخت
شخص) کہ نہ بیان کروں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا
ضرور، فرمایا دو شخص ہیں ایک قوم ثمود کا سرخ رنگ کا
انسان جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹی۔ دوسرا وہ جو تمہارے
سر پر ضرب لگائیگا کہ اس سے تمہاری ڈاڑھی تر
ہوجائیگی۔[2] مگر اس روایت کے ایک راوی محمد بن عثیم
المحاربی کو امام بخاری ضعفا میں شمار کرتے ہیں علاوہ
ازیں اس کے راویوں کا آپس میں سماع بھی ثابت
نہیں ہوتا۔[3]

اَشْكُرَ۔ میں شکر کروں۔ (نصر) شُكْرٌ سے مضارع کا
صیغہ واحد متکلم۔ شکر کے معنی ہیں نعمت کو یاد رکھنا اور
اس کا اظہار کرنا۔ کفر کی ضد ہے جس کے معنی نعمت کو
بھولنے اور اس کو چھپانے کے ہیں۔ شکر کی تین قسمیں
ہیں۔ شکر قلب یعنی دل میں نعمت کا دھیان رکھنا۔

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ والی ثمود اخاھم صالحا۔ [2] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۲۸ طبع مصر ۱۳۴۸ھ۔ [3] ملاحظہ ہو میزان الاعتدال ج ۳ ص ۵۲ طبع مصر ۱۳۲۵ھ۔

Marfat.com

شکرِ لسان یعنی زبان سے نعمت دینے والے کی ثنا کرنا بقیہ تمام اعضاء و جوارح کا شکر یعنی بقدر استحقاق نعمت کی مکافات کرنا۔ ءَاَشْکُرُ میں ہمزۂ اولیٰ استفہام تقریری کے لئے ہے۔ پ۱۹ ع۱۸ پ۲۶ ع۲

اُشْکُرْ۔ تو حق مان۔ شکر کر۔ شُکْرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۲۱ ع۱۱

اُشْکُرُوْا۔ تم شکر کرو۔ احسان مانو۔ حق مانو، شُکْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲ ع۵ پ۱۲ ع۱۲ پ۲۱ ع۸

اَشْکُوْ۔ میں کھولتا ہوں۔ شَکْوٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ شکوٌ کے معنی اضطراب اور غم کے اظہار اور بیان کرنے کے ہیں۔ اصل میں شَکْوَۃٌ (چھوٹا سا مشکیزہ) کے کھولنے کو شکوٌ کہتے ہیں، پھر بطورِ استعارہ اظہار غم والم میں استعمال ہونے لگا۔ پ۱۳

اِشْمَأَزَّتْ۔ وہ رک گئی۔ اس نے نفرت کی اِشْمِئْزَازٌ سے جس کے معنی ہیں غم و غصہ سے اس طرح بھر جانا کہ چہرے سے رکاوٹ اور نفرت کا اظہار ہونے لگے۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ۲۴

اَشْهَادُ۔ گواہی دینے والے، گواہ۔ یہ یا تو شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ کی اَصْحَابٌ یا شَهِيْدٌ کی جیسے شَرِيْفٌ کی اَشْرَافٌ پ۹ ع۱۱ پ۲۴

اُشْهِدُ۔ میں گواہ کرتا ہوں۔ اِشْهَادٌ سے جس کے معنی گواہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۱

اَشْهَدُ۔ میں گواہی دونگا (سَمِعَ، کَرُمَ) شَهَادَةٌ سے جس کے معنی گواہی دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ۸

اِشْهَدْ۔ تو گواہ رہ۔ شَهَادَةٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۳ ع۵

اَشْهَدْتُّهُمْ۔ میں نے ان کو شاہد بنایا۔ میں نے ان کو دکھلایا۔ اَشْهَدْتُ اِشْهَادٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم اور هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۵ ع۱۹

اَشْهِدُوْا۔ گواہ کر لیا کرو۔ گواہ کر لو۔ اِشْهَادٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۳ ع۱۲ پ۱۸ ع۱۲

اِشْهَدُوْا۔ تم گواہ رہو۔ شَهَادَةٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۳ ع۱۵ و ۱۶

اَشْهَدَهُمْ۔ ان سے اقرار کرایا، ان کو گواہ بنایا۔ اَشْهَدَ اِشْهَادٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ۹ ع۱۲

اَشْهُرٌ۔ مہینے۔ شَهْرٌ کی جمع۔ جس کے معنی مہینہ کے

Marfat.com

ہیں۔ پ ۲ ع ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۲۸

اَشْیَآءَ۔ باتیں۔ شَیْءٌ کی جمع جس کے معنی ہر اس چیز کے ہیں جو جانی جا سکے اور اس کے متعلق خبر دی جا سکے

اَشْیَآءُکُمْ۔ ان کی چیزیں۔ اَشْیَآءُ مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۷ ع ۱۲ پ ۱۰ ع ۱۴

اَشْیَاعَکُمْ۔ تمہارے ساتھ والے۔ تمہارے طریقے والے اَشْیَاعٌ شِیْعَۃٌ کی جمع جس کے معنی متبعین اور انصار کے ہیں اشیاع مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۲۷ ع ۱۱

اَشْیَاعِھِمْ۔ ان کے طریقے والے۔ ان کے ساتھی اَشْیَاعٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲۲ ع ۱۲

فصل الصاد المهملة

اَصَابَ۔ وہ پہنچا۔ وہ آپڑا، اس نے پالیا۔ اِصَابَۃٌ سے جس کے معنی پالینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۷ ع ۸ پ ۱۱ ع ۱۲ ۱۳ پ ۱۹ ع ۱۹ پ ۲۷ ع ۱۹ پ ۲۸ ع ۱۹

اَصَابَتْ۔ وہ جا لگی۔ اِصَابَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ ۲۳

اَصَابَتْکُمْ۔ وہ تم کو پہنچی۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ پ ۴ ع ۱۰ پ ۷ ع ۸ پ ۱۰ ع ۱۴ پ ۲۷ ع ۱۱

اَصَابَتْہُ۔ اس کو پہنچا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۷ ع ۱۲

اَصَابَتْھَا۔ اس پر آپڑا۔ اس پر پہنچا۔ اس کو آیا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مونث غائب ہے۔ پ ۳ ع ۱۲

اَصَابَھُمْ۔ ان کو پہنچا، ان پر پڑا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ ۲ ع ۱۲ پ ۷ ع ۱۲ پ ۱۰ ع ۱۴ پ ۱۲ ع ۱۷ پ ۱۳ ع ۲ پ ۲۵ ع ۵

اَصَالِ۔ شام، شام کے وقت۔ زجاج، اخفش جوہری مجد الدین فیروز آبادی وغیرہ کا بیان ہے کہ یہ اَصِیْلٌ

Marfat.com

کی جمع ہے۔ فراء، ازہری، ابوبکر سجستانی کے خیال میں یہ اُصُلٌ کی اور اُصُلٌ اَصِیْلٌ کی جمع ہے۔ اَصِیْلٌ کے متعلق جوہری کا بیان ہے کہ عصر کے بعد سے لیکر مغرب کے وقت تک کو کہتے ہیں۔ پس اس اعتبار سے یہ جمع الجمع ہے نہ کہ جمع قلت۔ اور ازہری نے تصریح کی ہے کہ یہ اَصِیْلٌ کی جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں آتی۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ یَمِیْنٌ کی جمع اَیْمَانٌ موجود ہے۔ علامہ ابوحیان اندلسی تفسیر البحر المحیط میں سورہ اعراف میں لکھتے ہیں کہ اُصَالٌ کے متعلق اس دعوی کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ جمع الجمع ہے کیونکہ اُصُلٌ گو اَصِیْلٌ کی جمع ہو سکتی ہے جیسے کَثِیْبٌ کی جمع کُثُبٌ مگر ثابت یہی ہے کہ اُصُلٌ مفرد ہے۔ ان کے خیال میں اُصَالٌ یا تو اُصُلٌ کی جمع ہے جس کے معنی شام کے وقت کے ہیں جیسے عُنُقٌ اور اَعْنَاقٌ (علامہ زمخشری نے بھی کشاف میں سورۂ نور کی تفسیر میں یہی خیال ظاہر کیا ہے) یا اَصِیْلٌ کی جمع ہے جیسے یَمِیْنٌ اور اَیْمَانٌ۔ [1] پ ۱۱ ع ۱۲ ۱۳

اَصُبُّ۔ میں مائل ہو جاؤں گا۔ (نصر) صَبْوَۃٌ سے جس کے معنی مائل ہونے اور مشتاق ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم اَصْبُ اصل میں اَصْبُوُ تھا واو عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا۔ پ ۱۲ ع ۱۴

اِصْبَاحٌ۔ صبح کی روشنی۔ اصل میں مصدر ہے بروزن اِفْعَالٌ جس کے معنی صبح کرنے کے آتے ہیں اور صبح کا نام بھی ہے یہاں نام ہی مراد ہے۔ پ ۱۸

اَصَبْتُمْ۔ تم پہنچا چکے۔ اِصَابَۃٌ سے جس کے معنی پہنچنے، پالینے، اور پہنچا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۲

اَصْبَحَ۔ لگا۔ ہو گیا۔ اس نے صبح کی۔ اس کو صبح ہوئی افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے جس کے معنی صبح کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۶ ع ۱۵ پ ۱۷ ع ۱۸ پ ۳۰ ع ۵ و ۱۱ پ ۲۹ ع ۲

اَصْبَحَتْ۔ وہ ہو گئی۔ اس نے صبح کی۔ افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث

[1] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۲ ص ۲۶۷ طبع مصر ۱۳۵۰ھ قاموس، البحر المحیط ج ۴ ص ۴۲۸ طبع مصر ۱۳۲۸ھ روح المعانی ج ۹ ص ۱۲۷ طبع مصر۔ نزہۃ القلوب فی غریب القرآن للسجستانی ج ۱ ص ۴۱ طبع مصر برحاشیہ تبصیر الرحمٰن للہایمی۔ تفسیر کشاف ج ۲ ص ۸۰ طبع مصر ۱۳۵۴ھ

Marfat.com

غائب ۲۶

اَصْبَحْتُمْ تم ہو گئے۔ تم نے صبح کی۔ افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲ ۱۴

اَصْبَحُوْا ۔ وہ ہو گئے۔ انھوں نے صبح کی۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِصْبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲ ۱۲ ۶ ۱۷ ۵ ۲ ۱۴ ۸ و ۹ ۱۲ ۱۴ ۲۶ ۲ ۱۰

اِصْبِرْ ۔ تو صبر کر۔ استقلال سے رہ۔ اپنے آپ کو روکے رکھ۔ (ضَرَبَ) صَبْرٌ سے جس کے معنی نفس کو عقل و شرع کے مطابق روکے رکھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲ ۱۵۳ ۷ ۱۰۳ ۲۲ ۱۲۶ ۱۵ ۱۲ ۱۶ ۱۴ ۲۱ ۹ و ۱۱ ۲۲ ۱۱ ۱۳۹ ۲۶ ۱۰۶ ۳ ۱۴۶ ۴ ۲۹ ۶ و ۱۳ و ۱۵ و ۲۰

اِصْبِرُوْا ۔ تم صبر کرو۔ صَبْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۷ ۱۲۶ ۲۰۰ ۳ ۱۴۶ ۳ ۱۱۵ ۲۵

اَصْبَرَهُمْ ۔ وہ کس قدر صبر کرنے والے ہیں۔ آیت میں فَمَآ اَصْبَرَهُمْ ہے جو افعالِ تعجب میں سے ہے۔ ۲

اَصْبَحْنٰهُمْ ۔ ہم نے ان کو آلیا۔ اَصْبَنَا اِصَابَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۶ ۲

اَصْحٰبٌ ۔ ساتھی۔ رفیق۔ صَاحِبٌ کی جمع جس کے معنی ساتھی اور کبھی مالک کے بھی آتے ہیں ۲ ۱۵

اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۔ کھائیاں کھودنے والے اصحاب الاخدود (کھائیوں والوں) سے خدا کے وہ دشمن مراد ہیں جنھوں نے گڑھوں اور کھائیوں میں آگ دھکا کر اللہ کے پرستاروں کو نذرِ آتش کیا تھا۔ تاریخِ عالم میں اس قسم کے واقعات بارہا رونما ہو چکے ہیں۔ اسی بنا پر اصحاب الاخدود کی تعیین میں مفسرین و ارباب تاریخ نے مختلف واقعات نقل کئے ہیں قدما میں عبدالرحمٰن بن جبیر، سدی اور مقاتل بھی اس سلسلہ میں تعدد واقعات ہی کے قائل ہیں[1] متاخرین میں ملا عصام الدین نے تصریح کی ہے کہ لعل جمیع ما روی فی ذلک واقع والقرآن شامل له (غالباً اس سلسلہ میں جتنے واقعات بیان کئے گئے وہ سب واقع ہوئے۔ اور قرآنِ عظیم میں (اصحاب الاخدود کے الفاظ) ان سب پر مشتمل ہیں[2])۔ لیکن عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، مسلم

[1] ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۹۹۔ طبع مصر سنہ ۱۳۵۸ھ بر حاشیہ فتح البیان۔ [2] روح المعانی محمود آلوسی ج ۳۰ ص ۸۹ طبع مصر

Marfat.com

نسائی۔ ترمذی اور طبرانی نے جو روایت اس سلسلہ میں الفاظ کے معمولی تغیر اور خفیف سی کمی بیشی کے ساتھ حضرت صہیب سے مرفوعاً نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ لگے وقتوں میں ایک کافر بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر رہتا تھا جب جادوگر کا آخری وقت ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر کوئی ہوشیار اور ہونہار لڑکا میرے سپرد کیا جائے تو اچھا ہو کہ میں اس کو اپنا یہ علم سکھلا دوں چنانچہ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کام کے لئے اس کے پاس بھیجا۔ راستہ میں ایک راہب رہتا تھا لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کی باتیں سن کر پسند کرتا۔ اسی زمانہ میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر یا اژدہے) نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لڑکے نے کہا کہ آج معلوم ہو جائے گا کہ راہب افضل ہے یا جادوگر۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر دعا کی کہ یا اللہ اگر بجائے جادوگر کے راہب کا دین تجھے پسند ہو تو اس جانور کا کام تمام کر دے تاکہ لوگ اپنا اپنا راستہ لیں یہ کہکر پتھر پھینکا، خدا نے اس جانور کا کام تمام کر دیا اور سب لوگ اپنے اپنے راستے چل نکلے۔ لڑکے نے سارا واقعہ راہب سے کہہ سنایا۔ راہب نے سن کر کہا، بیٹا اب تم مجھ سے بھی افضل ہو کہ تمہارا معاملہ اس درجہ پہنچ گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب اللہ تعالیٰ تم کو ابتلا اور آزمائش میں ڈالے گا۔ اب لڑکے کی دعا سے نابینا کوڑھی اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کا ایک ہم نشین نابینا تھا اس نے جو سنا تو بہت سے تحفہ تحائف لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے شفا دے تو یہ سب تیرا ہے لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفا دینے والا تو اللہ ہے اگر تو ایمان لے آئے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھے شفا دیدے چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور اسے شفا ہو گئی۔ وہ جب بادشاہ کے پاس آکر بیٹھا تو اس نے دریافت کیا کہ تجھے دوبارہ بینائی کس نے دی۔ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ کہنے لگا کہ کیا میرے سوا تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے اس پر وہ بہت برہم ہوا اور اس شخص کو گرفتار کر کے طرح طرح کی اذیتیں دینے لگا۔ آخر کار اس نے لڑکے کا پتہ دیا چنانچہ لڑکا لایا گیا۔ بادشاہ اس سے کہنے لگا کہ

Marfat.com

اب تو تیرا جادو اس درجہ چلنے لگا کہ اس سے کوڑھی اور نابینا تک اچھے ہونے لگے، لڑکے نے جواب میں کہا کہ میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ شفا دیتا ہے اس پر اس نے لڑکے کو بھی پکڑ کے ستانا شروع کیا۔ اس نے راہب کا واقعہ کہہ سنایا۔ اس پر راہب طلب کیا گیا بادشاہ نے راہب سے کہا کہ تو اپنا مذہب چھوڑ دے راہب کے انکار پر بادشاہ نے اس کو آرہ سے چروا دیا، اور یہی حال اپنے اس ہم نشین کا کیا۔ اب لڑکے کی باری آئی اور جب اس نے بھی مذہب کے چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو کسی اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لیکر گئے تھے سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہوئے اور لڑکا صحیح و سالم بچ کر نکل آیا پھر بادشاہ نے اس کو دریا میں ڈبونے کا حکم دیا وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچ کر نکل آیا اور جو لیکر گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر، ان کے سامنے مجھے سولی پر لٹکا اور یہ لفظ کہہ کر مجھ پر تیر چلا بسم اللہ رب الغلام (اس اللہ کے نام پر جو لڑکے کا رب ہے) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر بیٹھا لڑکے نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ لوگوں نے جو یہ دیکھا تو بیساختہ پکار اٹھے آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) مصاحبوں نے بادشاہ کے کان بھرے کہ لیجئے جس کا آپ کو کھٹکا تھا وہی ہوا، اب تو سب ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے برافروختہ ہو کر سر راہ خندقیں کھدوائیں اور ان کو آگ سے دہکا کر اعلان کیا کہ جو شخص دین اسلام سے نہ پھرے گا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ مومنین نے اس حکم کو ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس بدبخت بادشاہ نے ان نیک بختوں کو آگ میں جھونک دیا۔

ایک ایماندار عورت جس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا جب لائی گئی تو آگ میں گرتے دیکھکر ذرا گھبرائی مگر بچہ نے فوراً خدا کے حکم سے آواز بلند کی کہ اماں جان صبر کر تو حق پر ہے۔ ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں نجران میں ایک ویرانے کو ایک شخص نے کسی ضرورت سے کھودا تو اس لڑکے کی لاش کو اس

Marfat.com

حال میں پایا کہ ہاتھ اسی طرح کنپٹی پر رکھا تھا، جب ہاتھ وہاں سے ہٹایا جاتا تو خون بہہ نکلتا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو اسی زخم پر جا کر ٹک جاتا۔[1]

(ملاحظہ ہو لفظ اُخْدُوْد) ب ت

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ۔ اعراف والے۔ اصحابِ اعراف کون ہیں؟ ان کے متعلق مفسرین میں اختلاف ہے قرطبی وغیرہ نے اس بارے میں بارہ اقوال نقل کئے ہیں ان اقوال کی قدرِ مشترک کے اعتبار سے تین قسمیں قرار دی جا سکتی ہیں۔

(۱) اصحابِ اعراف سے خدا کے بعض ممتاز اور برگزیدہ بندے مراد ہیں، اس خیال کے موئیدین کے بھی مختلف اقوال ہیں (۱) امام ابن جریر طبری نے بسندِ صحیح مشہور تابعی ابو مجلز سے روایت کی ہے کہ یہ فرشتے ہیں جو اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ کو پہچانتے ہیں حافظ ابن کثیر نے تفسیر سورۂ اعراف میں ان کے اس قول کو غریب اور قرآن مجید کے ظاہر سیاق کے خلاف بتلایا ہے[2]۔ اور اس کی غرابت کی وجہ صاف ظاہر بھی ہے کہ علاوہ جمہور کی رائے کی مخالف ہونے کے قرآن مجید میں اصحاب اعراف کے لئے رجال کا لفظ مستعمل ہوا ہے ارشاد ہے وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ اور اعراف کے اوپر مرد ہوں گے کہ پہچان لیں گے ہر ایک کو اس کی نشانی سے) اور فرشتوں کو نہ مرد کہا جاتا ہے نہ عورت۔ مشہور معتزلی علامہ ابو مسلم اصفہانی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے اور اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ وہ اس وقت مرد ہی کی صورت میں ہوں گے اس لئے قرآن مجید نے ان کو رجال (مرد) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے[3]۔ لیکن جواب تکلف سے خالی نہیں۔ (۲) زجاج کا خیال ہے کہ ان سے مراد انبیاء ہیں[4]۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے اظہارِ شرف و علوِ مرتبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو تمام اہلِ قیامت سے ممتاز کرنے کے لئے ایسے بلند مقام پر متمکن فرمائیگا جہاں سے وہ تمام جنتیوں اور دوزخیوں کو ملاحظہ کر سکیں گے اور ان کے حالات اور عذاب و ثواب کی کیفیت اور مقدار کو بخوبی دیکھ سکیں گے۔

---

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۲۰۴ و ۲۰۵ طبع مصر و روح المعانی ج ۳ ص ۸۸۔ [2] تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۴۷ طبع مصر ۱۳۵۶ھ
[3] روح المعانی ج ۸ ص ۱۰۸۔ [4] فتح القدیر ج ۲ ص ۱۹۸۔

Marfat.com

(۳) زہری کا بیان ہے کہ یہ ہر امت کے وہ نیک لوگ ہیں جو قیامت کے روز لوگوں کے متعلق شہادت دیں گے۔ نحاس[1] نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔[2]

(۴) علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ اصحاب اعراف حضرات عباس، حمزہ، علی اور جعفر ذوالجناحین رضی اللہ عنہم ہیں یہ پل صراط پر ایک مقام پر بیٹھے ہوں گے اور اپنے سے محبت رکھنے والوں کو ان کے چہروں کی درخشندگی اور بغض رکھنے والوں کو ان کی روسیاہی کی بنا پر شناخت کریں گے۔ علامہ رشید رضا تفسیر المنار میں روح المعانی کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ولم نر فی شئ من کتب التفسیر المأثور والظاھر انہ نقلہ عن تفاسیر الشیعۃ ہم نے اس روایت کو تفسیر ماثور کی کسی کتاب میں نہیں پایا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آلوسی نے اس کو تفاسیر شیعہ سے نقل کیا ہے) علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ اصحاب اعراف تو تمام جنتیوں اور دوزخیوں کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے اور ان میں باہم تمیز کریں گے یا ان کے متعلق شہادت دیں گے اور ان بزرگوں کے پل صراط پر بیٹھ کر اپنے سے بغض رکھنے والے بنی امیہ یا حضرت علیؓ سے عداوت رکھنے والے منافق اور خارجیوں کی شناخت کرنے سے کیا فائدہ۔ پھر کہاں پل صراط اور کہاں اعراف غرض یہ قول نظم وسیاق کلام اللہ سے سراسر بعید ہے۔[3] پھر خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تصریح اس کے خلاف تمام تفاسیر میں موجود ہے کہ اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بدیاں دونوں برابر ہیں۔ (۵) مشہور تابعی اور مفسر مجاہد کا بیان ہے کہ صلحاء امت میں سے فقہاء اور علماء کی جماعت مراد ہے اس خیال کا منشا بھی درحقیقت وہی ہے جو تیسرے

---

[1] روح المعانی ج ۸ ص ۱۰۸ طبع مصر [2] فتح القدیر ج ۲ ص ۱۹۸۔

[3] ملاحظہ ہو تفسیر المنار۔ ج ۸ ص ۴۲۲۔ واضح رہے کہ اس روایت کو صرف آلوسی ہی نقل نہیں کرتے بلکہ اور علماء بھی بیان کرتے ہیں چنانچہ ابوحیان اندلسی نے البحر المحیط میں اور شوکانی نے فتح القدیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں اس روایت کے متعلق ثعلبی کا حوالہ دیا ہے جو موضوعات کا انبار ہے۔ ملاحظہ ہو البحر المحیط ج ۴ ص ۳۰۲ فتح القدیر ج ۲ ص ۱۹۸ حاشیہ جمل علی الجلالین ج ۲ ص ۱۴۶ طبع مصر ۱۳۵۲ھ

Marfat.com

قول کا ہے۔ چونکہ اس قول کی بظاہر کوئی دلیل نہیں اس لئے حافظ ابن کثیر نے اس کے متعلق تصریح کی ہے کہ یہ قول غرابت سے خالی نہیں۔[1]

(۲) ایک خاص صفت کے لوگ جو نہ اہلِ جنت میں سے ہیں نہ اہلِ دوزخ میں سے بلکہ ان دونوں کے درمیانی مقام اعراف میں ہیں۔ رہا یہ کہ وہ خاص صفت کے لوگ کون ہیں، ان کے تعین میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ (۱) عبدالعزیز بن یحییٰ الکنانی کا بیان ہے کہ یہ لوگ اہل فترت[2] ہیں جنہوں نے اپنے دین کو نہیں بدلا۔ علامہ خازن اس قول کو بیان کرکے لکھتے ہیں وفیہ بعد لان اخرامر اصحاب الاعراف الی الجنۃ وھؤلاء الذین ماتوا علی الفترۃ اللہ اعلم بحالھم (اس قول میں بعد ہے کیونکہ اصحاب اعراف آخرکار جنت ہی میں ہوں گے اور جو لوگ فترت پر مرے ان کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)[3] (۲) بعض علماء کا خیال ہے کہ اصحابِ اعراف مومنین جن ہیں۔ ابن عباسؓ بیہقی، ابوسعید الکنجرودی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ایک مرفوع روایت نقل کی ہے لیکن حافظ ذہبی کی اس روایت کے متعلق تصریح ہے ھذا لحدیث منکر جدا (یہ روایت سخت منکر ہے)[4] (۳) بعض کے نزدیک مشرکین کی وہ اولاد مراد ہے جو سنِ طفولیت ہی میں انتقال کر گئی۔ لیکن اطفالِ مشرکین کے متعلق بخاری کی صحیح حدیث میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جنت میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ دیکھا ہے[5]۔ (۴) بعض ان کو اولادِ زنا بتاتے ہیں (۵) بعض کے خیال میں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نفس پر اترلتے اور غرور کرتے ہیں۔ علامہ رشید رضا لکھتے ہیں کہ ان دونوں اقوال کی قطعی کوئی وجہ نہیں ہے[6] (۶) عمرو بن جریر کی مرسل حدیث میں بسند حسن مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابِ اعراف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۷۔ [2] فترت کی تشریح کے لئے ملاحظہ ہو فترۃ ۱۲ [3] لباب التاویل للخازن ج ۲ ص ۱۹۲ طبع مصر۔ [4] ابن عساکر اور بیہقی سے تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۷ میں یہ روایت منقول ہے اور ابوسعید الکنجرودی سے علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں نقل کی ہے ذہبی کی تصریح بھی عینی ہی میں مذکور ہے ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۸۷ طبع مصر باب ذکر الجن وثوابہم وعقابہم [5] صحیح بخاری باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح۔ [6] تفسیر المنار ج ۸ ص ۳۳۲۔

Marfat.com

وہ لوگ ہیں جن کا فیصلہ بندوں میں سب سے اخیر میں ہوگا۔ جب اللہ رب العلمین دوسرے بندوں کا فیصلہ کر چکے گا تو ان سے مخاطب ہوگا کہ تمہاری نیکیوں نے تم لوگوں کو آگ سے تو نکالا مگر تم جنت میں داخل نہ ہو سکے اس لئے اب تم میرے آزاد کردہ ہو لہٰذا جنت میں جہاں چاہو کھاؤ پیو۔[1] مگر یہ صحیحین کی اس حدیث کے معارض ہے جو حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ سب سے اخیر میں جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو آگ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے جنھوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریگا۔ اہل جنت ان لوگوں کے متعلق کہیں گے یہ عتقاء الرحمٰن (اللہ کے آزاد کردہ) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور خیر کے جنت میں داخل کیا ہے۔[2]

(۳) وزنِ اعمال کے بعد جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوں گے اور جن کی برائیاں زیادہ ہوں گی وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور جن کی نیکیاں اور بدیاں بالکل برابر رہیں گی وہ اصحاب اعراف ہیں۔ حافظ ابو بکر بن مردویہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت مرفوعاً نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح موجود ہے۔ اسی طرح سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبدالرحمٰن مزنی رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں جو مرفوع روایتیں نقل کی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب اعراف اور ان لوگوں کے متعلق جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہیں جب سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور اللہ کے راستہ میں شہید ہو گئے ان روایات سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ درحقیقت یہ شہداء بھی اس کلیہ میں داخل ہیں کہ ان کی نیکی بدی برابر ہے۔ جمہور نے کثرتِ روایات کی بنا پر اسی قول کو اختیار کیا ہے اور یہی حضرت ابن مسعود، حذیفہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور اکثر سلف و خلف سے منقول ہے۔[3]

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۰۔ [2] مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ۔ [3] تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۹۵۔

Marfat.com

قرآن مجید کی آیت شریفہ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ۔ (اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتیوں اور دوزخیوں میں سے) ہر ایک کو اس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور جنتیوں کو پکار کر سلام علیکم کہیں گے (اعراف والے) خود ابھی جنت میں نہیں گئے مگر وہ جنت میں جانے کی توقع کر رہے ہیں) سے پتہ چلتا ہے کہ انجام کار اصحاب اعراف بھی جنت میں چلے جائیں گے۔ بعض روایات سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے اور یہ ویسے بھی ظاہر ہے کہ جب گنہگار مومن بندے جن کی نیکیاں کم اور برائیاں زیادہ ہیں یا سرے سے جن کے گناہ ہی گناہ سرزد ہوئے اور بجز ایمان کے ان کے پاس کوئی نیکی نہیں جہنم سے نکل کر آخر کار جنت میں داخل ہوں گے تو اصحاب اعراف جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہیں ان سے پہلے داخل ہونے چاہئیں یہ لوگ اہل جہنم اور اہل جنت کے درمیان ہونے کی وجہ سے دونوں طبقے کے لوگوں کو ان کی مخصوص نشانیوں سے اچھی طرح پہچانتے ہوں گے جنتیوں کو ان کے روشن اور تابناک چہروں سے اور دوزخیوں کو ان کی روسیاہی اور بدہیئت ہونے سے اہل جنت کو دیکھ کر سلام کریں گے جو بطور مبارکباد ہوگا اور چونکہ خود ابھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے اس لئے اس کی طمع اور آرزو کریں گے جو بالآخر پوری کر دی جائے گی۔ غرض جنت و دوزخ کے بیچ میں ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کی حالت امید و بیم کے درمیان ہوگی ادھر دیکھیں گے تو اللہ کی رحمت سے امیدوار ہو کر اس کے داخلہ کی طمع کریں گے اور ادھر نظر پڑے گی تو اس کے عذاب سے ڈر کر پناہ مانگیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں ان گنہگار لوگوں کے زمرہ میں داخل نہ کرنا۔ پ ۸ ع ۱۲

اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ[1] بن کے رہنے والے۔ ایکہ کے لوگ۔ اَصْحٰبُ مضاف اَلْاَيْكَةِ مضاف الیہ ان لوگوں میں شرک اور بت پرستی کے علاوہ ڈنڈی مارنا۔ کم تولنا اس کا بڑا رواج تھا۔ ان ہی خرابیوں کی اصلاح کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے

[1] ایکہ کے لئے دیکھو ایکۃ

Marfat.com

گئی لیکن انھوں نے ان کی ایک نہ سنی اور بالآخر عذاب الٰہی سے ہلاک ہو کر رہے۔ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدین اور اصحاب ایکہ دو بستیں ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا[۱] مفسرین سلف وخلف کی اکثریت اسی جانب مائل ہے کہ مدین اور اصحاب ایکہ دو جداگانہ قومیں تھیں۔ تاریخ طبری اور مستدرک حاکم میں قتادہ سے جو مشہور تابعی و مفسر ہیں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعیب نبی علیہ السلام کو دو قوموں کی طرف مبعوث فرمایا تھا ایک اہل مدین کی طرف جو خود ان کی قوم تھی دوسرے اصحاب الایکہ یہ ایکہ (ابن جنگل) گھنے درختوں کا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو عذاب دینا چاہا تو ان پر سخت گرمی مسلط کردی اور عذاب بادل کی شکل میں لایا گیا جیسے ہی بدلی قریب ہوئی لوگ اس کی طرف چل پڑے کہ شاید کچھ ٹھنڈک ملے جب اس کے نیچے پہنچے تو اس میں سے آگ برسنے لگی۔ فرمان الٰہی فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ (پھر ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا) میں اسی کا بیان ہے[۲]۔ ابن اسحٰق اور ابن عساکر نے عکرمہ اور سدی سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے سوا اور کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ مبعوث نہیں کیا۔ یہ ایک دفعہ مدین کی طرف مبعوث ہوئے جن پر عذاب الٰہی چیخ کی شکل میں آیا اور دوسری دفعہ اصحاب الایکہ کی طرف جن کو اللہ تعالیٰ نے سائبان والے دن کے عذاب میں پکڑا[۳]۔ بعد کے علماء میں بغوی[۴]، خازن[۵]، بیضاوی[۶]، زمخشری[۷]، ابوحیان اندلسی[۸]، عینی[۹]، شوکانی[۱۰]، محمود آلوسی[۱۱]، فخرالدین رازی[۱۲] و سید رضا مصری[۱۳] وغیرہ کی یہی تصریح ہے قرآن مجید کے مطالعہ سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ دو علیحدہ

[۱] فتح القدیر ج ۲ ص ۱۲۵ [۲] تاریخ طبری ج ۱ ص ۲۰۸ طبع مصر و مستدرک حاکم ج ۲ ص ۶۱۹ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۴۰ھ [۳] فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱۵۔ [۴] لباب التاویل مع معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۰۲ طبع مصر۔ [۵] انوار التنزیل و اسرار التاویل البیضاوی ج ۲ ص ۱۰۹ طبع مصر [۶] تفسیر کشاف ج ۲ ص ۱۲۶۔ [۷] البحر المحیط ج ۴ ص ۳۰۔ [۸] عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱۰ ص ۲۲۶ [۹] فتح القدیر ج ۲ ص ۱۱۱۔ [۱۰] روح المعانی ج ۸ ص ۱۵۲ و ص ۱۹۵/۱۰۶۔ [۱۱] تفسیر کبیر ص ۹۲/۲۵۰

[۱۲] تفسیر المنار ج ۹ ص ۱۱ طبع مصر۔

Marfat.com

علیحدہ قومیں ہیں کیونکہ ان دونوں قوموں کے حضرت شعیب علیہ السلام سے سوالات جوابات، ان کا طرزِ خطاب اور پھر انجام کار عذاب اور طریقۂ عذاب بالکل مختلف ہے نیز یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ اصحابِ مدین کے ذکر میں قرآن مجید کی تصریح ہے (اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا (اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا) لیکن اصحاب الایکہ کے متعلق ارشاد ہے اِذْ قَالَ لَھُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم نہیں ڈرتے) اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام مدین کے خاندان سے تھے اصحاب الایکہ میں سے نہ تھے امام بغوی معالم التنزیل میں آیہ اِذْ قَالَ لَھُمْ شُعَیْبٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں وَلَمْ یَقُلْ اَخُوْھُمْ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ مِنْ اَصْحَابِ الْاَیْکَۃِ فِی النَّسَبِ فَلَمَّا ذَکَرَ مَدْیَنَ قَالَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا لِاَنَّہٗ کَانَ مِنْھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَعَثَہٗ اِلٰی قَوْمِہٖ اَھْلِ مَدْیَنَ

والی اصحاب الایکۃ (یہاں اَخُوْھُمْ (ان کا بھائی) نہیں کہا کیونکہ وہ نسب میں اصحاب الایکہ میں سے نہ تھے اور مدین کے ذکر میں فرمایا اَخَاھُمْ شُعَیْبًا (ان کے بھائی شعیب) کیونکہ وہ مدین ہی میں سے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم اہلِ مدین اور اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث فرمایا تھا[۱]۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ مدین اور اصحاب الایکہ دو علیحدہ علیحدہ قومیں تھیں بلکہ یہ دونوں ایک ہی قوم کے دو نام ہیں چنانچہ ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ اصحاب الایکہ اہل مدین ہی ہیں[۲] مگر حافظ ابوحیان اندلسی اور علامہ محمود آلوسی اس روایت کو غریب النقل کہتے ہیں[۳]۔ مستدرک حاکم میں وہب بن منبہ سے[۴] اور تاریخ طبری میں سفیان سے[۵] مروی ہے کہ اہلِ مدین ہی اصحاب الایکہ ہیں۔ متاخرین میں سے حافظ ابن کثیرؒ اور حافظ ابن حجرؒ بھی اسی خیال پر مصر ہیں[۶]۔ ابن کثیر سورہ شعراء کی تفسیر میں لکھتے ہیں

---

[۱] معالم التنزیل ج ۵ ص ۲۰۱ طبع مصر۔ [۲] فتح القدیر ج ۲ ص ۱۲۵ [۳] ملاحظہ ہو البحر المحیط ج ۷ ص ۲۸ اور روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۰۶۔ [۴] مستدرک ج ۲ ص ۵۶۸۔ [۵] تاریخ طبری ج ۱۴ ص ۱۱۷

[۶] فتح الباری ج ۶ ص ۳۲۲ و ۳۲۴ طبع مصر تتمہ۔

Marfat.com

کہ صحیح قول کے مطابق اصحاب الایکہ اور مدین
ایک ہی ہیں اور حضرت شعیب علیہ السلام ان ہی
میں سے تھے۔ وہ بغوی کے استدلال کا یہ جواب
دیتے ہیں کہ ایکہ ایک درخت تھا جس کی یہ لوگ
پرستش کرتے تھے اس لئے اسی کی عبادت کی طرف
منسوب ہوئے ہیں جب قرآن مجید نے اصحاب لایکہ
کے نام سے انکار کیا تو حضرت شعیب کو اَخُوْهُمْ
سے خبر نہیں فرمایا بلکہ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ کہکر عبادت
شجر کے سلسلہ میں ان کے رشتہ اخوت کو منقطع کر دیا
گویا وہ نسبا ان کے بھائی ہی ہوتے تھے فرماتے ہیں مگر
چونکہ بعض لوگوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا اس لئے
وہ اصحاب الایکہ اور اصحاب مدین کو الگ الگ خیال
کرنے لگے[1] مگر ابن کثیر کے اس نکتہ کا پتہ نہ متقدمین کے
اقوال میں ملتا ہے نہ کسی صحابی کے قول میں نہ کسی
حدیث صحیح مرفوع سے اس کی تائید ہوتی ہے بلکہ سچ
تو یہ ہے کہ ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے ان آیات کی تفسیر میں جو روایت نقل کی ہے وہ ہے
کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ (اصحاب الایکہ نے رسولوں کی

(الْمُرْسَلِيْنَ) قال کانوا
اصحاب غیضة من شجر
الیہا فی مدین (اذ قال
لَهُمْ شُعَيْبٌ) ولم یقل
اخوهم شعیب لانه لم
یکن من جنسهم (آلا
تَتَّقُوْنَ) کیف لا تتقون
وقد علمتم انی رسول
امین لا تعتبرون من
هلاک مدین وقد اهلکوا
فیما اتون وکان اصحب
الایکة ظلم ما کانوا فیه
من الشرک استوابلته
اصحاب مدین۔

کذب کی ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا بیان ہے کہ یہ لوگ بن کے
رہنے والے تھے جو ساحل سمندر سے
لیکر مدین تک پھیلا ہوا ہے (جب ان
سے شعیب نے کہا) اخوہم شعیب
نہیں کہا کیونکہ وہ ان کی قوم کے نہ
تھے (کیا تم نہیں ڈرتے) یعنی کیوں
نہیں ڈرتے حالانکہ تم کو علم ہے کہ میں
معتبر رسول ہوں۔ تم مدین کی ہلاکت
سے بھی عبرت نہیں پکڑتے حالانکہ
وہ اپنی حرکتوں کی پاداش میں
ہلاک کر دیئے گئے۔ اصحاب لایکہ نے
شرک میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ
اصحاب مدین کی روش اختیار
کر رکھی تھی۔

اس روایت میں ابن کثیر کی اس نکتہ سنجی کے
برخلاف صاف تصریح موجود ہے۔ یہ چیز کہ اصحاب
الایکہ شجر پرست تھے خدا جانے کہاں سے اخذ کی

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۱۸۲ طبع مصر۔ [2] فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱۰۔

Marfat.com

گئی ہے۔ عربی زبان میں ایکۃ کے معنی بن اور جنگل کے ہیں چونکہ ان کا مسکن جنگل تھا اس لئے ان کو اصحاب الایکہ (جنگل والے) کہا گیا۔ عرب کے قدیم جغرافیہ میں جو شاہراہ یمن سے سواحل بحر احمر کے کنارے کنارہ حجاز و مدین سے ہوتی ہوئی خلیج عقبہ کے کنارہ سے نکلکر تیماء وغیرہ کو قطع کرتی ہوئی گزرتی ہے جو اگلے زمانے میں ہندوستان، یمن اور مصر و شام کے تجارتی قافلوں کی نہایت ہی قدیم اور مشہور شاہراہ ہے اسی شاہراہ پر اصحاب الایکہ آباد تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے سو برس پہلے بھی یہاں جنگل موجود تھا۔ اصحاب الایکہ اسی جنگل میں اسی شاہراہ پر بستے تھے، قرآن مجید میں قوم لوط کے ذکر کے بعد ارشاد ہے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور بن کے رہنے والے یقیناً گنہگار تھے سو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں (قوم لوط اور اصحاب الایکہ کھلے راستہ پر واقع ہیں) کھلا راستہ اسی قدیم شاہراہ کو فرمایا کیونکہ صیف (موسم گرما) اور شتاء (موسم سرما) دونوں زمانوں میں قریش کے تجارتی کاروانوں کا یہی تنہا اور کھلا راستہ تھا، حجاز و شام کے درمیان اس راستہ پر جہاں قوم لوط کی بستیاں تھیں وہیں ذرا نیچے اتر کر اصحاب الایکہ کا مسکن تھا دونوں کے آثار رستہ چلنے والوں کو نظر آتے ہیں۔

ابن کثیر کہتے ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ ایک قوم ہیں جن کے متعلق ہر جگہ ایک ہی چیز بیان کی گئی ہے اسی لئے جیسا کہ ٹھیک ٹھیک مدین کے قصہ میں مذکور ہے۔ ان لوگوں کو بھی حضرت شعیب علیہ السلام نے یہی نصیحت کی تھی اور یہی حکم دیا تھا کہ ناپ تول پوری کرو۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

علامہ محمود آلوسی ابن کثیر کی اس عبارت کو نقل کرکے فرماتے ہیں وفیہ مالا یخفی[1]۔ (اس توجیہ میں جو کمزوری ہے ظاہر ہے) جو علماء کہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ قومیں اور جدا جدا قبیلے مانتے ہیں وہ ابن کثیر کے استدلال کا یہ جواب دیتے ہیں کہ چونکہ ان دونوں کی آبادیوں کے ٹھکانے اور ان کے ملک کے سرے ایک دوسرے سے ملے جلے تھے ان کا عہد اور زمانہ بھی ایک تھا۔ تمدن اور معاشرت میں اشتراک تھا۔ دونوں ہم پیشہ اور ہم مذہب

[1] روح المعانی ج ۱۴ ص ۱۲۔

اسی لئے دونوں کی حالت مذہباً اور اخلاقاً بالکل ایک تھی جس کی بنا پر دونوں آبادیوں کے لئے ایک ہی پیغمبر کی بعثت عمل میں آئی اور قرآن مجید نے دونوں قوموں کے اخلاق کا نقشہ ایک ہی کھینچا اور نہ تعجب ہے کہ قرآن مجید میں جس طرح ان دونوں قوموں کا جدا جدا ذکر ہے حضرت شعیب علیہ السلام سے سوال وجواب باہمی گفتگو اور طرز تکلم کا جس طرح بیان ہے عذاب اور طریق عذاب جس طرح بالکل الگ الگ مرقوم ہے۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مدین اور اصحاب الایکہ دو جدا جدا قومیں ہیں۔

لیکن حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ مختلف صفاتِ قبیحہ سے متصف تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کے عذاب کئی طرح کی سزائیں اور کئی شکل کی بلائیں ان کے لئے جمع کردیں عذابِ الٰہی زلزلہ، ہولناک چیخ اور سائبانِ ابر کی شکل میں ان پر مسلط کیا گیا کہ زلزلہ نے ان کی حرکت ختم کی چیخ نے ان کی آوازوں کو گم کردیا اور ابر چہار طرف سے آگ برسانے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر سورت میں اسی سورت کے سیاق و سباق کے مطابق عذاب اور طریق عذاب کا ذکر کیا ہے غرض ہر جگہ طرزِ خطاب کے مطابق انواعِ عذاب کا مذکور ہوا۔[1]

اور عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے متعلق کتاب مذکور[2] قسطلانی میں ہے الحدیث غریب وفی رجالہ من تکلم فیہ والاشبہ انہ من کلام عبداللہ بن عمرو مما اصابہ یوم الیرموک من تلک الزاملتین من اخبار بنی اسرائیل واللہ اعلم۔ یہ حدیث غریب ہے اس کے بعض رجال پر کلام کیا گیا ہے اشبہ (زیادہ قرینِ صحت) یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے جو ان کو جنگ یرموک میں یہود و نصاریٰ بنی اسرائیل کے واقعات کے سلسلہ میں پہنچا ہے واللہ اعلم) حافظ ذہبی[3] نے بھی میزان الاعتدال میں اس حدیث کے راوی معاویہ بن ہشام کے ترجمہ میں اس حدیث کو ذکر کرکے تصریح کی کہ یہ خطا ہے

ع ۱۵ پ ۱۹ ع ۱۳ پ ۲۲ ع ۱۵ پ ۲۶

أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ دوزخ میں رہنے والے، دوزخی لوگ، أَصْحٰبُ مضاف اَلْجَحِيْمِ مضاف الیہ (دیکھو جَحِيْم) پ ۱ ع ۱۱ پ ۱۷ ع ۱۸ پ ۲۷

---

[1] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۸۹ و ۱۹۰ طبع مصر ۱۳۲۵ھ۔ [2] مزید الاقوال ج ۲ ص ۱۸۱ طبع مصر ۱۳۲۵ھ

Marfat.com

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ۔ جنت کے رہنے والے جنتی لوگ۔ اَصْحٰبُ مضاف اَلْجَنَّةِ مضاف الیہ۔ (دیکھو جَنَّةٌ) پ ۱ ع ۱۳ پ ۸ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۹ پ ۲۳ ع ۳ پ ۲۵

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ۔ باغ والے۔ اَصْحٰبَ مضاف اَلْجَنَّةِ مضاف الیہ۔ یہ باغ والے کئی بھائی تھے۔ ان کے باپ کے پاس ایک باغ تھا اس میں کھیتی بھی ہوتی تھی اور درختہائے ثمردار بھی تھے سارے خاندان کی گزراوقات بس اسی پر تھی۔ باپ کا دستور تھا کہ جس دن کھیتی کٹتی یا میوہ توڑا جاتا شہر کے سب فقیر اور محتاج جمع ہو جاتے یہ اپنے سال بھر کے گزارہ کے لئے نکال کر جو باقی بچتا سب فقیروں اور محتاجوں کو صدقہ کر دیتا۔ اس کارِ خیر سے بڑی برکت تھی اور گھر کا گھر باغ کی پیداوار سے آسودہ تھا۔ بیٹے ہر چند باپ کی زندگی میں اسے اس کارِ خیر سے روکتے مگر وہ ان کی ایک نہ سنتا آخر جب اس نے وفات پائی تو انہوں نے آپس میں کہنا شروع کیا کہ ابا جان کی حماقت تو دیکھو خواہ مخواہ اپنا پیٹ کاٹ کر مسکینوں کو باغ کی پیداوار کھلا دیتے تھے اب ہم بھرے سب بال بچے دار آدمی۔ باپ کی طرح کرنے لگیں تو بڑی تنگی سے گزراوقات ہو لہٰذا ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ فقیروں کو کچھ دینا دلانا نہ پڑے اور ساری پیداوار گھر کی گھری میں رہے۔ آخر صلاح مشورہ ہو کر آپس میں اس بات پر قسما قسمی ہو گئی کہ صبح سویرے کھیت پر چل کر سب کچھ توڑ لائیں۔ فقیر بعد میں آئیں گے تو کچھ نہ پائیں گے اور اپنی اس تدبیر پر ایسے پھولے کہ قسم کھاتے وقت انشاء اللہ تک زبان سے نہ کہا مگر ادھر تو یہ صلاح مشورہ کر کے رات کو پڑ کے سو رہے اُدھر باغ میں عذابِ الٰہی آیا۔ بگولا اٹھا آگ لگی یا اور کوئی آفت آئی غرض سب کھیت اور باغ صاف ہو رہا۔ صبح ہوتے ہی ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ توڑنا ہے تو سویرے ہی کھیت پر پہنچو ایسا نہ ہو کہیں دیر کرنے میں کوئی مسکین باغ میں آ جائے چنانچہ آواز کے ساتھ ہی تیار ہو کر تیزی سے لپکتے ہوئے چل نکلے۔ وہاں زمین کھیتی اور درختوں سے ایسی صاف ہو چکی تھی کہ یہ پہنچے تو پہچان بھی نہ سکے سمجھے راہ بھول کر کہیں اور نکل آئے غور کیا تو معلوم ہوا جگہ وہی ہے اب خیال ہوا کہ قسمت پھوٹ گئی در درگاہ الٰہی سے

Marfat.com

حرماں نصیبی مقدر ہوئی۔ منجھلا بھائی ان میں زیادہ نیک تھا اس نے ان کو پہلے ہی کہا تھا کہ دیکھو خدا کو مت بھولو اب جو یہ تباہی دیکھی تو اس نے وہی پہلی بات یاد دلائی۔ آخر سب نے اپنی تقصیر کا اعتراف کیا اور اللہ کی تسبیح میں مشغول ہو گئے۔ پھر جیسا کہ ایسے موقع پر عام دستور ہے لگے ایک دوسرے کو اُلاہنا دینے اور اپنی تباہی و بربادی کا الزام دوسرے کے سر تھوپنے بالآخر سب نے ملکر اقرار کیا کہ واقعی ہماری سب کی زیادتی تھی ہم نے فقیروں اور محتاجوں کو محروم کیا تھا۔ اللہ نے ہم کو محروم کر دیا۔ بیشک ہم حد سے بڑھ گئے تھے۔ اب ہمیں اللہ سے لو لگانی چاہیے کیا عجب کہ وہ اس باغ سے اچھا باغ عطا فرمادے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے[1] قرآن مجید میں سورۂ ن میں ان لوگوں کا تذکرہ تفصیل سے مذکور ہے۔ ۲۹/۳

اَصْحٰبُ الْحِجْرِ ۔ حجر والے۔ حجر کے رہنے والے اَصْحٰبُ مضاف اَلْحِجْرِ مضاف الیہ۔ تمام مفسرین اور موضعین سلفاً و خلفاً اس پر متفق ہیں، کہ اصحاب الحجر سے مراد قوم ثمود ہے۔ لیکن ہمارے مشہور اور محترم معاصر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے نزدیک اصحاب الحجر ثمود نہیں بلکہ وہ انباط ہیں جنھوں نے حجر کو اپنا مرکز قرار دیا تھا جو ملک ثمود میں واقع تھا اسی لئے قرآن مجید نے ان کو اصحاب الحجر کے نام سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ ارض القرآن میں قمطراز ہیں "تمام مفسرین نے اصحاب الحجر سے ثمود مراد لیا ہے، اس میں شک نہیں کہ ثمود کا دارالحکومت بھی کبھی یہی شہر تھا۔ لیکن قرآن مجید کا عام طرز ادا بتاتا ہے کہ اصحاب الحجر سے ثمود کے علاوہ ان کے بعد کی آبادی مراد ہے۔ قرآن مجید نے ثمود کا ۲۶ جگہ ذکر کیا ہے لیکن ہر جگہ ان کا نام لیا ہے۔ اس اجمال کے ساتھ یعنی "حجر والے" کہکر کہیں نہیں بیان کیا ہے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے، ثمود کی تعمیر و سنگتراشی کا قرآن مجید میں جہاں ذکر ہے وہاں مقام کا نام بھی بتا دیا ہے یعنی وادی القریٰ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ۔ ثمود جنھوں نے وادی القریٰ

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۲۶۵ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

Marfat.com

میں پتھر تراشے۔ یہاں "حجر والے" کہکر ان کی تعمیر و سنگتراشی کا ذکر کیا ہے۔ اس سے اشارہ یہ ہے کہ ان کی سنگی عمارتیں حجر میں واقع تھیں، ان کے نشان اور آثار اب تک موجود ہیں ان پر جو کتبات منقوش ہیں ان میں بانی اپنا نام ثمود بتاتے ہیں جس کو ہر خطی خط و زبان کا عالم ہر وقت پڑھکر تصدیق کر سکتا ہے اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اصحاب الحجر انہی انباط کا لقب تھا۔ صحیح بخاری اور احادیث و سیر کی دوسری کتابوں میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لیجاتے ہوئے مقام حجر سے گزرے تھے اس موقع پر بھی اکثر روایتوں میں ثمود کا نام نہیں یہ فقرہ مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم الا ان تکونوا باکین ان یصبکم مثل ما اصابھم، ان اپنی جان پر آپ ظلم کرنے والوں کے گھروں میں روتے ہوئے چلو ایسا نہ ہو کہ جو مصیبت ان پر آئی ہے تم پر بھی آئے یہ روایت امام بخاری نے باب غزوۂ تبوک، تفسیر سورۂ حجر اور ثمود کے ذکر میں درج کی ہے، اس میں ثمود کا مطلق نام نہیں۔ ایک روایت میں یہی حدیث بزیادت الفاظ اس طرح مروی ہے ان الناس مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نزلوا ارض ثمود الحجر اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حجر ثمود کا ملک بھی تھا اور اس سے ہم کو انکار نہیں۔ [1]

جس طرح قرآن مجید نے ثمود کا ۲۶ جگہ ذکر کیا ہے مگر صرف ایک جگہ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ کہکر ان کا تعارف کرایا ہے اسی طرح ایک مقام پر اصحاب الحجر کے الفاظ بھی ان کے متعلق استعمال کئے ہیں ورنہ قرآن مجید کی رو سے صاف ظاہر ہے کہ ثمود اور اصحاب الحجر دو علیحدہ علیحدہ قومیں نہیں کیونکہ دونوں جگہ ان کے حالات کے بیان کرنے میں طرز کلام ایک ہی ہے۔ دونوں مقام پر ان کی تعمیر اور طرز تعمیر عذاب اور طریقۂ عذاب ایک ہی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام ثمود کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا (اعراف، شعراء) اور تراشتے ہو پہاڑوں کے گھر۔

اور اصحاب الحجر کے متعلق ارشاد ہے۔

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ اور وہ تراشتے تھے

[1] ملاحظہ ہو عارض القرآن ص ۱۰۰، مطبوعہ علیگڑھ، ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

بُيُوْتًا۔ (حجر) پہاڑوں کے گھر۔

ثمود کے عذاب کے متعلق فرمایا جاتا ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ (ھود)

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ہولناک آواز نے آلیا تو صبح سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔

اور اصحاب الحجر کے متعلق بیان ہوتا ہے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ۔ (حجر)

پھر صبح ہوتے ان کو ہولناک آواز نے آلیا۔

غرض اس بنا پر کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ ثمود اور اصحاب الحجر دو جداگانہ قومیں ہیں۔ رہی یہ نکتہ سنجی کہ ثمود کی تعمیر و سنگتراشی کا قرآن مجید میں جہاں ذکر ہے وہاں مقام کا نام بھی بتا دیا ہے یعنی وادی القریٰ یہاں "حجر والے" کہکر ان کی تعمیر و سنگتراشی کا ذکر کیا ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ ان کی سنگی عمارتیں حجر میں واقع تھیں۔ سو محض فضول ہے کیونکہ حجر اور وادی القریٰ دو جداگانہ مقامات کے نام نہیں۔ علامہ علی بن محمد خازن لکھتے ہیں۔

قال المفسرون الحجر اسم وادٍ کان یسکنہ ثمود و ھو معروف بین المدینۃ النبویۃ والشام ھو انا مرء موجودۃ باقیۃ یمر علیھا رکب الشام الی الحجاز و اھل الحجاز الی الشام[1]

مفسرین کا بیان ہے کہ حجر اس وادی کا نام ہے جس میں ثمود رہتے تھے۔ یہ وادی مدینہ منورہ اور شام کے درمیان مشہور ہے اور اس کے آثار موجود اور باقی ہیں۔ شام کا کاروان حجاز کی طرف اور اہل حجاز شام کی طرف اس پر گذرتے ہیں۔

پھر حجر کے متعلق سید صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ثمود کا دار الحکومت بھی کبھی یہی شہر تھا۔ اب اگر ثمود اور اصحاب الحجر کو دو جداگانہ قومیں مانا جائے تو کہنا یہ لازمی ہوگی کہ جس قوم نے اپنے دار الحکومت کے تمام اکناف و اطراف میں اپنی بہترین تعمیر کاری کے نمونے چھوڑے ہوں خود اس کا دار الحکومت اس سے خالی ہو۔

درحقیقت سید صاحب کے اشتباہ کا اصل منشا یہ ہے کہ حجر میں جو سنگی عمارتوں کے آثار اب تک موجود ہیں ان پر جو کتبات منقوش ہیں ان میں بانی اپنا نام نسبت بتاتے ہیں۔ لیکن اس سے صرف اس قدر معلوم

[1] لباب التاویل تفسیر سورۂ حجر ج ۴ ص ۵۹ طبع مصر۔

Marfat.com

ہوتا ہے کہ زمانہ قبل مسیح میں حجر پر نبطیوں کا قبضہ ہو گیا تھا اور انھوں نے بھی اپنے وہاں کچھ آثار چھوڑے ہیں جو اب تک موجود ہیں۔ اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ اصحاب الحجر سے ثمود کی بجائے انباط مراد ہیں پھر اب تک جن آثار کے کتبات پڑھے گئے ہیں وہ صرف چار مقامات ہیں۔ قصر بنت۔ قبر باشا۔ قلعہ اور برج آثار کی کھدائی کا کام ہنوز باقی ہے ایسی صورت میں صرف تین چار مقامات کے کتبات کے پڑھ لینے سے اتنے بڑے عظیم الشان مسئلہ کا فیصلہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ قرآن مجید کے مخاطب اوّل عرب ہیں اور اسی لئے عرب اور حوالی عرب کی قوموں اور ان کے پیغمبروں کا ذکر قرآن مجید نے خصوصیت کے ساتھ بار بار کیا ہے۔ حجر کا علاقہ شام و حجاز کے درمیان مدینہ سے کچھ آگے بجانب شمال واقع ہے۔ اصحاب الحجر سے اگر ثمود کی بجائے کوئی اور قوم مراد ہوتی کہ جس میں پیغمبر بھی مبعوث ہوئے اور جو عذاب الٰہی میں بھی گرفتار ہوئی تو ناممکن تھا کہ اس کا ذکر قرآن مجید ایسے مشتبہ اور مبہم انداز میں کرتا کہ آج تک امت اس قوم کا صحیح طور پر تعین ہی نہ کر سکی اور ہنوز انباط کی بجائے غلطی سے ثمود ہی کو اس کا مصداق سمجھتی رہی۔ غور فرمائیے اصحاب الحجر سے انباط مراد ہیں۔ ان میں پیغمبر بھی مبعوث ہوئے۔ عذاب الٰہی بھی آیا مگر عرب میں ہوتے ہوئے بھی نہ ان کے پیغمبر کا نام مذکور ہے اور نہ قرآن مجید میں ان کا کہیں دوبارہ ذکر ہے۔ ایک جگہ اور صرف ایک جگہ ان کا تذکرہ آیا بھی تو اس طرح کہ جو حالات ثمود کے متعلق بیان کئے گئے تھے وہی ان کے متعلق بیان کئے گئے اور پھر عہد نبوی سے آج تک امت ان کے تعین میں غلطی ہی کرتی رہی۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عاد و ثمود کے متعلق قرآن مجید کی تصریح ہے وَعَادًا وَثَمُودَا وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ (اور (ہم نے قوم) عاد اور ثمود (کو بھی ہلاک کیا) اور تم کو ان کے گھر بھی دکھائی دیتے ہیں) عہد نبوی سے لیکر آج تک مسلمان مساکن ثمود ہی کو اصحاب الحجر ہی کے مساکن سمجھتے چلے آئے ہیں۔ اگر اصحاب حجر کے مساکن ثمود کے مساکن نہیں ہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ مسلمانوں نے جو کچھ سمجھا غلط سمجھا اور قرآن مجید نے ان کی اس غلطی کو برقرار رکھا۔

Marfat.com

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے الفاظ ہیں ان الناس نزلوا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارض ثمود الحجر (لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرزمین ثمود حجر میں فروکش ہوئے) اس سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ اصحاب الحجر سے صرف ثمودی کو مراد لیتے تھے اسی لئے حجر کے ساتھ ارض ثمود کے الفاظ بیان کئے گئے ورنہ یوں کہتے ارض النبط الحجر یا صرف حجر ہی کا تعین کرنا ہوتا تو کہتے ارض ثمود والنبط الحجر۔ سید صاحب نے اس میں یہ نکتہ سنجی کی ہے کہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حجر ثمود کا ملک بھی تھا اور اس سے ہم کو انکار نہیں۔ حالانکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں صحابہ کا ذہن حجر سے فوراً ثمود کی طرف منتقل ہو جاتا تھا نبطیوں کا کسی کو خیال بھی نہ گزرتا تھا۔ اگر سید صاحب اسی حدیث پر پورے طور پر غور کر لیتے تو ان الفاظ کے لکھنے کی ضرورت نہ پیش آتی اسی حدیث میں مذکور ہے کہ صحابہ نے حجر کے کنوؤں سے پانی بھر لیا تھا اور آٹا گوندھ لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کنوؤں سے جو کچھ پانی کھینچا گیا ہے وہ بہا دیا جائے اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے اسی کا آخری فقرہ ہے وامرھم ان یستقوا من البئر التی کان ترد ھا الناقۃ[1] (اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کنوئیں سے پانی لیں جہاں ناقہ آکر پیتی تھی) غور فرمایئے کہ اصحاب الحجر سے اگر انباط مراد ہیں تو کیا ان میں بھی کوئی خاص ناقہ تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ اور مستدرک حاکم میں اس سلسلہ میں جو حدیث مروی ہے اس سے تو بحث کا تمام تر فیصلہ ہو جاتا ہے حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
علیہ وسلم لما اتی علی الحجر	مقام حجر پر آئے تو آپ نے اللہ کی
حمد اللہ واثنی علیہ ثم	حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگو اپنے پیغمبر
قال لھم لا تسئلوا	سے نشانی مت مانگو۔ یہ صالح
رسولکم الآیات ھذا قوم	کی قوم ہے جس نے اپنے پیغمبر سے
صالح سألوا رسولھم الآیۃ	نشانی مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے ان
فبعث اللہ لھم الناقۃ	لوگوں کے لئے ایک ناقہ بھیجی جو اس

[1] صحیح بخاری مع فتح الباری ج ۶ ص ۴۴۲ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

فکانت ترد من ھذا الفج و تصدر من ھذا الفج فتشرب ما ھم یوم ورودھا	راہ آتی تھی اور اس راہ کو جاتی تھی اور اپنی باری کے دن ان سب کا پانی پی جاتی تھی
وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَۃُ	اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ہولناک آواز نے آلیا (ملاحظہ ہو ثَمُوْد)

حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اس کو مسلم کی شرط پر صحیح مانا ہے[1]۔ اگر اصحاب الحجر سے ثمود کے علاوہ کوئی دوسری قوم مراد ہوتی تو اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر کبھی نظر انداز نہ فرماتے۔

سید صاحب نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ اکثر روایتوں میں ثمود کا نام نہیں یہ فقرہ مذکور ہے۔ لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم مثل ما اصابھم، اپنی جان پر آپ ظلم کرنے والوں کے گھروں میں روتے ہوئے چلو، ایسا نہ ہو کہ جو مصیبت ان پر آئی ہے تم پر بھی آئے، اس سے کبھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اصحاب الحجر سے ثمود کی بجائے ان کے بعد کی آبادی مراد ہے بلکہ چونکہ خود قرآن مجید میں ان کو ظالم کہا گیا تھا اس لئے حدیث میں بھی ان کے اس وصف کو برقرار رکھا گیا ارشاد ہے۔ واعلم ان القول ما قالہ ابو مسلم وھو ان شیئا من ھذہ الروایات غیر

اَصْحٰبُ الرَّسِّ۔ کنویں والے۔ اَصْحٰب مضاف الرَّس مضاف الیہ۔ یہ کون تھے، کہاں تھے۔ اس کے تعین میں مفسرین اور مورخین سخت مشکوک ہیں اور اس سلسلہ میں جتنے اقوال اور روایات مذکور ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اس درجہ مستند نہیں کہ اس کی بنا پر اس بارے میں کوئی صحیح فیصلہ کیا جا سکے قرآن مجید میں اصحاب الرس کا ذکر دو مقام پر آیا ہے لیکن کوئی حال نہیں بیان کیا گیا بلکہ صرف گنہگار اور معذب قوموں کی فہرست میں ان کا بھی شمار کیا گیا ہے۔ محققین اس سلسلہ میں قرآن مجید کے بیان سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں ان کے متعلق آٹھ اقوال نقل کئے ہیں مگر آخر میں فیصلہ یہی کرتا ہے جو ابو مسلم وھو ان شیئا من ھذہ الروایات غیر ابو مسلم نے بیان کی ہے کہ ان روایات میں سے کسی چیز کا بھی

[1] مستدرک حاکم مع تلخیص ذہبی ج ۲ ص ۵۶۷ و ۵۶۸ طبع دائرۃ المعارف سنہ ۱۳۴۲ھ

Marfat.com

معلوم بالقرآن ولا بخبر قوی الاسناد ولکنهم کیف کانوا فقد اخبر اللہ تعالیٰ عنهم اهلکوا ببعض کفرهم[1] اور حافظ ابوحیان اندلسی البحر المحیط میں تفسیر سورۂ فرقان میں بہت سے اقوال نقل کرکے فرماتے ہیں۔ وملخص هذه الاقوال انهم قوم اهلکهم اللہ بتکذیب من ارسل الیهم۔[2]

نہ قرآن میں پتہ ہے اور نہ کسی قوی الاسناد حدیث میں ہی یہ بات کہ ان کے کوائف کیا تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے کفر کی بدولت ہلاک ہوئے۔ ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کوئی قوم تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی پاداش میں ہلاک کیا۔

عنہا کے پاس داخل ہوا یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ ان کی بینائی ابھی نہیں گئی تھی وہ صحف (قرآن مجید) میں پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے تم ایلہ کو جانتے ہو میں نے کہا ایلہ[3] کیا ہے۔ فرمایا یہ وہ بستی ہے جہاں یہودیوں کی ایک قوم رہتی تھی اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن ان پر مچھلیوں کو حرام کر دیا تھا۔ اور ہفتہ ہی کے دن سفید سفید مچھلیاں حاملہ و نفیوں کے برابر موٹی تازی ان کے صحنوں اور مکانات میں پانی کی سطح پر آتیں اور جو ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو بغیر سخت محنت و مشقت کے نہ وہ ان کو پاتے اور نہ وہ ان کے ہاتھ لگتیں پس آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا ان میں سے کسی نے کہا کہ ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ ہفتہ کے دن ان کو پکڑیں اور اور دنوں میں کھائیں چنانچہ ایک گھر کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور مچھلیاں پکڑ کر بھونیں۔ بھوننے کی خوشبو جو پڑوسیوں نے پائی تو کہنے لگے خدا کی قسم فلانے کے خاندان کو کوئی نہ کوئی بات

پ ۱۹ ع ۱۵

اَصْحٰبُ السَّبْتِ ۔ ہفتہ کے دن والے ۔

اَصْحٰبُ مضاف السَّبْتِ مضاف الیہ۔ مستدرک حاکم میں بسند صحیح حضرت عکرمہ سے جو مشہور تابعی اور مفسر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خادم خاص ہیں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

[1] تفسیر کبیر ج ۶ ص ۲۲۸ طبع مصر ۱۳۰۸ھ۔ [2] البحر المحیط ج ۶ ص ۴۹۹ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔ [3] یہ بحر قلزم کے کنارہ پر جہاں حجاز و شام کی سرحد ملتی ہیں ایک مشہور شہر ہے اس کا شمار ملک شام میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہاتھ لگی ہے چنانچہ لوگوں نے بھی یہی کیا یہاں تک کہ یہ طریقہ ان میں پھیلا اور بڑھ گیا۔ اس پر ان میں تین جماعتیں بن گئیں ایک جماعت مچھلیاں کھانے لگی۔ دوسری منع کرتی رہی تیسری کہنے لگی تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ یا ہلاک کرے گا چھوڑیگا یا سخت عذاب دیگا۔ منع کرنے والے فرقے نے کہا کہ ہم تم کو اللہ کے غضب اور اس کی سزا سے ڈراتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ اس کی سزا خسف (زمین میں دھنسنا) یا قذف (کسی چیز کو قوت سے اٹھا کر پھینک مارنا) کی صورت میں تم کو پہنچ جائے یا اور کوئی عذاب اللہ کی طرف سے نازل ہو، اللہ کی قسم ہم تو اس جگہ رات نہیں گزاریں گے جہاں تم ہو، چنانچہ وہ شہر پناہ سے نکل گئے۔ صبح جب شہر پناہ پر پہنچے دروازہ پر دستک دی کسی نے جواب نہیں دیا۔ آخر سیڑھی لے کر شہر پناہ پر قائم کی اور ایک شخص اس پر چڑھا اس نے چڑھتے ہی آواز لگائی اللہ کے بندو، اللہ کی قسم دم والے بندر ہیں جو تین دفعہ چیختے ہیں پھر اس شخص نے شہر پناہ سے اتر کر دروازہ کھولا اور یہ لوگ اندر داخل ہوئے بندروں نے اپنے اپنے رشتہ دار انسانوں کو پہچانا مگر انسان اپنے رشتہ دار بندروں کو نہ پہچان سکے اب تو یہ حالت ہوئی کہ بندر اپنے قرابتدار اور ہم نسب شخص کے پاس آتا اس کے قدم بقدم چلتا اور چیخنے لگتا اور جب وہ کہتا کہ تو فلاں ہے تو یہ اپنے سر سے اشارہ کرتا جاتا کہ ہاں اور روتا جاتا اسی طرح بندر اپنے ہم نسل اور قرابتدار انسان کے پاس آتی اور وہ اس سے کہتا کہ تو فلاں ہے تو وہ سر سے اشارہ کرتی کہ ہاں اور روتی جاتی۔ یہ لوگ ان سے کہتے کہ کیوں کیا ہم نے تم کو اللہ کے غصہ اور اس کی سزا سے نہیں ڈرایا تھا؟ کہ کہیں ایسا نہ ہو تم زمین میں دھنس جاؤ یا مسخ ہو جاؤ یا اللہ کے اور کسی عذاب میں گرفتار ہو جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنو اللہ فرماتا ہے وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (ہم نے ان لوگوں کو تو نجات دی جو برے کام سے منع کرتے تھے اور گنہگاروں کو نافرمانی کی پاداش میں برے عذاب میں پکڑا) اب مجھے نہیں معلوم کہ تیسرے نے کیا کیا، (یعنی آیا انھوں نے بھی اس برے کام سے منع کر کے نجات پائی یا نہیں) ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم نے بہت سی بری باتیں دیکھیں مگر ان سے منع نہ کر سکے علکرمہ

Marfat.com

کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کی کیا رائے ہے بلاشبہ انھوں نے لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا (کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جن کو اللہ چاہتا ہے کہ ہلاک کرے یا ان کو سخت عذاب دے) کہکر اس فعل پر انکار بھی کیا اور اسے ناپسند بھی سمجھا۔ میری یہ بات ان کو پسند آئی اور انھوں نے میرے لئے روگاڑھی چادروں کا حکم دیا اور وہ مجھے پہنا دیں۔[۱]

ابو عبید، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے آیت لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ (بنی اسرائیل کے کافر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبان پر ملعون ہوئے یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گزر گئے تھے) کے سلسلہ میں حضرت ابو مالک غفاری سے جو صحابی ہیں روایت کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان پر ملعون ہوئے تو بندر کر دیئے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی لعنت کئے گئے تو سور بنائے گئے۔[۲] اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غالباً یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں واقع ہوا ہے چنانچہ علامہ محمود آلوسی نے روح المعانی میں تفسیر سورۂ بقر میں اس کی تصریح بھی کی ہے۔[۳] قرآن مجید میں سورۂ اعراف پ۹ میں اصحاب السبت کا قصہ تفصیل سے مذکور ہے (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں الفاظ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ، سبت، قردۃ، قریۃ) پ۵

اَصْحٰبُ السَّعِيْرِ دوزخ والے۔ اَصْحٰبِ مضاف السَّعِيْرِ مضاف الیہ (دیکھو سَعِيْرٌ) پ۲۹ ع۱۳

اَصْحٰبُ السَّفِيْنَةِ کشتی والے۔ جہاز والے اَصْحٰبَ مضاف السَّفِيْنَةِ مضاف الیہ۔ اصحاب السفینہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے اور طوفان کے وقت حضرت کی معیت میں جہاز پر سوار ہوئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے طوفان کے

---

[۱] مستدرک حاکم ج ۲ ص ۳۲۲ و ۳۲۵ طبع دائرۃ المعارف سنہ ۱۳۳۴ھ [۲] فتح القدیر للشوکانی ج ۲ ص ۶۳ طبع مصر سنہ ۱۳۵۰ھ

[۳] روح المعانی ج ۱ ص ۲۵۶ طبع مصر

Marfat.com

عذاب سے نجات دیکر سرفراز فرمایا تھا ۲۰/۱۱۲۔

اَصْحٰبُ الشِّمَالِ۔ بائیں والے۔ اَصْحٰبُ مضاف الشِّمَالِ مضاف الیہ۔ ان سے مراد وہ بدبخت انسان ہیں جو روزِ الست میں اخذ میثاق کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو سے نکالے گئے حشر کے دن یہ عرش کے بائیں جانب کھڑے کئے جائیں گے ان کا صحیفۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے ان کو بائیں طرف سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالیں گے۔ شبِ معراج میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت آدم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کو دیکھا تھا کہ وہ جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو روتے ہیں سو حضرت آدم علیہ السلام ان ہی اصحاب الشمال کو دیکھکر روتے تھے۔ ۲۷/۱۵

اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ۔ سیدھی راہ والے اَصْحٰبُ مضاف الصِّرَاطِ السَّوِیِّ۔ مضاف الیہ (دیکھو صراط اور سوی) ۱۲/۱۷

اَصْحٰبُ الْفِیْلِ۔ ہاتھی والے۔ اَصْحٰبِ مضاف اَلْفِیْلِ مضاف الیہ۔ ۵۷۱ء میں ابرہہ نے جو یمن کا حاکم تھا بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پر فوج کشی کی۔ اس مہم میں چونکہ ابرہہ نے ہاتھیوں کو ساتھ لیکر پیش کی تھی اس لئے عرب اس مہم کو واقعۃ الفیل اور اس سال کو عام الفیل کہتے ہیں اور اسی مناسبت سے قرآن مجید میں ان کے واقعات کو سورۃ الفیل میں اصحاب الفیل کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی سال واقع ہوئی

ابرہہ لفظ ابرہیم کا حبشی تلفظ ہے چونکہ ایک جنگ میں اس کی ناک کٹ گئی تھی اس لئے اشرم یعنی نکٹا کہلاتا تھا۔ یہ بادشاہ حبشہ کی طرف سے یمن کا حاکم تھا۔ عیسائیت کی ترویج واشاعت کے لئے اس نے صنعا میں جو یمن کا پایۂ تخت تھا ایک نہایت عظیم الشان گرجا تعمیر کرایا اور اس کو پورے طور پر مرتع اور مزین اور ہر طرح آراستہ و پیراستہ کرکے کعبے کے نام سے موسوم کیا مقصد یہ تھا کہ عرب اصلی کعبہ کو چھوڑ کر ادھر جمع ہونے لگیں اور مکہ کا حج چھوٹ جائے۔ عربوں میں چونکہ کعبہ کی ہمیشہ سے بڑی عظمت تھی اور وہ ان کے ہر قبیلہ اور ہر جماعت کے نزدیک محترم سمجھا جاتا تھا اس لئے سارے عربوں میں کیا عدنانی اور کیا قحطانی اس نئے کعبہ کے خلاف نفرت کا جذبہ پھیل گیا قریش نے سنا تو سخت برہم ہوئے۔ ایک عرب نے رات کو چھپ کر اس گرجا میں

Marfat.com

پاخانہ پھر دیا۔ ابرہہ کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو غصے آگ بگولا ہو گیا اور اپنے مقدس معبد کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لئے ایک فوج جرار اور ہاتھیوں کا دستہ ساتھ لیکر مکہ مکرمہ کا رخ کیا کہ کعبۂ ابراہیمی کو منہدم کر کے اپنی غصہ کی آگ ٹھنڈی کرے۔ درمیان میں عرب کے متعدد قبائل سدِ راہ ہوئے خوب جیداری کر کے لڑے اور بڑھ بڑھ کر حملہ آور ہوئے لیکن ابرہہ کے کوہ پیکر ہاتھیوں کے مقابلہ میں کسی کی پیش نہ گئی اور بالآخر ہزیمت اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

عبد بن حمید ابن المنذر ابن مردویہ، حاکم، ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ کے سلسلہ میں ان کے تفصیلی بیان کے جو مختلف ٹکڑے مختلف راویوں سے علیحدہ علیحدہ نقل کئے ہیں ان سب کا یک جائی ترجمہ یہ ہے۔

"اصحاب الفیل جب مقام صفلح (یہ مکہ کے قریب ایک مقام ہے) میں آکر فروکش ہوئے تو حضرت عبد المطلب نے ان کے بادشاہ سے جا کر کہا کہ آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا کسی کو بھیج دیا ہوتا ہم خود سر جبر لیکر حاضر ہو جاتے۔ ابرہہ کہنے لگا مجھے خبر ملی ہے کہ اس گھر میں جو داخل ہوتا ہے وہ امن میں رہتا ہے اس لئے میں اہل بیت اللہ کو خائف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عبد المطلب نے پھر ہی کہا کہ آپ جس چیز کی خواہش ظاہر کریں گے ہم لا کر حاضر کر دیں گے۔ آپ واپس لوٹ جائیے۔ اس نے ماننے سے انکار کر دیا تو عبد المطلب نے کہا یہ مقام بیت اللہ ہے اللہ نے اس پر کسی کو مسلط نہیں کیا۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم بغیر کعبہ کو منہدم کئے واپس نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر عبد المطلب ہٹ کر پہاڑ پر آ کھڑے ہوئے کہنے لگے میں تو اپنی آنکھوں بیت اللہ اور اہل بیت اللہ کی بربادی نہ دیکھوں گا۔ ادھر ان لوگوں نے کعبہ کا رخ کیا اور اس پر ہاتھی ہونا چاہا مگر وہ پیچھے پلٹ پلٹ گیا کہ اتنے میں سمندر کی طرف سے آسمان پر دل بادل نمودار ہوا اور پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اڑتے ہوئے آئے ان کے منہ اور پنجوں میں کنکریاں تھیں انھوں نے آتے ہی لشکر کو حلقہ میں لیا اور کنکریوں کی بارش شروع کر دی وہ کنکر کی چھرّیاں بندوق کی گولی سے زیادہ کام کرنے لگیں جس کے سر پر پڑی خارش نے آگھیرا اور کھجا کھجا کر خون جاری ہو گیا اور گوشت گل گل کر گرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے بغیر

Marfat.com

خون اور بے گوشت و پوست کے خالی ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگیا۔ فوج کو واپسی نصیب نہ ہوسکی۔ اور یوں چند منٹوں میں سارا لشکر تہ و بالا ہو کر رہ گیا۔

ابن اسحٰق نے سیرۃ میں اور واقدی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ہاتھی کے ہولنے والے اور اس کے سائیس کو مکہ میں اس حال میں دیکھا تھا کہ وہ دونوں آنکھوں سے اندھے اور پیروں سے بالکل معذور ہو گئے تھے لوگوں سے کھانے کا سوال کیا کرتے تھے۔ واقدی نے حضرت اسماءؓ بھی جو حضرت عائشہؓ کی بہن ہیں اسی قسم کی شہادت نقل کی ہے۔ [1]

سورۃ الفیل مکی ہے جو زیادہ سے زیادہ اس واقعہ کے پچاس برس بعد نازل ہوئی ہے اس وقت بہت سے ایسے اشخاص زندہ ہوں گے جنھوں نے اس واقعہ کو خود اپنی آنکھوں دیکھا ہوگا اور جنھوں نے نہ دیکھا ہوگا انھوں نے ان لوگوں سے جو اس کے چشم دید گواہ ہوں گے سنا ہوگا۔ تاہم کسی نے اس وحی الٰہی کی تکذیب نہیں کی اس سے بڑھکر اس واقعہ کی صحت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

عرب میں چیچک کی بیماری اسی سال پیدا ہوئی اس سے یورپ کے تاریخ نگاروں نے یکتہ پیدا کیا ہے کہ ابرہہ کی فوج چیچک کی وبا سے برباد ہوئی۔ لیکن بادرہے پرندوں کا پتھراؤ کرنا اور اس سے ایک بڑے لشکر کا دم بھر میں تباہ و برباد ہو جانا حیرت انگیز کہا جا سکتا ہے مگر محال نہیں جو قادر مطلق چیچک کے ذرے دانوں میں زہریلا مادہ پیدا کر کے انسان کو ہلاک کر سکتا ہے وہ اگر کنکریوں میں ہلاکت آفرینی کا سامان پیدا کر دے تو کیا بعید ہے۔ اسی طرح سرسید نے تہذیب الاخلاق میں جو اس سورت کی تفسیر کی ہے وہ بھی سراسر لغو اور غلط ہے کہ جس کا نہ عربی زبان ساتھ دے سکتی ہے اور نہ وہ اصول روایت پر صحیح کہی جا سکتی ہے۔ ۲۰/۱۲

اَصْحٰبُ الْقُبُوْرِ ۔ قبر والے۔ مردے، اَصْحٰبُ مضاف الْقُبُوْرِ مضاف الیہ۔ ۲۵/۷

اَصْحٰبُ الْقَرْيَةِ ۔ گاؤں کے لوگ۔ گاؤں والے اَصْحٰبَ مضاف۔ اَلْقَرْيَةِ مضاف الیہ۔ اصحاب القریہ

[1] ان تمام حوالوں کے لئے دیکھو فتح القدیر للشوکانی ج ۵ ص ۴۸۲ طبع مصر

Marfat.com

کا قصہ قرآن مجید میں سورۂ یٰسین میں تفصیل سے مذکور ہے لیکن نہ تو قریہ کے نام کی صراحت ہے نہ ان تین پیغمبروں کے نام بیان کئے گئے ہیں جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے نہ اس شخص کا نام ہے جو شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا تھا اور نہ اس کے شہید کئے جانے کا ذکر ہے۔

قرطبی نے تصریح کی ہے کہ سب مفسرین کے قول میں اس قریہ سے انطاکیہ مراد ہے[۱]۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کا خیال ہے کہ غالباً یہ انطاکیہ کے قریب کوئی شہر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ اس قریہ کے لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا مگر اس شہر انطاکیہ میں جو اب موجود ہے اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا[۲]۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اگر تینوں پیغمبر عہد عتیق میں اہل انطاکیہ کی طرف بھیجے گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے وہاں کے لوگوں کو پیغمبروں کی تکذیب کی پاداش میں ہلاک کر دیا ہو اور انطاکیہ دوبارہ آباد ہونے پر جب مسیح علیہ السلام نے اپنے عہد میں ان کی طرف اپنے تینوں حواریوں کو بھیجا اور یہ ایمان لے آئے تو ایسا ہونے سے کوئی مانع نہیں۔[۳]

ابن اسحٰق نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، کعب احبار اور وہب بن منبہ سے بلاغاً نقل کیا ہے کہ یہ شہر انطاکیہ تھا۔ یہاں کے بادشاہ کا نام انطیخش بن انطیخش تھا جو بت پرست تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف تین رسول بھیجے جن کے نام صادق، صدوق اور شلوم ہیں، وہاں کے لوگوں نے ان کو جھٹلایا۔ قتادہ کا خیال ہے یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے تین حواری تھے جو ان کا پیغام تبلیغ لے کر آئے تھے۔ شعیب جبائی نے ان کے نام شمعون، یوحنا اور بولص بتلائے ہیں[۴]۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ متاخرین مفسرین میں سے کسی سے اس کے سوا مذکور نہیں۔ مگر یہ چیز متعدد وجوہ سے محل نظر ہے۔

(۱) بظاہر اس قصہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں بزرگ اللہ کے رسول تھے نہ مسیح علیہ السلام کے پیامبر۔ ارشاد ہے۔

---

[۱] تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۵۳ طبع مصر ۱۳۵۰ھ۔ [۲] فتح الباری ج ۶ ص ۲۶۲ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

[۳] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۲۳۰۔ [۴] ایضاً ج ۱، ۲۲۹ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ	جب ہم نے ان کی طرف (دو پیغمبر) بھیجے
اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا	تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا۔
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ	اس پر ہم نے تیسرے (پیغمبر) کو ان کی
فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ	(اور مدد کی تو ان تینوں نے (لوگوں سے)
مُّرْسَلُوْنَ۔	کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا) کے بھیجے
	ہوئے آئے ہیں۔
پھر جب ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو کہتے ہیں۔	
رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ	ہمارا پروردگار علیم ہے کہ ہم بے شک
اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ	(اسی کے) بھیجے ہوئے تمہارے پاس
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا	آئے ہیں اور ہمارا کام تو خدا کا حکم
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔	صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس۔

حالانکہ اگر وہ حواری تھے تو ان کو ایسی عبارت استعمال کرنی مناسب تھی جس سے پتہ چلتا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پیامبر ہیں۔ یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ اگر وہ مسیح علیہ السلام کے پیامبر تھے تو اہلِ انطاکیہ کا ان سے یہ کہنا کیا معنی کہ

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا	بس تم ہماری ہی طرح کے آدمی ہو
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ	اور (خدائے) رحمٰن نے تو کچھ نہیں
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ	اتارا۔ تم سارے جھوٹ کہتے ہو۔

(۲) اہلِ انطاکیہ پیامبرانِ مسیح پر ایمان لا چکے تھے بلکہ یہ پہلا شہر ہے جو حضرت پر ایمان لایا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے اس کے رسولوں کو جھٹلایا اور عذابِ الٰہی نے ایک چنگھاڑ کی شکل میں ظاہر ہو کر ان کی زندگی کا چراغ بجھا کر رکھ دیا۔

(۳) حواریین مسیح علیہ السلام کے ساتھ اہلِ انطاکیہ کا واقعہ نزولِ تورات کے بعد کا واقعہ ہے۔ ابو سعید خدری اور سلف میں بہت سے لوگوں سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ تورات کے بعد کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک نہیں کیا بلکہ اس کے بعد مومنین کو حکم دیا گیا کہ وہ مشرکین سے قتال جاری رکھیں۔

پس ایسی صورت میں جس قریہ کا قرآن مجید میں ذکر ہے وہ انطاکیہ کے علاوہ کوئی اور قریہ ہوگا یا اس قصہ میں اگر انطاکیہ کا لفظ محفوظ ہے تو یہ اس نام کا کوئی اور شہر مشہور و معروف انطاکیہ کے علاوہ ہوگا کیونکہ موجودہ شہر کے متعلق یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ زمانِ نصرانیت یا اس سے پہلے کبھی تباہ ہوا ہو۔[1]

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۲۱۹ طبع مصر ۱۳۰۱ھ

Marfat.com

تیسری وجہ کے سلسلہ میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ اس میں صرف ایک استثنا ہے یعنی اصحاب السبت کا اس بارے میں جو حدیث مرفوعاً روایت کی گئی ہے اس میں بھی یہ استثنا موجود ہے چنانچہ مستدرک حاکم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جب سے تورات نازل فرمائی ہے، روئے زمین پر کسی قوم کسی قرن کسی امت کسی بستی کو سوائے اس بستی کے جس کو بندر کی شکل میں مسخ کیا گیا آسمانی عذاب سے ہلاک نہیں فرمایا۔ کیا تم اس آیت پر خیال نہیں کرتے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (اور اگلی امتوں کے ہلاک کئے پیچھے ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی جس سے لوگوں کی آنکھیں کھلتی تھیں اور (ان کے لئے) ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں) حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے۔[1]

یہ بھی یاد رہے کہ گو ابن کثیر انطاکیہ کے تعین میں مذبذب ہیں لیکن البدایہ والنہایہ سے ہم سابق میں نقل کر چکے ہیں کہ انطاکیہ تباہ ہونے کے بعد دوبارہ آباد ہو گیا ہو تو کوئی مانع نہیں ہے۔

جو شخص شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا اس کے متعلق ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ حبیب نجار تھا، نجار بڑھئی کو کہتے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے دوسرے طریقہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ صاحب یٰسین کا نام حبیب تھا اور یہ سخت جذام میں مبتلا تھے۔ مستدرک حاکم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب صاحب یٰسین نے یہ کہا کہ لوگو رسولوں کی پیروی کرو تو وہ لوگ ان کا گلا گھونٹنے لگے کہ دم نکل جائے اس وقت انھوں نے انبیا کی طرف مخاطب ہو کر کہا میں تمہارے رب پر ایمان لایا تم گواہ رہنا۔ حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے مگر ذہبی نے تلخیص میں تصریح کی ہے کہ اس روایت کا ایک راوی

[1] مستدرک حاکم مع تلخیص ذہبی ج ۲ ص ۴۰۸۔

Marfat.com

عبد الرحمٰن بن اسحاق ضعیف ہے۔[1] پ ۱۵ ع ۲

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۔ غار اور رقیم والے۔ اَصْحٰبَ مضاف اَلْكَهْفِ مضاف الیہ ان لوگوں کا قصہ قرآن مجید سورہ کہف پ ۱۵ ع ۱۳ و ۱۴ و پ ۱۵ ع ۱۵ و ۱۶ میں تفصیل سے مذکور ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ اصحاب الکہف اور لوگ ہیں اور اصحاب الرقیم اور لوگ۔ ان علماء کے خیال میں اصحاب الرقیم کا قصہ قرآن مجید میں مذکور نہیں بلکہ محض عجیب ہونے کے لحاظ سے اصحاب الکہف کے تذکرہ میں ان کا حوالہ دیدیا گیا۔ پھر اس خیال کے قائلین کے بھی دو فریق ہیں۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ چونکہ ان کا قصہ بھی اصحاب الکہف سے ملتا جلتا تھا اس لئے صرف اصحاب الکہف کے ذکر پر ہی اکتفا کیا گیا۔ چنانچہ سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ اس جماعت کا حال بھی اصحاب الکہف کا سا ہوا۔ ضحاک کہتے ہیں کہ رقیم روم کا ایک شہر ہے جہاں اصحاب الکہف کی طرح ایک غار کے اندر کچھ انسان مردہ پڑے ہوئے سو رہے ہیں[2] دوسرے فریق کی رائے میں اصحاب الرقیم وہی اصحاب الغار ہیں جن کا قصہ صحیحین میں مذکور ہے کہ اگلے زمانے میں تین شخص چلے جا رہے تھے کہ بارش نے ان کو آلیا اور یہ بھاگ کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے اوپر سے ایک بڑا پتھر آپڑا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا اس وقت ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنی عمر کے بہترین عمل کا حوالہ دیکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ہر ایک کی دعا سے پتھر کا ایک تہائی حصہ غار کے منہ سے ہٹتا گیا یہاں تک کہ ادھر تیسرے کی دعا ختم ہوئی اور اُدھر غار کا دہانہ بالکل وا ہو چکا تھا۔

بزار اور طبرانی نے باسناد حسن نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رقیم کا ذکر فرماتے ہوئے اس قصہ کو سُنا تھا۔[3] لیکن اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقیم کا ذکر کرتے ہوئے اصحاب الغار کے قصہ کو بھی بیان فرمایا اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رقیم سے مراد غار ہی ہے قرآن مجید سے جو ظاہر معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ

---

[1] مستدرک مع تلخیص ج ۲ ص ۴۳۹۔ [2] البحر المحیط ج ۶ ص ۱۱ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔ [3] عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱۷ ص ۴۶

Marfat.com

اصحاب الکہف والرقیم سے ایک ہی جماعت مراد ہے اور یہی جمہور علماء کی رائے ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ الرقیم فی الحقیقت ایک شہر کا نام تھا جہاں یہ واقعہ پیش آیا یاقوت حموی معجم البلدان میں رقمطراز ہیں۔

وبقرب البلقاء من اطراف الشام موضع یقال لہ الرقیم یزعم بعضھم ان بہ اھل الکھف[1] ۔ اطراف شام میں بلقاء کے قریب ایک مقام ہے جس کو رقیم کہا جاتا ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہیں اصحاب کہف ہیں۔

چونکہ کہف یعنی غار اسی رقیم میں واقع تھا اس لئے قرآن مجید نے ان کو اصحاب الکہف والرقیم کے نام سے ذکر کیا۔ مصنف عبدالرزاق میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کعب کی موجود ہے کہ وہ اس کو ایک شہر کا نام بتاتے تھے[2] خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت میں یہی مروی ہے۔ وہب[3] اور سدی[4] کی بھی یہی تصریح ہے۔

عیسائیت کی ابتدائی چند صدیوں میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ بہت سے راسخ الاعتقاد عیسائی مخالفوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر پہاڑوں کے غاروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے اور آبادیوں سے روپوش ہوکر انھوں نے اپنی زندگی کے بقیہ دن وہیں گزار دیئے اور پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی نعشیں برآمد ہوئیں چنانچہ ایک واقعہ اطراف اندلس میں گزرا ہے ایک روم کی طرف منسوب ہے اور ایک افسوس یا طرسوس کا بیان کیا جاتا ہے۔ اصحاب الکہف کے شہر کے تعین میں بھی مفسرین نے متعدد نام لئے ہیں۔ یاقوت رومی نے معجم البلدان میں تصریح کی ہے کہ صحیح یہی ہے کہ یہ بلاد روم کا واقعہ ہے[5]۔ ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں اسی طرف رجحان ظاہر کیا ہے[6]۔ ابوحیان اندلسی کے نزدیک اصحاب الکہف کا اندلس میں ہونا زیادہ راجح ہے[7]۔ لیکن قرآن مجید نے "الکہف" کے ساتھ

---

[1] معجم البلدان لیاقوت ج ۴ ص ۲۷۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ۔ [2] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۷۳ طبع مصر ۱۳۵۶ھ
[3] حضرت ابن عباسؓ اور وہب کی تصریح حافظ ابوحیان اندلسی نے البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۱ میں ذکر کی ہے۔
[4] سدی کا قول تفسیر کبیر امام رازی ج ۵ ص ۴۶۲ اور تفسیر فتح القدیر شوکانی ج ۳ ص ۲۶۲ میں مذکور ہے۔
[5] معجم البلدان ج ۴ ص ۲۷۴۔ [6] البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۱۱۵ طبع مصر ۱۳۵۱ھ
[7] البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۲۔

Marfat.com

"الرقیم" کا بھی اضافہ فرمایا ہے جو اس امر کی صاف تصریح ہے کہ یہ واقعہ نہ روم کا ہے نہ اندلس کا، نہ افسوس کا نہ طرسوس کا بلکہ الرقیم کا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، کعب احبار، وہب بن منبہ اور سدی کی تصریح آپ کی نظر سے گزری کہ وہ اس کو ایک شہر کا ہی نام بتاتے ہیں۔ عطیہ عوفی، قتادہ، ضحاک اس کو اس وادی کا نام بتاتے ہیں جس میں یہ کہف (غار) تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت میں یہی تصریح منقول ہے[1]۔ ظاہر ہے کہ شہر اور اس کے اطراف واکناف کی وادی ایک ہی نام سے موسوم ہوں گے اس لئے ان دونوں بیانات میں کوئی تعارض نہیں، شہر اور اس شہر کی مناسبت سے اس کی وادی کو بھی الرقیم ہی کہا گیا۔ چونکہ اس نام کا کوئی شہر عام طور پر مشہور نہ تھا اور جیسا کہ ہم نے سابق میں تصریح کی نصرانیت نے اپنے ابتدائی قرنوں ہی میں ریاضت اور گوشہ نشینی کی ایک خاص زندگی پیدا کر دی تھی جس نے آگے چل کر رہبانیت کی شکل اختیار کی، اس زندگی کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ لوگ دنیا کے تمام تعلقات سے منہ موڑ کر کسی پہاڑ کے غار میں یا کسی غیر آباد مقام پر گوشہ گیر ہو جاتے اور پھر ان پر استغراق عبادت کی ایسی کیفیت طاری ہو جاتی کہ وضع ونشست کی جو ہیئت اختیار کر لیتے زندگی کے آخری سانس تک اسی ہیئت پر قائم رہتے اور مرنے کے بعد بھی اسی حالت پر نظر آتے نہ زندگی میں کوئی ان کو چھیڑتا اور نہ مرنے کے بعد کوئی اس کی جرأت کرتا اس لئے اگر موسم موافق ہوتا اور درندوں سے حفاظت حاصل ہوتی تو مدت تک ان کی نعشیں اسی حالت پر باقی رہتی تھیں جس حالت میں کہ انھوں نے اپنی زندگی کے آخری سانس لئے تھے اور صدیوں تک ان کے ڈھانچے اسی وضع وہیئت پر محفوظ رہتے کہ دور سے دیکھنے والا ان کو زندہ انسان ہی تصور کرتا چونکہ اس قسم کی نعشیں متعدد جگہ برآمد ہوئیں اس لئے ان علماء کو اصحاب الکہف کے شہر اور مقام کے تعین میں سخت دھوکہ ہوا۔

اصحاب الکہف کا زمانہ قبل مسیح تھا یا بعد مسیح اس کے متعلق حافظ عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۰۷

Marfat.com

بیان کیا گیا ہے کہ اصحاب الکہف حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مذہب پر تھے یوں تو خدا ہی بہتر جانتا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ وہ بالکلیہ ملتِ نصرانیت سے پہلے ہوئے ہیں کیونکہ اگر وہ دینِ نصرانیت پر ہوتے تو احبارِ یہود اپنی اس مخالفت کی بنا پر حوان کو عیسائیوں سے تھی اصحاب الکہف کی خبر اور ان کے حالات کو محفوظ رکھنے کی طرف اعتنا نہ کرتے، حالانکہ سابق میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت گزر چکی کہ قریش نے مدینہ میں احبارِ یہود کے پاس اپنے کچھ لوگ اس غرض سے بھیجے تھے کہ وہ ان سے چند ایسی باتیں معلوم کر لیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ امتحان لے سکیں احبار نے یہ کہلا کر بھیجا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الکہف کے حالات ذوالقرنین کی خبر اور روح کے متعلق سوال کریں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اصحاب الکہف کا حال کتب اہلِ کتاب میں محفوظ تھا اور نیز یہ کہ ان کا واقعہ مذہبِ نصرانیت سے پہلے ہوا ہے واللہ اعلم۔ [1]

اصحاب الکہف کی تعداد کیا تھی اور وہ کتنے تھے اس کے متعلق قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ کچھ لوگ کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا کَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ ان کا کتا اور کچھ کہیں گے وہ پانچ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ ہیں چھٹا ان کا کتا یہ سب اندھیرے رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ میں تیر چلاتے ہیں بعض کہتے ہیں سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ کتا اے پیغمبر کہدے ان کی گنتی بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان اِلَّا قَلِيْلٌ فَلَا کا حال بہت کم لوگوں کو معلوم ہے تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً تو اس بارے میں بحث و نزاع نہ کر ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ مگر اس حد تک کہ صاف صاف فِيْهِمْ مِّنْهُمْ بات میں ہو اور نہ ان لوگوں میں سے اَحَدًا۔ کسی سے اس بارے میں کچھ دریافت کر۔

اصحاب الکہف کی تعداد کے سلسلہ میں لوگوں کے اختلاف کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تین اقوال نقل فرمائے ہیں اس سے پتہ چلا کہ ان تین اقوال کے علاوہ اور کوئی چوتھا قول نہیں پہلے دو اقوال کو "رجما بالغیب" (اٹکل پچو) فرمایا۔ تیسرے کے متعلق

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۲ طبع مصر ۱۳۵۶ھ

Marfat.com

سکوت اختیار کیا۔ پہلے دونوں جملوں میں واؤ عطف نہ تھا تیسرے جملہ میں وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ عطف کے ساتھ کہنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہی تعداد حقیقت میں صحیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ (کہدے ان کی گنتی میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے) سو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ایسے مقامات پر علم کو اللہ ہی کے حوالہ کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ بغیر علم اس قسم کی باتوں میں غور خوض کرنا فضول ہے ہاں جب کسی چیز کے متعلق پوری اطلاع ہو تو اس کو زبان سے نکالنا چاہیے ورنہ توقف کرنا بہتر ہے۔ خود قرآن مجید کی تصریح ہے مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ (ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ) طبرانی نے معجم اوسط میں[1] اور ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں باسناد صحیح[2] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں بھی ان ہی تھوڑے لوگوں میں سے ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اصحاب الکہف کی تعداد سات تھی، ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بعینہٖ یہی بیان نقل کیا ہے۔[3]

اصحاب الکہف کے نام کیا تھے۔ اس کے متعلق حافظ ابوحیان اندلسی رقمطراز ہیں۔

واما اسماء فتية	نوجوانان اصحاب الکہف کے
اهل الكهف فاعجمية	نام عجمی ہیں نہ وہ اعراب کے ذریعہ
لا تنضبط بشكل	منضبط ہوتے ہیں نہ نقطوں کے ذریعہ
ولا نقط والسند في	نیز ان کی معرفت کی سند بھی
معرفتها ضعيف[4]	ضعیف ہے۔

حافظ ابن کثیر کا بھی یہی فیصلہ ہے۔

وفي تسميتهم بهذه	اصحاب الکہف کو جو نام بتائے
الاسماء واسم كلبهم	جاتے ہیں ان کی ان کے موسوم ہونے میں
نظر فی صحته۔[5]	اور نیز ان کے کتے کے نام کی صحت میں بحث ہے

اصحاب الکہف غار میں کتنی مدت تک رہے اس کے متعلق قرآن مجید میں مرقوم ہے۔

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ	اور مدت گزری ان پر اپنی کھوہ

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۲۷۰ [2] تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۲۱ طبع مصر سنہ ۱۳۰۱ھ
[3] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۲۷۰ [4] البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۱ [5] تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۲۱

Marfat.com

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ — میں تین سو برس اور ان کے اوپر
وَازْدَادُوْا تِسْعًا — نو۔ تو کہدے اللہ ہی بہتر جانتا
قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا — ہے کہ وہ کتنی مدت تک رہے
لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ — وہ آسمان و زمین کی ساری پوشیدہ
وَالْاَرْضِ۔ — باتیں جانتا ہے۔

لیکن اس کے متعلق بعض علماء کی رائے ہے کہ جس طرح قرآن مجید نے پہلے اصحاب الکہف کی تعداد کے بارے میں لوگوں کے متعدد اقوال نقل کئے تھے۔ اسی طرح یہاں بھی مدتِ بقاء کے بارے میں لوگوں کا قول نقل کیا ہے یعنی لوگ کہتے ہیں غار میں تین سو برس تک رہے اور بعضوں نے اس پر نو برس اور بڑھا دئے تم کہدو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ فی الحقیقت کتنی مدت گزر چکی ہے۔ پس ان علماء کے خیال میں یہ قرآن کی تصریح نہیں بلکہ لوگوں کا قول ہے اور سیقولون سے نقلِ اقوال کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اسی سلسلہ کی یہ آخری کڑی ہے۔ سلف میں قتادہ اور مطرف بن عبداللہ کی یہی رائے ہے[1]، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انسان کسی آیت کی تفسیر یہ سمجھ کر کرنے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوگی، حالانکہ وہ زمین و آسمان کے درمیان نہایت دور جا کے گرتا ہے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ الآیہ پھر دریافت کرنے لگے کہ یہ لوگ کتنے عرصہ رہے۔ لوگوں نے جواب دیا تین سو نو برس آپ نے فرمایا اگر اتنی مدت تک رہے ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا مقولہ نقل کیا ہے چنانچہ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ سے رَجْمًا بِالْغَيْبِ تک فرما کر ان کی لاعلمی کی خبر دی اور پھر فرمایا کہ وہ یہ بھی کہیں گے وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۔

علامہ محمود آلوسی اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔

ولعل هذا لا يصح عن غالبا حضرت جرامت عبداللہ بن الحبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ فقد صح عند القول بان روایت صحیح نہیں کیونکہ ان سے ثابت عدۃ اصحاب الکہف ہوچکا کہ اصحاب الکہف کی تعداد

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۳۔

Marfat.com

سبعة وثامنهم كلبهم سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا تھا
اللہ تعالیٰ عقب القول حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کو
بذلك بقوله سبحانه قُلْ بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا قُلْ
رَبِّيْ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ و رَبِّيْ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ اور اس میں
لافرق بينه وبين قوله اور قُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا
تعالیٰ قُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فرمانے میں کوئی فرق نہیں پس قل اللہ
بِمَا لَبِثُوْا دل هذا على الرد لم يرد ذلك اعلم بما لبثوا سے تردید کیونکر ثابت
ہوئی اور اس پر کیوں ثابت نہیں ہوتی

عبد الرزاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی
حاتم نے قتادہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ
بن مسعود کی قرارت میں قالوا کا لفظ آیا ہے یعنی
انھوں نے اس آیت کی قرارت اس طرح کی ہے وَ
قَالُوْا لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ یہ
لوگوں کا مقولہ ہے قتادہ کہتے ہیں تم نہیں دیکھتے کہ
اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ہی فرمایا قُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ
بِمَا لَبِثُوْا [1] حافظ ابن کثیر اس روایت کے بارے
میں فرماتے ہیں۔

وروایۃ قتادۃ قراءۃ ابن ابن مسعود کی قرارت کے متعلق
مسعود منقطعة ثم هي قتادہ کی روایت منقطع ہے نیز یہ قرارت
شاذة بالنسبة الى قراءة جمہور کے لحاظ سے شاذ بھی ہے لہٰذا
الجمهور فلا يحتج بها [2] اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا
علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں کہ ابن مسعود کی قرارت
سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا قول ہے
جو اصحاب الکہف کے معاملہ میں بحث کر رہے تھے
رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمانا قُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ
بِمَا لَبِثُوْا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اصحاب الکہف کی تعداد
کے بارے میں تیسرے قول کو بیان کر کے فرمایا اس سے
اس قول کی تردید کا پتہ نہیں چلتا [3]

غرض اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں کہ اصحاب الکہف
کے غار میں رہنے کی یہ تین سو نو برس کی مدت خود اللہ تعالیٰ
کی بیان کی ہوئی ہے۔ امام بغوی لکھتے ہیں۔

هذا اخبار من الله تعالى کہف میں ان نوجوانوں کے ٹھیرے
عن قدر لبثهم في الكهف رہنے کے متعلق یہ اللہ تعالیٰ نے
وهو الاصح [5] خبر دی ہے اور یہی اصح ہے۔

[1] و [2] روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۳۳ طبع مصر۔ [3] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۲۷۰۔ [4] تفسیر ابن کثیر ج ۶
ص ۱۲۲ طبع مصر ۱۳۰۱ھ [5] معالم التنزیل ج ۴ ص ۱۶۹ طبع مصر۔

Marfat.com

امام ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن کثیر رقمطراز ہیں۔

وھذا الذی قلناہ علیہ غیر واحد من علماء التفسیر کمجاھد وغیر واحد من علماء السلف والخلف[1]

ہم جس بات کے قائل ہیں اسی پر اکثر علماء تفسیر جیسے مجاہد اور اکثر علماء سلف و خلف ہیں۔

خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے شانِ نزول میں جو روایت مروی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ ابن مردویہ نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت اتری وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَمِائَۃٍ تو کہا گیا یا رسول اللہ یہ تین سو دن ہیں یا نہیں یا برس۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر ابن ابی حاتم نے خود ضحاک سے بھی یہی نقل کیا ہے[2]

اصحاب الکہف کس طرح ایک دوسرے سے آگے اور اکٹھے ہوئے اور پھر کس طرح وہ شہر سے باہر نکلے اس بارے میں مختلف باتیں بیان کی جاتی ہیں

حافظ ابوحیان اندلسی فرماتے ہیں۔

والرواۃ مختلفون فی قصصھم وکیف کان اجتماعھم وخروجھم ولم یات فی الحدیث الصحیح کیفیۃ ذلک ولا فی القرآن الا ما قص تعالیٰ علینا من قصصھم[3]

ان کے قصوں کے بیان کرنے میں راوی مختلف ہیں کہ ان کا اجتماع کیونکر ہوا وہ کس طرح شہر سے باہر نکلے اس کی کیفیت نہ تو کسی صحیح حدیث میں آئی ہے اور نہ قرآن میں بجز ان واقعات کے جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور کچھ مذکور ہے۔

اسی طرح اصحاب الکہف کے دائیں بائیں کروٹ بدلوانے کی مدت میں بھی مختلف اقوال مذکور ہیں بعض چھ ماہ بعض ایک سال بعض نو برس بتاتے ہیں۔ مگر امام رازی تفسیر کبیر میں رقمطراز ہیں۔

ھذہ التقدیرات لا سبیل العقل الیہا ولا لفظ القرآن یدل علیہ ولا جاء بہ خبر صحیح فکیف یعرف[4]

یہ مقادیر عقل سے نہیں معلوم کی جا سکتیں نہ قرآن کے الفاظ ان پر دلالت کرتے ہیں اور نہ کوئی صحیح حدیث اس کے متعلق موجود ہے پس اس کا کیونکر پتہ چل سکتا ہے۔

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۲۶۔ [2] فتح القدیر ج ۳ ص ۲۶۱۔ [3] البحر المحیط ج ۶ ص ۱۰۔ [4] تفسیر کبیر ج ۵ ص ۲۷۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

اصحابِ الکہف کے اس مرتبہ جاگنے کے بعد یہ پتہ نہیں کہ اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی یا یہ زندہ رہے۔ وفات ہوئی تو کب ہوئی۔ زندہ رہے تو کب تک رہے یا کب تک رہیں گے۔ حافظ ابنِ کثیر علامہ محمود آلوسی اور دیگر علماء کی بڑی جماعت کا رجحان اسی طرف ہے کہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دیدی۔ واللہ اعلم ۱۵/۱۳

اَصْحٰبُ مَدْیَنَ ۔ مدین والے۔ مدین کے لوگ اَصْحٰبُ مضاف۔ مَدْیَنَ مضاف الیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ، ہاجرہ قطورا۔ مدین قطورا کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ کا بیٹا تھا۔ سامی قوموں کا عام قاعدہ ہے کہ وہ اپنی آبادی اور قبیلہ کو بانی و موسس خاندان کے نام سے موسوم کرتی ہیں۔ اسی لحاظ سے مدین کا سارا خاندان جو آگے چل کر ایک بہت بڑا قبیلہ بن گیا تھا جدِ قبیلہ مدین بن ابراہیم کی طرف منسوب ہوا اور جہاں یہ قبیلہ آباد ہوا وہ ملک مدین کہلایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اول ان کی ہی طرف مبعوث ہوئے تھے اور اسی نسل اور اسی قبیلہ سے تھے چنانچہ قرآن مجید نے وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا (اور مدین کے پاس ان کے بھائی شعیب کو بھیجا) کہکر ان کے اسی نسلی رشتہ کو واضح کیا ہے۔ اصحابِ مدین کا ذکر قرآن مجید میں سورۂ اعراف ۹/۸ و ۹/۱ اور سورۂ ہود ۱۲/۹۵ اور سورۂ عنکبوت ۲۰/۱۲ میں قدرے تفصیل سے آیا ہے اور سورۂ توبہ ۱۰/۱۵ اور سورۂ حج ۱۷/۴۴ میں صرف معذب اور گنہگار قوموں کی فہرست میں ان کا نام بتلانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اصحابِ مدین اور اصحابِ الایکہ آیا ایک ہی قوم ہیں یا دو جداگانہ قومیں اس کے متعلق اصحابِ الایکہ کے ضمن میں تفصیلی بحث سپردِ قلم کی جا چکی ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اصحاب الایکہ، شعیب، مدین) ۱۵/۱۰ ۱۷/۱۳

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۔ کمبختی والے۔ بائیں والے اَصْحٰبُ مضاف اَلْمَشْئَمَةِ مضاف الیہ۔ یہی لوگ ہیں جن کو دوسری جگہ قرآن مجید میں اصحاب الشمال کہا گیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو اصحاب الشمال، اور مشئمہ) ۲۷/۹ ۳۰/۱۵

اَصْحٰبُ مُوْسٰی ۔ موسیٰ کے لوگ۔ اَصْحٰبُ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ یہ وہی بنی اسرائیل

Marfat.com

ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے نکلکر چلے تھے اور بحرِ قلزم کے کنارہ پہنچکر اس کو پار کرنے کی فکر کر رہے تھے کہ دور سے فرعون لشکر لے کر آتا ہوا دکھائی دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی الٰہی کے مطابق عصا کو دریا پر مارا پانی بہت گہرا۔ بارہ جگہ سے پھٹ کر خشک راستے بن گئے جن میں سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے الگ الگ گزرے اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے ہو گئے۔ عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحاب موسیٰ جنہوں نے سمندر کو پار کیا بارہ اسباط تھے اور ہر راستے میں بارہ ہزار انسان تھے جو سب کے سب اولاد یعقوب علیہ السلام سے تھے۔[1] پ ۹

اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ داہنے والے بڑے نصیب والے۔ اَصْحٰبُ مضاف اَلْمَیْمَنَۃِ مضاف الیہ۔ یہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو عہد الست کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے داہنے پہلو سے نکالا گیا تھا۔ جو روزِ حشر عرشِ الٰہی کے داہنی جانب ہوں گے، ان کا اعمالنامہ ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے ان کو داہنی طرف سے لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں دیکھا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی داہنی طرف دیکھکر ہنستے ہیں۔ سو حضرت آدم علیہ السلام ان ہی خوش نصیب اور مبارک لوگوں کو دیکھکر خوش ہو رہے تھے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں انہیں کو اصحاب الیمین کہا گیا ہے پ ۲۷ ع ۱۴ / پ ۳۰ ع ۱۵

اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ کے رہنے والے۔ دوزخ والے۔ اَصْحٰبُ مضاف اَلنَّارِ مضاف الیہ۔ آیت شریفہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً میں اصحاب النار سے دوزخ کے داروغہ مراد ہیں اس لئے یہاں اصحاب النار کا ترجمہ دوزخ پر داروغہ کرنا چاہئے اصل میں اصحاب النار کے لفظی معنی ہیں دوزخ والے دوزخیوں کو دوزخ میں رہنے کی وجہ سے اور دوزخ کے فرشتوں کو دوزخ کے داروغہ ہونے کی وجہ سے دوزخ والے کہا گیا۔ قرآن مجید میں ان فرشتوں کی تعداد جو دوزخ پر مقرر ہوں گے انیس مذکور ہے

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۹۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

پ ۱ ع ۲ پ ۲ ع ۱۱ پ ۳ ع ۲ پ ۴ ع ۳ پ ۶ ع ۷ پ ۸ ع ۱۱ پ ۱۲ ع ۸
پ ۱۵ ع ۲۲ پ ۱۶ ع ۲۸ پ ۱۹ ع ۱۵

اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ۔ داہنی طرف والے۔ اَصْحٰبُ مضاف اَلْیَمِیْنِ مضاف الیہ۔ ان کو کہیں دوسری جگہ قرآن مجید میں اصحاب المیمنہ کہا گیا ہے (دیکھو اصحاب المیمنہ) پ ۲۷ ع ۱۶ پ ۲۹ ع ۱۶

اَصْحٰبِهِمْ۔ ان کے ساتھی۔ اَصْحٰبٌ صَاحِبٌ کی جمع جس کے معنی رفیق اور ساتھی کے ہیں مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲۷ ع ۲

اِصْدَعْ۔ تو کھول کر سنا دے (فتح) صَدْعٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں صَدْعٌ کے معنی کسی ٹھوس جسم مثلاً لوہا یا شیشہ وغیرہ میں ٹکاؤ پڑ جانے اور اس کے شق ہو جانے کے ہیں۔ گویا کھل جانا اس کے مفہوم میں داخل ہے اسی اعتبار سے کسی بات کے کھلم کھلا کہنے کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ پ ۱۴

اَصْدَقُ۔ زیادہ سچا۔ صِدْقٌ سے جس کے معنی سچ بولنے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ پ ۵ ع ۱۵ ۸

اَصَّدَّقَ۔ میں خیرات کروں۔ تَصَدُّقٌ سے کہ جس کے معنی صدقہ دینے اور خیرات کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۴

اِصْرًا۔ بھاری بوجھ۔ اصل میں اِصْرٌ کے معنی اس بوجھ کے ہیں جو اپنے اٹھانے والے کو چلنے سے روک رکھے یہاں مراد تکلیف شاقہ اور سخت و دشوار امور سے ہے پ ۳ ع ۱۲

اَصْرِفْ۔ میں پھیر دوں گا۔ (ضرب) صَرْفٌ سے جس کے معنی کسی شے کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینے یا ایک شے کو کسی دوسری شے سے بدل دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۹

اِصْرِفْ۔ ہٹا دے، پھیر دے۔ صَرْفٌ سے امر حاضر کا صیغہ واحد مذکر۔ پ ۱۹

اَصَرُّوْا۔ انہوں نے ضد کی۔ انہوں نے اصرار کیا اِصْرَارٌ سے جس کے معنی کسی چیز پر سختی کے ساتھ جمے رہنے اور مصر ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۲۵

اِصْرَهُمْ۔ ان کے بوجھ۔ اِصْرٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ یہاں مراد ان سخت احکام سے ہے جو یہودیوں پر تھے۔ پ ۹

اِصْرِیْ۔ میرا عہد۔ اِصْرٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم

Marfat.com

مضاف الیہ۔ چونکہ عہد کی ذمہ داری کا بھی انسان پر بوجھ ہوتا ہے اس لئے اِضْرٌ کا استعمال عہد کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ ۳/۱۷

اِصْطَادُوْا تم شکار کرلو۔ اِصْطِیَادٌ سے جس کے معنی شکار کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵/۲

اِصْطَبِرْ تو قائم رہ۔ ستارہ۔ صبر کر۔ اِصْطِبَارٌ سے جس کے معنی صبر کے ساتھ قائم رہنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۱۹/۷۳ ۲۷/۹

اِصْطَفٰی اس نے چن لیا۔ اس نے پسند کر لیا۔ اِصْطِفَاءٌ سے جس کے معنی چن لینے اور برگزیدہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱/۱۹ ۳/۱۲ ۱۰/۱۲ ۲۳/۱۲ ۹و۱۵/۱۵۔

اَصْطَفَیْتُکَ میں نے تجھکو امتیاز دیا۔ میں نے تجھکو برگزیدہ کیا۔ اِصْطَفَیْتُ اِصْطِفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ ۷/۲۷

اِصْطَفٰکِ تجھ کو پسند کیا۔ اِصْطَفٰی صیغہ ماضی۔ کِ ضمیر واحد مونث حاضر۔ ۳/۱۲

اِصْطَفَیْنَا ہم نے چن لیا۔ برگزیدہ کیا۔ اِصْطِفَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ۲۳/۱۶

اِصْطَفَیْنٰهُ ہم نے اس کو منتخب کیا۔ اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱/۱۲

اِصْطَفٰهُ اس کو پسند فرمایا۔ اِصْطَفٰی صیغہ ماضی، هُ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۲/۱۶

اِصْطَنَعْتُکَ میں نے تجھ کو بنایا۔ اَصْطَنَعْتُ اِصْطِنَاعٌ سے۔ جس کے معنی کسی شے کی درستی اور بنانے میں مبالغہ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد متکلم تُ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۶/۱۱

اَصْغَرُ زیادہ چھوٹا۔ صِغْرٌ سے جس کے معنی چھوٹے ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ۱۱/۱۲ ۲۱/۱۸

اَصْفَادِ زنجیریں۔ بیڑیاں۔ صَفَدٌ اور صَفَادٌ کی جمع جس کے معنی بیڑی اور زنجیر کے ہیں ۱۳/۱۴ ۲۳/۱۲

اِصْفَحْ تو درگزر کر۔ (فتح) صَفْحٌ سے جس کے معنی درگزر کرنے اور اعراض کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۸۵/۱۵ ۱۲/۶ ۲۵/۱۳

اِصْفَحُوْا درگزر کرو۔ صَفْحٌ سے۔ امر کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر ۱۴/۶۴

اَصْفٰکُمْ تم کو چن لیا۔ تم کو انتخاب کر لیا اَصْفٰی اِصْفَاءٌ سے جس کے معنی برگزیدہ کرنے اور منتخب کرنے

Marfat.com

کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲۵ ع ۸

اَصْلِ ۔ جڑ۔ اُصُوْلٌ جمع۔ پ ۱۳ ع ۲

اَصْلَابِكُمْ ۔ تمہاری پشتیں۔ اَصْلَابٌ صُلْبٌ کی جمع جس کے معنی پشت کی ہڈی کے ہیں مضاف ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۴ ع ۱۵

اِصْلَاحٍ ۔ سنوارنا۔ صلح کرانا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ب ۲ ع ۵ پ ۴ ع ۸ پ ۵ ع ۱۲ اِصْلَاحًا پ ۲ ع ۱۲ پ ۵ ع ۳

اِصْلَاحِهَا ۔ اس کی اصلاح۔ اِصْلَاحٍ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ پ ۸ ع ۱۴ و ۱۸

اُصَلِّبَنَّكُمْ ۔ میں تم کو سولی پر چڑھاؤنگا اُصَلِّبَنَّ تَصْلِيْبٌ سے جس کے معنی سولی دینے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ ۹ ع ۱۴ پ ۱۶ ع ۱۹

اَصْلَحَ ۔ اس نے صلح کرادی۔ اس نے اصلاح کی۔ وہ سنور گیا۔ نیک ہوگیا۔ اِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۲ ع ۱۰ پ ۷ ع ۱۱ پ ۸ ع ۱۰ پ ۲۵ ع ۵

اَصْلِحْ ۔ تو اصلاح کر تو نیک بنا دے۔ اِصْلَاحٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۹ ع ۱۲ ۔

اَصْطَلَحَا ۔ ان دونوں نے اپنی اصلاح کرلی ۔ اِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب پ ۱۴ ع ۱۱

اَصْلَحْنَا ۔ ہم نے اچھا کردیا۔ ہم نے درست کردیا۔ اِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۱۷ ع ۱۴

اَصْلَحُوْا ۔ انھوں نے اپنے کام کو درست کیا۔ انھوں نے نیک کام کئے۔ انھوں نے اپنی اصلاح کی۔ وہ سنور گئے۔ اِصْلَاحٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲ ع ۱۲ پ ۵ ع ۱۸ پ ۱۴ ع ۱۱ پ ۱۸ ع ۷

اَصْلِحُوْا ۔ تم صلح کرو۔ تم صلح کرادو۔ تم ملاپ کرادو اِصْلَاحٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۹ ع ۱۵ پ ۱۲ ع ۱۲

اِصْلَوْهَا ۔ اس میں جا پڑو۔ اس کے اندر چلے جاؤ۔ (سَمِعَ) اِصْلَوْا اَصْلِیٌ سے جس کے معنی آگ میں جلنے اور اس میں جا پڑنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر هَا ضمیر واحد مونث غائب پ ۲۳ ع ۳ پ ۳۰ ع ۳

اَصْلُهَا ۔ اس کی جڑ۔ اَصْلٌ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ پ ۱۳ ع ۱۶

اُصْلِيَهِ میں اس کو آگ میں ڈالوں گا۔ اَصْلِی اِصْلَاءٌ سے جس کے معنی آگ میں ڈالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۹ ع ۱۵

Marfat.com

اَصَمَّ۔ بہرا۔ صَمٌّ سے جس کے معنی بہرا ہونے کے ہیں صفتِ مشبہ کا صیغہ۔ پ۱۲

اَصَمَّهُمْ۔ ان کو بہرا کر دیا۔ اَصَمَّ۔ اِصْمَامٌ سے جس کے معنی بہرا کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ۲۶

اَصْنَام۔ بت، مورت۔ ہر وہ چیز جس کو خدا کے سوا پوجا جائے۔ صَنَمٌ کی جمع پ۸ پ۱۳ اَصْنَامًا پ۹

اَصْنَامَكُمْ۔ تمہارے بت۔ اَصْنَامُ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۱۷

اِصْنَعْ۔ تو بنا۔ تو درست کر (فتح) صَنْعٌ سے جس کے معنی کسی کام کے درست کرنے اور بنانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۲ پ۱۸

اَصْوَات آوازیں۔ صَوْتٌ کی جمع جس کے معنی آواز کے ہیں۔ پ۱۶ پ۲۱

اَصْوَاتَكُمْ۔ تمہاری آوازیں۔ اَصْوَاتَ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۲۶

اَصْوَاتَهُمْ۔ ان کی آوازیں۔ اَصْوَاتَ مضاف۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۲۶

اَصْوَافِهَا۔ ان کی اون۔ اَصْوَافٌ۔ صُوْفٌ کی جمع جس کے معنی اُون کے ہیں۔ اَصْوَاف مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ جس کا مرجع انعام کی طرف راجع ہونے کے سبب سے (ان) سے کیا گیا ہے۔ پ۱۴

اُصُوْلُهَا۔ اس کی جڑیں۔ اصول اَصْلٌ کی جمع۔ هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ۔ پ۱۳

اُصِيْبُ۔ میں پہنچاتا ہوں۔ ڈالتا ہوں۔ اِصَابَةٌ سے جس کے معنی پہنچانے اور لاڈالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ پ۹

اَصِيْلًا۔ شام۔ عصر و مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ پ۱۹ پ۲۲ پ۲۶ پ۲۹

فصل الضاد المعجمة

اَضَاءَ۔ اس نے روشن کیا۔ اِضَاءَةٌ سے جس کے معنی روشن کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱

اَضَاءَتْ۔ اس نے روشن کر دیا۔ اِضَاءَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ پ۱

اَضَاعُوْا۔ وہ کھو بیٹھے۔ انہوں نے ضائع کر دیا۔ اِضَاعَةٌ سے جس کے معنی کھو دینے اور ضائع کر دینے کے

Marfat.com

ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۱۶

اَضْحَكَ۔ اس نے ہنسایا۔ اِضْحَاكٌ سے جس کے معنی ہنسانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲۷

اِضْرِبْ۔ تو مار۔ تو بنا دے۔ تو بیان کر۔ ضَرْبٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اصل میں ضَرْبٌ کے معنی کسی چیز کے دوسری چیز پر واقع کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس کی صورتیں مختلف ہیں اس لئے مختلف محل پر اس کے مختلف معانی آتے ہیں۔ کہیں مارنے کے، کہیں ڈال دینے کے، کہیں چلنے کے، کہیں بیان کرنے کے اور کہیں تھپک دینے کے غرض ہر موقع اور محل پر اس کے مناسب ترجمہ ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ اصل معنی ملحوظ رہیں چونکہ چلنے میں زمین پر پیر پڑتے ہیں اس لئے ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ میں ضَرْبٌ کے معنی زمین پر چلنے کے ہوں گے کسی چیز کا اس طرح ذکر کرنا کہ اس کا اثر دوسری چیز پر پڑے اس کا نام ضَرْبُ الْمَثَلِ ہے۔ اس لئے جب مَثَلٌ کے ساتھ ضَرْبٌ کا استعمال ہو تو اس کے معنی بیان کرنے کے آئیں گے۔ آیتِ شریفہ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا (تو ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا دے) میں چونکہ طَرِيقٌ (راستہ) کو بَحْرٌ (سمندر) پر واقع کیا جا رہا ہے اس لئے یہاں اِضْرِبْ کا ترجمہ بنا دے۔ تیار کر دے یا ڈال دے کرنا چاہئے۔ پ۱ پ۹ پ۱۰ پ۱۱ پ۱۳ پ۱۶ پ۱۸ پ۱۹ پ۲۱ پ۲۲ پ۱۳

اِضْرِبُوْا۔ تم مارو۔ تم کا تو ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۹ پ۱۲

اِضْرِبُوْهُ۔ اس پر مارو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ۲

اِضْرِبُوْهُنَّ۔ ان (عورتوں) کو مارو۔ اس میں هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ہے جو عورتوں کی طرف راجع ہے۔ اگر بیویوں سے سرکشی اور بدخوئی کا ڈر اور اندیشہ ہو تو یہ نہ چاہئے کہ فوراً دل برداشتہ ہو کر قطع تعلق کر لیا جائے بلکہ پہلے ان کو نرمی اور محبت سے سمجھایا جائے اور نصیحت کی جائے اگر اس پر بھی وہ سرکشی سے باز نہ آئیں تو خوابگاہ میں ان سے الگ رہنا چاہئے اور اگر اب بھی نہ مانیں تو بطور تنبیہ کے مارنے کا بھی حکم ہے لیکن نہ اس قدر کہ اس کا نشان باقی رہے یا ہڈی ٹوٹ جائے۔ یاد رہے مارنا پیٹنا آخری درجہ ہے۔ اور جب وہ نافرمانی اور بدخوئی سے باز آجائیں اور ظاہر میں مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان کو ملزم بنانے کے لئے راہیں

Marfat.com

نہیں ڈھونڈنی چاہئیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ ع

اُضْطُرَّ۔ وہ بے اختیار کیا گیا۔ وہ لاچار کیا گیا۔ اِضْطِرَارٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب اِضْطِرَارٌ کے معنی اصل میں انسان کو کسی ضرر رساں چیز پر مجبور کرنے کے ہیں۔ عام طور پر اس کا استعمال انسان کو کسی ایسے امر پر مجبور کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ اضطرار کی دو شکلیں ہیں ایک یہ کہ کسی خارجی سبب کی بنا پر ہو پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ انسان کو کسی امر پر اس طور سے مجبور کیا جائے کہ اس امر کے نہ ہونے کی صورت میں اس کو قتل کیا جائے یا قتل کی دھمکی دی جائے یا اس کا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے یا بیکار کرنے کی دھمکی دی جائے۔ دوم یہ کہ زبردستی پکڑ کر اس سے کام لیا جائے۔ آیہ شریفہ ثُمَّ اَضْطَرُّہٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ (پھر اس کو دوزخ کے عذاب میں جبراً لاؤنگا) میں اضطرار کی یہی آخری صورت مراد ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ اضطرار کسی داخلی سبب کی بنا پر ہو یعنی ایسی قوت کے غلبہ کی وجہ سے کہ اگر اس کی مدافعت کی جائے تو ہلاکت واقع ہو۔ جیسے بھوک سے بیتاب ہو کر کسی حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہونا آیت شریفہ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ (پھر جو کوئی بے اختیار ہو جائے نہ تو نافرمانی کرے اور نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں) اس میں دونوں طرح کا اضطرار داخل ہے یعنی یہ کہ انسان کسی ایسی جگہ ہو جہاں اس کو بجز کسی حرام چیز کے اور کچھ کھانے پینے کو نہ مل سکے اور وہ بھوک یا پیاس کی شدت سے قریب بہ ہلاکت ہو یا یہ کہ رزق حلال موجود ہے مگر وہ حرام چیز کے کھانے یا پینے پر اس لئے مجبور ہے کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کو ہلاک کر دیا جائیگا یا اس کا کوئی عضو ضائع کر دیا جائے گا۔ پ ۲ ع ۱۲

اُضْطُرِرْتُمْ۔ تم مجبور کئے گئے۔ اِضْطِرَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۸

اَضْطَرُّہٗ۔ میں اس کو مجبور کروں گا۔ اَضْطَرُّ اِضْطِرَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اُضْطُرَّ) پ ۱۰

اَضْعَافًا۔ کئی گنا۔ دونے پر دونا۔ ضِعْفٌ کی جمع

Marfat.com

جس کے معنی دگنے کے آتے ہیں۔ یہ بھی نِصْفٌ اور زَوْجٌ کی طرح سے الفاظ متضائفہ میں سے ہے کہ جن میں سے کسی ایک کا وجود دوسرے کے وجود کا مقتضی ہوتا ہے۔ ۲ ع ۵

اَضْعَفُ۔ زیادہ کمزور۔ ضَعْفٌ سے جس کے معنی کمزور ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۱۶ ع ۸ ۱۹ ع ۱۲

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ خیالی خواب پریشان خواب، اَضْغَاثٌ ضِغْثٌ کی جمع جس کے معنی سینکوں کے مٹھے یا لکڑیوں کے گٹھر کے آتے ہیں۔ اور اَحْلَامٌ حُلْمٌ کی جمع ہے جس کے معنی خواب دیکھنے کے ہیں چونکہ سینکوں کے مٹھے یا لکڑیوں کے گٹھر میں بری بھلی ہر طرح کی سینکیں یا لکڑیاں ملی جلی ہوتی ہیں اس لئے خوابہائے پریشاں یا طرح طرح کے خیالی خواب کو اضغاث احلام کہتے ہیں اَضْغَاثٌ مضاف اَحْلَامٌ مضاف الیہ۔ ۱۲ ع ۱۵ ۱

اَضْغَانَكُمْ۔ تمہارے دل کی خفگیاں۔ اَضْغَانٌ ضِغْنٌ کی جمع جس کے معنی سخت کینہ اور دل کی خفگی کے آتے ہیں اَضْغَانَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۶ ۸

اَضْغَانَهُمْ۔ ان کے کینے۔ اَضْغَانَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۱ ۸

اَضَلَّ۔ اس نے گمراہ کیا۔ اس نے بہکایا۔ اس نے بھٹکایا۔ اس نے کھو دیا۔ اِضْلَالٌ سے جس کے معنی گمراہ کرنے اور سیدھے راستے سے ہٹانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یاد رہے اس لفظ کا استعمال جب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ اس اضلال کا سبب ضلال بنا۔ بایں طور کہ کسی شخص نے گمراہی اختیار کی بدنوجہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس پر گمراہی اور ضلالت کا حکم لگایا اور آخرت میں جنت کے راستے سے دوزخ کے راستے کی طرف اس کو ہٹا دیا۔ دوسری صورت اضلالِ الٰہی کی یہ ہے کہ خالقِ کائنات نے جبلتِ انسانی ایک خاص ہیئت اور وضع کی بنائی ہے جب انسان کسی اچھے یا برے راستے کو اختیار کر لیتا ہے تو پھر وہی راستہ اس کو مرغوب و محبوب ہوتا ہے جس کو وہ کسی طرح نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اس کی طبیعت و خو بنا لیتا ہے۔ اسی اعتبار سے کہا گیا ہے "العادۃ طبع ثانی" چونکہ انسان میں

Marfat.com

یہ قوت اللہ تعالیٰ ہی کی ودیعت کی گئی ہے اس لئے اس لحاظ سے بھی اضلال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے لئے صحیح ہے اور اسی وجہ سے اس اضلال کی مومنین سے نفی کی گئی اور کافروں اور فاسقوں کے لئے اس کا اثبات کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ (اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ گمراہ کرے کسی قوم کو جبکہ ان کو راہ پر لا چکا) فاسقوں کے حق میں ارشاد ہے وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (اور گمراہ نہیں کرتا اس سے مگر بدکاروں کو) کافروں کے متعلق فرمایا جاتا ہے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ (اسی طرح بھٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو بے باک شک کرنے والا)

پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۴ ع ۳ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۴ ع ۲

اَضَلُّ بہت بہکا ہوا۔ زیادہ گمراہ ضَلَالٌ سے جس کے معنی سیدھے راستے سے ہٹنے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ پ ۷ ع ۱۲ پ ۸ ع ۱۲ پ ۱۰ ع ۲ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۴ ع ۳

اَضِلُّ میں بہکونگا۔ (ضرب۔ سمع) ضَلَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۳ ع ۱۲ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو ضَلَالٌ)

اَضَلَّانَا۔ ان دونوں نے ہم کو بہکایا۔ گمراہ کیا۔ اَضَلَّ اِضْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ نا ضمیر جمع متکلم۔ پ ۲۴ ع ۱۱

اَضْلَلْتُمْ۔ تم نے بہکایا۔ تم نے گمراہ کیا اِضْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۹ ع ۱۴

اَضْلَلْنَ۔ انھوں نے بہکایا۔ انھوں نے گمراہ کیا۔ اِضْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب پ ۱۳ ع ۱۸

اَضَلَّنَا۔ اس نے ہم کو بہکایا۔ اس نے ہم کو گمراہ کیا۔ اَضَلَّ صیغہ ماضی نا ضمیر جمع متکلم پ ۱۹ ع ۴

اُضِلَّنَّهُمْ۔ میں ان کو ضرور بہکاؤں گا۔ اُضِلَّنَّ اِضْلَالٌ سے۔ مضارع با نون تاکید کا صیغہ واحد متکلم هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۵ ع ۱۵

اَضَلَّنِيْ۔ اس نے مجھ کو بہکایا۔ اَضَلَّ صیغہ ماضی۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ پ ۱۹ ع ۱

اَضَلُّوْنَا۔ انھوں نے گمراہ کر دیا۔ انھوں نے بہکایا۔ اِضْلَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۳ ع ۱۲

اَضَلُّوْنَا۔ انھوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے پ ۱۱ ع ۵

Marfat.com

اَضَلَّهٗ اس کو بے راہ کر دیا۔ اَضَلَّ صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲ ۱۴

اَضَلَّهُمْ ان کو بہکایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۲ ۱۴

اُضْمُمْ تو ملا لے (نَصَرَ) ضَمٌّ سے جس کے معنی ملانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۶ ۱۷

اُضِيْعُ میں ضائع کرتا ہوں۔ میں ضائع کر دوں گا۔ اِضَاعَةٌ سے جس کے معنی ضائع کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۲

فصل الطاء المهملة

اَطَاعَ اس نے حکم مانا۔ اِطَاعَةٌ سے جس کے معنی حکم ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ فرمانبرداری خواہ زندہ کی ہو یا مردہ کی۔ عربی لغت میں دونوں اطاعت کے معنی میں داخل ہیں۔ ۵

اَطَاعُوْنَا انھوں نے ہماری اطاعت کی۔ انھوں نے ہمارا حکم مانا۔ اَطَاعُوْا اِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب نا ضمیر جمع متکلم ہے

اَطَاعُوْهُ انھوں نے اس کا کہا مانا۔ انھوں نے اس کی اطاعت کی۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۲ ۱۴

اَطْرَافَ حصے۔ طَرَفٌ کی جمع جس کے معنی کسی شے کے حصہ اور اس کی جانب اور کنارے کے آتے ہیں۔ ۱۲ ۱۷

اَطْرَافِهَا اس کے کنارے۔ اَطْرَافِ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ۔ ۱۳ ۱۲ ۱۷

اِطْرَحُوْهُ اس کو پھینک دو۔ (فَتَحَ) اِطْرَحُوْا۔ طَرْحٌ سے جس کے معنی پھینک دینے اور دور ڈال دینے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲ ۱۳

اِطْعَامُ کھانا دینا۔ کھانا کھلانا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ ۲ ۴ ۱۵

اَطْعَمْتُمْ تم نے حکم مانا۔ تم نے اطاعت کی۔ اِطَاعَةٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳

اَطْعَمْتُمُوْهُمْ تم نے ان کا کہا مانا۔ تم نے ان کی اطاعت کی۔ اَطْعَمُوْا اِطَاعَةٌ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل صیغہ اَطْعَمْتُمْ ہی ہے اس میں و اشباع کا ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۲

اَطْعِمُوْا تم کھلاؤ۔ اِطْعَامٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۷ ۱۲

اَطْعَمَهٗ اس کو کھلایا۔ اَطْعَمَ اِطْعَامٌ سے ماضی کا

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ۲۳ ع۲

اَطْعَمَهُمْ۔ ان کو کھانا دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ۳۰

اَطِعْنَ۔ تم اطاعت میں رہو۔ تم حکم مانو۔ اِطَاعَۃ سے۔ امر کا صیغہ جمع مونث حاضر پ۲۸

اَطَعْنَا ہم نے حکم مانا۔ ہم نے اطاعت کی۔ اِطَاعَۃٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ۸ پ۱۰ پ۱۵ ع۱۵ پ۱۸

اَطَعْنَكُمْ ان (عورتوں) نے تمہارا کہا مانا۔ اَطْعَنَ اِطَاعَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ۵

اَطْغٰى۔ زیادہ شریر۔ بہت سرکش طُغْيَانٌ سے جس کے معنی نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کے ہیں، افعل التفضیل کا صیغہ پ۳۰

اَطْغَيْتُهٗ میں نے اس کو شرارت میں ڈالا۔ اَطْغَيْتُ اِطْغَاءٌ سے جس کے معنی شرارت اور سرکشی میں ڈالنے کے آتے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ۳۰

اَطْفَالُ۔ لڑکے۔ طِفْلٌ کی جمع۔ بچے میں جب تک نعومت و تازگی موجود رہیگی وہ طفل ہی کہلائیگا پ۱۸ ع۱۲

اَطْفَاهَا۔ اس کو بجھا دیا۔ اَطْفَاَ اِطْفَاءٌ سے جس کے معنی بجھا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب پ۶ ع۱۲

اِطَّلَعَ۔ اس نے جھانکا۔ وہ مطلع ہوا۔ اِطِّلَاعٌ سے جس کے معنی جھانکنے اور مطلع ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۶ ع۸ پ۲۳ ع۶

اَطَّلِعُ۔ میں جھانکوں۔ میں مطلع ہوں۔ اِطِّلَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۲۰ ع۲۳

اَطَّلَعْتَ۔ تو نے جھانکا۔ اِطِّلَاعٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۵۔

اِطْمَاَنَّ۔ وہ قائم ہوگیا، وہ مطمئن ہوگیا۔ اِطْمِيْنَانٌ سے جس کے معنی سکون حاصل ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۷ ع۱

اِطْمَاْنَنْتُمْ۔ تم مطمئن ہوئے۔ اِطْمِيْنَانٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۵ ع۱۲

اِطْمَاَنُّوْا وہ مطمئن ہوگئے۔ اِطْمِيْنَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۱

اِطْمِسْ۔ تو مٹا دے۔ طَمْسٌ سے جس کے معنی محو کرنے اور مٹا دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۱ ع۱۲

Marfat.com

اَطْمَعُ ۔ میں توقع رکھتا ہوں۔ طَمَعٌ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کی طرف جی جانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۹۔

اَطْوَارًا ۔ طرح طرح۔ طَوْرٌ کی جمع جس کے معنی حد اور اندازہ کے آتے ہیں اَطْوَارٌ کے معنی طرح طرح کی شکل وصورت کے بھی ہو سکتے ہیں اور یہ بھی کہ انسان نے ماں کے پیٹ میں جو طرح طرح کے رنگ بدلے ہیں یعنی نطفہ، علقہ، مضغہ پھر جیتا جاگتا انسان اور پھر پیدائش سے لے کر موت تک آدمی جتنے دور اور اطوار سے گزرتا ہے پ۲۹

اَطْهَرُ ۔ بہت پاکیزہ۔ زیادہ پاک۔ طَهَارَةٌ سے جس کے معنی پاک ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طہارتِ جسم دوسرے طہارت نفس۔ پ۲ ع۱۲ پ۲۲ ع۳ پ۲۸۔

اِطَّهَّرُوْا ۔ خوب پاک ہو۔ تَطَهُّرٌ سے جس کے معنی خوب پاک ہونے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اِطَّهَّرُوْا اصل میں تَطَهَّرُوْا تھا۔ تا اور طا دونوں کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تا کا طا میں ادغام کر دیا گیا اور ابتدا میں ہمزہ وصل لائی گئی تو اِطَّهَّرُوْا بن گیا۔ تَطَهُّرٌ میں چونکہ طہارت میں تکلف یعنی اہتمام کے معنی ملحوظ ہیں۔ اس لئے سطحِ بدن کے جس حصہ تک پانی بغیر ضرر کے پہنچ سکتا ہو پہنچانا ضروری ہے یہاں تک کہ اگر ناخن میں آٹا لگا رہ گیا اور خشکی باقی رہ گئی تو غسل نہیں ہوا۔ اسی بنا پر امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر، لیث بن سعد، سفیان ثوری غسل میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو بھی فرض کہتے ہیں۔ پ۶

اِطَّيَّرْنَا ۔ ہم نے بدفالی لی۔ ہم نے منحوس سمجھا۔ اِطَّيَّرَ۔ تَطَيُّرٌ سے۔ جس کے معنی اصل میں تو پرندوں سے بدفالی لینے کے ہیں مگر پھر اس کا استعمال ہر بدفالی کے لئے ہونے لگا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب نا ضمیر جمع متکلم اِطَّيَّرْنَا اصل میں تَطَيَّرْنَا تھا تا کا طا میں ادغام کیا اور ہمزہ وصل شروع میں لائی گئی۔ پ۱۹

اَطِيْعُوْا ۔ تم اطاعت کرو۔ تم حکم مانو۔ اِطَاعَةٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۴ پ۵ پ۶ پ۹ پ۱۰ پ۱۶ پ۱۸ پ۲۶ پ۲۸

اَطِيْعُوْنِ ۔ میری اطاعت کرو۔ میرا کہا مانو۔ اس میں ن وقایہ اور ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ پ۱۳ پ۱۹ پ۲۵ پ۲۹

Marfat.com

فصل الظاء المعجمة

اَظْفَرَكُمْ - اس نے تم کو کامیاب کیا۔ اَظْفَرَ - اِظْفَارٌ سے جس کے معنی کامیاب بنانے اور فیروزمند کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۴/۱۲۶

اَظْلَمُ - زیادہ ظالم۔ ظُلْمٌ سے، جس کے معنی حق سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو ظُلْمٌ) ۱/۱۴ ۲/۱۴ ۶/۱۶ ۷/۱۱۳ ۹/۱۱۷ ۱۱/۲ ۱۵/۲۰ ۱۵/۱۰۳ ۱۳/۴ ۲۶/۴ ۲۸/۴

اَظْلَمَ - اس نے اندھیرا کیا۔ وہ اندھیرے میں ہو گیا اِظْلَامٌ سے جس کے معنی اندھیرا کرنے اور اندھیرے میں پھنس جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱/۲

اَظُنُّ - میں خیال کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں (نَصَرَ) ظَنٌّ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ظَنٌّ کے معنی اس اعتقاد راجح کے ہیں جس میں اس کے خلاف مفہوم پذیر ہونے کا بھی احتمال موجود ہو۔ کبھی شک اور کبھی یقین کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ۱۵/۱۰۳ ۲۵/۴

اَظُنُّكَ - میں تجھ کو سمجھتا ہوں۔ میں تجھ کو خیال کرتا ہوں۔ اس میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ ۱۵/۱۱۲

اَظُنُّهُ - میں اس کو خیال کرتا ہوں۔ میں اس کو سمجھتا ہوں۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۷/۱۰۲ ۲۳/۹

اَظْهَرَهُ - اس کو ظاہر کر دیا۔ اَظْهَرَ اِظْهَارٌ سے جس کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۳/۶۱

فصل العين المهملة

اَعَانَهُ - اس کی مدد کی - اس کا ساتھ دیا - اَعَانَ اِعَانَةٌ سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۰۳/۱۶

اَعْبُدُ - میں بندگی کروں۔ میں عبادت کرتا ہوں (نَصَرَ) عِبَادَةٌ اور عُبُوْدِيَّةٌ سے جس کے معنی بندگی کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ واضح رہے کہ عِبَادَةٌ میں عُبُوْدِيَّةٌ سے زیادہ بلاغت ہے ۵/۱۲ ۱۱/۱۹ ۱۱/۴۲ ۲۰/۲ ۱۲۱/۱۳۱ ۱۲/۱۴۳ ۲۰/۲۲

اُعْبُدْ - تو بندگی کر جا۔ عِبَادَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۴/۲ ۱۵/۲۲ ۳۳/۲

اُعْبُدْنِيْ - میری بندگی کر۔ اس میں ن وقایہ اور

Marfat.com

ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ پ۱۰

اُعْبُدُوْا۔ تم بندگی کرو۔ عِبَادَۃٌ سے امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر پ۱ پ۲ پ۳ پ۶ پ۸ (۵ و ۱۶ و ۱۸)

پ۱۲ پ۱۳ پ۷ پ۹ پ۱۹ پ۲۰ پ۲۲ پ۲۴ (۱۶ و ۴)

اُعْبُدُوْنِ۔ میری بندگی کرو۔ اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ پ۱۷ پ۲۱ پ۲۳ (۶ و ۲)

اُعْبُدُوْهُ۔ تم اسی کی بندگی کرو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ۱۳ پ۱۱ پ۱۶ پ۲۰ پ۲۵ (۱۲)

اُعْبُدْهُ۔ تو اسی کی عبادت کر۔ اُعْبُدْ عِبَادَۃٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب پ۱۲ پ۱۶

اِعْتَبِرُوْا۔ تم عبرت پکڑو۔ اِعْتِبَارٌ سے اُمر کا صیغہ جمع مذکر حاضر کسی حالت سے اس طرح عبرت پکڑنا کہ مشاہد چیز کی معرفت سے غیر مشاہد تک رسائی حاصل ہو جائے اعتبار کہلاتا ہے۔ چونکہ قیاس بھی اعتبار کی ایک صنف ہے اس لئے ظاہر آیت سے ضرورت کے وقت احکام حوادث میں قیاس کے استعمال کا واجب ہونا معلوم ہوتا ہے قیاس شرعی کی حجیت علماء نے اسی آیت سے استنباط کی ہے۔ پ۲۸

اَعْتَدَتْ۔ اس عورت نے تیار کی۔ اِعْتَادٌ سے جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ۲۴

اَعْتَدْنَا۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ اِعْتَادٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۲ پ۵ پ۶ پ۱۰ پ۱۵ پ۱۶ پ۱۸ (۱۱ و ۲ و ۱۱ و ۱۳)

پ۲۱ پ۲۲ پ۲۶

اِعْتَدَوْا۔ انہوں نے زیادتی کی۔ اِعْتِدَاءٌ سے جس کے معنی حق سے تجاوز کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۲

اِعْتَدُوْا۔ تم زیادتی کرو۔ اِعْتِدَاءٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲

اِعْتَدٰی۔ اس نے زیادتی کی۔ اِعْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲ (۹ و ۸)

اِعْتَدَيْنَا۔ ہم نے زیادتی کی۔ اِعْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۸

اِعْتَرَفْنَا۔ ہم قائل ہو گئے۔ ہم نے اقرار کر لیا۔ اِعْتِرَافٌ سے جس کے معنی اقرار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم اصل میں اعترافِ گناہ کی معرفت کے اظہار کا نام ہے پ۱۳

اِعْتَرَفُوْا۔ انہوں نے اقرار کیا۔ وہ قائل ہو گئے

Marfat.com

اِعْتَرَاكَ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۲ ع ۱۰
اِعْتَرَیٰكَ۔ تجھکو آسیب پہنچایا ہے۔ اِعْتَرَاسے۔
اِعْتِرَاءٌ سے جس کے معنی کسی شئے کی طرف قصد کرنے
اور اس پر چھا جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر
غائب لہٗ ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۲ ع ۵
اِعْتَزَلْتُمُوْهُمْ۔ تم نے ان سے کنارہ کرلیا۔
اِعْتَزَلْتُمُوْا اِعْتِزَالٌ سے۔ جس کے معنی کنارہ کرنے
کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر واو اشباع کا
ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ ۱۵ ع ۱۳
اَعْتَزِلُكُمْ۔ میں تم کو چھوڑتا ہوں۔ اَعْتَزِلُ اِعْتِزَالٌ
سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر
پ ۱۶ ع ۲
اِعْتَزِلُوْا۔ تم الگ رہو۔ تم چھوڑ دو۔ اِعْتِزَالٌ سے
امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۲۵ ع ۲
اِعْتَزَلُوْكُمْ۔ وہ تم سے الگ رہے۔ انھوں نے تم کو
چھوڑ دیا۔ اِعْتَزَلُوْا اِعْتِزَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع
مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۵
اِعْتَزِلُوْنِ۔ تم مجھ سے پرے ہو جاؤ۔ مجھ کو چھوڑ دو
اِعْتَزِلُوْا اِعْتِزَالٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن
وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ یہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے قوم فرعون کو خطاب کر کے کہا تھا یعنی میں
اپنی قوم کو لیجاؤں تم راہ نہ روکو۔ پ ۲۵ ع ۱۳
اِعْتَزَلَهُمْ۔ وہ ان سے جدا ہوا۔ اس نے ان کو
چھوڑ دیا۔ اِعْتَزَلَ اِعْتِزَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد
مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ ۱۰
اِعْتَصِمُوْا۔ تم مضبوط پکڑو۔ اِعْتِصَامٌ سے جس کے
معنی کسی شئے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کے ہیں امر کا
صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۴ ع ۱۷
اِعْتَصَمُوْا۔ انھوں نے مضبوط پکڑا۔ اِعْتِصَامٌ
سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۵ ع ۲
اِعْتِلُوْهُ۔ اس کو دھکیل کر لیجاؤ (ضَرَبَ۔ نَصَرَ)
اِعْتِلُوْا اَعْتَلَ سے جس کے معنی چہار طرف سے پکڑ کر
زبردستی کھینچنے اور دھکیلنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر
حاضر ہ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۵
اِعْتَمَرَ۔ اس نے عمرہ کیا۔ اِعْتِمَارٌ سے۔ جس کے معنی
عمرہ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (عمرہ
کے لئے دیکھو عُمْرَةٌ) پ ۱۰
اَعْثَرْنَا۔ ہم نے بتلا دیا۔ ہم نے مطلع کر دیا۔ اِعْثَارٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی بلا طلب مطلع کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۵/۱۵

اَعْجَازُ۔ جزیں تنے۔ عَجُزٌ کی جمع جس کے معنی جسم کے پچھلے حصہ کے آتے ہیں اور درختوں کا چونکہ پچھلا حصہ جڑ ہی ہے اس اعتبار سے اَعْجَازُ نَخْلٍ کے معنی درختوں کی جڑوں کے ہیں۔ ۲۷/۵۴ ۲۹/۶۹

اَعْجَبَ۔ اس کو خوش لگا۔ اس کو بھایا۔ اِعْجَابٌ سے جس کے اصلی معنی اچنبھے میں ڈالنے کے ہیں اور مجازاً بھانے اور خوش لگنے کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۴/۱۹

اَعْجَبَتْكُمْ۔ وہ تم کو بھائی وہ تم کو بھلی لگی۔ اَعْجَبَتْ اِعْجَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲/۱۱

اَعْجَبَكَ وہ تجھ کو بھایا تجھے بھلا معلوم ہوا۔ اَعْجَبَ صیغہ ماضی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۳۲/۳

اَعْجَبَكُمْ۔ وہ تم کو بھایا۔ وہ تم کو بھلا لگا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۲/۱۱

اَعْجَلَكَ۔ اس نے تجھ سے جلدی کرائی اَعْجَلَ اِعْجَالٌ سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۲/۲۰

اَعْجَمِيٌّ۔ عجمی۔ اوپری زبان والا۔ اَعْجَمُ اس کو کہتے ہیں جس کی زبان میں عجمیت اور اوپراپن ہو ی اس میں نسبت کی ہے ۱۳/۴۱ ۴۴/۱۹

اَعْجَمِيًّا

اَعْجَمِيِّيْنَ۔ اوپری زبان والے عجمی لوگ۔ اَعْجَمُ کی جمع ۱۹/۴۴

اَعَدَّ۔ اس نے تیار کیا۔ اِعْدَادٌ سے، جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اَعَدَّ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں، اس اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہوئے کہ وہ شمار کی جا سکے۔ ۲۱/۲ ۲۲/۲ ۲۳/۲ ۲۴/۲ ۲۵/۲ ۲۶/۲ ۲۸/۲ ۳۱/۲ ۳۶/۲ ۳۹/۲۰ ۴۱/۲۰ ۴۲/۲۰ ۴۳/۲۰ ۴۴/۲۰ ۴۵/۲۰ ۴۶/۲۰ ۴۷/۲۰ ۴۸/۲۰ ۴۹/۲۰ ۵۰/۲۰ ۵۱/۲۰ ۵۲/۲۰ ۵۳/۲۰ ۵۴/۲۰ ۵۵/۲۰ ۵۶/۲۰ ۵۷/۲۰ ۵۸/۲۰ ۵۹/۲۰ ۶۰/۲۰ ۶۱/۲۰ ۶۲/۲۰ ۶۳/۲۰ ۶۴/۲۰ ۶۵/۲۰ ۶۶/۲۰ ۶۷/۲۰ ۶۸/۲۰ ۶۹/۲۰ ۷۰/۲۰ ۷۱/۲۰ ۷۲/۲۰ ۷۳/۲۰ ۷۴/۲۰ ۷۵/۲۰ ۷۶/۲۰ ۷۷/۲۰ ۷۸/۲۰ ۷۹/۲۰ ۸۰/۲۰ ۸۱/۲۰ ۸۲/۲۰ ۸۳/۲۰ ۸۴/۲۰ ۸۵/۲۰ ۸۶/۲۰ ۸۷/۲۰ ۸۸/۲۰ ۸۹/۲۰ ۹۰/۲۰ ۹۱/۲۰ ۹۲/۲۰ ۹۳/۲۰ ۹۴/۲۰ ۹۵/۲۰ ۹۶/۲۰ ۹۷/۲۰ ۹۸/۲۰ ۹۹/۲۰ ۱۰۰/۲۰ ۱۰۱/۲۰ ۱۰۲/۲۰ ۱۰۳/۲۰ ۱۰۴/۲۰ ۱۰۵/۲۰ ۱۰۶/۲۰ ۱۰۷/۲۰ ۱۰۸/۲۰ ۱۰۹/۲۰ ۱۱۰/۲۰ ۱۱۱/۲۰ ۱۱۲/۲۰ ۱۱۳/۲۰ ۱۱۴/۲۰ ۱۱۵/۲۰ ۱۱۶/۲۰ ۱۱۷/۲۰ ۱۱۸/۲۰ ۱۱۹/۲۰ ۱۲۰/۲۰ ۱۲۱/۲۰ ۱۲۲/۲۰ ۱۲۳/۲۰ ۱۲۴/۲۰ ۱۲۵/۲۰ ۱۲۶/۲۰ ۱۲۷/۲۰ ۱۲۸/۲۰ ۱۲۹/۲۰ ۱۳۰/۲۰ ۱۳۱/۲۰ ۱۳۲/۲۰ ۱۳۳/۲۰ ۱۳۴/۲۰ ۱۳۵/۲۰ ۱۳۶/۲۰ ۱۳۷/۲۰ ۱۳۸/۲۰ ۱۳۹/۲۰ ۱۴۰/۲۰ ۱۴۱/۲۰ ۱۴۲/۲۰ ۱۴۳/۲۰ ۱۴۴/۲۰ ۱۴۵/۲۰ ۱۴۶/۲۰ ۱۴۷/۲۰ ۱۴۸/۲۰ ۱۴۹/۲۰ ۱۵۰/۲۰ ۱۵۱/۲۰ ۱۵۲/۲۰ ۱۵۳/۲۰ ۱۵۴/۲۰ ۱۵۵/۲۰ ۱۵۶/۲۰ ۱۵۷/۲۰ ۱۵۸/۲۰ ۱۵۹/۲۰ ۱۶۰/۲۰ ۱۶۱/۲۰ ۱۶۲/۲۰ ۱۶۳/۲۰ ۱۶۴/۲۰ ۱۶۵/۲۰ ۱۶۶/۲۰ ۱۶۷/۲۰ ۱۶۸/۲۰ ۱۶۹/۲۰ ۱۷۰/۲۰ ۱۷۱/۲۰ ۱۷۲/۲۰ ۱۷۳/۲۰ ۱۷۴/۲۰ ۱۷۵/۲۰ ۱۷۶/۲۰ ۱۷۷/۲۰ ۱۷۸/۲۰ ۱۷۹/۲۰ ۱۸۰/۲۰ ۱۸۱/۲۰ ۱۸۲/۲۰ ۱۸۳/۲۰ ۱۸۴/۲۰ ۱۸۵/۲۰ ۱۸۶/۲۰ ۱۸۷/۲۰ ۱۸۸/۲۰ ۱۸۹/۲۰ ۱۹۰/۲۰ ۱۹۱/۲۰ ۱۹۲/۲۰ ۱۹۳/۲۰ ۱۹۴/۲۰ ۱۹۵/۲۰ ۱۹۶/۲۰ ۱۹۷/۲۰ ۱۹۸/۲۰ ۱۹۹/۲۰ ۲۰۰/۲۰ ۲۰۱/۲۰ ۲۰۲/۲۰ ۲۰۳/۲۰ ۲۰۴/۲۰ ۲۰۵/۲۰ ۲۰۶/۲۰ ۲۰۷/۲۰ ۲۰۸/۲۰ ۲۰۹/۲۰ ۲۱۰/۲۰ ۲۱۱/۲۰ ۲۱۲/۲۰ ۲۱۳/۲۰ ۲۱۴/۲۰ ۲۱۵/۲۰ ۲۱۶/۲۰ ۲۱۷/۲۰ ۲۱۸/۲۰ ۲۱۹/۲۰ ۲۲۰/۲۰ ۲۲۱/۲۰ ۲۲۲/۲۰ ۲۲۳/۲۰ ۲۲۴/۲۰ ۲۲۵/۲۰ ۲۲۶/۲۰ ۲۲۷/۲۰ ۲۲۸/۲۰ ۲۲۹/۲۰ ۲۳۰/۲۰ ۲۳۱/۲۰ ۲۳۲/۲۰ ۲۳۳/۲۰ ۲۳۴/۲۰ ۲۳۵/۲۰ ۲۳۶/۲۰ ۲۳۷/۲۰ ۲۳۸/۲۰ ۲۳۹/۲۰ ۲۴۰/۲۰ ۲۴۱/۲۰ ۲۴۲/۲۰ ۲۴۳/۲۰ ۲۴۴/۲۰ ۲۴۵/۲۰ ۲۴۶/۲۰ ۲۴۷/۲۰ ۲۴۸/۲۰ ۲۴۹/۲۰ ۲۵۰/۲۰ ۲۵۱/۲۰ ۲۵۲/۲۰ ۲۵۳/۲۰ ۲۵۴/۲۰ ۲۵۵/۲۰ ۲۵۶/۲۰ ۲۵۷/۲۰ ۲۵۸/۲۰ ۲۵۹/۲۰ ۲۶۰/۲۰ ۲۶۱/۲۰ ۲۶۲/۲۰ ۲۶۳/۲۰ ۲۶۴/۲۰ ۲۶۵/۲۰ ۲۶۶/۲۰ ۲۶۷/۲۰ ۲۶۸/۲۰ ۲۶۹/۲۰ ۲۷۰/۲۰ ۲۷۱/۲۰ ۲۷۲/۲۰ ۲۷۳/۲۰ ۲۷۴/۲۰ ۲۷۵/۲۰ ۲۷۶/۲۰ ۲۷۷/۲۰ ۲۷۸/۲۰ ۲۷۹/۲۰ ۲۸۰/۲۰ ۲۸۱/۲۰ ۲۸۲/۲۰ ۲۸۳/۲۰ ۲۸۴/۲۰ ۲۸۵/۲۰ ۲۸۶/۲۰ ۲۸۷/۲۰ ۲۸۸/۲۰ ۲۸۹/۲۰ ۲۹۰/۲۰ ۲۹۱/۲۰ ۲۹۲/۲۰ ۲۹۳/۲۰ ۲۹۴/۲۰ ۲۹۵/۲۰ ۲۹۶/۲۰ ۲۹۷/۲۰ ۲۹۸/۲۰ ۲۹۹/۲۰ ۳۰۰/۲۰ ۳۰۱/۲۰ ۳۰۲/۲۰ ۳۰۳/۲۰ ۳۰۴/۲۰ ۳۰۵/۲۰ ۳۰۶/۲۰ ۳۰۷/۲۰ ۳۰۸/۲۰ ۳۰۹/۲۰ ۳۱۰/۲۰ ۳۱۱/۲۰ ۳۱۲/۲۰ ۳۱۳/۲۰ ۳۱۴/۲۰ ۳۱۵/۲۰ ۳۱۶/۲۰ ۳۱۷/۲۰ ۳۱۸/۲۰ ۳۱۹/۲۰ ۳۲۰/۲۰ ۳۲۱/۲۰ ۳۲۲/۲۰ ۳۲۳/۲۰ ۳۲۴/۲۰ ۳۲۵/۲۰ ۳۲۶/۲۰ ۳۲۷/۲۰ ۳۲۸/۲۰ ۳۲۹/۲۰ ۳۳۰/۲۰ ۳۳۱/۲۰ ۳۳۲/۲۰ ۳۳۳/۲۰ ۳۳۴/۲۰ ۳۳۵/۲۰ ۳۳۶/۲۰ ۳۳۷/۲۰ ۳۳۸/۲۰ ۳۳۹/۲۰ ۳۴۰/۲۰ ۳۴۱/۲۰ ۳۴۲/۲۰ ۳۴۳/۲۰ ۳۴۴/۲۰ ۳۴۵/۲۰ ۳۴۶/۲۰ ۳۴۷/۲۰ ۳۴۸/۲۰ ۳۴۹/۲۰ ۳۵۰/۲۰ ۳۵۱/۲۰ ۳۵۲/۲۰ ۳۵۳/۲۰ ۳۵۴/۲۰ ۳۵۵/۲۰ ۳۵۶/۲۰ ۳۵۷/۲۰ ۳۵۸/۲۰ ۳۵۹/۲۰ ۳۶۰/۲۰ ۳۶۱/۲۰ ۳۶۲/۲۰ ۳۶۳/۲۰ ۳۶۴/۲۰ ۳۶۵/۲۰ ۳۶۶/۲۰ ۳۶۷/۲۰ ۳۶۸/۲۰ ۳۶۹/۲۰ ۳۷۰/۲۰ ۳۷۱/۲۰ ۳۷۲/۲۰ ۳۷۳/۲۰ ۳۷۴/۲۰ ۳۷۵/۲۰ ۳۷۶/۲۰ ۳۷۷/۲۰ ۳۷۸/۲۰ ۳۷۹/۲۰ ۳۸۰/۲۰ ۳۸۱/۲۰ ۳۸۲/۲۰ ۳۸۳/۲۰ ۳۸۴/۲۰ ۳۸۵/۲۰ ۳۸۶/۲۰ ۳۸۷/۲۰ ۳۸۸/۲۰ ۳۸۹/۲۰ ۳۹۰/۲۰ ۳۹۱/۲۰ ۳۹۲/۲۰ ۳۹۳/۲۰ ۳۹۴/۲۰ ۳۹۵/۲۰ ۳۹۶/۲۰ ۳۹۷/۲۰ ۳۹۸/۲۰ ۳۹۹/۲۰ ۴۰۰/۲۰ ۴۰۱/۲۰ ۴۰۲/۲۰ ۴۰۳/۲۰ ۴۰۴/۲۰ ۴۰۵/۲۰ ۴۰۶/۲۰ ۴۰۷/۲۰ ۴۰۸/۲۰ ۴۰۹/۲۰ ۴۱۰/۲۰ ۴۱۱/۲۰ ۴۱۲/۲۰ ۴۱۳/۲۰ ۴۱۴/۲۰ ۴۱۵/۲۰ ۴۱۶/۲۰ ۴۱۷/۲۰ ۴۱۸/۲۰ ۴۱۹/۲۰ ۴۲۰/۲۰ ۴۲۱/۲۰ ۴۲۲/۲۰ ۴۲۳/۲۰ ۴۲۴/۲۰ ۴۲۵/۲۰ ۴۲۶/۲۰ ۴۲۷/۲۰ ۴۲۸/۲۰ ۴۲۹/۲۰ ۴۳۰/۲۰ ۴۳۱/۲۰ ۴۳۲/۲۰ ۴۳۳/۲۰ ۴۳۴/۲۰ ۴۳۵/۲۰ ۴۳۶/۲۰ ۴۳۷/۲۰ ۴۳۸/۲۰ ۴۳۹/۲۰ ۴۴۰/۲۰ ۴۴۱/۲۰ ۴۴۲/۲۰ ۴۴۳/۲۰ ۴۴۴/۲۰ ۴۴۵/۲۰ ۴۴۶/۲۰ ۴۴۷/۲۰ ۴۴۸/۲۰ ۴۴۹/۲۰ ۴۵۰/۲۰ ۴۵۱/۲۰ ۴۵۲/۲۰ ۴۵۳/۲۰ ۴۵۴/۲۰ ۴۵۵/۲۰ ۴۵۶/۲۰ ۴۵۷/۲۰ ۴۵۸/۲۰ ۴۵۹/۲۰ ۴۶۰/۲۰ ۴۶۱/۲۰ ۴۶۲/۲۰ ۴۶۳/۲۰ ۴۶۴/۲۰ ۴۶۵/۲۰ ۴۶۶/۲۰ ۴۶۷/۲۰ ۴۶۸/۲۰ ۴۶۹/۲۰ ۴۷۰/۲۰ ۴۷۱/۲۰ ۴۷۲/۲۰ ۴۷۳/۲۰ ۴۷۴/۲۰ ۴۷۵/۲۰ ۴۷۶/۲۰ ۴۷۷/۲۰ ۴۷۸/۲۰ ۴۷۹/۲۰ ۴۸۰/۲۰ ۴۸۱/۲۰ ۴۸۲/۲۰ ۴۸۳/۲۰ ۴۸۴/۲۰ ۴۸۵/۲۰ ۴۸۶/۲۰ ۴۸۷/۲۰ ۴۸۸/۲۰ ۴۸۹/۲۰ ۴۹۰/۲۰ ۴۹۱/۲۰ ۴۹۲/۲۰ ۴۹۳/۲۰ ۴۹۴/۲۰ ۴۹۵/۲۰ ۴۹۶/۲۰ ۴۹۷/۲۰ ۴۹۸/۲۰ ۴۹۹/۲۰ ۵۰۰/۲۰ ۵۰۱/۲۰ ۵۰۲/۲۰ ۵۰۳/۲۰ ۵۰۴/۲۰ ۵۰۵/۲۰ ۵۰۶/۲۰ ۵۰۷/۲۰ ۵۰۸/۲۰ ۵۰۹/۲۰ ۵۱۰/۲۰ ۵۱۱/۲۰ ۵۱۲/۲۰ ۵۱۳/۲۰ ۵۱۴/۲۰ ۵۱۵/۲۰ ۵۱۶/۲۰ ۵۱۷/۲۰ ۵۱۸/۲۰ ۵۱۹/۲۰ ۵۲۰/۲۰ ۵۲۱/۲۰ ۵۲۲/۲۰ ۵۲۳/۲۰ ۵۲۴/۲۰ ۵۲۵/۲۰ ۵۲۶/۲۰ ۵۲۷/۲۰ ۵۲۸/۲۰ ۵۲۹/۲۰ ۵۳۰/۲۰ ۵۳۱/۲۰ ۵۳۲/۲۰ ۵۳۳/۲۰ ۵۳۴/۲۰ ۵۳۵/۲۰ ۵۳۶/۲۰ ۵۳۷/۲۰ ۵۳۸/۲۰ ۵۳۹/۲۰ ۵۴۰/۲۰ ۵۴۱/۲۰ ۵۴۲/۲۰ ۵۴۳/۲۰ ۵۴۴/۲۰ ۵۴۵/۲۰ ۵۴۶/۲۰ ۵۴۷/۲۰ ۵۴۸/۲۰ ۵۴۹/۲۰ ۵۵۰/۲۰ ۵۵۱/۲۰ ۵۵۲/۲۰ ۵۵۳/۲۰ ۵۵۴/۲۰ ۵۵۵/۲۰ ۵۵۶/۲۰ ۵۵۷/۲۰ ۵۵۸/۲۰ ۵۵۹/۲۰ ۵۶۰/۲۰ ۵۶۱/۲۰ ۵۶۲/۲۰ ۵۶۳/۲۰ ۵۶۴/۲۰ ۵۶۵/۲۰ ۵۶۶/۲۰ ۵۶۷/۲۰ ۵۶۸/۲۰ ۵۶۹/۲۰ ۵۷۰/۲۰ ۵۷۱/۲۰ ۵۷۲/۲۰ ۵۷۳/۲۰ ۵۷۴/۲۰ ۵۷۵/۲۰ ۵۷۶/۲۰ ۵۷۷/۲۰ ۵۷۸/۲۰ ۵۷۹/۲۰ ۵۸۰/۲۰ ۵۸۱/۲۰ ۵۸۲/۲۰ ۵۸۳/۲۰ ۵۸۴/۲۰ ۵۸۵/۲۰ ۵۸۶/۲۰ ۵۸۷/۲۰ ۵۸۸/۲۰ ۵۸۹/۲۰ ۵۹۰/۲۰ ۵۹۱/۲۰ ۵۹۲/۲۰ ۵۹۳/۲۰ ۵۹۴/۲۰ ۵۹۵/۲۰ ۵۹۶/۲۰ ۵۹۷/۲۰ ۵۹۸/۲۰ ۵۹۹/۲۰ ۶۰۰/۲۰ ۶۰۱/۲۰ ۶۰۲/۲۰ ۶۰۳/۲۰ ۶۰۴/۲۰ ۶۰۵/۲۰ ۶۰۶/۲۰ ۶۰۷/۲۰ ۶۰۸/۲۰ ۶۰۹/۲۰ ۶۱۰/۲۰ ۶۱۱/۲۰ ۶۱۲/۲۰ ۶۱۳/۲۰ ۶۱۴/۲۰ ۶۱۵/۲۰ ۶۱۶/۲۰ ۶۱۷/۲۰ ۶۱۸/۲۰ ۶۱۹/۲۰ ۶۲۰/۲۰ ۶۲۱/۲۰ ۶۲۲/۲۰ ۶۲۳/۲۰ ۶۲۴/۲۰ ۶۲۵/۲۰ ۶۲۶/۲۰ ۶۲۷/۲۰ ۶۲۸/۲۰ ۶۲۹/۲۰ ۶۳۰/۲۰ ۶۳۱/۲۰ ۶۳۲/۲۰ ۶۳۳/۲۰ ۶۳۴/۲۰ ۶۳۵/۲۰ ۶۳۶/۲۰ ۶۳۷/۲۰ ۶۳۸/۲۰ ۶۳۹/۲۰ ۶۴۰/۲۰ ۶۴۱/۲۰ ۶۴۲/۲۰ ۶۴۳/۲۰ ۶۴۴/۲۰ ۶۴۵/۲۰ ۶۴۶/۲۰ ۶۴۷/۲۰ ۶۴۸/۲۰ ۶۴۹/۲۰ ۶۵۰/۲۰ ۶۵۱/۲۰ ۶۵۲/۲۰ ۶۵۳/۲۰ ۶۵۴/۲۰ ۶۵۵/۲۰ ۶۵۶/۲۰ ۶۵۷/۲۰ ۶۵۸/۲۰ ۶۵۹/۲۰ ۶۶۰/۲۰ ۶۶۱/۲۰ ۶۶۲/۲۰ ۶۶۳/۲۰ ۶۶۴/۲۰ ۶۶۵/۲۰ ۶۶۶/۲۰ ۶۶۷/۲۰ ۶۶۸/۲۰ ۶۶۹/۲۰ ۶۷۰/۲۰ ۶۷۱/۲۰ ۶۷۲/۲۰ ۶۷۳/۲۰ ۶۷۴/۲۰ ۶۷۵/۲۰ ۶۷۶/۲۰ ۶۷۷/۲۰ ۶۷۸/۲۰ ۶۷۹/۲۰ ۶۸۰/۲۰ ۶۸۱/۲۰ ۶۸۲/۲۰ ۶۸۳/۲۰ ۶۸۴/۲۰ ۶۸۵/۲۰ ۶۸۶/۲۰ ۶۸۷/۲۰ ۶۸۸/۲۰ ۶۸۹/۲۰ ۶۹۰/۲۰ ۶۹۱/۲۰ ۶۹۲/۲۰ ۶۹۳/۲۰ ۶۹۴/۲۰ ۶۹۵/۲۰ ۶۹۶/۲۰ ۶۹۷/۲۰ ۶۹۸/۲۰ ۶۹۹/۲۰ ۷۰۰/۲۰ ۷۰۱/۲۰ ۷۰۲/۲۰ ۷۰۳/۲۰ ۷۰۴/۲۰ ۷۰۵/۲۰ ۷۰۶/۲۰ ۷۰۷/۲۰ ۷۰۸/۲۰ ۷۰۹/۲۰ ۷۱۰/۲۰ ۷۱۱/۲۰ ۷۱۲/۲۰ ۷۱۳/۲۰ ۷۱۴/۲۰ ۷۱۵/۲۰ ۷۱۶/۲۰ ۷۱۷/۲۰ ۷۱۸/۲۰ ۷۱۹/۲۰ ۷۲۰/۲۰ ۷۲۱/۲۰ ۷۲۲/۲۰ ۷۲۳/۲۰ ۷۲۴/۲۰ ۷۲۵/۲۰ ۷۲۶/۲۰ ۷۲۷/۲۰ ۷۲۸/۲۰ ۷۲۹/۲۰ ۷۳۰/۲۰ ۷۳۱/۲۰ ۷۳۲/۲۰ ۷۳۳/۲۰ ۷۳۴/۲۰ ۷۳۵/۲۰ ۷۳۶/۲۰ ۷۳۷/۲۰ ۷۳۸/۲۰ ۷۳۹/۲۰ ۷۴۰/۲۰ ۷۴۱/۲۰ ۷۴۲/۲۰ ۷۴۳/۲۰ ۷۴۴/۲۰ ۷۴۵/۲۰ ۷۴۶/۲۰ ۷۴۷/۲۰ ۷۴۸/۲۰ ۷۴۹/۲۰ ۷۵۰/۲۰ ۷۵۱/۲۰ ۷۵۲/۲۰ ۷۵۳/۲۰ ۷۵۴/۲۰ ۷۵۵/۲۰ ۷۵۶/۲۰ ۷۵۷/۲۰ ۷۵۸/۲۰ ۷۵۹/۲۰ ۷۶۰/۲۰ ۷۶۱/۲۰ ۷۶۲/۲۰ ۷۶۳/۲۰ ۷۶۴/۲۰ ۷۶۵/۲۰ ۷۶۶/۲۰ ۷۶۷/۲۰ ۷۶۸/۲۰ ۷۶۹/۲۰ ۷۷۰/۲۰ ۷۷۱/۲۰ ۷۷۲/۲۰ ۷۷۳/۲۰ ۷۷۴/۲۰ ۷۷۵/۲۰ ۷۷۶/۲۰ ۷۷۷/۲۰ ۷۷۸/۲۰ ۷۷۹/۲۰ ۷۸۰/۲۰ ۷۸۱/۲۰ ۷۸۲/۲۰ ۷۸۳/۲۰ ۷۸۴/۲۰ ۷۸۵/۲۰ ۷۸۶/۲۰ ۷۸۷/۲۰ ۷۸۸/۲۰ ۷۸۹/۲۰ ۷۹۰/۲۰ ۷۹۱/۲۰ ۷۹۲/۲۰ ۷۹۳/۲۰ ۷۹۴/۲۰ ۷۹۵/۲۰ ۷۹۶/۲۰ ۷۹۷/۲۰ ۷۹۸/۲۰ ۷۹۹/۲۰ ۸۰۰/۲۰ ۸۰۱/۲۰ ۸۰۲/۲۰ ۸۰۳/۲۰ ۸۰۴/۲۰ ۸۰۵/۲۰ ۸۰۶/۲۰ ۸۰۷/۲۰ ۸۰۸/۲۰ ۸۰۹/۲۰ ۸۱۰/۲۰ ۸۱۱/۲۰ ۸۱۲/۲۰ ۸۱۳/۲۰ ۸۱۴/۲۰ ۸۱۵/۲۰ ۸۱۶/۲۰ ۸۱۷/۲۰ ۸۱۸/۲۰ ۸۱۹/۲۰ ۸۲۰/۲۰ ۸۲۱/۲۰ ۸۲۲/۲۰ ۸۲۳/۲۰ ۸۲۴/۲۰ ۸۲۵/۲۰ ۸۲۶/۲۰ ۸۲۷/۲۰ ۸۲۸/۲۰ ۸۲۹/۲۰ ۸۳۰/۲۰ ۸۳۱/۲۰ ۸۳۲/۲۰ ۸۳۳/۲۰ ۸۳۴/۲۰ ۸۳۵/۲۰ ۸۳۶/۲۰ ۸۳۷/۲۰ ۸۳۸/۲۰ ۸۳۹/۲۰ ۸۴۰/۲۰ ۸۴۱/۲۰ ۸۴۲/۲۰ ۸۴۳/۲۰ ۸۴۴/۲۰ ۸۴۵/۲۰ ۸۴۶/۲۰ ۸۴۷/۲۰ ۸۴۸/۲۰ ۸۴۹/۲۰ ۸۵۰/۲۰ ۸۵۱/۲۰ ۸۵۲/۲۰ ۸۵۳/۲۰ ۸۵۴/۲۰ ۸۵۵/۲۰ ۸۵۶/۲۰ ۸۵۷/۲۰ ۸۵۸/۲۰ ۸۵۹/۲۰ ۸۶۰/۲۰ ۸۶۱/۲۰ ۸۶۲/۲۰ ۸۶۳/۲۰ ۸۶۴/۲۰ ۸۶۵/۲۰ ۸۶۶/۲۰ ۸۶۷/۲۰ ۸۶۸/۲۰ ۸۶۹/۲۰ ۸۷۰/۲۰ ۸۷۱/۲۰ ۸۷۲/۲۰ ۸۷۳/۲۰ ۸۷۴/۲۰ ۸۷۵/۲۰ ۸۷۶/۲۰ ۸۷۷/۲۰ ۸۷۸/۲۰ ۸۷۹/۲۰ ۸۸۰/۲۰ ۸۸۱/۲۰ ۸۸۲/۲۰ ۸۸۳/۲۰ ۸۸۴/۲۰ ۸۸۵/۲۰ ۸۸۶/۲۰ ۸۸۷/۲۰ ۸۸۸/۲۰ ۸۸۹/۲۰ ۸۹۰/۲۰ ۸۹۱/۲۰ ۸۹۲/۲۰ ۸۹۳/۲۰ ۸۹۴/۲۰ ۸۹۵/۲۰ ۸۹۶/۲۰ ۸۹۷/۲۰ ۸۹۸/۲۰ ۸۹۹/۲۰ ۹۰۰/۲۰ ۹۰۱/۲۰ ۹۰۲/۲۰ ۹۰۳/۲۰ ۹۰۴/۲۰ ۹۰۵/۲۰ ۹۰۶/۲۰ ۹۰۷/۲۰ ۹۰۸/۲۰ ۹۰۹/۲۰ ۹۱۰/۲۰ ۹۱۱/۲۰ ۹۱۲/۲۰ ۹۱۳/۲۰ ۹۱۴/۲۰ ۹۱۵/۲۰ ۹۱۶/۲۰ ۹۱۷/۲۰ ۹۱۸/۲۰ ۹۱۹/۲۰ ۹۲۰/۲۰ ۹۲۱/۲۰ ۹۲۲/۲۰ ۹۲۳/۲۰ ۹۲۴/۲۰ ۹۲۵/۲۰ ۹۲۶/۲۰ ۹۲۷/۲۰ ۹۲۸/۲۰ ۹۲۹/۲۰ ۹۳۰/۲۰ ۹۳۱/۲۰ ۹۳۲/۲۰ ۹۳۳/۲۰ ۹۳۴/۲۰ ۹۳۵/۲۰ ۹۳۶/۲۰ ۹۳۷/۲۰ ۹۳۸/۲۰ ۹۳۹/۲۰ ۹۴۰/۲۰ ۹۴۱/۲۰ ۹۴۲/۲۰ ۹۴۳/۲۰ ۹۴۴/۲۰ ۹۴۵/۲۰ ۹۴۶/۲۰ ۹۴۷/۲۰ ۹۴۸/۲۰ ۹۴۹/۲۰ ۹۵۰/۲۰ ۹۵۱/۲۰ ۹۵۲/۲۰ ۹۵۳/۲۰ ۹۵۴/۲۰ ۹۵۵/۲۰ ۹۵۶/۲۰ ۹۵۷/۲۰ ۹۵۸/۲۰ ۹۵۹/۲۰ ۹۶۰/۲۰ ۹۶۱/۲۰ ۹۶۲/۲۰ ۹۶۳/۲۰ ۹۶۴/۲۰ ۹۶۵/۲۰ ۹۶۶/۲۰ ۹۶۷/۲۰ ۹۶۸/۲۰ ۹۶۹/۲۰ ۹۷۰/۲۰ ۹۷۱/۲۰ ۹۷۲/۲۰ ۹۷۳/۲۰ ۹۷۴/۲۰ ۹۷۵/۲۰ ۹۷۶/۲۰ ۹۷۷/۲۰ ۹۷۸/۲۰ ۹۷۹/۲۰ ۹۸۰/۲۰ ۹۸۱/۲۰ ۹۸۲/۲۰ ۹۸۳/۲۰ ۹۸۴/۲۰ ۹۸۵/۲۰ ۹۸۶/۲۰ ۹۸۷/۲۰ ۹۸۸/۲۰ ۹۸۹/۲۰ ۹۹۰/۲۰ ۹۹۱/۲۰ ۹۹۲/۲۰ ۹۹۳/۲۰ ۹۹۴/۲۰ ۹۹۵/۲۰ ۹۹۶/۲۰ ۹۹۷/۲۰ ۹۹۸/۲۰ ۹۹۹/۲۰ ۱۰۰۰/۲۰

صیغہ واحد مذکر غائب کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۲/۱۱

اَعْجَمِيٌّ۔ عجمی۔ اوپری زبان والا۔ اَعْجَمُ اس کو کہتے ہیں جس کی زبان میں عجمیت اور اوپراپن ہو ی اس میں نسبت کی ہے ۱۳/۴۱ ۴۴/۱۹

اَعْجَمِيًّا

اَعْجَمِيِّيْنَ۔ اوپری زبان والے عجمی لوگ۔ اَعْجَمُ کی جمع ۱۹/۴۴

اَعَدَّ۔ اس نے تیار کیا۔ اِعْدَادٌ سے، جس کے معنی تیار کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اَعَدَّ عَدٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں، اس اعتبار سے اِعْدَادٌ کے معنی کسی چیز کے اس طرح تیار کرنے کے ہوئے کہ وہ شمار کی جا سکے۔ ۲۱/۲ ۲۲/۲ ۲۳/۲ ۲۴/۲ ۲۵/۲ ۲۶/۲ ۲۸/۲ ۳۱/۲ ۳۶/۲ ۳۹/۲۰ ۴۱/۲۰ ۴۲/۲۰ ۴۳/۲۰ ۴۴/۲۰ ۴۵/۲۰ ۴۶/۲۰ ۴۷/۲۰ ۴۸/۲۰ ۴۹/۲۰ ۵۰/۲۰ ۵۱/۲۰ ۵۲/۲۰ ۵۳/۲۰ ۵۴/۲۰ ۵۵/۲۰ ۵۶/۲۰ ۵۷/۲۰ ۵۸/۲۰ ۵۹/۲۰ ۶۰/۲۰ ۶۱/۲۰ ۶۲/۲۰ ۶۳/۲۰ ۶۴/۲۰ ۶۵/۲۰ ۶۶/۲۰ ۶۷/۲۰ ۶۸/۲۰ ۶۹/۲۰ ۷۰/۲۰ ۷۱/۲۰ ۷۲/۲۰ ۷۳/۲۰ ۷۴/۲۰ ۷۵/۲۰ ۷۶/۲۰ ۷۷/۲۰ ۷۸/۲۰ ۷۹/۲۰ ۸۰/۲۰ ۸۱/۲۰ ۸۲/۲۰ ۸۳/۲۰ ۸۴/۲۰ ۸۵/۲۰ ۸۶/۲۰ ۸۷/۲۰ ۸۸/۲۰ ۸۹/۲۰ ۹۰/۲۰ ۹۱/۲۰ ۹۲/۲۰ ۹۳/۲۰ ۹۴/۲۰ ۹۵/۲۰ ۹۶/۲۰ ۹۷/۲۰ ۹۸/۲۰ ۹۹/۲۰ ۱۰۰/۲۰ ۱۰۱/۲۰ ۱۰۲/۲۰ ۱۰۳/۲۰ ۱۰۴/۲۰ ۱۰۵/۲۰ ۱۰۶/۲۰ ۱۰۷/۲۰ ۱۰۸/۲۰ ۱۰۹/۲۰ ۱۱۰/۲۰ ۱۱۱/۲۰ ۱۱۲/۲۰ ۱۱۳/۲۰ ۱۱۴/۲۰ ۱۱۵/۲۰ ۱۱۶/۲۰ ۱۱۷/۲۰ ۱۱۸/۲۰ ۱۱۹/۲۰ ۱۲۰/۲۰ ۱۲۱/۲۰ ۱۲۲/۲۰ ۱۲۳/۲۰ ۱۲۴/۲۰ ۱۲۵/۲۰ ۱۲۶/۲۰ ۱۲۷/۲۰ ۱۲۸/۲۰ ۱۲۹/۲۰ ۱۳۰/۲۰ ۱۳۱/۲۰ ۱۳۲/۲۰ ۱۳۳/۲۰ ۱۳۴/۲۰ ۱۳۵/۲۰ ۱۳۶/۲۰ ۱۳۷/۲۰ ۱۳۸/۲۰ ۱۳۹/۲۰ ۱۴۰/۲۰ ۱۴۱/۲۰ ۱۴۲/۲۰ ۱۴۳/۲۰ ۱۴۴/۲۰ ۱۴۵/۲۰ ۱۴۶/۲۰ ۱۴۷/۲۰ ۱۴۸/۲۰ ۱۴۹/۲۰ ۱۵۰/۲۰ ۱۵۱/۲۰ ۱۵۲/۲۰ ۱۵۳/۲۰ ۱۵۴/۲۰ ۱۵۵/۲۰ ۱۵۶/۲۰ ۱۵۷/۲۰ ۱۵۸/۲۰ ۱۵۹/۲۰ ۱۶۰/۲۰ ۱۶۱/۲۰ ۱۶۲/۲۰ ۱۶۳/۲۰ ۱۶۴/۲۰ ۱۶۵/۲۰ ۱۶۶/۲۰ ۱۶۷/۲۰ ۱۶۸/۲۰ ۱۶۹/۲۰ ۱۷۰/۲۰ ۱۷۱/۲۰ ۱۷۲/۲۰ ۱۷۳/۲۰ ۱۷۴/۲۰ ۱۷۵/۲۰ ۱۷۶/۲۰ ۱۷۷/۲۰ ۱۷۸/۲۰ ۱۷۹/۲۰ ۱۸۰/۲۰ ۱۸۱/۲۰ ۱۸۲/۲۰ ۱۸

واحد مونث غائب پ ۲ ع ۱۴

اَعْدِلَ۔ میں انصاف کروں (ضَرَبَ) عَدْلٌ سے جس کے معنی انصاف کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ عدل کا مطلب ہے کسی شخص کے ساتھ بدون افراط و تفریط کے وہ معاملہ کرنا جس کا وہ مستحق ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک مطلق عدل کہ جس میں حسن و خوبی کا پایا جانا عقل صحیح کا اقتضا ہے۔ جیسے محسن کے ساتھ احسان سے پیش آنا اور جوابیت نہ دے اس کو ستانے سے باز رہنا۔ یہ عدل ہر عہد اور ہر زمانے میں واجب التعمیل ہے اور کسی وقت اس کا چھوڑنا روا نہیں۔ عدل کی دوسری قسم عدلِ شرعی ہے جس کا ترک بھی بعض اوقات روا ہو جاتا ہے جیسے قصاص اور دیات کہ اگر صاحبِ حق معاف کر دے تو ان کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ پ ۲

اِعْدِلُوْا۔ تم انصاف کرو، عَدْلٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۶

اَعِدُّوْا۔ تم تیار کر رکھو۔ اِعْدَادٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۹ ع ۱۳

اُعَذِّبَنَّهٗ۔ میں اس کو ضرور سزا دوں گا۔ اُعَذِّبُ تَعْذِیْبٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۹ ع ۱۷

اُعَذِّبُهٗ۔ میں اس کو عذاب دوں گا۔ اُعَذِّبُ تَعْذِیْبٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۷

اُعَذِّبُهُمْ۔ میں ان کو عذاب دوں گا اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۳ ع ۱۴

اَعْرَاب۔ گنوار۔ بدو۔ علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد عرب ہے اور اعراب دراصل اسی کی جمع ہے جو صحرا نشینوں کا علم قرار پا گیا ہے۔ لیکن مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس میں تصریح کی ہے کہ اعراب بادیہ نشین عربوں کو کہتے ہیں اس کا واحد نہیں ہے جمع اعاریب آتی ہے۔ قاضی شوکانی تفسیر فتح القدیر سورۂ برأۃ میں رقمطراز ہیں کہ اعراب وہ ہیں جو صحراؤں میں سکونت گزیں ہوں اس کے برخلاف لفظ عرب کے مفہوم میں وسعت ہے کیونکہ اس کا استعمال ان تمام انسانوں کے لئے عام ہے جو ریگستانِ عرب کے باشندے ہوں

Marfat.com

خواہ وہ صحراؤں میں بستے ہوں یا آبادیوں میں رہتے ہوں۔ اہلِ لغت کا بیان یہی ہے اور اسی بنا پر سیبویہ نے کہا ہے کہ اعراب صیغۂ جمع تو ہے مگر لفظ "عرب" کی جمع کا صیغہ نہیں ہے۔ نیساپوری کا بیان ہے کہ اہلِ لغت رجل عربی اسی شخص کو کہتے ہیں جس کا نسب عرب کی طرف ثابت ہوتا ہے اور جس طرح مجوسٌ مجوسیٌ کی اور یھودُ یھودیٌ کی جمع ہے اسی طرح عربٌ عربیٌ کی جمع ہے، جب کسی اعرابی کو یا عربی کہا جاتا ہے تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا۔ لیکن اگر کسی عربی سے یا اعرابی کہدیا جائے تو وہ طیش میں آجاتا ہے، ایسا کیوں؟ اس لئے کہ جو عرب کے شہروں میں متوطن ہو وہ عربی ہے اور جو بادیہ نشین ہو وہ اعرابی، مہاجرین و انصار چونکہ سب کے سب عرب ہیں اس لئے ان کو اعراب کہنا جائز نہیں۔[1] پ ۱۸ ع ۱ و ۲ و ۳ پ ۲۱ ع ۱۸ پ ۲۶ ع ۱۳ و ۱۴

اِعْرَاضاً۔ روگردانی کرنا۔ رُخ پھیر لینا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے پ ۵ ع ۱۲

اِعْرَاضُھُمْ۔ ان کا منہ پھیر لینا۔ اِعْرَاضٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۰

اَعْرَافٌ۔ اعراف عَرْفٌ کی جمع ہے جس کے معنی مکانِ مرتفع یعنی اونچی جگہ کے ہیں۔ یہاں اس دیوار کے بالائی حصے مراد ہیں جو قیامت میں جنت و دوزخ کے درمیان حائل ہوگی۔ سعید بن منصور اور ابن المنذر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور فریابی عبد بن حمید ابن جریر اور ابو الشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت کیا ہے[2]۔ اور یہی اکثر مفسرین سلف کا قول ہے (ملاحظہ ہو اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ) پ ۸ ع ۱۳ و ۱۴

اَعْرَجَ۔ لنگڑا۔ عَرَجٌ سے جس کے معنی لنگڑا کر چلنے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ پ ۱۸ ع ۱۳ پ ۲۶ ع ۱۰

اَعْرِضْ۔ تو منہ پھیر لے۔ تو کنارہ کر۔ اَعْرَاضٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۸ ع ۹ و ۱۰ پ ۱۰ ع ۱۳ و ۱۴ پ ۱۱ ع ۱۲ و ۱۳ پ ۱۳ ع ۱۴ پ ۱۴ ع ۱۱ پ ۲۴ ع ۱۲

اَعْرَضَ۔ اس نے منہ پھیر لیا۔ اس نے کنارہ کیا۔ اَعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۵ ع ۹ و ۱۰ پ ۱۶ ع ۱۴ و ۱۵ پ ۱۹ ع ۱۵ پ ۲۱ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۱۱ پ ۲۸ ع ۱۴

اَعْرَضْتُمْ۔ تم نے کنارہ کیا۔ تم نے رخ پھیر لیا۔

---

[1] فتح القدیر ج ۲ ص ۲۰۰ طبع مصر ۱۳۵۰ھ [2] ایضاً ج ۲ ص ۱۹۹۔

Marfat.com

اِعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۵

اَعْرِضُوْا۔ تم درگزر کرو۔ تم کنارہ کرلو۔ اِعْرَاضٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۲ ع۱

اَعْرَضُوْا۔ انہوں نے کنارہ کرلیا۔ انہوں نے منہ پھیرلیا۔ اِعْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۲ ع۱۲ پ۱۴ ع۵

اَعَزّ۔ زیادہ زور والا۔ زیادہ عزت والا۔ عِزٌّ سے جس کے معنی عزت کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ پ۲ ع۱۵ پ۲۸ ع۱۳

اَعِزَّۃ۔ زبردست۔ عزت والے۔ عَزِیْزٌ کی جمع جس کے معنی زبردست اور باعزت کے ہیں پ۶ ع۱۲ پ۱۹ ع۱

اِعْصَارٌ۔ بگولا۔ اَعَاصِیْرُ اور اَعَاصِیْرُ جمع پ۳

اَعْصِرُ۔ میں نچوڑتا ہوں (ضَرَبَ) عَصْرٌ سے جس کے معنی نچوڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۲ ع۱۵

اَعْصِیْ۔ میں نافرمانی کروں گا (ضَرَبَ) مَعْصِیَۃٌ سے جس کے معنی نافرمانی کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۶ ع۱۵

اُعْطُوْا۔ ان کو دیا گیا۔ ان کو ملا۔ اِعْطَاءٌ سے جس کے معنی عطا کرنے اور دینے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۰ ع۱۲

اَعْطٰی۔ اس نے دیا۔ اِعْطَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۶ ع۱۱ پ۳۰ ع۱۷

اَعْطَیْنٰکَ۔ ہم نے تجھکو دیا۔ اَعْطَیْنَا اِعْطَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم کا ضمیر واحد مذکر حاضر پ۱۶ ع۱۱

اَعِظُکَ۔ میں تجھکو نصیحت کرتا ہوں (ضَرَبَ) اَعِظٌ وَعْظٌ سے جس کے معنی نصیحت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم کا ضمیر واحد مذکر حاضر پ۱۳ ع۱۳

اَعِظُکُمْ۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے پ۱۲ ع۱۲

اَعْظَمَ۔ بہت بڑا۔ عَظَامَۃٌ سے جس کے معنی بڑے ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ پ۱۰ ع۱۴ پ۱۲ ع۱۲

اُعْفُ۔ تو درگزر کر۔ معاف کر (نَصَرَ) عَفْوٌ سے جس کے معنی معاف کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۹ ع۱۳ پ۹ ع۱۶

اُعْفُوْا۔ تم معاف کرو عَفْوٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۸ ع۱

اَعْقَابِکُمْ۔ تمہاری ایڑیاں۔ اَعْقَابٌ عَقِبٌ کی

Marfat.com

جمع جس کے معنی ایڑی کے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اَعْقَابِ مضاف کہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

پ ۴ ع ۱۸

اَعْقَابِنَا ۔ ہماری ایڑیاں ۔ اَعْقَابِ مضاف نا

ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۱۵

اَعْقَبَهُمْ ۔ ان میں اثر رکھدیا ۔ ان کو وارث بنا دیا

اَعْقَبَ ۔ اِعْقَابٌ سے جس کے معنی اثر چھوڑنے اور

وارث بنانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

هُ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۱۰

اَعْلَامٍ ۔ پہاڑ ۔ عَلَمٌ کی جمع ۔ عَلَمٌ اصل میں تو

اس علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی شئے

کا علم ہو سکے جیسے نشانِ راہ کے پتھر اور فوج کا عَلَم

اسی اعتبار سے پہاڑوں کا بھی نام عَلَم ہو گیا پ ۲۵ ع ۱۱

اَعْلَمُ ۔ میں جانتا ہوں ۔ مجھ کو معلوم ہے ۔ (سَمِعَ)

عِلْمٌ سے جس کے معنی کسی شئے کو اس کی حقیقت

کے ساتھ جاننے کے ہیں ۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم

علم کی دو قسمیں ہیں ایک کسی شے کی ذات کا ادراک

دوسرے کسی شے میں ایسی شئے کے پائے جانے کا حکم

لگانا جو اس میں موجود ہے یا کسی شے کے متعلق اس

شے کی نفی کرنا جو اس میں موجود نہیں ۔ پہلی صورت میں وہ

متعدی بیک مفعول ہوگا جیسے آیہ شریفہ لَا تَعْلَمُونَهُمْ

اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (تم ان کو نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا

ہے) اور دوسری صورت میں متعدی بدو مفعول

جیسے آیہ شریفہ فَاِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ (پھر اگر

جانو کہ وہ ایمان والی ہیں) پ ۲۸ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

اَعْلَمُ ۔ خوب جاننے والا ۔ عِلْمٌ سے افعل التفضیل

کا صیغہ پ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

اِعْلَمْ ۔ تو جان لے ۔ عِلْمٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر

حاضر پ ۶ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

اِعْلَمُوْا ۔ تم جان لو ۔ عِلْمٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر

حاضر پ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

اَعْلَنْتُ ۔ میں نے کھلم کھلا کہا ۔ میں نے اعلان کیا

اِعْلَانٌ سے جس کے معنی کھول کر کہنے اور اعلان

Marfat.com

کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۲ ۱۲

اَعْلَنْتُمْ ۔ تم نے ظاہر کیا۔ تم نے اعلان کیا اِعْلَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳ ۱۳

اَعْلَوْنَ ۔ غالب۔ بلند مرتبہ۔ اَعْلٰی کی جمع اَعْلَوْنَ اصل میں اَعْلَیُوْنَ تھا ی متحرک ماقبل مفتوح لہٰذا ی کو الف سے بدلا گیا اب دو ساکن جمع ہوئے اَ اور وَ لہٰذا اَ کو حذف کیا گیا اور فتحہ کو باقی رکھا گیا تاکہ وہ حذفِ الف پر دلالت کرے ۴ ۸

اَعْلٰی ۔ سب سے اوپر، غالب، سب سے برتر۔ عُلُوٌّ جس کے معنی بلند و برتر ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۴ ۱۲ ۱۶ ۶ ۲۱ ۱۲ ۲۷ ۵ ۳۰ ۳ و ۱۳ و ۱۵

اَعْمَالٌ ۔ کام۔ عَمَلٌ کی جمع۔ عمل ہر اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی حیوان سے بالقصد صادر ہو۔ اچھے اور برے دونوں طرح کے کاموں کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ عمل فعل سے اخص ہے۔ فعل کے مفہوم میں قصد و ارادہ داخل نہیں۔ اس لئے فعل کا استعمال ان حیوانات کے لئے بھی ہوتا ہے جن سے بلا قصد و ارادہ کوئی فعل سرزد ہو اسی طرح جمادات کے متعلق بھی فعل کا لفظ بولتے ہیں ۴ ۱۲ اَعْمَالًا ۴ ۱۲

اَعْمَالُكُمْ ۔ تمہارے اعمال۔ تمہارے کام۔ اَعْمَالُ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱ ۱۶

۲ ۲ ۲ ۲۵ ۳ ۸ و ۱۳ ۲۶ ۱۴

اَعْمَالُنَا ۔ ہمارے اعمال۔ ہمارے کام۔ اَعْمَالُ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۱ ۱۶ ۲ ۲ ۲۵ ۳

اَعْمَالُهُمْ ۔ ان کے اعمال، ان کے کام۔ اَعْمَالُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۴ ۲ ۱۱ ۲ ۱۲ ۶ ۱۲ ۴ ۱۰ ۲ و ۱۵ و ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۴ ۱۶ ۲ ۱۸ ۱۱ ۱۹ ۱۶ و ۲۶ ۱۸ ۲۱ ۱۶ ۲۶ ۲ و ۵ و ۷ و ۸ ۳۰ ۲۳

اَعْمَامِكُمْ ۔ تمہارے چچا۔ تمہارے تایا۔ اَعْمَامٌ عَمٌّ کی جمع جس کے معنی باپ کے بھائی کے ہیں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۸ ۱۴

اَعْمَلُ ۔ میں عمل کروں۔ میں عمل کرتا ہوں یا کروں گا عَمَلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۹ ۱۲ ۲

اِعْمَلْ ۔ تو بنا، تو کام کر، تو عمل کر عَمَلٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۲ ۱۵ ۳۳

اِعْمَلُوْا ۔ تم عمل کرو۔ تم کام کرو عَمَلٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۹ ۲ ۱۱ ۲ ۱۲ ۱۰ و ۱۵ ۱۳ ۴ ۲۲ ۸ ۲۳ ۱۱ و ۱۴

Marfat.com

اَعْمٰی ۔ اندھا۔ عَمًی سے جس کے معنی بینائی کے سفقود ہوجانے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ بینائی دل کی جاتی رہے یا آنکھوں کی دونوں کے لئے عَمًی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نابینائی کی مذمت کی گئی ہے وہاں چشم بصیرت ہی کے جاتے رہنے کے معنی ہیں۔ آیت شریفہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ (اندھے پر کچھ تکلیف نہیں) اور عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی (تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا) میں اَعْمٰی سے چشم ظاہر کا نابینا مراد ہے دوسرے مواقع پر حسب مقتضائے کلام دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔ پ ۱۱ ع ۲ پ ۱۲ ع ۸ پ ۱۳ ع ۹ پ ۱۶ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۱ پ ۲۲ ع ۱۱ پ ۲۶ ع ۱۰ پ ۵

اَعْمٰی ۔ اس نے اندھا کردیا۔ اِعْمَآءٌ سے جس کے معنی نابینا کردینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہاں چشم بصیرت کا کھودینا مراد ہے پ ۲۶

اَعْنَابٍ ۔ انگور۔ عِنَبٌ کی جمع جس کے معنی انگور کے ہیں پ ۳ ع ۱۸ پ ۴ ع ۸ پ ۱۵ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۸ پ ۲۳ ع ۱۲

اَعْنَابًا پ ۳۰

اَعْنَاقِ ۔ گردنیں۔ عُنُقٌ کی جمع جس کے معنی گردن کے ہیں پ ۹ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۲

اَعْنَاقِهِمْ ۔ ان کی گردنیں اَعْنَاقِ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۹ ع ۱۵ پ ۱۹ ع ۱۸ پ ۲۲ ع ۱۲

اَعْنَتَكُمْ ۔ اس نے تم پر مشقت ڈال دی۔ اَعْنَتَ اِعْنَاتٌ سے جس کے معنی مشقت میں ڈالنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲ ع ۱۱

اَعُوْذُ ۔ میں پناہ چاہتا ہوں (نَصَرَ) عَوْذٌ سے جس کے معنی دوسرے سے التجا کرنے، اس سے متعلق ہونے اور پناہ مانگنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۱ ع ۴ پ ۲ ع ۱۶ پ ۱۵ ع ۱۰ پ ۳۰ ع ۲۸ و ۲۹

اَعْهَدْ ۔ میں نے عہد لیا۔ عَهْدٌ سے جس کے معنی پیہم ایک حال کے بعد دوسرے حال میں کسی چیز کی حفاظت اور نگہداشت کرنے کے ہیں اور اسی بنا پر اس وعدہ کو جس کی پابندی ضروری ہو عہد کہا جاتا ہے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ قرآن مجید میں یہ لفظ یوں مذکور ہے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ (کیا میں نے کہ نہ رکھا تھا تم کو۔ کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا) قاعدہ یہ ہے کہ لَمْ

Marfat.com

جب مضارع پر آتا ہے تو اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اس لئے لَمَّا عَهِدَ کے معنی ہوئے میں نے عہد نہ لیا۔ ۳/۱۲

اَعِيبُهَا۔ میں اس میں عیب ڈال دوں۔ (ضَرَبَ) اَعِبَ عَيْبٌ سے جس کے معنی عیبدار کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم هَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۸/۷۹

اُعِيدُوا۔ وہ لوٹا دیئے گئے۔ اِعَادَةٌ سے ہے جس کے معنی کسی شے سے واپس ہونے کے بعد اسی کی طرف لوٹا دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲/۲۱ ۲۴/۲۱

اُعِيذُهَا۔ میں اس کو پناہ میں دیتی ہوں۔ اَعِيذُ اِعَاذَةٌ سے جس کے معنی پناہ میں دینے کے ہیں، واحد متکلم کا صیغہ هَا ضمیر واحد مونث غائب ۳/۱۲

اَعْيُنٌ۔ آنکھیں۔ عَيْنٌ کی جمع جس کے معنی آنکھ کے آتے ہیں ۹/۱۲ و ۱۳/۱۴ ۱۵/۵ ۲۱/۱۵ ۲۴/۱۳ ۲۵/۱۳

اَعْيُنِكُمْ۔ تمہاری آنکھیں اَعْيُنٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۰/۲۰ ۱۳/۲۰

اَعْيُنِنَا۔ ہماری آنکھیں۔ اَعْيُنٌ مضاف۔ نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۳۷/۱۱ ۱۴/۵۴ ۲۶/۲۳

اَعِينُونِي۔ تم میری مدد کرو۔ اَعِينُوا اِعَانَةٌ سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۱۸/۲۹

اَعْيُنُهُمْ۔ ان کی آنکھیں، اَعْيُنٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۷/۲ ۱۸۹/۷ ۱۶/۲ ۲۸/۲ ۲۷/۴

اَعْيُنُهُنَّ۔ ان (عورتوں) کی آنکھیں۔ اَعْيُنٌ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۳۲/۱۲

فصل الغین المعجمہ

اِغْتَرَفَ۔ اس نے ایک چلو بھرا۔ اِغْتِرَافٌ سے جس کے معنی چلو بھرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲/۱۰

اِغْدُوا۔ تم سویرے چلو (نَصَرَ) غُدُوٌّ سے جس کے معنی صبح سویرے چلنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۹/۴

اَغْرَقْنَا۔ ہم نے ڈبا دیا۔ ہم نے غرق کر دیا اِغْرَاقٌ سے جس کے معنی ڈبا دینے اور غرق کر دینے کے ہیں۔ ی کا صیغہ جمع متکلم ۱۰/۲ ۱۵/۲ ۱۲/۲ ۱۳/۷ ۱۹/۸ ۱۰۳/۸

Marfat.com

پ ۲۷ ع ۱۳

اَغْرَقْنٰهُمْ ہم نے اس کو ڈبا دیا۔ ہم نے اس کو غرق کر دیا اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۱۵ ع ۱۲

اَغْرَقْنٰهُمْ ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ ہم نے ان کو ڈبا دیا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۷ ع ۱۹ پ ۱۸ ع ۱۱

اُغْرِقُوْا وہ ڈبوئے گئے، وہ غرق کئے گئے۔ اِغْرَاقٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲۹ ع ۱۰

اَغْرَيْنَا ہم نے لگا دی۔ ہم نے ڈال دی اِغْرَاءٌ سے جس کے معنی لگانے ڈالنے اور رغبت دلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۶ ع ۱۰

اِغْسِلُوْا تم دھولو (ضَرَبَ) غَسْلٌ سے جس کے معنی دھونے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۶ ع ۱۰

اُغْشِيَتْ وہ ڈھانک دی گئی۔ اِغْشَاءٌ سے جس کے معنی ڈھانک دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۱ ع ۸

اَغْشَيْنٰهُمْ ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا۔ اَغْشَيْنَا اِغْشَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۲۲ ع ۱۸

اُغْضُضْ تو نیچی کر۔ تو جھکا۔ (نَصَرَ) غَضٌّ سے جس کے معنی جھکانے اور نیچا کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۲۱ ع ۱۱

اَغْطَشَ اس نے تاریک کر دیا۔ اِغْطَاشٌ سے جس کے معنی تاریک ہونے اور تاریک کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۳۰ ع ۴

اِغْفِرْ تو بخش دے۔ تو معاف کر دے۔ (ضَرَبَ) غَفْرٌ سے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں غفر ایسے لباس پہنا دینے کو کہتے ہیں جو ہر قسم کی گندگی اور میل سے محفوظ رکھ سکے۔ مغفرتِ الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب سے محفوظ رکھے۔ اسی اعتبار سے غفر کا استعمال معاف کرنے اور بخشدینے کے معنی میں ہوتا ہے۔ پ ۳ ع ۱۰ پ ۳ ع ۱۱ پ ۴ ع ۳ پ ۹ ع ۸ پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۶ ع ۱۹ پ ۱۸ ع ۵ پ ۲۲ ع ۱۳ پ ۲۶ ع ۲۰ پ ۲۸ ع ۳ پ ۲۹ ع ۱۰

اَغْفَلْنَا ہم نے غافل کر دیا۔ اِغْفَالٌ سے جس کے معنی غافل کر دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ (دیکھو غَفْلَةٌ) پ ۱۵ ع ۱۲

اَغْلَال قیدیں۔ طوق۔ ہتھکڑیاں۔ غُلٌّ کی جمع۔ غُلٌّ اس شے کے ساتھ مخصوص ہے جس سے قید کیا

Marfat.com

جائے اور اس میں اعضاء باندھ دئے جائیں پ۹ ع۱۳

اَعْلَاۗ ۱۱ پ۸ ع۱۱ اَعْلَاۗ ۲۲ پ۹ ع۱۹

اَغْلِبَنَّ۔ میں ضرور غالب ہوں گا۔ (ضَرَبَ) غَلَبَۃٌ سے جس کے معنی غالب ہونے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم پ۳ ع۲۸

اُغْلُظْ۔ تو کیڑا رہ۔ سختی کر (نَصَرَ۔ کَرُمَ) غِلْظَۃٌ سے جس کے معنی سختی برتنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۰ ع۳۰

اَغْنَتْ۔ اس نے بے پرواہ کر دیا۔ وہ کام آیا۔ اِغْنَاءٌ سے جس کے معنی بے پرواہ بنا دینے اور دوسرے کے کام آنے اور اس کے لئے کافی ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب پ۱۲

اَغْنٰی۔ وہ کام آیا۔ اس نے غنی بنا دیا۔ اس نے دولت دی۔ اِغْنَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (دیکھو غَنِیٌّ) پ۳ ع۱۱ پ۱۰ ع۱۵ پ۱۱ ع۲ پ۱۳ ع۲ پ۱۶ ع۲۱ پ۱۸ ع۱۸ پ۲۰ ع۲

اُغْنِیْ۔ میں کام آسکتا ہوں یا آسکوں گا۔ اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۳ ع۲

اَغْنِیَاۗءَ۔ مالدار۔ دولتمند لوگ۔ غَنِیٌّ کی جمع۔ جس کے معنی مالدار کے ہیں اور جو غِنَاءٌ کا صفت مشبہ ہے (دیکھو غَنِیٌّ) پ۳ ع۳ پ۱۰ ع۱۸ پ۲۰ ع۲

اَغْنٰهُمْ۔ ان کو دولتمند کر دیا۔ اَغْنٰی صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۰ ع۱۲

اَغْوَيْتَنِیْ۔ تو نے مجھے گمراہ کر دیا۔ تو نے مجھے راہ سے کھو دیا۔ اَغْوَیْتَ۔ غَوَایٌ سے جس کے معنی بے راہ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ جب اغواء کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک گمراہی پر سزا دینا دوسرے اضلال یعنی بے راہ کرنا اس کے متعلق ہم اَضَلَّ میں بحث کر چکے ہیں۔ پ۸ ع۳

اَغْوَيْنَا۔ ہم نے بہکایا۔ اِغْوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ۲۳ ع۲

اَغْوَيْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو گمراہ کیا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے پ۲۳ ع۲

اَغْوَيْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو بہکایا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ۲۳ ع۲

اُغْوِيَنَّهُمْ۔ میں ان کو ضرور گمراہ کر دوں گا۔ اُغْوِیَنَّ اِغْوَاءٌ سے مضارع بالون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۴ ع۱۳

Marfat.com

فصل الفاء

اُفٍّ ۔ ہوں۔ اصل میں اف ہر قسم کے میل کچیل۔ (جیسے ناخن کا تراشہ وغیرہ) کو کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے کسی چیز کے متعلق گندگی اور نفرت کے اظہار کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ شیخ المشائخ قاضی شوکانی تفسیر فتح القدیر سورۂ اسرا میں رقمطراز ہیں۔

اصمعی کا بیان ہے کہ اف کان کا میل ہے اور ثف ناخن کا۔ کسی چیز سے گھن ظاہر کرتے وقت اف کہا جاتا ہے چنانچہ اس معنی میں یا اس کثرت سے بولا گیا کہ ہر اذیت رساں چیز کے بارے میں اہل عرب اس کا استعمال کرنے لگے۔ ثعلب ابن الاعرابی سے راوی ہیں کہ اَنَفٌ (جو اُفٌّ کی اصل ہے) کے معنی جی میں گھننے اور تنگدلی ہونے کے ہیں۔ قتیبی کا بیان ہے کہ اس کی اصل یہ ہے کہ جب کسی شخص پر خاک وغیرہ آپڑتی ہے تو وہ اس کو پھونک مار کر صاف کرنے لگتا ہے۔ اس پھونک مارنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہی اف ہے پھر لوگوں نے اس کے معنی میں وسعت پیدا کی اور ہر قسم کی تکلیف کے پہنچنے پر اس کو بولنے لگے۔ زجاج نے اس کے معنی بدبو کے بتائے ہیں۔ ابو عمرو بن العلاء کا قول ہے کہ اف ناخن کا میل ہے اور ثف اس کا تراشہ۔ بہرحال یہ یا تو اسم فعل ہے یا اسم صوت جو تنگدلی اور گرانی کو بتلاتا ہے۔ [1]

اولاد کو والدین کے متعلق ایسے کلمہ کے اظہار سے بھی منع کر دیا کہ جس سے ان باپ کے متعلق ذرا سی تنگدلی اور گرانی کا بھی اظہار ہو سکے۔ ۱۵/۳ ۱۷/۲

اَفَآءَ ۔ اس نے لوٹایا۔ اس نے ہاتھ لگوا دیا۔ اس نے فَیْ میں عطا فرمایا۔ اِفَاءَۃٌ سے جس کے معنی لوٹانے اور فَیْ میں دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب فَیْ کے معنی اصل میں کسی اچھی حالت کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ اسی اعتبار سے لوٹنے والے سایہ کو بھی فَیْ کہتے ہیں اور جو مال غنیمت بلا مشقت حاصل ہو وہ بھی فَیْ کہلاتا ہے۔ علامہ ناصر بن عبد السید المطرزی المغرب میں رقمطراز ہیں۔

غنیمت وہ ہے جو کہ حالت جنگ کفار سے بزور شمشیر حاصل کی جائے۔ اس کا پانچواں حصہ نکال کر بقیہ چار حصے

[1] فتح القدیر ج ۳ ص ۲۱۰ و ۲۱۱ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

قائمین یعنی مجاہدین کا حق ہے۔ فئی وہ ہے جو کفار سے بعد جنگ کے حاصل ہو جیسے خراج یہ عام مسلمانوں کا حق ہے۔[1]

اَفَآءَ کا لفظ قرآن مجید میں تین جگہ کو ہے اول سورہ احزاب میں یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ (اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فئے میں دلوادی ہیں) فئے کے سلسلہ میں جو بیبیاں آپ کی ملک میں آئیں وہ چار تھیں حضرت صفیہ، حضرت جویریہ، حضرت ریحانہ، حضرت ماریہ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ اول الذکر دو بیبیوں کو آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا اور دوسری دو سے آپ نے تسریّ کی تھی۔[2]

دوسرے سورۂ حشر میں ارشاد ہوتا ہے وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ (اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوا دیا سو تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے مسلط فرما دیتا ہے) یہاں مَاۤ اَفَآءَ سے بنو نضیر کا مال و اسباب مراد ہے یہ پہلا مال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فئے میں دلوایا۔ یہ مال خالص آپ کی ملکیت تھا اور فئے میں اس طرح کی ملکیت آپ ہی کی خصوصیت تھی۔ آپ نے اموالِ بنی نضیر کا اکثر حصہ مہاجرین کو تقسیم فرمایا اور انصار میں سے صرف تین حضرات کو دیا اور بقیہ میں سے اپنے اہل و عیال کو سال بھر کا خرچ دیکر جو بچتا وہ جہاد کی تیاری ہتیار اور سواری کی خریداری میں صرف فرما دیتے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرکین کا جو مال مسلمانوں کو بغیر لشکر کشی کے بطور صلح حاصل ہو وہ بیت المال میں داخل کیا جائیگا اور خراج و جزیہ کے مصارف میں اس کو بھی صرف کیا جائے گا کیونکہ ایسے مال کا حکم بنو نضیر کے مال کا ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھا اور آپ کے بعد

[1] الدر المختار ج ۳ ص ۲۱۵ بحاشیہ شامی۔ [2] تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۹۹ بر حاشیہ فتح البیان۔

Marfat.com

بیت المال کی ملکیت ہوگا۔

تیسرے سورۂ حشر میں اسی آیت کے بعد تیسری آیت میں مذکور ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى الخ (جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دوسری بستیوں سے دلوادے) یہاں مَآ اَفَآءَ سے قریظہ۔ فدک اور خیبر کی زمینیں مراد ہیں۔ پہلی آیت میں اس فَیٔ کا حکم تھا جو بغیر لشکر کشی کے ہاتھ لگے اور اس آیت میں اس فَیٔ کا حکم ہے جو لشکر کشی کے ذریعہ حاصل ہو۔ اس کے مصارف خود قرآن مجید میں مذکور ہیں ۴ ۔ ۲۵

اَفَاضَ۔ وہ پھرا۔ وہ متفرق ہوا۔ اِفَاضَۃٌ سے جس کے معنی منتشر اور متفرق ہونے کے بھی آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اصل میں تو فَیْضٌ کے معنی پانی کے اوپر سے گر کر بہنے کے ہیں پھر بہنے کے مفہوم کا لحاظ کرتے ہوئے بطورِ استعارہ اس کا استعمال پھیلنے کے معنی میں ہونے لگا اور اسی اعتبار سے افاضہ کے معنی منتشر اور متفرق ہونے کے ہوئے۔ ۴

اَفَاقِ۔ دنیا۔ اطراف۔ اُفُقٌ اور اُفُقٌ کی جمع۔ (ملاحظہ ہو اُفُقٌ) ۲۵ ۔ ۵۳

اَفَاقَ۔ وہ ہوش میں آیا۔ اِفَاقَۃٌ سے جس کے معنی غشی یا نشہ کی مستی یا جنون سے ہوش میں آنے یا مرض کے بعد قوت پانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۹

اَفَّاكٍ۔ جھوٹا۔ اِفْكٌ سے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے بروزن فَعَّالٌ (ملاحظہ ہو اِفْكٌ) ۱۵ ۔ ۲۵

اِفْتَحْ۔ تو فیصلہ کردے۔ اس باب کی ماضی اور مضارع دونوں پر فتحہ ہوتا ہے فَتْحٌ سے جس کے معنی کشودگی کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ علامہ ابوحیان البحر المحیط تفسیر سورۂ بقر میں لکھتے ہیں۔

"یمنی زبان میں فتح کے معنی قضا یعنی فیصلہ کرنے کے ہیں۔ ارشاد ہے وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ (وہی ہے فیصلہ چکانیوالا سب کچھ جاننے والا) اذکار یعنی یاددہانی کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے فَتَحَ عَلَى الْاِمَامِ (اس نے امام کو یاد دلایا) ظفر و نصرت کے معنی بھی دیتا ہے جیسے فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ (پس تمہارے پاس فتح آچکی) بمعنی قضی یعنی بیان کرنے اور بمعنی کسائی تبیّن یعنی ظاہر کرنے اور بمعنی اخش من یعنی بمعنی احسان بھی آتا ہے۔ اصل میں فتح کے معنی خرق یعنی کھولنے کے ہیں جو سد کی ضد ہے جس کے معنی بند کرنے کے آتے ہیں۔"

(البحر المحیط ج ۱ ص ۲۶۹ طبع مطبع سعادت ۱۳۲۸ھ)

Marfat.com

راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

"فتح کے معنی اغلاق و اشکال کے ازالے کے ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک وہ جو نظر آسکے جیسے فتح باب وغیرہ یعنی دروازے وغیرہ کا کھولنا اور جیسے قفل یا کسی بند چیز یا ساز و سامان کا فتح (کھولنا) مثلاً ارشاد ہے وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ (اور جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا) وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ (اور اگر ہم ان پر آسمان سے دروازہ کھول دیں) دوسرے وہ جو بنگاہِ بصیرت معلوم کیا جاسکے جیسے فتح ہم یعنی غم کا ازالہ یہ بھی کئی طرح پر ہے مثلاً غم کو دور کر دیا جائے اور فقیری کو مال عطا کر کے زائل کر دیا جائے جیسے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ (جب وہ بھول گئے اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے) یعنی ہم نے ان پر وسعت کر دی اور آیت وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بن جاتے تو ہم ان پر آسمان و زمین سے نعمتیں کھول دیتے) یعنی ان پر برکتیں آنی شروع ہو جاتیں۔

تیسرے علوم مغلقہ کا حل جیسے عرب کا قول ہے فَتَحَ مُوسَى الْعِلْمَ بَابًا مُغْلَقًا (اس نے علم کا مغلق باب کھولا)[1]

پ ۱۰ ع ۱۰

اِفْتَدَتْ۔ اس (عورت) نے اپنے چھڑانے کا فدیہ (بدلہ) دیا۔ اِفْتِدَاءٌ سے جس کے معنی اپنے نفس کی طرف سے فدیہ یعنی بدلہ دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲ ع ۱۱

اِفْتَدَوْا۔ انھوں نے اپنے چھڑانے کا فدیہ دیا۔ اِفْتِدَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۷ ع ۱۳

اِفْتَدٰی۔ اس نے اپنے چھڑانے کا بدلہ دیا۔ اِفْتِدَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۷

اِفْتِرَاءٌ۔ بہتان باندھنا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے۔

اِفْتَرٰی۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے بہتان تراشا۔ اِفْتِرَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

پ ۴ ع ۵ پ ۶ ع ۹ پ ۸ ع ۱۵ پ ۱۱ ع ۷ پ ۱۲ ع ۲ پ ۱۵ ع ۱۳ پ ۱۶ ع ۱۴ پ ۲۱ ع ۲ پ ۲۲ ع ۲۵ پ ۲۵ ع ۲۸

اِفْتَرَيْتُهٗ۔ میں نے اس کا افترا کیا۔ میں نے اس کو گھڑا

[1] مفردات راغب طبع خیریہ مصر ج ۲ ص ۱۹۹ و ۲۰۰ بر حاشیہ بنایہ۔

Marfat.com

اِفْتَرَیْتُ اِفْتِرَآءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم کا ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۵ ۱۰ ۲۶

اِفْتَرَیْنَا۔ ہم نے بہتان باندھا۔ اِفْتِرَآءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ۴

اِفْتَرٰىهُ اس نے اس کو گھڑ لیا۔ اس نے اس کا افترا کیا۔ اِفْتَرٰی صیغہ ماضی کا ضمیر واحد مذکر غائب ۱۱ ۹

۱۲ ۱۷ ۱۵ ۱۶ ۱۱ ۱۰

اَفْتِنَا۔ تو ہم کو حکم دے۔ اَفْتٰی اِفْتَآءٌ سے جس کے معنی فتوٰی دینے اور مشکل احکام کا جواب دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم ۱۲ ۱۲

اَفْتُوْنِیْ۔ مجھکو خبر دو۔ مجھ کو جواب دو۔ اَفْتُوْا اِفْتَآءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۱۲ ۱۲ ۱۸

اَفْرِغْ۔ تو ڈال دے، تو دہانہ کھول دے۔ اِفْرَاغٌ سے جس کے معنی بہاتے اور دہانہ کھولنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ یہاں ایک مادی چیز کے طور پر صبر کے بہانے اور دہانہ کھولنے کا سوال کیا جا رہا ہے یعنی صبر اُن پر اس طرح بہایا جائے کہ وہ سب طرف سے چھا جائے۔ گویا صبر بمنزلہ ظرف کے ہو اور ہانگنے والے بمنزلہ مظروف فیہ کے۔ ۱۲ ۴

اُفْرِغْ۔ میں ڈال دوں۔ میں بہا دوں۔ اِفْرَاغٌ سے مضارع کا صیغہ واحد حکم ۱۲

اُفْرُقْ۔ جدائی کر دے۔ (نَصَرَ ضَرَبَ) فَرْقٌ سے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان جدائی اور فصل کرنے کے ہیں خواہ وہ جدائی ظاہری ہو یا معنوی۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۶

اِفْسَحُوْا۔ تم کھل جاؤ (فَتْحٌ) فَتْحٌ سے جس کے معنی وسعت سے بیٹھنے اور کھل کر رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۲۵ ۲

اَفْسَدُوْهَا۔ انہوں نے اس کو خراب کر دیا۔ اَفْسَدُوْا اِفْسَادٌ سے جس کے معنی فساد پھیلانے اور خراب کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب۔ ۱۹ ۱۸

اَفْصَحُ۔ زیادہ فصیح۔ فَصْحٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے ہر قسم کی آمیزش سے پاک ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ اصل میں تو اس کا استعمال دودھ کے خالص ہونے کے لئے ہوا اور پھر بطور استعارہ زبان کی عمدگی اور آمیزش سے پاک ہونے کے لئے مستعمل ہونے لگا ہے

Marfat.com

اَفْضَتُمْ. تم منتشر ہوئے تم نے پھیلایا۔ اِفَاضَۃٌ سے جس کے معنی منتشر ہونے اور پھیلانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَفَاضَ) پ ۲ ع ۱۵

اَفْضٰی. وہ پہنچ گیا۔ بے حجابانہ مل گیا۔ اِفْضَاءٌ سے جس کے معنی فضاء میں پہنچنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ خازن لکھتے ہیں۔

"اصل لغت میں افضاء کے معنی پہنچنے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے اَفْضٰی اِلَیْہِ یعنی وہ اس کی طرف پہنچا۔ اس آیت میں افضاء سے کیا مراد ہے اس کے متعلق مفسرین کے دو قول ہیں۔ (۱) افضاء جماع سے کنایہ ہے اور یہی قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، مجاہد اور سدی کا ہے زجاج اور ابن قتیبہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی امام شافعیؒ کا مذہب ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اگر شوہر نے قبل مس (جماع) طلاق دیدی تو گو وہ خلوت کر چکا ہو نصف مہر واپس لے سکتا ہے۔

(۲) افضاء کے معنی عورت کے ساتھ خلوت کرنے کے ہیں گو اس سے جماع نہ کرے۔ کلبی نے کہا ہے کہ افضاء یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ایک لحاف میں رہے خواہ جماع کرے یا نہ کرے اسی قول کو فراء نے اختیار کیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ خلوت صحیحہ سے پورا مہر ثابت ہو جاتا ہے۔" [۱]

قاضی شوکانی نے تفسیر فتح القدیر میں ہروی سے بھی افضاء کے وہی معنی نقل کئے ہیں جو کلبی سے نقل کئے گئے [۲] حافظ ابوحیان البحر المحیط میں رقمطراز ہیں وقال عمر وعلی وناس من الصحابۃ والکلبی (عنہم اجمعین) حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے بہت سے لوگوں نے والفراء ھی الخلوۃ۔ نیز کلبی اور فراء افضاء کے معنی خلوت ہی کے بتاتے ہیں۔ [۳]

اور خود اصل لغت کے اعتبار سے بھی خلوت ہی کے معنی زیادہ قوی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں۔

"فراء کا بیان ہے کہ افضاء سے خلوت ہی مراد ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو۔ اور فراء کا بیان لغت کے بارے میں حجت ہے۔ پس جب افضاء کا لفظ خلوت کے متعلق مستعمل ہے تو آیت نے شوہر کو اس بات سے روک دیا کہ وہ خلوت اور طلاق کے بعد اپنی بیوی سے کچھ لے سکے۔ کیونکہ ارشادِ

[۱] لباب التاویل ج ۱ ص ۴۱۸ طبع مصر۔ [۲] فتح القدیر ج ۱ ص ۴۰۶ طبع مصر سنہ ۱۳۴۹ھ۔ [۳] البحر المحیط ج ۳ ص ۲۰۰ طبع مصر سنہ ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

باری وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ نے تفریق وطلاق کو بتلادیا۔ افضاء، فضاء سے ماخوذ ہے۔ فضا اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی عمارت اس جگہ کی کسی چیز کے ادراک سے مانع نہ ہو خلوت بھی اسی وجہ سے افضاء سے موسوم ہوئی کہ اس میں دلی اور دخول سے جو چیز مانع تھی وہ دور ہوگئی بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فضاء کے معنی وسعت کے ہیں اور اَفْضٰی کے یہ معنی ہوئے کہ کوئی شخص اپنے مقصد کے حصول کے لئے وسعت (آسانی) میں ہوگیا۔ اس اعتبار سے بھی خلوت کو افضاء سے موسوم کیا جاسکتا ہے کیونکہ خلوت کے ذریعہ اس کو دلی کا موقع مل گیا اور اس کی بدولت اس بارے میں اس کو آسانی حاصل ہوگئی حالانکہ خلوت سے پہلے اس چیز تک پہنچنا اس پر تنگ تھا تو اس معنی کے لحاظ سے خلوت کا نام افضاء ہوا۔[1]

احتیاط کا مقتضی بھی یہی ہے کہ افضاء سے خلوت صحیحہ ہی مراد لی جائے کیونکہ جب اس کا اطلاق باعتبار لغت جماع اور خلوت دونوں پر صحیح ہے تو ایسی صورت میں صاف ظاہر ہے کہ جماع کے معنی مراد لینے میں خلوت کے معنی پر بالکل عمل نہیں ہوسکتا۔ لیکن خلوت کے معنی لینے کی صورت میں جماع: جبا ولی داخل ہوگا۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ تَمَسُّوْهُنَّ) پ۲

اُفْعُلْ۔ تو کر۔ تو کر ڈال (فتح) فَعَلٌ جس کے معنی کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل کے معنی اصل میں موثر کی طرف سے تاثیر کے ہیں خواہ وہ عمدگی کے ساتھ ہو یا بغیر عمدگی کے علم کے ساتھ ہو یا بغیر علم کے بالقصد ہو یا بغیر قصد کے انسان کی طرف سے ہو یا حیوان اور جمادات کی طرف سے پ۲

اِفْعَلُوْا۔ تم کرو۔ تم کر ڈالو۔ فَعَلٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۷

اُفُقِ۔ کنارہ آسمان۔ آفَاقٌ جمع۔ افق اصل میں آسمان کے اس کنارہ کو کہتے ہیں جہاں زمین آسمان دونوں ملتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ نے افق اعلیٰ کے معنی مطلع آفتاب کے بیان کئے ہیں[2]۔ قتادہ اور مجاہد کا بھی یہی بیان ہے[3]۔ یہاں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو

[1] احکام القرآن ج ۲ ص ۱۴۴ طبع مصر ۱۳۴۷ھ [2] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۱۰۷ طبع مصر ۱۳۵۱ھ [3] ایضاً ص ۱۰۳۔

Marfat.com

ان کی اصلی صورت پر دیکھا تھا ۲۷ ۲۰

اِفْك ۔ جھوٹ بہتان۔ کسی شے کا اس کی اصلی جانب سے منہ پھیرنے کا نام افک ہے پس جو بات اپنی اصلی صورت سے پھر گئی اس کو افک کہیں گے۔ جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے اس لئے ان کو افک کہا گیا۔ ۲۵ ۱۹ ۲۸ ۱۱ ۲۶ ۱۲

اِفْكًا ۲۵ ۴

اُفِكَ ۔ وہ پھیرا گیا۔ (ضرب۔ سمع) اَفْكٌ سے جس کے معنی کسی شے کے اپنے اصلی رخ سے پھرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵۱ ۴۶

اِفْكِهِمْ ۔ ان کی افترا پردازی۔ ان کا جھوٹ اِفْكٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۶ ۴۳

اَفَلَ ۔ وہ غائب ہوگیا۔ غروب ہوگیا۔ (ضرب، نصر۔ سمع) اُفُوْلٌ سے جس کے معنی آفتاب، ماہتاب وغیرہ ستاروں کے چھپنے اور غروب ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۷۶

اَفَلَتْ ۔ وہ غائب ہوگئی۔ چھپ گئی۔ اُفُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب۔ عربی میں شمس (آفتاب) کو مونث بولا جاتا ہے۔ ۷۶

اَفْلَحَ ۔ وہ جیت گیا۔ وہ مراد کو پہنچا۔ اِفْلَاحٌ سے جس کے معنی کامیابی اور مقصد وری کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ فلاح کی دو قسمیں ہیں دنیوی اور اخروی۔ فلاح دنیوی ان کامیابیوں کا حصول ہے جس سے دنیوی زندگی سنور جائے یعنی مال و دولت صحت اور عزت اور اخروی فلاح چار چیزوں میں ہے۔ بقاء بلافنا۔ غنا بلافقر عزت بغیر ذلت۔ علم بغیر جہالت آیت شریفہ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى (اور جیت گیا آج جو غالب رہا) میں فلاح دنیوی کا مراد ہونا ہی زیادہ قرین قیاس ہے۔ ۲۰ ۶۴ ۸۷ ۱۲

اُفِلِيْنَ ۔ غائب ہوجانے والے۔ غروب ہوجانے والے۔ اُفُوْلٌ کی جمع جو اَفَلَ کا اسم فاعل ہے ۷۶

اَفْنَانٍ ۔ شاخیں۔ زنگا رنگ۔ علامہ محمود آلوسی سورہ رحمٰن میں اس لفظ کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ "اَفْنَان یا تو فَنٌّ کی جمع ہے یعنی نوع (قسم) کے اور اسی بنا پر عرف میں اس کا استعمال بمعنی علم کے ہوتا ہے یعنی (ذَوَاتَا اَفْنَانٍ کے معنی ہوں گے) انواع و اقسام کے درختوں

Marfat.com

اور پھلوں والے۔ یہی معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن جبیر اور ضحاک سے مروی ہیں اور اسی معنی کے اعتبار سے شاعر کا قول ہے ؎

ومن کل افنان اللذاذۃ والصبا
وفیہ بہ والعیش اخضر ناضر

اور میں ہر طرح کی لذت اور شوق میں محو رہا جبکہ زندگی خوش و خرم تھی

یا فَنَنٌ کی جمع ہے جس کے معنی پتلی اور نرم و نازک ڈال کے ہیں جیسا کہ ابن الجوزی کا بیان ہے اور کبھی محض شاخ کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ [۱]

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی شاخ ہی کے معنی نقل کئے ہیں۔ [۲] قاضی شوکانی نے مجاہد، عکرمہ اور عطیہ وغیرہم کا بھی یہی قول بیان کیا ہے۔ [۳] امام رازی نے تفسیر کبیر میں [۴] اور علامہ ابوحیان نے البحر المحیط میں تصریح کی ہے کہ یہی معنی زیادہ اولیٰ ہیں۔ ابوحیان کہتے ہیں کیونکہ اَفْعَالٌ کے وزن پر فَعْلٌ بسکون عین کی بہ نسبت فَعَلٌ کی جمع زیادہ آتی ہے اور فَنٌ کی جمع فُنُوْنٌ ہے۔ [۵] ۲۷/۱۳

اَفْوَاجًا ۔ غول کے غول۔ فوج در فوج فَوْجٌ کی جمع جس کے معنی تیز رو جماعت کے ہیں ۳۰/۲۵ ۱۰/۷۸

اَفْوَاهِكُمْ ۔ تمہارے منہ۔ اَفْوَاهٌ فَمٌ کی جمع جس کے معنی منہ کے ہیں فَمٌ کی اصل فُوْهٌ تھی ہ کو گرا کر و کو م سے بدل لیا گیا۔ افواہ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ قرآن مجید میں جہاں صرف منہ کہنے پر بات رکھی گئی ہے وہاں دروغ بیانی کی طرف اشارہ ہے اور اس طرف تنبیہ ہے کہ اعتقاد واقع کے مطابق نہیں۔ ۱۵/۸ ۱۱/۱۴

اَفْوَاهِهِمْ ۔ ان کے منہ۔ اَفْوَاهٌ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۴/۱۳ ۱۱/۸ ۱۱/۱۳ ۱۵/۱۲ ۲۳/۳ ۲۸/۹

اَفُوْزَ ۔ میں مراد پاتا ہوں یا پاؤں گا۔ (نَصَرَ) فَوْزٌ سے جس کے معنی سلامتی کے ساتھ بامراد اور کامیاب ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ۵/۴

اُفَوِّضُ ۔ میں سونپتا ہوں۔ تَفْوِیْضٌ سے جس کے

---

[۱] روح المعانی ج ۲۷ ص ۱۰۱ طبع منیریہ مصر۔ [۲] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۱۴۱۔ طبع مصر ۱۳۵۱ھ [۳] ایضاً ص ۱۳۷
[۴] تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۹ طبع مصر ۱۳۲۳ھ۔ [۵] البحر المحیط ج ۵ ص ۱۹۶ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

معنی سونپنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۴ ب ۱۳

اَفْئِدَۃ ۔ دل۔ فُؤَادٌ کی جمع جس کے معنی دل کے ہیں۔ ۱۳ ب ۱۴ ب ۱۵ ب ۱۳ ب ۱۳ ب ۲۹ ب ۳۰

اَفْئِدَتَھُمْ ۔ ان کے دل۔ اَفْئِدَۃ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳ ب ۱۹ ب ۲۶

اَفِیْضُوْا ۔ تم بہاؤ۔ تم پھیرو۔ اِفَاضَۃٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو افاض) ۲ ب ۱۲

فصل القاف

اَقَامَ ۔ اس نے قائم کیا۔ اس نے درست کیا۔ اِقَامَۃٌ سے جس کے معنی ٹھیرنے اور درست کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ کسی جگہ پر اقامت کرنے کے معنی وہاں ٹھیرنے اور قیام کرنے کے ہیں اور کسی شئے کی اقامت کے معنی اس کو درست رکھنے قائم کرنے اور اس کے حقوق کی بجا آوری کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے یا اس کی تعریف کی گئی ہے اِقَامَۃٌ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس میں اس طرف متنبہ کرنا مقصود ہے کہ نماز پڑھنے کا مقصد محض اس کی ظاہری ہیئت کا ادا کرنا ہی نہیں بلکہ اس کی شرائط کا پورا کرنا ہے ۱ ب ۲

اِقَامَۃ ۔ قائم رکھنا۔ یہ دراصل بابِ افعال کا مصدر اِقْوَمَۃٌ تھا تخفیف کے لئے ت کو آخر سے حذف کر دیا ۶ ب ۱۱

اِقَامَتِکُمْ ۔ تمہارا قیام کرنا۔ تمہارا فروکش ہونا۔ اِقَامَۃ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۲ ب ۱۲

اَقَامُوْا ۔ انہوں نے درست کیا۔ انہوں نے قائم رکھا۔ انہوں نے حقوق کو پورا کیا۔ اِقَامَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲ ب ۶ ب ۱۱ ب ۹ ب ۱۰ ب ۱۴ ب ۱۲ ب ۱۵ و ۱۶ ب ۲۲ ب ۵ ب ۲۵

اَقَامَکَ ۔ اس کو سیدھا کر دیا۔ کھڑا کر دیا۔ اَقَامَ اِقَامَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۶ ب ۔

اَقَاوِیْلِ ۔ باتیں۔ یہ اَقْوَالٌ کی جمع ہے اور اَقْوَالٌ قَوْلٌ کی جس کے معنی بات کے ہیں۔ ۲۹ ب ۵

اَقْبَرَہٗ ۔ اس کو قبر میں رکھوایا۔ اَقْبَرَ اِقْبَارٌ سے جس کے معنی قبر میں رکھنے اور رکھوانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۳۰ ب ۵

اَقْبِلْ ۔ تو آگے آ۔ تو متوجہ ہو۔ اِقْبَالٌ سے جس کے معنی

Marfat.com

آگے آنے متوجہ ہونے اور رخ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۲

اَقْبَلَ۔ اس نے رخ کیا۔ وہ متوجہ ہوا۔ اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲ ع۳ پ۲۹ ع۳

اَقْبَلَتْ۔ وہ سامنے آئی۔ وہ متوجہ ہوئی۔ اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۲۶ ع۱۹

اَقْبَلْنَا۔ ہم نے رخ کیا۔ ہم آگے آئے۔ اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۱۳ ع۴

اَقْبَلُوْا۔ انہوں نے رخ کیا۔ وہ متوجہ ہوئے اِقْبَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۳ ع۴

اُقِّتَتْ۔ اس کا وقت مقرر کیا گیا۔ تَوْقِیْتٌ سے جس کے معنی وقت مقرر کرنے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اُقِّتَتْ اصل میں وُقِّتَتْ تھا واو مضموم کو ہمزہ سے بدل لیا کیونکہ ہر وہ واو جو مضموم ہو اور اس کا ضمہ لازم ہو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ پ۲۹ ع۱

اِقْتَتَلَ اس نے قتال کیا۔ اس نے جنگ کی۔ اِقْتِتَالٌ سے جس کے معنی آپس میں جنگ و قتال کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲

اِقْتَتَلُوْا۔ انہوں نے قتال کیا۔ وہ آپس میں لڑے اِقْتِتَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۲ ع۱۳

اِقْتَحَمَ۔ وہ آپڑا۔ وہ گھس پڑا۔ اِقْتِحَامٌ سے جس کے معنی بے دیکھے بھالے اپنے آپ کو کسی شے میں جھونک دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۳۰

اِقْتَدِهْ۔ تو اس کی پیروی کر۔ اس کی اقتدا کر۔ اِقْتِدَاءٌ سے جس کے معنی پیروی کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہ ضمیر واحد مؤنث غائب پ۷ ع۱۱

اِقْتَرِبْ۔ تو نزدیک ہو۔ اِقْتِرَابٌ سے جس کے معنی نزدیک ہونے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۷ ع۲۱

اِقْتَرَبَ۔ وہ نزدیک ہوا۔ وہ قریب ہوا۔ اِقْتِرَابٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۹ ع۱۲ پ۱۷ ع۱

اِقْتَرَبَتْ۔ وہ پاس آلگی۔ وہ نزدیک ہوگئی۔ اِقْتِرَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۲۷

اِقْتَرَفْتُمُوْهَا۔ تم نے اس کو کمایا۔ اِقْتِرَافٌ سے جس کے معنی کمانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہ دراصل اِقْتَرَفْتُمْ ہی ہے۔ واو اشباع کا ہے اور ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔

Marfat.com

اصل میں اِقْتِرَافٌ کے معنی رخت کا چھلکا اتارنے یا زخم پر سے کھال اتارنے کے ہیں پھر بطور استعارہ اس کا استعمال کسی چیز کے کمانے کے معنی میں ہونے لگا۔ خواہ وہ چیز اچھی ہو یا بری لیکن برائی کے کمانے میں استعمال زیادہ ہے۔ ۱۰

اَقْتُلُ ۔ میں قتل کروں گا۔ میں مار ڈالوں گا۔ (نصر) قَتْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ قتل کے معنی اصل میں جسم سے روح کے زائل کرنے کے ہیں۔ جس طرح کہ موت میں ہوتا ہے۔ قتل اور موت میں فرق یہ ہے کہ اگر اس فعل کے انجام دینے والا کا اعتبار کیا جائیگا تو اس کو قتل کہا جائیگا۔ اور اگر صرف زندگی کے ختم ہونے کا اعتبار کیا جائے گا تو وہ موت کہلائے گی۔ ۱۳

اَقْتُلُكَ ۔ میں تجھے قتل کروں۔ مار ڈالوں۔ اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ ۱۰

اَقْتُلَنَّكَ ۔ میں تجھ کو ضرور مار ڈالوں گا اَقْتُلَنَّ قَتْلٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۰

اُقْتُلُوْا تم قتل کرو۔ تم مار ڈالو۔ قَتْلٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰ ۵ ۱۲ ۱۲

اُقْتُلُوْهُ ۔ اس کو مار ڈالو۔ اس کو قتل کردو۔ اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲۰ ۱۵

اُقْتُلُوْهُمْ ۔ ان کو مار ڈالو۔ ان کو قتل کردو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۵

اَقْدَام ۔ قدم۔ پاؤں۔ اس کا واحد قَدَمٌ ہے جس کے معنی پاؤں کے ہیں۔ ۹ ۲۷

اَقْدَامَكُمْ ۔ تمہارے پاؤں۔ اَقْدَام مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۶

اَقْدَامَنَا ۔ ہمارے پاؤں۔ اَقْدَام مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۲۷ ۱۲۶

اَقْدَمُوْنَ زیادہ آگے لو پہلے لوگ۔ اَقْدَمُ کی جمع جس کے معنی زیادہ آگے کے ہیں اَقْدَمُ قَدْمٌ سے جس کے معنی آگے ہونے اور سبقت کرنے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہے ۱۰

اِقْذِفِيْهِ تو اس کو ڈال دے (ضرب) اِقْذِفْ قَذْفٌ سے جس کے معنی دور پھینکنے اور ڈال دینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۱۱

Marfat.com

اِقْرَءْ - تو پڑھ۔ (فَتَحَ، نَصَرَ) قِرَاءَۃٌ سے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۳۰ ع۱۵ ۲۱

اَقْرَبُ - زیادہ نزدیک۔ زیادہ قریب۔ قُرْبٌ سے جس کے معنی نزدیک ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ قرب اور بعد دو متقابل صفتیں ہیں۔ قرب کا استعمال قرآن مجید میں کہیں باعتبار مکان کے ہوا ہے اور کہیں باعتبار زمان کے کہیں باعتبار نسب کے قریب ہونا مراد ہے اور کہیں باعتبار درجہ کے کسی جگہ باعتبار رعایت وحفاظت کے قرب کا ذکر ہے اور کسی مقام پر باعتبار قدرت کے بندے سے اللہ کے قریب ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل و رحمت سے متوجہ ہے۔ پ۱ ع۱۸ پ۳ ع۱۲ پ۶ ع۱۲ پ۱۵ ع۱۹ پ۶ ع۱ پ۶ ع۱۶ پ۶ ع۱۹ پ۲۷ ع۱۲

اَقْرَبُوْنَ - قریبی قرابت والے۔ قریب کے رشتہ دار اَقْرَبٌ کی جمع۔ یہاں قرب سے قرب نسب و نسبت مراد ہے۔ حالت رفعی میں اس کی جمع اَقْرَبُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں اَقْرَبِیْنَ آتی ہے۔ پ۲ ع۱۲ پ۵ ع۲

اَقْرَبُهُمْ - ان میں سب سے نزدیک۔ اَقْرَبُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۶ ع۱۵

اَقْرَبِیْنَ - قریبی قرابت والے۔ قریب کے رشتہ دار۔ (ملاحظہ ہو اَقْرَبُوْنَ) پ۲ ع۱۲ پ۵ ع۲ ۱۵

اَقْرَرْتُمْ - تم نے اقرار کیا۔ اِقْرَارٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو ثابت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اقرار کبھی صرف دل سے ہوتا ہے اور کبھی صرف زبان سے اور کبھی دونوں سے۔ توحید اور ایمانیات میں صرف زبان سے اقرار کر لینا کافی نہیں بلکہ دل اور زبان دونوں کا اقرار ضروری ہے۔ پ۱ ع۱۲

اَقْرَرْنَا - ہم نے اقرار کیا۔ اِقْرَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۳ ع۱۷

اَقْرَضْتُمْ - تم نے قرض دیا۔ اِقْرَاضٌ سے جس کے معنی قرض دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲۷ ع۱۲

اَقْرَضُوْا - انہوں نے قرض دیا۔ اِقْرَاضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۲۷ ع۱۸

اَقْرِضُوْا - تم قرض دو۔ اِقْرَاضٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۲۹ ع۱۴

اِقْرَءُوْا - تم پڑھو۔ تم پڑھ لیا کرو۔ (فَتَحَ، نَصَرَ) قِرَاءَۃٌ سے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲۹ ع۱۵ و ۱۲

Marfat.com

اَقْسَطُ - پورا انصاف والا۔ زیادہ انصاف والا۔ یہ فعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ علامہ ابوحیان اندلسی البحر المحیط میں لکھتے ہیں۔

"بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں شذوذ ہے کیونکہ یہ ثلاثی سے اَفْعَلُ کے وزن پر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے اَقْسَطَ الرَّجُلُ یعنی اس مرد نے انصاف کیا۔ قرآن مجید میں وَاَقْسِطُوْا (اور تم انصاف کرو) اسی باب سے وارد ہے۔ چنانچہ اس شذوذ سے نکالنے کے لئے اَقْسَطُ کو قَاسِطٌ سے بطریق نسبت بمعنی ذِیْ قِسْطٍ (انصاف والے) مانوذ بتاتے ہیں۔ زمخشری نے بھی کہا ہے۔ ابن عطیہ کا بیان ہے کہ اس کو دیکھنا چاہئے کہ جس طرح اَکْرَمَ کَرُمَ سے آتا ہے اسی طرح کیا یہ بھی قَسُطَ بضم عین سے ہے یا نہیں۔ اس کو قَسِطَ بالکسر سے بھی جس کے معنی عدل کے ہیں بیان کیا گیا ہے لیکن قِسْطٌ ایسا مصدر ہے جس سے کوئی فعل مشتق نہیں ہوا اور نہ اِقْسَاطٌ بھی نہیں ہے کیونکہ افعل التفضیل اِفْعَالٌ سے نہیں آتا۔ زمخشری نے کہا ہے کہ اگر تم دیافت کرو کہ اَقْسَطُ اور اَقْوَمُ کس فعل سے افعل التفضیل بنے ہیں تو میں کہوں گا کہ سیبویہ کے مذہب پر اَقْسَطُ اور اَقَامَ سے ان کی بنا جائز ہے اسی پر سیبویہ کی کوئی تصریح موجود نہیں ہاں بذریعہ استدلال یہ چیز اخذ کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ سیبویہ نے اپنی کتاب کے اول میں یہ تصریح کی ہے کہ اَفْعَلُ فعل تعجب کا صیغہ فَعَلَ یَفْعُلُ فَعِلَ یَفْعَلُ اور اَفْعَلُ ان سب سے آتا ہے۔ پس اس سے یہی ظاہر ہے کہ اَفْعَلُ جو تعجب کے لئے آتا ہے وہ اَفْعَلُ سے بھی بنتا ہے اور نحویوں کی یہ تصریح ہے کہ جس فعل سے اَفْعَلُ صیغہ تعجب بنتا ہے اس سے افعل التفضیل کا صیغہ بھی بنتا ہے پس جس فعل سے تعجب کا صیغہ قیاسی ہوگا تفضیل کا صیغہ بھی قیاسی ہوگا۔ اور جس سے تعجب کا صیغہ شاذ ہوگا تفضیل کا بھی یہی شاذ ہوگا اور اَفْعَلُ سے تعجب کا صیغہ بننے میں بھی نحویوں کے تین مذہب ہیں بعض مطلق جائز کہتے ہیں بعض بالکل ممنوع اور بعض اس میں تفریق کرتے ہیں کہ اگر ہمزہ اِفْعَالٌ نقل کے لئے ہے تب تو اس سے تعجب کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں بن سکتا۔ اور اگر نقل کے لئے نہ ہو تو اس سے تعجب کا صیغہ بن سکتا ہے۔ زمخشری کے خیال میں سیبویہ کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ سیبویہ کے اَفْعَلُ کہنے سے مراد ان کے نزدیک اَفْعَلُ کا وہ باب ہے جس کی ہمزہ نقل کے لئے نہ ہو۔ اور جو لوگ اس کو مطلقاً ممنوع

Marfat.com

کہتے ہیں وہ سیبویہ کے قول واضح ہیں افعل کو امر کا صیغہ بتاتے ہیں یعنی یہ کہ سیبویہ کے قول میں فعل تعجب اَفْعِلْ کے وزن پر ہے جس کا صیغہ فَعَلَ۔ فَعُلَ۔ فَعِلَ۔ اور اَفْعَلَ سب سے آتا ہے۔ کتب نحو میں ان تمام مذاہب کے دلائل پورے طور پر مذکور ہیں۔ رہا یہ کہ اَقْسَطَ کس فعل سے مانا جائے تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس کو قَسَطَ ثلاثی سے جو بمعنی عدل (اس نے انصاف کیا) ہے افعل التفضیل کا صیغہ سمجھا جائے۔ ابن السید نے الاقتضاب میں تصریح کی ہے کہ ابن السکیت نے کتاب الاضداد میں ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ قَسَطَ کے معنی ہیں اس نے ظلم کیا اور اس نے انصاف کیا اور اَقْسَطَ بالالف کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس نے انصاف کیا۔ اور ابن القطاع نے کہا کہ قَسَطَ قُسُوْطًا و قَسْطًا کے دونوں معنی آتے ہیں ظلم کرنے کے بھی اور انصاف کرنے کے بھی یہ اضداد میں سے ہے پس اس صورت میں یہ شاذ نہیں ہوگا اور اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہ کے معنی اللہ کے حکم میں زیادہ انصاف والے کے ہوں گے[1] ہ ب ہ

اَقْسِطُوْا ۔ تم انصاف کرو۔ اِقْسَاطٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِقْسَاطٌ کے معنی اصل میں حق دار کا حصہ حق دار کو دینے کے ہیں اور چونکہ انصاف اسی چیز کا نام ہے اس لئے اس کے معنی انصاف کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ ۱۲ ہ

اُقْسِمُ ۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ اِقْسَامٌ سے جس کے معنی قسم کھانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ دراصل قَسَامَۃٌ سے ماخوذ ہے۔ قسامت وہ قسمیں ہیں جو اولیاءِ مقتول پر تقسیم کی جاتی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں (۱) اپنی ذاتِ مقدسہ کی۔ (۲) اپنے افعالِ حکیمانہ کی (۳) اپنی مخلوق کی مخالفین جو قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ نے قسمیں کیوں کھائیں۔ یہ اعتراض طرح طرح کی رنگ آمیزیوں کے ساتھ مختلف طور پر دہرایا جاتا رہتا ہے۔ لیکن قسم کی حقیقت اور اس کی تاریخ پر ذرا غور و فکر کی زحمت گوارا کی جاتی تو یہ عقدہ خود بخود حل ہو جاتا۔

اصل میں قسم کا استعمال ابتداءً اس طرح شروع

[1] البحر المحیط تفسیر سورہ بقرہ ج ۲ ص ۳۵۱ و ۳۵۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

ہوا کہ جب کوئی اہم واقعہ بیان کیا جاتا تو اس کی صحت اور تصدیق کے لئے کسی شخص کی گواہی پیش کیجاتی یہی طریقہ جب بڑھنے لگا تو انسان کے علاوہ حیوانات اور جمادات کی شہادت بھی معرض ثبوت میں آنے لگی۔ مثلاً ہم خود اپنی زبان میں کہتے ہیں در و دیوار اس بات پر شاہد ہیں۔ آسمان زمین اس امر پر گواہ ہیں، اس نے جنگ میں جس جانبازی کے جوہر دکھائے میدانِ جنگ اس کی گواہی دے سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اس قسم کی شہادتوں کے پیش کرنے سے اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ چیزیں زبانِ حال سے اس کی شاہد ہیں یعنی اگر ان میں خدا بھی بولنے کی طاقت ہوتی تو ضرور کہہ اٹھتیں کہ ہاں یہ واقعہ سچ ہے یہی طریقہ آگے چل کر قسم کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ چنانچہ خود قرآن مجید میں شہادت کا لفظ قسم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سورۂ منفقون میں ارشاد ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً (منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بیشک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تو اس کا رسول ہے لیکن خدا شہادت دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے) آیت مذکورہ میں منافقین کے الفاظ میں قسم کا کوئی لفظ مذکور نہیں صرف شہادت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید نے اسی شہادت کو قسم قرار دیا ہے اسی کا اثر ہے کہ آج بھی ہم اپنی زبان میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں، اللہ جانتا ہے، خدا گواہ ہے، خدا شاہد ہے، عربی زبان نے جب وسعت اختیار کی تو بعض حروف قسم کے ساتھ خاص ہو گئے جیسے واو، ب، ت۔ واللہ، باللہ، تاللہ۔ کہیں صاف لفظ قسم ہوتا ہے اور کبھی لا کے ساتھ آتا ہے لَآ اُقْسِمُ اور کبھی جملہ پر لام وا کر قسم کھائی جاتی ہے جیسے لَعَمْرُكَ اب قسم کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے ایک یہ کہ جب کوئی چیز بیان کی جائے تو اس کے ثبوت پر کوئی شہادت پیش کی جائے خواہ وہ شہادت ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی، بزبانِ حال ہو یا بزبان قال۔ دوسرے

Marfat.com

یہ کہ کسی چیز کی توثیق و اثبات کے لئے کسی عظیم الشان شئے یا کسی عزیز چیز کی قسم کھائی جائے۔ یہ دوسرے معنی قسم کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی ہیں جو بعد میں چل کر پیدا ہو گئے۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے قسم کا لفظ آیا ہے پہلے معنی کے لحاظ سے آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت کثرت سے شمس و قمر لیل و نہار، ابر و باد، کوہ و صحرا، چرند پرند۔ دریا اور سمندر غرض جا بجا تمام مظاہر قدرت کی نسبت آیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی نشانی کے ہیں۔ جن چیزوں کو اکثر مواقع پر آیات کے لفظ سے تعبیر کیا ہے انہی کی جا بجا قسم بھی کھائی ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود اور عظمت و شان پر شہادت دے رہی ہیں اور اس کی قدرت پر گواہ ہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ قسم، یمین، حلف عام لوگ ان تینوں کو ہم معنی خیال کرتے ہیں جن کی بنا پر بڑی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ان سب الفاظ کے مفہوم اور معانی بالکل جدا جدا ہیں۔ قسم کے معنی ہیں کسی چیز کی صحت اور تصدیق کے لئے گواہی پیش کرنا۔

قرآن مجید میں جو قسمیں مذکور ہیں ان سب کے یہی معنی ہیں کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے وہ خدا کے وجود پر اس کی قدرت و شان پر اس کی عظمت و اقتدار پر شہادت دے رہی ہے۔ سورۂ فجر میں ارشاد ہے وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ (فجر، دس راتیں، جفت اور طاق، اور رات جب چلنے پر ہو، ان باتوں میں صاحب عقل کے لئے قسم ہے) یعنی یہ سب چیزیں عقلمند کے نزدیک خدا کے وجود اور اس کی قدرت پر زبان حال سے گواہی دے رہی ہیں۔ یمین کے معنی ہاتھ کے ہیں یہ لفظ عموماً معاہدات کی توثیق کے لئے استعمال ہوتا ہے گویا دوسرے معاہد کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے۔ راغب اصفہانی رقمطراز ہیں۔

والیمین فی الحلف	معاہدہ کرنے والا اور حلیف
مستعار فی الید	جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ
اعتبارا بما یفعله	مارتا ہے۔ یمین حلف کے
المعاهد والحالف	معنی میں اسی فعل سے مستعار
غیرہ۔	لیا گیا ہے۔

(مفردات راغب ج ۲ ص ۲۸۶ بر حاشیہ نہایہ طبع مصر)

Marfat.com

یمین کا لفظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی زبان سے کہیں مستعمل نہیں ہوا۔

حلف کا لفظ ان دونوں لفظوں سے زیادہ وسیع ہے لیکن اس کے مفہوم میں ذلت اور ذلت شامل ہے اور اس کا استعمال بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کہ آج کل عوام قسمیں کھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں حلاف کے لئے مہین (قابل اعتماد) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (اور تو کہا نہ مان ہر قسمیں کھانے والے بیقدر کا) یہ لفظ جہاں آیا ہے منافقین کی زبان سے آیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اپنے لئے کہیں استعمال نہیں کیا۔

علامہ ابن القیم نے التبیان فی اقسام القرآن اور علامہ حمید الدین فراہی نے امعان فی اقسام القرآن خاص اسی موضوع پر تالیف کی ہیں جن میں اقسام قرآن پر سیر حاصل بحث ہے۔

جمہور مفسرین کے نزدیک لَآ اُقْسِمُ میں لَا تاکید کے لئے ہے۔ ۲۷ ۱۹ ۲۹ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۵

اَقْسَمْتُمْ تم نے قسم کھائی اِقْسَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہاں قسم کا استعمال اس کے دوسرے معنی میں ہے۔ شہادت پیش کرنے میں نہیں ۱۴ ۱۹

اَقْسَمُوْا انہوں نے قسمیں کھائیں۔ اِقْسَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب یہاں بھی قسم کا استعمال دوسرے معنی کے اعتبار سے ہے۔ ۱۲ ۱۴ ۱۹ ۱۱ ۱۳ ۱۲ ۱۴ ۲۹ ۲۔

اِقْصِدْ تو اعتدال اختیار کر (ضَرَبَ) قَصْدٌ سے جس کے معنی سیدھی راہ ہونے اور میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۱

اُقْصُصْ تو بیان کر (نَصَرَ) قَصَصٌ سے جس کے معنی بیان کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۷

اَقْصٰى بہت بعید۔ زیادہ دور۔ قَصَاءٌ سے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ مسجد اقصیٰ کو باعتبار عرب مخاطبین کے اقصیٰ کہا گیا ہے ۱۵ ۲۰ ۱۱

اِقْضِ تو کر گزر۔ تو فیصلہ کرلے۔ (ضَرَبَ) قَضَاءٌ سے جس کے معنی فصل امر یعنی معاملہ فیصل کرنے کے ہیں خواہ بذریعہ قول ہو یا فعل۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ قضا قولی اور فعلی دونوں کی دو دو قسمیں ہیں

Marfat.com

الٰہی اور بشری۔ بذریعہ قول قضاء الٰہی کی مثال ہے آیت شریفہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو) یہ قضا بذریعہ حکم ہے۔ اور بذریعہ فعل قضاء الٰہی کی مثال وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ (اور اللہ فیصلہ کرتا ہے انصاف سے) ہے۔ قضاء بشری بذریعہ قول حاکم کا فیصلہ کرنا ہے اور قضاء بشری بذریعہ فعل کی مثال ہے آیت شریفہ۔ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا (جب زید فیصلہ کر چکا اس عورت سے اپنی غرض کا) اور فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ (سو تو کر گزر جو تجھ کو کرنا ہے) میں بشری قضاء کی دونوں صورتیں بن سکتی ہیں فعلی بھی اور قولی بھی۔ ۲۶/۱۲

اِقْضُوْا۔ تم کر گزرو۔ تم فیصلہ کر لو۔ قَضَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۱/۱۳

اَقْطَارِ۔ کنارے۔ قُطْرٌ کی جمع۔ جس کے معنی جانب اور طرف کے ہیں۔ ۲۷/۱۲

اَقْطَارِهَا۔ اس کے کنارے اَقْطَارِ مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۱۸/۱۳

اُقْطِعَنَّ۔ میں ضرور کاٹوں گا۔ تَقْطِيْعٌ سے جس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم۔ اصل میں قطع کا لفظ ہر قسم کی چیز کے جدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ ارادی ہو یا غیر ارادی۔ ۳۱/۱۲

اِقْطَعُوْا۔ تم کاٹ ڈالو۔ (فتح) قَطْعٌ سے جس کے معنی جدا کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۶/۱۲

اَقْعُدَنَّ۔ میں ضرور بیٹھوں گا۔ (نصر) قُعُوْدٌ سے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۶/۷

اُقْعُدُوْا۔ تم بیٹھو۔ قُعُوْدٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰/۹ و ۱۳/۱۰ و ۱۶/۱۲

اَقْفَالُهَا۔ اس کے قفل۔ اس کے تالے۔ اَقْفَالٌ قُفْلٌ کی جمع جس کے معنی تالے کے ہیں مضاف ہٗ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۲۴/۴۷

اَقُلْ۔ میں نے کہا۔ (ضرب) قَوْلٌ سے جس کے معنی بولنے اور کہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم اَقُلْ اصل میں اَقْوُلُ تھا۔ حرف جازم لَمْ کے آنے سے اجتماع ساکنین کے باعث واو گر گیا اور مضارع ماضی منفی کے معنی دینے لگا۔ ۱۱/۲ و ۳۱/۵

Marfat.com

۱۵/۱۲ ۱۷/۱ ۲۹/۲

اَقَلّ۔ زیادہ کم۔ قِلَّۃٌ سے جس کے معنی کم ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ قلت وکثرت کا استعمال بیشتر اعداد وشمار میں ہوتا ہے۔ ۱۵/۱۷ ۲۹/۱۲

اَقْلَامٌ۔ قلمیں۔ قَلَمٌ کی جمع ہے۔ قَلَمٌ کے اصل معنی ہیں کسی سخت چیز مثلاً ناخن۔ نیزہ کی پور وغیرہ کا کاٹنا۔ اور اس کٹی ہوئی چیز یعنی مقلوم کو قلم کہا جاتا ہے۔ جس طرح منقوض کو نقض بولتے ہیں قَلَمٌ کا لفظ لکھنے کے قلم اور جوے کے تیر کے معنی میں مخصوص ہے۔ یہاں قلم کے معنی ہی مراد ہیں۔ ۳۱/۱۲

اَقْلَامَهُمْ۔ اپنے قلم۔ ان کے قلم۔ اَقْلَامٌ قَلَمٌ کی جمع مضاف ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ یہاں قلم سے دونوں معنی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ قرعہ اندازی کے تیر بھی اور لکھنے کے قلم بھی۔ چنانچہ عبد بن حمید نے مجاہد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ یہ وہی قلم تھے جن سے وہ لوگ تورات کی کتابت کرتے تھے۔ اور ان دونوں نے عطاء سے نقل کیا ہے کہ وہ ان کو قرعہ اندازی کے تیر بتاتے تھے۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت مریم علیہا السلام کو مسجد میں لاکر رکھا گیا تو اہل مسجد نے جو وحی کی کتابت کرتے تھے ان کی کفالت کے بارے میں اپنے قلموں سے قرعہ اندازی کی۔ یہی دونوں بزرگ عکرمہ اور ربیع سے ناقل ہیں کہ جب ان دونوں نے اپنے قلم پانی میں ڈالے تو سب کے قلم پانی کی رو میں بہ گئے اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم الٹی طرف چڑھتا رہا۔ لہٰذا حضرت زکریا ان کے کفیل ہو گئے۔ [1] ۴۴/۳

اَقَلَّتْ۔ اس نے کم سمجھا۔ اس نے اٹھانے میں ہلکا پایا۔ اِقْلَالٌ سے جس کے معنی قلیل پانے اور ہلکا سمجھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب کسی چیز کو ہلکا سمجھنا محض حکمی ہوتا ہے اور کبھی اس کی قوت کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ یہاں پر ہلکا سمجھنا بلحاظ قوت ہے یعنی اٹھانے میں ہلکا پانا مراد ہے۔ ۵/۱۲

اَقْلِعِیْ۔ تو تھم جا۔ اِقْلَاعٌ سے جس کے معنی تھم جانے اور رک جانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ۴۴/۱۱

[1] ان سب روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح القدیر للشوکانی ج ۱ ص ۳۰۹ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

اَقِمْ ۔ تو راست کر۔ سیدھا کر۔ قائم رکھ۔ اِقَامَۃٌ سے جس کے معنی سیدھا کرنے اور قائم رکھنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اقام) پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۰ پ ۱۶ ع ۱ و ۷ و ۸ و ۱۱ پ ۲۱

اَقَمْتَ ۔ تو نے قائم کی۔ تو نے درست کی۔ اِقَامَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۲

اَقَمْتُمْ ۔ تم نے قائم کیا۔ تم نے سیدھا کیا۔ اِقَامَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۶

اَقِمْنَ ۔ تم قائم کرو، تم درست کرو۔ اِقَامَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر پ ۲۲

اُقْنُتِیْ ۔ تو بندگی کر (نصر) قُنُوْتٌ سے جس کے معنی خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت میں لگے رہنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مونث حاضر پ ۲۲

اَقْنٰی ۔ اس نے خزانہ دیا۔ اس نے فقیر بنایا۔ اِقْنَاءٌ سے جس کے معنی قُنْیَۃٌ (ذخیرہ کیا ہوا مال و خزانہ جو باقی رہ سکے) دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد واحد مذکر غائب۔ عام طور سے اقنی کے معنی

یہی بیان کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ قطراز ہیں وعلی ھذا یدور کلام کثیر من المفسرین منھم ابو صالح وابن جریر وغیرھما۔ ابو صالح ابن جریر وغیرہ کا کلام اس معنی میں دائر ہے۔ لیکن ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَقْنٰی کے معنی اَرْضٰی (اس نے راضی کیا) کے نقل کئے ہیں[1] علامہ محمود آلوسی کی تصریح ہے کہ یہ معنی قنیہ سے مجازاً لئے گئے ہیں[2]۔ راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ اس معنی کی حقیقت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے رضا و طاعت کا سرمایہ کر دیا۔ مجاہد قتادہ اور حسن بصری نے اَقْنٰی کے معنی اَخْدَمَ کے کئے ہیں یعنی اس نے خادم عطا فرمایا[3] مگر یاد رہے کہ یہ دونوں معانی پہلے ہی معنی میں داخل ہیں کیونکہ وہ اپنی عمومیت کے اعتبار سے دونوں پر مشتمل ہے اور یہ دونوں اس کے صرف دو افراد کی تعیین کر رہے ہیں اِقْنَاءٌ کے معنی اس مال کے دینے کے ہیں جو باقی رہ سکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس مال کو

[1] فتح القدیر للشوکانی ج ۵ ص ۱۱۵ [2] روح المعانی ج ۲۷ ص ۵۷
[3] تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۲۳۸ طبع مصر برحاشیہ فتح البیان

Marfat.com

غیلادی یعنی رضا، وطاعت کے سرایہ کی شکل میں متعین کرے ہے اور حضرات ثلاثہ اس کی مادی شکل میں بصورتِ خادم تعیین کرتے ہیں۔

ابن زید، ابنِ کیسان اور اخفش اَقنٰی کے معنی اَفقَرَ کے کرتے ہیں یعنی اس نے کسی کو فقیر بنایا۔ شوکانی کا بیان ہے کہ ابن جریر بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔[1] اگرچہ ابنِ کثیر کی رائے میں یہ معنی لغظ کے اعتبار سے بعید ہیں۔[2] لیکن یاد رہے کہ باب افعال کی ہمزہ سلبِ ماخذ کے لئے بھی آتی ہے جیسے اَشفٰی اور اَشکٰی سلبِ شفاء و سلبِ شکایت کے معنی میں بھی مستعمل ہیں اور اسی اعتبار سے اگر اَقنٰی کا بھی سلبِ قنیہ یعنی فقیر بنا دینے میں استعمال ہو تو کیا بعید ہے بلکہ یہ معنی یہاں سیاقِ آیات کے بھی مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ متقابل چیزوں کا ذکر چلا آرہا ہے۔

اَقْوَاتَهَا۔ اس کی خوراکیں۔ اَقوَاتٌ قُوتٌ کی جمع قوت اس خوراک کو کہتے ہیں جس سے سدِ رمق ہو سکے اَقوَاتَ مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ مضاف الیہ۔

اَقُوْلُ۔ میں کہتا ہوں۔ میں کہوں۔ میں کہوں گا۔ قَوْلٌ سے جس کے معنی بولنے اور کہنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔

اَقْوَمُ۔ بہت درست رکھنے والا۔ سب سے سیدھا قِیَامٌ سے جس کے معنی راست ہونے اور اعتدال پر رہنے کے بھی آتے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ بعض لوگوں نے اس کو اِقَامَۃٌ سے افعل التفضیل بتایا ہے لیکن اس صورت میں پھر وہی شذوذ کی بحث پیدا ہو جاتی ہے جس کی تفصیل اَقسَط کی بحث میں گزر چکی ہے۔ ہاں جیسا کہ زمخشری نے تصریح کی ہے اس کو قَوِیْمٌ (درست) سے باعتبارِ نسبت کے یعنی زیادہ درست و زیادہ سیدھے کے لے سکتے ہیں۔[3]

اَقِیْمُوْا۔ تم قائم کرو۔ تم درست رکھو۔ اِقَامَۃٌ سے جس کے معنی ٹھیرنے قائم کرنے اور درست رکھنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَقَامَ)

[1] دیکھو فتح القدیر ج ۵ ص ۱۱۳۔ [2] تفسیر ابن کثیر ص ۳۲۸ و ۳۲۹۔ [3] کشاف ج ۱ ص ۱۴۱ طبع مصر ۱۳۵۴ھ

پ ۱۱ ع ۲ پ ۲۸ ع ۱۴ پ ۲۹

فصل الکاف

آکُ - میں ہوں (نَصَرَ کَوْنٌ سے جس کے معنی ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم اَکُوْنُ اصل میں اَکْوُنُ تھا۔ ضمہ کے آجانے سے اجتماع ساکنین کے باعث واو گر گیا۔ پ ۱۶

اَکَابِرَ - بہت بڑے۔ اَکْبَرُ کی جمع پ ۹

اَکَادُ - میں چاہتا ہوں (سَمِعَ) کَوْدٌ سے جس کے معنی قریب کرنے اور کبھی چاہنے اور ارادہ رکھنے کے بھی آتے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے جو تنہا استعمال نہیں ہوتے بلکہ کسی دوسرے فعل کے ساتھ مل کر آتے ہیں اگر اس پر حرف نفی نہ ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ فعل قریب تھا کہ واقع ہو جائے لیکن نہ ہو سکا اور اگر حرفِ نفی ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ فعل واقع تو ہو گیا مگر قریب تھا کہ واقع نہ ہو سکے۔ یہاں اَکَادَ کا استعمال چاہنے اور ارادہ کرنے کے معنی میں ہوا ہے پ ۱۶

اَکَّالُوْنَ - بڑے کھانے والے۔ اَکَّالٌ کی جمع جس کے معنی بڑے کھانے والے کے ہیں۔ اَکَّالٌ اَکْلٌ سے جس کے معنی کھانے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہے۔ پ ۳۰

اَکْبَرُ - زیادہ بڑا۔ کِبَرٌ سے جس کے معنی بڑے ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ صغر و کبر اسماء متضائفہ میں سے ہیں جن میں سے ہر ایک کا استعمال دوسری شے کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ پس ایک ہی چیز ایک شے کے اعتبار سے اصغر بھی ہو سکتی ہے اور دوسری کے لحاظ سے اکبر بھی کہی جا سکتی ہے۔ اعداد کی طرح یہ دونوں لفظ بھی کیتِ متصلہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ پ ۱۱ ع ۴ پ ۱۲ ع ۴ پ ۱۳ ع ۸ پ ۱۵ ع ۱۰ پ ۱۱ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۵ پ ۱۶ ع ۱ پ ۱۸ ع ۱۵ پ ۲۰ ع ۱۴ پ ۲۲ ع ۱۱ پ ۲۳ ع ۱۴ پ ۲۵ ع ۱۱ پ ۲۶ ع ۳ پ ۲۷ ع ۱۲

اَکْبَرْنَهٗ - ان عورتوں نے اس کو بہت بڑا سمجھا۔ اَلْبَرْنَ اِکْبَارٌ سے جس کے معنی بڑا سمجھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب کا ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۲ ع ۱۴

اِکْتَالُوْا - انہوں نے ناپا۔ انہوں نے پیمانہ سے ناپ کر لیا۔ اِکْتِیَالٌ سے جس کے معنی پیمانہ سے ناپ کر لینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۳۰

Marfat.com

اُکْتُبْ۔ تو لکھ دے (نَصَرَ) کِتَابَۃٌ سے جس کے معنی لکھنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۴

اُکْتُبْنَا۔ تو ہم کو لکھ دے اس میں ناصر جمع متکلم ہے ۱۲/۷

اُکْتُبُوْہُ۔ تم اس کو لکھ لو۔ اُکْتُبُوْا کِتَابَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب ۴

اُکْتُبُھَا۔ میں اس کو لکھ دوں گا۔ اَکْتُبُ کِتَابَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۴

اِکْتَتَبَھَا۔ اس نے اس کو گھڑ کر لکھ رکھا ہے۔ اس نے اس کو لکھوالیا ہے۔ اِکْتَتَبَ اِکْتِتَابٌ سے جس کے معنی گھڑ کر لکھ لینے اور دوسرے سے لکھوا لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۲/۱۹

اِکْتَسَبَ اس نے کمایا۔ اِکْتِسَابٌ سے جس کے معنی کمانے اور اپنے ارادہ و قدرت کو فعل میں صرف کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ جس چیز میں جلبِ منفعت یا کسی فائدہ کا حصول ہو اس میں کوشش کرنے اور تحری کرنے کا نام کسب ہے خواہ اپنے لئے ہو خواہ دوسرے کے لئے کبھی کسب کا استعمال اس میں بھی ہوتا ہے جس کے متعلق انسان گمان کرتا ہے کہ اس میں منفعت حاصل ہوگی حالانکہ بجائے منفعت کے اس کو ضرر پہنچ جاتا ہے کسب اور اکتساب میں فرق یہ ہے کہ اکتساب وہ ہے جو اپنے لئے ہو اور کسب کا لفظ عام ہے پس ہر اکتساب کسب میں داخل ہے لیکن ہر کسب اکتساب نہیں۔ کسب اور اکتساب دونوں کا استعمال قرآن مجید میں اچھے اور برے دونوں طرح کے کام انجام دینے کے لئے ہوا ہے۔ ۱۵/۸

اِکْتَسَبَتْ۔ اس عورت نے کمایا۔ اِکْتِسَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۳/۸

اِکْتَسَبْنَ۔ ان عورتوں نے کمایا۔ اِکْتِسَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مونث غائب ۵/۴

اِکْتَسَبُوْا۔ انہوں نے کمایا۔ اِکْتِسَابٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۵/۲ ۳۲/۴

اَکْثَرَ۔ اکثر، بہت زیادہ۔ کَثْرَۃٌ سے جس کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ۔ ۲/۱۶

۲/۱۲ ۵/۱ ۹/۱۳ ۱۰/۱۵ ۱۲/۱۳:۱۵ ۱۳/۲ ۱۳/۱۱

Marfat.com

س ۱۵ ع ۱۹ س ۱۰ ع ۲ س ۱۱ ع ۴ س ۲۴ ع ۷ س ۲۲ ع ۱۰ س ۲۳ ع ۶ س ۲۳ ع ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و

احسان وانعام الٰہی مراد ہے۔ پ ۲۷ ع ۱۲ و ۱۳

اِکْرَاہٌ۔ انسان کو زبردستی کسی کام کے کرنے پر مجبور کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دین اور ایمان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے جبر اور زبردستی جاری نہیں فرمائی بلکہ اس کو انسان کے اختیار پر چھوڑا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب دلائل توحید پورے طور پر بیان فرما دیئے گئے اور کفر و ضلالت اور ایمان و ہدایت میں بخوبی امتیاز ہو گیا تو اب زور و زبردستی سے کسی کو مسلمان بنانے کی کیا حاجت ہو سکتی ہے چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (تو کیا اب تو لوگوں پر زبردستی کرے گا تاکہ وہ باایمان بن جائیں) یعنی زبردستی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

اِکْرَاہِہِنَّ۔ ان عورتوں پر زبردستی کرنا۔ اِکْرَاہ مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ۔ زمانۂ جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کسب کراتے تھے۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے پاس کئی لونڈیاں تھیں جن سے وہ بدکاری کرا کر روپیہ کماتا تھا۔ ان میں سے جب کچھ لونڈیاں ایمان لے آئیں تو انھوں نے اس بدکاری سے انکار کر دیا۔ اس پر اس ملعون نے ان کو زدوکوب کرنا شروع کیا۔ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اور اس لئے اس فعل کی مزید قباحت ظاہر کرنے کے لئے آیت میں اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (اگر وہ لونڈیاں بچنا چاہیں) اور لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (کہ تم دنیوی زندگی کے لئے کچھ پونجی چاہنے لگو) کی قیود اضافہ کی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ زنا ایسی بری چیز ہے کہ جو جبر و اکراہ کے بعد بھی بری ہی رہتی ہے۔ رضامندی کا تو کیا ذکر۔ ہاں ایسی صورت میں گناہ کی ساری ذمہ داری زبردستی کرنے والے پر ہوگی اور جس پر زبردستی کی جائیگی وہ بری ہوگا۔ پ ۱۸

اَکْرَمُ۔ بڑا کریم۔ کَرَمٌ سے جس کے معنی باعزت ہونے اور سخاوت کرنے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ۔ پ ۲۱

اَکْرَمَکُمْ۔ تم میں زیادہ باعزت۔ اَکْرَمَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۲۶ ع ۱۲

اَکْرَمَنِ۔ اس نے مجھکو عزت دی۔ اَکْرَمَ اِکْرَامٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ ی متکلم کی محذوف ہے پ ۳۰ ع ۱۲

Marfat.com

اَکْرَمَہٗ۔ اس نے اس کو عزت دی۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۱۲

اَکْرِمِیْ۔ تو آبرو سے رکھ۔ تو باعزت کر۔ اَکْرَامٌ سے امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر پ ۱۲

اُکْرِہَ۔ اس پر زبردستی کی گئی۔ اِکْرَاہٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۴

اَکْرَھْتَنَا۔ تو نے ہم پر زبردستی کی۔ اَکْرَھْتَ اِکْرَاہٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم۔ پ ۱۶

اُکْسُوْھُمْ۔ ان کو پہناتے رہو۔ (نَصَرَ) اُکْسُوْا اَلْکُسْوٌ سے۔ جس کے معنی پہننے اور پہنانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۴

اِلْکُشْفْ۔ تو دور کر دے۔ تو کھول دے۔ (ضَرَبَ) کَشْفٌ سے جس کے معنی کھولنے اٹھا دینے اور دور کر دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۲ ۲۵

اَکْفُرُ۔ میں ناشکری کروں۔ میں منکر ہو جاؤں۔ (نَصَرَ) کُفْرٌ اور کُفْرَانٌ اور کُفُوْرٌ سے جن کے معنی چھپانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم کفر کے معنی لغت میں کسی چیز کے چھپانے کے آتے ہیں عربی میں رات کو اسی لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کی پردہ پوشی کرتی ہے اور کاشتکار کو اس وجہ سے کافر کہا جاتا ہے کہ وہ بیج کو زمین میں چھپا دیتا ہے اسی اعتبار سے کفرِ نعمت اور کفرانِ نعمت کے معنی شکر ادا نہ کر کے نعمت کو چھپا دینے کے آتے ہیں اور اسی لحاظ سے وحدانیت یا شریعت یا نبوت کے انکار اور اس کی تصدیق کے ظاہر نہ کرنے کو کفر کہا جاتا ہے۔ انکارِ نعمت کے سلسلہ میں کُفْرَانٌ کا لفظ زیادہ مستعمل ہے اور انکارِ دین میں کُفْرٌ کا اور کُفُوْرٌ کا استعمال دونوں کے لئے برابر ہوتا ہے۔ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ (میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری) میں کفرانِ نعمت وَتَدْعُوْنَنِیْ لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ (تم بلاتے ہو مجھ کو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں) میں کفر دین مراد ہے پ ۱۹ ب ۱۳

اُکْفُرْ۔ تو منکر ہو۔ کُفْرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں بھی کفر سے انکارِ دین مراد ہے پ ۳۰

اُکَفِّرَنَّ۔ میں چھپا دوں گا۔ میں محو کر دوں گا۔ تَکْفِیْرٌ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کو اس طرح چھپانے اور ڈھانپ دینے کے ہیں گویا وہ کبھی کی ہی نہ گئی تھی۔ مضارع

Marfat.com

بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۱ پ

اَکْفُرُوْا تم منکر ہو جاؤ۔ کُفْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہاں بھی کفر سے انکار دین ہی کے معنی مراد ہیں۔ ۱۱ پ

اَکْفِلْنِیْهَا اس کو میرا حصہ قرار دے۔ مجھے اس کا کفیل کر دے۔ اَکْفِلْ۔ اِکْفَالٌ سے۔ جس کے معنی کفیل بنانے اور دوسرے کا حصہ قرار دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم اور ھَا ضمیر واحد مونث غائب ۱۳ پ

اَکَلَ اس نے کھایا۔ (نصر) اَکْلٌ سے جس کے معنی کھانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۶ پ

اُکُلٍ میوہ پھل۔ جو کھایا جائے۔ بروزن فُعْلٌ ۱۴ پ ۱۷ پ

اَکَلَا ان دونوں نے کھایا۔ اَکْلٌ سے۔ ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ ۱۶ پ

اَکْلًا کھانا۔ مصدر ہے۔ ۱۰ پ

اُکَلِّمَ میں بولوں گا۔ میں گفتگو کروں گا۔ تَکْلِیْمٌ سے جس کے معنی گفتگو کرنے اور زخمی کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم کَلَّمَ اصل میں اس تاثیر کو کہتے ہیں جس کو کان یا آنکھ کے ذریعہ محسوس کیا جائے گفتگو کان سے سنی جاتی ہے اور زخم آنکھ سے نظر آتا ہے اس لئے تَکْلِیْمٌ کا لفظ دونوں معنی کے لئے مستعمل ہے۔ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔ ۶ پ

اَکَلُوْا انھوں نے کھایا۔ اَکْلٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۶ پ ۱۲

اٰکِلُوْنَ کھانے والے۔ اٰکِلٌ کی جمع اَکْلٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت رفع اٰکِلُوْنَ ہوگا اور بحالت نصب وجر اٰکِلِیْنَ ۲۳ پ ۲۷ پ

اَکَلَهٗ اس کو کھا لیا۔ اَکْلٌ صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲ پ

اُکُلُهٗ اس کا میوہ۔ اس کا پھل۔ اُکُلٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۳ پ

اُکُلُهَا اس کا میوہ۔ اس کا پھل۔ اُکُلٌ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۳ پ ۱۱ پ ۱۹ پ ۱۵ پ ۱۷ پ

اَکْلِهِمْ ان کا کھانا۔ اَکْلٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۶ پ ۱۳ پ

Marfat.com

اٰكِلِيْنَ ۔ کھانے والے۔ اٰكِلٌ کی جمع۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ نصب و جر۔ ۱۸/۱

اَكْمَامِ ۔ میوے کے غلاف۔ كِمٌّ کی جمع۔ كِمٌّ اس غلاف کو کہتے ہیں جو کلی یا پھل پر لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ ۲۱/۱۱

اَكْمَامِهَا ۔ اس کے غلاف۔ اَكْمَام مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۲۹/۱

اَكْمَلْتُ ۔ میں نے کامل کر دیا۔ میں نے پورا کر دیا اِكْمَالٌ سے جس کے معنی کامل کر دینے کے آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ ۵/۶

اَكْمَهَ ۔ مادر زاد اندھا۔ كَمَهٌ سے۔ جس کے معنی نابینا ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ۳/۱۲ ۵/۶

اَكُنْ ۔ میں ہوں۔ (نصر) كَوْنٌ سے جس کے معنی ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم اَكُنُ دراصل اَكُوْنُ تھا۔ حرف جازم داخل ہونے کی وجہ سے اجتماع ساکنین کی بنا پر واو گر پڑا۔ ۵/۶ ۲۳/۱۲ ۲۵/۱۲ ۱۶/۲ ۲۸/۱۲

اَكْنَانًا ۔ چھپنے کی جگہیں۔ حفاظت کی جگہیں كِنٌّ کی جمع جس کے معنی حفاظت کی جگہ کے ہیں ۱۳/۱۷

اَكْنَنْتُمْ ۔ تم نے دل میں چھپایا۔ تم نے دل میں محفوظ رکھا۔ اِكْنَانٌ سے۔ جس کے معنی دل میں چھپانے اور محفوظ رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۱۳

اَكِنَّةً ۔ پردے۔ غلاف۔ كِنَانٌ کی جمع جس کے معنی پردہ اور غلاف کے ہیں۔ ۵/۶ ۱۵/۲۰ ۱۳/۱۵

اَكْوَابٍ ۔ کوزے۔ آبخورے۔ كُوْبٌ کی جمع جس کے معنی کوزے اور پیالے کے ہیں ۱۵/۷۶ ۱۴/۷۷ ۱۹/۷۸ ۱۳/۸۰

اَكُوْنَ ۔ میں ہوں۔ كَوْنٌ سے جس کے معنی ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ یہ افعالِ ناقصہ میں سے ہے جو مخاطب کو پورا فائدہ دینے کے لئے اپنے اسم کے علاوہ خبر کے بھی محتاج ہیں۔ ۱/۸ ۶/۹ ۵/۱۲ ۱۰۱/۱۲ ۶/۱۹ ۳۲/۲۰ ۳۳/۱۹ ۳۳/۲

اَكُوْنَنَّ ۔ بیشک میں ہو جاؤں گا۔ كَوْنٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ۱۵/۵

اَكِيْدُ ۔ میں داؤ کرتا ہوں۔ كَيْدٌ سے۔ جس کے معنی داؤ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ كَيْد یعنی داؤ کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا۔ لفظ استدراج اور مکر کی طرح اس کا استعمال بھی مذموم معنی میں زیادہ ہوتا ہے مگر یہ سب محمود معنی میں بھی مستعمل ہوتے ہیں

Marfat.com

قرآن مجید میں جہاں جہاں ان الفاظ کا استعمال بطورِ مذمت ہوا ہے وہاں اس سے معنی مذموم مراد ہیں اور جہاں بطورِ مذمت نہیں وہاں معنی محمود مراد ہوں گے۔ ۱۲

اَکِیْدَنَّ ۔ میں ضرور داؤ کروں گا۔ میں ضرور تدبیر کروں گا۔ کَیْدٌ سے مضارع با نون تاکید کا صیغہ، واحد متکلم ۱۲

فصل اللام

اَلْ ۔ وہ ہب۔ حرفِ تعریف ہے۔ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے آتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ عہدیہ اور جنسیہ۔ عہدیہ وہ جس سے کسی شئے معہود کی طرف اشارہ کیا جائے خواہ وہ معہود ذہنی ہو یا معہود خارجی اور جنسیہ کبھی تو حقیقیہ ہوتا ہے یعنی حقیقت جنس پر دلالت کرتا ہے اور کبھی استغراقیہ یعنی ہر فرد جنس پر عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔ الف لام جب اسم جنس پر آتا ہے تو اس کو معرفہ کر دیتا ہے یہ کبھی کبھی بعض اعلام پر بھی آتا ہے۔

اٰل ۔ قوم۔ گھر کے لوگ۔ متبعین۔ دوست۔ اٰلٌ کی اصل کیا ہے اس کے متعلق اہلِ لغت میں اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ دراصل اَھْلٌ تھا۔ اسی بنا پر جب اس کی تصغیر کی جاتی ہے تو اصل کی طرف لوٹا کر اُھَیْلٌ کہتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک اس میں جو دوسرا لفظ ہے وہ ہ کے بدلے میں آیا ہے۔ صاحبِ قاموس کہتے ہیں کہ ہ ہمزہ سے بدلی گئی اَءَلٌ ہوا۔ اب دو ہمزہ ایک ساتھ جمع ہوئیں لہٰذا دوسری ہمزہ کو الف سے بدل دیا اٰلٌ ہو گیا۔ دیگر علماء کی رائے ہے کہ یہ دراصل اَوْلٌ تھا جس کے معنی لوٹنے کے ہیں واؤ کو الف سے بدلا کیا اٰلٌ ہو گیا۔ اور جو شخص کہ کسی کی طرف قرابت اور دوستی میں لوٹے وہ آل سے موسوم ہوا۔ ابوالحسن بن الباذش نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اسی بنا پر یونس اس کی تصغیر اُوَیْلٌ بیان کرتے ہیں اور کسائی نے تو اہلِ عرب سے صراحتاً اُوَیْلٌ ہی نقل کیا ہے۔ علاوہ بریں سیبویہ جو بصریت اور نحو کے امام ہیں[1]۔ حروف کی باہمی تبدیلی کے باب میں کہیں یہ ذکر نہیں کرتے کہ ھا ہمزہ سے بدل جاتی ہے حالانکہ

[1] البحر المحیط ج ۱ ص ۱۸۸ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

انھوں نے ھرقت، ھیا، ھرحت ھیاك کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں ہمزہ کو ھا سے بدل لیا گیا ہے۔

حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں کہ دوسرے خیال کی تقویت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آل کی اضافت کسی قابلِ تعظیم شخص ہی کی طرف ہوتی ہے چنانچہ آل القاضی بولتے ہیں اور آل الحجام نہیں بولتے۔ اس کے برخلاف لفظ اھل کے استعمال میں یہ چیز ملحوظ نہیں

- - - - - - - - - -

- - - اسی طرح بیشتر آل کی اضافت غیر ذوی العقول کی طرف بھی نہیں ہوتی۔ نیز اکثر علما کے نزدیک ضمیر کی طرف بھی وہ مضاف نہیں ہوتا۔ گو بعض علما کمی کے ساتھ اس کے استعمال کو روا رکھتے ہیں۔ چنانچہ عبدالمطلب نے اصحاب الفیل کے قصہ میں جو چند ابیات کہی تھیں ان میں سے ایک شعر میں یہ اضافت ثابت بھی ہے۔

وانصر علی آل الصلیب وعابدیہ الیوم آلك

(آج تو صلیب والوں اور اس کے پرستاروں پر اپنے لوگوں کو خصوصی)

آلِ فلاں کا اطلاق کبھی تو صرف آل پر ہوتا ہے اور کبھی آل اور مضاف الیہ دونوں پر بولا جاتا ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جب صرف آل فلان کہا جائے گا۔ تو اس صورت میں مضاف الیہ بھی اس کے معنی میں داخل ہوگا۔ مگر یہ کہ کوئی قرینہ وہاں ایسا موجود ہو جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ مضاف الیہ مراد نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ (ہم آلِ محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں) یہ اسی کے شواہد میں ہے کیونکہ یہاں آلِ محمد کے مفہوم میں خود حضور کی ذاتِ گرامی بھی داخل ہے۔ اور جب دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا جائے تو پھر مضاف الیہ اس کے مفہوم میں داخل نہیں ہوگا (جیسے اللھم صل علی محمد و آل محمد کہ یہاں آلِ محمد کے لفظ میں ذاتِ گرامی داخل نہیں ہوگی) غرض آل فلاں کا لفظ فقیر اور مسکین۔ ایمان اور اسلام، فسوق اور عصیان کی طرح ہے کہ جب ان میں سے ایک بولا جائے گا تو دوسرا بھی اس کے مفہوم میں داخل ہوگا اور جب دونوں ایک ساتھ آئیں گے تو ایک دوسرے کے مفہوم میں داخل نہیں ہوں گے۔ [1]

[1] فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۳۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

یاد رہے کہ باعتبارِ لغت آل کے معنی میں قرابتدار، احباب اور پوری قوم داخل ہے چنانچہ درود شریف والی حدیث میں آلِ محمد سے تمام صلحاءِ امت مراد ہیں۔ پ۱ پ۲ پ۳ پ۵ پ۹ پ۱۰ پ۱۱ پ۱۳ پ۱۴ پ۱۵ پ۱۶ پ۱۹ پ۲۰ پ۲۲ پ۲۴ پ۲۷

اِلٌّ۔ قرابت۔ عہد۔ حلف۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ عہد، حلف اور قرابت کی نمایاں حالت کا نام اِلٌّ ہے۔ جب کوئی چیز اس طرح چمکنے لگے کہ اس کا انکار ناممکن ہو تو اس کے لئے تَاَلَّ (وہ چمکتی ہے) کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ امام رازی تفسیر کبیر میں رقمطراز ہیں۔ اِلٌّ کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔

(۱) اس کے معنی عہد کے ہیں شاعر کہتا ہے۔

وجدنا ھم کاذبا الھم
وذوالاٰل والجھد لا یکذب

ہم نے ان کے عہد کو جھوٹا پایا۔ حالانکہ عہد بیان کرنے والا جھوٹ نہیں بولتا۔

اس شعر میں اِلٌّ کے لفظ سے عہد مراد ہے۔

(۲) فراء اِلٌّ کے معنی قرابت کے بیان کرتے ہیں۔ حضرت حسان فرماتے ہیں۔

لعمرك ان اللّٰك من قریش
کاٰلّ السقب من رائل النعام

(تیری جان کی قسم تیری قرابت قریش سے ایسی ہی ہے جیسی کہ اونٹنی کے بچے کی قرابت شترمرغ کے بچے سے)

یہاں اس کا استعمال قرابت کے معنی میں ہوا ہے۔

(۳) اِلٌّ حلف کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اوس بن حجر کا قول ہے۔

لولا بنو مالك والاٰل مرقبة
ومالك فیھما الاٰلاء والشرف

(اگر بنو مالک نہ ہوتے اور قسم کہ جس کی پابندی کی گئی اور بنو مالک میں ہی بخششیں ہیں اور شرافت)

یہاں یہ حلف کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۴) یہ اللہ عزوجل کا نام ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب مسیلمہ کاذبان آپ کے گوش گزار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ

ان ھذا الکلام لم یخرج من اِلٍّ

یہ کلام اللہ تعالیٰ سے سرزد نہیں ہوا۔

لیکن زجاج نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء احادیث اور قرآن کے ذریعہ معلوم ہیں اور کسی شخص کو یا اِلٌ کہتے نہیں سنا گیا۔

(۵) زجاج کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اِلٌ کی حقیقت جس کو لغت ضروری بتلاتی ہے کسی شئے کا تیز کرنا ہے۔ اسی اعتبار سے بھالے کو اَلَۃٌ اور تیز کانوں کو اُذُنٌ مؤللۃ کہتے ہیں پس اس کے تیز اور مستحکم ہونے کے لحاظ سے عہد و قرابت کے الفاظ جو اس کی تفسیر کی گئی ہے درست ہے۔

(۶) ازہری کا بیان ہے کہ عبرانی میں ایل اللہ عزوجل کا نام ہے پس ممکن ہے کہ اسی ایل کو تعریب کرکے اِلٌ کہا گیا ہو۔

(۷) بعض نے کہا ہے کہ اِلٌ ماخوذ ہے اَلَّ یَؤُلُّ اَلًّا سے۔ جس کا استعمال صفائی اور چمک دمک کے لئے ہوتا ہے اور چمکنے کے اعتبار سے ہی اس کو آل مشتق ہے (کیونکہ اولاد قرابت میں درخشاں حیثیت رکھتی ہے) اور بھالے سے اس کی تیزی میں تشبیہ دیتے ہوئے کانوں کے متعلق کہتے ہیں اُذُن مؤللۃ (یعنی بڑے تیز کان ہیں) اور عربی میں کسی شخص کے چلانے اور پکارنے کے لئے بھی اَلِیلٌ کا لفظ آتا ہے۔ چنانچہ جب عورت چلا کر نوحہ کرنے لگے تو کہتے ہیں رفعت المرأۃ الیلھا یعنی وہ زور زور سے یا ویلاہ پکارنے لگی۔ پس عہد کا اِلٌ یا تو اس وجہ سے نام پڑا کہ وہ ظاہر ظہور ہوتا ہے اور بدعہدی کی آمیزشوں سے پاک صاف ہوتا ہے یا اس لئے کہ عرب جب باہم حلف لیتے تھے تو بلند آواز سے چلاتے اور اس کو شہرت دیتے تھے [1]

امام صاحب نے اگرچہ اس سلسلہ میں سات اقوال نمبروار شمار کرائے لیکن درحقیقت یہ صرف چار ہی قول ہوئے یعنی اِلٌ کے معنی بعض اہل لغت عہد کے بیان کرتے ہیں بعض قرابت کے بعض حلف کے اور بعض اس کو اللہ تعالیٰ کا نام قرار دیتے ہیں۔ چوتھا اور چھٹا قول درحقیقت ایک ہی ہے۔ اسی طرح پانچویں اور ساتویں قول میں صرف اشتقاق کی بحث ہے ورنہ معنی کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں۔ دونوں اقوال میں عہد کے معنی مسلم رکھے ہیں۔

امام ابن جریر طبری نے ان تمام معانی اور

[1] تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

روایات کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ چونکہ لفظ اِلّ و ان تمام معانی پر شامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی ایک معنی میں اس کو مخصوص نہیں فرمایا۔ بدیں وجہ درست یہی ہے کہ اس کو اپنے تمام معانی میں اسی طرح عام سمجھا جائے جس طرح کہ اللہ عزوجل نے اس کو عام رکھا ہے۔ پس آیت شریفہ لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا کا ترجمہ یوں کرنا چاہئے کہ یہ مشرکین کسی مومن کے متعلق کبھی نہ اللہ کا پاس کرتے ہیں نہ رشتہ داری کا اور نہ کسی عہد کا خیال کرتے ہیں نہ کسی قسم کا۔[1] ب

اَلَا۔ خبردار ہو جاؤ۔ جان لو۔ سن رکھو۔ علامہ زمخشری قاضی بیضاوی اور علماء کی ایک جماعت کے خیال میں یہ ہمزہ استفہام اور لا نافیہ سے مرکب ہے جو اپنے مابعد کے تحقق و ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ استفہام جب نفی پر داخل ہوتا ہے تو اس سے مزید ثبوت مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت شریفہ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی (کیا ایسا خدا زندہ نہیں کر سکتا مردوں کو) میں قدرتِ الٰہی کا ثبوت مزید مقصود ہے یعنی ضرور کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو جملہ اس کے بعد مذکور ہوگا وہ ایسے الفاظ سے شروع ہوگا جو قسم کے لئے آتے ہیں۔[2] لیکن علامہ ابوحیان اندلسی النہر الماد من البحر میں رقمطراز ہیں۔

ہمارے نزدیک مختار یہی ہے کہ اَلَا جو تنبیہ کے لئے مستعمل ہے حرف بسیط ہے اور اس کے مرکب ہونے کا دعویٰ خلافِ اصل ہے کیونکہ ان لوگوں کا خیال غلط ہے اور اَلَا کے مواقع استعمال سے پتہ چلتا ہے کہ کلا نافیہ نہیں جہاں کا دعویٰ مکمل ہو غور فرمایئے اَلَا اَنَّ زَیْدًا منطلق کی اصل لَا اَنَّ زَیْدًا اِنْطَلَقَ نہیں کیونکہ یہ عرب کی ترکیب نہیں برخلاف آیت شریفہ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ کے جو بطور نظیر پیش کی گئی ہے کیونکہ لیس زید بقادر کی ترکیب صحیح ہے۔ نیز ثمت و لَاتَ، اور حرف ھاء وغیرہ سے پہلے بھی اَلَا آتا ہے جہاں یہ سمجھا ہی نہیں جا سکتا کہ لا نافیہ ہے اور ہمزہ استفہام نے لا نافیہ پر داخل ہو کر تحقق کے فائدہ دیا ہے

[1] تفسیر المنار ج ۱۰ ص ۱۸۴ طبع مصر ۱۳۲۶ھ۔ [2] دیکھو تفسیر کشاف ج ۱ ص ۲۲ طبع مصر ۱۳۵۴ھ و تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۸۲ طبع مصر ۱۳۳۰ھ

Marfat.com

اسی طرح ان لوگوں کا یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں کہ اس کے بعد جو جملہ آتا ہے وہ اس قسم کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے جو قسم کے لئے آتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد کا جملہ رُبَّ، لَیْتَ، فعل امر، ندا، اور جَنَّذا سے بھی شروع ہوتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی سے بھی قسم نہیں کھائی جاتی۔ اور اس اَلَا کی جو کہ حرف تنبیہ اور حرفِ استفتاح ہے علامت یہ ہے کہ کلام بغیر اس کے صحیح نہیں ہوتا۔ [1]

اَلَا کا استعمال کبھی عرض کے لئے بھی ہوتا ہے یعنی کسی چیز کو نرمی سے طلب کرنا جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ (کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے) اور کبھی تحضیض یعنی کسی چیز کے سختی کے ساتھ مطالبہ کے لئے بھی آتا ہے جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ (کیا تم نہیں لڑو گے ان لوگوں سے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انھیں نے تم سے پہلے چھیڑ کی)۔

سلیمان جمل شیخ سمین سے ناقل ہیں۔

۱۰ اَلَا حرفِ تنبیہ و استفتاح (یعنی کلام کے شروع کرنے کے لئے) ہے اور ہمزہ استفہام و لا نافیہ سے مرکب نہیں بلکہ بسیط ہے۔ ہاں یہ تنہا استفتاح، عرض اور تحضیض میں مشترک ہے۔ جب یہ تنبیہ و استفتاح کے لئے استعمال ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور جب عرض اور تحضیض کے لئے آتا ہے تو صرف افعال کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے خواہ وہ افعال لفظاً مذکور ہوں یا تقدیراً۔ [2]

۱	ب	۲	۱۰ و ۱۳	۳	ت	۴	۱۴	۵	ث	۶	۱۳ و ۵۸	۷	ج	۸	۱ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷	۹	ح	۱۰	۱ و ۱۱	۱۱	خ
۱۲	د	۱۳	۵ و ۶ و ۸	۱۴	ذ	۱۵	۹	۱۶	ر	۱۷	۱۳ و ۱۵	۱۸	ز	۱۹	۱ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴	۲۰	س	۲۱	۱۰	۲۲	ش
۲۳	ص	۲۴	۱۵ و ۱۶ و ۱۹	۲۵	ض	۲۶	۱ و ۲ و ۱۱	۲۷	ط	۲۸	۳	۲۹	ظ	۳۰	۱	۳۱	ع	۳۲	۲	۳۳	غ
۳۴	ف	۳۵	۱۲	۳۶	ق	۳۷	۱۲ و ۱۳	۳۸	ک	۳۹	۱۲ و ۱۳	۴۰	ل	۴۱	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۴۲	م	۴۳	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۴۴	ن	۴۵	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵
۴۶	ہ	۴۷	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۴۸	و	۴۹	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۵۰	لا	۵۱	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵									

اَلَا۔ یہ کہ نہیں۔ کیوں نہیں۔ حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ خبریہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اصل میں اَنْ لَا تھا۔ نون کا لام میں ادغام کر دیا گیا۔ یا ھَلَا تھا ھا کو ہمزہ سے بدل لیا گیا

[1] النہر الماد من البحر ج ۱ ص ۶۵ طبع مصر بر حاشیا البحر المحیط۔ مصنف نے البحر المحیط میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں اشعار عرب کو بطور استشہاد پیش کیا ہے۔ [2] حاشیہ جمل علی الجلالین ج ۱ ص ۱۸ طبع مصر ۱۳۵۲ھ

Marfat.com

إِلَّا۔ مگر۔ سوائے۔ یہ حرف استثنا ہے اور کبھی لفظ غَیْر کی طرح صفت کے معنی بھی دیتا ہے۔ جبکہ موصوف جمع منکر ہو۔ اور کبھی واو عطف کی طرح عاطفہ ہوتا ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے اور کبھی حرفِ جزا بھی ہوتا ہے۔

إِلَّا۔ اگر۔ اگرنہیں۔ اِنْ شرطیہ اور لا نفی سے مرکب ہے۔

إِلَاءٌ۔ احسانات۔ نعمتیں۔ اِلیٌّ کی جمع جس کے معنی نعمت کے ہیں۔

Marfat.com

اَلْاٰفٌ - ہزاروں۔ اَلْفٌ کی جمع جس کے معنی ہزار کے ہیں۔ پ ۲

اَلْاٰنَ - اب۔ ظرفِ زمان ہے اور مبنی بر فتح۔ الف لام۔ اس پر بعض کے نزدیک تعریف کا۔ اور بعض کے نزدیک زائدہ اور لازم ہے پ ۱ پ ۲ پ ۵ پ ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ پ ۱۴ پ ۲۹

اَلْبَابُ - عقلیں۔ لُبٌّ کی جمع جس کے معنی اس عقل کے ہیں جو ہر طرح کی آمیزش سے خالص ہو۔ چونکہ لُبٌّ ہر چیز کے خلاصہ اور جوہر کو کہتے ہیں اور عقل خالص بھی انسان کا خلاصہ جوہر ہی ہے اس لئے اس کا نام لبّ ہوا۔ بعض لوگوں نے لُبٌّ کے معنی پاکیزہ عقل کے بتائے ہیں۔ غرض ہر لب عقل ہے لیکن ہر عقل لب نہیں کہی جا سکتی یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے ان تمام احکام کو جن کا صرف عقولِ زکیہ ہی ادراک کر سکتی ہیں اولوالالباب ہی سے متعلق رکھا ہے پ ۲ پ ۳ پ ۴ پ ۵ پ ۶ پ ۱۴ پ ۲۳ پ ۲۲ پ ۲۳ پ ۲۵

اَلْتَفَّتْ - وہ لپٹ گئی۔ اِلْتِفَافٌ سے جس کے معنی لپٹ جانے اور آپس میں منضم ہو جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ ۲۹

اَلْتَقَتَا - وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں ان دونوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اِلْتِقَاءٌ سے جس کے معنی باہم گر مقابل ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب۔ پ ۱۶

اَلْتَقَطْهُ - اس کو اٹھا لیا۔ اِلْتِقَاطٌ سے جس کے معنی بلا قصد و طلب کسی چیز کے پا جانے اور اس کو اٹھا لینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۳

اَلْتَقَمَهُ - اس کو نگل گیا۔ اِلْتِقَامٌ سے۔ جس کے معنی نگلنے اور لقمہ کرنے کے ہیں۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۳

اَلْتَقَى - وہ مقابل ہوا۔ وہ ملا۔ اس کی مڈبھیڑ ہوئی اِلْتِقَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۴ پ ۲۵ پ ۲۸

اَلْتَقَيْتُمْ - تم ملے۔ تمہاری مڈبھیڑ ہوئی۔ تم مقابل ہوئے۔ اِلْتِقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۸

اَلْتَمِسُوْا - تم ڈھونڈھ لو۔ تم تلاش کرو۔ اِلْتِمَاسٌ سے جس کے معنی طلب کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع

Marfat.com

مذکر حاضر ۲۵ پ

اَلْتَنٰهُمْ ہم نے ان کو گھٹا دیا۔ اَلْتَنَا۔ اِلَاتٌ سے جس کے معنی کم کرنے اور گھٹا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم مع ضمیر جمع مذکر غائب ۲۷ پ

اَلَّتِیْ ۔ (وہ ایک عورت) جو۔ اسم موصول ہے مفرد مؤنث کے لئے آتا ہے ۱ پ ۲ و ۵ و ۶ و ۱۰ ۲ پ ۲ و ۴ و ۱۰ و ۱۱ ۳ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۴ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۵ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۶ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۷ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۸ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۹ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۰ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۱ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۲ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۳ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۴ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۵ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۶ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۷ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۸ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۱۹ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۰ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۱ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۲ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۳ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۴ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۵ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۶ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۷ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۸ پ ۱ و ۲ و ۱۱ ۲۹ پ ۱ و ۲ و ۱۱

اَلْحَادٍ ۔ کجروی۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ الحاد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذاتِ الٰہی کے ساتھ کسی کو شریک کر کے الحاد کرنا یا الحاد ایمان کے منافی ہے اور اس سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ دوسرے اسباب میں شرک کر کے الحاد کرنا اس سے ایمان کی جڑ تو کھوکھلی ہو جاتی ہے مگر سرے سے ایمان نہیں ہو جاتا۔ اسماء الٰہی میں الحاد کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی صفت سے متصف کیا جائے جس سے اس کا متصف ہونا درست نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ صفاتِ الٰہی کی ایسی تاویل کی جائے جو اس کی شان کے لائق نہ ہو ۱۷ پ

اَلْحَافًا ۔ لپٹنا۔ اصرار کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ یہ اصل میں لِحَافٌ سے ماخوذ ہے۔ لحاف اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے ڈھانپا جائے۔ ۳ پ

اَلْحَقْتُمْ ۔ تم نے ملایا۔ تم نے الحاق کیا۔ اَلْحَاقٌ سے جس کے معنی ملانے اور پہنچانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۲ پ

اَلْحَقْنَا ۔ ہم نے پہنچا دیا۔ ہم نے ملا دیا۔ اَلْحَاقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲۵ پ

اَلْحِقْنِیْ ۔ مجھ کو ملا دے۔ مجھ کو شامل کر دے۔ اَلْحِقْ اَلْحَاقٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۱۹ پ

اَلَدُّ ۔ سخت جھگڑالو۔ لَدٌّ سے جس کے معنی سخت جھگڑا کرنے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۱۶ پ

اَلِدُ ۔ میں جنوں گی۔ میرے بچہ ہوگا۔ (ضَرَبَ) وِلَادَۃٌ سے۔ جس کے معنی جننے اور بچہ دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ ءَ اَلِدُ میں ہمزۂ اول استفہام کا ہے

جو بہ سبیلِ تعجب ہے۔ ۱۲ ع

اَلَّذٰنِ - (وہ دو مرد) جو۔ جنھوں۔ اسم موصول ہے اَلَّذِیْ کا تثنیہ ہے۔ بحالتِ رفع اَلَّذٰنِ آتا ہے ۱۲ ع

اَلَّذِیْ - (وہ ایک مرد) جو۔ جس۔ اسم موصول ہے۔ مفرد مذکر کے لئے آتا ہے۔ ۱ / ۲ و ۲ و ۶ و ۷ و ۱۴

۲ / ۵ و ۷ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۶ — ۲ / ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۳ و

۳ / ۱۶ — ۴ / ۸ و ۱۵ و ۱۶ — ۵ / ۱۷ — ۶ / ۲ و ۷ و ۱۰ و

۷ / ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ — ۸ / ۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸

۹ / ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ — ۱۰ / ۴ و ۱۱ و ۱۵ — ۱۱ / ۲ و ۳ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

۱۲ / ۱۳ و ۱۶ — ۱۳ / ۱ و ۵ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — ۱۴ / ۶ و ۷ و ۸ و ۱۲ و

۱۳ / ۱۷ و ۱۸ — ۱۴ / ۸ و ۱۱ و ۱۴ و ۳۰ — ۱۵ / ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۲ و

۱۵ / ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ — ۱۶ / ۵ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ — ۱۷ / ۳ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۶

۲ / ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ — ۱۹ / ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۱ و

۱۸ / ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ — ۲۰ / ۲ و ۵ و ۱۲ و ۱۳ — ۲۱ / ۱ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و

۲۱ / ۱۵ و ۱۸ — ۲۲ / ۱ و ۲ و ۳ و ۷ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ — ۲۳ / ۱ و ۲ و

۲۳ / ۵ و ۶ — ۲۴ / ۱ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸

۲۴ / ۱۶ — ۲۵ / ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ — ۲۶ / ۲ و ۳ و

۲۸ / ۲ و ۳ و — ۲۷ / ۲ و ۳ و ۷ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ — ۲۸ / ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۸

۳۰ / ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۸ — ۲۹ / ۱ و ۲ و ۸ — ۳۰ / ۷ و ۸ و ۱۰ و

۳۰ / ۱۲ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۹ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۹

اَلَّذَیْنِ - (وہ دو مرد) جو۔ جنھوں۔ اسم موصول ہے۔ اَلَّذِی کا تثنیہ ہے۔ بحالتِ نصب و جر اَلَّذَیْنِ آتا ہے۔ ۲۴ ع ۱۸

اَلَّذِیْنَ (وہ سب مرد) جو۔ جنھوں۔ اسم موصول ہے۔ اَلَّذِیْ کی جمع۔ ۱ / ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

۱ / ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ — ۲ / ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹

۲ / ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ — ۳ / ۱ و ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و

۳ / ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ — ۴ / ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و

۴ / ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ — ۵ / ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶

۵ / ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ — ۶ / ۱ و ۲ و

۶ / ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۷ / ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و

۷ / ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ — ۸ / ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۸ / ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ — ۹ / ۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴

۹ / ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ — ۱۰ / ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸

۱۰ / ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ — ۱۱ / ۲ و ۳ و

۱۱ / ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — ۱۲ / ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ۱۳ / ۱ و ۲ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و

۱۳
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ — ۱۴ — ۱ و ۶ و ۸ و

۱۴
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

۱۵ — ۱۶
۱ و ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹ — ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و

۱۶ — ۱۷
۸ و ۹ — ۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و

۱۷ — ۱۸
۱۵ و ۱۶ و ۱۷ — ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

۱۸ — ۱۹
۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ و

۱۹ — ۲۰
۱۹ و ۲۰ — ۲ و ۳ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

۲۱
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹

۲۲
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و

۲۳ — ۲۴
۱۷ — ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ و ۱۷ — ۱ و ۲ و ۳ و

۲۳
۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹

۲۵
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰

۲۶
۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۸

۲۷ — ۲۸
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ — ۱ و ۲ و ۳ و ۴

۲۹
۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ و

۲۸ — ۲۹ — ۳۰
۱۹ و ۲۰ — ۱ و ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۳ و ۱۵ — ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و

۳۰
۱۵ و ۲۰ و ۲۳ و ۲۸ و ۳۲

الٓمٓ ۱۔ اس قسم کے حروف کو جو سورتوں کی ابتداء میں آتے ہیں۔ مقطعات کہا جاتا ہے۔ اور مفردات حروف تہجی کی طرح الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔ اسرار دین میں سے ہیں جن کے معانی سے اللہ تعالیٰ نے کسی مصلحت و حکمت کی بنا پر عام لوگوں کو مطلع نہیں کیا۔ اللہ اور اس کے رسول نے (صلی اللہ علیہ وسلم) اہتمام کے ساتھ وہی باتیں ہم کو بتلائی ہیں جن کے نہ جاننے سے دین میں کوئی حرج واقع ہوتا ہو ظاہر ہے کہ ان کے معانی نہ جاننے سے کوئی حرج لازم نہیں آتا۔ اس لئے ہم کو بھی اس کی تفتیش کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔ بعض مفسرین نے ان کے جو معنی بیان کئے ہیں وہ ان کی اپنی ذاتی رائے ہے۔ علامہ حافظ ابوحیان اندلسی البحر المحیط میں اس سلسلہ میں مفسرین کے تمام اقوال نقل کرکے فرماتے ہیں۔

والذی اذهب الیه	میرا مذہب یہ ہے کہ یہ تمام
ان هذه الحروف	حروف جو سورتوں کی ابتداء
التی فی فواتح السور هو	میں واقع ہوئے ہیں متشابہات
المتشابه الذی	میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ
استأثر الله بعلمه دون	کے ساتھ مخصوص ہے اور بقیہ
کلامه تعالیٰ محکم دالی	تمام کلام اپنی محکم ہے۔ ابو محمد
هذا ذهب ابو محمد علی بن	علی بن احمد زیدی بھی اسی

Marfat.com

احمد المزیدی. وھو
قول الشعبی والثوری
وجماعۃ من المحدثین
قالوا ھی سر اللہ فی
القرآن وھی من المتشابہ
الذی انفرد اللہ
بعلمہ ولا یجب ان
نتکلم فیھا ولکن
نؤمن بھا ونسر
کما جاءت۔ ۱

طرف گئے ہیں۔ اور یہی شعبی
ثوری اور محدثین کی ایک جماعت
کا قول ہے ان لوگوں کا بیان ہے
کہ یہ حروف قرآن مجید میں اسرار
الٰہی میں داخل ہیں اور متشابہات
میں سے ہیں جن کا علم صرف اللہ
ہی کو حاصل ہے۔ ہمارے لئے
ان کے بارے میں کچھ کہنا واجب
نہیں بلکہ ہم ان پر ایمان لائیں گے
اور ان کو جس طرح نازل ہوا ہے
اسی طرح رکھا جائیگا۔

امام قرطبی نے بھی خلفاء اربعہ حضرات ابوبکر صدیق
عمر فاروق، عثمان ذی النورین، علی مرتضیٰ اور حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے یہی نقل کیا ہے۔
ربیع بن خیثم اور ابو حاتم بن حبان بھی اسی کو اختیار
کرتے ہیں کہ ان کے معانی کا علم اللہ ہی کو ہے لہذا
ان کی کوئی تفسیر نہیں کی جائے گی اور ان کے علم کو
اللہ ہی کے سپرد کیا جائے گا۔ ۲

۱۳ ب ۷ ع ۱۳ و ۲۰

اَلْزَمْنٰهُ ہم نے اس کے لئے لگا دیا ہے۔ ہم نے
اس کے لئے لازم کر دیا ہے۔ اَلْزَمْنَا۔ اِلْزَامٌ سے
جس کے معنی لازم کرنے اور لگا دینے کے ہیں۔ جمع متکلم
کا صیغہ ۔ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۲۵ ب ۳

اَلْزَمَهُمْ ۔ ان پر لگا دیا۔ ان کو جما دیا۔ اَلْزَمَ۔
اِلْزَامٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر
جمع مذکر غائب ۲۷ ب ۱۱

اَلْسِنَةٍ ۔ زبانیں۔ لِسَانٌ کی جمع جس کے معنی
زبان اور بولی کے ہیں۔ ۲۱ ب ۲۸

اَلْسِنَتِكُمْ ۔ تمہاری زبانیں۔ تمہاری بولیاں۔
اَلْسِنَةٌ مضاف کَمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ
آیت کریمہ اِخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ میں بولیوں کا
اختلاف بھی داخل ہے اور لہجوں کا اختلاف بھی۔
۲۱ ب ۲۸ ب ۲۱

اَلْسِنَتِهِمْ ۔ ان کی زبانیں۔ اَلْسِنَةٌ مضاف
ھُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۴ ب ۴
۲۴ ب ۱۹ ب ۲۶ ب ۲۵

۱ البحر المحیط ج ۱ ص ۲۵ طبع مصر ۱۳۲۸ھ ۲ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۲ بر حاشیہ فتح البیان طبع مصر ۱۳۰۰ھ

Marfat.com

اِلْعَنْهُمْ ۔ ان کو پھٹکار ۔ ان پر لعنت بھیج (فَتَحَ) اِلْعَنْ لَعْنٌ سے ۔ جس کے معنی پھٹکارنے اور لعنت کرنے کے ہیں ۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ ۲۲/۵

اِلْغَوْا ۔ بک بک کرو ۔ (نَصَرَ ۔ سَمِعَ ۔ فَتَحَ) لَغْوٌ سے ۔ جس کے معنی بے سوچے سمجھے بکواس کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اصل میں لَغَا چڑیوں کے چیں چیں کرنے کو کہتے ہیں ۔ اسی اعتبار سے بے سوچ سمجھے زبان سے بک دینے کو لَغْوٌ اور لَغَا کہا گیا کہ وہ بھی چڑیوں کی طرح چیں چیں کرنے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ۔ امام لغت ابو عبیدہ کی تصریح کے مطابق عَیْبٌ اور عَابٌ کی طرح لَغْوٌ اور لَغَا میں بھی دو لغتیں ہیں ۔ کبھی سرسری بات کو بھی لغو کہہ جاتا ہے ۔ اسی طرح ناقابلِ اعتبار بات کو بھی لغو کہتے ہیں ۔ ۲۴/۱۲

اَلْفٌ ۔ ایک ہزار ۔ اَلْفٌ کے معنی اصل میں ایک دوسرے سے پیوست ہو کر مل جانے کے ہیں ۔ اعداد کی چار ہی قسمیں ہیں ۔ اکائی ۔ دہائی ۔ سیکڑہ اور ہزار چونکہ ہزار میں یہ سب اعداد اکٹھے ہو جاتے ہیں اس لئے اس کا نام اَلْفٌ ہو گیا ۔ ۱/۱۱ ۹/۱۵ ۶/۵ ۱۴/۱۳ ۱/۱۲ ۱/۱۲ ۹/۳ ۳/۲ ۱۲/۲۲ اَلْفًا ۱۲/۵

اَلَّفَ ۔ اس نے الفت دی ۔ اس نے محبت ڈال دی تَاْلِیْفٌ سے ۔ جس کے معنی جمع کرنے اور الفت پیدا کرنے کے ہیں ۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۔ ۳/۲ ۱/۱۲

اَلْفَافًا ۔ لپٹے ہوئے ۔ ایک دوسرے سے پیوست گنجان درخت ۔ علامہ زمخشری لکھتے ہیں ؛ اَوْزَاعٌ اور اَخْیَافٌ کی طرح اس کا واحد نہیں آتا اور بعض لوگ اس کا واحد لِفٌّ بتلاتے ہیں چنانچہ صاحب الاقلید کا بیان ہے کہ مجھے حسن بن علی طوسی نے یہ شعر سنایا ؎

جنۃ لف وعیش مغدق
گنجان باغ اور حیات شیریں
وندامی کلھم بیض زھر
اور منشیں سب حسین وجمیل

ابن قتیبہ کا یہ خیال ہے کہ اَلْفَافٌ لُفٌّ کی جمع ہے اور لُفٌّ لَفَّاءُ کی جمع ہے مگر میرے خیال میں ابنِ قتیبہ کو اس کی کوئی نظیر نہ مل سکے گی کہ

کی جمع اَحْضَارٌ اور حُمُرٌ کی جمع اَحْمَارٌ ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ یہ مُنْتِنَۃٌ کی جمع ہے۔ بصورت حذفِ زوائد تو بات ٹھکانے کی ہوگی [1] لیکن علامہ ابوحیان کہتے ہیں کہ اس طرح بات بنانا کی صحیح نہیں کیونکہ مفردات کے بیان میں اس کا مفرد لِفٌّ لام سے زیر سے مذکور ہے اور یہی جمہور اہلِ لغت کا قول ہے [2]۔ صاحبِ قاموس نے اس کا واحد لَفٌّ زبر سے بھی بتایا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ علامہ ابن قتیبہ اپنے دعوی میں منفرد نہیں بلکہ اور ائمہ لغت بھی اس بارے میں ان کے ہمزبان ہیں۔ چنانچہ امام رازی نے فراء سے [3] اور قاضی شوکانی نے کسائی سے بھی یہی نقل کیا ہے [4]۔ ابوعبیدہ اس کا واحد لَفِیفٌ بتاتے ہیں [5]۔

اَلَفْتَ ۔ تو نے الفت ڈالی۔ تَألِیفٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر

اَلْفَوْا ۔ انھوں نے پایا۔ اِلْفَاءٌ سے جس کے معنی پانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

اَلْفِھِمْ ۔ ان کا مانوس رکھنا۔ ان کا دوست رکھنا اَلْاَفٌ بروزن اِلْعَالٌ مصدر مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

اَلْفَیَا ۔ ان دونوں نے پایا۔ اِلْفَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔

اَلْفَیْنِ ۔ دو ہزار۔ اَلْفٌ کا تثنیہ

اَلْفَیْنَا ۔ ہم نے پایا۔ اِلْفَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم

اَلْقِ ۔ تو ڈال۔ اِلْقَاءٌ سے۔ جس کے معنی ڈالنے اور پھینکنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِلْقَاءٌ کے معنی اصل میں تو کسی شے کو اس طرح ڈالنے کے ہیں کہ نظر آتی رہے۔ پھر عرف میں اس کا استعمال ہر طرح کے ڈالنے کے متعلق ہونے لگا

اَلْقَابِ ۔ خطابات۔ لقب۔ لَقَبٌ کی جمع انسان کا اصلی نام کے علاوہ جو دوسرا نام ہوتا ہے اس کو لقب کہتے ہیں۔ علم (اصلی نام) اور لقب میں فرق یہ ہے کہ علم میں معنی کی رعایت نہیں ہوتی۔

---

[1] تفسیر کشاف ج ۱ ص ۱۷۷ طبع مصر ۱۳۵۳ھ [2] البحر المحیط ج ۸ ص ۱۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔ [3] تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۰۵ طبع مصر ۱۳۲۳ھ [4] و [5] فتح القدیر ج ۵ ص ۳۵۴ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

Marfat.com

لیکن لقب میں معنی کا لحاظ ہوتا ہے۔ لقب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو عزت و شرف کے اعتبار سے ہو جیسے بادشاہوں کے القاب ہوتے ہیں دوسرے وہ جو بطور چڑانے کے رکھ دیا جائے آیت شریفہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے نام نہ ڈالو) میں دوسرے ہی قسم کے القاب مراد ہیں۔ ب ۲۶

اَلْقَتْ۔ اس نے نکال ڈالا۔ اِلْقَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۹

اَلْقَوْا۔ انہوں نے ڈالا۔ اِلْقَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۹ ۱۳ ۱۹ ۲۰ ۲۱

اَلْقُوْا۔ تم سب ڈالو۔ اِلْقَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳ ۱۶ ۲۰

اُلْقُوْا۔ وہ ڈالے گئے۔ اِلْقَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۶ ۱۹

اَلْقُوْهُ۔ اس کو ڈالدو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۳ ۱۶

اَلْقِهْ۔ تو اس کو ڈال دے۔ اَلْقٰی امر کا صیغہ اور ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۹

اَلْقِهَا۔ تو اس کو ڈال دے۔ اس میں هَا ضمیر واحد مونث غائب ہے ۱۶

اَلْقٰى۔ اس نے ڈالا۔ اِلْقَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ۹ ۱۰ ۱۲ ۱۳ ۱۶ ۱۹ ۲۰

اُلْقِیَ۔ وہ ڈالا گیا۔ اِلْقَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ءَ اُلْقِیَ میں ہمزۂ اول استفہام انکاری کی ہے۔ ۱۰ ۱۲ ۲۵ ۲۶

اُلْقِیْ۔ میں ڈال دوں گا۔ اِلْقَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۹

اَلْقِیَا۔ تم دونوں ڈال دو۔ اِلْقَاءٌ سے۔ امر کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ۲۶

اَلْقِیٰهُ۔ تم دونوں اس کو ڈال دو۔ اس میں هٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲۶

اَلْقَیْتُ۔ میں نے ڈال دیا۔ اِلْقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۶

اَلْقَیْنَا۔ ہم نے ڈالا۔ اِلْقَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۵ ۱۲ ۱۳

اَلْقٰهُ۔ اس کو ڈالا۔ اَلْقٰی صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد

Marfat.com

مذکر غائب۔ ۲۵ ۲۲

اَلْقِيٰهُ۔ تو اس کو ڈال دے۔ اَلْقٰی اِلْقَاءٌ سے امر کا صیغہ واحد مؤنث حاضر + ضمیر واحد مذکر غائب ۲۰ ۲۷

اَلْقٰهَا۔ اس کو ڈالا۔ اَلْقٰی صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۶ ۲۷

اَللّٰاتِیْ۔ (وہ سب عورتیں) جو۔ جنہوں۔ اسم موصول ہے اَلَّتِیْ کی جمع۔ ۲ ۱۲ ۴ ۱۴ ۵ ۱۶ ۱۲ ۱۷ ۲۲ ۳

اَللّٰائِیْ۔ (وہ سب عورتیں) جو۔ جنہوں۔ یہ بھی اسم موصول ہے جمع مؤنث کے لئے۔ اَلَّتِیْ کی جمع۔ ۲۱ ۱۷ ۲۸ ۱۷

اَللّٰهُ۔ اللہ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ترجمان القرآن میں رقمطراز ہیں۔

"نزولِ قرآن سے پہلے عربی میں اللہ کا لفظ خدا کے لئے بطور اسم ذات کے مستعمل تھا، جیسا کہ شعراء جاہلیت کے کلام سے ظاہر ہے یعنی خدا کی تمام صفتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی تھیں یہ کسی خاص صفت کے لئے نہیں بولا جاتا تھا۔ قرآن نے بھی یہی لفظ بطور اسم ذات کے اختیار کیا اور تمام صفتوں کو اس کی طرف نسبت دی۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ (۷/۱۸۰) اور اللہ کے لئے حسن (خوبی کے نام ہیں (یعنی صفتیں) پس چاہئے کہ ان صفتوں کے ساتھ اسے پکارو۔

کیا قرآن نے یہ لفظ محض اس لئے اختیار کیا کہ لغت کی مطابقت کا مقتضا یہی تھا یا اس سے بھی زیادہ کوئی معنوی موزونیت اس میں پوشیدہ ہے۔

نوع انسانی کے دینی تصورات کا سب سے زیادہ قدیم عہد جو تاریخ کی روشنی میں آیا ہے، مظاہر فطرت کی پرستش کا عہد ہے۔ اسی پرستش نے بتدریج اصنام پرستی کی صورت اختیار کی۔ اصنام پرستی کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مختلف زبانوں میں بہت سے الفاظ دیوتاؤں کے لئے پیدا ہو گئے۔ اور جوں جوں پرستش کی نوعیت میں وسعت ہوتی گئی، الفاظ کا تنوع بھی بڑھتا گیا۔ لیکن چونکہ یہ بات انسان کی فطرت کے خلاف تھی کہ ایک ایسی ہستی کے تصور سے خالی الذہن رہے جو سب سے اعلیٰ اور سب کی پیدا کرنیوالی ہستی ہے۔ اس لئے دیوتاؤں کی پرستش کے ساتھ ایک سب سے بڑی اور سب پر حکمراں ہستی کا تصور بھی کم و بیش ہمیشہ موجود رہا۔ اور اس لئے جہاں

Marfat.com

جہاں بے شمار الفاظ دیوتاؤں اور ان کے جھوٹے معبودوں کے صفتوں کے لئے پیدا ہو گئے۔ وہاں کوئی نہ کوئی لفظ ایسا بھی ضرور مستعمل رہا جس کے ذریعہ اس ان دیکھی اور اعلیٰ ترین ہستی کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا۔

چنانچہ سامی زبانوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حروف و اصوات کی ایک خاص ترکیب ہے جو معبودیت کے معنی میں مستعمل رہی ہے۔ عبرانی سریانی، حمیری، عربی وغیرہ تمام زبانوں میں اس کا یہ لغوی خاصہ پایا جاتا ہے۔ یہ الف لام اور ہ کا مادہ ہے اور مختلف شکلوں میں مشتق ہوا ہے۔ کلدانی اور سریانی کا "الاھیا" عبرانی کا "الوہ" اور عربی کا "الٰہ" اسی سے ہے اور بلاشبہ یہی "الٰہ" ہے جو حرفِ تعریف کے اضافہ کے بعد اللہ ہو گیا ہے اور تعریف نے اسے صرف خالقِ کائنات کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

لیکن اگر اللہ "الٰہ" سے ہے تو "الٰہ" کے معنی کیا ہیں؟ علماء لغت و اشتقاق کے مختلف اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ قوی قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصل "الٰہ" ہے اور "اَلَہ" کے معنی تحیر اور درماندگی کے ہیں۔ بعضوں نے اسے "ولہ" سے ماخوذ بتلایا ہے اور اس کے معنی بھی یہی ہیں۔ پس خالقِ کائنات کے لئے یہ لفظ اس لئے اسم قرار پایا کہ اس بارے میں انسان جو کچھ جانتا اور جان سکتا ہے وہ عقل کے تحیر اور ادراک کی درماندگی کے سوا اور کچھ نہیں ہے وہ جس قدر بھی اس ذاتِ مطلق کی ہستی میں غور و خوض کرے گا اس کی عقل کی حیرانی اور درماندگی بڑھتی ہی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ معلوم کرے گا۔ اس راہ کی ابتدا بھی عجز و حیرت سے ہوتی ہے اور انتہا بھی عجز و حیرت ہی ہے

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرقِ من و تمثیل من!

اب غور کرو خدا کی ذات کے لئے انسان کی زبان سے نکلے ہوئے لفظوں میں اس سے زیادہ موزوں لفظ اور کونسا ہو سکتا ہے؟ اگر خدا کو اس کی صفتوں میں پکارتا ہے تو بلاشبہ اس کی صفتیں بے شمار ہیں لیکن اگر صفات سے الگ ہو کر اس کی ذات کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ ایک متحیر کر دینے والی ذات ہے اور جو کچھ اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے وہ عجز و درماندگی کے سوا کچھ نہیں ہے؟

Marfat.com

فرض کرو، نوعِ انسانی نے اس وقت تک خدا کی ہستی یا خلقتِ کائنات کی اصلیت کے بارے میں جو کچھ سوچا اور سمجھا ہے وہ سب کچھ سامنے رکھ کر ہم ایک موزوں سے موزوں لفظ تجویز کرنا چاہیں تو وہ کیا ہوگا؟ کیا اس سے زیادہ اور اس سے بہتر کوئی بات کہی جا سکتی ہے؟

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اس راہ میں عرفان و بصیرت کی کوئی بڑی سے بڑی بات کہی گئی تو وہ یہی تھی کہ زیادہ سے زیادہ خود فنگیوں کا اعتراف کیا گیا اور ادراک کا منتہی مرتبہ ہمیشہ یہی قرار پایا کہ ادراک کی نارسائی کا ادراک حاصل ہو جائے۔ عرفا کے دل و زبان کی صدا ہمیشہ یہی رہی کہ سبحانک زدنی فیک تحیّرًا! (یعنی خدا ایسا کر کہ تیری ہستی میں ہمارا تحیّر بڑھتا رہے؛ کیونکہ یہاں تحیر جہل کا نہیں بلکہ معرفت کا نتیجہ ہے)۔

زدنی بفرط الحب فیک تحیّرًا
وارحم حشا بلظی ھواک تسعّرا!

اور حکماء کی حکمت و دانش کا بھی فیصلہ ہمیشہ یہی رہا۔

معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

چونکہ یہ اسم خدا کے لئے بطور اسم ذات کے استعمال میں آیا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان تمام صفتوں پر حاوی ہو گیا جن کو خدا کی ذات کے لئے تصور کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم خدا کا تصور اس کی کسی صفت کے ساتھ کریں مثلاً الرب یا الرحیم کہیں تو یہ تصور صرف ایک خاص صفت ہی میں محدود ہوگا۔ یعنی ہمارے ذہن میں ایک ایسی ہستی کا تصور پیدا ہو جائے گا جس میں ربوبیت یا رحمت ہے لیکن جب ہم اللہ کا لفظ بولتے ہیں تو فوراً ہمارا ذہن ایک ایسی ہستی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو ان تمام صفات حسن و کمال سے متصف ہے۔ جو اس کی نسبت بیان کئے گئے ہیں اور جو اس میں ہونے چاہئیں۔ [1]

علامہ سید سلیمان ندوی ارض القرآن میں لکھتے ہیں "مستشرقین یورپ نے بکمال یاقت ہم کو یہ بتانا چاہا ہے کہ اَللّٰہ اور اللّات ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں۔ اللہ مذکر دیوتا کے لئے قریش میں مستعمل تھا۔ اور اللات یعنی دیبی اس اللہ کی قریش نے

[1] ترجمان القرآن ج ۱ ص ۱۰۔ طبع دہلی اشاعت ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

تانیث بنائی تھی۔ (یہ جارج سیل مترجم قرآن، ڈیون مترجم واقدی اور مارگولیتھ مصنف محمدؐ کی تحقیق ہے دیکھو سیل کا مقدمہ اور مارگولیتھ محمدؐ صفحہ ۱۹ (حاشیہ ارض القرآن))۔ ان عقلمندوں سے پوچھنا چاہیے کہ اللہ کی تانیث عربی قواعد کے موافق اللات کیونکر ہو سکتی ہے؟ اس کی تانیث اگر ممکن ہے تو اللّٰہۃ چاہیے۔ یا الٰالِہَۃ، اللہ کی ہائے اصلی کیونکر تانیث سے ساقط ہو گئی۔ [1]

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

لفظ اللہ کے متعلق مارگولیتھ صاحب کی تحقیق کہ "یہ اصل میں قریش کے خاندانی دیوتا کا نام تھا اس لئے محمدؐ کی توحید پرستی کے یہ معنی ہیں کہ انھوں نے دوسرے قبائل کے دیوتاؤں کو مٹا کر اپنے خاندانی دیوتا کو منوایا۔" (محمد صفحہ ۱۹) یورپ کے مشرقی تبحر علمی کی شرمناک مثال ہے سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان عربی زبان میں "حقیقی خدا" کے مفہوم کے لئے کوئی لفظ موجود نہ تھا تم کہتے ہو کہ محمدؐ سے پہلے عرب میں موحدین موجود تھے بہتر ہے، لیکن کیا وہ اپنے خدا کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور لفظ پیش کرتے تھے؟ موجودہ عیسائی ادبائے عرب کے بیان کے مطابق عرب میں عیسائی شعرا بکثرت پیدا ہوئے ہیں، ہاں سچ ہے، عرب میں عیسائی شعرا ہوئے ہیں۔ لیکن کیا ان کی زبان سے لفظ اللہ تم نے نہیں سنا؟ قرآن نے اللہ تعالیٰ کی صفات خود مشرکین کے اقرار کے مطابق جو بیان کئے ہیں وہ کیا کسی دیوتا پر صادق آسکتے ہیں؟ سب سے آخر یہ کہ اللہ کی اصل تو الٰالہ ہے، الٰہ تو صرف عربی میں نہیں بلکہ تمام شامی زبانوں میں خدا تعالیٰ ہی کے لئے مستعمل ہے۔ کم از کم الوہ اور الوہیم سے تو ناواقفیت نہ ہوگی، قریش اپنے دیوتاؤں کے مجسمے بنا کر پوجا کرتے تھے، کیا اس سب سے بڑے قریشی دیوتا کا بھی کوئی مجسمہ تھا؟ [2]

۱			
ا و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷			
۲			
ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و			
ب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷	۳ ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و		
ب ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷	۴ ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و		

[1] ارض القرآن ج ۲ ص ۲۳۳ طبع معارف سنہ ۱۹۴۲ء [2] ایضاً ج ۲ ص ۲۳۴

Marfat.com

۳ — ۵ — ۶ — ۷ — ۸ — ۹ — ۱۰ — ۱۱ — ۱۲ — ۱۳ — ۱۴ — ۱۵ — ۱۶ — ۱۷ — ۱۸ — ۱۹ — ۲۰ — ۲۱ — ۲۲ — ۲۳ — ۲۴ — ۲۵ — ۲۶ — ۲۷ — ۲۸ — ۲۹ — ۳۰

اَللّٰھُمَّ - یا اللہ، اے اللہ، اہم راغب لکھتے ہیں "نحویوں کا اَللّٰھُمَّ کے بارے میں اختلاف ہے خلیل اور سیبویہ کہتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ کے معنی یا اللہ کے ہیں۔ میم مشدّدہ یا حرف ندا کے عوض میں آیا ہے۔ فرّاء کا بیان ہے کہ یہ اصل میں یا اللہ اُمَّ بخیر تھا۔ کثرتِ استعمال کی بنا پر حرفِ ندا اور اُمَّ کی

Marfat.com

ہمزہ حذف ہو کر اَللّٰھُمَّ بن گیا۔ اس کی نظیر ھَلُمَّ ہے کہ دراصل ھَلْ کے ساتھ اس میں اُمَّ کو منضم کر دیا گیا ہے۔ پہلے خیال کے قائلین فرّاء کی تردید میں جس ذیل وجوہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) اگر فرّاء کا خیال درست ہوتا تو اَللّٰھُمَّ افعل کذا کا استعمال بغیر حرف عطف کے صحیح نہ ہوتا کیونکہ اس صورت میں اس کی اصل یہ ہوتی یا اللہ اُمنا و اغفر لنا۔ حالانکہ ہم کسی شخص کو بھی نہیں پاتے کہ جو اس حرفِ عطف کو ذکر کرتا ہو۔

(۲) زجاج کی اس سلسلہ میں دلیل یہ ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر اصل کے اعتبار سے اَللّٰھُمَّ اُمَّ کہنا بھی روا ہوتا۔ جیسے وَیْلُمَّ کہ جب اصل کے اعتبار سے بولتے ہیں تو وَیْلٌ اُمِّہٖ کہتے ہیں۔

(۳) اگر فرّاء کا بیان صحیح ہے تو حرفِ ندا محذوف ماننا پڑیگا۔ پس اس اعتبار سے یا اللّٰھم کہنا روا ہونا چاہئے تھا۔ اور صرف روا ہی نہیں بلکہ جس طرح یا اللہ اغفر لی کہا جاتا ہے اسی طرح ہمارے خیال میں یہاں حرفِ ندا کا لازم ہونا واجب تھا حالانکہ ایسا نہیں

فرّاء ان وجوہ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی وجہ تو یوں ضعیف ہے کہ یا اللہ امنا کے معنی ہوئے یا اللہ اقصد (لے اللہ تو ارادہ فرما) پس اگر واغفر کہا جائیگا تو اس صورت میں معطوف معطوف علیہ کے مغائر ہوگا اور ایک کی بجائے دو سوال ہونگے۔ اول اُمنّا (تو ہمارے لئے ارادہ فرما) دوسرے وَاغْفِرْ لَنَا (ہماری مغفرت کر) لیکن حرفِ عطف کے حذف کرنے کی صورت میں اِغْفِرْ لَنَا آمَنَّا کی تفسیر ہوگا۔ تو اس صورت میں دونوں سوالوں کا مطلوب واحد ہوگا۔ اور زیادہ تاکید ہوگی۔ اس قسم کی نظائر خود قرآن میں بہت سی موجود ہیں۔ دوسری وجہ یوں ضعیف ہے کہ اس کی اصل ہمارے نزدیک یا اللہ اُمَنَّا ہے اور اس کے متعلق جوازِ تکلم کا کون منکر ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جہاں فرع کو اصل کے قائم مقام کرنا روا نہیں۔ غور کیجئے سیبویہ اور خلیل کا یہ مذہب ہے کہ مَا اَکْرَمَہٗ کے معنی اَیُّ شَیْءٍ اَکْرَمَہٗ کے ہیں مگر کبھی تعجب کے موقع پر یہ کلام جس کو وہ اصل قرار دیتے ہیں استعمال نہیں کیا جاتا۔ پس ایسے ہی یہاں بھی سمجھ لینا چاہئے۔ تیسری وجہ

Marfat.com

کا جواب یہ ہے کہ یہ کس نے تمہارے لئے تسلیم کر لیا کہ یا اللھم کہنا روا نہیں چنانچہ فرّاء نے یہ شعر سند میں پیش کیا ہے۔

وما علیک ان تقولی کلما
سبحت او صلیت یا اللھم

رہا بصرہ والوں کا یہ دعویٰ کہ یہ شعر غیر معروف ہے تو اس کا حاصل تکذیبِ نقل ہے اور اگر اس کا دروازہ کھول دیا گیا تو پھر لغت اور نحو کی کوئی چیز بھی اعتراض سے نہیں بچ سکتی۔ رہا یہ کہنا کہ حرفِ ندا کا لازمی ہونا واجب تھا تو اس کا جواب ہے کہ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے آیتِ شریفہ یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا (اے یوسفؑ اے سچے ہم کو حکم دے) میں۔ پس یہ بات کیا بعید ہے کہ یا ہم اس سلسلہ میں مخصوص ہو کہ یہاں اس قسم کا حذف لازم مانا جائے۔

فرّاء نے بصرہ والوں پر اس سلسلہ میں جو اعتراض کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر میم کو حرفِ ندا کا قائم مقام مانا جائے تو ندا کو منادی سے دو خرمانا پڑے گا۔ حالانکہ یہ قطعاً ناجائز ہے۔ چنانچہ اللہ یا کہنا قطعاً روا نہیں حالانکہ ان کے اصول پر جائز ہونا چاہئے تھا۔

(۲) اگر یہ حرف صرف ندا کا قائم مقام ہو سکتا ہے تو اور اسما میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جیسے یا زید یا بکر کہنا روا ہے۔ ایسے ہی زیدم اور بکرم کہنا بھی روا ہوتا۔

(۳) میم اگر حرفِ ندا کے عوض آیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کو حرفِ ندا کے ساتھ جمع نہیں ہونا چاہئے تھا حالانکہ جو شعر روایت کیا اس میں یہ بات موجود ہے

(۴) ہم اہلِ عرب کو نہیں پاتے کہ وہ اسما تامہ میں اس میم کو اس لئے زیادہ کرتے ہوں تاکہ وہ بعض ان حروف کے معنی کا فائدہ دے جو کسی کلمہ پر داخل ہوں اور اس کے مبائن ہوں۔ پس صرف اسی ایک لفظ میں یہ طریقہ اختیار کرنا لغت میں استقرارِ عام کے برخلاف حکم لگانا ہے جو سرے سے ناجائز ہے[1]

قاضی شوکانی نے تصریح کی ہے کہ اہلِ بصرہ کے نزدیک اَللّٰھُمَّ کی ھاء میں جو ضمہ ہے وہ

[1] تفسیر کبیر ج ۲ ص ۲۲۳ و ۲۲۴ طبع مصر حسینہ مصریہ۔

Marfat.com

اسم منادیٰ مفرد کا ہے۔ اور اہلِ کوفہ کے نزدیک وہی ضمہ ہے جو اُمِّنَا میں تھا جب ہمزہ حذف ہوئی تو اس کی حرکت منتقل ہوگئی۔ [1] پ ۱۱/۵

پ ۹/۱۰ پ ۱۱/۹ پ ۱۳/۲

الٓمٓ - الف۔ لام۔ میم۔ حروف مقطعات ہیں۔ (دیکھو الٓر) پ ۱/۱ پ ۳/۹ پ ۲۰/۱۳ پ ۲۱/۱۰ و ۱۳ و ۱۴

الٓمٓرٰ - الف۔ لام۔ میم۔ را۔ حروف مقطعات ہیں (دیکھو الٓر) پ ۱۳/۷

الٓمٓصٓ - الف۔ لام۔ میم۔ صاد۔ حروف مقطعات ہیں (دیکھو الٓر) پ ۸/۹

اَلَنَّا ہم نے نرم کر دیا۔ اِلَانَۃٌ سے جس کے معنی نرم کردینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۲۲/۸

اَلْوَاحٌ - تختیاں۔ تختے۔ لَوْحٌ کی جمع جس کے معنی تختی اور تختے کے ہیں پ ۹/۸ و ۹ پ ۲۷/۸

اَلْوَانُكُمْ - تمہاری رنگتیں۔ تمہارے رنگ۔ اَلْوَانٌ لَوْنٌ کی جمع جس کے معنی رنگ کے ہیں۔ اَلْوَانِ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۲۱/۹

اَلْوَانُهٗ - اس کے رنگ۔ اس کی رنگتیں۔ اَلْوَانُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ ۱۴/۸ و ۱۵ پ ۲۲/۱۶ پ ۲۲/۱۶

اَلْوَانُهَا - اس کے رنگ۔ اس کی رنگتیں۔ اَلْوَانُ مضاف۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ ۲۲/۱۶

اُلُوْفٌ - ہزاروں۔ اَلْفٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اَلْفٌ) پ ۲/۱۶

اِلٰهٌ - معبود۔ بروزن فِعَالٌ بمعنی اسم مفعول مَاْلُوْہٌ ہے۔ ہر قوم کے نزدیک جس کی بندگی کی جائے وہ الٰہ ہے خواہ معبود برحق ہو یا معبود باطل۔ (ملاحظہ ہو اللہ) پ ۱/۱۶ پ ۲/۴ پ ۳/۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ پ ۵/۸ پ ۶/۳ و ۱۴

پ ۷/۸ و ۱۱ و ۱۹ پ ۸/۱۵ و ۱۹ و ۱۷ و ۱۸ پ ۹/۱۰ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۱/۵ و ۱۴

پ ۱۲/۲ و ۵ و ۶ و ۸ پ ۱۳/۱۰ و ۱۹ پ ۱۴/۷ و ۹ و ۱۳ پ ۱۶/۲ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۴

پ ۱۷/۲ و ۶ و ۷ و ۱۲ پ ۱۸/۲ و ۵ و ۶ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۰/۱ و ۷ و ۱۱ و ۱۳

پ ۲۳/۱۲ پ ۲۳/۹ و ۱۳ و ۱۵ پ ۲۴/۲ و ۹ و ۱۳ و ۱۵ پ ۲۵/۱۳ و ۱۴ پ ۲۶/۹

پ ۲۷/۳ پ ۲۸/۹ و ۱۹ پ ۲۹/۱۳ **اِلٰهًا** پ ۱/۱۸ پ ۹/۹ پ ۱۰/۱۱

پ ۱۴/۹ پ ۱۵/۲ و ۴ و ۱۳ پ ۱۸/۹ پ ۱۹/۲ و ۹ و ۱۵ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۳/۱۰ پ ۲۵/۱۹

پ ۲۶/۱۲

---

[1] فتح القدیر شوکانی ج ۱ ص ۲۹۸ و ۲۹۹ طبع مصر ۱۳۴۹ھ

اَلْاِلٰهَۃ۔ بہت سے معبود۔ اِلٰہٌ کی جمع۔ پ ۷ ع ۸ پ ۹ ع ۶ پ ۱۵ ع ۵ و ۱۴ پ ۱۶ ع ۸ پ ۱۷ ع ۲ و ۴ و ۷ پ ۱۸ ع ۱۶ پ ۲۳ ع ۱ و ۴ و ۷ و ۱۰ پ ۲۵ ع ۱۰ پ ۲۶ ع ۱

اِلٰهَتُكَ۔ تیرے معبود۔ اَلْاِلٰهَۃ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۹ ع ۵

اِلٰهَتُكُمْ۔ تمہارے معبود۔ اَلْاِلٰهَۃ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۷ ع ۵ و ۲ پ ۱۳ ع ۱۰ پ ۲۹ ع ۱۰

اِلٰهَتِنَا۔ ہمارے معبود۔ اَلْاِلٰهَۃ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۷ ع ۲ پ ۲۳ ع ۶ پ ۲۵ ع ۱۲ پ ۲۶ ع ۲

اِلٰهَتُهُمْ۔ ان کے معبود۔ اَلْاِلٰهَۃ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۲ ع ۹ پ ۲۳ ع ۴

اِلٰهِيْ۔ میرے معبود۔ اَلْاِلٰهَۃ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ ۱۶ ع ۹

اِلٰهَكَ۔ تیرا معبود۔ اِلٰہٌ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۱ ع ۱۹ پ ۱۶ ع ۱۳

اِلٰهُكُمْ۔ تمہارا معبود۔ اِلٰہ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۲ ع ۳ پ ۳ ع ۹ پ ۱۶ ع ۲ و ۱۳ و ۱۴ پ ۱۷ ع ۷ و ۱۲ پ ۲۱ ع ۱ پ ۲۳ ع ۵ پ ۲۴ ع ۱۵

اَلْهَمَهَا۔ اس کو سمجھ دی۔ اس کو القا کیا۔ اَلْهَمَ اِلْهَامٌ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کے دل میں ڈالدینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اِلْهَام لَهْمٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نگلنے کے ہیں چونکہ الہام میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل میں ایک بات اتاری جاتی ہے، اس واسطے اس کا نام الہام ہوا۔ پ ۳۰ ع ۱۲

اَلْهٰنَا۔ ہمارا معبود۔ اِلٰہٌ مضاف۔ نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۹ ع ۱۲

اَلْهٰهُ۔ اس کا معبود۔ اِلٰہ مضاف هُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۹ ع ۲ پ ۲۵ ع ۱۹

اَلْهٰكُمْ۔ تم کو غفلت میں رکھا۔ اَلْهٰى اِلْهَاءٌ سے جس کے معنی زیادہ ضروری چیز سے غافل رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۳۰ ع ۱

اِلٰهَيْنِ۔ دو معبود۔ اِلٰہٌ کا تثنیہ پ ۱۳ ع ۱۲

اِلٰى۔ تک۔ طرف۔ ساتھ۔ میں لئے۔ حروف جر میں سے ہے۔ جہات ششگانہ میں کسی چیز کی انتہا کی حد بتانے کے لئے آتا ہے خواہ زمانہ اور وقت کی انتہا بتائے

Marfat.com

جیسے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (پھر روزہ کو رات تک پورا کرو) یا جگہ اور مقام کی جیسے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک) اور جب ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا ہو تو معیت کے معنی دیتا ہے جیسے وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ (اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ) اور جب اس کا مجرور فعل تعجب یا اسم تفضیل کے بعد محبت یا بغض کے معنی کا فائدہ دے تو یہ بیانیہ ہوتا ہے یعنی اپنے مجرور کی فاعلیت کو بیان کرتا ہے جیسے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ (اے رب مجھکو قید پسند ہے) اور کبھی لام جر کے مرادف ہوتا ہے جیسے وَالْاَمْرُ اِلَیْکَ (اور کام تیرے اختیار میں ہے) اور کبھی فِیْ کے معنی بھی دیتا ہے جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (بیشک تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن) اور جب زائدہ ہوتا ہے تو تاکید کے لئے آتا ہے جیسے فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ (سو کر بعضے لوگوں کے دل کہ مائل ہوں ان کی طرف)

Marfat.com

۲۸
۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰

۲۹
۲ و ۳ و ۴ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و ۲۱

۳۰
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۹ و ۲۱

اِلَیَّ - میری طرف مجھ تک، اِلٰی حرفِ جار ی ضمیر واحد متکلم مجرور ۳/۱۴ ۔ ۶/۹ ۔ ۷/۸ و ۱۱ و ۱۷ ۔ ۸/۵ ۔ ۹/۱۴ ۔ ۱۱/۷ و ۱۳ ۔ ۱۲/۱۴ ۔ ۱۶/۳ ۔ ۱۷/۴ و ۱۳ ۔ ۱۹/۱۴ ۔ ۲۰/۶ و ۱۳ ۔ ۲۱/۱۱ ۔ ۲۲/۱۲ ۔ ۲۲/۱۴ ۔ ۲۴/۱۵ ۔ ۲۵/۱۴ ۔ ۲۶/۱ ۔ ۲۹/۱۱

اِلْیَاس - نام ہے ایک پیغمبر جلیل القدر اور اللہ کے رسول کا۔ عام طور پر مفسرین اور مورخین آپ کو انبیاء بنی اسرائیل میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ الیاس حضرت ادریسؑ ہی ہیں [۱] حضرت ابن مسعود کی اس تفسیر سے ہو سکتا ہے کہ ان دو ناموں میں سے ایک آپ کا اصلی نام ہو اور دوسرا لقب۔ لیکن اگر مشہور نبی حضرت ادریس علیہ السلام مراد ہیں تو اول تو یہ کہ قرآن مجید نے جس انداز سے ان دونوں بزرگوں کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کیا ہے اس کے بظاہر یہ بالکل خلاف معلوم ہوتا ہے۔ نیز سورۂ انعام کی اس آیت کے اعتبار سے بھی اس کی صحت دشوار ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ	اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے
اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ	ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ	پر دی تھی۔ ہم جس کے مرتبے
اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ	بلند کرنا چاہیں بلند کر دیتے
عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا	ہیں۔ یقیناً تمہارا پروردگار
لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	حکمت والا علم رکھنے والا ہے
كُلًّا هَدَيْنَا ۚ	اور بخشا ہم نے ابراہیم کو اسحٰق
وَنُوْحًا هَدَيْنَا	اور یعقوب۔ سب کو ہم نے
مِنْ قَبْلُ ۚ وَمِنْ	ہدایت دی اور ان سب سے
ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ	پہلے نوح کو ہدایت دی اور
سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ	اس کی اولاد میں سے داؤد،
يُوْسُفَ وَمُوْسٰى	سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ
هٰرُوْنَ ۚ وَكَذٰلِكَ	اور ہارون کو بھی اور ہم اسی
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝	طرح بدلہ دیا کرتے ہیں نیک کام
زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى	کرنے والوں کو۔ اور زکریا، یحییٰ

[۱] اس روایت کی اسناد حسن ہے ملاحظہ ہو قسطلانی شرح صحیح بخاری ج ۵ ص ۳۳ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

عیسیٰ والیاس کل سے صالح انسانوں میں سے تھے نیز اسمٰعیل الیسع، یونس اور لوط کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والوں پر۔

آیت مذکورہ میں وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ کی ضمیر یا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف راجع ہوگی کیونکہ آپ ہی کا بیان ہو رہا ہے یا حضرت نوح علیہ السلام کی طرف کہ قریب میں آپ کا ذکر آچکا ہے اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت یونس اور لوط علیہما السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے نہیں ہیں۔ بہرصورت قرآن مجید حضرت الیاس علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت نوح علیہ السلام کی ذریت میں شمار کرتا ہے۔ حالانکہ حضرت ادریس علیہ السلام کا عہد عام مورخین اور مفسرین کی تصریح کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام سے بہت پہلے ہے۔ چنانچہ مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ

کانت فیما بین نوح وادریس الف سنة[1]

حضرت نوح اور حضرت ادریس کے زمانہ میں ایک ہزار سال کا فرق ہے۔

لیکن امام بخاری نے جامع صحیح میں خود حضرت ابن عباس کا بھی تعلیقاً وہی بیان نقل کیا ہے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جس روایت کا امام بخاری نے حوالہ دیا ہے گو اس کی سند ضعیف ہے[2]۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ حضرت ابن عباس کی جس روایت کو حاکم نے ذکر کیا ہے اس سے یہ ہرگز پتہ نہیں چلتا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا عہد حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہے بلکہ حضرت نوح علیہ السلام کا پہلے نام لینا اس بات کا قرینہ بن سکتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ پہلے ہو۔ چنانچہ حافظ ابوبکر بن العربی جو اپنے عہد کے نامور اور مستند ترین علماء میں سے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اسی روایت سے جس کا امام بخاری نے

[1] مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۴۰ طبع دائرۃ المعارف سنہ ۱۳۳۴ھ [2] ملاحظہ ہو قسطلانی ج ۵ ص ۳۳۰۔

Marfat.com

تعلیقاً ذکر کیا ہے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے اجداد میں سے نہیں بلکہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے کیونکہ حضرت الیاس علیہ السلام کے متعلق وارد ہے کہ آپ اسرائیلی ہیں۔ وہ اس سلسلہ میں شبِ معراج کی مشہور حدیث بھی پیش کرتے ہیں جس میں حضرت ادریس علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحباً بالنبی الصالح والاخ الصالح کے الفاظ سے خطاب کیا ہے یعنی آپ کا خیر مقدم نبی صالح اور برادر صالح کہتے ہوئے کیا۔ حالانکہ اگر ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے اجداد میں سے ہوتے تو حضرت آدم و حضرت ابراہیم علیہما السلام کی طرح وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال الابن الصالح (نیک بیٹے) کے الفاظ سے کرتے۔[1]

لیکن حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں رقمطراز ہیں کہ ہوسکتا ہے راوی نے اچھی طرح الفاظ کو محفوظ نہ رکھا ہو یا حضرت ادریس علیہ السلام نے بر سبیل تواضع اپنے پدری انتساب کو ذکر نہ کیا ہو۔[2]

تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت ادریس اور حضرت الیاس کی شخصیتوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے پر بجز اس کے کہ قرآنِ مجید نے ان کا تذکرہ جدا جدا ناموں سے کیا ہے اور کوئی چیز دلیل کے طور پر نہیں پیش کی جاسکتی۔ اور یہ دلیل خود اپنی جگہ پر ایسی نہیں جس سے اس بحث کا کوئی قطعی فیصلہ ہوسکے۔ رہے عام مورخین کے اس سلسلہ میں بیانات سو وہ تمام تر اسرائیلیات سے ماخوذ ہیں۔ جن کی صحت خود اپنی جگہ پر محل بحث ہے۔

ایک روایت میں مرفوعاً بھی مذکور ہے کہ خضر ہی الیاس ہیں۔ ابن مردویہ نے تفسیر سورہ انعام میں اس کو روایت کیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ میں اس کی پوری اسناد نقل کی ہے اور گو کسی راوی پر جرح تو نہیں ذکر کی مگر اس کو نہایت ہی غریب کہا ہے۔[3]

قرآن مجید کا مقصد چونکہ ایام اللہ یعنی قصص کے بیان کرنے سے تذکیر و موعظت ہے اس لئے وہ اسی حد تک کسی واقعہ کا ذکر کرتا ہے جس حد تک

[1] عینی شرح بخاری ج ۱۵ ص ۲۷۔ طبع مصر۔ [2] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۰۰ طبع مصر ۱۳۴۸ھ [3] الاصابہ ج ۱ ص ۶۳ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

کہ وہ زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ اور انسان کی فلاح وصلاح میں کام آسکے۔ رہا واقعہ کی جزئیات کا استقصا یا تاریخ نگاری تو یہ قرآن مجید کے موضوع سے علیحدہ ہے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے تذکرہ میں بھی قرآن مجید نے آپ کی زندگی کے اسی پہلو کو نمایاں کیا ہے جو نوع انسانی کے لئے نشانِ راہ کا کام دے سکے۔ چنانچہ سورہ انعام میں آپ کے متعلق ہدایت وصلاح کا ذکر ہے اور الصافات میں آپ کا اپنی قوم کو دعوتِ حق دینا بعل کی پرستش پر سرزنش کرنا اور بحز اللہ کے چند مخلص بندوں کے پوری قوم کا آپ کو جھٹلانے کا بیان ہے۔ شارح وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انبیا علیہم السلام کے واقعات وسوانح کے بیان میں اسی چیز کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے جو کچھ اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کسی صحیح حدیث میں اس سے زیادہ مذکور نہیں۔ اس لئے حضرت الیاس علیہ السلام کے متعلق جو کچھ بھی تاریخ وقصص کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے وہ یا اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہے جن کی نہ تصدیق کی جا سکتی ہے نہ تکذیب بلکہ بظاہر صحت سے دور ہی معلوم ہوتی ہیں۔ یا قصہ گو واعظین اور مورخین کے طبع زاد افسانے ہیں۔ جو انھوں نے اعجوبہ گوئی کی دُھن میں عوام کو خوش کرنے کے لئے بیان کر ڈالے۔ چنانچہ حضرت الیاس کی حیات جاوید اور ہر سال موسم حج میں آپ کی حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیسع علیہ السلام سے ملاقات اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خضر یا حضرت الیاس کا آکر اہل بیت نبوی کی تعزیت کرنا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں آپ سے ملنا یہ سب خود ساختہ حکایات ہیں حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے تذکرہ میں ان روایات کو بیان کر کے ایک ایک کی تنقید کی ہے تعجب ہے کہ اس قسم کی ایک روایت مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جب ہم منزل پر فروکش ہوئے تو وادی میں کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ المغفورۃ

Marfat.com

المثاب لها اے اللہ مجھے محمد کی امت میں قرار دے کہ جس امت پر رحم کیا گیا ہے۔ جس کی مغفرت کی گئی اور جس کو اجر دیا گیا ہے) انس کا بیان ہے کہ میں وادی پر آیا تو میں نے ایسے شخص کو پایا جس کا قد تین سو گز سے بھی زیادہ تھا۔ اس شخص نے مجھ سے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریافت کیا وہ کہاں ہیں۔ میں نے کہا وہ یہ رہے آپ کی آواز سن رہے ہیں۔ کہنے لگے تم جا کر ان سے میرا سلام کہو اور یہ کہو کہ آپ کا بھائی الیاس آپ کو سلام کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر آپ کو اطلاع دی اور آپ نے ان سے آکر ملاقات کی معانقہ کیا پھر دونوں بیٹھکر باتیں کرنے لگے۔ حضرت الیاس نے کہا یا رسول اللہ میں ہر سال میں ایک دن کھاتا ہوں اور آج میرے افطار کا دن ہے لہذا میں اور آپ ساتھ مل کر کھائیں گے۔ چنانچہ ان دونوں پر آسمان سے ایک دسترخوان نازل ہوا جس میں روٹی مچھلی اور کرفس (ایک ترکاری کا نام ہے) تھی۔ ان دونوں نے خود بھی کھایا اور مجھ کو بھی کھلایا پھر ہم سب نے ملکر عصر کی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وداع کہا تو میں نے دیکھا کہ آپ ابر پر سوار ہوکر آسمان کی جانب روانہ ہوگئے۔ حاکم نے اس روایت کو نقل کرکے لکھا ہے کہ۔

هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور بخاری مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

لیکن حافظ شمس الدین ذہبی تلخیص المستدرک میں اس روایت کو نقل کرکے لکھتے ہیں۔

قلت بل موضوع قبحه الله من وضعه وما كنت احسب ولا اجوزان الجهل يبلغ بالحاكم الى ان يصحح هذا واسناده حدثنا احمد بن سعيد المعدانى بخارا حدثنا عبد الله بن محمود ثنا عمران بن سيار ثنا احمد بن عبد الله وسند على عبارت میں مذکور ہے

میں کہتا ہوں بلکہ موضوع ہے اللہ تعالیٰ اس کو وضع کرنے والے کا برا کرے۔ میرے گمان میں بھی نہ تھا اور نہ میں سمجھتا تھا کہ حاکم کو جہالت یہاں تک پہنچا دیگی کہ وہ اس کی تصحیح کردیں گے حالانکہ اس کی سند ہے

Marfat.com

ابرق ثم یزید البلوی فاما هذا افتراه واما ابن ابن سیاو۔ [1]

پس یا تو یزید بلوی نے یہ افترا کیا ہے یا ابن سیار نے۔

واضح رہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے بارے میں مستشرقین یورپ کا سرمایہ تحقیق تمام تر یہی من گھڑت افسانے ہیں جن کے خود ساختہ اور جعلی ہونے کے متعلق ہمارے محدثین شکر اللہ مساعیہم صدیوں پہلے تصریح کر چکے ہیں مگر موجودہ مستشرقین جب اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو ان ہی افسانوں کو حقایق و واقعات کی شکل میں پیش کرنے کی سعی نامحمود کرتے ہیں چنانچہ مسٹر وینسنک نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں حضرت الیاس علیہ السلام کے مقالہ میں یہی داد تحقیق دی ہے۔

پ ۲۳ ع ۸

اٰلِ یَاسِیْنَ۔ الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ الیاس دراصل عجمی نام ہے اور عجمی ناموں کے بولنے میں اہل عرب بڑی تبدیلی سے کام لیتے ہیں اور ان کا تلفظ مختلف طریقوں پر کرتے ہیں۔ چنانچہ اسمٰعیل بھی کہتے ہیں اور اسمٰعین بھی۔ میکال بھی بولتے ہیں اور میکائیل و میکائین بھی ابراہیم بھی کہا جاتا ہے اور ابراہم و ابراہام بھی۔ اسی طرح اسرائیل اور اسرائین، طور سینا اور طور سینین وغیرہ۔ عرب کا یہ قاعدہ ہے کہ بعض اوقات وہ قوم کے بڑے اور بزرگ شخص کے نام سے پوری قوم کو موسوم کر دیتے ہیں چنانچہ مہلبین یا مہالبہ ایک پوری قوم کا نام ہے گویا ان میں ہر شخص کا نام مہلب ہے۔ اسی پر قیاس کر کے بعض لوگوں نے الیاسین کو الیاس کی جمع بنا لیا ہے اور اس سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام کے متبعین کو لیا ہے۔ بعض الیاسی کی جمع کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جمع کی حالت میں جس طرح اشعرین اور اعجمین میں یاء نسبت گر گئی ہے اس میں بھی ساقط ہو گئی لیکن یہ دونوں توجیہیں خواہ مخواہ کا تکلف ہیں۔ ال یاسین کے بارے میں ان کے اصول نحو و عربیت پر صحیح اترنے میں خود علماء فن کو کلام ہے۔ بعض لوگوں نے اٰلِ یَاسِیْنَ اور اٰلْیَاسِیْنَ بھی پڑھا ہے لیکن سب قراتوں پر

[1] مستدرک حاکم مع تلخیص ذہبی ج ۲ ص ۶۱۱ طبع دائرۃ المعارف سنہ ۱۳۴۱ھ

Marfat.com

حضرت الیاس علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ کلبی نے آل یاسین کے معنی آلِ محمد کے بتلائے ہیں لیکن علامہ واحدی کا بیان ہے۔

وھذا بعید لان ما بعدہ من الکلام وما قبلہ لا یدل علیہ[1] یہ بعید معنی ہیں کیونکہ کلام کا اگلا پچھلا حصہ اس کو نہیں بتلاتا۔

اسی طرح علامہ محمود آلوسی نے تصریح کی ہے کہ اس قسم کے معانی کی صحت سے سیاق سباق انکار کرتے ہیں[2]

مشرو مینسک کی رائے میں العیاذ باللہ محض ضرورت سجع اور قافیہ کی رعایت کے خیال سے الیاس کو الٰ یاسینَ بنا دیا گیا جس کی وجہ سے مفسرین کو اس کی تشریح میں بڑی دقتیں پیش آئیں[3] غور فرمائیے جب الیاس کے بارے میں دونوں لغتیں موجود ہیں اور اہل عرب دونوں طرح اس کو بولتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق تحریف کا دعوی کرنا علمی بددیانتی کی کیسی شرمناک مثال ہے۔ ایک تمیمی شاعر کا شعر ہے۔

یقول رب السوق لما جئتنا
ھذا ورب البیت اسرائینا

دوسرا شاعر کہتا ہے۔

قالت وکنت رجلا فطینا
ھذا لعمر اللہ اسرائینا

ان دونوں شعروں میں اسرائیل کو اسرائین کہا گیا ہے۔ ۱۲

اَلْیَسَعَ علیہ السلام۔ کہتے ہیں کہ آپ حضرت الیاس علیہ السلام کے خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ الیسع حضرت الیاس یا حضرت خضر کا نام ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح یہ جو بعض روایات میں مذکور ہے کہ حضرت خضر تری پر مقرر ہیں اور حضرت الیسع خشکی پر اور دونوں ہر شب میں سد سکندری پر ملاقات کرتے ہیں یا حضرت الیاس اور حضرت الیسع ہر سال موسم حج میں اکٹھے ہوتے اور زمزم پیتے

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۳۹۸ طبع مصر ۱۳۵۰ھ [2] روح المعانی ج ۲۳ ص ۱۲۹ طبع مصر
[3] ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مقالہ (الیاس)

Marfat.com

ہیں محض جعلی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں پ ۱۲ ع ۱۹

اِلَیْکَ ۔ تیری طرف۔ تجھ تک۔ اِلیٰ حرفِ جر کَ

ضمیر واحد مذکر حاضر مجرور ۱ ۲ ۳ ۸ ۱۳ ۲۴

۵ ۶ ۷ ۹ ۱۳ ۲ ۱۱ ۱۳ ۱۴ ۱۹ ۷ ۱۴

۱۳ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۶ ۲ ۳ ۷ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱۳ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۶ ۱۸ ۲ ۳ ۵ ۷ ۹ ۱۰ ۱۲ ۱۵ ۱۸

۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۸ ۲۲ ۳ ۵ ۸ ۹ ۱۰ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۲ ۱۵

۱۴ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۳ ۲ ۳ ۶ ۷ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۷ ۲۰

۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۱ ۲ ۳ ۵ ۶ ۱۰ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۷ ۱۸ ۲۰

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴

اِلَیْکِ ۔ تیری طرف۔ تجھ (عورت) تک اِلیٰ حرفِ جار کِ ضمیر واحد مونث حاضر مجرور

اِلَیْکُمْ ۔ تمہاری طرف۔ تم تک۔ اِلیٰ حرفِ جار کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور

اِلَیْہِ ۔ اس کی طرف۔ اس تک۔ اِلیٰ حرفِ جار ہِ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور

اِلَیْکُمَا ۔ تم دونوں تک۔ تم دونوں کی طرف اِلیٰ حرف جر کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر مجرور

اَلِیْمٌ ۔ دردناک۔ دکھ دینے والا۔ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے

اِلَیْنَا ۔ ہماری طرف۔ ہم تک۔ اِلیٰ حرفِ جار نَا ضمیر جمع متکلم مجرور

اِلَیْہَا ۔ اس۔ (عورت) کی طرف۔ اس تک اِلیٰ

Marfat.com

حرف جار۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور

۹/۱۴ ۱۶/۵ ۲۱/۴ ۲۸/۱۲

اِلَيْهِمْ ۔ ان تک۔ ان کی طرف۔ اِلٰی حرفِ جار

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور ۲/۱۶ ۴/۱۱ و ۱۲ ۶/۳ و ۱۲

۸/۱ و ۸ ۱۰/۳ و ۷ ۱۱/۱ و ۳ و ۷ ۱۳/۲ ۲۳/۲ و ۶ و ۱۵ و ۱۸ و ۱۹

۱۴/۱۲ و ۱۸ ۱۵/۸ ۱۶/۳ و ۱۲ ۱۷/۱ و ۵ ۱۹/۱۷ و ۱۸ ۲۳/۱۱ و ۱۹

۲۴/۱۳ ۲۶/۱۹ ۲۸/۳ و ۷ و ۸

اِلَيْهِنَّ ۔ ان کی طرف۔ اِلٰی حرفِ جار۔ هُنَّ

ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور۔ ۱۲/۱۴

فصل المیم

اُمّ ۔ ماں۔ خواہ قریبی ماں ہو یعنی حقیقی والدہ یا دادی کی ہو یعنی نانی پرنانی وغیرہ سب کو عربی میں ام کہتے ہیں۔ یہانتک کہ حضرت حوا علیہا السلام تک کو ام کہا جاتا ہے اور اسی کا اثر ہے کہ آج بھی ہم اپنی زبان میں حضرت آدم علیہ السلام کو باوا آدم اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو ماں حوا کہتے ہیں۔ کسی شے کی اصل یا اس کی تربیت و اصلاح کے ذریعہ اور سبب کے لئے بھی ام کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے

خلیل نے تصریح کی ہے کہ ہر وہ شے ام کہی موسوم ہو سکتی ہے۔ جس کی طرف اس سے تمام متعلق چیزیں ملا دی جائیں۔ ۹/۸

اَمْ ۔ یا۔ خواہ۔ کیا۔ حرفِ عطف ہے۔ استفہام کے معنی دیتا ہے۔ اور کبھی بمعنی بَلْ یعنی بلکہ اور کبھی بمعنی الف استفہام آتا ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے۔ ۱/۱ و

۱/۹ و ۱۳ و ۱۶ ۲/۵ و ۱۳ ۵/۱۰ ۸/۳ ۹/۱۴ ۱۰/۸ ۱۱/۱۲

۱۱/۹ و ۱۱ ۱۲/۲ و ۱۳ ۱۳/۸ و ۱۱ ۱۴/۱۳ ۱۵/۱۳ ۱۶/۱۲ ۱۷/۲ و ۵ و ۷

۱۸/۳ و ۱۲ ۱۹/۷ و ۱۸ و ۱۹ ۲۰/۱ و ۱۳ ۲۱/۷ ۲۲/۷ و ۱۷ و ۱۸

۲۳/۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ ۲۲/۱۹ و ۲ ۲۵/۲ و ۳ و ۴ و ۸

۲۵/۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ ۲۶/۱ و ۷ و ۸ ۲۷/۳ و ۴ و ۶ و ۱۰ و ۱۵

۲۹/۳ و ۴ و ۱۱ و ۱۲ ۳۰/۴

اَمَّا ۔ لیکن۔ یا سو۔ حرفِ شرط ہے اور اکثر حالات میں تفصیل کے لئے آتا ہے اور کبھی تاکید کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ۱/۴ ۲/۹ و ۱۳ ۴/۲ ۵/۴ ۶/۴ ۸/۵

۱۲/۹ و ۱۵ ۱۳/۸ ۱۶/۱ و ۲ ۱۹/۲۰ ۲۰/۱ و ۳ ۲۱/۵ و ۱۵ ۲۲/۱۹

۲۷/۱۶ ۲۹/۵ و ۱۱ ۳۰/۳ و ۵ و ۹ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۶

اِمَّا ۔ اگر یا۔ جزا میں یہ اِنْ اور مَا سے مرکب ہے اور مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے کبھی شک کے لئے

Marfat.com

کبھی ابہام کے لئے کبھی اختیار دینے کبھی اباحت بنانے اور کبھی تفصیل بیان کرنے کے واسطے آتا ہے

پ۱ ع۱۴ پ۷ ع۱۱ پ۸ ع۴ پ۹ ع۱۴ پ۱۰ ع۲ پ۱۱ ع۱۰ پ۱۳ ع۱۲ پ۱۵ ع۲

پ۱۶ ع۲ و۵ و۸ و۱۵ و۱۶ پ۲۲ ع۱۳ و۱۹ پ۲۵ ع۱۰ پ۲۶ ع۵ پ۲۹ ع۱۹

اَمَاتَ۔ اس نے مار ڈالا۔ اس نے موت دی۔ اِمَاتَۃٌ سے جس کے معنی موت دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۲۷ ع۴

اَمَاتَہٗ۔ اس کو مردہ کیا۔ اس کو موت دی۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ۳ ع۵

اَمَّارَۃٌ۔ بڑا حکم دینے والا۔ اَمْرٌ سے۔ جس کے معنی حکم دینے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ بروزن فَعَّالَۃٌ پ۱۲

اُمُّ الْقُرٰی۔ مکہ معظمہ کا دوسرا نام ہے۔ اُمّ القریٰ کے معنی بستیوں کی اصل اور جڑ کے ہیں۔ مکہ معظمہ چونکہ ساری دنیا کا دینی مرکز ہے۔ تمام روئے زمین پر خدا کا پہلا گھر وہیں بنا۔ اور قبلۂ اول ہونے کا شرف اسی کو حاصل ہوا۔ زمانِ جاہلیت میں بھی تمام عرب کا دینی و دنیوی مرجع تھا اور آج بھی نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم اسلامی کا۔ ان وجوہ سے قرآن مجید نے مکہ معظمہ کو اُمّ القریٰ کہا ہے

پ۷ ع۲۵

اُمُّ الْکِتٰبِ۔ کتاب کی اصل۔ کتاب کی جڑ۔ لوحِ محفوظ۔ قرآن مجید بلکہ تمام آسمانی کتابوں میں دو قسم کی آیتیں ہیں۔ ایک وہ جن کے معنی بالکل صاف اور واضح ہیں یعنی ان میں لغت اور ترکیب کے اعتبار سے کسی قسم کا اجمال اور ابہام نہیں پایا جاتا اور مذہب کے عام اصول مسلمہ کے اعتبار سے ان کے معنی قطعاً متعین ہو چکے۔ دوسری وہ آیتیں جن کے معنی سمجھنے میں کچھ اشتباہ و التباس واقع ہو۔ یا تو اس وجہ سے کہ عبارت میں ابہام اور اجمال ہے یا اس وجہ سے کہ وہ کئی معنی کی محتمل ہے۔ پہلی قسم کی آیتیں محکمات اور دوسری قسم کی متشابہات کہلاتی ہیں۔ چونکہ آیاتِ محکمات درحقیقت کتاب کی ساری تعلیمات کی جڑ اور اصل ہوتی ہیں۔ اس لئے قرآن مجید نے ان کو اُمّ الکتاب کہا ہے۔ اسی طرح لوحِ محفوظ چونکہ تمام علوم کا سرچشمہ ہے اور سارے علوم و فنون اسی کی طرف منسوب ہیں اور سب اسی سے نکلے ہیں۔ بذیوجہ

Marfat.com

اس کو بھی ام الکتاب سے موسوم کیا گیا ہے ۲۲ ۱۲ ۲۵

اِمَامًا ۔ پیشوا۔ مقتدا۔ رہنما۔ بروزن فِعَالٌ اسم ہے بمعنی من یوتم بہ کے یعنی جس کا قصد کیا جائے چونکہ مقتدا اور رہنما کا قصد کیا جاتا ہے اس لئے اس کو امام کہتے ہیں۔ غرض جس کی پیروی کی جائے وہ امام ہے۔ حق میں پیروی ہو یا ناحق میں اور خواہ جس کی پیروی کی جائے وہ انسان ہو کہ اس کے قول و فعل کی اقتدا کریں یا کتاب کہ اس کے اوامر و نواہی پر عمل کیا جائے یا اور کوئی شے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے نیز جمع کے موقع پر لفظ واحد بھی مستعمل ہے ۱ ۱۵ ۲ ۱۲ ۱۹ ۲۶

اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۔ کھلا راستہ۔ کھلی اصل۔ اِمَامٌ اس کو کہتے ہیں جس کا قصد کیا جائے اور مبین کے معنی واضح اور کھلے ہوئے کے ہیں۔ چونکہ راستہ کا قصد کیا جاتا ہے اور قیامت میں صحائف اعمال کی پیروی کی جائے گی یعنی جیسا ان میں تحریر ہو گا اسی کے مطابق سزا جزا ہو گی۔ اسی طرح لوحِ محفوظ میں جو کچھ مرقوم ہوتا ہے اسی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے گویا ہر شے اپنے وجود میں اسی کی پیرو ہوتی ہے اس لئے قرآن مجید نے راستہ اور صحیفۂ اعمال یا لوحِ محفوظ کے لئے امام کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ سورہ حجر میں ارشاد ہے وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ (اور وہ دونوں (یعنی قوم لوط اور اصحاب الایکہ) کھلے راستے پر واقع ہیں) یہاں امام مبین یعنی کھلا راستہ اس قدیم شاہراہ کو کہا گیا ہے جو عرب کے جغرافیہ میں یمن سے شروع ہو کر سواحل بحر احمر کے کنارہ کنارہ حجاز و مدین سے ہوتی ہوئی خلیج عقبہ کے کنارہ سے نکل کر تیما وغیرہ کو قطع کرتی ہوئی جاتی ہے۔ تمام قدیم جغرافیوں میں اس شاہراہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ قوم ثمود، قوم لوط، قوم شعیب۔ تیما اور رقیم کی بستیاں اسی شاہراہ پر حجاز و شام کے درمیان واقع تھیں یہی وہ شاہراہ ہے جو اگلے زمانے میں ہندوستان، یمن اور مصر و شام کے سفر کا تنہا راستہ تھی۔ قریش کے تجارتی قافلہ صیف (موسم گرما) اور شتاء (موسم سرما) دونوں زمانوں میں اسی راہ سے گزرتے تھے۔ اور سورہ یٰس میں جو آیت کریمہ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ (اور ہر چیز ہم نے ایک کھلی اصل میں گن لی

Marfat.com

اس میں اہلِ بیت سے بعض مفسرین نے لوحِ محفوظ مراد لی ہے اور بعض نے صحیفہ اعمال مگر پہلا قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲ ۱۹

اَمَامَهٗ اس کے سامنے۔ اس کے آگے۔ قُدَّامَ کی طرح ہے۔ اسم بھی ہوتا ہے اور ظرف بھی ۸ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲ ۱۹

اِمَامِهِمْ ان کا پیشوا۔ ان کا سردار۔ اِمَامٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۵ ۸

اَمٰنٰتٍ امانتیں۔ اَمَانَةٌ کی جمع ۵

اَمٰنٰتِكُمْ تمہاری امانتیں۔ اَمَانَاتٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۴ ۸

اَمَانَتَهٗ اس کی امانت۔ اَمَانَةٌ مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۴ ۲

اَمٰنٰتِهِمْ ان کی امانتیں۔ اَمَانَاتٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۳ ۸

اَمَانَةَ امانت۔ آیت شریفہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ (ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑ پر پیش کیا تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اس کو اٹھا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا بے ترس اور نادان ہے) میں امانت سے تمام مفسرین کے نزدیک تکلیفِ شرعی مراد ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں رقمطراز ہیں۔

"امانت کیا ہے؟ پرائی چیز رکھنی اپنی خواہش کو روک کر آسمان زمین وغیرہ میں اپنی خواہش کچھ نہیں۔ یا ہے تو وہی ہے جس پر قائم ہیں۔ انسان میں خواہش اور ہے اور حکم خلاف اس کے۔ اس پرائی چیز (یعنی حکم) کو برخلاف اپنے جی کے تھامنا بڑا زور چاہتا ہے اس کا انجام یہ کہ منکروں کو قصور پر پکڑا جائے اور ماننے والوں کا قصور معاف کیا جائے۔ اب بھی یہی حکم ہے کسی کی امانت کوئی جان کر ضائع کر دے تو بدلہ دینا پڑے گا اور بے اختیار ضائع ہو جائے تو کچھ نہیں" ۲۳ ۲

اَمَانِيَّ جھوٹی آرزوئیں۔ خیالات کے اندازے۔

Marfat.com

امیدیں ٹھیرائی ہوں بروزن اَفْعُوْلَۃ بتشدید یاء ہے اُمْنِیَّۃٌ کی جمع۔ جس کے معنی کسی ٹھیرائی ہوئی تمنا اور اندازہ کی ہوئی چیز کے ہیں۔ بعض مفسرین نے اَمَانِیَّ کے معنی جھوٹی باتوں کے اور بعض نے بے سمجھے بوجھے پڑھ لینے کے بیان کئے ہیں چونکہ جھوٹی بات میں ایک بے حقیقت چیز کا ٹھیرانا ہوتا ہے اور بے سمجھے بوجھے پڑھنا اندازہ پر چلنا ہے اس لئے یہ دونوں معنی بھی امنیہ سے مراد ہو سکتے ہیں ۱۲

ب ۱ ع ۱۸

اَمَانِیِّکُمْ۔ تمہاری ٹھیرائی ہوئی امیدیں۔ تمہارے خیالات کے اندازے۔ اَمَانِیِّ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۱ ع ۱۵

اَمَانِیُّھُمْ۔ ان کی باندھی ہوئی آرزوئیں۔ ان کے ٹھیرائے ہوئے خیالات۔ اَمَانِیِّ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ب ۱ ع ۱۲

اِمَائِکُمْ۔ تمہاری لونڈیاں۔ اِمَاءٌ۔ اَمَۃٌ کی جمع مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۵ ع ۱۸

اَمَۃٌ۔ لونڈی۔ باندی۔ اسم ہے ۱۲

اُمَّۃٌ۔ امت، جماعت، مدت، طریقہ، دین، ہر وہ جماعت جن میں کسی قسم کا کوئی رابطۂ اشتراک موجود ہو، اسے امت کہا جاتا ہے۔ خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت کی بنا پر ہو یا جغرافیائی اور عصری وحدت کی وجہ سے۔ اور خواہ اس رابطہ میں امت کے اپنے اختیار کو دخل ہو یا نہ ہو۔ اخفش نے تصریح کی ہے کہ امت باعتبار لفظ کے واحد ہے اور باعتبار معنی کے جمع نیز حیوان کی ہر جنس ایک امت ہے[1]۔ ابن درستویہ کا بیان ہے کہ جہاں بھی امت کے معنی مدت کے ہوں گے وہاں اس کا مضاف محذوف ہوگا اور مضاف الیہ مضاف کے قائم مقام سمجھا جائیگا[2]۔ اس لحاظ سے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ (اور اگر ہم ان سے عذاب کو ایک مدت معلوم تک روکے رکھیں) اور وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ (اور اس کو مدت کے بعد یاد آیا) میں لفظ زَمَنٍ یا حِیْنٍ محذوف ہے گویا اصل میں

[1] عمدۃ القاری ج ۵ ص ۱۹۸۔ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکتب ولا نحسب

[2] ملاحظہ ہو فتح القدیر للشوکانی ج ۲ ص ۲۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

یوں تعالیٰ زمن امۃ محدودۃ اور بعد
حین امۃ زمن اور حین کو حذف کر کے مضاف
الیہ یعنی لفظ امت کو اس کا قائم مقام سمجھا گیا۔
امت کے مجازی معنی طریقہ اور دین کے
بھی آتے ہیں۔ عرب والے بولتے ہیں۔
فلان لا امۃ لہ یعنی فلاں کا
کوئی دین اور طریقہ نہیں۔[1] ۱ ۱۵ و ۱۶

۲ ۱ و ۱۰ ۳ ۲ و ۳ ۵ ۳ ۶ ۱۱ و ۱۳ ۶ ۱۹

۸ ۱۱ ۹ ۱۱ و ۱۲ ۱۰ ۷ ۱۰ ۱۱ ۱ و ۱۰ و ۱۹

۱۴ ۱۱ و ۱۸ و ۱۹ و ۱۲ ۱۵ ۶ و ۱۲ و ۴۸ ۱۸ ۳ و

۱۸ ۴ و ۱۳ ۲۰ ۳ و ۶ و ۱۰ ۲۲ ۱۵

۲۵ ۲ و ۸ و ۹ و ۴۰

اَمْتًا ۔ ٹیلا۔ اونچان۔ نشیب و فراز۔
کسی چیز کا مختلف ہونا۔ ۱۶

اِمْتَازُوْا ۔ تم الگ ہو جاؤ۔ اِمْتِیَازٌ
سے۔ جس کے معنی الگ ہونے اور
ممیز ہو جانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع
مذکر حاضر۔ ۳۶

اِمْتَحَنَ ۔ اس نے جانچ لیا۔ اِمْتِحَانٌ
سے۔ جس کے معنی آزمانے اور جانچنے کے
ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
(ملاحظہ ہو اِبْتَلٰی) ۲۶

اِمْتَحِنُوْهُنَّ ۔ ان عورتوں کو جانچ لو
اِسْتَحِنُوْا اِمْتِحَانٌ سے۔ امر کا
صیغہ جمع مذکر حاضر۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث
غائب۔ ۲۸

اَمْتِعَتِكُمْ ۔ تمہارے اسباب۔
تمہارے ساز و سامان۔ اَمْتِعَۃٌ۔ مَتَاعٌ۔
کی جمع۔ جس کے معنی ہر قسم کی چیز بست
اور مال و اسباب کے۔ جس سے انسان
اس دنیوی زندگی میں تھوڑا بہت
نفع اندوز ہو سکے۔ مضاف الکُمْ ضمیر
جمع مذکر مضاف الیہ۔ ۳۱

اُمَتِّعْكُنَّ ۔ میں تم کو کچھ فائدہ پہنچا دوں

[1] عمدۃ القاری ج ۵ ص ۴۸۔

Marfat.com

اُمَتِّعْ تَمْتِیْعٌ سے۔ جس کے معنی تھوڑا بہت فائدہ پہنچانے یا تھوڑا بہت مال اسباب دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ کُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر۔ ب ۲۱

اُمَتِّعُهٗ۔ میں اس کو کچھ نفع پہنچاؤنگا اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ب ۱ ۱۵

اُمَتُكُمْ۔ تمہارا گروہ۔ تم لوگ اُمَّةٌ مضاف۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۱۷ ۱۸

اِمْتَلَئْتِ۔ تو پُر ہوگئی۔ تو بھر گئی اِمْتِلَاءٌ سے۔ جس کے معنی پر ہونے اور بھر جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث حاضر پ ۲۶

اَمَتَّنَا۔ تونے ہم کو موت دی۔ اَمَتَّ اِمَاتَةٌ سے۔ جس کے معنی موت دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم پ ۲۴

اَمْثَال۔ مثالیں۔ مانند۔ مَثَلٌ اور مِثْلٌ کی جمع۔ جس کے معنی مانند اور نظیر کے ہیں۔ امثال القرآن یعنی قرآن مجید نے جو مثالیں اور نظیریں بیان کی ہیں یہ ایک مستقل فن ہے۔ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں پانچ چیزیں نازل ہوئی ہیں۔ حلال و حرام۔ محکم اور متشابہ۔ اور امثال۔ پس حلال پر عمل کرو۔ حرام سے بچو۔ محکم کی اتباع کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ۔ اور امثال سے عبرت پکڑو۔ [1]

[1] اتقان ج ۲ ص ۱۲۱ طبع مصر ۱۳۴۴ھ

Marfat.com

ابو عبد الرحمٰن سلمی، ابو الحسن ماوردی، اور ابن قیم کی اس موضوع پر مستقل تصانیف ہیں ۱۳ ب ۸ ع ۱۶ و ۱۹

۱۴ ب ۵ ع ۱۸ ب ۱۱ ع ۱۹ ب ۲ ع ۲۰ ب ۱۶ ع ۲۴ ب ۱۲ ع ۲۸ ب ۶

اَمْثَالُكُمْ ۔ تمہاری طرح۔ تم جیسے۔ اَمْثَالُ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ب ۷ ع ۹ ب ۱۳

۴ ب ۲۶ ب ۱۵

اَمْثَالُهَا ۔ اس جیسے۔ اَمْثَالُ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۶ ب ۲۶ ع ۵

اَمْثَالُهُمْ ۔ ان کی مثالیں۔ ان جیسے اَمْثَالُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

۵ ب ۲۹ ب ۳۰

اَمْثَلُهُمْ ۔ ان میں بہتر۔ اَمْثَلُ کے اصلی معنی تو زیادہ مشابہ کے ہیں لیکن اس کا استعمال اسی شخص کے لئے ہوتا ہے جو اچھے لوگوں کے مشابہ ہو اور اسی اعتبار سے اس کے معنی زیادہ بہتر اور زیادہ نیک کے آتے ہیں۔ ب ۱۶ ع ۱۲

اَمَدٌ ۔ مدت۔ اَمَدٌ اور اَبَدٌ دونوں قریب المعنی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ابد غیر متعین اور غیر محدود زمانہ کا نام ہے اور امد محدود مگر غیر متعین زمانہ کا۔ البتہ اَمَدًا کَذَا یعنی اتنی مدت کہہ کر اس کی تعیین کی جا سکتی ہے۔ زمان اور امد کے لفظ میں صرف اتنا فرق ہے کہ امد کا استعمال باعتبار غایت یعنی کسی چیز کی مدت ختم ہونے کے لحاظ سے ہوتا ہے اور زمان کا لفظ مبدا اور غایت دونوں کے لئے عام ہے۔ یعنی شروع زمانہ کے بتانے کے لئے بھی اور انتہائی زمانہ کے بتانے کے لئے بھی اَمَدٌ ب ۲۷ ع ۱۸ اَمَدًا ب ۱۵ ع ۱۳ ب ۲۹ ع ۱۱

اَمْدَدْنٰكُمْ ۔ ہم نے تمہاری مدد کی۔ اَمْدَدْنَا اِمْدَادٌ سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ب ۱۵ ع ۱۲

اَمْدَدْنٰهُمْ ۔ ہم نے ان کی مدد کی۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب ۲۷ ع ۳

اَمَدَّكُمْ ۔ اس نے تمہاری مدد کی۔ اس نے تم کو پہنچایا۔ اَمَدَّ۔ اِمْدَادٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ب ۱۹ ع ۱۲

اَمْرٌ ۔ کام۔ معاملہ۔ حالت۔ حکم۔ امر کا لفظ تمام اقوال و افعال کے لئے عام ہے چنانچہ آیت شریفہ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (اسی کی طرف رجوع ہے

Marfat.com

سب کام کا) وغیرہ میں امر اپنے اسی عمومی معنی میں مستعمل ہے۔ جب امر حکم کے معنی میں آئے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ بصیغہ امر ہی ہو بلکہ خواہ بصیغہ امر ہو خواہ بلفظ خبر یا بطریق اشارہ کنایہ ہو سب امر کے معنی میں داخل ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے اپنے مقدس صاحبزادے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا چونکہ نبی کا خواب سچا ہوتا ہے معلوم ہوا بچے کی قربانی کا حکم ہے۔ اسی لئے قرآن نے جب اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبانی اس کو امر قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خواب کا واقعہ اپنے اکلوتے صاحبزادے کو سنا کر ان سے اس بارے میں رائے طلب کرتے ہیں تو ذبیح اللہ کی زبان سے ارشاد ہوتا ہے۔ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (ابا جان آپ کیجئے جس کا آپ کو حکم ہوا ہے) آیت شریفہ میں خواب کے غیبی اشارہ کو امر کہا گیا ہے۔ آیت شریفہ اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ (آپہنچا حکم اللہ کا) میں امر سے قیامت کی طرف اشارہ ہے۔ ب ۴ ع ۱۲ ب ۴ ع ۸ ب ۵ ع ۱۲ ب ۵ ع ۸

ب ۶ ع ۱۲ ب ۷ ع ۱۳ ب ۸ ع ۱۶ ب ۹ ع ۸ ب ۱۱ ع ۹ ب ۱۲ ع ۵ ع ۱۲ ع ۱۲

ب ۱۲ ع ۱۰ ع ۱۴ ع ۱۵ ب ۱۳ ع ۷ ع ۸ ع ۱۰ ع ۱۶ ب ۱۴ ع ۵ ع ۷ ع ۸ ع ۱۰ ع ۱۷

ب ۱۵ ع ۱۰ ع ۱۹ ب ۱۶ ع ۲ ع ۵ ع ۷ ع ۱۴ ع ۱۷ ب ۱۷ ع ۱۹ ب ۱۸ ع ۱۵ ب ۱۹ ع ۲ ع ۱۸

ب ۲۰ ع ۸ ب ۲۱ ع ۴ ع ۱۴ ب ۲۴ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۱۴ ع ۱۸ ب ۲۶ ع ۲ ع ۷ ع ۱۳ ع ۱۸ ب ۲۷ ع ۱ ع ۳۸

ب ۲۸ ع ۱ ع ۱۸ ب ۲۹ ع ۱۸ ب ۳۰ ع ۷ ع ۱۳ اَمْرًا ب ۱ ع ۱۴ ب ۳ ع ۱۳ ب ۱۰ ع ۱ ع ۱۲

ب ۱۴ ع ۴ ب ۱۵ ع ۲۱ ب ۱۶ ع ۵ ب ۲۰ ع ۱۸ ب ۲۲ ع ۲ ب ۲۳ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۱۳ ع ۱۴ ب ۲۶ ع ۱۸

ب ۲۸ ع ۱۷ ب ۳۰ ع ۳

اَمَرَ - اس نے حکم دیا۔ اس نے فرمایا۔ (نصر) اَمْر سے جس کے معنی حکم دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ب ۱ ع ۳ ب ۵ ع ۱۲ ب ۸ ع ۱۰ ب ۱۳ ع ۱۵ ب ۱۴ ع ۴ ب ۲۰ ع ۲۱

اُمُرْ - تو حکم دے۔ اَمْرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ب ۹ ع ۱۴ ب ۱۶ ع ۱۷ ب ۳۱ ع ۱۱

اَمَرُّ - بہت تلخ۔ مَرَارَۃٌ سے جس کے معنی کڑوا ہونے اور تلخی کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ب ۳۷

اِمْرًا - بھاری۔ عجیب۔ انوکھا۔ قابلِ انکار۔ اسم ہے۔ ب ۱۵ ع ۲۲

اِمْرُؤٌ - مرد۔ انسان۔ شخص۔ (اَمْرٌ) کی ہمزہ بحالت رفع واؤ کی شکل میں اور بحالت نصب الف کی

Marfat.com

شکل میں اور بحالتِ جر یا کی شکل میں آتی ہے۔ اس کی را کو ضمہ بھی آتا ہے اور فتحہ بھی اور رفع کی حالت میں ضمہ اور نصب کی حالت میں فتحہ اور جر کی حالت میں کسرہ کے ساتھ پڑھنا بھی درست ہے۔ پ۲ اِمْرَأٌ پ۱۸ اِمْرَئٌ پ۲۸ پ۲۹ ع ۸ و ۱۶ پ۳۰ ع ۵

اِمْرَاَۃٌ ۔ عورت۔ اِمْرَؤٌ کی مونث پ۲۸ پ۲۹ ع ۱۴ پ۲۲ ع ۲

اِمْرَاَتٰنِ۔ دو عورتیں۔ اِمْرَاَۃٌ کا تثنیہ بحالتِ رفع۔ پ۲۸

اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ۔ عمران کی عورت عمران کی بیوی یہ حضرت مریم علیہا السلام کی والدۂ ماجدہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جدۂ محترمہ ہیں۔ رضی اللہ عنہا۔ ان کا اسم مبارک حنہ تھا۔ یہ عبرانی نام ہے مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حنہ نے حضرت مریم کو جنا اور حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کو معراج[1]

کی مشہور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خالہ زاد بھائی فرمایا ہے[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بھی نانی ہوتی ہیں پ۳

اِمْرَاَتُ الْعَزِیْزِ۔ عزیز کی عورت۔ عزیز کی بیوی بعض علما اس کا نام راعیل بنت رعا بیل بتلاتے ہیں اور بعض زلیخا بنت تملیخا، زلیخا کا لفظ زا کے زبر اور لام کے زیر سے مشہور ہے اور بعض زا کو پیش اور لام کو زبر دیتے ہیں۔ پ۱۲ ع ۱۴ و ۱۷

اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ۔ فرعون کی عورت۔ فرعون کی بیوی۔ ان کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا۔ رضی اللہ عنہا۔ فرعونیوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے انہیں نے روکا تھا۔ سورۂ تحریم میں اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کا تذکرہ کیا ہے اور مومنین کے لئے ان کی مثال بیان فرمائی ہے، فرعون کو جب ان کے ایمان کا حال کھلا تو وہ کمبخت ان کو طرح طرح کی ایذائیں دینے لگا۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن

---

[1] مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۲ طبع دائرۃ المعارف ۱۳۴۰ھ

[2] صحیح بخاری کتاب الانبیا باب قول اللہ ذکر رحمۃ ربک عبدہ زکریا

Marfat.com

حمید، ابن المنذر، ابن جریر، حاکم نیز بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کو چلچلاتی دھوپ میں کھڑا کر کے ایذائیں دی جاتیں اور جب لوگ ایذائیں دے کر ہٹ جاتے تو فرشتے اپنے بازوؤں سے ان پر سایہ فگن ہوتے، ان کو جنت میں اپنا گھر نظر آتا تھا۔ حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو بخاری، مسلم کی شرط پر صحیح بتلایا ہے اور ذہبی نے تلخیص میں ان کی رائے سے اتفاق ظاہر کیا ہے مسند احمد، مستدرک حاکم، اور معجم طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی بیبیوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ آسیہ فرعون کی اہلیہ تھیں اپنی اس فضیلت کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے متعلق ہم کو اس آیت میں بتائی ہے قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ[1] الآیہ۔ صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے تو بہت سوں کو کمال حاصل ہوا مگر عورتوں میں بجز آسیہ، فرعون کی اہلیہ اور مریم بنت عمران کے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی۔ اور بلاشبہ عائشہ کو عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو اور کھانوں پر ہے۔[2] ۲۸ ۲۰

[1] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۵ ص ۳۴۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ و مستدرک مع تلخیص ج ۲ ص ۴۹۶ و ۴۹۷۔

[2] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأۃ فرعون و صحیح مسلم کتاب الفضائل تعجب ہے کہ حافظ ابن کثیر اور قاضی شوکانی نے صحیحین کے حوالہ سے اس حدیث میں حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۳۲ طبع میریہ ۱۳۰۱ھ و تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۳۴۹) حالانکہ صحیحین میں حضرت خدیجہ کا نام اس استثناء میں کہیں مذکور نہیں، البتہ معجم طبرانی، حلیۃ الاولیا ابو نعیم اصفہانی اور تفسیر ثعلبی میں جو روایت درج ہے اس میں حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہما کا بھی اس استثنا میں نام لیا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۶ ص ۳۲۱ طبع میریہ ۱۳۰۱ھ)

Marfat.com

اِمْرَاَتَ لُوْطٍ ۔ لوط کی عورت، لوط کی بیوی مقاتل کا بیان ہے کہ اس کا نام واعلہ تھا۔ قرآن مجید میں جو حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کے متعلق اپنے شوہروں سے خیانت کرنا مذکور ہے۔ اس سے مراد خیانت دینی ہے حرامکاری اور بدکاری نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں کی خیانت یہ تھی کہ وہ ان پیغمبروں کے دین پر نہ تھیں۔ نوح علیہ السلام کی بیوی تو ان کے خفیہ راز پر مطلع رہتی اور جب کوئی شخص ان پر ایمان لاتا تو قوم کے سرکشوں کو اس کی اطلاع دیتی۔ اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کسی کی مہمانداری کرتے تو یہ شہر کے بدکاروں کو خبر دیتی[۵۲] ۲۵ پ

اِمْرَاَتَ نُوْحٍ ۔ نوح کی عورت، نوح کی بیوی مقاتل نے اس کا نام واہلہ بتایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطرقِ صحیحہ حدیث و تفسیر کی متعدد کتابوں میں منقول ہے کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی جن دو بیویوں کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ ان دونوں نے حرامکاری نہیں کی تھی۔ نوح علیہ السلام کی بیوی کی خیانت تو یہ تھی کہ وہ لوگوں سے کہتی یہ دیوانے ہیں اور لوط علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ وہ لوگوں کو مہمانوں کے متعلق اطلاع دیدیتی، قرآن مجید میں اسی خیانت کا ذکر ہے[۵۳] ۲۸ پ

اِمْرَاَتَيْنِ ۔ دو عورتیں۔ اِمْرَاَۃٌ کا تثنیہ بحالتِ رفع۔ ۲۸ پ

اِمْرَاَتَكَ ۔ تیری عورت۔ تیری بیوی۔ اِمْرَاَۃَ مضاف۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۲ پ ۱۲ ع

اِمْرَاَتَهٗ ۔ اس کی عورت۔ اس کی بیوی اِمْرَاَۃَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۵ پ ۱۲ ع ۱۳ ع ۱۴ ع ۱۹ ع ۱۹ ع ۲۱ ع ۲۶ ع ۳۰ ع ۳۶ ع

اِمْرَاَتِيْ ۔ میری عورت۔ میری بیوی۔ اِمْرَاَۃَ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۲ پ ۴ ع

اِمْرَاَتَيْنِ ۔ دو عورتیں۔ اِمْرَاَۃٌ کا تثنیہ بحالت

---

[۵۲] البحر المحیط ج ۸ ص ۲۹۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ [۵۳] تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۰ [۵۴] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۲۴۹۔

Marfat.com

نصب وجر پ۲

اُمِرْتُ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اَمَرَ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم پ۸ ب۱۱ ع۳ پ۲۰ ع۳ پ۲۲ ع۱۲ پ۲۴ ع۱۲

اُمِرْتَ۔ تجھے حکم دیا گیا۔ اَمَرَ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱۳ ع۳ پ۲۵ ع۳

اَمَرْتُكَ۔ میں نے تجھ کو حکم دیا۔ اَمَرْتُ اَمَرَ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ۸

اَمَرْتَنِیْ۔ تو نے مجھے حکم کیا۔ اَمَرْتَ اَمَرَ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ۷

اَمَرْتَهُمْ۔ تو نے ان کو حکم دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ۱۲ ع۱۵

اَمَرَكُمْ۔ اس نے تم کو حکم دیا۔ اَمَرَ صیغہ ماضی كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ۲ ع۱۲

اَمْرُكُمْ۔ تمہارا کام۔ اَمْر مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۱۳ ع۱۵

اَمَرْنَا۔ ہم نے حکم دیا۔ یہاں امر تکوینی مراد ہے

اَمَرَ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۱۵

اُمِرْنَا۔ ہم کو حکم دیا گیا۔ اَمَرَ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم پ۷ ع۱۵

اَمَرَنَا۔ اس نے ہم کو حکم دیا۔ اَمَرَ صیغہ ماضی، نَا ضمیر جمع متکلم پ۹

اَمْرُنَا۔ ہمارا حکم، ہمارا کام۔ اَمْر مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ۴ ع۱۰ پ۱۲ ع۱۱ پ۱۳ ع۱۲ پ۱۵ ع۱۲ پ۱۶ ع۷ و ۸ پ۱۷ ع۱۵ پ۱۸ ع۱۱ پ۱۹ ع۱۶ پ۲۱ ع۸ پ۲۵ ع۶

اَمُرُهُمْ۔ میں ان کو ضرور حکم دوں گا۔ اَمُرَنَّ مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۵

اَمَرُوْا۔ انہوں نے حکم دیا۔ اَمَرَ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۲ ع۱۳

اُمِرُوْا۔ ان کو حکم دیا گیا۔ اَمَرَ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۷ ع۱۱ پ۲۰ ع۳

اُمِرْتُهُ۔ میں اس کو حکم دیتی ہوں۔ اُمِرْتُ اَمَرَ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ هُ ضمیر واحد مذکر غائب پ۱۲ ع۱۳

اَمَرَهُ۔ اس کو حکم دیا۔ اَمَرَ صیغہ ماضی هُ ضمیر واحد

Marfat.com

مذکر غائب پ۳۰

اَمْرُہٗ ۔ اس کا حکم۔ اس کا کام امر مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۱ ۱۳ پ۳ ۲ پ۷ ۳ پ۸ ۱۳ پ۱۰ ۹ پ۱۲ ۱۳ پ۱۳ ۱۴ پ۱۴ ۱۷ پ۱۵ ۱ پ۱۷ ۱۱ پ۱۹ ۶۲ پ۲۱ ۸۹ پ۲۲ ۱۲۹ پ۲۴ ۷ پ۲۵ ۱۸ پ۲۸ ۱۷

اَمْرُھَا ۔ اس کا کام اس کا حکم۔ امر مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ۱۹ ۳۳ پ۲۸ ۱۷

اَمَرَھُمْ ۔ ان کو حکم دیا۔ اَمَرَ صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۳ ۲۴

اَمْرُھُمْ ۔ ان کا کام۔ ان کا معاملہ۔ ان کا حکم۔ امر مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۵ ۱۲ پ۱۳ ۱۵ پ۱۵ ۱۶ پ۱۷ ۱۸ پ۲۲ ۲ پ۲۵ ۲۸ پ۲۸ ۱۵

اٰمِرُوْنَ ۔ حکم دینے والے۔ اٰمِرٌ کی جمع۔ اَمْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۱۱ ۱۳

اَمْرِیْ ۔ میرا حکم۔ میرا کام۔ امر مضاف یٓ ضمیر واحد متکلم کی مضاف الیہ پ۱۵ ۲۱ پ۱۶ ۱۱ ۱۲۰ پ۱۹ ۱۸ پ۲۲ ۲۰

اَمْسِ ۔ کل گزشتہ ظرف زمان ہے پ۱۶ ۱۱۵

اِمْسَاکٌ ۔ روک رکھنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے پ۲ ۲۲۹

اِمْسَحُوْا ۔ تم مسح کرو۔ تم ملو۔ (فَتْحٌ) مَسْحٌ سے جس کے معنی ہاتھ پھیرنے اور پونچھنے کے آتے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۵ ۶ پ۶

اَمْسِكْ ۔ تو روک رکھ۔ اِمْسَاکٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۲ ۲۳۲ پ۱۲

اَمْسَكَ ۔ اس نے روک رکھا۔ اِمْسَاکٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲ ۲۹

اَمْسَكْتُمْ ۔ تم نے روک رکھا۔ اِمْسَاکٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۱ ۱۵

اَمْسَكْنَ ۔ انھوں نے روک رکھا۔ اِمْسَاکٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب پ۵ ۶

اَمْسِكُوْھُنَّ ان عورتوں کو روک رکھو۔ ان کو رکھ لو۔ اَمْسِكُوْا اِمْسَاکٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب پ۲ ۲۳۱ پ۲۸ ۴

اَمْسَكَھُمَا ۔ اس نے ان دونوں کو روک رکھا اَمْسَكَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب پ۲۲ ۳۲

Marfat.com

اَمْشَاجٍ ۔ ملے ہوئے۔ مخلوط۔ مَشِیْجٌ مَشِیْجٌ مَشْجٌ اور مَشِیْجٌ کی جمع جس کے معنی ملے جلے کے ہیں ۲۹/۱۹

اِمْشُوْا ۔ تم چلو (ضَرَبَ) مَشْیٌ سے جس کے معنی چلنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۹/۳۸

اِمْضُوْا ۔ تم چلے جاؤ (نَصَرَ، ضَرَبَ) مُضِیٌّ سے جس کے معنی گزر جانے اور چلے جانے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۴/۵

اَمْضِیْ ۔ میں چلا جاؤں گا۔ (نَصَرَ وَضَرَبَ) مُضِیٌّ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۵/۲۱

اَمْطِرْ ۔ تو برسا۔ اِمْطَارٌ سے جس کے معنی برسانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مشہور لغوی ابو عبیدہ نے تصریح کی ہے کہ مَطَرٌ کا استعمال باران رحمت میں ہوتا ہے اور اَمْطَرٌ کا نزول عذاب میں۔[1] ۹/۱۸

اُمْطِرَتْ ۔ اس پر برسایا گیا ہے۔ اِمْطَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۹/۲

اَمْطَرْنَا ہم نے برسایا۔ اِمْطَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۸/۱۷ ۱۳/۷ ۱۴/۵ ۱۹/۱۲ و ۱۹

اَمْعَآءَهُمْ ۔ ان کی آنتیں۔ اَمْعَآءٌ مَعِیٌّ کی جمع جس کے معنی آنت کے ہیں مضاف ہے ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۴۷/۱۲

اُمَّكَ ۔ تیری ماں۔ اُمٌّ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۶/۵

اُمُّكِ ۔ تیری ماں۔ اُمٌّ مضاف کِ ضمیر واحد مونث حاضر مضاف الیہ ۱۶/۵

اُمْكُثُوْا ۔ تم ٹھیرے رہو۔ (نَصَرَ) مُکْثٌ سے جس کے معنی ٹھیرے رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۰/۱۰

اَمْكَنَّ ۔ اس نے پکڑوایا۔ اس نے قابو دلوایا۔ اِمْکَانٌ سے جس کے معنی ایک کو دوسرے پر قابو دلوانے اور پکڑوانے کے آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲/۶

اَمَلُ ۔ امید۔ توقع۔ اٰمَالٌ جمع ۱۵/۳ **اَمَلًا** ۱۵/۱۸

اِمْلَاقٍ ۔ مفلس تنگدست ہونا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ ۸/۶ ۱۵/۲

اَمْلَئَنَّ ۔ میں ضرور بھر دوں گا۔ (فتح) مَلْءٌ سے

---

[1] فتح القدیر شوکانی ج ۲ ص ۲۱۲ طبع مصر ۱۳۵۰ھ۔

Marfat.com

جس کے معنی بھرنے اور پُر کرنے کے آتے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغۂ واحد متکلم ۹/۱۲ ۱۰/۱۱ ۱۵/۱۶ ۱۳/۱۴

اَمْلِكُ۔ میں مالک ہوں۔ میں اختیار رکھتا ہوں (ضَرَبَ) مُلْكٌ سے۔ جس کے معنی مالک ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغۂ واحد متکلم ۷/۸ ۹/۱۲ ۱۱/۱۰ ۲۸/۲۹

اَمْلٰى۔ اس نے مہلت میں ڈالدیا۔ اس نے لمبی لمبی امیدیں دلائیں۔ اِمْلَاءٌ سے جس کے معنی مہلت میں ڈالنے ڈھیل چھوڑنے اور لمبی امیدیں دلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۶

اُمْلِىْ۔ میں ڈھیل دونگا۔ میں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ اِمْلَاءٌ سے مضارع کا صیغۂ واحد متکلم ۹/۱۲ ۲۹/۲

اَمْلَيْتُ۔ میں نے ڈھیل دی۔ اِمْلَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۳/۱۱ ۱۶/۱۲

اُمَمٌ۔ امتیں۔ فرقے۔ اصناف۔ انواع۔ جماعتیں اُمَّةٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اُمَّةٌ) ۷/۱۰، ۱۱ ۹/۱۱ ۲۴/۲ ۱۴/۱۱ ۱۱/۱۲ ۱۶/۱۲ ۱۷/۱۴ ۱۸/۱۷ ۲۶/۲۱ ۲۷/۲ اَمْمَا ۹/۱۰، ۱۱

اُمِّ مُوْسٰى۔ حضرت موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی ماں۔ ان کا نام کیا تھا اس کے تعین میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض محیانہ بنت یصہر بن لاوی بتلاتے ہیں اور بعض یوخابذ (بخاء معجمہ و باء موحدہ) اور بعض یارخا اور بعض یارخت اور بعض ادرکھ بیان کرتے ہیں[1]۔ سلیمان جمل ناقل ہیں کہ ان کا نام یوحانذ تھا (بالضم یا وکسر نون و بذال معجمہ) تعلبی کا بیان ہے کہ حضرت موسٰی کی والدہ لوخا بنت ہانذ بن لاوی بن یعقوب ہیں[2]۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ نبیہ نہیں تھیں[3]۔ اور قرآن مجید میں جو یہ وارد ہے اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى (جب ہم نے حکم بھیجا تیری ماں کو جو آگے سناتے ہیں) اور وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى (اور ہم نے حکم بھیجا موسٰی کی ماں کو) تو یہاں پر لفظ ایحاء سے حضرت موسٰی علیہ السلام کی والدہ کا نبیہ ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ نبی وہ ہے جس کی طرف احکام الٰہی کی وحی ہو اور

[1] روح المعانی ج ۲۰ ص ۳۹ طبع مصر۔ [2] حاشیہ الجمل علی الجلالین ج ۳ ص ۲۳۵ طبع مصر ۱۳۵۲ھ
[3] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۱۵۴۔

پھر ان کی تبلیغ کا امر ہو۔ یہاں یہ صورت نہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو جو حکم دیا گیا تھا سورۂ طٰہٰ اور سورۂ قصص میں وہ بالتفصیل مذکور ہے۔ یہ حکم کس ذریعہ سے اور کیونکر ان کو پہنچا اس کے متعلق مفسرین کی مختلف آرا ہیں۔ بعض کہتے ہیں خواب دیکھا تھا۔ بعض کا خیال ہے بیداری کا واقعہ ہے الہام ہوا تھا۔ بعض کہتے ہیں خود فرشتہ نے آکر کہا تھا اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے رہا غیر انبیا کی طرف فرشتوں کا آنا یہ اپنی جگہ پر ثابت ہے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کے پاس فرشتہ کا آنا مذکور ہے ارشاد ہے فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پھر ہم نے اس کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ اس کے سامنے پوری پوری انسانی شکل میں نمایاں ہوا) صحیحین میں اگلے زمانے میں تین اشخاص کے امتحان کے لئے ایک فرشتہ کے بھیجے جانے کا ذکر ہے جن میں ایک گنجا تھا، دوسرا کوڑھی اور تیسرا اندھا۔ اندھا امتحان میں کامیاب رہا اور دوسرے دونوں ناکام ثابت ہوئے[1]

اٰمَنَ۔ وہ ایمان لایا۔ اِیْمَانٌ سے۔ جس کے معنی ایمان لانے اور ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (اَلَّذِیْ اٰمَنَ کے لئے ملاحظہ ہو رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ) پ۱ ع۱ پ۲ ع۱۵ پ۳ ع۸ پ۴ ع۱ پ۵ ع۳ پ۶ ع۱۲ پ۷ ع۱۸ پ۸ ع۱۷ پ۹ ع۴ پ۱۰ ع۱۵ پ۱۱ ع۴ پ۱۲ ع۱۲ پ۱۳ ع۷ پ۱۹ ع۴ پ۲۰ ع۱۵ پ۲۱ ع۱۱ پ۲۲ ع۱۰ پ۲۶ ع۱

اٰمِنْ۔ تو ایمان لا۔ اِیْمَانٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۲۶ ع۲

اَمْنٌ۔ امن۔ بےخوفی۔ دلجمعی۔ مصدر ہے۔ پ۵ ع۱۵ پ۱۳ ع۱۲

اَمِنَ۔ اس نے اعتبار کیا۔ وہ بے خوف ہو گیا۔ وہ نڈر ہو گیا۔ اَمْنٌ سے۔ جس کے معنی اعتبار کرنے مطمئن ہونے اور نڈر ہونے کے آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۳ ع۲ پ۱۲ ع۱۲

اَمَّنْ۔ یا کون۔ بھلا کون بھلا جو۔ مرکب ہے ہمزۂ استفہام اور مَنْ اسم موصول سے (ملاحظہ ہو ہمزہ اور مَنْ) پ۱۹ ع۱ پ۲۰ ع۱۵ پ۲۳ ع۱۲ پ۲۶ ع۲

اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے۔ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ

[1] تفسیر فتح القدیر ج ۳ ص ۱۵۴۔

Marfat.com

جمع سلم ۲ ۹ و ۱۶ ۱ ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ ۳ ۲ و ۱۱ ۶ ۱۰ و ۱۳
۷ ۵ ۱ ۳ ۱۲ ۱۲ ۶ ۱۶ ۷ ۱۹ ۹ و ۱۳ ۲۰ ۱ ۲۱ ۱۲ ۲۲
۱۲ ۲۴ ۱۳ ۲۶ ۲ و ۱۱ ۲۹

اَمِنَّا ۔ امن والا۔ پرامن۔ اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ۱ ۱۵ ۴ ۸ ۲۰ ۲ ۱۳ ۱۴

اٰمَنْتُ ۔ میں ایمان لایا۔ میں نے مانا۔ میں نے یقین کرلیا۔ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱۱ ۱۴ ۲۳ ۱ ۲۵ ۳

اٰمَنَتْ ۔ وہ ایمان لائی۔ اس نے مانا۔ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۔ ۴ ۱۱ ۱۴ و ۱۵ ۱۴ ۱ ۲۸

اٰمِنَةً امن والی۔ پرامن۔ اَمْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث غائب۔ ۲۱

اَمَنَةً ۔ امن۔ (بجمی۔ چین۔ اَمْنٌ کی طرح مصدر ہے۔ ۴ ۱۴

اٰمَنْتُكُمْ ۔ میں نے تمہارا اعتبار کیا۔ اٰمَنْتُ اَمْنٌ سے جس کے معنی اعتبار کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۲۳

اٰمَنْتُمْ ۔ تم ایمان لائے۔ تم نے مانا۔ تم نے یقین کیا اِیْمَانٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱ ۱۴ ۵ ۱۸

۵ ۱۴ ۴ ۹ ۲ ۱۰ ۱۱ و ۱۴ ۱۶ ۱۲ ۱۹ ۴

اَمِنْتُمْ ۔ تم مطمئن ہوئے۔ تم امن میں ہوئے۔ تم نڈر ہوگئے۔ اَمْنٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۔ اَاَمِنْتُمْ میں ہمزۂ اولی استفہام کی ہے ۲ ۸ و ۱۵ ۱۵ ۲۹ ۲

اٰمَنُكُمْ ۔ میں تمہارا اعتبار کروں۔ اٰمَنَ اَمْنٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۲

اُمْنُنْ ۔ تو احسان کر۔ تو خرچ کر۔ (نصر) مَنٌّ سے جس کے معنی احسان کرنے کے آتے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۳ ۱۲

اٰمِنُوْا ۔ تم ایمان لاؤ۔ اِیْمَانٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲ ۵ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ ۱ ۱۹ ۳ ۹ و ۱۱ ۴
۵ ۱۷ ۳ ۶ ۵ ۷ ۱۰ ۹ ۱۷ ۱۰ ۱۲ ۱۵ ۳ ۲۵ ۲۶ ۴
۱۴ ۲۷ ۱۵ ۲۸

اٰمَنُوْا ۔ وہ نڈر ہوگئے۔ وہ بے خوف ہوگئے اَمْنٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۹ ۳۴

اٰمَنُوْا ۔ وہ ایمان لائے۔ انھوں نے مانا۔ انھوں نے یقین کیا۔ اِیْمَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر

Marfat.com

غائب ب ۱ ۲ و ۳ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ ب ۲ ۳ د ۴ د ۵ و ۶ د
ب ۲ ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ ب ۳ ۲ و ۴ د ۵ و ۶ و ۷ د ۱۴ و ۱۵ و ۱۶
ب ۴ ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۴ ب ۵ ۲ د ۳ د ۴ د ۵ و ۶ و ۷ د
ب ۵ ۱۰ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ ب ۶ ۱ و ۴ و ۵ و ۶ د ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵
ب ۷ ۱ و ۳ و ۴ د ۱۵ ب ۸ ۱۱ و ۱۲ و ۱۸ ب ۹ ۱ و ۹ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸
ب ۱۰ ۲ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ ب ۱۱ ۳ د ۴ د ۵ و ۶ د ۱۲ و ۱۵
ب ۱۲ ۳ و ۵ و ۶ و ۸ ب ۱۳ ۱ و ۱۶ و ۱۷ ب ۱۴ ۹ و ۲۰ ب ۱۵ ۱۳ و ۱۹
ب ۱۶ ۳ و ۸ و ۹ ب ۱۷ ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۷ ب ۱۸ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ د
ب ۱۸ ۱۴ و ۱۵ ب ۱۹ ۱۵ و ۱۹ ب ۲۰ ۱۳ ب ۲۱ ۲ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۸
ب ۲۲ ۳ و ۴ و ۶ و ۷ د ۱۳ ب ۲۳ ۲ د ۹ و ۱۱ و ۱۲ د ۱۶ ب ۲۴ ۶ و ۸ و ۹
ب ۲۴ ۱۱ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹ ب ۲۵ ۳ و ۴ و ۵ و ۶ د ۱۳ و ۱۸ د ۲۰ ب ۲۶ ۲ د ۵
ب ۲۶ ۶ و ۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ب ۲۷ ۳ د ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰
ب ۲۸ ۲ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰
ب ۲۹ ۱۵ ب ۳۰ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۵ و ۲۰ د ۲۳ د ۲۸

اٰمِنُوْنَ ۔ امن والے ۔ بےخوف ۔ مطمئن ۔ اٰمِنٌ کی جمع اَمَنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ رفع اٰمِنُوْن ہوگا اور بحالتِ نصب وجر اٰمِنِیْنَ ب ۲۰ ۲۲

اٰمَنَهُمْ ۔ ان کو امن دیا ۔ اٰمَنَ اِیْمَانٌ سے جس کے معنی امن دینے کے بھی آتے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۳۰ ۲۱

اُمْنِیَّتِهٖ ۔ اس کا خیال ۔ اس کی تمنا ۔ اس کی قرأت اُمْنِیَّةِ مضاف + ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۔ اُمْنِیَّةٌ کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے اول تمنا کی وہ صورت جو ذہنِ انسانی میں حاصل ہو دوم قرأت تَمَنّٰی سے ماخوذ ہے ۔ ابو مسلم اصفہانی نے تَمَنّٰی کے معنی نہایۃ التقدیر یعنی مقررہ اندازے کے انتہا کو پہنچنے کے بتائے ہیں ۔ تمنا کرنے والا اپنے اندازہ کے مطابق ایک مقررہ چیز کا خیال کرتا اور پڑھنے والا حروف کا اندازہ رکھتا اور ان کا تصور قائم کرتا ہے اسی اعتبار سے اُمْنِیَّةٌ کا لفظ عربی زبان میں دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تَمَنّٰی) ب ۱۷ ۱۲

اٰمِنِیْنَ ۔ مطمئن ۔ دلجمع ۔ بےخوف ۔ اٰمِنٌ کی جمع بحالتِ نصب وجر ب ۱۳ ۵ و ۶ ب ۱۴ ۱۲ ب ۱۹ ۱۲ ب ۲۰ ۸ ب ۲۲ ۱۲ ب ۲۵ ۱۶ ب ۲۶ ۱۲

اُمْنِیَّتُهُمْ ۔ میں ان کو امیدیں دلا دوں گا ۔ اُمْنِیَّةٌ ۔ تَمَنّٰی سے جس کے معنی آرزو میں

Marfat.com

دلانے کے ہیں۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۱۵

اَمْوَات ۔ مردے۔ مَیِّتٌ کی جمع (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اموت) ب ۲ ع ۸ ب ۲۲ ۱۵ **اَمْوَاتًا** ب ۲ ع ۸ ب ۲۹ ۲۱

اَمْوَال ۔ مال، دولتیں۔ مَالٌ کی جمع ب ۲ ع ۲ ب ۴ ۱۲ ب ۶ ب ۱۰ ب ۱۵ ۲۱ ۷ ب ۲۷ ۱۹ ب ۲۹ ۹ **اَمْوَالًا** ب ۱۰ ب ۱۱ ۱۵ ب ۱۳ ۱۰ ب ۲۲

اَمْوَالُكُمْ ۔ تمہارے مال اَمْوَالٌ مضاف۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۲ ع ۹ ب ۴ ۱۲ ب ۱۰ ۱۲ ب ۱۲ ۱۷ ب ۱۳ ۱۷ ب ۱۴ ۱۷ ب ۱۵ ۱۷ ب ۲۵ ۱۹

اَمْوَالُنَا ۔ ہمارے مال۔ اَمْوَالٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ب ۱۲ ع ۸ ب ۱۳ ۱۰

اَمْوَالُهُمْ ۔ ان کے مال اَمْوَالٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ب ۴ ع ۱۴ ب ۷ ع ۱۴ ب ۱۰ ع ۱۲ ب ۱۱ ع ۱۲ ب ۱۲ ع ۱۲ ب ۱۳ ع ۱۲ ب ۱۴ ع ۱۲ ب ۱۵ ع ۱۲ ب ۱۶ ع ۱۲ ب ۱۸ ع ۱۲ ب ۱۹ ع ۱۲ ب ۲۱ ع ۱۲ ب ۲۲ ع ۱۲ ب ۲۳ ع ۱۲ ب ۲۴ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۱۲ ب ۲۶ ع ۱۲ ب ۲۸ ع ۱۲ ب ۲۹ ع ۱۲ ب ۳۰ ع ۱۲ ب ۳۱ ع ۱۲ ب ۳۲ ع ۱۲ ب ۳۳ ع ۱۲ ب ۳۴ ع ۱۲ ب ۳۵ ع ۱۲ ب ۳۶ ع ۱۲ ب ۳۷ ع ۱۲ ب

الْمَوْتٰی (تو مردوں کو سنا نہیں سکتا) میں بھی یہی عقل کے مردے مراد ہیں۔ (۴) وہ حزن وملال جو زندگی کو مکدر کر کے چھوڑ دے جسے ہماری زبان میں بے موت مرنا کہتے ہیں۔ ارشاد ہے وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ (اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے اور وہ نہیں مرتا) (۵) نیند کی حالت چنانچہ اہلِ عرب کا مقولہ ہے النوم موت خفیف والموت نوم ثقیل (نیند خفیف قسم کی موت ہے اور موت سخت قسم کی نیند) هُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِاللَّيْلِ (وہی تو ہے جو تم کو رات میں وفات دیتا ہے) یہاں وفات سے یہی موت مراد ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا (اللہ ہی کے لئے حمد ہے جس نے مرنے کے بعد ہم کو زندہ فرمایا)[1] ع ۱۶

اُمُوْر۔ معاملات۔ کام۔ اَمْرٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اَمْرٌ) پ ۴ ع ۱۰ س ۱۰ ع ۱۳ پ ۷ ع ۱۲ و ۱۳ پ ۲۱ ع ۱۱ و ۱۲ ع ۱۳

پ ۲۵ ع ۵ و ۶ پ ۱۸

اُمُّهٗ۔ اس کی ماں۔ اس کا شکانہ۔ اُمٌّ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اُمٌّ) پ ۴ ع ۱۲ پ ۶ ع ۱۳ و ۱ پ ۱۰ ع ۳ پ ۱۱ ع ۲ پ ۲۶ ع ۲ پ ۲۷ ع ۵

اُمِّهَا۔ اس کی ماں۔ ان کی بڑی بستی۔ آیت شریفہ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُوْلًا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا (اور تیرا رب نہیں غارت کرنے والا بستیوں کو جب تک کہ نہ بھیج لے ان کی بڑی بستی میں کسی کو پیغام دیکر جو سنائے ان کو ہماری باتیں) میں اُمُّهَا کے معنی ان کی بڑی بستی کے ہیں هَا ضمیر قریٰ کی طرف راجع اس اعتبار سے اس کے معنی ہوئے بستیوں کی ماں یعنی بڑی بستی۔ اُمِّ مضاف هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ۔ پ ۲۰ ع ۹

اُمَّهَاتُ۔ مائیں۔ اُمٌّ کی جمع (ملاحظہ ہو اُمٌّ) پ ۲۸ ع ۱۵

اُمَّهَاتُكُمْ۔ تمہاری مائیں۔ اُمَّهَات مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۴ ع ۱۷

[1] سنن ابن ماجہ ص ۲۸۸ طبع فاروقی

Marfat.com

پ ۹ پ ۱۴ پ ۱۵ پ ۲۶

اُمَّهَاتُهُمْ ۔ ان کی مائیں۔ اُمَّهَات مضاف۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۲ پ ۲۸

اَمْهِلْهُمْ ۔ ان کو ڈھیل دے۔ اَمْهِلْ (مہال) سے جس کے معنی مہلت دینے اور ڈھیل چھوڑنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۲۹

اُمِّیْ میری ماں۔ اُمّ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ ۹

اُمِّیّ ۔ امی۔ جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے۔ زجاج نے تصریح کی ہے کہ امی وہ ہے جو امتِ عرب کی صفت پر ہو بے پڑھا لکھا ہونا عرب کی مخصوص صفت تھی جس میں وہ دوسری قوموں سے ممتاز تھے۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب (ہم امی جماعت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب کرنا) اس اعتبار سے امی کو عامی کی طرح سمجھنا چاہئے کیونکہ عامی وہ ہے جو عامۃ الناس کی صفت پر ہو بعض علماء کے خیال میں امی اُمّ کی طرف منسوب ہے چونکہ مائیں اکثر بے پڑھی لکھی ہوتی ہیں اس اعتبار سے بے پڑھے لکھے شخص کا انتساب ماں کی طرف مناسب ہوا یا چونکہ بے پڑھے لکھے شخص کی حالت گویا وہی ہوتی ہے جس حالت پر کہ اس کو ماں نے جنا تھا اس لحاظ سے اس کی نسبت ماں کی طرف کی جانے لگی۔ امام باقرؒ کی طرف یہ خیال منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اس کو ام القریٰ (مکہ) کی طرف منسوب بتاتے تھے چونکہ اہل مکہ یعنی قریش من حیث القوم بے پڑھے لکھے ہی تھے اس وجہ سے بے پڑھے لکھے شخص کو امی کہا جانے لگا۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "النبی الامی" کہا گیا ہے۔ کیونکہ خود قرآن ہی آپ کو مخاطب کر کے آپ کی یہ صفت بیان کر رہا ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (اور آپ اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے دستِ مبارک سے کچھ لکھتے تھے تب تو البتہ یہ باطل پرست شبہ میں پڑتے) گویا آپ کے امی ہونے سے ایک طرف تو قرآن مجید

Marfat.com

اپنے اعجاز کو ثابت کر رہا ہے اور دوسری طرف آپ کے اس معجزہ کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے کہ باوجود امی ہونے کے کمالِ علوم سے سرفراز ہیں پس اس لحاظ سے لفظ امی آپ کے حق میں صفتِ مدح ہے دوسروں کے حق میں نہیں جیسے صفتِ تکبر کہ ذاتِ باری کے لئے صفتِ مدح ہے اور غیر کے لئے مذموم[1] ۹ ب ۱۰ ع ۲

أُمِيتُ ۔ میں مار ڈالتا ہوں۔ میں مار ڈالونگا۔ اِمَاتَۃٌ سے۔ جس کے معنی موت دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۳ ب

أُمِّيِّينَ ۔ قصد کرنے والے۔ اَمٌّ سے جس کے معنی قصد کرنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر واحد اُمٌّ ۶ ب

أَمِينٌ ۔ امانت دار۔ امن والا معتبر اَمَانَۃٌ اور اَمْنٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی کیونکہ فَعِیْلٌ کا وزن دونوں میں مشترک ہے۔ فراء نے اس کو بمعنی فاعل بتایا ہے[2] اور بعض دوسرے علماء نے بمعنی مفعول ۵ ب ۱۶ ۱۳ ب ۱

۱۹ ۱۰ ب ۶ ۲۵ ب ۱۴ ۳۰ ب ۲۰ ع ۶

أُمِّيُّونَ ۔ بے پڑھے لکھے، اُمِّیٌّ کی جمع بحالت رفع۔ ۱ ب ۲

أُمِّيِّينَ ۔ ان پڑھ۔ امی لوگ۔ اُمِّیٌّ کی جمع بحالت نصب وجر ۱۰ ب ۱۶ ۲۸ ب ۱۱

فصل النون المعجمہ

أَنْ ۔ کہ۔ یہ کہ۔ اس کی چار صورتیں ہیں (۱) اَنْ مصدریہ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے اور اس کا مابعد بمنزلہ مصدر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ (۲) اَنْ مخففہ جو کہ شروع میں ثقیلہ تھا پھر خفیفہ کر لیا گیا یہ کسی شے کی تحقیق اور ثبوت کے معنی دیتا ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی (معلوم ہوا کہ بیشک تم سے کتنے ہی بیمار ہو جائیں گے) (۳) اَنْ زائدہ جو لَمَّا کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ (پھر جب پہنچا خوشخبری دینے والا) (۴)

[1] ملاحظہ ہو روح المعانی ج ۱ ص ۷۰۔ طبع مصر [2] تفسیر فتح القدیر سورۃ والتین۔

Marfat.com

ان صغیرہ یہ ہمیشہ اس فعل کے بعد آتا ہے جس میں کہنے کے معنی پائے جائیں۔ خواہ کہنے کے معنی پر اس فعل کی دلالتِ لفظی ہو جیسے فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ (پھر ہم نے اس کو حکم بھیجا کہ کشتی بنا) یا دلالتِ معنوی جیسے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا (اور ان میں سے کئی پنچ چل کھڑے ہوئے کہ چلو) یعنی ان کے اٹھ کر چلنے کا مطلب گویا یہ کہنا ہے کہ تم بھی چلو۔ پ ۱ ع ۳ و ۸ و ۱۱ و

۱
پ ۱۳ ع ۴ و ۱۵

۲
پ ۱۳ ع ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و

۳
پ ۱۵ ع ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۱۶

۴
پ ۱۵ و ۱۶ ع ۵ و ۶ و ۸ و ۱۱ و

۵
پ ۱۲ ع ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و

۶
پ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ع ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و

۷
پ ۱۳ و ۱۵ ع ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و

۸
پ ۱۴ و ۱۵ ع ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و

۹
پ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ع ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷

۱۰
پ ۳ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ ع ۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸

۱۱
پ ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ ع ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و

۱۲
پ ۱۲ و ۱۵ ع ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و

۱۳
پ ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ع ۲ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و

۱۴
پ ۱۲ و ۱۵ و ۱۹ و ۲۲ ع ۲ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

۱۵
پ ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۲۰ و ۲۱ ع ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و

۱۶
پ ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ ع ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۹ و

۱۷
پ ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ع ۲ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷

۱۸
پ ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷

۱۹
پ ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و

۲۰
پ ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و

۲۱
پ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ ع ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

۲۲
پ ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ ع ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۸ و

۲۳
پ ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ ع ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۸ و ۱۹

۲۴
پ ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ ع ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹

۲۵
پ ۲ و ۴ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ ع ۲ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۵ و

۲۶
پ ۱۸ و ۱۹ ع ۱ و ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰

۲۷
پ ۳ و ۴ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۰

۲۸
پ ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۵ و ۲۱

۲۹
پ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰

۳۰

اِنْ ۔ اگر۔ نہیں۔ تحقیق و تاکید۔ اس کی بھی چار صورتیں ہیں

(۱) اِنْ شرطیہ جیسے اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ (اگر وہ باز آجائیں تو معاف ہو ان کو جو کچھ ہو چکا) (۲) اِنْ نافیہ یہ جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے اور جملہ فعلیہ پر بھی۔ چنانچہ آیتِ شریفہ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ (سو یہ کچھ

Marfat.com

نہیں مگر پیچھے پڑے اپنے خیال کے اور کچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ہیں) دونوں کی مثال ہے پہلا جملہ فعلیہ ہے اور دوسرا اسمیہ، اس کے بعد اکثر اِلّا یا اِلّآ اتا ہے مگر ہر جگہ آنا ضروری نہیں جیسے اِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا (تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں) (۳) اِنْ موکدہ جو زائد ہوتا ہے اور مَا نافیہ کی تاکید کرتا ہے جیسے وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ (اور ہم نے ان کو مقدور دیا تھا ان چیزوں کا جن کا تم کو مقدور نہیں دیا) یہاں اِنْ نافیہ بھی بن سکتا ہے (۴) اِنْ مخففہ جو اِنَّ ثقیلہ سے مخفف ہو کر اِنْ بن گیا۔ یہ تحقیق و ثبوت کے معنی دیتا ہے۔ اس کے بعد لام مفتوح کا آنا لازمی ہے جیسے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ۔ (بلاشبہ اصحاب الایکہ ظالم تھے)

ب ۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
	۱۳ و ۱۶	۵ و ۱۶ و ۷	۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و	۳ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و	۲ و ۳ و ۴ و ۵	۲ و ۳ و ۴ و ۵	۱۶ و ۱۵ و ۱۴ و ۱۳ و ۱۲ و ۱۱ و	۳ و ۵ و	
ب ۲	۱۶	۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶							
ب ۵	۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۱ و ۲ و							
ب ۶	۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶	۱ و							
	۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴	۲ و ۳ و ۴ و ۵							

	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								
	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
	۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱								

Marfat.com

۳۰
۶ ر ۱۱ و ۱۲ و ۲۱

اِنَّ - اَنَّ - تحقیق، بیشک، یقیناً، یہ دونوں حرف تحقیق ہیں اور حروفِ مشبہ بالفعل میں سے ہیں خبر کی تاکید و تحقیق مزید کے لئے آتے ہیں اپنے اسم کو نصب و خبر کو رفع دیتے ہیں، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ کا مابعد جملہ مستقلہ ہوتا ہے اور اَنَّ کا مابعد مفرد کا حکم رکھتا ہے۔ پس جہاں جملہ اپنی اصلی حالت پر باقی رہے گا وہاں کسرہ واجب ہے اور جہاں اس کا مابعد مفرد کے حکم میں ہوگا وہاں فتحہ ضروری ہے۔ اِنَّ ۱ ر ۲ و ۳ و

۱
۷ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۹

۲
۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۳
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۴
۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۵
۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸

۶
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۷
۲ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸

۸
۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴

۹
۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و

۱۰
۹ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹

۱۱
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۱۲
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۱۳
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶

۱۴
۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

۱۵
۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ ر ۲۱ و ۲۲

۱۶
۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲

۱۷
۱۲ و ۱۹

۱۸
۲ و ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۱۹
۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ ۰

۲۰
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۲۱
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ و ۱۷

۲۱
۱۸ و ۱۹ و ۲۰

۲۲
۲ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۲۲
۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹

۲۳
۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹

۲۳
۲ و ۴ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۲۴
۱۶ و ۱۸ و ۱۹

۲۴
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳

۲۵
۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰

۲۶
۱۴ و ۱۷ و ۱۸

۲۶
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸

۲۷
۱۹ و ۲۰

۲۸
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸

۲۸
۱۳ و ۱۶ و ۱۸

۲۸
۱۱

۲۹
۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۰

۱۱
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸

۱۲
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸

۱۳
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶

۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰

۱۴
۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸

۱۵
۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ ر ۲۱ و ۲۲

۱ و ۳ و ۴

۱۶
۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲

۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ ر ۱۱ و ۱۲

۱۷
۱۲ و ۱۹

۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴

۱۹
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵

۱۹
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ ۰

۲۰
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۲۱
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ و ۱۷

۲۱
۱۸ و ۱۹ و ۲۰

۲۲
۲ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۲۲
۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹

۲۳
۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹

۲۳
۲ و ۴ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۲۴
۱۶ و ۱۸ و ۱۹

۲۴
۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳

۲۵
۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰

۲۶
۱۴ و ۱۷ و ۱۸

۲۶
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸

۲۷
۱۹ و ۲۰

۲۸
۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸

۲۸
۱۳ و ۱۶ و ۱۸

۲۸
۱۱

۲۹
۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۰

Marfat.com

ب ۳۰
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و

ب ۳۰
۹ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۳

اَنَّ۔ ب ۱ ۳ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ ب ۲ ۴ و ۵ و ۸ و ۹ و

ب ۲ ۱۳ و ۱۶ ب ۳ ۳ و ۵ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ ب ۴ ۸ و ۱۰ ب ۵ ۱۷

ب ۶ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ ب ۷ ۳ و ۸ و ۱۳ ب ۸ ۵ و ۶ و ۱۷

ب ۹ ۲ و ۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ ب ۱۰ ۱ و ۲ و ۵ و ۷ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۶

ب ۱۱ ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۱۱ ب ۱۲ ۷ و ۱۷ ب ۱۳ ۴ و ۸ و ۱۵ ب ۱۴ ۳ و ۵ و ۲۹

ب ۱۴ ۲۰ ب ۱۵ ۱ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ ب ۱۶ ۱۱ ب ۱۷ ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۵ و ۱۹

ب ۱۸ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۳ ب ۱۹ ۲ و ۹ ب ۲۰ ۳ و ۴ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

ب ۲۲ ۱۶ و ۲ ب ۲۳ ۲ و ۳ و ۱۰ و ۱۶ و ۱۷ ب ۲۴ ۱۳ ب ۲۵ ۳ و ۵ و ۲۹

ب ۲۶ ۱۳ ۷ و ۹ و ۱۸ و ۲۰ ب ۲۷ ۱۹ ب ۲۸ ۱۱ و ۱۶ ب ۲۹ ۲۳ و ۲۹ ب ۳۰

اُنٍ۔ کمولنا پانی۔ اِنٰی سے جس کے معنی سخت
کھولنے اور پکنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ ب ۲۷ ۱۲

اِنَّا۔ بیشک ہم، حرفِ مشبہ بالفعل ہے اِنَّ اور
ضمیر جمع متکلم نَا سے مرکب ہے۔ اِنَّا میں ہمزۂ اولیٰ
استفہامِ انکاری کی ہے۔ ب ۱ ۱ و ۲ و ۸ و ۱۳ ب ۲ ۳ ب ۵ ۱۳

ب ۶ ۲ و ۳ و ۶ و ۸ و ۱۱ و ۱۵ ب ۷ ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۵ و ۱۶ و

ب ۸ ۱۴ ب ۹ ۱۰ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ ب ۱۰ ۱۳ ب ۱۲ ۴ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و

ب ۱۳ ۲ و ۱۱ و ۱۵ ب ۱۴ ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۴ و ۱۵

ب ۱۴ ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ ب ۱۵ ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۴ و ۱۵

ب ۱۴ ۱۵ ب ۱۶ ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ ب ۱۷ ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۶

ب ۱۸ ۵ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ب ۱۹ ۲ و ۴ و ۷ و ۸ و ۱۳ ب ۲۰ ۱ و ۳ و ۵ و ۶

ب ۲۱ ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۹ ب ۲۲ ۲ و ۳ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۹ ب ۲۳ ۱۴ و ۱۵

ب ۲۳ ۳ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ ب ۲۴ ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و

ب ۲۵ ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ ب ۲۶ ۱ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ ب ۲۷ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰

ب ۲۷ ۱۲ و ۱۴ و ۲۰ ب ۲۸ ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ ب ۲۹ ۱ و ۲ و ۳ و ۸ و ۹

ب ۲۹ ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ ب ۳۰ ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۹ و

ب ۳۰ ۲۰ و ۲۲ ب ۳۱ ۳ و ۳ و ۲۲ و ۳۳

اَنَا بے شک، ہم۔ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اَنَّ
اور نَا ضمیر جمع متکلم سے مرکب ہے۔ ب ۳ ۱۵ ب ۵ ۱۲

ب ۵ ۴ ب ۱۳ ۱۲ ب ۱۶ ۸ و ۹ و ۱۷ ب ۱۷ ۴ ب ۱۹ ۱۹ ب ۲۰ ۳ ب ۲۱ ۱ و ۳ و ۱۶

ب ۲۲ ۳ و ۴ ب ۲۴ ۱۰ ب ۲۵ ۱۳ ب ۲۶ ۱۱ ب ۲۷ ۵

اَنَا۔ میں۔ واحد متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل ہے ب ۲ ۳

ب ۲ ۱۷ ب ۶ ۱۳ و ۱۵ ب ۷ ۱۸ و ۱۹ ب ۸ ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ ب ۹ ۷ و ۱۳

ب ۱۱ ۱۰ و ۱۴ ب ۱۲ ۳ و ۸ و ۱۶ و ۱۷ ب ۱۳ ۲ و ۳ و ۴ و ۱۶ و ۱۹ ب ۱۴ ۴ و ۱۴

ب ۱۴ ۱۷ ب ۱۵ ۱۴ ب ۱۶ ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ ب ۱۷ ۱۳ ب ۱۸ ۲ ب ۱۹ ۱ و ۲۱

ب ۱۹ ۱۶ و ۱۸ ب ۲۰ ۳ و ۷ و ۱۰ ب ۲۱ ۱۴ ب ۲۲ ۱۴ ب ۲۳ ۱۰ و ۱۵

ب ۲۵ ۱۳ و ۱۱ ب ۲۶ ۱۶ و ۱ ب ۲۷ ۳ ب ۲۸ ۳ و ۲۲

اَنَاءٌ۔ اوقات، گھڑیاں۔ اَنَیٰ (بروزن عصا) کی

Marfat.com

جمع جس کے معنی گھڑی اور وقت کے ہیں آنیٰ کا استعمال دن بھر اور رات بھر کے لئے ہوتا ہے

سبا ۱۴ طٰہٰ ۱۰ قصص ۲۹

اَنَابَ - وہ رجوع ہوا۔ اِنَابَۃٌ سے جس کے معنی رجوع ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب انابت الی اللہ کے معنی اخلاص عمل اور دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونے اور توبہ کرنے کے ہیں۔

ہود ۷۵ رعد ۳۰ شوریٰ ۱۳

اَنَابُوْا - وہ رجوع ہوئے۔ اِنَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

زمر ۱۷

اِنَاثًا - عورتیں، اُنثیٰ کی جمع جس کے معنی عورت کے ہیں، آیت شریفہ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا (اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر عورتوں کو) میں معبودانِ باطل کو اِنَاث یا تو باعتبار لفظ کہا کیونکہ مشرکین اپنے بتوں کو انواعِ اقسام کے زیوروں سے آراستہ کرتے اور عورتوں کے نام سے نامزد کرتے تھے جیسے لات، منات، عزیٰ، نائلہ کہ یہ سب مونث نام ہیں۔ سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت حسن بصری کی تصریح نقل کی ہے کہ عرب کے قبیلہ قبیلہ کا جدا جدا بت ہوتا تھا جو اسی قبیلہ کی نسبت سے انثیٰ بنی فلاں کہلاتا تھا[1] یا معنی کے اعتبار سے اِنَاث کہا گیا۔ چنانچہ مغربی نے اِنَاث کے معنی کمزور اور عاجز کے بتائے ہیں جن کو کسی کام کے کرنے کی قدرت نہ ہو اسی مناسبت سے عربی میں کمٹل تلوار کو سَیْفٌ اَنِیْثٌ کہتے ہیں اَنَثَ فی امرہ کسی کام میں ڈھیلے پڑ جانے کے لئے آتا ہے اور مخنث اور ضعیف شخص کو انیث کہا جاتا ہے[2]۔ راغب اصفہانی رقمطراز ہیں، کہ موجودات کی ایک دوسرے کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں (۱) فاعل غیر منفعل۔ یہ صفت صرف ذاتِ باری کی ہے۔ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ (۲) منفعل غیر فاعل یہ صفت جمادات کی ہے۔ (۳) ایک اعتبار سے منفعل دوسرے اعتبار سے فاعل جیسے جن وانس اور ملائکہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے منفعل ہیں اور اپنی مصنوعات کے اعتبار سے فاعل ہیں۔ پس چونکہ معبودانِ عرب

[1] فتح القدیر ج ۱ ص ۴۷۹ طبع مصر ۱۳۴۹ھ [2] البحر المحیط ج ۳ ص ۲۵۲ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

منجملہ جمادات کے جو سرتاسر منفعل اور غیر فاعل ہیں یعنی ان میں محض اثر پذیری کی تو صلاحیت ہے مگر مؤثر ہونے کی قوت ذرا سی بھی نہیں۔ لہٰذا قرآن مجید نے اناث کہکر مشرکین کو تنبیہ کی ہے کہ تم نے جن کو اپنا معبود بنا رکھا ہے ان میں نہ عقل ہے نہ سمجھ نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کسی حیثیت سے بھی تو کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے اپنے باپ کو توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے اسی حقیقت کو واضح کیا تھا فرماتے ہیں یٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا (اے میرے باپ کیوں پوجتا ہے اس کو جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ تیرے کچھ کام آوے) اسی لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ حسن بصری اور قتادہ نے اِنَاثًا کے معنی بے جان کے بتلائے ہیں[۵]۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت حسن بصری سے ناقل ہیں کہ ہر بے جان چیز جس میں روح نہ پائی جائے اناث میں داخل ہے خشک لکڑی ہو یا خشک پتھر[۵]۔ مشہور مفسر ضحاک تابعی کا بیان ہے کہ مشرکین نعوذ باللہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتاتے تھے اور مدعی تھے کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ بارگاہ ایزدی میں ہمارے قرب کا موجب ہیں چنانچہ انھوں نے خوبصورت شکل کی شکل میں ان کے مجسمے تراش رکھے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کی ان بیٹیوں کی شبیہ ہیں جن کی ہم پرستش کرتے ہیں[۵]۔ قرآن مجید نے ان کے اسی خیال کے اعتبار سے اِنَاثًا کہا ہے۔ ضحاک کی یہ تفسیر خود قرآنی آیات کے بھی مناسب ہے چنانچہ سورۂ زخرف میں تصریح ہے وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا (انھوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں قرار دیا) اور سورہ الصّٰفّٰت میں ارشاد ہے وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا (انھوں نے اللہ میں اور جنوں میں قرابت ٹھیرا رکھی ہے) سورہ النجم کی

---

[۵] مفردات راغب مادہ "انث"۔ [۵] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۱ ص ۴۷۹ اور البحر المحیط ج ۳ ص ۲۵۱۔
[۵] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۹۶ طبع مصر ۱۳۰۱ھ برحاشیہ فتح البیان [۵] ایضاً ص ۱۹۵۔

Marfat.com

آیات ذیل میں بھی اسی کا ذکر ہے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى، وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى، اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى، تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ (بھلا تم دیکھو تو لات اور عزیٰ اور تیسرے منات کو جو پجھلا ہے کیا تمہارے لئے تو ہوں بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں یہ تقسیم تو بڑی بھونڈی ہے۔ یہ تو سب تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے رکھے ہوئے نام ہیں اللہ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری) پ ۲۷ ع ۳ ۲۵/۵۳

اُنَاسٌ۔ لوگ، اُنْسٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی حرکت کرنے کے ہیں۔ اِنْسَانٌ کی جمع علی غیر لفظہٖ پ ۱ ع ۱۵ پ ۹ ع ۱۵ پ ۱۹ ع ۱۴

اَنَاسِيُّ۔ آدمی۔ لوگ۔ سیبویہ کے مذہب پر اِنْسَانٌ کی جمع ہے فراء، مبرد اور زجاج کا بیان ہے کہ اِنْسِيٌّ کی جمع ہے فراء کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ اِنْسَانٌ کی جمع ہے اصل میں اَنَاسِيْنُ تھا جیسے بَخْتِيٌّ اور سَرَاحِيْنُ اور قَسْطَانٌ اور قَسَاطِيْنُ اس میں دوسری ی جب وہ نون کے عوض لائی گئی ہے[1]۔ پ ۱۹ ع ۱۴

اَنَامٌ۔ مخلوق۔ جن و انس جو کچھ زمین پر ہے۔ پ ۲۷ ع ۳

اَنَامِلُ۔ انگلیاں۔ اَنْمُلَةٌ کی جمع۔ جس کے معنی کے پہلے پورے کے ہیں جس میں ناخن ہوتا ہے پ ۱ ع ۱۴

اَنْبَاءٌ۔ خبریں، حقیقتیں، نَبَأٌ کی جمع جس سے بڑا فائدہ اور یقین یا ظنِ غالب حاصل ہوا سے نبا کہا جاتا ہے اور جس خبر میں یہ باتیں موجود نہ ہوں اس کو نبا نہیں بولتے کیونکہ کوئی خبر اس وقت تک نبا کہلانے کی مستحق ہی نہیں جب تک کہ وہ شائبۂ کذب سے پاک نہ ہو جیسے وہ خبر جو بطریق تواتر ثابت ہو یا جس کو اللہ اور رسول نے بیان کیا ہو پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۳ ع ۱۳ پ ۱۴ ع ۵ پ ۱۶ ع ۸

اَنْبَاكَ۔ اس نے تجھ کو خبر دی، اَنْبَاءٌ سے جس کے معنی بتلانے اور خبر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کا ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۲۸ ع ۱۲

---

[1] فتح القدیر ج ۴ ص ۸، طبع مصر ۱۳۵۰ھ۔

Marfat.com

اَنْبَائِكُمْ تمہاری خبریں اَنْبَآءٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۸

اَنْبَائِهَا ۔ اس کی خبریں۔ اَنْبَآءٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۹

اَنْبَأَهُمْ ۔ ان کو بتلایا۔ اَنْبَأَ اِنْبَآءٌ سے صیغہ ماضی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱

اَنْبَتَتْ ۔ وہ اُگی۔ اس نے اُگایا۔ اِنْبَاتٌ سے جس کے معنی اُگنے اُگانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو نَبَاتًا) ۲ ۱۷ ۸

اَنْبَتَكُمْ ۔ اس نے تم کو اگایا۔ اَنْبَتَ اِنْبَاتٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر انبات کا استعمال نباتات کے اگانے اور جاندار کے بڑھانے دونوں کے متعلق ہوتا ہے اور یہاں دوسرے ہی معنی مراد ہیں (ملاحظہ ہو نَبَاتًا) ۷۱ ۴

اَنْبَتْنَا ۔ ہم نے اگایا۔ اِنْبَاتٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲ ۴ ۵ ۱ ۱۱ ۲۳ ۱۵ ۲۰ ۵

اَنْبَتَهَا ۔ اس کو بڑھایا۔ اَنْبَتَ صیغہ ماضی هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۳ ۱۲

اِنْبَجَسَتْ پھوٹ نکلی۔ اِنْبِجَاسٌ سے جس کے معنی کسی تنگ مقام سے پانی کے بہ نکلنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۶۰

اِنْبِذْ ۔ تو پھینک دے (ضَرَبَ) نَبْذٌ سے جس کے معنی پھینکنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۰ ۱۰

اِنْبِعَاثُهُمْ ۔ ان کا اٹھنا۔ اِنْبِعَاثٌ بروزن اِنْفِعَالٌ مصدر ہے بمعنی اٹھ کھڑا ہونا۔ مضاف ہے۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۰۲ ۱۲

اَنْبَعَثَ ۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اَنْبِعَاثٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۷۶ ۱۲

اَنْبَعْنَا ۔ ہم رجوع ہوئے۔ اِنَابَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَنَابَ) ۲۶ ۳

اَنْبِيَآءَ ۔ پیغمبر۔ نَبِیٌّ کی جمع جس کے معنی پیغامبر کے ہیں۔ قرآن مجید میں جن انبیاء کرام کے اسماء گرامی بالتصریح بیان کئے گئے ہیں وہ کل پچیس ہیں آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، لوط، اسمٰعیل اسحٰق، یعقوب، یوسف، شعیب، موسیٰ، ہارون یونس، داؤد، سلیمان، ایوب، الیاس، الیسع، زکریا، عیسیٰ، یحییٰ، ذوالکفل۔ (بقولِ اکثر مفسرین) اور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ

Marfat.com

علیہم اجمعین۔ البتہ جن انبیاء کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اس سلسلہ میں مشہور ہے۔ چنانچہ ابن مردویہ اپنی تفسیر میں ان سے راوی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ انبیا کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ میں نے سوال کیا، یارسول اللہ ان میں رسول کتنے تھے؟ فرمایا تین سو تیرہ کا جم غفیر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں پہلے رسول کون ہیں؟ فرمایا آدمؑ میں نے دریافت کیا وہ نبی مرسل تھے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا پھر ان میں روح پھونکی اور اپنے سامنے ان کو درست کر دیا پھر فرمانے لگے اے ابوذر چار سریانی ہیں، آدم، شیث، نوح۔ اور خنوخ یہی ادریس ہیں اور ان ہی نے سب سے پہلے قلم سے لکھا ہے اور چار عرب سے ہیں ہود، صالح، شعیب اور تمہارے نبی اے ابوذر بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ اور آخری عیسیٰ ہیں۔ اول نبی آدم ہیں اور آخری نبی تمہارے نبی ہیں۔ اس پوری حدیث کو حافظ ابوحاتم بن حبان بستی نے بھی اپنی مشہور کتاب التقاسیم والانواع میں روایت کیا ہے جس کو وہ صحیح کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن حافظ ابوالفرج الجوزی نے ان کی مخالفت کی ہے اور اپنی کتاب موضوعات میں اس کا ذکر کیا ہے وہ اس سلسلہ میں اس حدیث کے ایک راوی ہشام بن حسان کو متہم گردانتے ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ ابن الجوزی کی رائے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ولاشك انه قد تكلم فيه غير واحد من ائمة الجرح والتعديل من اجل هذا الحديث۔ (اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے متعلق بہت سے ائمہ جرح و تعدیل نے اسی حدیث کی بنا پر کلام کیا ہے) یہ بھی واضح رہے کہ اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کا پہلا نبی بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ صفت حضرت یوسف علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ اس چیز سے بھی حافظ ابن الجوزی کے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

بھی مرفوعاً یہی تعداد نقل کی ہے لیکن یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے اور مسند احمد میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے توسط سے خود ابی ذر رضی اللہ عنہ کی بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے لیکن اس کی سند بھی بعینہٖ وہی ہے جو ابن ابی حاتم کی ہے[1] حافظ ابوبکر اسمٰعیلی اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری بعثت آٹھ ہزار انبیاء کے بعد عمل میں آئی ہے جن میں سے چار ہزار نبی بنی اسرائیل میں گزرے ہیں[2] لیکن اس روایت کے ایک راوی احمد بن طارق کے متعلق حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ مجھے اس کی عدالت یا جرح کا علم نہیں[3]۔ امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حافظ ابوبکر بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ انبیاء کا خاتم ہوں[4]۔ ان دونوں روایتوں کی

سندیں صحیح ہیں۔ اس لحاظ سے تعداد انبیاء کے متعلق یہی قول زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے (ملاحظہ ہو نُبُوَّۃ اور نَبِیٌّ) ۱۱/۱ ۱۰/۳ ۱۰/۲ ۸/۲

اُنَبِّئُكَ۔ میں تجھے بتلائے دیتا ہوں۔ اُنْبِئَ تَنْبِئَۃٌ سے جس کے معنی بتلانے اور خبر دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم مع ضمیر واحد مذکر حاضر ۱/۲

اُنَبِّئُكُمْ۔ میں تم کو بتاؤں۔ میں تم کو خبر دوں گا اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ آیت شریفہ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ (کہدیجئے کہ کیا میں تم کو اس سے بھی بہتر بتاؤں) میں ہمزہ تقریر اور ثبوت کے لئے ہے۔ ۱۲/۲ ۱۲/۲ ۱۲/۲ ۱۹/۲ ۱۹/۲ ۱۱/۲ ۱۱/۲ ۱۱/۲

اَنْبِئُوْنِیْ۔ مجھے بتاؤ، اَنْبِئُوْا اِنْبَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر مع وقایہ ضمیر واحد متکلم ۱/۲

اَنْبِئْهُمْ۔ تو ان کو بتادے۔ اَنْبِئْ اِنْبَاءٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱/۲

اَنْتَ۔ تو (ایک مرد) واحد مذکر حاضر کی ضمیر مرفوع

---

[1] ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۸ و ۲۵۱ طبع مصر ۱۳۴۵ھ [2] عمدۃ القاری ج ۷، ص ۲۰۷ طبع مصر

[3] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۹ [4] ایضاً ص ۲۵۱ و ۲۵۲۔

Marfat.com

منفصل ہے۔ جمہور کے نزدیک اَنْتَ میں اَنْ ضمیر ہے اور تَ حرف خطاب۔ آیت شریفہ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ (کیا تو نے لوگوں سے کہا) اور ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا (کیا تو نے ہی یہ کیا ہے) میں ہمزۂ ابائی استجبار کے لئے ہے جو بصورتِ تہدید ہے ۱ ب ۵ ۳ ب ۸ و ۹ و ۱۲ ۴ ب ۵ و ۶ و ۱۴ ۵ ب ۹ و ۱۸ ۶ ب ۹ و ۱۸ ۷ ب ۱۰ و ۱۵ ۸ ب ۳ و ۸ و ۱۳ ۹ ب ۳ و ۵ و ۷ ۱۰ ب ۱۵ و ۱۶ و ۱۲ و ۵ و ۶ ۱۱ ب ۲ و ۳ و ۶ و ۱۲ و ۱۳ ۱۲ ب ۲ و ۶ و ۱۲ و ۱۳ ۱۳ ب ۱۹ ۱۴ ب ۲ ۱۵ ب ۸ ۱۶ ب ۲ ۱۷ ب ۱۱ و ۱۵ ۱۸ ب ۲ و ۶ ۱۹ ب ۱۲ و ۱۶ ۲۰ ب ۲ ۲۱ ب ۸ ۲۲ ب ۱۲ و ۱۹ ۲۳ ب ۱ و ۲ و ۶ ۲۴ ب ۲ و ۱۰ و ۱۶ ۲۵ ب ۱۶ ۲۶ ب ۲ و ۳ ۲۷ ب ۴ ۲۸ ب ۲ و ۵ و ۱۳ و ۱۸ ۲۹ ب ۳۰ ب

اِنْتَبَذَتْ۔ وہ جدا ہوئی۔ یکسو ہوئی۔ اِنْتِبَاذٌ سے جس کے معنی لوگوں سے یکسو ہو کر جدا ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۶ ب

اِنْتَشَرَتْ۔ وہ بکھر گئی، وہ پھیل گئی۔ اِنْتِشَارٌ سے جس کے معنی بکھر جانے اور پراگندہ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۰ ب

اِنْتَشِرُوْا۔ تم الگ الگ ہو جاؤ۔ تم پھیل پڑو۔ اِنْتِشَارٌ سے جس کے معنی پھیلنے اور متفرق ہونے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ عربی میں لوگوں کے انتشار کا مطلب ان کا پھیل کر اپنے اپنے کاموں میں لگ جانا ہے۔ ۲۸ ب ۱۲

اِنْتَصَرَ۔ اس نے بدلہ لیا۔ اس نے مدد طلب کی اِنْتِصَارٌ سے جس کے معنی مدد طلب کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ظالم سے انتصار کے معنی اس کو سزا دینا اور اس سے انتقام لینا ہیں ۲۵ ب ۱۶

اِنْتَصِرْ۔ تو بدلہ لے۔ اِنْتِصَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۳۷ ب ۸

اِنْتَصَرُوْا۔ انہوں نے بدلہ لیا۔ اِنْتِصَارٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۹ ب ۱۵

اِنْتَظِرْ۔ تو راہ دیکھ۔ تو منتظر رہ۔ اِنْتِظَارٌ سے جس کے معنی راہ دیکھنے اور انتظار کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۱ ب ۱۶

اِنْتَظِرُوْا۔ تم راہ دیکھو۔ تم منتظر رہو۔ اِنْتِظَارٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۸ ب ۱۶ و ۱۷ ۱۱ ب ۱۰ و ۱۱

اِنْتِقَامٌ۔ غلبہ پانا۔ سزا دینا۔ بروزن اِفْتِعَالٌ مصدر ہے ۳ ب ۳ ۱۳ ب ۱۹ ۱۴ ب ۱

اِنْتَقَمْنَا۔ ہم نے سزا دی۔ اِنْتِقَامٌ سے ماضی کا

Marfat.com

صیغہ جمع متکلم۔ پ ۹ ع ۵ پ ۱۲ ع ۸ پ ۲۵ ع ۱۱

اَنْتُمْ۔ تم (سب مرد) جمع مذکر حاضر کی ضمیر مرفوع منفصل، ءَ اَنْتُمْ میں ہمزۂ اولی بجز سورۂ واقعہ کے تمام قرآن مجید میں ہمزۂ استخبار ہے جو زجر و تہدید کے لئے آئی ہے اور سورۂ واقعہ میں تقریر و ثبوت کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ پ ۱ ع ۳ و ۵ و ۶ و

پ ۱ ع ۱۰ و ۱۱ و ۱۹ — پ ۲ ع ۷ و ۱۰ و ۱۴ — پ ۳ ع ۵ و ۱۵ و ۱۶ — پ ۴ ع ۱ و ۲ و ۳

پ ۴ ع ۴ و ۵ و ۹ — پ ۵ ع ۳ و ۱۳ — پ ۶ ع ۵ و ۷ — پ ۷ ع ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۷

پ ۸ ع ۳ و ۵ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ — پ ۹ ع ۴ و ۱۷ — پ ۱۰ ع ۱ و ۴ — پ ۱۱ ع ۸ و ۱۰ و ۱۳

پ ۱۲ ع ۳ و ۵ و ۱۲ و ۱۵ — پ ۱۳ ع ۲ و ۴ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — پ ۱۴ ع ۲ و ۱۶

پ ۱۵ ع ۱۱ — پ ۱۷ ع ۴ و ۵ و ۶ و ۷ — پ ۱۸ ع ۸ و ۱۵ و ۱۷ — پ ۱۹ ع ۷ و ۹ و ۱۳ و

پ ۱۹ ع ۱۸ و ۱۹ — پ ۲۰ ع ۱۴ — پ ۲۱ ع ۶ و ۷ و ۹ — پ ۲۲ ع ۱۰ و ۱۵ و ۱۹ — پ ۲۲ ع ۲ و ۳ و ۵

پ ۲۳ ع ۶ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ — پ ۲۴ ع ۳ و ۱۰ — پ ۲۵ ع ۵ و ۱۳ — پ ۲۶ ع ۸ و ۱۳ — پ ۲۷ ع ۲ و

پ ۲۷ ع ۵ و ۶ و ۷ و ۱۵ و ۱۶ — پ ۲۸ ع ۵ و ۸ — پ ۲۹ ع ۱ — پ ۳۰ ع ۳ و ۲۲

اَنْتُمَا۔ تم (دو مرد یا دو عورتیں) تثنیہ مذکر حاضر۔ اور تثنیہ مؤنث حاضر کی ضمیر مرفوع منفصل۔ قرآن مجید میں یہ تثنیہ مذکر حاضر کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ پ ۲۰ ع ۲

اِنْتَهُوْا۔ تم رک جاؤ۔ تم چھوڑ دو۔ اِنْتِهَاءٌ سے جس کے معنی جس کام سے منع کیا جائے اس سے باز رہنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۶ ع ۴ پ ۵ ع ۱۲

اِنْتَهُوْا۔ وہ رک گئے، انھوں نے چھوڑ دیا۔ اِنْتِهَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۹ ع ۸ پ ۱۱ ع ۱۲

اِنْتَهٰى۔ وہ باز آگیا۔ وہ رک گیا۔ اس نے چھوڑ دیا اِنْتِهَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۳ ع ۱۲

اُنْثٰى۔ عورت۔ مادہ پ ۲ ع ۱۲ پ ۳ ع ۱۱ پ ۴ ع ۱۵ پ ۵ ع ۱۳ پ ۷ ع ۸

پ ۱۴ ع ۱۳ — پ ۱۷ ع ۱۴ — پ ۲۲ ع ۱۰ — پ ۲۴ ع ۱۴ — پ ۲۵ ع ۱ — پ ۲۶ ع ۱۴ — پ ۲۷ ع ۵ و ۶ و ۷ — پ ۲۹ ع ۱۸ پ ۳۰ ع ۱۷

اُنْثَيَيْنِ۔ دو عورتیں، دو مادہ، اُنْثٰى کا تثنیہ بحالتِ نصب و جر پ ۴ ع ۱۲ پ ۶ ع ۴

اَنْجَيْتَنَا۔ تو نے ہم کو بچا لیا۔ اَنْجَيْتَ اِنْجَاءٌ سے جس کے معنی نجات دینے اور چھٹکارا دلانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم پ ۱۱ ع ۸

اَنْجٰىكُمْ۔ اس نے تم کو چھڑا دیا۔ اَنْجٰى اِنْجَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب نَا ضمیر جمع متکلم پ ۱ ع ۸

اِنْجِيْلُ۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس کا نام ہے یہ عجمی لفظ ہے بعض اہل لغت نے اس کا اشتقاق بیان کرنے میں خواہ مخواہ تکلف سے کام لیا ہے علامہ زمخشری لکھتے ہیں۔

"توراۃ اور انجیل دونوں عجمی لفظ ہیں بتکلف سے کام لے کر ان کا اشتقاق وری اور نجل سے بتانا اور ان کا وزن تفعلۃ اور افعیل بیان کرنا اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ یہ دونوں لفظ عربی ہوں حضرت حسن بصری نے اس کی قرأت اَنْجِیْلَ کی ہے جس میں ہمزہ کو فتحہ ہے یہ اس کے عجمی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ افعیل کا فتح ہمزہ کے ساتھ سرے سے اوزانِ عرب میں وجود ہی نہیں ہے" [1]

واضح ہے کہ عیسائیوں کی اصطلاح میں جو چار کتابیں اناجیل کے نام سے موسوم ہیں یہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کو لوگوں کی تصنیفیں ہیں جن میں آپ کے اقوال و احوال کو صحیح و غلط طور پر مرتب کر دیا اور گو ان میں اصلی انجیل کے بھی کچھ مضامین موجود ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل نہیں ہے بلکہ یہ چاروں کتابیں متی، مرقس، یوحنا، لوقا نامی چار مختلف اشخاص کی تصنیف ہیں جو اپنے اپنے مصنف کے نام سے مشہور ہیں ان اناجیل کی کتابت کب عمل میں آئی اس کے تعین میں عیسائیوں میں سخت اختلاف ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی ان میں زیر بحث ہے کہ جن اشخاص کے نام سے یہ مشہور ہیں درحقیقت ان ہی کی جمع کردہ ہیں۔ یا بعد کے لوگوں کی تصنیف ہیں۔ تاہم اس پر ہمارا اور عیسائیوں دونوں کا اتفاق ہے کہ یہ چاروں کتابیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصنیف ہیں اور نہ ان کے عہد میں لکھی گئی ہیں۔

بہرحال قرآن مجید میں جس انجیل کا ذکر ہے اس سے وہی اصلی انجیل مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ پ۳ ع۹ و ۱۳ و ۱۵ پ۶ ع۱۱ و ۱۳ و ۱۴ پ۷ پ۷ ع۱ پ۱۲ ع۲۰ پ۲۷

اَنْجٰىنَا ۔ اس نے ہم کو بچا لیا۔ اَنْجٰی صیغہ ماضی ناضمیر جمع متکلم پ۱۴

[1] کشاف ج ۱ ص ۳۷۲، ۳۷۳ طبع مصر ۱۳۵۴ھ

Marfat.com

أَنْجَيْنَا۔ ہم نے بچالیا۔ ہم نے نجات دی۔
اِنْجَاءٌ۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۱ ۱۱

أَنْجَيْنَاكُمْ۔ ہم نے تم کو بچالیا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے ۱۱ ۱۱

أَنْجَيْنَاهُ۔ ہم نے اس کو بچالیا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۱ ۱۱

أَنْجَيْنَاهُمْ۔ ہم نے ان کو بچالیا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۱

أَنْجَاهُ۔ اس کو بچالیا۔ اَنْجٰی صیغہ ماضی و ضمیر واحد مذکر غائب ۱۱

أَنْجَاهُمْ۔ اس نے ان کو بچادیا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۱

اُنْحَرْ۔ تو قربانی کر (فتح) نَحْرٌ سے جس کے معنی قربانی کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نحر سینہ کے اس بالائی حصہ کا نام ہے جہاں قلادہ پڑا رہتا ہے اور اسی اعتبار سے نحر کے معنی سینہ پھاڑنے یا ذبح کرنے کے آتے ہیں۔ آیت شریفہ فَصَلِّ

لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی (اونٹ کی) کیجئے) میں عام مفسرین کے نزدیک قربانی کرنا مراد ہے۔ ابن عباس، عطاء، مجاہد، عکرمہ، حسن بصری، قتادہ، محمد بن کعب قرظی، ضحاک، ربیع، عطاء خراسانی، حکم، اسمٰعیل بن ابی خالد اور سلف کی ایک بڑی جماعت کا یہی قول ہے۔[1] لیکن بعض علماء کے نزدیک نحر نماز سے متعلق ایک فعل کا نام ہے جو نماز کے اندر یا اس سے پہلے یا اس کے بعد انجام دینا چاہئے۔ چنانچہ فراء کے خیال میں نحر سے قبلہ رخ ہونا مراد ہے۔ کلبی اور ابوالاحوص بھی اس بارے میں اس کے ہمزبان ہیں۔[2] مستدرک حاکم اور سنن بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا یہ نحیرہ کیا ہے؟ جس کا مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے۔ جبریل کہنے لگے نحیرہ نہیں بلکہ تم کو حکم دیا جارہا ہے کہ جب نماز کے لئے تکبیر

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۸۱ طبع مصر ۱۳۵۶ھ [2] فتح القدیر شوکانی ج ۵ ص ۴۸۹ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

Marfat.com

تحریمہ کہو تو ہاتھ اٹھاؤ اسی طرح جب رکوع میں جاؤ اور جب رکوع سے سر اٹھاؤ کیونکہ ہمارے اور فرشتگانِ ہفت آسمان کی نماز کا یہی طریقہ ہے[۱] لیکن اس روایت کو حافظ ابن الجوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے[۲]۔ اور حافظ ابن کثیر اس کو سخت منکر بتلاتے ہیں[۳]۔ اس روایت کے دو راوی اسرائیل بن حاتم اور اصبغ بن نباتہ سخت مجروح ہیں۔ حافظ ذہبی تلخیص المستدرک میں لکھتے ہیں کہ۔ اسرائیل عجائب بیان کرتا ہے اعتماد کے قابل نہیں ہے اور اصبغ شیعی ہے نسائی کے نزدیک متروک ہے[۴]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں وانحر کے معنی سینہ پر ہاتھ باندھنے کے بھی آئے ہیں۔ یہ روایت سنن بیہقی اور تاریخ بخاری

وغیرہ میں منقول ہے[۵]۔ لیکن حافظ ابن الترکمانی نے تصریح کی ہے کہ اس روایت کے متن اور سند دونوں میں اضطراب ہے[۶]۔ ابن جریر کی روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا مذکور ہے لیکن حسب تصریح حافظ ابن کثیر یہ روایت بھی غیر صحیح ہے[۷]۔ سنن بیہقی میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ سے بھی وانحر کے معنی سینہ پر ہاتھ باندھنے کے راوی ہیں لیکن ان کی سند بھی ضعف سے خالی نہیں[۸]۔ ابن ابی حاتم نے عطا خراسانی سے رکوع کے بعد اعتدال کے ساتھ سینہ ظاہر کرنے کے معنی روایت کئے ہیں[۹]۔ ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے بھی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کے معنی بیان

---

[۱] مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۳۸ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۳۴ھ و سنن بیہقی ج ۲ ص ۷۸ طبع مطبع مذکور ۱۳۴۶ھ۔ تفسیر ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم میں بھی یہ روایت منقول ہے۔ ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۵ ص ۴۹۰ و روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۴۷ طبع مصر۔ [۲] روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۴۷

[۳] تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۳۰۷۔ [۴] تلخیص المستدرک ج ۲ ص ۵۳۸ طبع دائرۃ المعارف

[۵] ملاحظہ ہو سنن بیہقی ج ۲ ص ۲۹ و ۳۰۔ [۶] الجوہر النقی ج ۲ ص ۳۰ طبع دائرۃ المعارف

[۷] تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۳۰۷۔ [۸] ملاحظہ ہو سنن بیہقی اور الجوہر النقی ج ۲ ص ۳۰ و ۳۱

[۹] تفسیر ابن کثیر ج ۱۰ ص ۳۰۷۔

Marfat.com

کئے ہیں[1] ضحاک اور سلیمان تیمی سے نماز کے بعد سینہ تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے معنی منقول ہیں[2]۔ حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے کہ یہ سب اقوال سخت غریب ہیں اور صحیح قول اول ہی ہے کہ نحر سے مراد قربانی کرنا ہے[3]۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب اقوال کا منشا لفظ نحر ہے چونکہ نحر کے معنی سینہ کے بالائی حصہ کے ہیں اس لئے فَصَلِّ کی مناسبت سے نماز میں سینہ کے متعلق جتنے افعال تھے وانحر کی تفسیر میں ان لوگوں نے ان ہی میں سے کسی ایک فعل کو متعین کر دیا۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو یہ سب افعال فَصَلِّ کے تحت میں داخل ہیں کیونکہ یہ سب نماز کے آداب ہیں اور نماز میں شامل ہیں اس لئے یقیناً وَانْحَرْ سے ان معانی مذکورہ کے علاوہ کوئی اور معنی مراد ہونے چاہئیں کیونکہ جز کا عطف کل پر دیسے بھی بعید ہے۔ بدیں وجہ یہاں نحر سے قربانی کے معنی ہی لینے چاہئیں۔ محمد بن کعب قرظی نے صاف تصریح کی ہے کہ مشرکین نماز اور قربانی بتوں کے لئے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ یہ دونوں باتیں صرف اسی کے لئے ہونی چاہئیں[4] قرآن مجید نے صرف اسی جگہ نہیں بلکہ دوسرے مقام پر بھی نماز اور قربانی کا ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے ارشاد ہوتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (کہدیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے) امام ابوبکر جصاص احکام القرآن میں رقمطراز ہیں۔ جن لوگوں نے اس سے قربانی کی حقیقت مراد لی ہے اولیٰ ہے کیونکہ یہ اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں علاوہ ازیں اس لفظ کو علی الاطلاق جب کبھی استعمال کیا جائیگا اس سے قربانی کے علاوہ دوسرے معنی نہیں سمجھے جا سکتے۔ جب کوئی نحر فلان الیوم کہیگا تو اس کے معنی یہی سمجھے جائیں گے کہ فلاں نے آج قربانی کی، دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھنا

[1] فتح القدیر ج ۵ ص ۴۹۱ - [2] تفسیر کبیر ج ۸ ص ۵۰۲ طبع مصر ۱۳۱۳ھ [3] ابن کثیر ج ۱۰ ص ۴۰۷
[4] تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۸۹ -

Marfat.com

کوئی نہ سمجھے گا۔ پہلے معنی کے مراد ہونے پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ نحر (سینہ کا بالائی حصہ) پر ہاتھ نہ باندھا جائے۔ خود حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا مروی ہے[1] ۹۱/۲۰/۲۲

اَنْدَادًا ۔ مقابل۔ برابر۔ نِدٌّ کی جمع نِدٌّ اس کو کہتے ہیں جو کسی شئے کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔ نِدٌّ اور مِثْلٌ میں فرق یہ ہے کہ مِثْلٌ عام ہے اور نِدٌّ خاص، مثل کا استعمال ہر قسم کی شرکت میں ہوتا ہے لیکن ند کا استعمال صرف ذاتی شرکت ہی کے بارے میں ہو سکتا ہے۔ ۱/۲ ۲/۳ ۱۳/۱۷ ۱۴/۱۵ ۲۲/۱۶

اُنْذِرَ ۔ وہ ڈرایا گیا۔ اِنْذَارٌ سے جس کے معنی ڈر کی خبر سنانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۲/۱۸

اَنْذَرَ ۔ اس نے ڈرایا۔ اِنْذَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۶/۳

اَنْذِرْ ۔ تو ڈرا۔ تو ڈر سنا۔ اِنْذَارٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۲/۱۱ ۶/۱۲ ۱۹/۱۵ ۲۹/۱۵ ۹/۲۹

اَنْذَرْتُكُمْ ۔ میں نے ڈر سنا دیا۔ اَنْذَرْتُ اِنْذَارٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۹/۲۴ ۱۷/۳۶

اَنْذَرْتَهُمْ ۔ تو نے ان کو ڈرایا۔ اَنْذَرْتَ اِنْذَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ءَ اَنْذَرْتَهُمْ میں پہلی ہمزہ تسویہ یعنی دونوں چیزوں میں برابری ثابت کرنے کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ ۶/۳۶

اُنْذِرُكُمْ ۔ میں تم کو ڈر سناؤں۔ میں تم کو ڈراتا ہوں اُنْذِرُ اِنْذَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۴۵/۸

اَنْذَرْنٰكُمْ ۔ ہم نے تم کو ڈر سنایا۔ اَنْذَرْنَا اِنْذَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۴۱/۱۳

اَنْذِرُوْا ۔ تم ڈر سناؤ۔ اِنْذَارٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۴/۴

اُنْذِرُوْا ۔ وہ ڈرائے گئے۔ ان کو ڈر سنایا گیا۔ اِنْذَارٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۵/۲۰ ۳۱/۱۰

---

[1] احکام القرآن ج ۳ ص ۵۸۵ طبع مصر ۱۳۴۷ھ

Marfat.com

اَنْذَرْتَهُمْ ۔ وہ ان کو ڈرایا چکا۔ اَنْذَرَ صیغہ ماضی ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۷/۴

اَنْذِرْهُمْ ۔ تو ان کو ڈر سنا دے۔ اَنْذِرْ صیغہ امر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۲۳/۵ ۲۳/۷

اَنْزَلَ ۔ اس نے اتارا۔ اس نے نازل کیا۔ اِنْزَالٌ سے جس کے معنی اتارنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳ و ۱۱ ۳ و ۵ و ۱۰ و ۱۳ ۲ ۴/۹ ۴/۷ ۵ ۶ و ۱۳ ۶ ۳ و ۱۱ ۷ ۱۷ و ۱۸ ۸ ۱ و ۱۰ ۱۱ ۱ و ۱۱ ۱۱ ۵ ۱۲ ۱۳ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ ۱۴ ۱۲ و ۱۳ ۱۵ ۱۳ ۱۶ ۱۱ ۱۷ ۱۵ ۱۸ ۲ ۱۹ ۱۲ ۲۰ ۱ ۲۱ ۱۹ و ۲۰ ۲۲ ۱۹ و ۲۰ ۲۳ ۱۹ و ۲۰ ۲۴ ۳ و ۷ ۲۵ ۵ و ۹ و ۱۱ ۲۶ ۱۱ و ۱۲ ۲۷ ۵ ۲۸ ۱۸

اُنْزِلَ ۔ وہ اتارا گیا۔ وہ نازل کیا گیا۔ اِنْزَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ آیت شریفہ اَؤُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا (کیا ہم سب کو چھوڑ کر اسی پر نصیحت نازل کی گئی) میں ہمزۂ اولیٰ استفہام انکاری کے لئے ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہوا ۱ ۱۲ و ۱۹ ۲ ۴/۸ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ۵ ۴/۱۱ ۶ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ ۷ ۱۴ و ۱۶ و ۱۸ ۸ ۹ و ۱۰ ۹ ۴/۷ ۱۰ ۲ و ۱۱ ۱۱ ۱۰ و ۱۱ ۱۲ ۱۹ ۱۳ ۱ ۱۴ ۱۶ ۱۵ ۱۷ ۱۶ ۱۹ ۱۷ ۱ ۱۸ ۲ ۱۹ ۱۰ ۲۰ ۱۱ ۲۱ ۱۲ ۲۲ ۱۳ ۲۳ ۱۵ ۲۴ ۱۶ ۲۵ ۱۷ ۲۶ ۱۸ ۲۷ ۱۹ ۲۸ ۲۰ ۲۹ ۲۱ ۳۰ ۲۲ ۳۱ ۲۳ ۳۲ ۲۴ ۳۳ ۲۵ ۳۴ ۲۶ ۳۵ ۲۷ ۳۶ ۲۸

اَنْزِلْ ۔ تو اتار۔ تو نازل فرما۔ اِنْزَالٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۳/۵

اَنْزَلْتُ ۔ میں نے اتارا۔ میں نے نازل کیا اِنْزَالٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۴/۱

اَنْزَلْتَ ۔ تیرے اتارا۔ تو نے نازل فرمایا۔ اِنْزَالٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۱۴/۱

اُنْزِلَتْ ۔ وہ اتاری گئی۔ وہ نازل کی گئی۔ اِنْزَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۵/۱۰

۱۱/۵ ۲۰/۱۲ ۳۶/۷

اَنْزَلْتُمُوْهُ ۔ تم نے اس کو اتارا۔ تم نے اس کو نازل کیا۔ اَنْزَلْتُمْ اِنْزَالٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ضمیر واحد مذکر غائب ۲۷/۱۵

اَنْزَلْنَا ۔ ہم نے اتارا۔ ہم نے نازل کیا۔ اِنْزَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱/۱۲ و ۱۶ ۲/۱۳ ۵/۱۳ ۶/۱۱ و ۱۲ ۷/۱۰ و ۱۳ ۸/۱۰ ۱۰/۱ ۱۱/۱۵ ۱۲/۱ و ۱۹ و ۱۶ ۱۳/۱۰ ۱۴/۸ و ۹ ۱۵/۱۰ ۱۶/۱۴ ۱۷/۱۰ و ۱۱ ۱۸/۴ ۱۹/۱۲ ۲۰/۱۰ و ۱۱ ۲۱/۱۰ و ۱۱ ۲۲/۱۵ و ۱۶ ۲۳/۱ ۲۴/۱۹ ۲۵/۲۸ و ۲۹ ۲۶/۱

اَنْزَلْنٰهُ ۔ ہم نے اس کو اتارا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲/۱۴ ۳/۱۰ ۴/۱۱ ۵/۱۱ ۶/۱۱ ۷/۱۱ و ۱۲ ۸/۱۳ ۹/۱۳ ۱۰/۱۳ ۱۱/۱۳ ۱۲/۱۳ ۱۳/۱۳ ۱۴/۱۳ ۱۵/۱۳ ۱۶/۱۳ ۱۷/۱۳ ۱۸/۱۳ ۱۹/۱۳ ۲۰/۱۳ ۲۱/۱۳ ۲۲/۱۳ ۲۳/۱۳ ۲۴/۱۳ ۲۵/۱۳ ۲۶/۱۳ ۲۷/۱۳ ۲۸/۱۳ ۲۹/۱۳ ۳۰/۱۳ ۳۱/۱۳ ۳۲/۱۳ ۳۳/۱۳ ۳۴/۱۳ ۳۵/۱۳ ۳۶/۱۳ ۳۷/۱۳ ۳۸/۱۳ ۳۹/۱۳ ۴۰/۱۳ ۴۱/۱۳ ۴۲/۱۳ ۴۳/۱۳ ۴۴/۱۳ ۴۵/۱۳ ۴۶/۱۳ ۴۷/۱۳ ۴۸/۱۳ ۴۹/۱۳ ۵۰/۱۳ ۵۱/۱۳ ۵۲/۱۳ ۵۳/۱۳ ۵۴/۱۳ ۵۵/۱۳ ۵۶/۱۳ ۵۷/۱۳ ۵۸/۱۳ ۵۹/۱۳ ۶۰/۱۳ ۶۱/۱۳ ۶۲/۱۳ ۶۳/۱۳ ۶۴/۱۳ ۶۵/۱۳ ۶۶/۱۳ ۶۷/۱۳ ۶۸/۱۳ ۶۹/۱۳ ۷۰/۱۳ ۷۱/۱۳ ۷۲/۱۳ ۷۳/۱۳ ۷۴/۱۳ ۷۵/۱۳ ۷۶/۱۳ ۷۷/۱۳ ۷۸/۱۳ ۷۹/۱۳ ۸۰/۱۳ ۸۱/۱۳ ۸۲/۱۳ ۸۳/۱۳ ۸۴/۱۳ ۸۵/۱۳ ۸۶/۱۳ ۸۷/۱۳ ۸۸/۱۳ ۸۹/۱۳ ۹۰/۱۳ ۹۱/۱۳ ۹۲/۱۳ ۹۳/۱۳ ۹۴/۱۳ ۹۵/۱۳ ۹۶/۱۳ ۹۷/۱۳ ۹۸/۱۳ ۹۹/۱۳ ۱۰۰/۱۳ ۱۰۱/۱۳ ۱۰۲/۱۳ ۱۰۳/۱۳ ۱۰۴/۱۳ ۱۰۵/۱۳ ۱۰۶/۱۳ ۱۰۷/۱۳ ۱۰۸/۱۳ ۱۰۹/۱۳ ۱۱۰/۱۳ ۱۱۱/۱۳ ۱۱۲/۱۳ ۱۱۳/۱۳ ۱۱۴/۱۳ ۱۱۵/۱۳ ۱۱۶/۱۳ ۱۱۷/۱۳ ۱۱۸/۱۳ ۱۱۹/۱۳ ۱۲۰/۱۳ ۱۲۱/۱۳ ۱۲۲/۱۳ ۱۲۳/۱۳ ۱۲۴/۱۳ ۱۲۵/۱۳ ۱۲۶/۱۳ ۱۲۷/۱۳ ۱۲۸/۱۳ ۱۲۹/۱۳ ۱۳۰/۱۳ ۱۳۱/۱۳ ۱۳۲/۱۳ ۱۳۳/۱۳ ۱۳۴/۱۳ ۱۳۵/۱۳ ۱۳۶/۱۳ ۱۳۷/۱۳ ۱۳۸/۱۳ ۱۳۹/۱۳ ۱۴۰/۱۳ ۱۴۱/۱۳ ۱۴۲/۱۳ ۱۴۳/۱۳ ۱۴۴/۱۳ ۱۴۵/۱۳ ۱۴۶/۱۳ ۱۴۷/۱۳ ۱۴۸/۱۳ ۱۴۹/۱۳ ۱۵۰/۱۳ ۱۵۱/۱۳ ۱۵۲/۱۳ ۱۵۳/۱۳ ۱۵۴/۱۳ ۱۵۵/۱۳ ۱۵۶/۱۳ ۱۵۷/۱۳ ۱۵۸/۱۳ ۱۵۹/۱۳ ۱۶۰/۱۳ ۱۶۱/۱۳ ۱۶۲/۱۳ ۱۶۳/۱۳ ۱۶۴/۱۳ ۱۶۵/۱۳ ۱۶۶/۱۳ ۱۶۷/۱۳ ۱۶۸/۱۳ ۱۶۹/۱۳ ۱۷۰/۱۳ ۱۷۱/۱۳ ۱۷۲/۱۳ ۱۷۳/۱۳ ۱۷۴/۱۳ ۱۷۵/۱۳ ۱۷۶/۱۳ ۱۷۷/۱۳ ۱۷۸/۱۳ ۱۷۹/۱۳ ۱۸۰/۱۳ ۱۸۱/۱۳ ۱۸۲/۱۳ ۱۸۳/۱۳ ۱۸۴/۱۳ ۱۸۵/۱۳ ۱۸۶/۱۳ ۱۸۷/۱۳ ۱۸۸/۱۳ ۱۸۹/۱۳ ۱۹۰/۱۳ ۱۹۱/۱۳ ۱۹۲/۱۳ ۱۹۳/۱۳ ۱۹۴/۱۳ ۱۹۵/۱۳ ۱۹۶/۱۳ ۱۹۷/۱۳ ۱۹۸/۱۳ ۱۹۹/۱۳ ۲۰۰/۱۳ ۲۰۱/۱۳ ۲۰۲/۱۳ ۲۰۳/۱۳ ۲۰۴/۱۳ ۲۰۵/۱۳ ۲۰۶/۱۳ ۲۰۷/۱۳ ۲۰۸/۱۳ ۲۰۹/۱۳ ۲۱۰/۱۳ ۲۱۱/۱۳ ۲۱۲/۱۳ ۲۱۳/۱۳ ۲۱۴/۱۳ ۲۱۵/۱۳ ۲۱۶/۱۳ ۲۱۷/۱۳ ۲۱۸/۱۳ ۲۱۹/۱۳ ۲۲۰/۱۳ ۲۲۱/۱۳ ۲۲۲/۱۳ ۲۲۳/۱۳ ۲۲۴/۱۳ ۲۲۵/۱۳ ۲۲۶/۱۳ ۲۲۷/۱۳ ۲۲۸/۱۳ ۲۲۹/۱۳ ۲۳۰/۱۳ ۲۳۱/۱۳ ۲۳۲/۱۳ ۲۳۳/۱۳ ۲۳۴/۱۳ ۲۳۵/۱۳ ۲۳۶/۱۳ ۲۳۷/۱۳ ۲۳۸/۱۳ ۲۳۹/۱۳ ۲۴۰/۱۳ ۲۴۱/۱۳ ۲۴۲/۱۳ ۲۴۳/۱۳ ۲۴۴/۱۳ ۲۴۵/۱۳ ۲۴۶/۱۳ ۲۴۷/۱۳ ۲۴۸/۱۳ ۲۴۹/۱۳ ۲۵۰/۱۳ ۲۵۱/۱۳ ۲۵۲/۱۳ ۲۵۳/۱۳ ۲۵۴/۱۳ ۲۵۵/۱۳ ۲۵۶/۱۳ ۲۵۷/۱۳ ۲۵۸/۱۳ ۲۵۹/۱۳ ۲۶۰/۱۳ ۲۶۱/۱۳ ۲۶۲/۱۳ ۲۶۳/۱۳ ۲۶۴/۱۳ ۲۶۵/۱۳ ۲۶۶/۱۳ ۲۶۷/۱۳ ۲۶۸/۱۳ ۲۶۹/۱۳ ۲۷۰/۱۳ ۲۷۱/۱۳ ۲۷۲/۱۳ ۲۷۳/۱۳ ۲۷۴/۱۳ ۲۷۵/۱۳ ۲۷۶/۱۳ ۲۷۷/۱۳ ۲۷۸/۱۳ ۲۷۹/۱۳ ۲۸۰/۱۳ ۲۸۱/۱۳ ۲۸۲/۱۳ ۲۸۳/۱۳ ۲۸۴/۱۳ ۲۸۵/۱۳ ۲۸۶/۱۳ ۲۸۷/۱۳ ۲۸۸/۱۳ ۲۸۹/۱۳ ۲۹۰/۱۳ ۲۹۱/۱۳ ۲۹۲/۱۳ ۲۹۳/۱۳ ۲۹۴/۱۳ ۲۹۵/۱۳ ۲۹۶/۱۳ ۲۹۷/۱۳ ۲۹۸/۱۳ ۲۹۹/۱۳ ۳۰۰/۱۳ ۳۰۱/۱۳ ۳۰۲/۱۳ ۳۰۳/۱۳ ۳۰۴/۱۳ ۳۰۵/۱۳ ۳۰۶/۱۳ ۳۰۷/۱۳ ۳۰۸/۱۳ ۳۰۹/۱۳ ۳۱۰/۱۳ ۳۱۱/۱۳ ۳۱۲/۱۳ ۳۱۳/۱۳ ۳۱۴/۱۳ ۳۱۵/۱۳ ۳۱۶/۱۳ ۳۱۷/۱۳ ۳۱۸/۱۳ ۳۱۹/۱۳ ۳۲۰/۱۳ ۳۲۱/۱۳ ۳۲۲/۱۳ ۳۲۳/۱۳ ۳۲۴/۱۳ ۳۲۵/۱۳ ۳۲۶/۱۳ ۳۲۷/۱۳ ۳۲۸/۱۳ ۳۲۹/۱۳ ۳۳۰/۱۳ ۳۳۱/۱۳ ۳۳۲/۱۳ ۳۳۳/۱۳ ۳۳۴/۱۳ ۳۳۵/۱۳ ۳۳۶/۱۳ ۳۳۷/۱۳ ۳۳۸/۱۳ ۳۳۹/۱۳ ۳۴۰/۱۳ ۳۴۱/۱۳ ۳۴۲/۱۳ ۳۴۳/۱۳ ۳۴۴/۱۳ ۳۴۵/۱۳ ۳۴۶/۱۳ ۳۴۷/۱۳ ۳۴۸/۱۳ ۳۴۹/۱۳ ۳۵۰/۱۳ ۳۵۱/۱۳ ۳۵۲/۱۳ ۳۵۳/۱۳ ۳۵۴/۱۳ ۳۵۵/۱۳ ۳۵۶/۱۳ ۳۵۷/۱۳ ۳۵۸/۱۳ ۳۵۹/۱۳ ۳۶۰/۱۳ ۳۶۱/۱۳ ۳۶۲/۱۳ ۳۶۳/۱۳ ۳۶۴/۱۳ ۳۶۵/۱۳ ۳۶۶/۱۳ ۳۶۷/۱۳ ۳۶۸/۱۳ ۳۶۹/۱۳ ۳۷۰/۱۳ ۳۷۱/۱۳ ۳۷۲/۱۳ ۳۷۳/۱۳ ۳۷۴/۱۳ ۳۷۵/۱۳ ۳۷۶/۱۳ ۳۷۷/۱۳ ۳۷۸/۱۳ ۳۷۹/۱۳ ۳۸۰/۱۳ ۳۸۱/۱۳ ۳۸۲/۱۳ ۳۸۳/۱۳ ۳۸۴/۱۳ ۳۸۵/۱۳ ۳۸۶/۱۳ ۳۸۷/۱۳ ۳۸۸/۱۳ ۳۸۹/۱۳ ۳۹۰/۱۳ ۳۹۱/۱۳ ۳۹۲/۱۳ ۳۹۳/۱۳ ۳۹۴/۱۳ ۳۹۵/۱۳ ۳۹۶/۱۳ ۳۹۷/۱۳ ۳۹۸/۱۳ ۳۹۹/۱۳ ۴۰۰/۱۳ ۴۰۱/۱۳ ۴۰۲/۱۳ ۴۰۳/۱۳ ۴۰۴/۱۳ ۴۰۵/۱۳ ۴۰۶/۱۳ ۴۰۷/۱۳ ۴۰۸/۱۳ ۴۰۹/۱۳ ۴۱۰/۱۳ ۴۱۱/۱۳ ۴۱۲/۱۳ ۴۱۳/۱۳ ۴۱۴/۱۳ ۴۱۵/۱۳ ۴۱۶/۱۳ ۴۱۷/۱۳ ۴۱۸/۱۳ ۴۱۹/۱۳ ۴۲۰/۱۳ ۴۲۱/۱۳ ۴۲۲/۱۳ ۴۲۳/۱۳ ۴۲۴/۱۳ ۴۲۵/۱۳ ۴۲۶/۱۳ ۴۲۷/۱۳ ۴۲۸/۱۳ ۴۲۹/۱۳ ۴۳۰/۱۳ ۴۳۱/۱۳ ۴۳۲/۱۳ ۴۳۳/۱۳ ۴۳۴/۱۳ ۴۳۵/۱۳ ۴۳۶/۱۳ ۴۳۷/۱۳ ۴۳۸/۱۳ ۴۳۹/۱۳ ۴۴۰/۱۳ ۴۴۱/۱۳ ۴۴۲/۱۳ ۴۴۳/۱۳ ۴۴۴/۱۳ ۴۴۵/۱۳ ۴۴۶/۱۳ ۴۴۷/۱۳ ۴۴۸/۱۳ ۴۴۹/۱۳ ۴۵۰/۱۳ ۴۵۱/۱۳ ۴۵۲/۱۳ ۴۵۳/۱۳ ۴۵۴/۱۳ ۴۵۵/۱۳ ۴۵۶/۱۳ ۴۵۷/۱۳ ۴۵۸/۱۳ ۴۵۹/۱۳ ۴۶۰/۱۳ ۴۶۱/۱۳ ۴۶۲/۱۳ ۴۶۳/۱۳ ۴۶۴/۱۳ ۴۶۵/۱۳ ۴۶۶/۱۳ ۴۶۷/۱۳ ۴۶۸/۱۳ ۴۶۹/۱۳ ۴۷۰/۱۳ ۴۷۱/۱۳ ۴۷۲/۱۳ ۴۷۳/۱۳ ۴۷۴/۱۳ ۴۷۵/۱۳ ۴۷۶/۱۳ ۴۷۷/۱۳ ۴۷۸/۱۳ ۴۷۹/۱۳ ۴۸۰/۱۳ ۴۸۱/۱۳ ۴۸۲/۱۳ ۴۸۳/۱۳ ۴۸۴/۱۳ ۴۸۵/۱۳ ۴۸۶/۱۳ ۴۸۷/۱۳ ۴۸۸/۱۳ ۴۸۹/۱۳ ۴۹۰/۱۳ ۴۹۱/۱۳ ۴۹۲/۱۳ ۴۹۳/۱۳ ۴۹۴/۱۳ ۴۹۵/۱۳ ۴۹۶/۱۳ ۴۹۷/۱۳ ۴۹۸/۱۳ ۴۹۹/۱۳ ۵۰۰/۱۳ ۵۰۱/۱۳ ۵۰۲/۱۳ ۵۰۳/۱۳ ۵۰۴/۱۳ ۵۰۵/۱۳ ۵۰۶/۱۳ ۵۰۷/۱۳ ۵۰۸/۱۳ ۵۰۹/۱۳ ۵۱۰/۱۳ ۵۱۱/۱۳ ۵۱۲/۱۳ ۵۱۳/۱۳ ۵۱۴/۱۳ ۵۱۵/۱۳ ۵۱۶/۱۳ ۵۱۷/۱۳ ۵۱۸/۱۳ ۵۱۹/۱۳ ۵۲۰/۱۳ ۵۲۱/۱۳ ۵۲۲/۱۳ ۵۲۳/۱۳ ۵۲۴/۱۳ ۵۲۵/۱۳ ۵۲۶/۱۳ ۵۲۷/۱۳ ۵۲۸/۱۳ ۵۲۹/۱۳ ۵۳۰/۱۳ ۵۳۱/۱۳ ۵۳۲/۱۳ ۵۳۳/۱۳ ۵۳۴/۱۳ ۵۳۵/۱۳ ۵۳۶/۱۳ ۵۳۷/۱۳ ۵۳۸/۱۳ ۵۳۹/۱۳ ۵۴۰/۱۳ ۵۴۱/۱۳ ۵۴۲/۱۳ ۵۴۳/۱۳ ۵۴۴/۱۳ ۵۴۵/۱۳ ۵۴۶/۱۳ ۵۴۷/۱۳ ۵۴۸/۱۳ ۵۴۹/۱۳ ۵۵۰/۱۳ ۵۵۱/۱۳ ۵۵۲/۱۳ ۵۵۳/۱۳ ۵۵۴/۱۳ ۵۵۵/۱۳ ۵۵۶/۱۳ ۵۵۷/۱۳ ۵۵۸/۱۳ ۵۵۹/۱۳ ۵۶۰/۱۳ ۵۶۱/۱۳ ۵۶۲/۱۳ ۵۶۳/۱۳ ۵۶۴/۱۳ ۵۶۵/۱۳ ۵۶۶/۱۳ ۵۶۷/۱۳ ۵۶۸/۱۳ ۵۶۹/۱۳ ۵۷۰/۱۳ ۵۷۱/۱۳ ۵۷۲/۱۳ ۵۷۳/۱۳ ۵۷۴/۱۳ ۵۷۵/۱۳ ۵۷۶/۱۳ ۵۷۷/۱۳ ۵۷۸/۱۳ ۵۷۹/۱۳ ۵۸۰/۱۳ ۵۸۱/۱۳ ۵۸۲/۱۳ ۵۸۳/۱۳ ۵۸۴/۱۳ ۵۸۵/۱۳ ۵۸۶/۱۳ ۵۸۷/۱۳ ۵۸۸/۱۳ ۵۸۹/۱۳ ۵۹۰/۱۳ ۵۹۱/۱۳ ۵۹۲/۱۳ ۵۹۳/۱۳ ۵۹۴/۱۳ ۵۹۵/۱۳ ۵۹۶/۱۳ ۵۹۷/۱۳ ۵۹۸/۱۳ ۵۹۹/۱۳ ۶۰۰/۱۳ ۶۰۱/۱۳ ۶۰۲/۱۳ ۶۰۳/۱۳ ۶۰۴/۱۳ ۶۰۵/۱۳ ۶۰۶/۱۳ ۶۰۷/۱۳ ۶۰۸/۱۳ ۶۰۹/۱۳ ۶۱۰/۱۳ ۶۱۱/۱۳ ۶۱۲/۱۳ ۶۱۳/۱۳ ۶۱۴/۱۳ ۶۱۵/۱۳ ۶۱۶/۱۳ ۶۱۷/۱۳ ۶۱۸/۱۳ ۶۱۹/۱۳ ۶۲۰/۱۳ ۶۲۱/۱۳ ۶۲۲/۱۳ ۶۲۳/۱۳ ۶۲۴/۱۳ ۶۲۵/۱۳ ۶۲۶/۱۳ ۶۲۷/۱۳ ۶۲۸/۱۳ ۶۲۹/۱۳ ۶۳۰/۱۳ ۶۳۱/۱۳ ۶۳۲/۱۳ ۶۳۳/۱۳ ۶۳۴/۱۳ ۶۳۵/۱۳ ۶۳۶/۱۳ ۶۳۷/۱۳ ۶۳۸/۱۳ ۶۳۹/۱۳ ۶۴۰/۱۳ ۶۴۱/۱۳ ۶۴۲/۱۳ ۶۴۳/۱۳ ۶۴۴/۱۳ ۶۴۵/۱۳ ۶۴۶/۱۳ ۶۴۷/۱۳ ۶۴۸/۱۳ ۶۴۹/۱۳ ۶۵۰/۱۳ ۶۵۱/۱۳ ۶۵۲/۱۳ ۶۵۳/۱۳ ۶۵۴/۱۳ ۶۵۵/۱۳ ۶۵۶/۱۳ ۶۵۷/۱۳ ۶۵۸/۱۳ ۶۵۹/۱۳ ۶۶۰/۱۳ ۶۶۱/۱۳ ۶۶۲/۱۳ ۶۶۳/۱۳ ۶۶۴/۱۳ ۶۶۵/۱۳ ۶۶۶/۱۳ ۶۶۷/۱۳ ۶۶۸/۱۳ ۶۶۹/۱۳ ۶۷۰/۱۳ ۶۷۱/۱۳ ۶۷۲/۱۳ ۶۷۳/۱۳ ۶۷۴/۱۳ ۶۷۵/۱۳ ۶۷۶/۱۳ ۶۷۷/۱۳ ۶۷۸/۱۳ ۶۷۹/۱۳ ۶۸۰/۱۳ ۶۸۱/۱۳ ۶۸۲/۱۳ ۶۸۳/۱۳ ۶۸۴/۱۳ ۶۸۵/۱۳ ۶۸۶/۱۳ ۶۸۷/۱۳ ۶۸۸/۱۳ ۶۸۹/۱۳ ۶۹۰/۱۳ ۶۹۱/۱۳ ۶۹۲/۱۳ ۶۹۳/۱۳ ۶۹۴/۱۳ ۶۹۵/۱۳ ۶۹۶/۱۳ ۶۹۷/۱۳ ۶۹۸/۱۳ ۶۹۹/۱۳ ۷۰۰/۱۳ ۷۰۱/۱۳ ۷۰۲/۱۳ ۷۰۳/۱۳ ۷۰۴/۱۳ ۷۰۵/۱۳ ۷۰۶/۱۳ ۷۰۷/۱۳ ۷۰۸/۱۳ ۷۰۹/۱۳ ۷۱۰/۱۳ ۷۱۱/۱۳ ۷۱۲/۱۳ ۷۱۳/۱۳ ۷۱۴/۱۳ ۷۱۵/۱۳ ۷۱۶/۱۳ ۷۱۷/۱۳ ۷۱۸/۱۳ ۷۱۹/۱۳ ۷۲۰/۱۳ ۷۲۱/۱۳ ۷۲۲/۱۳ ۷۲۳/۱۳ ۷۲۴/۱۳ ۷۲۵/۱۳ ۷۲۶/۱۳ ۷۲۷/۱۳ ۷۲۸/۱۳ ۷۲۹/۱۳ ۷۳۰/۱۳ ۷۳۱/۱۳ ۷۳۲/۱۳ ۷۳۳/۱۳ ۷۳۴/۱۳ ۷۳۵/۱۳ ۷۳۶/۱۳ ۷۳۷/۱۳ ۷۳۸/۱۳ ۷۳۹/۱۳ ۷۴۰/۱۳ ۷۴۱/۱۳ ۷۴۲/۱۳ ۷۴۳/۱۳ ۷۴۴/۱۳ ۷۴۵/۱۳ ۷۴۶/۱۳ ۷۴۷/۱۳ ۷۴۸/۱۳ ۷۴۹/۱۳ ۷۵۰/۱۳ ۷۵۱/۱۳ ۷۵۲/۱۳ ۷۵۳/۱۳ ۷۵۴/۱۳ ۷۵۵/۱۳ ۷۵۶/۱۳ ۷۵۷/۱۳ ۷۵۸/۱۳ ۷۵۹/۱۳ ۷۶۰/۱۳ ۷۶۱/۱۳ ۷۶۲/۱۳ ۷۶۳/۱۳ ۷۶۴/۱۳ ۷۶۵/۱۳ ۷۶۶/۱۳ ۷۶۷/۱۳ ۷۶۸/۱۳ ۷۶۹/۱۳ ۷۷۰/۱۳ ۷۷۱/۱۳ ۷۷۲/۱۳ ۷۷۳/۱۳ ۷۷۴/۱۳ ۷۷۵/۱۳ ۷۷۶/۱۳ ۷۷۷/۱۳ ۷۷۸/۱۳ ۷۷۹/۱۳ ۷۸۰/۱۳ ۷۸۱/۱۳ ۷۸۲/۱۳ ۷۸۳/۱۳ ۷۸۴/۱۳ ۷۸۵/۱۳ ۷۸۶/۱۳ ۷۸۷/۱۳ ۷۸۸/۱۳ ۷۸۹/۱۳ ۷۹۰/۱۳ ۷۹۱/۱۳ ۷۹۲/۱۳ ۷۹۳/۱۳ ۷۹۴/۱۳ ۷۹۵/۱۳ ۷۹۶/۱۳ ۷۹۷/۱۳ ۷۹۸/۱۳ ۷۹۹/۱۳ ۸۰۰/۱۳ ۸۰۱/۱۳ ۸۰۲/۱۳ ۸۰۳/۱۳ ۸۰۴/۱۳ ۸۰۵/۱۳ ۸۰۶/۱۳ ۸۰۷/۱۳ ۸۰۸/۱۳ ۸۰۹/۱۳ ۸۱۰/۱۳ ۸۱۱/۱۳ ۸۱۲/۱۳ ۸۱۳/۱۳ ۸۱۴/۱۳ ۸۱۵/۱۳ ۸۱۶/۱۳ ۸۱۷/۱۳ ۸۱۸/۱۳ ۸۱۹/۱۳ ۸۲۰/۱۳ ۸۲۱/۱۳ ۸۲۲/۱۳ ۸۲۳/۱۳ ۸۲۴/۱۳ ۸۲۵/۱۳ ۸۲۶/۱۳ ۸۲۷/۱۳ ۸۲۸/۱۳ ۸۲۹/۱۳ ۸۳۰/۱۳ ۸۳۱/۱۳ ۸۳۲/۱۳ ۸۳۳/۱۳ ۸۳۴/۱۳ ۸۳۵/۱۳ ۸۳۶/۱۳ ۸۳۷/۱۳ ۸۳۸/۱۳ ۸۳۹/۱۳ ۸۴۰/۱۳ ۸۴۱/۱۳ ۸۴۲/۱۳ ۸۴۳/۱۳ ۸۴۴/۱۳ ۸۴۵/۱۳ ۸۴۶/۱۳ ۸۴۷/۱۳ ۸۴۸/۱۳ ۸۴۹/۱۳ ۸۵۰/۱۳ ۸۵۱/۱۳ ۸۵۲/۱۳ ۸۵۳/۱۳ ۸۵۴/۱۳ ۸۵۵/۱۳ ۸۵۶/۱۳ ۸۵۷/۱۳ ۸۵۸/۱۳ ۸۵۹/۱۳ ۸۶۰/۱۳ ۸۶۱/۱۳ ۸۶۲/۱۳ ۸۶۳/۱۳ ۸۶۴/۱۳ ۸۶۵/۱۳ ۸۶۶/۱۳ ۸۶۷/۱۳ ۸۶۸/۱۳ ۸۶۹/۱۳ ۸۷۰/۱۳ ۸۷۱/۱۳ ۸۷۲/۱۳ ۸۷۳/۱۳ ۸۷۴/۱۳ ۸۷۵/۱۳ ۸۷۶/۱۳ ۸۷۷/۱۳ ۸۷۸/۱۳ ۸۷۹/۱۳ ۸۸۰/۱۳ ۸۸۱/۱۳ ۸۸۲/۱۳ ۸۸۳/۱۳ ۸۸۴/۱۳ ۸۸۵/۱۳ ۸۸۶/۱۳ ۸۸۷/۱۳ ۸۸۸/۱۳ ۸۸۹/۱۳ ۸۹۰/۱۳ ۸۹۱/۱۳ ۸۹۲/۱۳ ۸۹۳/۱۳ ۸۹۴/۱۳ ۸۹۵/۱۳ ۸۹۶/۱۳ ۸۹۷/۱۳ ۸۹۸/۱۳ ۸۹۹/۱۳ ۹۰۰/۱۳ ۹۰۱/۱۳ ۹۰۲/۱۳ ۹۰۳/۱۳ ۹۰۴/۱۳ ۹۰۵/۱۳ ۹۰۶/۱۳ ۹۰۷/۱۳ ۹۰۸/۱۳ ۹۰۹/۱۳ ۹۱۰/۱۳ ۹۱۱/۱۳ ۹۱۲/۱۳ ۹۱۳/۱۳ ۹۱۴/۱۳ ۹۱۵/۱۳ ۹۱۶/۱۳ ۹۱۷/۱۳ ۹۱۸/۱۳ ۹۱۹/۱۳ ۹۲۰/۱۳ ۹۲۱/۱۳ ۹۲۲/۱۳ ۹۲۳/۱۳ ۹۲۴/۱۳ ۹۲۵/۱۳ ۹۲۶/۱۳ ۹۲۷/۱۳ ۹۲۸/۱۳ ۹۲۹/۱۳ ۹۳۰/۱۳ ۹۳۱/۱۳ ۹۳۲/۱۳ ۹۳۳/۱۳ ۹۳۴/۱۳ ۹۳۵/۱۳ ۹۳۶/۱۳ ۹۳۷/۱۳ ۹۳۸/۱۳ ۹۳۹/۱۳ ۹۴۰/۱۳ ۹۴۱/۱۳ ۹۴۲/۱۳ ۹۴۳/۱۳ ۹۴۴/۱۳ ۹۴۵/۱۳ ۹۴۶/۱۳ ۹۴۷/۱۳ ۹۴۸/۱۳ ۹۴۹/۱۳ ۹۵۰/۱۳ ۹۵۱/۱۳ ۹۵۲/۱۳ ۹۵۳/۱۳ ۹۵۴/۱۳ ۹۵۵/۱۳ ۹۵۶/۱۳ ۹۵۷/۱۳ ۹۵۸/۱۳ ۹۵۹/۱۳ ۹۶۰/۱۳ ۹۶۱/۱۳ ۹۶۲/۱۳ ۹۶۳/۱۳ ۹۶۴/۱۳ ۹۶۵/۱۳ ۹۶۶/۱۳ ۹۶۷/۱۳ ۹۶۸/۱۳ ۹۶۹/۱۳ ۹۷۰/۱۳ ۹۷۱/۱۳ ۹۷۲/۱۳ ۹۷۳/۱۳ ۹۷۴/۱۳ ۹۷۵/۱۳ ۹۷۶/۱۳ ۹۷۷/۱۳ ۹۷۸/۱۳ ۹۷۹/۱۳ ۹۸۰/۱۳ ۹۸۱/۱۳ ۹۸۲/۱۳ ۹۸۳/۱۳ ۹۸۴/۱۳ ۹۸۵/۱۳ ۹۸۶/۱۳ ۹۸۷/۱۳ ۹۸۸/۱۳ ۹۸۹/۱۳ ۹۹۰/۱۳ ۹۹۱/۱۳ ۹۹۲/۱۳ ۹۹۳/۱۳ ۹۹۴/۱۳ ۹۹۵/۱۳ ۹۹۶/۱۳ ۹۹۷/۱۳ ۹۹۸/۱۳ ۹۹۹/۱۳ ۱۰۰۰/۱۳ ۱۰۰۱/۱۳ ۱۰۰۲/۱۳ ۱۰۰۳/۱۳ ۱۰۰۴/۱۳ ۱۰۰۵/۱۳ ۱۰۰۶/۱۳ ۱۰۰۷/۱۳ ۱۰۰۸/۱۳ ۱۰۰۹/۱۳ ۱۰۱۰/۱۳ ۱۰۱۱/۱۳ ۱۰۱۲/۱۳ ۱۰۱۳/۱۳ ۱۰۱۴/۱۳ ۱۰۱۵/۱۳ ۱۰۱۶/۱۳ ۱۰۱۷/۱۳ ۱۰۱۸/۱۳ ۱۰۱۹/۱۳ ۱۰۲۰/۱۳ ۱۰۲۱/۱۳ ۱۰۲۲/۱۳ ۱۰۲۳/۱۳ ۱۰۲۴/۱۳ ۱۰۲۵/۱۳ ۱۰۲۶/۱۳ ۱۰۲۷/۱۳ ۱۰۲۸/۱۳ ۱۰۲۹/۱۳ ۱۰۳۰/۱۳ ۱۰۳۱/۱۳ ۱۰۳۲/۱۳ ۱۰۳۳/۱۳ ۱۰۳۴/۱۳ ۱۰۳۵/۱۳ ۱۰۳۶/۱۳ ۱۰۳۷/۱۳ ۱۰۳۸/۱۳ ۱۰۳۹/۱۳ ۱۰۴۰/۱۳ ۱۰۴۱/۱۳ ۱۰۴۲/۱۳ ۱۰۴۳/۱۳ ۱۰۴۴/۱۳ ۱۰۴۵/۱۳ ۱۰۴۶/۱۳ ۱۰۴۷/۱۳ ۱۰۴۸/۱۳ ۱۰۴۹/۱۳ ۱۰۵۰/۱۳ ۱۰۵۱/۱۳ ۱۰۵۲/۱۳ ۱۰۵۳/۱۳ ۱۰۵۴/۱۳ ۱۰۵۵/۱۳ ۱۰۵۶/۱۳ ۱۰۵۷/۱۳ ۱

س۱۵ ع۲ و۱۳ س۱۴ ع۱۴ س۲۵ ع۱۲ س۲۲

اَنْزَلْنَا ہم نے اس کو نازل کیا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مونث غائب ہے س۱۸ ع۱۴

اَنْزِلْنِیْ ۔ مجھ کو اتار۔ اَنْزِلْ صیغہ امر من وقایہ ی ضمیر واحد متکلم س۱۸ ع۲

اَنْزَلَهٗ ۔ اس کو نازل کیا۔ اس کو اتارا۔ اَنْزَلَ صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ س۲ ع۱۵ س۲۸ ع۱۲

اَنَسَ ۔ اس نے دیکھا۔ اس نے محسوس کیا۔ اِیْنَاسٌ سے جس کے معنی دیکھنے اور محسوس کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب س۲۰ ع۱۰

اِنْس ۔ آدمی۔ اَنْسٌ سے مشتق ہے جس کے معنی مانوس ہونے کے ہیں۔ چونکہ انسان ذاتی طور پر متمدن واقع ہوا ہے اس لئے اس کی زندگی کا قوام انس باہمی اور آپس میں میل جول کے بغیر نہیں بن سکتا۔ آدمیوں کا یہی انس ہے جس کی بدولت ان کا نام انس ہوا۔ س۱ ع۲ و۳ و۱۱ س۸ س۹ ع۱۲ س۱۵ ع۱۰

س۱۹ ع۱۴ س۱۸ ع۱۲ س۲۶ ع۲ و۱۲ و۱۳ س۲۶ ع۱۱ س۲۹

اَنْسَابَ ۔ قرابتیں۔ رشتے ناتے۔ نَسَبٌ کی جمع ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے قرابت میں اشتراک کا نام نسب ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نسب بالطول یعنی باپ بیٹوں کی شرکت قرابت دوسرے نسب بالعرض جیسے بھائیوں اور چچاؤں کا باہمی رشتہ س۱۸ ع۱۶

اِنْسَان ۔ آدمی۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ س۵ ع۲ س۱۱ ع۴ س۱۳ ع۱۱ و۱۲ س۱۲ ع۱۷

س۱۴ ع۳ و۷ س۱۵ ع۲ و۶ و۷ و۹ و۱۱ و۲۰ س۱۶ ع۸ س۱۷ ع۲ و۱۶

س۱۸ ع۱ س۱۹ ع۱۳ س۲۱ ع۱ و۱۳ س۲۲ ع۱ س۲۳ ع۲ و۱۵ س۲۴ ع۳

س۲۵ ع۶ و۷ س۲۶ ع۲ و۱۶ س۲۷ ع۱۱ و۷ و۵ س۲۸ ع۵ س۲۹ ع۷ و۱۴ و۱۷

س۲۹ ع۱۸ و۱۹ س۳۰ ع۳ و۵ و۷ و۹ و۱۱ و۱۳ و۱۵ و۲۰ و۲۱ و

س۳۰ ع۲۳ و۲۵ و۲۸

اَنْسٰنِیْهُ ۔ مجھے اس کو بھلا دیا۔ اَنْسٰی اِنْسَاءٌ سے جس کے معنی بھلا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب س۱۵ ع۲۱

اَنَسْتُ ۔ میں نے دیکھا۔ میں نے محسوس کیا۔ اِیْنَاسٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم س۱۶ ع۱۹ س۲۰ ع۱۰

اَنَسْتُمْ ۔ تم نے دیکھا۔ تم نے محسوس کیا۔ اِیْنَاسٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر س۲۰ ع۱۲

Marfat.com

اِنْسَلَخَ۔ وہ چھوڑ نکلا۔ وہ گزر گیا۔ اِنْسِلَاخٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ انسلاخ کے معنی اصل میں تو کھال کھینچنے کے ہیں۔ اور اسی اعتبار سے کسی چیز کو چھوڑ نکلنے اور گزر جانے میں اس کا استعمال ہوتا ہے گویا جس طرح کھال کھینچ کر جسم سے جدا ہو جاتی ہے ایسے ہی وہ جدا ہو گیا یا گزر گیا ۹ پ ۸

اَنْسَوْكُمْ۔ انھوں نے تم کو بھلا دیا۔ اَنْسَوْا، اِنْسَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۸ پ ۴

اِنْسِيًّا۔ آدمی۔ اِنْسٌ کی طرف منسوب ہے ی نسبت کی ہے۔ اس اعتبار سے اِنْسِی اس کو کہا جائے گا جو کثیر الانس ہو اور جس سے انس کیا جا سکے۔ ۱۶ پ ۸

اَنْسٰهُ اس کو بھلا دیا۔ اَنْسٰی صیغہ ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَنْسٰنِیْهُ) ۱۳ پ ۱۵

اَنْسٰهُمْ۔ ان کو بھلا دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۲۸ پ ۱۲

اِنْشَاءً۔ پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ اس کا استعمال زیادہ حیوانات کے متعلق ہوتا ہے ۲۷ پ ۱۴

اَنْشَاَ۔ اس نے پیدا کیا۔ اس نے پرورش کی۔ اِنْشَآءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۷ پ ۵

اَنْشَاْتُمْ۔ تم نے پیدا کیا۔ تم نے پرورش کی اِنْشَآءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷ پ ۱۴

اَنْشَاَكُمْ۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس نے تمہاری پرورش کی۔ اَنْشَاَ صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱۸ پ ۵ ۱۲ پ ۹ ۲۹ پ ۲

اَنْشَاْنَا۔ ہم نے پیدا کیا۔ ہم نے پرورش کی۔ اِنْشَآءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۷ پ ۲ ۱۸ پ ۲ و ۳ ۲۰ پ ۸

اَنْشَاْنٰهُ۔ ہم نے اس کو پیدا کیا۔ ہم نے اس کی پرورش کی۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱۸ پ ۴

اَنْشَاْنٰهُنَّ۔ ہم نے ان کو پیدا کیا۔ ہم نے ان کی پرورش کی، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے ۲۷ پ ۱۴

اَنْشَاَهَا۔ اس کو پیدا کیا، اس کی پرورش کی اَنْشَاَ صیغہ ماضی هَا ضمیر واحد مونث غائب ۲۷ پ ۱۳

اَنْشَرْنَا۔ ہم نے اٹھا کھڑا کیا ہم نے زندہ کر دیا

Marfat.com

اِنْشَاءٌ سے جس کے معنی زندہ کرنے اور اٹھا کھڑا کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۲۷

اَنْشَرَ کَ۔ اس کو زندہ کر دیا۔ اس کو اٹھا کھڑا کیا۔ اَنْشَرَ اِنْشَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ضمیر واحد مذکر غائب پ۳۰

اُنْشُزُوْا۔ تم اٹھ کھڑے ہو (نَصَرَ ضَرَبَ) نَشْزٌ سے جس کے معنی اٹھ کھڑا ہونے کے ہیں امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر پ۲۸

اِنْشَقَّ۔ وہ پھٹ گیا۔ وہ شق ہو گیا۔ اِنْشِقَاقٌ سے۔ جس کے معنی پھٹنے اور شق ہو جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۲۷

اِنْشَقَّتْ۔ وہ پھٹ گئی۔ وہ شق ہو گئی۔ اِنْشِقَاقٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۲۷ پ۳۰

اَنْصَاب۔ بت۔ تمام وہ چیزیں جو عبادت کے لئے نصب کی جائیں خواہ مورتی ہو یا پتھر یا اور کچھ۔ نُصُبٌ کی جمع، مجاہد، قتادہ اور ابن جریج سے مروی ہے کہ نُصُبٌ وہ پتھر ہیں جو عبادت کے لئے نصب کئے گئے تھے مشرکین عرب ان پتھروں کو پوجا کرتے اور ان کے تقرب کے لئے وہاں جا کر قربانی کرتے تھے۔[1] پ۷

اَنْصَار۔ مددگار۔ نَصِیْرٌ اور نَاصِرٌ کی جمع جس کے معنی مددگار کے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں مہاجرین و انصار کا ذکر ہے وہاں انصار سے انصارِ مدینہ مراد ہیں جو نصرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اس لقب سے سرفراز کئے گئے پ۳ پ۴ پ۱۱ پ۱۲ پ۱۳ پ۱۴ پ۲۸ اَنْصَارًا پ۲۸

اَنْصَارِیْ۔ میرے مددگار۔ اَنْصَارٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ۳ پ۱۳ پ۲۸

اِنْصَبْ۔ تو محنت کر۔ (سَمِعَ) نَصَبٌ سے جس کے معنی جدوجہد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں عبادت میں جدوجہد کا حکم ہے پ۳۰

اَنْصِتُوْا۔ تم کان لگائے رہو۔ تم چپ رہو۔ تم خاموشی سے سنتے رہو۔ اِنْصَاتٌ سے جس کے معنی خاموشی کے ساتھ کان لگا کر سننے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۹ پ۱۳ پ۲۶

[1] احکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۲۸ طبع مصر ۱۳۴۷ھ

Marfat.com

اَنْصَحُ - میں نصیحت کرتا ہوں میں نصیحت کروں (فتح) نُصْحٌ سے جس کے معنی نصیحت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ ۸ ع ۱۵

اِنْصَرَفُوْا - وہ چل دیے۔ وہ پلٹ گئے۔ اِنْصِرَافٌ سے جس کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت پر لوٹ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۱

اُنْصُرْنَا - تو ہماری مدد کر۔ (نَصْرٌ) اُنْصُرْ نَصْرٌ سے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم۔ پ ۲ ع ۲

اُنْصُرْنِیْ - تو میری مدد کر اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے پ ۲ ع ۱۸ پ ۳ ع ۱۵

اُنْصُرُوْا - تم مدد کرو۔ نَصْرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۷

اَنْطَقَ - اس نے گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہلوایا۔ اِنْطَاقٌ سے جس کے معنی گویائی عطا کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۴ ع ۱۲

اَنْطَقَنَا - ہم کو گویائی عطا فرمائی۔ ہم سے کہلوایا اِنْطَاقٌ سے ماضی کا صیغہ اور مذکر غائب نا ضمیر جمع متکلم پ ۲۴ ع ۱۲

اِنْطَلَقَ - وہ چل کھڑا ہوا۔ اِنْطِلَاقٌ سے جس کے معنی چھوڑ کر چل کھڑے ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۳

اِنْطَلَقَا - وہ دونوں چلے۔ اِنْطِلَاقٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب پ ۲۳ ع ۱۴

اِنْطَلَقْتُمْ - تم چلے۔ اِنْطِلَاقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۹

اِنْطَلَقُوْا - وہ چلے۔ اِنْطِلَاقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲۹

اِنْطَلِقُوْا - تم چلو۔ اِنْطِلَاقٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۹ ع ۱۳

اَنْظُرُ - میں دیکھوں گا۔ (نَصَرَ سَمِعَ) نَظَرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم۔ نَظَرٌ کے معنی ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے اور نگاہ کرنے کے بھی ہیں اور بصیرت کے ذریعہ کسی چیز کو پانے اور اس کا ادراک کرنے کے بھی اور کبھی تامل اور تفحص کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (کہدیجئے دیکھو تو کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں) یہاں

Marfat.com

دیکھنے سے مراد تامل اور تفحص سے کام لینا ہے کبھی اس کا استعمال حیرت سے تاکنے کے بارے میں بھی ہوتا ہے جیسے وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (اور تو دیکھتا ہے ان کو کہ تک رہے ہیں تیری طرف اور وہ کچھ نہیں دیکھتے) اور کبھی راہ دیکھنے اور انتظار کرنے کے معنی بھی آتے ہیں جیسے وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ (اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ مگر ایک چنگھاڑ کی جو بیچ میں دم نہ لے گی) جب اس کے صلہ میں اِلٰی آتا ہے تو معنی نگاہ اٹھانے کے ہوتے ہیں اور جب فِیْ آتا ہے تو غور و تامل کے ہیں

اُنْظُرْ۔ تو دیکھ۔ تو غور کر۔ نَظَرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ب۲ ع۵ ب۶ ع۱۴ ب۷ ع۹ و ۱۱ و ۱۳ ب۸ ع۱۷ ب۹ ع۲ و ۱۳ ب۱۱ ع۲ و ۵ ب۱۲ ع۱۳ ب۱۸ ع۱۶ ب۱۹ ع۱۹ و ۱۴ و ۱۹ ب۲۰ ع۸ ب۲۱ ع۲ و ۶ ب۲۲ ع۲ و ۶ ب۲۵ ع۸

اُنْظُرْ نَا۔ ہم پر نظر کیجیے۔ اس میں نَا ضمیر جمع متکلم ہے۔ ب۱۲ ع۳

اَنْظِرْنِیْ۔ مجھ کو مہلت دے۔ مجھ کو ڈھیل دے، اَنْظِرَ اِنْظَارٌ سے جس کے معنی مہلت دینے اور ڈھیل دینے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ ب۸ ع۱۴ ب۹ ع۳ ب۱۳ ع۱۴

اُنْظُرُوْا۔ تم دیکھو، تم غور کرو۔ نَظَرٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ب۲ ع۵ ب۷ ع۸ و ۱۸ ب۸ ع۱۸ ب۱۱ ع۱۵ ب۱۳ ع۱۱ ب۱۵ ع۱۴ و ۱۲ ب۲۰ ع۱۴ ب۲۱ ع۸

اُنْظُرُوْنَا۔ تم ہماری راہ دیکھو۔ تم ہمارا انتظار کرو امر میں نا ضمیر جمع متکلم ہے ب۲۷ ع۱۸

اُنْظُرِیْ۔ تو دیکھ لے، تو غور کر۔ نَظَرٌ سے امر کا صیغہ واحد مونث حاضر ب۱۹ ع۱۸

اَنْعَامٌ۔ مویشی۔ بھیڑ، بکری، گائے بھینس اور اونٹ مویشی کو اس وقت تک انعام نہیں کہا جا سکتا، جب تک ان میں اونٹ داخل نہ ہوں، یہ نَعَمٌ کی جمع ہے جس کے معنی اصل میں تو اونٹ کے ہیں مگر بھیڑ بکری اور گائے بھینس پر بھی بولا جاتا ہے چونکہ اونٹ عرب کے نزدیک بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کا نام نَعَمٌ ہوا۔ ب۶ ع۵ ب۸ ع۳ و ۴ ب۹ ع۱۲ ب۱۱ ع۸ ب۱۲ ع۱۵ و ۱۶ ب۱۳ ع۱۱ و ۱۲ ب۱۴ ع۱ ب۱۹ ع۱۵ و ۱۶ ب۲۱ ع۱۴ ب۲۲ ع۱۵ ب۲۳ ع۱۴ ب۲۵ ع۳ و ۷ اَنْعَامًا ب۲۶ ع۶ ب۱۹ ع۳ ب۲۳ ع۱۴

Marfat.com

اَنْعَامِكُمْ۔ تمہارے مویشی، اَنْعَام مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۶ ۱۱ ۳۰ ۵

اَنْعَامُهُمْ۔ ان کے مویشی۔ اَنْعَامُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۶ ۱۲

اَنْعُمِ۔ احسانات، نعمتیں، نِعْمَةٌ کی جمع ۱۴ ۲۱

اَنْعَمَ۔ اس نے انعام کیا۔ اس نے فضل کیا۔ اِنْعَامٌ سے جس کے معنی احسان کرنے اور نوازش کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ۶ ۶ ۱۶ ۲۲

اَنْعَمْتُ۔ میں نے احسان کیا۔ میں نے انعام کیا۔ اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم ۱ ۵ و ۶ و ۱۵

اَنْعَمْتَ۔ تو نے فضل کیا۔ تو نے احسان کیا۔ اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۹ ۱۷

اَنْعَمْنَا۔ ہم نے احسان کیا۔ ہم نے فضل کیا۔ اِنْعَامٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱۵ ۲۵ ۱۲

اَنْعُمِهٖ۔ اس کے احسانات، اس کی نعمتیں اَنْعُمٌ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۴ ۲۲

اَنْعَمَهَا۔ اس کو انعام میں دیا۔ اس سے نوازا۔ اَنْعَمَ صیغہ ماضی ھا ضمیر واحد مونث غائب ۳۰ ۲

اَنْفَ۔ ناک۔ ۶ ۱۱

اِنْفًا۔ ابھی، اَنْفٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی سرے کے آتے ہیں چونکہ سرے سے شے کی ابتدا ہوتی ہے اس لحاظ سے اِنْفًا کے معنی اول وقت کے ہوئے ۲۶ ۲

اِنْفَاقِ۔ خرچ کرنا، بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے انفاق میں جان اور مال دونوں کا صرف کرنا آجاتا ہے۔ یہ کبھی مستحب ہوتا ہے اور کبھی واجب، یہاں اِنْفَاقِ کے معنی خرچ ہو جانے کے ہیں ۱۵ ۱۱

اَنْفَال۔ مالِ غنیمت، نَفَلٌ (بفتح فا) کی جمع۔ جس کے معنی اصل میں زیادتی کے ہیں اور اسی لئے زائد نماز کو نافلہ کہتے ہیں ارشاد ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (اور کچھ رات جاگتا رہ قرآن کے ساتھ یہ زیادتی ہے تیرے لئے) اور اسی اعتبار سے اولاد کی اولاد کو نافلہ کہا جاتا ہے۔ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً (اور ہم نے اس کو عنایت کیا اسحٰق نیز یعقوب کو مزید) یعنی مانگا تو بیٹا ہی تھا مگر ہم نے پوتا مزید عنایت فرمایا۔ پھر عطیہ اور بخشش

Marfat.com

کے معنی میں حقیقت بن کر استعمال ہونے لگا کیونکہ بخشش بھی بسبب تبرع غیر لازم ہونے کے گویا ایک شے مزید ہوئی۔ اسی طرح امام یا خلیفہ غازی کے لئے اس کے حصہ سے زائد جو جو شرط کردے خواہ کسی معین شخص کے لئے ہو یا غیر معین شخص کے لئے جیسے اعلان کردے کہ جو کسی کو قتل کرے گا اس کا چھینا ہوا مال وہی پائیگا۔ سب نفل کے نام سے موسوم ہے کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش وعطا ہے ۹/۱۵

اِنْفَجَرَتْ وہ پھوٹ نکلی۔ وہ پھوٹ نکلی۔ **اِنْفِجَارٌ** سے جس کے معنی خوب پھوٹ نکلنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب، **اِنْفِجَارٌ** اور **اِنْبِجَاسٌ** میں فرق یہ ہے کہ انبجاس صرف کسی تنگ چیز سے نکلنے کا نام ہے اور انفجار کا استعمال تنگ مقام ہو یا فراخ دونوں کے متعلق ہوتا ہے ۱۱/۲

اَنْفُخُ ۔ میں پھونک مارتا ہوں (نَصَرَ) نَفْخٌ سے جس کے معنی پھونک مارنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۳/۱۲

اُنْفُخُوْا ۔ تم پھونک مارو تم دھونکو نَفْخٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۶/۲

اُنْفُذُوْا تم نکل بھاگو۔ (نَصَرَ) نُفُوْذٌ سے جس کے معنی چیرنے۔ نکل جانے، اور رہائی پانے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۱/۱۲

اِنْفِرُوْا ۔ تم نکلو تم کوچ کرو (نَصَرَ، ضَرَبَ) نَفِيْرٌ اور نُفُوْذٌ سے جس کے معنی نکلنے اور کوچ کرنے اور بھاگنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں نَفْرٌ کے معنی کسی چیز کے لئے بیتاب ہو جانے یا اس سے بیزار ہو جانے کے ہیں ۵/۱۰ ۱۲

اَنْفُس ۔ جانیں۔ دل۔ جی۔ نَفْسٌ کی جمع جس کے معنی روح کے ہیں ۳/۲ ۵/۱۲ ۱۳/۲ ۲۵/۱۲ ۲۷/۳

اَنْفُسِكُمْ ۔ تمہاری جانیں۔ تمہارے اشخاص، تمہارے جی۔ اَنْفُس مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱/۲ ۱۳/۲ ۷ و ۱۲/۲ ۵ و ۸/۳ ۱۰/۳ ۵ و ۶ و ۱۱/۳ ۸/۴ ۲/۵ ۱۷/۵ ۴/۶ ۱۱/۶ ۸/۹ ۱۰/۹ ۱۱/۹ ۱۳/۹ ۴/۱۰ ۶/۱۰ ۱۴/۱۰ ۱۶/۱۰ ۱۹/۱۰ ۱۸/۱۱ ۱۲/۱۲ ۱۶/۱۲ ۱/۱۳ ۱۲/۱۳ ۱۴/۱۳ ۱۸/۱۳ ۱۹/۱۳ ۱۸/۱۴ ۱۵/۱۵ ۱۲/۱۶ ۱۸/۱۶ ۱۹/۱۶ ۱۷/۱۸ ۱۹/۱۸ ۱۸/۱۹ ۱۹/۱۹ ۱۹/۲۰ ۱۹/۲۱ ۱۹/۲۲ ۱۹/۲۳ ۱۹/۲۴ ۱۹/۲۵ ۱۹/۲۶ ۱۹/۲۷ ۱۹/۲۸ ۱۹/۲۹

اَنْفُسِنَا اپنی جانیں۔ ہماری جانیں۔ اَنْفُس

Marfat.com

مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ب۱۱ ع۳ ب۵ ع۲

اَنْفُسِہِمْ ۔ان کے جی، ان کے دل، ان کی جانیں۔ اَنفُسُ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ب۱ ع۱۲ ع۱۳ ب۲ ع۱۴ ع۱۵ ب۳ ع۵ ب۴ ع۶ ع۷ ع۸ ع۹ ب۵ ع۱۰ ع۱۱ ع۱۳ ب۶ ع۱۴ ع۱۵ ب۷ ع۱ ع۳ ع۸ ب۸ ع۱۱ ع۱۳ ب۹ ع۱۴ ع۱ ع۳ ب۱۰ ع۱۳ ع۱۷ ب۱۱ ع۲ ع۳ ع۹ ب۱۲ ع۱۴ ع۱۸ ب۱۳ ع۱۸ ع۲۱ ب۱۴ ع۱ ع۴ ب۱۵ ع۲ ع۵ ع۷ ب۱۶ ع۹ ع۱۰ ب۱۷ ع۱۹ ع۱ ع۲ ب۱۸ ع۴ ع۸ ع۱۹ ب۱۹ ع۲۰ ب۲۰ ع۱ ع۲ ب۲۱ ع۴ ع۸ ع۱۹ ب۲۲ ع۲ ع۱۹ ب۲۳ ع۳ ب۲۵ ع۱ ع۲ ب۲۶ ع۱۲ ع۲ ع۴ ع۶ ب۲۸

اَنْفُسُھُنَّ ۔ان کے جی۔ اَنفُسُ مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ب۲ ع۱۲ ع۱۳ ع۱۵

اِنْفِصَامَ ۔ٹوٹنا، بروزن اِنْفِعَالٌ مصدر ہے ب۳

اِنْفَضُّوْا ۔وہ متفرق ہوگئے۔ اِنْفِضَاضٌ سے جس کے معنی متفرق ہوجانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ب۱۰ ع۲۸

اِنْفَطَرَتْ ۔وہ چرگئی، وہ پھٹ گئی۔ اِنْفِطَارٌ سے جس کے معنی چرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ب۳۰

اَنْفَقَ ۔اس نے خرچ کیا، اِنْفَاقٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اِنْفَاق) ب۱۵ ع۱۷

اَنْفَقْتَ ۔تو نے خرچ کیا۔ اِنْفَاقٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِنْفَاق) ب۱۰ ع۳

اَنْفَقْتُمْ ۔تم نے خرچ کیا۔ اِنْفَاقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ب۲ ع۵ ب۱۱ ع۲۵ ع۸

اَنْفَقُوْا ۔انھوں نے خرچ کیا۔ اِنْفَاقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ب۳ ع۴ ب۵ ع۳ ب۱۲ ع۱۹ ب۲۲ ع۱۷ ع۲۸ ع۸

اَنْفِقُوْا ۔تم خرچ کرو۔ اِنْفَاقٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ب۲ ع۲ ع۵ ب۳ ع۱۳ ب۱۰ ع۲ ب۲۲ ع۱۲ ع۱۶ ع۱۷ ب۲۸

اِنْفَلَقَ ۔وہ پھٹ گیا۔ اِنْفِلَاقٌ سے جس کے معنی پھٹ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ب۹ ع۸

اَنْقَذَکُمْ ۔اس نے تم کو نجات دی۔ اِنْقَاذٌ سے جس کے معنی نجات دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ب۴ ع۲۔

اُنْقُصْ ۔تو کم کر۔ (نَصَرَ) نَقْصٌ سے جس کے معنی کم کرنے یا کم ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر

Marfat.com

حاضر پ۲۹ ع۱۲

اَنْقَضَ۔ اس نے توڑ دی، اس نے جھکا دی۔ اِنْقَاضٌ سے۔ جس کے معنی توڑ دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۳۰ ع۱۹

اِنْقَلَبَ۔ وہ الٹ گیا، اِنْقِلَابٌ سے جس کے معنی الٹ جانے اور پھر جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۴ ع۱۷

اِنْقَلَبْتُمْ۔ تم پھر گئے۔ اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۴ ع۱۱

اِنْقَلَبُوْا۔ وہ لوٹ گئے، وہ پھر گئے۔ اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۳ پ۹ پ۱۳ پ۲۰

اَنَّكَ۔ بے شک تو، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنَّ) پ۴ ع۱۲ پ۴ ع۱۲

اِنَّكَ۔ بے شک تو، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِنَّ) پ۱ ع۱۵ و پ۲ ع۱۷ و پ۳ ع۹ و ۱۱ و ۱۲ و پ۴ ع۱۱ و پ۵ ع۵ و ۹ و پ۶ ع۵ و پ۸ ع۱۶ و پ۱۱ ع۱۳ و پ۱۲ ع۸ و ۱۰ و پ۱۳ ع۳ و ۱۸ و پ۱۴ ع۳ و ۱۰ و پ۱۵ ع۳ و ۲۱ و ۲۲ و پ۱۶ ع۱۱ و ۱۲ و پ۱۷ ع۱۶ و پ۱۸ ع۳ و پ۱۹ ع۲ و ۵ و ۷ و ۹ و پ۲۰ ع۸ و پ۲۲ ع۱۸ و پ۲۳ ع۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و پ۲۴ ع۶ و پ۲۵ ع۶ و ۱۰ و ۱۶ و پ۲۷ ع۳ و پ۲۸ ع۳ و ۷ و ۱۳ و ۲۰ و پ۲۹ ع۳ و ۱۰ و پ۳۰ ع۹

اِنَّكَ۔ بے شک تو۔ اس میں کَ ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے پ۱۲ ع۱۳

اَنْكَاثًا۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ نِکْثٌ کی جمع جس کے معنی سوت کے اس ٹکڑے کے ہیں جو دوبارہ کاتنے کے لئے توڑا جائے۔ پ۱۴ ع۱۹

اَنْكَالًا۔ بیڑیاں۔ قید۔ نِکْلٌ کی جمع جس کے معنی سخت قید اور آہنی لگام کے ہیں پ۲۹ ع۱۳

اُنْكِحُكَ۔ میں تجھ کو بیاہ دوں۔ میں تیرے نکاح میں دیدوں۔ اُنْكِحُ، اِنْكَاحٌ سے جس کے معنی نکاح کرانے اور بیاہ دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ۲۰

اَنْكِحُوْا۔ تم نکاح کردو تم عقد کرادو۔ اِنْكَاحٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۸

اِنْكِحُوْا۔ تم نکاح کرلو۔ تم عقد کرلو (فَتْحٌ ضَرَبَ) نِکَاحٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اصل لغت میں نکاح کے حقیقی معنی دو چیزوں کو ملانے اور جمع کرنے کے ہیں اور اسی اعتبار سے وطی اور عقد کو نکاح کہا

Marfat.com

جاتا ہے۔ جمع کے معنی چونکہ درحقیقت وطی میں پائے جاتے ہیں عقد میں نہیں اس لئے وطی کے معنی میں اس کا استعمال باعتبار حقیقت ہے اور عقد کے معنی میں باعتبار مجاز۔ یہاں مجازی معنی مراد ہیں۔ ۴ پ ۱۲

اِنْكِحُوْهُنَّ ۔ تم ان سے نکاح کرو۔ اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے ۵ پ

اِنْكَدَرَتْ ۔ وہ میلی ہوگئی۔ وہ بکھر گئی۔ اِنْكِدَارٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِنْكِدَارٌ کے اصل معنی تو میلے ہونے کے ہیں مگر بکھر جانے اور پراگندہ ہونے میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے ۳۰ پ

اَنْكَرَ ۔ بہت زیادہ برا۔ نَكَرٌ سے۔ جس کے معنی نہ پہچاننے اور برا جاننے کے ہیں یا نَكَارَةٌ سے جس کے معنی نامانوس، سخت اور وحشتناک ہونے کے ہیں باب مفعول میں افعل التفضیل کا صیغہ۔ اول صورت میں سَمِعَ سے آئیگا اور دوسری صورت میں کَرُمَ سے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جیسے جَدِيْرٌ کا افعل التفضیل اَجْدَرُ ہے ایسے ہی یہ نَكِيْرٌ کا ہو۔ واضح رہے کہ عیب کے معنی میں نیز باب مفعول میں افعل التفضیل کا آنا شاذ ہے۔ ۲۱ پ ۱۱

اِنَّكُمْ ۔ بیشک تم۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِنَّ) ۱ پ ۶ ۔ ۵ پ ۱۷ ۔ ۶ پ ۸

۷ پ ۱ و ۱۷ ۔ ۸ پ ۱ و ۳ و ۱۷ ۔ ۹ پ ۷ و ۱۳ و ۱۷ ۔ ۱۰ پ ۱۷ ۔ ۱۱ پ ۱ ۔ ۱۲ پ ۳

۱۲ پ ۵ و ۱۸ ۔ ۱۵ پ ۳ ۔ ۱۷ پ ۵ و ۷ ۔ ۱۸ پ ۳ و ۱۳ ۔ ۱۹ پ ۷ و ۸ و ۱۹

۲۰ پ ۷ ۔ ۲۲ پ ۶ و ۸ و ۹ و ۱۷ ۔ ۲۳ پ ۱۶ ۔ ۲۵ پ ۱۳ و ۱۴ و ۲۰

۲۶ پ ۱۸ ۔ ۲۷ پ ۱۵ ۔ ۲۹ پ ۲۲

اَنَّكُمْ ۔ بیشک تم، اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل کُمْ ضمیرِ جمع مذکر حاضر ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۴ ۔ ۲ پ ۷ ۔ ۷ پ ۱۵ ۔ ۱۰ پ ۷

۱۸ پ ۳ و ۱۰ ۔ ۲۰ پ ۲ ۔ ۲۷ پ ۱۶ ۔ ۲۸ پ ۱۱

اِنَّمَا ۔ بیشک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔ اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل اور مَا کافہ ہے جو حصر کے لئے آتی ہے اور اِنَّ کو عملِ لفظی سے روک دیتی ہے۔

۱ پ ۲ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ ۔ ۲ پ ۵ و ۶ ۔ ۳ پ ۶ و ۱۰ و ۱۳ ۔ ۴ پ ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۵

۴ پ ۱۲ و ۱۴ ۔ ۵ پ ۱۳ ۔ ۶ پ ۳ و ۹ و ۱۲ ۔ ۷ پ ۲ و ۸ و ۱۰ و ۱۹ ۔ ۸ پ ۳ و ۵

۸ پ ۷ و ۱۱ ۔ ۹ پ ۶ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ ۔ ۱۰ پ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶

۱۰ پ ۱۴ و ۱۸ ۔ ۱۱ پ ۷ و ۸ و ۱۹ ۔ ۱۲ پ ۳ و ۴ ۔ ۱۳ پ ۴ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۹

۱۴ پ ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ ۔ ۱۵ پ ۲ ۔ ۱۶ پ ۳ و ۵ و ۶

۱۲ پ ۱۲ و ۱۴ ۔ ۱۷ پ ۳ و ۷ و ۱۴ ۔ ۱۹ پ ۶ و ۱۲ و ۱۵ ۔ ۱۹ پ ۱۲ و ۱۳ و ۱۸

Marfat.com

۳ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ — ۲۱ — ۱ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ — ۱ و ۵ و ۱۲ و د

۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ — ۲۳ — ۳ و ۵ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ — ۱ و ۲ و د

۱۰ و ۱۲ و ۱۵ — ۲۵ — ۵ و ۱۶ — ۲۶ — ۳ و ۸ و ۹ و ۱۳ و د ۱۴ و ۱۸

۲۷ — ۲۸ — ۲ و ۸ و ۹، و ۱۹ — ۲۹ — ۲ و ۱۲ و ۱۹ و ۲۱ — ۳۰ — ۳ و ۳ و ۱۳

اَنَّمَا۔ بیشک، تحقیق، بجز اس کے نہیں۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ ما کافہ ہے حصر کے معنی دیتی ہے اور اَنَّ کو عمل سے روکتی ہے۔ ۲ ۶ ۲ ۶ ۲ ۹ ۱۱ ۶ ۲ ۹ ۱۷ ۱۰ ۱ ۹ ۱۲ ۲ ۱۲ ۱۳ ۹ و ۱۹ ۱۴ ۲ ۱۶ ۷ و ۸ ۱۷ ۶ و ۴ ۱۸ ۴ ۱۲ ۲۳ ۱۱ و ۱۳ ۲۵ ۱۰ و ۱۸ ۲۷ ۱۹

اِنَّنَا۔ بیشک ہم، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل نَا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اِنَّ) ۲ ۳ ۲ ۶ ۱۲ ۱۳ ۲ ۶ ۱۱ ۱۵ ۲۴ ۱۵ ۲۵ ۱۱

اَنَّنَا۔ بیشک ہم۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل نَا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اَنَّ) ۲ ۳

اِنَّنِیْ۔ بیشک میں۔ اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، نَ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۲ ۳ ۲ ۶ ۱۱ ۱۷ ۱۰ ۱۱ ۱۶ ۲۴ ۲۵

اِنْهُ۔ تو منع کر (فتح) نہی سے جس کے معنی منع کرنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۱ ۱۱

اِنَّهٗ۔ بیشک وہ۔ بیشک بات یہ ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، جب اس ضمیر کے بعد جملہ مفسرہ ہو جو اس کی خبر واقع ہو تو ضمیر شان یا ضمیر قصہ کہلاتی ہے کیونکہ اس وقت یہ بیانِ واقعہ اور حالت بتانے کے لئے آتی ہے۔

۱ — ۲ — ۳ — ۴
۳ و ۶ و ۸ و ۱۲ و ۱۶ — ۲ و ۵ و ۹ و ۱۷ — ۱۲ و ۱۳

۵ — ۶ — ۷ — ۸ — ۹
۱۲ و ۱۳ — ۹ و ۱۰ — ۱ و ۳ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ — ۱۱ و ۱۳

۱۰ — ۱۱ — ۱۲
۲ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۷ — ۲ و ۳ و ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷

۱۳ — ۱۴ — ۱۵
۲ و ۳ و ۵ و ۱۸ — ۲ و ۹ و ۱۹ و ۲۲ — ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۱

۱۶ — ۱۷ — ۱۸
۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ — ۵ و ۷ — ۶ و ۷ و ۹ و ۱۹

۱۹ — ۲۰
۳ و ۹ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ — ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷

۲۰ — ۲۱ — ۲۲ — ۲۳
۹ و ۱۱ و ۱۵ — ۸ و ۱۱ — ۶ و ۱۲ و ۱۹ و ۱۶ — ۳ و ۷ و ۸ و

۲۳ — ۲۴ — ۲۵
۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ — ۳ و ۸ و ۱۱ و ۱۹ — ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و

۲۵ — ۲۶ — ۲۷
۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ — ۴ و ۱۸ و ۱۹ — ۳ و ۷ و ۱۶

۲۸ — ۲۹ — ۳۰
۱ و ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۹ — ۳ و ۶ و

۳۰
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۲۵ و ۳۵

اَنَّهٗ۔ بیشک وہ۔ بیشک بات یہ ہے، بیشک واقعہ یوں ہے۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ جب اس کے بعد جملہ مفسرہ اس

Marfat.com

کی خبر واقع ہو تو ضمیر شان ہے واضح رہے کہ جب تک کوئی اور وجہ نکل سکے اس کو ضمیر شان پر محمول نہیں کرنا چاہیئے۔ ب ۱ ع ۱ ب ۱۰ ب ۶ ب ۱۲ ب ۸ ب ۹ ع ۱۷ ب ۱۰ ع ۱۳ ب ۱۱ ع ۱۳ ب ۱۲ ع ۱۵ ب ۱۳ ع ۷ ب ۱۷ ع ۸ ع ۱۳ ب ۲۴ ع ۱ ب ۲۵ ع ۶ ب ۲۶ ع ۷ ب ۲۷ ع ۱۵ ب ۲۹ ع ۱۷

اِنَّهَا - بیشک وہ۔ بیشک بات یہ ہے، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل هَا ضمیرِ واحد مؤنث غائب اور جب اس کے بعد جملہ مفسرہ اس کی خبر واقع ہو تو ضمیر شان ہے۔ ب ۱ ع ۸ ب ۶ ع ۱ ب ۱۱ ع ۵ ب ۱۴ ع ۱۳ ب ۱۷ ب ۱۸ ع ۱۸ ب ۱۹ ع ۱۱ ب ۲۱ ع ۶ ب ۲۳ ع ۱۶ ب ۲۹ ع ۲۱ ب ۳۰ ع ۲۹

اَنْهَا - بیشک وہ۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ب ۱۹ ع ۱۵ ب ۱۶ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۳

اِنْهَارٌ - وہ ڈھ پڑا۔ اِنْهِيَارٌ سے جس کے معنی ڈھ پڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ب ۱۱ ع ۲

اَنْهَارٌ - نہریں، نَهْرٌ کی جمع۔ ب ۱ ع ۴ ب ۲ ع ۱۰ ب ۲ ع ۱۱ ع ۱۳ ب ۵ ع ۱۳ ب ۶ ع ۷ ب ۷ ع ۶ ع ۱۲ ب ۸ ع ۱۲ ب ۱۰ ع ۱۷ ب ۱۱ ع ۶ ع ۱۴ ع ۸ ع ۱۰ ب ۱۲ ع ۱۶ ب ۱۳ ع ۱۰ ب ۱۵ ع ۱۶ ب ۱۶ ع ۱۲ ب ۱۸ ع ۱۶ ب ۲۱ ع ۲ ب ۲۳ ع ۱۹ ب ۲۵ ع ۱۱ ب ۲۶ ع ۹ ع ۱۰ ب ۲۷ ع ۱۸ ب ۲۸ ع ۱۰ ع ۱۵ ع ۱۸ ع ۲۲ ب ۳۰ ع ۷

اَنْهَاكُمَا - میں نے تم دونوں کو منع کیا۔ اَنَهَ اصل میں اَنْهَى تھا جس کے معنی ہیں میں منع کرتا ہوں یا منع کروں گا لَمْ کے آنے سے ی حرفِ علت ساقط ہو گئی اور مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دیا۔ ب ۲۰ ع ۱۹

اِنَّهُمْ - بیشک وہ سب لوگ، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۱ ع ۲ ب ۲ ع ۹ ع ۵ ع ۱۲ ب ۶ ع ۹ ع ۱۰ ب ۷ ع ۱۰ ع ۱۵ ع ۱۷ ب ۸ ع ۳ ع ۱۲ ع ۱۳ ع ۱۷ ب ۱۰ ع ۱ ع ۳ ع ۱۴ ع ۵ ب ۱۵ ع ۱۴ ع ۱۵ ب ۱۶ ع ۶ ع ۱۸ ع ۲ ع ۲۲ ب ۱۸ ع ۱۷ ع ۵ ب ۱۹ ع ۸ ع ۹ ع ۱۵ ع ۱۹ ب ۲۰ ع ۱۳ ع ۷ ب ۲۱ ع ۱۶ ب ۲۲ ع ۱۲ ب ۲۳ ع ۸ ع ۹ ع ۱۳ ع ۱۷ ب ۲۴ ع ۲۰ ع ۱۷ ب ۲۵ ع ۱ ع ۱۱ ع ۱۳ ع ۱۵ ع ۲۴ ع ۱۸ ب ۲۸ ع ۱۸ ب ۲۹ ع ۱۰ ع ۷ ب ۳۰ ع ۸ ع ۱۱

اَنْهُمْ - بیشک وہ سب لوگ۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل هُمْ ضمیرِ جمع مذکر غائب ب ۱ ع ۱۲ ع ۵ ع ۷ ع ۱۴ ب ۲ ع ۱۶ ب ۳ ع ۳ ع ۱۲ ع ۱۶ ب ۴ ع ۳ ب ۵ ع ۶ ع ۱۲ ب ۶ ع ۱۵ ع ۱۲ ب ۷ ع ۱۴ ع ۳ ب ۸ ع ۱۰ ع ۳ ب ۹ ع ۱۹ ع ۶ ع ۷ ع ۸ ب ۱۰ ع ۱۳ ع ۵ ع ۱۴ ع ۱۹ ب ۱۱ ع ۳ ع ۴ ع ۵ ع ۸ ع ۸ ب ۱۲ ع ۶ ع ۱۱ ع ۱۳ ب ۱۳ ع ۲۰ ع ۱۱ ع ۱۴ ب ۱۵ ع ۱۹ ع ۱۱ ب ۱۶ ع ۳ ع ۱۳ ع ۱۷ ب ۱۸ ع ۵ ع ۶ ب ۱۹ ع ۱۰ ع ۱۰ ب ۲۱ ع ۱۸ ع ۱۱ ب ۲۳ ع ۱ ع ۱۹ ب ۲۴ ع ۸ ع ۶ ب ۲۹ ع ۱۱ ع ۱۲ ع ۵ ع ۷ ب ۲۸ ع ۵ ع ۳ ب ۳۰ ع ۸

Marfat.com

اِنَّهُمَا ۔ بیشک وہ دونوں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل
هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ۷/۱۱۳ ۲۰/۶۳

اَنَّهُمَا ۔ بیشک وہ دونوں اَنَّ حرف مشبہ بالفعل
هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ۲۸/۴

اِنَّهُنَّ ۔ بیشک وہ سب عورتیں، اِنَّ حرفِ مشبہ
بالفعل هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ۱۲/۳۱

اَنْهٰكُمْ ۔ میں تم کو منع کر رہا ہوں، اَنْهٰى يَنْهٰى سے
جس کے معنی منع کرنے اور روکنے کے ہیں، مضارع کا
صیغہ واحد متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ۷/۲۲

اِنِّيْ ۔ بے شک میں، اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، ی
ضمیر واحد متکلم، ۲/۳۰ ۳/۱۲ ۵/۱۲ ۶/۱۲ ۶/۹
۷/۵ و ۸ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ ۷/۳ و ۹ و ۱۵ و ۱۶ ۹/۳ و ۷ و ۱۰ و ۱۵
۱۱/۲ و ۷ و ۱۵ و ۱۷ ۱۲/۳ و ۵ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷
۱۲/۱ و ۳ و ۵ و ۱۶ و ۱۸ ۱۴/۳ و ۶ ۱۶/۳ و ۵ و ۱۲ و ۲۱
۱۶/۳ و ۵ و ۹ ۱۷/۲ و ۶ و ۱۳ و ۱۲ ۱۸/۳ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۹
۱۹/۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ۲۰/۵ و ۶ و ۷ و ۱۵ ۲۲/۸
۲۳/۱ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ ۲۳/۱ و ۸ و ۹ ۲۵/۱۱ ۲۶/۳ و ۲
۲۶/۳ و ۸ ۲۸/۹ و ۱۲ ۲۹/۵ و ۹ و ۱۲

اَنِّيْ بے شک میں۔ اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل۔ ی
ضمیر واحد متکلم ۱/۶ و ۱۲ ۲/۱۳ ۳/۱۱ ۴/۹ ۵/۱۲ ۵/۲
۶/۳ ۷/۱۸ ۷/۱۹ ۱۰/۱۱ ۱۰/۹ ۱۱/۱۶ ۱۱/۵ و ۱۸ ۱۲/۲ و ۱۲ و ۲۲
۱۲/۳ و ۱۲ و ۲۲ ۱۳/۳ و ۴ ۲۵/۱۳ ۲۶/۱۲ ۲۸/۱۲ ۳۰/۱۴

اُنِيْبُ ۔ میں رجوع ہوتا ہوں، اِنَابَۃٌ سے مضارع
کا صیغہ واحد متکلم (ملاحظہ ہو اَنَابَ) ۱۳/۸ ۲۵/۳

اَنِيْبُوْا ۔ تم رجوع ہو جاؤ۔ اِنَابَۃٌ سے امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر ۳۹/۲

اِنٰىهُ ۔ اس کا پکنا، اس کا وقت۔ اِنٰی اول معنی میں
مصدر ہے اور دوسرے معنی میں وہی اَن ہے کہ جب اس
کے پہلے زبر آتا ہے تو الف ممدودہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے
اور زیر آتا ہے تو الف مقصورہ کے ساتھ ۲۲/۳

اٰنِيَةٍ ۔ سخت کھولتی ہوئی، اِنٰی سے جس کے معنی
سخت کھولنے اور پکنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ

Marfat.com

واحد مؤنث ۳۰/۱۲

اَنِیَۃٍ۔ برتن۔ اِنَاءٌ کی جمع جس کے معنی برتن کے ہیں ۲۶/۱۴

فصل الواو

اَوْ۔ یا، خواہ، یہاں تک، مگر، جبکہ، اگرچہ، کیا۔ حرفِ عطف ہے مختلف معانی شک، ابہام، تخییر، اباحت اور تفصیل کے لئے آتا ہے۔ کوفہ والوں کے خیال میں واو اور بَلْ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے کبھی اِلٰی اور اِلَّا کے معنی بھی دیتا ہے۔ ان تمام معانی میں اَوْ عاطفہ اور واؤ ساکن ہوگا اور جب توضیح یا تقریر یا ردّ یا انکار یا استفہام کے لئے ہوگا تو واو مفتوح ہوگا۔ سنن بیہقی میں ابن جریج سے مروی ہے کہ بجز اَنْ یُقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا کے قرآن مجید میں جہاں بھی اَوْ استعمال ہوا ہے وہاں تخییر کے معنی میں ہیں۔ امام شافعیؒ کی بھی یہی تصریح ہے۔[1]

۱ ۲ و ۸ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶

۲ ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵

۳ ۵ و ۷ و ۱۱

۴ ۵ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۳

۵ ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۲ و

۵ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

۶ ۹ و ۱۰ و ۱۲

۶ ۲ و ۳ و ۴ و

۷ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۷

۸ ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۳

۹ ۱ و ۱ و

۹ ۱۲ و ۱۶ و ۱۸

۱۰ ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰

۱۱ ۲ و ۷ و ۸ و ۱۲ و ۱۳

۱۲ ۳ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۵

۱۳ ۱۰ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۹

۱۴ ۳ و ۵ و ۵

۱۵ ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۲۱

۱۵ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۵

۱۷ ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵

۱۸ ۱ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۶

۱۹ ۱ و ۲ و ۴ و ۹ و ۱۶ و ۱۷

۲۰ ۴ و ۷

۲۱ ۳ و ۱۸ و ۹

۲۲ ۲ و ۷ و ۹

۲۲ ۹ و ۱۲

۲۳ ۱ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۹

۲۵ ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۱

۲۶ ۱ و ۱۰ و ۱۶

۲۷ ۱ و ۲ و ۳ و ۵

۲۸ ۳ و ۴ و ۵ و ۱۲ و ۱۷

۲۹ ۱ و ۲ و ۷ و ۱۳ و

۲۹ ۱۶ و ۲۰ و ۲۱

۳۰ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۵ و ۲۱

اَوَّاب ۳۰/۱۲

۳/۲ ۴/۷ ۱۳/۹ ۱۴/۲۰ ۲۴/۱۰

اَوَّاب۔ بہت رجوع ہونے والا، اَوْبٌ سے جس کے معنی رجوع ہونے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہے وزن فَعَّالٌ یہاں اپنے تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور اس کا مطیع ہونا مراد ہے۔ دیلمی نے مجاہد کی روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اَوَّاب کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] کلیات ابوالبقاء ص ۱۲۵ طبع عامرہ ۱۳۰۶ھ

Marfat.com

سوال کیا تھا آپ نے فرمایا کہ اوّاب وہ ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا خواستگار ہو۔ ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر مُسَبِّح یعنی تسبیح کرنے والا نقل کی ہے اور عبد بن حمید نے آپ سے موقن یعنی یقین رکھنے والے کے معنی روایت کئے ہیں[1]۔ ظاہر ہے اوّاب اسی وقت ہوگا جب اس میں یہ تمام صفاتِ مذکورہ پائی جائیں

سب ۲۲ ب ۱۲ و ۱۳ ع ۱۷

اَوَّابِیْنَ ۔ بہت رجوع کرنے والے۔ اَوَّابٌ کی جمع، سعید بن منصور، ہناد، ابن ابی حاتم، اور بیہقی نے ضحاک سے آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اوّابین وہ ہیں جو گناہ سے توبہ کی طرف اور برائیوں سے اچھائیوں کی طرف رجوع کریں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ اطاعت گزار اور نیکوکار مراد ہیں ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں آپ سے اس کی تفسیر توابین نقل کی ہے۔

جس کے معنی ہیں کثرت سے توبہ و استغفار کرنیوالے[2]۔ ع ۱۵

اُوَارِیْ ۔ میں چھپاؤں۔ مُوَارَاۃٌ سے جس کے معنی چھپانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد متکلم ع ۴

اَوَّاہٌ ۔ نرم دل۔ بہت آہ کرنے والا۔ اَوْہٌ سے جس کے معنی آہیں بھرنے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ بروزن فَعَّالٌ۔ قرآن مجید میں اَوّاہ سے کیا مراد ہے اس بارے میں سلف سے حسب ذیل اقوال منقول ہیں۔ (۱) بہت زیادہ دعا کرنے والا۔ (۲) مومن (۳) فقیہ (۴) رحمدل (۵) مومن تواب (۶) تسبیح حق سبحانہ میں مصروف رہنے والا۔ (۷) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا۔ (۸) کتاب اللہ کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والا۔ (۹) خشیتِ الٰہی کی بنا پر بہت زیادہ آہ کرنے والا (۱۰) دربارِ الٰہی میں خضوع و خشوع کرنے والا۔ (۱۱) حبشی زبان میں مومن کو کہتے ہیں۔ (۱۲) معلم خیر (۱۳) وعدہ کو پورا کرنے والا۔ (۱۴) گناہوں کو یاد کرتے وقت استغفار میں مشغول ہونے والا۔ (۱۵) شفیق۔ (۱۶) ہر بری بات سے رجوع کرنے والا۔ ع ۳

[1] ان تینوں حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۴۱۵ طبع مصر ۱۳۵۰ھ [2] ایضاً ج ۲ ص ۲۱۶۔

[2] البحر المحیط ج ۵ ص ۱۰۶ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

شوکانی لکھتے ہیں۔

لغت کے اعتبار سے اواہ کے یہ معنی زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں کہ اواہ وہ ہے جو اپنے گناہوں پر بہت زیادہ آہ کرے مثلاً یہ کہے کہ آہ میرے گناہ، آہ مجھے اس پر کیا سزا دی جائے گی وغیرہ۔ فراء کا بھی بیان ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔[1]

امام ابوجعفر بن جریر طبری فرماتے ہیں کہ۔

ان سب اقوال میں اولیٰ اسی شخص کا قول ہے جو اس کے معنی بہت زیادہ دعا کرنے والے کے بیان کرتا ہے، سیاق قرآنی کے بھی یہی معنی مناسب ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے متعلق فرمایا کہ اپنے باپ کے لئے ان کی طلب مغفرت ایک وعدہ کے بنا پر تھی اس سلسلہ میں انھوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا، اب چونکہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بہت زیادہ دعا کیا کرتے اور نیز جو آپ کو ستاتا اور تکلیف پہنچاتا آپ اس کے ساتھ بردباری سے کام لیتے تھے بدیں وجہ باپ کی طرف سے آپ کو شدید اذیت پہنچنے پر بھی آپ نے اس کے لئے استغفار کیا۔[2]

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اواہ کہ۔ فرمایا خضوع خشوع کرنے والا بہت زیادہ دعا مانگنے والا یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن شداد تابعی ہیں ابن مردویہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص بآواز بلند ذکر کر رہا تھا، اس پر کوئی بول اٹھا کہ کاش یہ اپنی آواز دھیمی رکھتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اواہ ہے۔ ذوالنجادین ایک صاحب تھے جو کثرت سے تلاوت قرآن اور دعا کے ذریعہ ذکر الٰہی کیا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ اواہ ہے۔ یہ روایت امام احمد طبرانی اور ابن مردویہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔[3]

اَوْبَارِهَا۔ اس کی بربیاں۔ اس کی اون۔ اَوْبَار

---

[1] فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹۲۔ [2] تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۸، طبع مصر ۱۳۰۱ھ

[3] ان سب حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹۳

Marfat.com

دَبْرٌ کی جمع جس کے معنی اونٹ کی اون اور بھری کے ہیں۔ اَدْبَارِ مضاف ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۴ ع ۱۱

اَوِّبِی ۔ تو رجوع ہو، تو لوٹ، تَاْوِیْبٌ سے جس کے معنی رجوع ہونے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مونث حاضر آیت شریفہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ (اے پہاڑو اور اے پرندو اس کے ساتھ تسبیح پڑھو) میں تاویب سے مراد تسبیح کرنا ہے، چنانچہ سورہ ص کی آیت اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً (ہم نے تابع کر دیے پہاڑ کہ وہ اس کے ساتھ پکی بولتے تھے شام اور صبح اور اڑتے جانور اکٹھے ہو کر) اس آیت کی تفسیر کر رہی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن جریر، ابن ابی حاتم، اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تسبیح ہی کے معنی روایت کئے ہیں اور یہی معنی قتادہ، مجاہد، ابو میسرہ، عکرمہ اور ابن زید سے مروی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب آپ تسبیح الٰہی میں مصروف ہوتے تو پہاڑ اور پرند سب مل کر آپ کے ساتھ تسبیح کرتے یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل تھا۔ کیونکہ قرآن مجید اس چیز کو خاص طور پر فضل کہہ رہا ہے۔ پہاڑوں کی تسبیح سے ان کی صدائے بازگشت یا وہ عام تسبیح جو ہر چیز اپنی زبان حال و قال سے کرتی رہتی ہے مراد نہیں ورنہ حضرت داؤد علیہ السلام پر افضال و انعامات الٰہی کے سلسلہ میں اس کا بیان کرنا کیا اہمیت رکھتا ہے اسی طرح اگر صدائے بازگشت یا عام تسبیح مراد لی جائے تو پھر پہاڑوں اور پرندوں کے مسخر کرنے کا کیا مطلب رہ جاتا ہے۔ ۳ ع ۱۳

اُوْتَ ۔ مجھے دیا گیا۔ اصل میں اُوْتِیَ تھا لام کے آنے سے ی حذف ہو گئی اور مضارع ماضی کے معنی میں تبدیل ہو گیا (ملاحظہ ہو اُوْتِیَ) ۲۷ ع ۵

اَوْتَاد ۔ میخیں، وَتِدٌ کی جمع جس کے معنی میخ کے ہیں (ملاحظہ ہو ذُوالْاَوْتَادِ) ۱۴ ع ۱۲ پ ۲۳ اَوْتَادًا ۲۴ ع ۱

اُوْتُمِنَ ۔ ائتمان سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳ ع ۳

اُوْتُوْا ۔ وہ دیئے گئے، ان کو دیا گیا، ان کو ملا، ایتاء سے جس کے معنی دینے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۱ ع ۱۲ پ ۳ ۔ ۲ ع ۱ پ ۲ ۔ ۱۱ ع ۱ پ ۲ ۔ ۱۰ ع ۱ پ ۲

Marfat.com

پ ۵ ع ۲ و ۱۵ و ۱۶ | پ ۶ ع ۵ و ۱۳ | پ ۷ ع ۱۱ | پ ۱۰ ع ۱۰ | پ ۱۴ ع ۱۰ | پ ۱۵ ع ۱۲

پ ۱۷ ع ۱۲ | پ ۲۰ ع ۱۱ | پ ۲۱ ع ۱۷ | پ ۲۲ ع ۷ | پ ۲۳ ع ۳ | پ ۲۴ ع ۱۸ | پ ۲۶ ع ۱۵ | پ ۲۸ ع ۲ و ۳ | پ ۲۹ ع ۱۵ | پ ۳۰ ع ۲۲

اُوْتِیَ - اسے دیا گیا۔ وہ دیا گیا۔ اس کو ملا۔ اِیْتَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱ ع ۱۶

پ ۲ ع ۵ و ۱۷ | پ ۳ ع ۲ | پ ۵ ع ۱۵ | پ ۶ ع ۱۱ و ۱۸ | پ ۲۰ ع ۱۱ | پ ۲۹ ع ۵ | پ ۳۰ ع ۹

اُوْتِیْتَ - تجھ کو دیا گیا۔ تجھ کو ملا۔ اِیْتَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۶ ع ۱۱

اُوْتِیَتْ - اس (عورت) کو دیا گیا، اس کو ملا۔ اِیْتَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۹ ع ۱۷

اُوْتِیْتُمْ - تم کو دیا گیا، تم کو ملا۔ اِیْتَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲ ع ۱۶ | پ ۶ ع ۱۵ | پ ۲۰ ع ۹ | پ ۲۵ ع ۵

اُوْتِیْتُهٗ مجھے وہ دیا گیا۔ مجھے وہ ملا۔ اُوْتِیَتْ اِیْتَاءٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم کا ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۰ ع ۱۱ | پ ۲۴ ع ۲

اُوْتِیْنَ - مجھے ضرور دیا جائے گا، مجھے ضرور ملیگا اِیْتَاءٌ سے مضارع مجہول بانون تاکید کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۶ ع ۸

اُوْتِیْنَا ہم کو دیا گیا۔ ہمیں ملا۔ اِیْتَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۱ ع ۷ و ۱۸ | پ ۱۹ ع ۱۱

اَوْثَانٍ - بت، بتوں کے تھان۔ وَثَنٌ کی جمع ہر وہ چیز جس کی خدا کے سوائے پرستش کی جائے وثن ہے۔ مورتی ہو یا پتھر قبر ہو یا جھنڈا۔ پ ۱۷ ع ۱۱

اَوْثَانًا پ ۲۰ ع ۱۴ و ۱۵

اَوْجَسَ اس نے محسوس کیا۔ اس نے پایا۔ اِیْجَاسٌ سے جس کے دل میں محسوس کرنے، اور قلب میں پوشیدہ آواز پانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۶ ع ۱۲ | پ ۱۶ ع ۱۹

اَوْجَفْتُمْ تم نے دوڑایا۔ اِیْجَافٌ سے جس کے معنی سواری کو دوڑانے اور تیز کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۸

اَوْحٰی - اس نے حکم دیا۔ اس نے وحی بھیجی۔ اس نے اشارہ کیا۔ اِیْحَاءٌ سے جس کے معنی وحی کرنے حکم دینے اور اشارہ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب [۱]

پ ۱۳ ع ۱۵ | پ ۱۴ ع ۱۵ | پ ۱۶ ع ۴ | پ ۱۶ ع ۱۹ | پ ۲۵ ع ۱۵ | پ ۲۷ ع ۵

اَوْحٰی - وحی کی گئی۔ حکم بھیجا گیا۔ اِیْحَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب [۲] پ ۷ ع ۸ و ۱۷ | پ ۱۱ ع ۱

[۱] و [۲] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو وَحْیٌ۔

Marfat.com

پ ۸ ع ۳ پ ۱۵ ع ۱۶ پ ۱۱ ع ۴ پ ۱۳ ع ۴ پ ۱۱

اَوْحَيْتُ۔ میں نے دل میں ڈال دیا۔ میں نے وحی کی۔ اِیْحَاءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم یہاں وحی بصورت الہام مراد ہے [1]

اَوْحَيْنَا۔ ہم نے حکم بھیجا۔ ہم نے وحی کی۔ اِیْحَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۲ ع ۳ پ ۹ ع ۱۰ پ ۱۱ ع ۹ پ ۱۲ ع ۱۳ و ۱۱ و ۱۲

پ ۱۲ ع ۲۲ پ ۱۵ ع ۸ و ۱۰ پ ۱۶ ع ۱۱ و ۱۳ پ ۱۷ ع ۵ پ ۱۹ ع ۱۲

پ ۲۰ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۲ و ۴

اَوْدِيَةٌ نالے، وادیاں، وَادِیٌ کی جمع۔ وادی اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں پانی بہتا ہو۔ اور بطریق استعارہ ہر طریقہ اور راستہ کو بھی وادی کہا جاتا ہے۔ پ ۱۳ ع ۴

اَوْدِيَتِهِمْ ان کے نالے، اَوْدِیَۃٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲۶ ع ۳

اُوْذُوْا۔ وہ ستائے گئے، ان کو ایذا دی گئی اِیْذَاءٌ سے۔ جس کے معنی ستانے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۳ ع ۴

اُوْذِيَ۔ وہ ستایا گیا۔ اسے ایذا دی گئی اِیْذَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۳ ع ۲

اُوْذِيْنَا ہم کو ستایا گیا۔ ہمیں ایذا دی گئی اِیْذَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم پ ۹ ع ۵

اُوْرِثْتُمُوْهَا۔ تم اس کے وارث بنائے گئے تمہیں وہ میراث میں دی گئی۔ اُوْرِثْتُمُوْا میں واؤ اشباع کا ہے۔ اصل صیغہ اُوْرِثْتُمْ ہے جو اِیْرَاثٌ سے جس کے معنی وارث بنانے اور میراث میں دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اور هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اصل میں وِرَاثَۃٌ اور اِرْثٌ کے معنی کسی شخص کی چیز کے دوسرے شخص کی طرف بغیر کسی (معاہدہ) کے یا ایسے امر کے جو قائم مقام عقد ہو منتقل ہونے کے ہیں اور اسی اعتبار سے میت کے مال کو جو اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ میراث اور وارث کہتے ہیں۔ پ ۸ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۳

اَوْرَثَكُمْ۔ اس نے تم کو وارث بنایا۔ اَوْرَاثٌ سے اِیْرَاثٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۲۱ ع ۱۱

اَوْرَثَنَا۔ اس نے ہم کو وارث بنایا۔ اَوْرَاثٌ

[1] وحی کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو وحی

Marfat.com

صیغہ ماضی تاضمیر جمع متکلم۔ پ۲۳

اَوْرَثْنَا ۔ ہم نے وارث بنایا۔ اِیراثٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۹ پ۲۴ پ۲۴

اَوْرَثْنَاهَا ۔ ہم نے اس کا وارث بنایا۔ ہم نے اسے میراث میں دیا۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ۸ پ۲۵

اُوْرِثُوْا ۔ وہ وارث بنائے گئے۔ اِیراثٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب پ۲۵

اَوْرَدَهُمْ ۔ اس نے ان کو پہنچا دیا۔ اس نے ان کو لا ڈالا۔ اَوْرَدَ۔ اِیرادٌ سے۔ جس کے معنی اصل میں تو گھاٹ پر لانے کے ہیں مگر بعد میں اس کا استعمال مطلق حاضر کرنے اور لے آنے کے لئے ہونے لگا ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۲

اَوْزَارِ ۔ بوجھ، مجازاً گناہ۔ وِزْرٌ کی جمع۔ پ۲۶

اَوْزَارًا یہاں اس کے حقیقی معنی یعنی بوجھ مراد ہیں پ۲۶

اَوْزَارَهَا ۔ اس کے ہتھیار، اس کے بوجھ۔ یہاں اَوْزَار سے ہتھیار مراد ہیں اَوْزَار مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ۲۶

اَوْزَارَهُمْ ۔ ان کے بوجھ، ان کے گناہ۔ اَوْزَار مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۲۶

اَوْزِعْنِیْ ۔ میری قسمت میں کر، مجھے توفیق عطا فرما مجھے جما دے۔ اَوْزِعْ اِیزاعٌ سے جس کے معنی کسی چیز پر جما دینے اور الہام کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ۱۹ پ۲۰

اَوْسَطِ درمیانی۔ درجہ کا۔ وَسْطٌ اور وَسَاطَةٌ سے جس کے معنی درمیانی ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ۔ پ۲

اَوْسَطُهُمْ ان کا بھلا۔ ان میں معتدل۔ اَوْسَطُ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ یہاں اوسط سے مراد وہ شخص ہے جو افراط و تفریط کے درمیان ہو جیسے جود کہ وہ اسراف اور بخل کے درمیانی درجہ کا نام ہے ایسی صورت میں اوسط کا لفظ مدح کے لئے آتا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو وَسَطًا) پ۲

اَوْصٰنِیْ اس نے مجھ کو تاکید کی، اَوْصٰی اِیصَاءٌ سے جس کے معنی نصیحت کے طور پر دوسرے کو عمل کی تاکید کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

Marfat.com

ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۱۶/۵

اَوْضَعُوْا۔ انہوں نے دوڑایا۔ اِیْضَاعٌ سے جس کے معنی اصل میں تور کھنے کے ہیں مگر بطورِ استعارہ دوڑانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۰/۴۷

اَوْعٰی۔ اس نے سینت کر رکھا۔ اس نے حفاظت سے رکھا۔ اِیْعَاءٌ سے جس کے معنی مال واسباب کو کسی چیز میں محفوظ کر رکھنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۸۴/۳۴

اَوْعِیَتِہِمْ۔ ان کے خرجیں، اوعیۃ وِعَاءٌ کی جمع۔ وعا اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز بحفاظت رکھی جائے۔ اَوْعِیَۃِ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳/۳

اُوْفِ۔ میں پورا کروں گا۔ میں پورا کرتا ہوں اِیْفَاءٌ سے جس کے معنی پورا کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۲/۵ ۴۰/۲

اَوْفِ۔ تو پورا کر۔ اِیْفَاءٌ سے امر کا صیغہ۔ واحد مذکر حاضر ۲/۵

اَوْفُوْا۔ تم پورا کرو۔ اِیْفَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۵ ۱۸۰/۶ ۱۵۲/۶ ۹۱/۱۶ ۱۵/۱۷ ۳۴/۱۷

اَوْفٰی۔ اس نے پورا کیا۔ اِیْفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲۱/۲ ۱۱۲/۳ ۷۶/۱۹

اَوْقِدْ۔ تو آگ دے، تو پکا۔ اِیْقَادٌ سے جس کے معنی آگ جلانے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۸/۲۸

اَوْقَدُوْا۔ انہوں نے آگ سلگائی۔ اِیْقَادٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۶/۱۳

اَوَّل۔ پہلا۔ تحلیل کا بیان ہے کہ ہمزہ واو اور لام سے اس کی تاسیس ہوئی ہے اس لئے یہ فَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں دو واو اور ایک لام تھا اس لئے اَفْعَلَ کے وزن پر ہے لیکن پہلی صورت زیادہ فصیح ہے کیونکہ فا اور عین کلمہ کا ایک ہی حرف ہونا قلیل الوجود ہے۔ پس اول صورت میں یہ اَوْلٌ سے مشتق ہوگا جس کے معنی ہیں اصل کی طرف رجوع کرنا۔ اوّل کی اصل اَوْلُ ہوگی او کو ادغام کرکے اَوَّلُ کر دیا گیا۔ یہ اصل میں صفت ہے یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو اول ہونا مختلف اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے مرتبہ اور ریاست کے لحاظ سے وضع ونسبت کے

Marfat.com

اعتبار سے نظامِ صناعی کی حیثیت سے جب اس کو اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنی اس ذات کے ہوں گے جس پر وجود میں کسی شے کو سبقت حاصل نہیں۔ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اَوَّلَ کَافِرٍ میں اول کے معنی متقدی اور پیشوا کے ہوں گے۔ ۱/۵ ۳/۴ ۵/۸ و ۱۷ و ۱۹ ۶/۱ ۹/۴ ۱۰/۱۲ و ۱۷ ۱۱/۲ ۱۲/۱۵ و ۱۸ ۱۳/۱۲ ۱۴/۱۷ ۱۵/۲ و ۱۹ ۲۲/۳۳ ۲۳/۱۳ ۲۵/۱۵ ۲۶/۱۷ ۳۸/۳

اُولَآءِ۔ یہ سب، اسم اشارہ ہے جمع کے لئے آتا ہے اور مشار الیہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے ۲/۱۳

اُولَاتِ۔ والیاں، اُولٰی کی مونث، ذات کی جمع علی غیر لفظہ۔ ۶۵/۴

اَوْلَاد۔ اولاد، وَلَدٌ کی جمع اولاد میں چھوٹے بڑے سب داخل ہیں ۴/۱۱ ۱۲/۱۹ **اَوْلَادًا** ۱۰/۱۵ ۲۲/۱۰

اَوْلَادِکُمْ۔ تمہاری اولاد، اَوْلَاد مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۴/۱۱ ۴/۱۲ ۵/۱۲ ۵/۱۴ ۶/۱۴ ۲۸/۱۱ و ۱۹

اَوْلَادِھِمْ۔ ان کی اولاد، اَوْلَاد مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۴/۳ ۶/۳ ۱۰/۱۸ ۱۴/۳

اَوْلَادِھِنَّ۔ ان (عورتوں) کی اولاد، اَوْلَاد مضاف ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۲/۲۲ ۲۸/۸

اَوَّلِنَا۔ ہمارا پہلا، اَوَّل مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۵/۱۱۴

اُولُوْ۔ والے، جمع ہے اس کا واحد نہیں آتا لیکن بعض ذوٗ کا اس کا واحد بیان کرتے ہیں۔ بحالتِ رفع اُولُوْا اور بحالتِ نصب وجر اُولِیْ ہوگا۔ ۲/۱۷۹ ۳/۷ ۴/۱۲ ۵/۱۰۶ ۶/۱۵۲ ۷/۱۴۲ ۱۰/۱۹ ۱۱/۱۱۶ ۱۲/۱۱۱ ۲۲/۱۲ و ۱۵ و ۱۶ ۲۴/۳۱ ۲۶/۳

اَوَّلُوْنَ۔ پہلے، اگلے، اَوَّلُ کی جمع بحالتِ رفع اَوَّلُوْنَ آئے گا اور بحالت نصب وجر اَوَّلِیْنَ (ملاحظہ ہو اَوَّل) ۲/۱۳ ۴/۱۵ ۵/۱۷ ۷/۵ ۳۷/۱۵

اَوْلٰی۔ زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ قریب والی سے۔ جس کے معنی پے در پے اور مسلسل واقع ہونے کے ہیں اور اسی لحاظ سے قریب ہونے کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ افعل التفضیل کا صیغہ، اس کا اصل جب لام واقع ہوتا ہے تو یہ ذات اور ذکی کے لئے آتا ہے اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب

Marfat.com

اور اس کے زیادہ مستحق ہونے کے معنی ہوں گے چنانچہ آیت شریفہ فَاَوْلٰی لَھُمْ (سو خرابی ہے ان کی) اور اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی (تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے) میں یہی معنی مراد ہیں۔ ۲/۱۵ ۵/۱۷ ۱۶/۸ ۱۷/۳۱ ۷/۲۶ ۱۸/۲۹

اُوْلٰی ۔ پہلی، اگلی، اَوَّلُ کا مؤنث۔ قرآن مجید میں جہاں آخرت کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوا ہے وہاں اس سے عالم دنیا مراد ہے کیونکہ وہ آخرت سے پہلے ہے۔ ۱۰/۱۶ و ۱۱ و ۱۴ ۸ و ۱۰/۲۰ ۱/۲۲ ۶/۲۳ ۱۵/۱۹ ۵ و ۷/۲۵ ۱۵/۲۷ ۳ و ۱۲/۳۰ و ۱۷ و ۱۸

اُوْلٰی ۔ والے، (ملاحظہ ہو اُوْلُوْ) ۹/۲ ۲/۳ ۱۰/۳ ۱۱/۴ ۵ و ۸/۵ ۱۰/۷ ۳/۱۱ ۶/۱۳ ۱/۱۵ ۱۶/۱۶ ۹ و ۱۰/۱۸ ۱۱/۴۰ ۱۲/۲۲ ۱۶/۲۳ ۱۱/۲۴ ۱۰/۲۶ ۱۸/۲۸ ۱۲/۲۹

اَوْلِیَآءُ ۔ دوست، ساتھی، وَلِیٌّ کی جمع (ملاحظہ ہو وَلِیٌّ) ۱۱/۲ ۷ و ۹/۵ ۱۲ و ۱۳/۶ ۸ و ۱۰/۸ ۶ و ۹/۱۰ ۱۲/۱۱ ۱۳/۱۵ ۱۰/۱۶ ۱۵/۱۷ ۱۹/۱۷ ۱۲/۱۵ ۲/۲۵ ۱۸ و ۱۹/۲۵ ۱۱/۲۶ ۲/۲۸ ۱۱/۲۸

اَوْلَیٰنِ ۔ (دو) زیادہ قریب، اَوْلٰی کا تثنیہ ۲/۵

اَوْلِیَآئُکُمْ ۔ تمہارے دوست، تمہارے رفیق، اَوْلِیَاء مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۷/۳۱ ۱۸/۳۳

اَوْلِیَآءَہٗ ۔ اس کے دوست۔ اَوْلِیَآءَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۹/۹ ۱۸/۹

اَوْلِیَآئُھُمْ ۔ ان کے دوست، ان کے رفیق اَوْلِیَآءَ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲/۲ و ۱۰/۸

اُوْلٰٓئِکَ ۔ وہ سب، اسم اشارہ ہے جمع کے لئے آتا ہے اور مشار الیہ بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۱/۲ و ۲/۵

۱/۲ و ۳/۳ ۲/۳ و ۵/۵ و ۱۱/۱۳ ۳/۳ و ۶/۱۰ و ۱۲/۳
۳/۴ و ۹/۱۰ و ۱۳/۱۴ ۴/۴ و ۳/۵ و ۵/۱۱ و ۱۴/۱۴ ۵/۴ و ۱۱/۱۵ و ۱۸/۱۸
۱۱/۱۶ و ۱۷/۱۶ ۱/۲ و ۳/۳ و ۵/۵ و ۱۱/۱۴ ۵/۵
۶/۱۶ و ۱۰/۱۶ و ۱۳/۱۶ ۱/۱۴ و ۱۳/۱۵ و ۱۶/۱۶ ۸/۱۶ و ۱۱/۱۶ و ۱۲/۱۶
۹/۱۲ و ۱۵/۱۶ و ۱۶/۱۶ ۶/۱۶ و ۸/۱۶ و ۹/۱۶ و ۱۵/۱۶ و ۱۷/۱۶ ۱۱/۱۶ و ۸/۱۷ و ۱۲/۱۷
۷/۱۶ و ۸/۱۶ و ۹/۱۶ و ۱۳/۱۶ ۲۰/۱۶ ۳/۱۶ و ۴/۱۶ و ۶/۱۶ و ۸/۱۶ و ۱۶/۱۶ و ۳/۱۷ و ۱۲/۱۷
۷/۱۶ و ۱۴/۱۶ ۱۳/۱۶ و ۴/۱۶ و ۶/۱۶ و ۷/۱۶ و ۸/۱۶ و ۹/۱۶ و ۱۲/۱۶ و ۱۳/۱۶ و ۱۵/۱۶
۱۳/۱۶ و ۱۶/۱۶ و ۱۸/۱۶ ۳۰/۱۶ ۵/۱۶ و ۷/۱۶ و ۱۰/۱۶ و ۱۸/۱۶ ۱۱/۱۷ و ۱۳/۱۷
۶/۱۶ و ۱۰/۱۶ و ۱۶/۱۶ و ۱۷/۱۶ ۱۰/۱۶ و ۱۹/۱۶ ۵/۱۷ و ۱۴/۱۷ ۳/۱۶ و ۶/۱۶
۷/۱۶ و ۱۳/۱۶ و ۱۴/۱۶ و ۱۸/۱۶ ۱۴/۱۶ و ۱۷/۱۶ و ۱۸/۱۶ ۳/۱۶ و ۶/۱۶ و ۸/۱۶ و ۱۳/۱۶ و ۱۵/۱۶ و ۱۶/۱۶
۱۱/۱۶ ۱۶/۱۶ و ۱۷/۱۶ و ۱۸/۱۶ ۸/۱۶ و ۱۵/۱۷ و ۲۳/۱۷

Marfat.com

اُولٰئِکُمْ۔ وہ سب، ان سب۔ اُولٰئِکَ میں کاف خطاب واحد کا ہے اور اس میں جمع کا، ۵/۲۷

اَوَّلِیْنَ۔ اگلے، پہلے، اَوَّلُ کی جمع (ملاحظہ ہو اَوَّلُوْنَ) ۷/۹ ۹/۱۹ ۱۱/۹ ۱۵/۲۰ ۱۸/۲ ۱۸/۱۶ ۱۹/۶ ۱۹/۱۱ ۲۰/۲ ۲۲/۱۷ ۲۲/۶ ۲۵/۷ ۲۶/۲ ۲۷/۱۴ ۲۹/۳ ۳۰/۸

اُولٰئِھِمْ۔ ان کی پہلی جماعت، اُوْلٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اُوْلٰی) ۵/۱۱

اُولٰھُمَا۔ ان دونوں میں سے پہلی۔ اُوْلٰی مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ۱۵/۳

اَوَوْا۔ انھوں نے جگہ دی، اِیْوَاءٌ سے جس کے معنی فروکش کرنے اور جگہ دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۰/۲

اُوْوٗا۔ تم جا بیٹھو، تم فروکش ہو جاؤ، اِیْوَاءٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۵/۱۲

اَوْھَنَ۔ سب سے بودا۔ وَھْنٌ سے جس کے معنی کمزور اور ضعیف ہونے کے ہیں افعل التفضیل کا صیغہ ۲۹/۴۱

اٰوٰی۔ اس نے جگہ دی۔ اس نے اتارا، اِیْوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۳/۵ ۲۰/۱۸

اٰوِیْ۔ میں جا بیٹھوں گا، میں فروکش ہو جاؤں گا (ضَرَبَ) اُوِیٌّ سے۔ جس کے معنی اترنے اور فروکش ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد متکلم ۱۲/۴۳

اَوٰی۔ وہ اترا، وہ جا بیٹھا، اُوِیٌّ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۵/۱۳

اٰوٰکُمْ اس نے تم کو ٹھکانا دیا۔ اٰوٰی صیغہ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰوٰی) ۹/۷۴

اَوَیْنَا۔ ہم اترے، ہم فروکش ہوئے۔ اُوِیٌّ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۵/۲۱

اٰوَیْنٰھُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو ٹھکانا دیا۔ اٰوَیْنَا اِیْوَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ ۱۸/۳

فصل الھاء

اَھَانَنِ۔ اس نے میری اہانت کی۔ اس نے مجھے ذلیل کیا۔ اَھَانَ۔ اِھَانَۃٌ سے۔ جس کے معنی

Marfat.com

ذلیل کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ پ۱۳
اَھَبَ۔ میں بخشوں۔ میں دے جاؤں، (فتح)
وَھْبٌ سے جس کے معنی دینے اور بخشنے کے ہیں
مضارع کا صیغہ واحد متکلم پ۱۶
اِھْبِطْ تو اتر (ضرب) ھُبُوْطٌ جس کے معنی
اترنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۱ پ۱۲
اِھْبِطَا تم دونوں اترو، ھُبُوْطٌ سے امر کا صیغہ
تثنیہ مذکر حاضر پ۱
اِھْبِطُوْا تم سب اترو۔ ھُبُوْطٌ سے امر کا صیغہ
جمع مذکر حاضر پ۱ پ۹
اِھْتَدَوْا۔ انھوں نے ہدایت پائی، انھوں نے
سیدھی راہ پائی۔ اِھْتِدَاءٌ سے، جس کے معنی اپنے
اختیار سے کوشش کر کے سیدھی راہ پکڑنے اور ہدایت
حاصل کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔
اگرچہ باعتبار لغت ھدی اور ھدایۃ میں کوئی
فرق نہیں مگر ہدی کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل و کرم سے ہدایت فرمانے کے لئے استعمال کیا
ہے یعنی ہدایت کی جو نسبت اللہ تعالیٰ کی اعتبار
سے ہے اس کے لئے ھدی کا لفظ مخصوص ہے
اور اھتداء کا لفظ اس ہدایت کے ساتھ خاص ہے
جس کا انسان اپنے اختیار سے قصد کرتا ہے۔ خواہ
امورِ دنیوی میں ہو یا امورِ اخروی میں جیسے اِلَّا
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا (مگر
جو مرد عورتیں اور بچے کہ بے بس ہیں نہ کوئی تدبیر
کر سکتے ہیں نہ کہیں کا راستہ جانتے ہیں) کہ اس
آیت میں اھتداء کا استعمال امورِ دنیویہ کے
بارے میں راہ پانے کے متعلق ہوا ہے اور اھتدوا
کا لفظ جہاں قرآن مجید میں آیا ہے وہاں امورِ اخروی
کے بارے میں ہدایت پانا مراد ہے۔ اھتدا کا استعمال
کبھی ہدایت طلب کرنے یا اس کے لئے کوشش
کرنے نیز کسی ہدایت یافتہ کی پیروی کرنے کے متعلق
بھی ہوتا ہے پ۱ پ۳ پ۱۶ پ۱۷
اِھْتَدٰی۔ وہ راہ پر آیا۔ اس نے ہدایت اختیار
کی، اِھْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
پ۱۱ پ۲ پ۱۶ پ۳ پ۱۴ پ۲۷
اِھْتَدَيْتُ۔ میں نے سیدھا راستہ پایا۔ میں نے

Marfat.com

ہدایت اختیار کی راھتَدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ، واحد متکلم۔ ۲۲/۱۱

اِھْتَدَیْتُمْ۔ تم راہ پر ہوئے، تم نے ہدایت اختیار کی، اِھْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵/۱۰۵

اِھْتَزَّتْ۔ اس نے تر و تازہ ہو کر حرکت کی۔ اِھْتِزَازٌ سے جس کے معنی جھومنے۔ بل کھانے اور شادابی و تر و تازگی کی وجہ سے درخت کے ہلنے اور حرکت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مونث غائب ۲۲/۵ ۱۷/۳۳

اُھْجُرْ۔ تو دور رہ، تو چھوڑ دے۔ (نصر) ھَجْرٌ سے جس کے معنی چھوڑنے اور دور رہنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ھَجَرَ) ۲۹/۱۵

اُھْجُرْنِیْ۔ تو میرے پاس سے دور ہو جا، اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ ۱۹/۴۶

اُھْجُرُوْھُمْ۔ تو ان کو چھوڑ دے۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۲۹/۱۳

اُھْجُرُوْھُنَّ۔ ان (عورتوں) سے دور رہو، ان کو جدا کرو، اس میں ھُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ہے ۴/۳۴

اَھْدِیْکَ۔ میں تجھ کو راہ بتاؤں، (ضرب) اِھْدِ ھِدَایَۃٌ سے۔ جس کے معنی راہ بتانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم یہ اصل میں اَھْدِیُ تھا ی حذف ہو گئی کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۹/۴۳

اَھْدِکُمْ۔ میں تم کو راہ بتاؤں۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۴۰/۳۸

اِھْدِنَا۔ تو ہم کو راہ بتلا۔ اِھْدِ ھِدَایَۃٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم ۱/۶ ۲۲/۱۱

اِھْدُوْھُمْ۔ ان کو راستہ دکھلاؤ، ان کو ہدایت کرو، اِھْدُوْا ھِدَایَۃٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ہدایت کے معنی اصل میں تو بہ لطف و نرمی راہ بتانے کے ہیں مگر یہاں تہکم کے طور پر مبالغۂ معنوی کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے جیسے بشارت کا فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (سو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے) میں ۳/۲۱

اَھْدٰی۔ زیادہ راہ پانے والا، زیادہ ہدایت یافتہ ھِدَایَۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ۔ ۵/۵ ۱۵/۲۰ ۱۴/۲۷ ۲۵/۸ ۲۶/۲

اَهْدِيْكُمْ ۔ میں تم کو راہ بتلاتا ہوں، اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ پ۲۴

اَهُشُّ ۔ میں پتے جھاڑتا ہوں، (نَصَرَ هُشٌّ سے جس کے معنی کسی نرم چیز کو حرکت دینے (جیسے پتے وغیرہ جھاڑنے) کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد متکلم، پ۱۶

اُهِلَّ ۔ پکارا گیا۔ اِهْلَالٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ اہلال کے معنی اصل میں چاند دیکھتے وقت آواز لگانے اور پکارنے کے ہیں۔ پھر ہر آواز کے متعلق اس کا استعمال ہونے لگا چنانچہ ولادت کے وقت بچے کے رونے اور حاجیوں کے لبیک کہنے کو اہلال کہا جاتا ہے۔ یہاں اہلال کے وہی لغوی اور عرفی معنی یعنی نامزد کرنا آواز لگانا اور ذکر کرنا مراد ہیں۔ پس جس جانور کو بھی اللہ کے سوا کسی غیر کی نذر سے نامزد کیا جائے خواہ وہ غیر بت ہو یا جن یا خبیث روح یا پیر یا پیغمبر یا کوئی مکان یا تھان اور اس نیت سے ذبح کیا جائے کہ اس سے ان کی خوشنودی اور تقرب حاصل ہوگا۔ اور وہ اس کی حاجت روائی کریں گے۔ سو وہ جانور حرام اور ما اهل الله به لغير الله میں داخل ہے۔ اور ایسا کرنے والا مشرک اور دائرۂ توحید سے خارج ہے خواہ وقت ذبح ذبیحہ پر بسم اللہ کہا جائے یا نہ کہا جائے اسی طرح وہ جانور جس پر وقتِ ذبح اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے پ۲ پ۵ پ۸ پ۲۰

اَهْل ۔ والا۔ والے، وہ سب لوگ اَهْل کہلاتے ہیں جن کو مذہب یا نسب یا ان دونوں کے علاوہ اور کسی قسم کا کوئی رشتہ یا تعلق مثلاً ایک گھر یا ایک ہی شہر میں رہنا بسنا یا کسی مخصوص صنعت اور پیشہ میں شریک ہونا غرض کسی خاص صفت سے متصف ہونا ایک سلسلہ میں منسلک کرے۔ پ۲ پ۱۲

اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ ۔ انجیل والے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت۔ پ۶

اَهْلَ الْبَيْتِ، گھر والے، قرآن مجید میں اهل البیت کے الفاظ دو جگہ استعمال کئے گئے ہیں اول سورۂ ہود میں جبکہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دیجاتی ہے اور وہ اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنی کبرسنی کا خیال کرتے ہوئے بے ساختہ اس

Marfat.com

بشارت کے متعلق کہہ اٹھتی ہیں اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (یہ تو ایک عجیب بات ہے) اس پر فرشتے جواباً کہتے ہیں اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ (کیا تم امرِ الٰہی پر تعجب کرتی ہو تم پر اے گھر والو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں) یہاں پر اہلِ بیت میں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے داخل ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آیت میں خطاب خود ان ہی کی ذات سے ہے۔

دوسری جگہ سورۂ احزاب میں وارد ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (اے نبی کے گھر والو اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کی باتیں دور کر دے اور تم کو خوب پاک صاف کر دے) یہاں اہلِ بیت سے کیا مراد ہے اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ صرف ازواجِ مطہرات مراد ہیں کیونکہ خطاب ان ہی سے ہو رہا ہے اور سیاقِ آیات ان ہی کے متعلق ہے جو یٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے شروع ہو کر وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا پر ختم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں اہلِ بیت سے بیت النبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عزت کدہ مبارک مراد ہے۔ جس میں ازواجِ مطہرات سکونت پذیر تھیں وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں) اور وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (اور یاد کرو جس کی تلاوت کی جاتی ہے تمہارے گھروں میں) میں ازواجِ مطہرات کے ان حجروں ہی کا ذکر ہے جو بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے۔ پس اہلِ بیت سے مراد وہی ہونا چاہئیں جو اس مبارک گھر میں سکونت گزیں ہوں۔ ابنِ ابی حاتم اور ابنِ عساکر نے بروایت عکرمہ اور ابنِ مردویہ نے بروایت سعید بن جبیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آیتِ مذکورہ ازواجِ مطہرات کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت عکرمہ کو اس پر اس قدر شدید اصرار تھا کہ فرماتے ہیں اس امر کے متعلق جو کوئی چاہے میں اس سے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔[1]

دوسری جماعت کا خیال ہے کہ آیت میں جن اہلِ بیت کا ذکر ہے ان سے مراد صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین رضی اللہ عنہم

[1] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۴ ص ۲۷۰ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ اس وقت گھر میں یہ چاروں حضرات موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں کو کمبل میں لے کر فرمایا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں (اے اللہ) تو ان سے گندگی دور فرما اور ان کو بخوبی پاک صاف کر دے۔ ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے[1]۔ اس جماعت کا بڑا استدلال یہ ہے کہ آیت میں خطاب کے لئے جمع مذکر کی ضمائر استعمال کی گئی ہیں چنانچہ عَنْكُمُ اور لِيُطَهِّرَكُمْ فرمایا گیا اگر ازواج مطہرات مراد ہوتیں تو عَنْكُنَّ اور لِيُطَهِّرَكُنَّ ہونا چاہئے تھا۔

علامہ قرطبی حافظ ابن کثیر اور ایک جماعت محققین کا قول ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات کے ساتھ ساتھ یہ چاروں حضرات بھی داخل ہیں۔ ازواج مطہرات کا داخل ہونا تو ظاہر ہے کہ وہی ان آیات کی اولین مخاطب ہیں جو بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حقیقی معنی میں سکونت گزیں تھیں اور حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کا شمار اس لئے اہل بیت میں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اہل بیت نسب میں داخل ہیں۔

رہا یہ استدلال کہ اگر اہل بیت سے ازواج مطہرات مراد ہوتیں تو جمع مؤنث کی ضمیر آنی چاہئے تھی نہ کہ جمع مذکر کی سو محض لغو ہے کیونکہ عَنْكُمُ اور لِيُطَهِّرَكُمْ میں جو جمع مذکر کی ضمیر کی استعمال کی گئی ہے وہ محض لفظ اہل کی رعایت سے استعمال کی گئی ہے۔ سورۂ ہود کی آیت جس میں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے خطاب کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کی نظر سے گزری اہل عرب عموماً مونث سے تخاطب کرتے وقت جمع مذکر کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ حماسی شاعر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہتا ہے ع فلا تحسبی انی تخشعت بعد کم (تو یہ خیال نہ کرنا کہ میں تیرے بعد ذلیل ہو گیا) اسی طرح فخر دو عالم اپنی اہلیہ سے کہتا ہے۔ ع

فان شئت حرمت النساء سواکم

[1] ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۴ ص ۲۷۰ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

(اگر تو چاہے تو میں تیرے سوا سب عورتوں کو (اپنے اوپر) حرام کروں

خود قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے جبکہ وہ اپنی اہلیہ محترمہ کو خطاب کر رہے ہیں جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ارشاد ہے فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا (پس کہا اپنی اہلیہ سے کہ ٹھیرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے) حدیث شریف، و اشعارِ عرب میں اس قسم کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کو اہل البیت کے الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کے قصہ میں منقول ہے۔

فخرج النبی صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر
علیہ وسلم فانطلق	تشریف لاکر حضرت عائشہ
الی حجرۃ عائشۃ	رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف
فقال السلام علیکم	روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر فرمایا
اھل البیت ورحمۃ اللہ	السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ
فقالت وعلیک السلام	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
ورحمۃ اللہ کیف	جواب میں عرض کیا وعلیک السلام
وجدت اھلک	ورحمۃ اللہ آپ نے اپنی اہلیہ کو
بارک اللہ لک۔	کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو
فتغذی حجر نسائہ	برکت دے۔ اسی طرح رسول اللہ
کلھن یقول	صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد
لھن کما یقول	دیگرے تمام حجروں میں تشریف
لعائشۃ و	لیجا کر وہی الفاظ فرمائے جو
یقلن لہ	جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کما قالت	سے فرمائے تھے اور سب نے
عائشۃ۔	وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ
[1]	رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔

بخاری کی اس حدیث سے اس بحث کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ آیا ازواج مطہرات اہل البیت میں داخل ہیں یا نہیں کیونکہ اس میں صاف تصریح موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کو اہل البیت سے

[1] ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قولہ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم [2] روح المعانی ج ۱۲ ص ۱۲ طبع مصر

Marfat.com

خطاب فرمایا ہے ۳۳/۲۱ ۳۲/۱۴

اَھْلَ الذِّکْرِ - یاد رکھنے والے بعض علماء نے اس سے صرف یہود و نصاریٰ کو مراد لیا ہے لیکن ربانی، زجاج اور ازہری نے تصریح کی ہے کہ اہل الذکر سے گزشتہ امتوں کے حالات جاننے والے مراد ہیں خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔[1] ۱۴/۱ ۱۶/۱۲

اَھْلُ الْقُرٰی - بستیوں والے۔ ۹/۱ ۱۲/۴ ۷/۹

اَھْلُ الْکِتٰبِ - کتاب والے۔ اہلِ کتاب۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں اہلِ کتاب سے صرف یہود و نصاریٰ مراد ہیں، ارشاد ہے وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِھِمْ لَغٰفِلِیْنَ (اور یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی، بس چاہیے کہ اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کا شیوہ اختیار کرو عجب نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے ہم نے یہ کتاب اس لئے نازل کی کہ تم یہ نہ کہو کہ خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) ہی پر کتاب نازل کی جو ہم سے پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی) ظاہر ہے کہ اگر یہود و نصاریٰ کے علاوہ اہلِ کتاب میں کوئی تیسری جماعت اور داخل ہوتی تو پھر طَآئِفَتَیْنِ کی بجائے طَوَآئِف ہونا چاہیے تھا۔ ۱۴/۱ ۱۶،۱۵/۳ ۱۱،۳،۱/۷ ۱۵/۵ ۱۴،۱۳،۷،۳،۲/۶ ۱۱،۱/۱۱ ۲۰/۳۰ ۵،۲/۲۸ ۲۲/۴۰

اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ - مدینہ والے۔ شہر والے۔ آیتِ شریفہ وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ (اور مدینہ کے بعض لوگ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں) اور مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ (مدینہ والوں کو اور اس کے گرد کے بدویوں کو یہ نہ چاہیے کہ وہ رسول اللہ کی رفاقت سے پیچھے رہ جائیں) میں اہلِ مدینہ کے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والے مراد ہیں اور وَجَآءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یَسْتَبْشِرُوْنَ (اور آئے شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے) میں مدینہ بمعنی شہر ہے، اور مراد حضرت لوط علیہ السلام

[1] روح المعانی ج ۱۴ ص ۱۳۴ طبع مصر۔

کی بستی والے ہیں ۱۱/۳۲ ۴۳/۵

اَھْلِ النَّارِ - آگ والے (دوزخی) ۲۳/۱۳

اَھْلِ بَیْتٍ - ایک گھر والے۔ اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں ۲۰/۴

اَھْلَ قَرْیَۃٍ ایک گاؤں والے۔ یہ قریہ کونسا تھا آیا انطاکیہ تھا یا اُبلّہ یا جزیرہ خضرا (جو اندلس میں بتایا جاتا ہے) یا برقہ یا ابوحوران (جو آذربائیجان میں تھا یا ناصرہ جو ملک روم میں تھا یا آرمینیہ کا کوئی گاؤں تھا اس کے تعین میں مختلف اقوال منقول ہیں جن کی صحت کی حقیقت خدا ہی کو خوب معلوم ہے[1]۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں سخت اختلاف کا پایا جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ اس بارے میں کسی قول پر اعتماد نہ کیا جائے[2] ۱۳/۳۶

اَھْلِ مَدْیَنَ - مدین والے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَصْحٰبُ مَدْیَنَ اور مَدْیَنَ) ۱۱/۱۶ ۲۰/۸

اَھْلَ یَثْرِبَ - یثرب والے، مدینہ والے، (ملاحظہ ہو یَثْرِبَ) ۲۱/۱۸

اَھْلَكَ - تیرے گھر کے لوگ، تیرے گھر والے

اَھْلَ مضاف کا ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَھْل) ۲۰/۴ ۱۲/۱۲ ۷۳/۲ ۱۵/۵ ۱۶/۱۷ ۱۸/۲ ۴۰/۱۶

اَھْلَكَ - اس نے ہلاک کیا۔ اس نے غارت کیا۔ اِھْلَاكٌ سے۔ جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ھَلَاكٌ مختلف معانی کے لئے آتا ہے (۱) کسی شے کا اپنے ہاتھ سے نکل جانا اور دوسرے کے پاس موجود ہونا۔ جیسے ھَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَہْ (میرے پاس سے میری حکومت جاتی رہی) (۲) کسی شے کا بصورت استحالہ وفساد ہلاک ہو جانا جیسے یُھْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ (کھیتیاں اور نسل کو تباہ کر دے) (۳) مر جانا جیسے وَمَا یُھْلِكُنَآ اِلَّا الدَّھْرُ (ہمیں تو صرف زمانہ ہی مارتا ہے) (۴) کسی چیز کا عالم وجود سے بالکلیہ مٹ جانا اور معدوم ہو جانا آیت کریمہ كُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (ہر چیز کو فنا ہے بجز ذات الٰہی کے) میں اسی فنا کی طرف اشارہ ہے۔ (۵) عذاب چنانچہ یہاں ہلاکت سے عذاب ہی مراد ہے۔ کبھی ہلاک خوف اور فقر کے معنی

[1] البحر المحیط ج ۶ ص ۱۵۱ طبع مصر ۱۳۲۸ھ [2] فتح الباری ج ۸ ص ۲۲۹ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

یں بھی استعمال ہوتا ہے ۲۰/۱۱ ۲۷/۲

اَھْلَکْتُ ۔ میں نے خرچ کر ڈالا۔ میں نے تباہ کر دیا

اِھْلَاکٌ سے ماضی کا صیغہ واحد حکلم ۲۰/۱۵

اَھْلَکَتْہُ ۔ اس کو تباہ کر گئی۔ اَھْلَکَتْ اِھْلَاکٌ

سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر

واحد مذکر غائب۔ ۲۰/۳

اَھْلَکْتُھُمْ ۔ تو ان کو ہلاک کر دیتا۔ اَھْلَکْتَ

اِھْلَاکٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ

ضمیر جمع مذکر غائب ۲۰/۴

اَھْلِکُمْ ۔ تمہارے گھر والے، اَھْلِ مضاف کُمْ

ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَھْلٌ) ۲۰/۴۹

اَھْلَکْنَا ۔ ہم نے ہلاک کیا، ہم نے عذاب دیا۔

اِھْلَاکٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۷/۱۷۳ ۷/۱۷۴

۱۵/۲ ۱۶/۸ و ۱۶/۹ ۱۷/۵ ۱۹/۱۵ ۲۰/۸ و ۹ ۲۱/۶ ۲۳/۱۰ و ۱۱

۲۵/۴ ۲۶/۲ و ۱۴۳ ۲۷/۱۰

اَھْلَکْنٰھَا ۔ ہم نے اس کو ہلاک کیا۔ ہم نے اس کو

عذاب دیا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے

۷/۴ و ۱۳۷ ۱۷/۱۳

اَھْلَکْنٰھُمْ ۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا۔ اس میں

ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۷/۴ ۱۰/۱۳ ۲۵/۲۰

۱۶/۱۷ ۱۹/۱۱ ۲۵/۱۵ ۲۶/۲

اَھْلَکَنِیْ ۔ اس نے مجھکو ہلاک کر دیا۔ اَھْلَکَ

صیغہ ماضی ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ۲۱/۲

اُھْلِکُوْا ۔ وہ ہلاک کئے گئے، ان کو عذاب دیا گیا۔

اِھْلَاکٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۹/۵

اَھْلِنَا ۔ ہمارے گھر والے۔ اَھْل مضاف نَا

ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۱۲/۶۳ ۲۷/۲

اَھْلُوْنَا ۔ ہمارے گھر والے، اَھْلُوْ اصل میں

اَھْلُوْنَ تھا اَھْلٌ کی جمع بحالت رفع اضافت کے

سبب سے ن گر پڑا نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۲۱/۴۲

اَھْلِہٖ ۔ اس کے گھر والے، اس کی بیوی، اس جگہ

کے رہنے والے۔ اَھْلُ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر

غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَھْلٌ) ۱/۱۵ ۲/۱۱ ۸

۵/۱۰۲ ۸/۱۴ ۱۶/۱۰۳ ۱۷/۴ ۱۹/۱۲ و ۱۹ ۲۰/۱۶ و ۷ ۲۲/۱۴

۲۳/۱۳ و ۸ و ۷ ۲۶/۱۹ ۲۹/۸ ۳۰/۹

اَھْلُھَا ۔ اس مقام کے رہنے والے۔ اس کے مالک

اس (عورت) کے گھر والے۔ اَھْلُ مضاف ھَا

ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَھْلٌ)

Marfat.com

س ۵ ع ۳ و ۵ و ۷ ب ۵ ع ۲ ب ۹ ع ۲ و ۳ و ۴ ب ۱۱ ع ۸ ب ۱۲ ع ۱۰ و ۱۳ ب ۱۵ ع ۲۲
س ۱۶ ع ۵ و ۱ ب ۱۸ ع ۱۰ ب ۱۹ ع ۱۸ ب ۲۰ ع ۲ و ۵ و ۹ و ۱۶ ب ۲۲ ع ۱۱

اَهْلِهِمْ - ان کے گھر والے، اَهْل مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو اَهْل) س ۱۳ ع ۲ ب ۲۳ ع ۲ ب ۳۰ ع ۸

اَهْلِهِنَّ - ان (عورتوں) کے گھر والے، ان کے اولیاء۔ اَهْل مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ب ۵ ع ۴

اَهْلِیْ - میرے گھر والے۔ اَهْل مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ س ۱۲ ع ۴ ب ۱۱ ع ۱۲ ب ۱۶ ع ۱۲

اَهْلِیْكُمْ - تمہارے گھر والے۔ اَهْلِیْ اصل میں اَهْلِیْنَ تھا، اَهْل کی جمع بحالتِ نصب و جر، اضافت کے باعث نون گر پڑا۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۷ ع ۲ ب ۲۸ ع ۱۹

اَهْلِیْهِمْ - ان کے گھر والے، اَهْلِیْ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ س ۲۳ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۱۲ ب ۲۶ ع ۱۲

اَهَمَّتْهُمْ - ان کو فکر میں ڈال دیا۔ اَهَمَّتْ اِهْمَامٌ سے۔ جس کے معنی فکر میں ڈال دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۴ ع ۲

اَهْوَاءَ - خواہشیں، خیالات، هَوٰی کی جمع (ملاحظہ ہو هَوٰی) س ۶ ع ۱۴ ب ۷ ع ۸ ب ۲۵ ع ۱۸

اَهْوَاءَكُمْ - تمہاری خواہشیں، اَهْوَاءَ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۲ ع ۱۲

اَهْوَاءَهُمْ - ان کی خواہشیں، اَهْوَاءَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ س ۱۴ ع ۱ ب ۲ ع ۱ ب ۶ ع ۱۱ ب ۷ ع ۱۲ ب ۱۸ ع ۴ ب ۲۱ ع ۸ ب ۲۵ ع ۳ ب ۲۶ ع ۴ ب ۲۷ ع ۸

اَهْوَنُ - بڑا آسان، بہت ہی سہل، هَوْنٌ سے جس کے معنی آسان اور سہل ہونے کے ہیں۔ افعل التفضیل کا صیغہ ب ۲۱ ع ۴

اَهْوٰی - اس نے دے پٹکا۔ اِهْوَاءٌ سے جس کے معنی اٹھا کر دے پٹکنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ب ۲۷ ع ۲

فصل الیاء المثناۃ

اِیْ - ہاں، البتہ، حرفِ جواب ہے بمعنی نَعَمْ اور ہمیشہ قسم سے پہلے آتا ہے ب ۱۱ ع ۱

اَیٌّ - کونسا۔ جس۔ کس کس۔ کیا کیا۔ یہ استفہامیہ بھی ہوتا ہے اور شرطیہ بھی، صفت بھی واقع ہوتا ہے

Marfat.com

اور جس پر الف لام داخل ہو اس کی ما کا صلہ بھی نیز موصولہ بھی ہوتا ہے مگر احمد بن یحییٰ نے اس کے موصولہ ہونے سے انکار کیا ہے ہاں موصوفہ نہیں ہوتا لیکن اخفش کے خیال میں موصوفہ بھی ہوتا ہے۔ پ ۱۵ پ ۷/۸و۱۵ پ ۹/۱۲ پ ۱۵/۱۲ پ ۱۶/۸ پ ۱۹/۱۵ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۴/۱۲
پ ۲۵/۱۷ پ ۲۷/۷و۱۱و۱۲ پ ۲۹/۲۱و۲۲ پ ۳۰/۵و۶ آیاً پ ۱۵/۱۲

اِیَابَهُمْ۔ ان کا لوٹنا، ان کا واپس آنا، اِیَاب، اَبَ یَؤُوْبُ کا مصدر، مضاف ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۳۰/۱۲

اٰیَات۔ نشانیاں، آیتیں، احکامِ خداوندی۔ آیۃٌ کی جمع (ملاحظہ ہو آیۃ) پ ۱/۷و۱۲و۱۴ پ ۲/۲و۳
پ ۲/۱۱و۱۳و۱۷ پ ۳/۴و۹و۱۰و۱۱و۱۳و۱۵ پ ۴/۱و۳و۴و۱۱
پ ۵/۱۷ پ ۶/۲و۱۳ پ ۷/۷و۹و۱۰و۱۱و۱۲و۱۳و۱۸و۱۹
پ ۸/۲و۷و۱۰و۱۱و۱۳ پ ۹/۳و۶و۱۲ پ ۱۰/۲و۸ پ ۱۱/۷و۸و۹و۱۲و۱۳
پ ۱۱/۱۳و۱۵ پ ۱۲/۵و۱۱و۱۲و۱۳ پ ۱۳/۷و۱۲و۲۰ پ ۱۴/۵و۸و۹
پ ۱۴/۱۷و۲۰ پ ۱۵/۶و۱۲و۱۳و۲۰ پ ۱۶/۲و۷و۱۱و۱۶ پ ۱۷/۹
پ ۱۸/۲و۳و۷و۸و۱۰و۱۲و۱۳ پ ۱۹/۲و۵و۱۶ پ ۲۰/۲و۳و۴
پ ۲۰/۱۲و۱۵ پ ۲۱/۱و۲و۳و۶و۷و۱۲و۱۵ ۱۶ پ ۲۲/۱و۸
پ ۲۳/۲ پ ۲۴/۲و۳و۵و۶و۹و۱۱و۱۲و۱۳و۱۴ پ ۲۵/۵و۱۵و
پ ۲۵/۱۷و۱۸و۲۰ پ ۲۶/۲و۳و۱۸ پ ۲۷/۵و۱۷و۱۸ پ ۲۸/۱و۱۱و۱۸ پ ۳۰/۸

اٰیَاتِكَ۔ تیرے احکام، تیری آیتیں۔ آیاتِ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ
پ ۱/۱۵ پ ۱۶/۱۶ پ ۲۰/۸

اٰیَاتُنَا۔ ہماری نشانیاں، ہماری آیتیں، ہمارے احکام، آیات مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ
پ ۱/۲ پ ۲/۲ پ ۳/۱۰ پ ۵/۵ پ ۶/۶ پ ۷/۱و۱۰و۱۱و۱۲و۱۳
پ ۸/۵و۷و۸و۱۱و۱۲و۱۳و۱۵و۱۶ پ ۹/۳و۶و۷و۹و۱۲
پ ۹/۱۲و۱۸ پ ۱۱/۶و۷و۸و۱۳و۱۴ پ ۱۲/۹ پ ۱۳/۱۳ پ ۱۴/۶
پ ۱۵/۱و۱۱و۱۳ پ ۱۷/۸و۱۰و۱۲و۱۶ پ ۱۶/۶و۱۴و۱۶ پ ۱۸/۳
پ ۱۹/۲و۶و۱۶ پ ۲۰/۲و۳و۷و۸و۹ پ ۲۱/۱و۵و۸و۱۰و۱۳و
پ ۲۱/۱۵و۱۶ پ ۲۲/۷و۱۱ پ ۲۳/۸و۱۶و۱۸و۱۹ پ ۲۵/۱و۵و۱۱و
پ ۲۵/۱۳و۱۷و۱۹ پ ۲۶/۱ پ ۲۷/۱و۱۰و۱۸ پ ۲۸/۱۵ پ ۲۹/۳و۱۵ پ ۳۰/۱و۹و۱۵

اٰیَاتِهٖ۔ اس کی آیتیں، اس کی نشانیاں اس کے احکام۔ آیات مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱/۹ پ ۲/۷و۱۱و۱۵
پ ۳/۲و۸ پ ۷/۲و۹و۱۷ پ ۸/۱و۱۱ پ ۹/۱۵ پ ۱۰/۱۳ پ ۱۱/۷و۱۷

سنہ البحر المحیط ج ۱ ص ۹۳ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

پ۱۷ ع۱۴ پ۱۸ ع۱۲ پ۲۰ ع۳ پ۲۱ ع۶ و ۸ و ۱۳ پ۲۳ ع۱۲ پ۲۴ ع۷ و ۱۴ و ۱۵ و
پ۲۴ ع۱۹ پ۲۵ ع۴ و ۵ و ۷ پ۲۸ ع۱۱

اٰیَاتِهَا ۔ اس کی نشانیاں، اٰیات مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ۱۷ ع۲

اٰیَاتِیْ ۔ میری نشانیاں، میری آیتیں، میرے احکام اٰیات مضاف یْ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ۱ ع۵
پ۱ ع۶ پ۲ ع۱۱ و ۲ پ۲ ع۹ پ۲۰ ع۱۵ پ۲۱ ع۱۱ و ۲ پ۲۱ ع۱۶ پ۲۲ ع۲ پ۲۲ ع۱۸ و ۲
پ۲۳ ع۲ پ۲۳ ع۲۵ و ۲۰

اِیَّاکَ ۔ تجھ ہی سے، تجھ ہی کو۔ واحد مذکر حاضر کی ضمیر منصوب منفصل۔ اِیَّا کے ساتھ جب یا متکلم کاف خطاب، ہا غائب اور دیگر فروع متکلم و مخاطب و غائب لاحق ہوتے ہیں تو اس وقت یہ ضمیر منصوب منفصل ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اسم ظاہر ہے جو ضمائر کی طرف مضاف ہوتا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ رہی یہ بحث یہ کہ یہ مع لواحق کے ضمیر ہے یا تنہا یا لواحقِ حروف ہیں؛ یا یہ حرف ہے یا لواحقِ اسماء ہیں اور یہ اُن کی طرف مضاف یا صرف لواحقِ ضمائر ہیں اور اِیَّا زائدہ ہے تاکہ اس سے ضمائر کا اتصال ہو سکے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں جو کتبِ نحو میں مذکور ہیں[1]

اِیَّاکُمْ ۔ تم سب کو۔ جمع مذکر حاضر کی ضمیر منصوب منفصل۔ پ۵ ع۱۲ پ۷ ع۲ پ۱۰ ع۱۱ و ۱۲ پ۲۸ ع۷

اَیَّام ۔ دن، اوقات، یوم کی جمع۔ یوم سے عموماً طلوعِ آفتاب سے لیکر غروب تک کا وقت مراد ہوتا ہے اور کبھی اس سے زمانہ کی کوئی مدت یا مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش کے بارے میں سِتَّۃِ اَیَّام کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بعضوں نے ان سے چھ اوقات مراد لئے ہیں اور بعض نے چھ دن۔ ظاہر ہے کہ ان دنوں سے مراد ہماری دنیا کے دن تو ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ اس وقت زمین آسمان چاند سورج تھے ہی کہاں جو یہ دن ہوتے۔ پس لامحالہ ان چھ دنوں سے مراد ان کی مقدار ہوگی۔ جمہور کا خیال ہے کہ ان سے مراد ہمارے دنیاوی دنوں کی مقدار ہے لیکن ابنِ جریر اور ابنِ ابی حاتم، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد

[1] فتح القدیر ج ۴ ص ۴۵۹ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

ضحاک اور کعب احبار سے راوی ہیں کہ ان میں سے ہر دن ایک ہزار برس کا ہے۔ امام احمد بن حنبل رح نے الرد علی الجہمیہ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے امام ابن جریر اور متاخرین کی ایک جماعت کی بھی یہی رائے ہے[1] اور یہی قول زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یوم) ۲ ب ۲ ع ۲ ۲ ب ۳ ع ۲ ۳ ب ۱۴ ۵ ب ۱۵ ع ۶ ۱۲ ب ۱ ع ۳ ۱۳ ب ۱۴ ع ۱۴ ۱۴ ب ۳۱ ع ۱۴ ۱۴ ب ۱۴ ع ۸ اَيَّامًا

اَيَّامِ اللّٰهِ۔ اللہ کے دن۔ اَيَّامِ مضاف اللّٰهِ مضاف الیہ۔ اللہ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سرکشوں سے انتقام لے اور ان کی بدکرداری کے عوض ان کو عذاب دے یا اپنے فرمانبردار بندوں کو مخصوص فضل و اکرام سے نوازے۔ ابن السکیت نے تصریح کی ہے کہ عرب ایام کو وقائع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے فلان عالم بایام العرب یعنی وہ عرب کے واقعات و حالات کا عالم ہے۔ نسائی ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی شعب الایمان میں اور عبداللہ بن احمد زوائد المسند میں حضرت ابی بن کعب سے راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "ایام اللہ" کی تفسیر اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسانات سے فرمائی ہے ابن ابی حاتم نے ربیع سے قرون اولیٰ میں وقائع الٰہی کے معنی نقل کئے ہیں[2]۔ ۱۳ ب ۲۵ ع ۱۸

اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۔ اگلے دن۔ اَلْاَيَّامِ موصوف الْخَالِيَةِ صفت۔ مراد دنیوی زندگی کے گزرے ہوئے دن ہیں۔ علماء سلف میں سے مجاہد ابن جبیر، وکیع اور عبدالعزیز بن رفیع نے روزوں کے دن مراد لئے ہیں[3]۔ ۲۹ ب ۳ ع ۱۰

اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ۔ گنتی کے چند دن۔ اَيَّامٍ موصوف مَّعْدُوْدَاتٍ صفت۔ ان سے مراد ایام منیٰ یعنی ایام تشریق ہیں یہ ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ہیں۔ جن میں حج سے فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے۔ ان دنوں میں رمی جمار یعنی کنکریوں کے مارتے وقت نیز ہر نماز فرض کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ ان دنوں میں

[1] البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۸ طبع مصر ۱۳۵۱ھ [2] فتح القدیر ج ۳ ص ۹۰ [3] البحر المحیط ج ۸ ص ۲۲۵ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

چاہیے کہ دیگر اوقات میں بھی ذکرِ الٰہی کی کثرت رہے۔

اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ۔ کئی دن جو معلوم ہیں۔

اَیَّامٍ موصوف مَعْلُوْمَاتٍ صفت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے قربانی کے تین دن مراد ہیں۔ امام ابو یوسف اور امام محمد نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما حسن بصری، ابراہیم نخعی، اور قتادہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بتاتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں یوم النحر اور اس کے بعد کے تین دن منقول ہیں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخیں۔[1]

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ۔ گنتی کے چند روز

اَیَّامًا موصوف مَعْدُوْدَاتٍ صفت آیت شریفہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ (اے ایمان والو تم پر بھی اسی طرح روزہ فرض کیا گیا جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ (یہ گنتی کے چند روز ہیں) میں "اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ" سے مراد ماہِ رمضان ہے۔ لیکن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور عطا سے مروی ہے کہ ان سے مراد ہر ماہ میں روزہ کے تین دن ہیں جن کی فرضیت رمضان کے نازل ہونے کے بعد منسوخ ہو گئی۔[2]

قرآن مجید نے جو یہودیوں کا مقولہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ (کہ ہم کو بجز چند دنوں کے ہرگز آگ نہ چھو سکے گی) نقل فرمایا ہے۔ ان چند دنوں کے تعین میں یہودیوں میں باہمی اختلاف تھا۔ بعض سات دن بیان کرتے تھے بعض چالیس روز بعض چالیس سال اور بعض بلوغ سے قبل کے زمانہ کو نکال کر ہر شخص کی بقیہ مدت العمر بتاتے تھے۔[3]

ہے ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۔

اَیَّامِ نَحِسَاتٍ۔ مصیبت کے کئی دن۔ چند منحوس دن۔ مجاہد اور قتادہ کا بیان کہ یہ اخیر

---

[1] احکام القرآن للامام جصاص ج ۳ ص ۲۸۷ و ۲۸۸۔ [2] ایضاً ج ۱ ص ۲۰۳۔

[3] تفسیر عزیزی ص ۲۰۶ طبع مجتبائی دہلی۔

Marfat.com

شوال میں بدہ کے دن سے شروع ہو کر بدہ ہی کے دن ختم ہوئے۔ سات رات اور آٹھ دن لگاتار قوم عاد پر ہوا کا طوفان چلتا رہا۔ ۲۲/۱۹

اَیَامٰی۔ بغیر بیوی والے مرد۔ بغیر شوہر والی عورتیں، اَیِّمٌ کی جمع۔ ابو عمرو اور کسائی نے تصریح کی ہے کہ اہلِ لغت کا اس پر اتفاق ہے کہ ایم اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ عورت کنواری ہو یا بیوہ، ابو عبید کا بیان ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے متعلق ایم کا لفظ آتا ہے لیکن اس کا بیشتر استعمال عورتوں ہی کے بارے میں ہوتا ہے مردوں کے متعلق اس کا استعمال گویا بطورِ استعارہ ہے۔[۵۲] ۲۴/۳۲

اَیَّانَ۔ کب، متٰی کے قریب المعنی ہے اور کسی شے کا وقت دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے بعض لوگ اس کی اصل اَیَّ اَوَانٍ بمعنی کونسے وقت کے بتلاتے ہیں۔ الف کو حذف کر کے واو کو یا کیا گیا اور پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا اَیَّانَ ہو گیا ۷/۱۸۷ ۲۷/۶ ۷۵/۶ ۷۹/۱۲ ۵۱/۱۲

اِیَّانَا۔ ہم کو۔ جمع متکلم کی ضمیر منصوب منفصل۔ (ملاحظہ ہو اِیَّاکَ) ۱۱/۸ ۲۱/۹۰

اِیَّاہُ۔ اسی کو۔ اسی سے۔ واحد مذکر غائب کی ضمیر منصوب منفصل (ملاحظہ ہو اِیَّاکَ) ۵/۸ ۶/۲ ۱۱/۲ ۱۱/۱۵ ۱۲/۲۱ ۱۵/۳۲ ۲۲/۷ ۲۴/۱۹

اِیَّاھُمْ۔ ان کو، جمع مذکر غائب کی ضمیر منصوب منفصل (ملاحظہ ہو اِیَّاکَ) ۹/۴

اِیَّایَ۔ مجھ کو، مجھ سے، واحد متکلم کی ضمیر منصوب منفصل ۲/۴۰ ۱۶/۹ ۲۱/۱۲ ۲۱/۲

اِئْتِ۔ لے آ۔ آ۔ (ضَرَبَ) اِتْیَانٌ سے جس کے معنی آنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، جب اس کے صلہ میں با آتی ہے تو یہ متعدی بمعنی لانے کے ہو جاتا ہے ۲۷/۴۰ فَأْتِ ۲۶/۳ ۲۷/۶ ۲۸/۲۹ ۷۹/۱۲

اِیْتَاءٌ۔ دینا۔ عطا کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے قرآن مجید میں اس کا استعمال بیشتر صدقہ دینے کے بارے میں ہوا ہے۔ ۲۴/۱۹ ۲۷/۵ ۲۹/۱۱

اٰیَتُکَ۔ تیری نشانی۔ اٰیَۃٌ مضاف۔ کَ

---

[۵۲] فتح القدیر ج ۴ ص ۲۹۶، ۲۹۷ طبع مصر ۱۳۵۰ھ [۵۳] ایضاً ج ۴ ص ۲۶

Marfat.com

ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ (ملاحظہ ہو آیۃ)
ب ۱۲ ع ۴

اِئْتِنَا ۔ ہمارے پاس آ۔ ہم پر لے آ۔ اِئْتِ صیغہ امر
نا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو اِئْتِ) ب ۱۵ ع ۵ ب ۱۸
ب ۱۵ فَأْتِنَا ب ۱۹ ع ۳ ب ۲۶
ع ۲

اِئْتُوْا ۔ تم آؤ۔ اِتْیَانٌ سے۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر
ب ۱۲ ع ۱۵ فَأْتُوْا ب ۱۲ ع ۲ ب ۱۴ ع ۱۱ ب ۱۷ ع ۲
ب ۲۰ ع ۳ ب ۲۵ ع ۱۵ وَائْتُوْا ب ۸ ع ۲

اِئْتُوْنَا ۔ تم ہمارے پاس لاؤ۔ اس میں نا ضمیر
جمع متکلم ہے۔ ب ۱۴ ع ۱۳

اِئْتُوْنِیْ ۔ میرے پاس لاؤ۔ میرے پاس آؤ۔
اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ب ۱۲ ع ۱۲ ب ۱۷ ع ۱۲
ب ۱۳ ع ۱ ب ۱۶ ع ۲ وَأْتُوْنِیْ ب ۱۳ ع ۴ ب ۱۷ ع ۱۲

اِئْتُوْهُنَّ ۔ ان (عورتوں) کے پاس جاؤ۔ اس میں
هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب ہے ب ۲ ع ۱۲

اَیَّتُهَا ۔ اے۔ اَیَّۃٌ بحالتِ ندا منادی معرف
باللام کو حرفِ ندا سے ملاتا ہے اور هَا حرفِ تنبیہ
جو اَیَّۃ اور اپنے بعد کے اسم معرف باللام کے درمیان
فصل کے لئے استعمال ہوتا ہے ب ۲ ع ۱۳ ب ۱۴ ع ۲

اِئْتِیَا ۔ تم دونوں جاؤ اِتْیَانٌ سے امر کا صیغہ
تثنیہ مذکر حاضر ب ۱۶ ع ۱۲ فَأْتِیَا ب ۱۶ ع ۱۴

اِئْتِیَاهُ ۔ تم دونوں اس کے پاس جاؤ۔ اس میں
ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ب ۱۱ ع ۱۱

اٰیَتَیْنِ ۔ دو نشانیاں۔ دو نمونے (ملاحظہ ہو آیۃ) ب ۱۵ ع ۲

اَیْدِیْ ۔ ہاتھ۔ یَدٌ کی جمع۔ جس کے معنی ہاتھ کے ہیں۔
اصل میں اَیْدِیٌ تھا تنوین کے باعث ی گر پڑی ب ۲ ع ۱۴

اَیْدٍ ۔ قوت، قوی ہونا۔ اَدْیَدٌ کا مصدر ب ۲۳ ع ۱۱

اَیَّدْتُكَ ۔ میں نے تیری مدد کی۔ اَیَّدْتُ
تَأْیِیْدٌ سے۔ جس کے معنی مدد کرنے اور قوت دینے
کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم تَ ضمیر
واحد مذکر حاضر ب ۶

اَیَّدَكَ ۔ تیری تائید کی۔ تجھ کو قوت پہنچائی۔ اَیَّدَ
تَأْیِیْدٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ كَ
ضمیر واحد مذکر حاضر ب ۱۰

اَیَّدْنَاكُمْ ۔ تم کو قوت دی۔ تمہاری مدد کی۔ اس
میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ب ۲

اَیَّدْنَا ۔ ہم نے قوت دی۔ تَأْیِیْدٌ سے۔ ماضی کا صیغہ
جمع متکلم۔ ب ۲۷

Marfat.com

اَیَّدْنٰہُ ۔ ہم نے اس کو قوت دی۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۱/۱۱ ۳/۱

اَیَّدَہٗ ۔ اس کی مدد کی۔ اَیَّدَ فعل ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲/۱۳

اَیَّدَھُمْ ۔ ان کی مدد کی۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۲۸/۳

اَیْدِیْ ۔ ہاتھ۔ یَدٌ کی جمع (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یَدٌ) ۸/۴ ۱۳/۵ ۱۱/۲۶ ۲۸/۴ ۵/۳۰

اَیْدِیْکُمْ ۔ تمہارے ہاتھ، اَیْدِیْ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۸/۴ ۱۰/۵ ۴/۵ ۶/۷ ۳/۹ ۴/۹ ۸و۶/۹۲ ۱۲/۹۵ ۷/۱۴ ۲/۲۲ ۵/۲۵ ۱۱/۲۶

اَیْدِیْنَا ۔ ہمارے ہاتھ۔ اَیْدِیْ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۱۳/۱۰ ۷/۱۲ ۴/۲۳

اَیْدِیْھِمْ ۔ ان کے ہاتھ۔ اَیْدِیْ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۹/۱ ۱۱/۱ ۲/۵ ۶/۵ ۶/۶ ۱۳و۹/۶ ۱۴/۷ ۱۵/۸ ۱۴/۹ ۱۳/۱۰ ۱۵/۱۱ ۱۶و۲/۱۲ ۹/۱۵ ۸/۱۵ ۷/۱۶ ۱۸و۷/۲۲ ۳/۲۲ ۱۶/۲۲ ۶/۲۵ ۱۱و۹/۲۶ ۱۸/۲۶ ۷و۶/۲۸ ۲۰و۱۱/۲۸

اَیْدِیَھُمَا ۔ ان دونوں کے ہاتھ۔ اَیْدِیْ مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ۳۸/۵

اَیْدِیَھُنَّ ۔ ان (عورتوں) کے ہاتھ۔ اَیْدِیْ مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۲/۱۲ ۲۸/۸ ۱۷و۱۲/۱۴

اَیْذَا ۔ کیا جب، اصل میں اَاِذَا تھا۔ دوسرے الف کو ہمزہ سے بدل لیا گیا۔ پہلا الف استفہام انکاری کا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَاِذَا) ۳۶/۱۵

اِئْذَنْ ۔ تو رخصت دے، تو اجازت دے۔ (سَمِعَ) اِذْنٌ سے جس کے معنی اجازت دینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۲/۱۴ فَاْذَنْ ۱۸/۱۵

اَیْقَاظًا ۔ جاگنے والے۔ یَقِظٌ کی جمع جو صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور جس کے معنی جاگنے والے کے ہیں۔ ۱۵/۱۵

اَیُّکُمْ ۔ تم میں سے کون۔ اَیٌّ استفہامیہ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱/۵ ۱۲/۷ ۱۹/۱۸ ۲۹/۳۱

اَیْکَۃِ ۔ ایکہ۔ بن۔ گھنا جنگل۔ درختوں کا جھنڈ۔ یہ یا تو شہر کا نام ہے یا بن کا۔ چونکہ اصحاب الایکہ

Marfat.com

اس مقام پر بستے تھے اس لئے اس کی طرف منسوب ہوئے۔ نافع، ابنِ کثیر اور ابنِ عامر نے سورۂ شعرا اور ص میں لَیْکَۃَ غیر منصرف پڑھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکہ معنی بن کے نہیں بلکہ اس مقام کا نام ہے۔ ابو عبید نے تصریح کی ہے کہ مکہ اور بکہ کی طرح لیکۃ خاص شہر کا نام ہے اور ایکۃ تمام ملک کا۔[1] صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۂ شعراء میں مذکور ہے کہ لیکۃ اور ایکۃ، ایک کی جمع ہے۔ جس کے معنی درختوں کے جھنڈ کے ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی اس کے متعلق لکھتے ہیں کذا فی النسخ وھو غیر صحیح والصواب ان یقال لیکۃ والایکۃ مفرد ایك او یقال جمعھا ایك (بخاری کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور یہ صحیح نہیں۔ اس طرح کہنا درست ہے کہ لیکۃ اور ایکۃ ایک کا مفرد ہے یا یوں کہا جائے کہ اس کی جمع ایک ہے)[2] اسی طرح مجدالدین فیروز آبادی نے قاموس میں تصریح کی ہے کہ یہ بمنزلہ وہم ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ ۱۵ ۱۱ ۲۶ ۳۸ ۵۰

اِیْلَاف ۔ مانوس رکھنا۔ الفت کرنا۔ بروزن اِفْعَالٌ مصدر ہے۔ ۱۰۶

اَیَّمَا ۔ جونسی، یہاں اَیٌّ شرطیہ ہے اور مَا زائدہ بعض مَا کو نکرہ بتلاتے ہیں۔ ۲۸ ۴

اِیْمَان ۔ ایمان۔ لغت میں ایمان کے معنی تصدیق کرنے کے ہیں یعنی خبر دینے والے کے حکم کا یقین کرنا اس طرح کہ حکم قبول کیا جائے اور بتانے والے کو سچا قرار دیا جائے۔ یہ مصدر ہے بروزن اِفْعَالٌ اَمْنٌ سے ماخوذ ہے گویا ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس پر ایمان لایا جائے اس کو تکذیب و مخالفت کا امن دیدیا جائے۔ اس کا تعدیہ کبھی بذریعہ لام ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ با۔ اول صورت میں اذعان (یقین حکم) کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں اور دوسری صورت میں اعتراف (تسلیم و انقیاد) کے۔ جس سے اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ بغیر اعتراف کے تصدیق کا اعتبار نہیں۔ کبھی باعتبارِ حقیقت عرفیہ یا بطورِ مجاز وثوق کے معنی میں بھی ایمان کا

[1] ملاحظہ ہو البحر المحیط ج ۷، ص ۲۰۷ طبع مصر ۱۳۲۸ھ۔ [2] ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ج ۹ ص ۸۰ طبع مصر

Marfat.com

استعمال ہوتا ہے یہ اس حیثیت سے کہ وثوق کرنیوالا امن میں ہوگیا۔ اور شرعاً ایمان کے معنی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام تعلیمات کی تصدیق کرنا جن کے متعلق بالضرورت معلوم ہے کہ یہ آپ کی تعلیم ہے۔ جس چیز کا تفصیلی علم ہے اس کی تفصیلی طور پر اور جس کا اجمالی علم ہے اس کی اجمالی طور پر تصدیق کرنا۔ جمہور محققین کا یہی مذہب ہے۔[1]

۱/۱۲ ب ۲/۸ و ۱۱ ب ۵/۱ ب ۱۰/۲۰ ب ۲/۱ ب ۱۳/۷

ب ۲/۶ ب ۲۶/۱۳ و ۱۲ ب ۳/۲ ب ۲۸/۳ و ۴ ایماناً ب ۱۵/۱

ب ۱۴/۱ ب ۲۱/۴ ب ۱۵/۱

اَیْمَان قسمیں۔ یَمِیْنٌ کی جمع۔ یمین کے معنی اصل میں تو داہنے ہاتھ کے ہیں۔ معاہدہ کرنے والا اور حلیف۔ جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے۔ یمین حلف کے معنی میں اسی فعل سے مستعار لیا گیا ہے

ب ۲/۴ ب ۱۰/۸ ب ۱۴/۱ ب ۲۱/۴

اِیْمَانَکُمْ تمہارا ایمان۔ اِیمَان مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ آیت شریفہ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ (اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے) میں ایمان سے مراد مجازاً نماز ہے۔ گویا لازم بول کر ملزوم مراد لیا گیا ہے۔ اِیْمَان مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔

ب ۱۱/۱۳ و ۱ ب ۲/۱ و ۲ ب ۵/۱ ب ۱۰/۱۴

اَیْمَانُکُمْ۔ تمہاری قسمیں۔ تمہارے ہاتھ۔ اَیْمَان یَمِیْنٌ کی جمع جس کے معنی داہنے ہاتھ کے ہیں اور مجازاً قسم کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ مضاف ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

ب ۲/۱۲ ب ۵/۳ و ۴ ب ۲/۱۹ ب ۱۴/۱۰ و ۱۴ ب ۱۸/۲۵

اِیْمَانِہٖ اس کا ایمان۔ اِیْمَان مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ب ۱۲/۲۰ ب ۱۳/۹

اِیْمَانِھَا۔ اس کا ایمان لانا۔ اِیْمَان مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ب ۸/۹ ب ۱۵/۱

اَیْمَانِھِمْ۔ ان کے ہاتھ، ان کی قسمیں اَیْمَان مضاف ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

ب ۱۱/۱۱ ب ۶/۱۲ ب ۷/۴ و ۱۹ ب ۸/۸ ب ۱۴/۱۱ و ۱۶ ب ۱۸/۱۳ و ۱۴

ب ۲۱/۱۷ و ۲ ب ۲۶/۱۸ ب ۲۸/۱۲ و ۱۳

اِیْمَانِھِمْ۔ ان کا ایمان لانا۔ اِیْمَان مضاف

[1] روح المعانی ج ۱ ص ۱۰۲ طبع مصر۔

Marfat.com

هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے ۱ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵

اِیْمَانُهُنَّ۔ ان (عورتوں) کے ہاتھ ایمان مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۵ ۱۵

اِیْمَانِهِنَّ۔ ان (عورتوں) کا ایمان۔ اِیْمَانِ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۵

اَیْمَنِ۔ دایاں۔ داہنی جانب۔ صفت مشبہ ہے بعض اس کو یُمْنٌ سے ماخوذ بتاتے ہیں جس کے معنی برکت کے ہیں۔ اس صورت میں اس کے معنی بابرکت کے ہوں گے۔ ۱۵ ۱۵ ۱۵

اَئِمَّةَ۔ پیشوا۔ مقتدا۔ رہنما۔ اِمَامٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اَمَامًا) ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵

اَیْنَ۔ کہاں۔ ظرف ہے۔ جس طرح مَتٰی سے زمان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اسی طرح اَیْنَ سے مکان دریافت کیا جاتا ہے۔ ۱۵ ۱۵ ۱۵ ۱۵

اَیَّنَا۔ ہم میں سے کون۔ اَیُّ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ یہاں اَیُّ استفہامیہ ہے ۱۵

اَیْنَمَا۔ جہاں کہیں، جس طرف۔ یہاں اَیْنَ شرطیہ ہے اور مَا موصولہ ۱۵

اَیُّوْبَ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے برگزیدہ نبی تھے۔ ان کا صبر شکر مشہور ہے، ایوب عجمی نام ہے جو عجمیت اور علمیت کی بنا پر غیر منصرف ہے۔ علامہ عینی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پانچ مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے[1]۔ مگر یہ صحیح نہیں قرآن مجید میں حضرت ایوب کا نام صرف چار سورتوں میں آیا ہے۔ نساء، انعام، انبیاء اور ص، نساء اور انعام میں صرف نام لیا گیا ہے اور سورۂ انبیاء اور سورہ ص میں کسی قدر تفصیل سے ذکر ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیوں کا دل کا دل ان پر آکر گرا آپ مٹھیاں بھر بھر کر کپڑے میں رکھنے لگے

[1] عمدۃ القاری ج ۷، ص ۳۸۶۔

Marfat.com

پروردگارِ عالم نے ندا دی کہ ایوب جو کچھ تمہیں نظر آیا کیا ہم نے اس سے تم کو غنی نہیں کیا۔ عرض کیا پروردگار بجا ہے لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز کیوں کر ہو سکتا ہوں[1] حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق کتبِ حدیث میں اور بھی روایتیں مذکور ہیں جو غرابت و نکارت سے خالی نہیں[2]

ب ۲ ب ۱۴ ب ۱۵ ب ۱۲

اٰیَۃ۔ آیت، نشانی، حکمِ خداوندی، پیغامِ الٰہی، دلیل، معجزہ۔ آیت کے معنی اصل میں ظاہری نشانی کے ہیں۔ اور اسی اعتبار سے قرآن مجید کی آیت کو آیت کہتے ہیں کہ وہ گویا کلام کے ختم ہو جانے کی علامت ہے۔ بعض اس کی وجہِ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ آیت کے معنی جماعت کے بھی آتے ہیں اور آیتِ قرآنی میں حروف کا ایک حصہ جمع ہوتا ہے اس لئے اس کو آیت کہا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں چونکہ یہ اعجازِ قرآنی کی نشانی ہے اس لئے اس کو کہا گیا۔ ب ۲ ۱۳ و ۱۱ و ۱۶

ب ۲ ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ و ۱۰ و ۱۹ ۶ ب ۸ ۱۶ و ۲ و ۲۶ و ۷ و ۱۴ ۹

ب ۷ ۱۳ و ۱۵ ۶ ب ۹ ۴ ۱۲ ب ۷ و ۷ و ۱۲ ۱۳ ب ۵ و ۸ و ۱۵ و ۲۰ ۱۴ ۲

ب ۶ ۳ و ۵ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ ۱۷ ب ۶ ۱۷ و ۶ ۱۶ ب ۲ ۲ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۹

ب ۱۴ ۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۹ ۱۸ ب ۱۴ ۱۲ و ۱۶ ۱۹ ب ۱۱ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ ۲۲

ب ۲ ۵ و ۱۳ ۲۳ ب ۱۳ ۱۱ ۲۴ ب ۱۱ ۱۲ ۲۵ ب ۸ و ۱ ۲۶ ب ۲ ۲۷

اٰیَتُھَا۔ اے۔ ندا میں جب منادی پر ال داخل ہو تو ندا میں اَیُّھَا اور مؤنث میں اَیَّتُھَا کے ساتھ بڑھایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو اَیُّ، اَیَّتُھَا) ب ۱۳ ۳۲ ب ۲ ۵ و ۶

ب ۲ ۸ ۲ ب ۴ ۲ ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

ب ۲ ۷ و ۸ ۳ ب ۴ ۵ ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ۶

ب ۱۴ ۶ ب ۴ ۳ و ۴ ۱۰ ب ۴ ۹ ۱۷ و ۱۸ ۱۰

ب ۱۲ ۱۹ ب ۴ ۸ و ۵ و ۱۱ ۱۶ ۱۱ ب ۱۴ ۱۵ ب ۴ ۳ ۱۳ ب ۴ ۱ و ۳

ب ۱۵ ۱۵ ب ۱۴ ۸ و ۱۶ ۱۶ ب ۴ ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۷ ۱۸ ب ۷ ۱۹ ب ۱۸ ۲۰ ب ۱۴ ۱۸ و ۲۰ ۲۱

ب ۱۴ ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۵ ۲۲ ب ۴ ۳ ۲۳ ب ۱۱ ۲۴ ب ۸ و ۵ و ۱۲ و ۱۳ ۲۶

ب ۱۵ ۱۵ و ۲۰ ۲۷ ب ۱۴ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ ۲۸

ب ۱۴ ۲۰ ب ۱۳ ۴ ۲۹ ب ۹ و ۷ ۳۰

اَیُّھُمْ۔ ان میں سے کون اَیُّ استفہامیہ مضاف ہے اور ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۱۲ ۱۳ ب ۱۲ ۲ ب ۶ ۳ ب ۸ ۱۶ ب ۶ ۹

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ وایوب اذ نادیٰ ربہ حدیث ۲ [2] ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۴ طبع مصر ۱۳۴۸ھ اور فتح القدیر للشوکانی ج ۴ ص ۴۲۷ طبع مصر ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

دارالاشاعت کی چند جدید مطبوعات

رحمتِ عالم ﷺ

سید سلیمان ندوی رح

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۵۲

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل و مستند سیرتِ طیبہ جو اسکول کے طلبہ اور کم پڑھے لکھے لوگوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ اور کارڈ بورڈ جلد کے ساتھ۔ قیمت ۹/۷۵

قصص الانبیاء ع

مولانا محمد طاہر صاحب رح

سائز ۱۸×۲۳/۸ صفحات ۱۹۲

وہ متبرک اور مستند کتاب جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کے حالات اور خلفائے راشدین۔ امام حسن رض و امام حسین رض اور چاروں ماموں کے حالات درج ہیں۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ مجلد قیمت ۲/۴

مسلمان فاتحین

محمد مصطفیٰ راہی صدیقی

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۴۰

اس کتاب میں تاریخ اسلام اور تاریخ عالم کے انتہائی اہم اور زرّیں حالات اور حق و باطل کے معرکوں اور اسلامی فتوحات کے ناقابلِ فراموش مستند اور رُوح پرور واقعات درج ہیں۔ عکسی طباعت سفید کاغذ قیمت ۱۸/-

نافع الخلائق

حاجی زردار خان صاحب رح

سائز ۱۸×۲۳/۸ صفحات ۵۴۴

قرآنی آیات کے خواص، اولیاء اللہ اور مشائخ کے مجرب عملیات و تعویذات، علمِ قیافہ اور تعبیر نامہ خواب کا نہایت مقبول اور مشہور مجموعہ جو مفصل فہرست مضامین کے اضافے کے ساتھ شائع ہوا ہے عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد قیمت ۵/۴

نقشِ سلیمانی

خواجہ محمد اشرف لکھنوی رح

سائز ۱۸×۲۳/۸ صفحات ۲۴۸

عملیات و تعویذات، نقوش و خواص قرآنی، حروفِ تہجی و مقطعات و اسم اعظم وغیرہ کے خواص و اسرار سے متعلق نہایت مکمل و مستند کتاب ہر قسم کی دینی و دنیوی حاجات کی کنجی۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ کارڈ بورڈ جلد، قیمت ۲۷/-

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

Marfat.com

۷۲۷۵ احادیث معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دنیائے اسلام کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر کلام اللہ کے بعد بخاری شریف سب سے زیادہ صحیح اور مستند کتاب ہے اور علم حدیث میں اسکی نظیر ممکن نہیں ہے۔ اردو زبان میں اسکے متعدد اردو ترجمے اور شرحیں شائع ہو چکی ہیں لیکن یہ جدید شرح مندرجہ ذیل خصوصیات کے ساتھ چھپی ہے جس سے دوسرے تراجم خالی ہیں۔

چند خصوصیات

۱۔ الفاظ بخش ترجمانی اور تمام فہیم شرح اس زمانے کی ذہنی سطح کے مطابق کی گئی ہے۔

۲۔ احادیث رسول کا مسائل حاضرہ سے کامل انطباق

۳۔ حدیث کے ہر پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوا تک نہیں۔

۴۔ بخاری شریف کے لطائف و خصوصیات کی کامل رعایت۔

۵۔ قدیم و جدید شارحین کی گراں قدر تحقیقات سے پوری کتاب کو آراستہ و مزین

۶۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی معتدل لب و لہجہ میں اور محدثین و فقہاء کے اختلافات کی دل آویز وضاحت۔

ایک کالم میں عربی متن اور مقابل کالم میں ترجمہ و تشریح۔

سائز: ۲۰×۳۰ دیدہ زیب کتابت و طباعت۔ اعلیٰ کاغذ اور

تین جلدیں، کامل تین جلد کل صفحات ۳۳۱۲، قیمت: ۳۹۰/-

دار الاشاعت کراچی

Marfat.com

معارفُ الحدیث

یعنی

احادیثِ نبوی کا ایک جدید اور جامع انتخاب

اُردو ترجمہ اور تشریحات کے ساتھ

مولانا محمد منظور نعمانی

جو اس زمانے کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی دینی علمی ذہنی اور فکری سطح اور عصرِ حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر کیا گیا ہے جس نے اُردو خوانوں اور علومِ جدیدہ کے حامل حضرات پر علمِ حدیث کے حصول کے لیے حجت تمام کر دی ہے۔ ہر حدیث کے عربی متن کے ساتھ آسان اُردو زبان میں ایسی دل نشین تشریح کی گئی ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔ مکمل کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

قیمت کامل سیٹ	قیمت کامل سیٹ
اعلیٰ کاغذ مجلد ۳۴۰/-	کاغذ قسم دوم ۱/-

دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

مدلل مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

بارہ ۱۲ جلدوں والا عکسی ایڈیشن

تالیف:۔ مفتی اعظم عارف باللہ مولانا عزیز الرحمٰن

ترتیب وحواشی:۔ مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ

حسب ہدایت ونگرانی:۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رح

دارالعلوم دیوبند کی خداداد شہرت ومرکزیت اور اس کے فتاویٰ پر تمام ممالک اسلامیہ اور مسلمانوں کی پنچایتوں اور عدالتوں کا اعتماد محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ تمام فتاویٰ جواب تک غیر مرتب تھے، ان کی ترتیب کیلئے حضرت قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم نے ایک مستقل شعبۂ ترتیب فتاویٰ قائم کیا جس میں ماہر علماء وفقہا کی ایک جماعت نے فتاویٰ کے اس عظیم الشان ذخیرے کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا اور ہر فتوے پر بصیرت افروز حواشی لکھے اور اصل عربی کتب کے حوالے بقید صفحات تحریر کئے ہیں جس کی وجہ سے مسئلہ نکالنا نہایت آسان ہوگیا ہے۔ یہ عظیم فتاویٰ، فتاویٰ عالمگیری کی طرح مسلمانوں میں قانون کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔ بارہ جلدوں کے کل صفحات تقریباً ۵۰۰۰

عکسی طباعت، سفید کاغذ، مضبوط اور حسین جلدیں

بارہ حصوں کے کامل سیٹ کی قیمت ۔/۵۲۵

ملنے کا پتہ: دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

Marfat.com

عالمِ اسلام کی علمی تصانیف میں عظیم الشان اضافہ

حیاۃ الصحابہؓ

بزبان عربی تین جلدوں میں ـــــ ترجمہ بزبان اردو تین جلدوں میں

عربی تالیف فدائے تبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی قدس سرہٗ

اردو ترجمہ عالمِ دوراں حضرت مولانا محمد عثمان صاحب فیض آبادی مدظلہٗ

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اسلام کے لئے محنت اور بے پناہ جد وجہد اور ان کے مجاہدانہ صفات و کمالات، ان کے پاکیزہ حالات، واقعاتِ فقر و صبر، زہد و قناعت اور ایمان و یقین سے متعلق ہزاروں احادیث و قصص کا وہ بے مثال و دلکش مجموعہ ہے جو احادیث کی ضخیم کتابوں سے انتہائی کاوش سے مؤلف نے جمع فرمایا ہے۔ جس کے پڑھنے سے عہد رسالت و خلافت راشدہ کے چلتے پھرتے عملی نمونے دل و دماغ میں سما جاتے ہیں مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ دارالعلوم حرم نبوی مدینہ منورہ و دیگر بلادِ اسلامیہ کے مدارس میں داخلِ درس ہے۔ جملے مدارس عربیہ میں اس کی تدریس۔ کالجوں، ائی اسکولوں اور مکتبوں اور عام مدرسوں نیز پبلک لائبریریوں میں اس کے قابلِ قدر اردو ترجمہ کا مطالعہ ہو زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنیکا ذریعہ ہوگا اردو ترجمہ علمائے حقانی کا پسندیدہ، ترجمہ لفظی ہونے کے باوجود انتہائی سلیس اور بامحاورہ ہے، طباعت عمدہ بذریعہ آفسیٹ مشین۔ سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ کاغذ عمدہ سفید میپ لیتھو جلد خوشنما اسکرین سے چھپی ہوئی، دیدہ زیب، ہر گھر میں اس کا موجود رہنا باعث خیر و برکت

قیمت	قیمت
بزبانِ عربی جلد اوّل مجلد۔ جلد دوم مجلد۔ جلد سوم مجلد	بزبانِ اردو جلد اوّل مجلد۔ جلد دوم مجلد۔ جلد سوم مجلد

قیمت ۳ جلد کامل ۲۱/-

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

Marfat.com

بہترین اسلامی کتابیں

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن ۴ جلد ۲۲۵/-
مظاہر حق جدید (شرح مشکوٰۃ اردو) ۵ جلد ۶۰۰/-
معارف الحدیث۔ مولانا محمد منظور نعمانی، جلد ۳۱۵/-
تجرید صحیح بخاری مترجم عربی اردو کامل مجلد ۱۱۷/-
شرح حصن حصین مترجم مولانا محمد عاشق الٰہی ۶۰/-
شرح اربعین امام نوویؒ " " مجلد ۲۷/-
حجۃ اللہ البالغہ اردو شاہ ولی اللہ دہلوی مجلد ۷۵/-
بہشتی زیور مدلل مکمل مولانا اشرف علیؒ مجلد ۱۱۸/-
فتاویٰ دار العلوم دیوبند مفتی محمد شفیعؒ ۲ جلد ۲۴۶/-
علم الفقہ کامل ۷۵/-
عقائد علمائے دیوبند و حسام الحرمین مجلد ۴۵/-
احیاء العلوم اردو، امام محمد غزالیؒ ۴ جلد ۳۰۰/-
کیمیائے سعادت اردو " " مجلد ۷۲/-
مجالس الابرار، اردو، شیخ احمد رومی مجلد ۹۶/-
مجالس حکیم الامت مفتی محمد شفیعؒ ۵۱/-
مومن کے ماہ و سال اردو، شیخ عبد الحقؒ دہلوی مجلد ۵۷/-
اسلام کا نظام مساجد، مولانا ظفر الدین مجلد ۲۷/-
اسلام کا نظام عفت و عصمت " " ۳۶/-
اسلام کا نظام اراضی و عشر و خراج، مفتی محمد شفیعؒ ۴۸/-
علمی شکول منتخب مضامین " " ۴۸/-
احکام اسلام عقل کی نظر میں، مولانا اشرف علی ۴۲/-

مستند اسلامی کتابیں

ارواح ثلاثہ (حکایات اولیا) مولانا اشرف علیؒ ۳۰/-
آیات بینات، محسن الملک (تردید شیعہ) ۲ جلد ۹۶/-
تحفۂ اثنا عشریہ اردو، شاہ عبد العزیزؒ (تردید شیعہ) مجلد ۱۱۸/-
تاریخ ارض القرآن، سید سلیمان ندویؒ مجلد ۴۸/-
تاریخ فقہ اسلامی اردو، شیخ محمد خضریؒ مجلد ۶۰/-
تذکرۂ غوثیہ، سید غوث علی شاہ قلندرؒ مجلد ۶۰/-
تذکرۂ مجدد الف ثانی، مولانا محمد منظور نعمانی " ۴۸/-
عیسائیت کیا ہے؟ مولانا محمد تقی عثمانی ۱۴/-
مسلمانوں کا نظم مملکت، ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن مجلد ۴۸/-
لطائف علمیہ ترجمہ تنبیہ الاذکیا، ابن جوزی " ۴۸/-
کلیات امدادیہ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ ۴۸/-
المنجد عربی اردو، جامع لغات مجلد ۱۳۲/-
المعجم اردو عربی " " " ۶۹/-
بیان للسان عربی اردو مستند لغات مجلد ۷۶/-
قاموس القرآن (مکمل قرآنی لغات) " ۶۹/-
جامع اللغات (اردو کی مستند لغت) " ۶۴/-
شمس المعارف (تعویذات) ابن علی بونی مجلد ۷۲/-
اصلی جواہر خمسہ کامل (تعویذات) " ۵۴/-
بیاض یعقوبی (تعویذات) مولانا محمد یعقوب " ۴۸/-
علاج الغربا حکیم غلام امام ۲۷/-
بیماریوں کا گھریلو علاج، طبیبہ ام الفضل ۱۸/۷۵

دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

مکمل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی مکمل اور مستند و مقبولِ عام سوانح حیات

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ ○ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مکمل مستند و مقبولِ عام سوانح عمری جو سیرتِ طیبہ کی انسائیکلو پیڈیا تصور کی گئی ہے اور جو مسلسل خراجِ تحسین حاصل کر رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان کتاب شایانِ شان طریقے پر شائع نہ ہو سکی تھی۔

اَب خدا کا شکر ہے کہ ہم نے اسے اس کے اصل اور معیاری علمی سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ پر جدید اور بہترین کتابت اور عکسی طباعت کرائی ہے اور تصحیح کا خاص اہتمام کیا ہے۔

اب تک اس کی صرف چھ جلدیں ہی طبع ہوتی رہی ہیں ہم نے اسکی ساتویں جلد بھی شائع کی ہے اور ساتوں حصے نہایت عمدہ سفید جاپانی کاغذ پر طبع ہوئے ہیں اور جلدیں نہایت مضبوط اور حسین بنوائی گئی ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کل صفحات ۲۳۵۲ سات حصے در چار جلد، کامل سیٹ۔ قیمت ——— کامل سیٹ ۳۳۰/-

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم۔اے جناح روڈ ○ کراچی ۱

Marfat.com

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

مکمل

لغات القرآن

مع فہرستِ الفاظ

جلد دوم — ب تا خ

تالیف

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

Marfat.com

طبع اوّل دارُالاشاعت نومبر ۱۹۸۶ء
طباعت: [illegible] پرنٹنگ کمپوزیشن ناظم آباد ۱ کراچی
ناشر:- دارُالاشاعت کراچی ۱

حقِ طبع

جناب شاہد نذیر خان یوسفی مجددی و ڈاکٹر خورشید صاحب مکتبہ حسن سہیل لاہور سے لغات القرآن کامل چھ جلد کی کتابت اب دارالاشاعت کراچی نے خرید لی ہے۔ لہٰذا آئندہ اس کتابت یا اسکے فوٹو لے کر طبع کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے اور اسکے تمام حقوق دارالاشاعت کو حاصل ہیں۔

ملنے کے پتے:

دارُالاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱
مکتبۂ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باب الباء الموحدة	۷	فصل الغین المعجمہ	۴۱
فصل الالف	۷	فصل الکاف	۴۲
فصل الثاء المثلثہ	۲۲	فصل اللام	۴۳
فصل الحاء المہملہ	۲۳	فصل المیم	۴۸
فصل الخاء المعجمہ	۲۴	فصل النون	۴۹
فصل الدال المہملہ	۰	فصل الہاء	۵۱
فصل الراء المہملہ	۲۶	فصل الیاء المثناۃ	۵۲
فصل السین المہملہ	۳۱		۵۳
فصل الشین المعجمہ	۳۲	باب التاء المثناۃ	۶۱
فصل الصاد المہملہ	۳۳	فصل الالف	۰
فصل الضاد المعجمہ	۳۵	فصل الباء الموحدہ	۶۸
فصل الطاء المہملہ	۰	فصل التاء المثناۃ	۷۶
فصل العین المہملہ	۳۶	فصل الثاء المثلثہ	۸۳

Marfat.com

عنوان	صفر
فصل الجیم المعجمہ	۸۳
فصل الحاء المہملہ	۸۷
فصل الخاء المعجمہ	۹۵
فصل الدال المہملہ	۱۰۱
فصل الذال المعجمہ	۱۰۷
فصل الراء المہملہ	۱۰۹
فصل الزاء المعجمہ	۱۱۶
فصل السین المہملہ	۱۱۸
فصل الشین المعجمہ	۱۲۷
فصل الصاد المہملہ	۱۳۰
فصل الضاد المعجمہ	۱۳۲
فصل الطاء المہملہ	۱۳۶
فصل الظاء المعجمہ	۱۳۸
فصل العین المہملہ	۱۳۹
فصل الغین المعجمہ	۱۵۰
فصل الفاء الموحدہ	۱۵۱
فصل القاف المعجمہ	۱۵۸
فصل الکاف	۱۷۲
فصل اللام	۱۷۹
فصل المیم	۱۸۳

عنوان	صفر
فصل النون المعجمہ	۱۹۲
فصل الواؤ	۲۰۲
فصل الھاء	۲۱۶
فصل الیاء المثناۃ	۲۱۸
باب الثاء المثلثہ	۲۱۹
فصل الباء الموحدہ	۰
فصل الجیم المعجمہ	۲۲۰
فصل العین المہملہ	۰
فصل القاف	۰
فصل اللام	۲۲۱
فصل المیم	۲۲۲
فصل الواؤ	۲۲۶
باب الجیم المعجمہ	۲۲۸
فصل الالف	۰
فصل الباء الموحدہ	۲۳۴
فصل التاء المثلثہ	۲۴۳
فصل الحاء المہملہ	۰
فصل الدال المہملہ	۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
فصل الذال المعجمہ	۲۴۳
فصل الراء المہملہ	۰
فصل الزاء المعجمہ	۲۴۴
فصل السین المہملہ	۲۴۶
فصل العین المہملہ	۰
فصل الفاء	۲۵۱
فصل اللام	۲۵۲
فصل المیم	۲۵۳
فصل النون	۲۵۴
فصل الواؤ	۲۶۰
فصل الہاء	۲۶۲
فصل الیاء المثناۃ	۲۶۳
باب الحاء المہملہ	۲۶۴
فصل الالف	۰
فصل الباء الموحدہ	۲۶۹
فصل التاء المثناۃ	۲۷۰
فصل الثاء المثلثہ	۲۷۳
فصل الجیم المعجمہ	۰
فصل الدال المہملہ	۲۷۴

عنوان	صفحہ
فصل الذال المعجمہ	۲۷۴
فصل الراء المہملہ	۲۷۵
فصل الزاء المعجمہ	۲۷۸
فصل السین المہملہ	۲۷۹
فصل الشین المعجمہ	۲۸۳
فصل الصاد المہملہ	۲۸۴
فصل الضاد المعجمہ	۲۸۵
فصل الطاء المہملہ	۰
فصل الظاء المعجمہ	۲۸۶
فصل العین	۰
فصل الغین	۲۸۷
فصل الفاء	۲۸۹
فصل القاف	۲۹۰
فصل الکاف	۲۹۱
فصل اللام	۲۹۴
فصل المیم	۲۹۵
فصل النون	۲۹۷
فصل الواؤ	۳۰۰
فصل الیاء المثناۃ	۰
باب الخاء المعجمہ	
فصل الالف	

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فصل الباء الموحدہ	۳۰۵	فصل الضاد المعجمہ	۳۱۱
فصل التاء المثناۃ	۳۰۶	فصل الطاء المہملہ	۳۱۲
فصل الدال المہملہ	۳۰۷	فصل الفاء	۳۱۴
فصل الذال المعجمہ	۰	فصل اللام	۳۱۵
فصل الراء المہملہ	۳۰۸	فصل المیم	۳۲۴
فصل الزاء المعجمہ	۳۰۹	فصل النون	۳۲۵
فصل السین المہملہ	۰	فصل الواؤ	۳۲۶
فصل الشین المعجمہ	۳۱۰	فصل الیاء المثناۃ	۳۲۷
فصل الصاد المہملہ	۳۱۱	ـــــــ	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الباء الموحدۃ

فصل الالف

ب۔ میں سے، پر، ساتھ، بسبب، کو، ابوالبقاء کفوی کلیات میں لکھتے ہیں:۔

"باء ہی وہ حرف ہے جو سب سے پہلے نطق انسانی میں آیا اور انسان کی زبان کھلنے کی ابتداء اسی سے ہوئی، اس کے معنی میں وصل والصاق (ملانا) داخل ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی کتاب کا آغاز اور اپنے کلام و خطاب کی ابتداء فرما کر اس کے مرتبہ کو بلند اس کی شان کو اعلیٰ اور اس کی برہان کو ظاہر کر دیا۔ یہ حروف جارہ میں سے ہے جن کی وضع اس لئے عمل میں آئی ہے کہ افعال کے معانی کو اسماء تک پہنچا دیا جائے۔"[1]

علامہ سیوطی، اتقان فی علوم القرآن میں فرماتے ہیں "باء مفردہ حروف جر ہے اس کے متعدد معانی آتے ہیں "الصاق" کے معنی ان سب میں زیادہ مشہور ہیں چنانچہ سیبویہ نے اس کے علاوہ اور کوئی معنی ذکر نہیں کئے، کہا جاتا ہے کہ یہ معنی اس سے جدا نہیں ہوتے فرماتے ہیں بیان کیا ہے کہ دو معنوں میں باہم ایک دوسرے سے تعلق کا نام الصاق ہے، الصاق کبھی باعتبار حقیقت ہوتا ہے جیسے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ (اور اپنے سروں پر مسح کرو) کہ یہاں حقیقتاً مسح کا الصاق "رؤس" سے ہوا ہے۔ اسی طرح فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ میں، اور کبھی باعتبار مجاز ہوتا ہے جیسے وَلَأَصْلِبَنَّكُمْ

[1] کلیات ابوالبقاء ص ۱۴۳ طبع مصر ۱۳۰۶ھ

مَرُّوْا بِهِمْ (اور جب ان کے پاس سے نکلتے) یعنی اس جگہ سے قریب ہوتے ہیں (کہ یہاں درحقیقت الصاق کا تعلق تو اس مکان اور جگہ سے ہے مگر باعتبار مجاوران سے ہی کر دیا گیا)۔

(۲) جس طرح 'ہمزہ' فعل کو متعدی کرنے کے لئے آتا ہے اسی طرح یہ بھی آتی ہے جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ نے ان کی روشنی کھو دی) اور وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (اور اگر اللہ چاہے تو ان کی قوتِ سماعت کو کھو دے) کہ یہاں ذهب بمعنی اذهب ہے۔ جس طرح لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ (تاکہ اللہ تمہاری گندگی دور کر دے) میں، مبرد اور سہیلی کا خیال ہے کہ ہمزہ کے اور با کے تعدیہ میں فرق ہے (ان کے خیال میں با کے تعدیہ کی صورت میں 'مصاحبت' کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں اور ہمزہ میں نہیں) چنانچہ جب ذهبت بزيد (تو زید کو لیکر گیا) کہو گے تو مخاطب زید کے ساتھ جانے میں شریک ہوگا۔ مگر ان کا یہ خیال مذکورہ آیات کی بنا پر مردود ہے۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ عدم نور، یا عدم سماعت میں کیونکر شریک کہا جا سکتا ہے۔ تعالی اللہ عن ذلك علوا كبيرا)

(۳) استعانت یعنی کسی چیز سے مدد چاہنا جب با اس معنی میں آتی ہے تو آلہ فعل پر داخل ہوتی ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ (ساتھ نام اللہ کے) کی با ہے کہ معنی یہ ہیں میں اللہ کے نام سے مدد لیتا ہوں،

(۴) سببیت یعنی فعل کا سبب بتلانے کے لئے یہ سبب فعل پر داخل ہوتی ہے جیسے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ (پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب پکڑا) اور ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (تم نے اس بچھڑے کے بنا لینے کے سبب اپنے آپ پر ظلم کیا) اس بار کو بار تعلیل بھی کہتے ہیں،

(۵) مصاحبت جس طرح کہ 'مع' کے معنی آتے ہیں جیسے اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ (سلامتی کے ساتھ اتر) جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ (تمہارے پاس حق کے ساتھ رسول آیا) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر)۔

(۶) بار ظرفیہ جس طرح کہ فی اس معنی میں آتا ہے خواہ ظرفِ زمان ہو یا مکان، جیسے نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ (ہم نے ان کو صبح کے وقت نجات دی) اور نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (اللہ نے تمہاری بدر میں مدد کی) (کہ آیت اولیٰ میں بار ظرفِ زمان کے لئے ہے اور آیتِ ثانیہ میں ظرفِ مکان کے لئے)۔

(۷) عَلٰی (پر، اوپر) کی طرح استعلاء کے معنی میں

Marfat.com

جیسے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ (وہ شخص کہ تو اس کو مال کے ڈھیر پر امین بنائے) کہ یہاں با بمعنی عَلٰی ہے چنانچہ اِلَّا لَمَّا اٰمِنُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ (مگر جیسا کہ میں نے تم کو اس کے بھائی پر امین کیا تھا) اس کی دلیل ہے۔

(۸) مجاوزت جیسے کہ عَنْ (سے) کے معنی ہیں مثلاً فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (پوچھ لے اس کے متعلق کسی باخبر سے) کہ یہاں با بمعنی عَنْ کہے چنانچہ يَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ (وہ پوچھتے پھرتے ہیں تمہاری خبریں) اس کی دلیل ہے پھر بعض کا خیال ہے کہ عن کے معنی میں آنا صرف سوال کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور بعض کے خیال میں یہ خصوصیت نہیں جیسے يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ (ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنے دوڑتا ہوگا) اور وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ (اور جس دن کہ آسمان بدلی پر سے پھٹ جائے گا) کہ بِاَيْمَانِهِمْ اور بِالْغَمَامِ دونوں میں با بمعنی عن ہے۔

(۹) تبعیض کے معنی میں جس طرح مِنْ (سے) آتا ہے جیسے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ (چشمہ کہ جس سے اللہ کے بندے پئیں گے) کہ یہاں سے چشمہ کا پی جانا مراد نہیں بلکہ اس میں سے پانی پینا مراد ہے۔

(۱۰) اِلٰی (تک) کی طرح بیان غایت وانتہا کے لئے جیسے وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ (اور بلاشبہ اس نے میرے ساتھ احسان کیا) یعنی اس کا احسان مجھ تک پہنچا۔

(۱۱) مقابلہ کے لئے جو کسی چیز کے عوض اور بدلہ پر داخل ہو جیسے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (جاؤ بہشت میں بدلہ اس کا جو تم کرتے تھے) واضح رہے کہ اس با کو بار مقابلہ مانا گیا بار ببیت نہیں جیسا کہ معتزلہ کا خیال ہے کیونکہ بدلہ اور عوض میں دینے والا کبھی مفت بھی دیدیتا ہے لیکن مسبب کا وجود بغیر سبب کے نہیں ہوتا۔

(۱۲) تاکید کے لئے اور بار زائدہ ہوتی ہے، چنانچہ فاعل میں زیادہ کی جاتی ہے جیسے اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ (کیا خوب سنتے ہوں گے اور کیا خوب دیکھتے ہوں گے) میں کہ یہاں یعنی افعال تعجب میں بار کا لانا واجب ہے اور دیگر مقامات میں فاعل پر بار کا لانا اکثر وا نادر ہے جیسے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (اور اللہ کافی ہے گواہ) کہ اللہ فاعل، شَهِيْدًا بر بنائے حال یا تمیز منصوب اور بار زائدہ ہے جو تاکید اتصال کے لئے آئی ہے کیونکہ كَفٰى بِاللّٰهِ میں

Marfat.com

اسم فعل سے اسی طرح متصل ہے جس طرح فاعل ہوتا ہے۔ ابن الشجری نے کہا ہے کہ ایسا اس لئے کیا گیا کہ یہ بتا دیا جائے کہ اللہ کی کفایت عظمت مرتبہ میں اوروں کی کفایت کی طرح نہیں ہے اسی لئے معنی کی زیادتی کے لئے لفظ میں بھی زیادتی کی گئی۔ اور زجاج کا بیان ہے کہ باء اس لئے داخل ہوئی کہ کَفٰی یہاں اِکْتَفٰی کے معنی میں ہے لیکن ابن ہشام نے تصریح کی ہے کہ یہ توجیہ خوبی سے دور ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں فاعل مستتر ہی اصل میں یوں تھا کَفَی الْاِکْتِفَاءُ بِاللّٰہِ اکتفاء جو مصدر تھا وہ تو حذف ہو گیا اور اس کا معمول دلالت کے لئے باقی رہ گیا۔ یاد رہے کہ جب کفٰی بمعنی وَفٰی ہو تو اس صورت میں فاعل میں باء زیادہ نہیں کی جائیگی جیسے فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ (سو اللہ تیری طرف سے ان کو کافی ہے) اور کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ (اور آپ اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی) اور مفعول میں بھی باء زیادہ کی جاتی ہے جیسے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو) اور وَھُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ (اور اپنی طرف کھجور کے ڈالے کو ہلا) اور فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ (تو تانے ایک رسی آسمان تک) اور وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ (اور جو اس میں بے دینی کا ارادہ کرے) نیز مبتدا میں بھی باء لائی جاتی ہے جیسے بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ (کون تم میں سے فتنہ ہے) کہ یہاں بِاَیِّکُمْ اَیُّکُمْ کے حکم میں ہے اور بعض اس باء کو ظرفیہ بتاتے ہیں ان کے خیال میں بامعنی فی ہے گویا عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ فِیْ اَیِّ طَائِفَۃٍ مِّنْکُمْ (تمہاری کس جماعت میں) بعض قاریوں نے جو لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا میں البِرَّ پر زبر پڑھا ہے ان کی قرارت پر لیس کے اسم پر بھی باء آتی ہے۔ نیز خبر منفی میں بھی باء زائد کی جاتی ہے جیسے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ (اللہ غافل نہیں ہے)۔ نیز موجب میں بھی چنانچہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا (برائی کا بدلہ برائی کے موافق ہے) میں باء اسی قاعدہ پر ہے اور تاکید میں بھی باء آتی ہے چنانچہ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ (وہ روکے رکھیں اپنے آپ کو) کو اسی کی مثال قرار دیا گیا ہے۔

آیت شریفہ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ (اور اپنے سروں کا مسح کرو) میں جو باء ہے اس کے متعلق علماء میں باہم اختلاف ہے بعض کہتے ہیں الصاق کے لئے ہے بعض کہتے ہیں تبعیض کے لئے بعض زائدہ

Marfat.com

کہتے ہیں اور بعض استعانت کے لئے بتلاتے ہیں الا بات یہ ہے کہ اس کلام میں حذف اور قلب دونوں ہیں کیونکہ مَسَکَمْ کا تعدیہ منزل عنہ کی طرف تو راست ہوتا ہے اور منزل کی طرف باء کے ذریعہ سے پس اصل میں یوں ہے اسکنوا وطنکم بالماء کہ رؤس تو منزل عنہ ہے اور ماء منزل جو عبارت میں محذوف ہے۔ ۱۲

بَاءَ۔ اس نے کمایا۔ وہ پھرا۔ وہ لوٹا (نَصَرَ) **بَوَاءٌ** سے جس کے اصل معنی ٹھکانہ درست کرنے اور جگہ ہموار کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ مجازاً اس کے معنی کمانے لوٹنے اور اقرار کرنے کے بھی آتے ہیں ۲ ب ۱۲ ب

بَاب۔ دروازہ۔ داخل ہونے کی جگہ۔ ۲ ب ۶ ب ۹ ب ۱۲ ب ۱۳ ب ۲ ب ۳ ب ۱۸ ب **بَابًا** ۱۸ ب ۳ ب

بَابِل۔ یہ ایک عظیم الشان شہر کا نام ہے جو قدیم زمانے میں دریا فرات کے دونوں جانب واقع تھا اور فرات اس کے بیچ میں سے ہو کر گزرتا تھا۔ اور آج بھی فرات کے دونوں طرف اس کے کھنڈرات موجود ہیں۔ اس کا عرض البلد شمالی ۳۲ درجہ ۳۰ دقیقہ ۴۱ ثانیہ اور طول البلد شرقی ۴۴ درجہ ۲۲ دقیقہ ۳۰ ثانیہ ہے یہ مدت تک سلطنت عراق کا پایہ تخت رہا ہے اور بخت نصر کے زمانہ تک بڑی شان و شوکت کا شہر تھا ۵۳۸ قبل مسیح کے بعد سے اس پر ایسی تباہی آئی کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کا خاتمہ ہو گیا۔ بابل کی سحر و ساحری اور یہاں کی میخواری مشہور عام ہے۔ مشہور نحوی اخفش کا بیان ہے کہ بابل مؤنث نام ہونے کے باعث غیر منصرف ہے کیونکہ عربی میں ہر مؤنث شے کا نام جبکہ وہ علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو غیر منصرف ہوتا ہے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقبرہ میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا نیز اس سے بھی کہ میں سرزمین بابل میں نماز پڑھوں کیونکہ وہ ملعون جگہ ہے۔ خطابی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے میرے علم میں کسی عالم نے سرزمین بابل میں نماز ادا کرنے کو حرام نہیں کہا۔ علاوہ ازیں جعلت لی الارض مسجدا وطہورا (میرے لئے ساری زمین سجدہ کے قابل اور پاک کر دی گئی ہے) جو اس کی زیادہ صحیح ہے اس کے معارض ہے اگر یہ حدیث

---

۱۲ ملاحظہ ہو اتقان ج ۱ ص ۱۵۹ و ۱۶۰ طبع مصر ۱۲ معجم البلدان ج ۲ ص ۱۸ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

ثبوت کو پہنچ جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارض بابل کو وطن بنانے اور وہاں اقامت گزیں ہونے سے منع فرمادیا کیونکہ جب وہاں اقامت اختیار کی جائیگی تو نماز بھی پڑھنی پڑے گی۔ پھر اس بارے میں جو نہی وارد ہے وہ بھی مخصوص ہے۔ نہانی کے لفظ پر غور فرمائیے (جس کے معنی ہیں مجھے منع فرمایا) غالباً اس محنت و مشقت سے ڈرانا مقصود تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں اٹھانی پڑی، کوفہ کا شمار بابل ہی کی سرزمین میں ہے حضرت علیؓ سے پہلے خلفاء راشدین میں سے کوئی بھی مدینہ سے منتقل نہیں ہوا۔[۵۱] ۱/۱۲

بَاخِعٌ ۔ غم میں گھونٹ ڈالنے والا۔ بَخْعٌ سے جس کے معنی غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ۱۵/۱۳ ۱۹/۵

بَادِ ۔ بادیہ نشین۔ باہر سے آنے والا۔ بَدَاوَۃٌ سے جس کے معنی صحرا میں اقامت اختیار کرنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ۱۷/۷

بَادُونَ ۔ باہر رہنے والے۔ صحرا نشین۔ بَادٍ کی جمع۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ ۲۱/۱۸

بَادِیَ ظاہر ظہور۔ کھلم کھلا، بُدُوٌّ سے جس کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ۱۱/۲۷

بَارِدٌ ۔ ٹھنڈا۔ بَرْدٌ سے جس کے معنی ٹھنڈا ہونے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ ۲۳/۱۲ ۲۴/۱۵

بَارِزُونَ ۔ نکل کھڑے ہونے والے۔ بُرُوزٌ سے جس کے معنی کھلی جگہ میں نکلنے اور ظاہر ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر۔ ۲۶/۷۴

بَارِزَۃٌ ۔ کھلی ہوئی۔ بُرُوزٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ ۱۸/۱۵

بَارَكَ ۔ اس نے برکت دی۔ مُبَارَكَۃٌ سے جس کے معنی برکت دینے کے آتے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۳۷/۱۱۳

بَارَكْنَا ۔ ہم نے برکت دی۔ مُبَارَكَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ ۵/۹ ۱۵/۱۷ ۱۵/۷۱ ۳۷/۸ ۳۷/۱۱۳

بَارِئُ ۔ نکال کھڑا کرنے والا، پیدا کرنے والا۔ بَرْءٌ سے جس کے معنی بنانے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ۔ واحد مذکر۔ باری اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے بَرَأَ یَبْرَأُ کا استعمال پیدا کرنے کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے باری خالق کے

[۵۱] عالم السنن شرح ابی داؤد للخطابی ج ۱ ص ۱۲۸ طبع حلب ۱۹۳۲ء

Marfat.com

ہم معنی ہوگا۔ مگر آیتِ شریفہ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (وہی اللہ ہے بنانے والا، نکال کھڑا کرنے والا، صورت کھینچنے والا) سے پتہ چلتا ہے کہ خالق اور باری دو علیحدہ علیحدہ صفتیں ہیں اور ان دونوں میں باہم فرق ہے البتہ ہم معنی ماننے کی صورت میں باری کو خالق کی تاکید سمجھا جا سکتا ہے۔ علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں کہ باری وہ ہے جس نے مخلوق کو تفاوت اور اجزاء و اعضاء کے عدم تناسب سے بری پیدا کیا یعنی یہ نہیں ہوا کہ ایک ہاتھ تو بہت چھوٹا اور پتلا ہو اور دوسرا بہت بڑا اور موٹا۔ اسی طرح خاصیتوں اور شکلوں نیز خوبی اور برائی میں ایک دوسرے سے ممتاز فرمایا۔ پس اس اعتبار سے باری خاص ہے اور خالق عام[1]۔ یعنی خالق کے معنی ہیں صرف پیدا کرنے والا اور باری کے معنی ہیں مخصوص صفت پر پیدا کرنے والا۔

امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں فرماتے ہیں وحلیمی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ باری کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو اپنے علم کے مطابق طرح طرح کی مخلوقات کا ایجاد کرنے والا۔ آیت کریمہ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا (کوئی مصیبت نہیں پڑتی زمین میں نہ خود تمہاری جانوں میں مگر وہ اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں کتاب میں موجود ہے) میں اسی معنی کی طرف اشارہ ہے اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ جناب باری عزاسمہ کے متعلق جو "ابداع" کا اثبات و اعتراف کیا جاتا ہے تو وہ اس اعتبار سے نہیں کیا جاتا کہ اس نے ایک دم بغیر علم سابق جس چیز کا ابداع فرمایا اسے ظاہر بلا دیا بلکہ یہی مطلب ہے کہ جس چیز کا ابداع فرمایا وہ ابداع سے پہلے اس کے علم میں موجود تھی پس جس طرح کسی شئے کی ابداع و ایجاد کی بنا پر "مبدع" کا اسم اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے اسی طرح اسم "باری" بھی ضروری ہے۔

دوسرے یہ کہ "باری" سے قلبِ حقیقت اور تبدیل ماہیت کرنے والا مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے پانی، مٹی، آگ اور ہوا کو تو اپنی صفتِ ابداع سے بغیر کسی چیز کے پیدا کیا اور پھر ان چاروں سے اجسامِ مختلفہ کو بنایا چنانچہ ارشاد ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا) اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ

[1] روح المعانی ج ۱ ص ۲۲۷ طبع مصر

Marfat.com

(بنانے والا ہوں انسان کو مٹی سے) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ (اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ (اس نے پیدا کیا انسان کو نطفہ سے، پس یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو آگ کے شعلے سے بنایا) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا پھر اس کو نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں رکھا پھر نطفہ کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا اور اس کو ایک دوسری مخلوق بنا دیا پس بڑا بابرکت ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا)۔

اس صورت میں لفظ "بارئ" برأ القواس القوس (کمان کو نے کمان بنائی) سے ماخوذ ہوگا۔ یعنی جس چیز سے کمان بنتی ہے اس سے کمان بنائی اور وہ چیز ہیئت بدل کر دوسری چیز بن گئی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے متعلق صفتِ ابداع کا اعتراف کرنا صفت برأ کے اعتراف کا مقتضی ہے کیونکہ معترف خوب جانتا ہے کہ وہ خود ایک حال سے دوسرے حال میں برابر بدلتا رہا، یہاں تک کہ وہ اس قابل ہوا کہ اعتقاد و اعتراف کرنے لگے۔[1] پ ۱۸

بَارِئِكُمْ۔ تمہارا پیدا کرنے والا۔ بَارِئٌ مضاف کہ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ پ ۱

بَازِغًا۔ درخشاں، روشن، بُزُوْغٌ سے جس کے معنی طلوع ہونے اور چمکنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ پ ۷

بَازِغَةٌ۔ درخشاں، روشن، بُزُوْغٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ۔ واحد مؤنث۔ پ ۷

بَأْس۔ لڑائی۔ بدیہ، سختی، آفت، جنگ کی شدت اصل میں تو اس کے معنی سختی اور آفت کے ہیں مگر لڑائی اور غلبہ کے معنی میں اس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ پ ۲ ع ۸ پ ۷ ع ۱۲ پ ۸ ع ۱۸ پ ۱۹ ع ۱۸ پ ۲۱ ع ۱۳ پ ۲۷ ع ۱۲

[1] کتاب الاسماء والصفات ص ۷۰ مطبع انوار احمدی الہ آباد۔

Marfat.com

بَاْسَآءُ ب ا س ء

بَاْسَآءُ۔ سختی، فقر، اسم مؤنث ہے بُؤْسٌ سے مشتق ہے صفت نہیں ہے اور بعض کے خیال میں صفت ہے جو موصوف کے قائم مقام ہے

بَاْسِرَةٌ ب س ر

بَاْسِرَةٌ۔ اداس، بے رونق، پریشان، بَسْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث اصل میں بَسْرٌ کے معنی وقت سے پہلے کسی چیز کے متعلق جلدی کرنے کے ہیں یہاں وقت سے پہلے اداس ہونا اور تیور بگڑ جانا مراد ہیں۔ مجازاً اس کے معنی ترشرو ہونے اور منہ بگاڑنے کے بھی آتے ہیں۔ ۳۱/۷۵

بَاسِطٌ۔ دراز کرنے والا، کھولنے والا، پھیلانے والا بَسْطٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اصل میں تو بسط کے معنی کھلنے کھولنے اور پھیلنے پھیلانے کے ہیں مگر جب ہاتھوں کے ساتھ اس کا استعمال ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کے مختلف مفہوم ہوتے ہیں چنانچہ کبھی تو کسی چیز کی طرف ہاتھ پھیلانا یعنی مانگنا اور طلب کرنا مراد ہوتا ہے جیسے کَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ (اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلانے والا تاکہ پانی اس کے منہ میں پہنچ جائے) اور کبھی کسی چیز پر ہاتھ ڈالنے یعنی پکڑنے اور گرفت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے، وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ (اور کبھی تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی بیہوشی میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں) اور کبھی دست درازی یعنی مارنے اور حملہ کرنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (تو اگر مارنے کے لئے مجھ پر ہاتھ چلائیگا تو میں تجھ پر مارنے کو ہاتھ نہیں چلاؤں گا) اور کبھی ہاتھوں کے کھلنے سے مراد عطا اور بخشش ہوتی ہے جیسے (بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ (بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں) ۵/۶۴

بَاسِطُوْٓا۔ کھولنے والے، بڑھانے والے۔ بَاسِطٌ کی جمع۔ اصل میں بَاسِطُوْنَ تھا اَيْدِيْهِمْ کی طرف مضاف ہونے کے باعث ن ساقط ہو گیا ۶/۹۳

بَسْطَةً۔ بلند، لمبی لمبی۔ بَاسِقَةٌ کی جمع بُسُوْقٌ سے جس کے معنی بلند اور لمبا ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث غائب۔ ۵۴/۱۵

بَاْسُكُمْ۔ تمہاری لڑائی، بَاْس مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۲۱/۸۰

بَاْسُنَا۔ ہمارا عذاب، بَاْس مضاف نَا ضمیر

Marfat.com

جمع متکلم مضاف الیہ جب بأس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو عذابِ الٰہی کے معنی ہوں گے۔ ۳ ۱۱ ۵ ۸ ۹ ۲ ۱۳ ۶ ۱۴ ۱۲

بَأْسُهٗ۔ اس کا عذاب، بأس مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۵

بَأْسُهُمْ۔ ان کی لڑائی، بأس مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۲۵

بَاشِرُوْهُنَّ۔ ان (عورتوں) سے ملا کرو، ان سے ملو، بَاشِرُوا مُبَاشَرَةٌ سے جس کے معنی دو بشروں کے آپس میں ملنے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، بشرہ جلد کے ظاہری حصہ کو کہتے ہیں، یہاں مباشرت سے جماع کا کنایہ مراد ہے، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ ۲

بَاطِلٌ۔ غلط، ناحق، جھوٹ، حق کی نقیض اور ضد ہے، جستجو کرنے سے جس چیز کے متعلق پتہ چلے کہ وہ بے ثبات ہے اسی کو باطل کہتے ہیں ارشاد ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ (یہ سبب اس کے ہے کہ اللہ ہی ہے حق ثابت اور اس کے سوائے جس کو پکارتے ہیں نابود ہو جانے والا ہے) اور اسی اعتبار سے ہر قول یا فعل جو بے ثبات ہو باطل کہلاتا ہے قول کی مثال لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط) اور فعل کی مثال وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (اور ضائع ہو گیا جو کیا تھا اس جگہ اور مٹ گیا جو کچھ کہ عمل کرتے تھے)۔ ۱ ۵ ۲ ۱۵ ۵ ۲ ۹ ۱۵ ۱۱ ۱ ۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۲۰ ۱۶ ۱۵ ۲ ۲۰ ۱۲ ۲۲ ۱۱ ۲۳ ۱۲ ۲۵ ۲ ۲۶ ۵

بَاطِلًا۔ ۳ ۱۱ ۱۴

بَاطِنٌ۔ سب سے چھپا ہوا، اندر، بُطُوْنٌ اور بَطْنٌ سے جس کے معنی پوشیدہ اور مخفی ہونے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ علامہ حلیمی کہتے ہیں باطن وہ ہے جو غیر محسوس ہو اور آثار و افعال کے ذریعہ اس کا ادراک کیا جائے۔ امام خطابی کا بیان ہے کہ بطون کے معنی کبھی تو دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اوجھل ہونے کے آتے ہیں اور کبھی غیب کی پوشیدہ باتیں جاننے کے۔ [1]

دوسرے معنے کے اعتبار سے ہی عرب والے بولتے ہیں فلان ببطن امر فلان یعنی فلاں

[1] کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۲۵ طبع انوار احمدی الہ آباد ۱۳۵۲ھ

Marfat.com

فلاں کے باطنی حال سے آگاہ ہے، امام بخاریؒ نے بھی یحییٰ بن زیاد الفراء کی کتاب معانی القرآن سے یہی معنی نقل کئے ہیں۔ فراء مذکور لغت ونحو کے مشہور امام ہیں[1]۔ علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

"الظاہر اور الباطن صفاتِ الٰہی میں الاول اور الآخر کی طرح ایک ساتھ بولے جاتے ہیں پس الظاہر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ہماری بدیہی معرفت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انسان جس چیز کی طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھے اس کی فطرت کا یہی فیصلہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ (اور وہی ہے کہ آسمان میں بھی قابلِ عبادت ہے اور زمین میں بھی قابلِ عبادت ہے) میں اسی حقیقت کا بیان ہے۔ اسی لئے کسی حکیم کا قول ہے کہ معرفتِ الٰہی کے طالب کی مثال اس شخص کی ہے جو آفاق میں ایسی چیز کے تلاش میں گشت لگائے جو خود اس کے پاس موجود ہو اور الباطن کا اشارہ اس کی حقیقی معرفت کی طرف ہے جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لفظوں میں بتایا ہے یا من غایۃ معرفتہ القصور عن معرفتہ (اے وہ ذات کہ جس کی معرفت کی انتہا اس کی معرفت سے درماندگی ہے) کسی نے کہا باعتبار اپنی نشانیوں کے ظاہر ہے اور باعتبار اپنی ذات کے باطن ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ظاہر سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام اشیاء پر محیط ہے اور اس کو سب کا ادراک حاصل ہے اور باطن اس حیثیت سے ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ خود اللہ عزوجل کا فرمان ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مقولہ روایت ہے جو دونوں لفظوں کی تفسیر کو بتلاتا ہے فرماتے ہیں۔ تجلی لعبادہ من غیر ان رأوہ وارا ھم نفسہ من غیر ان تجلی لھم (اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر تجلی فرمائی بغیر اس کے کہ بندے اس کو دیکھیں اور اپنی ذات کو دکھلایا بغیر اس کے کہ ان پر تجلی ہو) مگر مقولہ کو سمجھنے کے لئے فہم ثابت اور عقل وافر کی ضرورت ہے۔

مفسرین اور ارباب لغت کے اس آیت کی تفسیر میں دس سے زیادہ اقوال مذکور ہیں حالانکہ خود حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں اسماءِ الٰہی الاول والآخر والظاہر والباطن کی ایسی

[1] ملاحظہ ہو صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۱۳ ص ۳۰۷ طبع میریہ مصر ۱۳۰۱ھ۔

تفسیر فرمائی ہے کہ اس کے بعد کسی تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی فرماتے ہیں انت الاول فلیس قبلك شئ وانت الاخر فلیس بعدك شئ وانت الظاھر فلیس فوقك شی وانت الباطن فلیس دونك شئ (تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے ورے کوئی شے نہیں۔ یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور صحیح مسلم میں بھی الفاظ کے معمولی سے تغیر کے ساتھ موجود ہے۔[1]

واضح رہے کہ شیعہ اور معتزلہ نے جو رویتِ باری کے منکر ہیں اپنے غلط عقیدہ کے اثبات میں یہ استدلال پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت میں الباطن فرمایا ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ ان ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہو سکتا مگر یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کنہ ذات کے اعتبار سے باطن اور مخفی ہے کہ اس کی ذات کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا اور اس اعتبار سے باطن ہونا آخرت میں رویتِ الٰہی کے منافی نہیں ہو سکتا کیونکہ ان ظاہری آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کا حاصل ہونا کنہ ذاتِ الٰہی کی معرفت کا مقتضی نہیں ہے۔ ورنہ اس طرح اگر الباطن عدم رویت کی دلیل بن سکتا ہے تو الظاہر رویت باری کی دلیل کیوں نہیں ہو سکتا۔ ۲۷/۱۷

بَاطِنَةً چھپی ہوئی پوشیدہ، بَطَنَ اور بَطُنَ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ آیت کریمہ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (اور پوری کر دیں تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی) میں ظاہرہ کو نبوت اور باطنہ کو عقل بتایا گیا ہے اور کوئی ظاہرہ سے محسوسات اور باطنہ سے معقولات مراد لیتا ہے اور کسی نے انسانوں کے ذریعہ دشمنوں پر فتحمندی حاصل کرنے کو ظاہری نعمت اور فرشتوں کے ذریعہ مدد پہنچنے کو باطنی نعمت کہا ہے۔ علامہ ماوردی نے اس سلسلہ میں نو اقوال ذکر کئے ہیں مگر وہ سب عموم آیت کے تحت میں داخل ہیں یہاں صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ ظاہری نعمتوں سے وہ تمام نعمتیں مراد ہیں جو عقل یا حس سے معلوم کی جا سکیں اور جو کوئی ان کی معرفت

[1] مشکوٰۃ المصابیح فصل ثانی باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام۔

Marfat.com

حاصل کرنا چاہے وہ انھیں معلوم کر سکے اور باطنی نعمتوں سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو لوگوں کو معلوم نہ ہو سکیں اور ان سے مخفی رہیں۔ لہٰذا آیت کے عموم میں تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں شامل ہیں اور مفسرین کے اس سلسلہ میں جو اقوال مذکور ہیں وہ ان نعمتوں کی ایک خاص صنف کا تعین کر رہے ہیں اور جس کے نزدیک جو نعمت زیادہ اہم تھی اس نے اسی نعمت کو بیان کر دیا۔ اس تعین سے کسی کا مقصود انحصار نہیں ہے اور بھلا انحصار ہو بھی کس طرح سکتا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو پورے طور پر گن بھی نہیں سکتے بیشک آدمی بڑا ناانصاف اور ناشکر گزار ہے) ۱۴/۲۱

بَاطِنُهٗ اس کا باطن، اس کے اندر۔ بَاطِنٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ جو چیز حواس سے مخفی ہو وہ باطن کہلاتی ہے ۵۷/۱۳

بَعِدَ۔ تو دوری کردے، بعد پیدا کر دے۔ مُبَاعَدَةٌ سے جس کے معنی دور ہونے اور دور کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۴/۱۹

بَاغٍ۔ حد سے نکل جانے والا، عدول حکمی کرنے والا بَغْیٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ میں مجاہد نے باغی عادی نہ ہونے کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ رہزن نہ ہو امام سے جدا نہ ہو معصیت خدا میں گھر سے باہر نہ نکلا ہو تو ایسے شخص کو مردار خون اور سور کا گوشت کھانا جائز ہے ورنہ گو مضطر ہو اس کو رخصت نہیں ہے امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں لیکن امام ابوحنیفہ اور سلف کی بڑی جماعت اس طرف گئی ہے کہ بغاوت اور عدوان کا تعلق کھانے سے ہے۔ باغی کا یہ مطلب ہے کہ بے حکمی نہ کرے یعنی نوبت اضطرار کی نہ پہنچے اور کھانے لگے اور عادی کے یہ معنی ہیں کہ زیادتی نہ کرے یعنی بقدر ضرورت کھائے (ملاحظہ ہو بَغْیٌ) ۲/۵ ۵/۳ ۱۴۵/۶

بَاقٍ۔ باقی رہنے والا۔ بَقَآءٌ سے جس کے معنی کسی شے کے اپنی پہلی حالت پر برقرار رہنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ بقاء کی دو قسمیں ہیں ایک باقی بنفسہ جس پر کبھی فنا طاری نہ ہو یہ ذات حق جل جلالہ کی صفت ہے دوسرے باقی بغیرہ اس میں سب ماسوی اللہ داخل ہے جس کو فنا لازمی ہے۔ پھر باقی باللہ کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو شخص جب تک

Marfat.com

اللہ چاہے باقی رہے جیسے اجرام فلکیہ دوسرے وہ کہ جس کی نوع اور جنس تو باقی رہے مگر وہ خود فنا ہو جائے جیسے انسان اور حیوان۔ اسی طرح آخرت میں بھی بعض چیزیں خود باقی رہیں گی جیسے اہل جنت کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو خود تو فنا ہو جائیں گی مگر ان کی نوع اور جنس باقی رہے گی جیسے اشجار جنت ہیں۔ ۱۲ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ۔ باقی رہنے والی نیکیاں، بَاقِيَاتٌ بَاقِيَةٌ کی جمع بَقَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث اَلْبَاقِيَاتُ موصوف الصّٰلِحٰتُ صفت۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر، تہلیل، تسبیح حمد اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو باقیات صالحات فرمایا ہے نیز امام احمد نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور طبرانی نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ابن جریر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر یہ باقیات صالحات ہیں۔[1]

حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔

"رہنے والی نیکیاں یہ کہ علم سکھا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم چلا جاوے، یا مسجد، کنواں، سرائے، باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح چھوڑ جاوے۔"[2]

حضرت شاہ صاحبؒ نے باقیات صالحات کی جو تفسیر بیان کی ہے صحیح حدیثوں سے ماخوذ ہے علامہ سیوطی نے شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور کے باب ما ینفع المیت فی قبرہ میں وہ تمام روایتیں یکجا جمع کر دی ہیں جن میں ان اعمال کا ذکر ہے جن کا نفع مرنے کے بعد انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اس خدا سی عبارت میں ان تمام روایتوں کا خلاصہ جمع کر دیا ہے۔ مگر واضح رہے کہ باقیات صالحات میں وہ تمام اذکار و اعمال صالحہ داخل ہیں جن کا ثواب انسان کے لئے باقی رہے۔ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: فی الصحیح انما کل عبادۃ یقصد بھا وجہ اللہ (یعنی صحیح یہ ہے کہ اس میں ہر وہ عبادت داخل ہے جو اللہ کے لئے کی جائے) کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ باقیات صالحات

[1] الاتقان ج ۲ ص ۱۶۸ طبع مصر ۱۳۱۸ھ [2] موضح القرآن ص ۳۰۱ طبع مصطفائی ۱۳۶۸ھ۔

Marfat.com

میں ہر امر خیر داخل ہے اور احادیث میں جو باقیات صالحات کی تفسیر مروی ہے وہ اس کے اطلاق وعموم کے منافی نہیں ہے کہ سوائے اعمال مذکورہ کے اور کوئی عمل صالح اس میں داخل نہ ہو سکے۔ پ۱۵ ع۱۶

بَاقِيَةٍ ۔ باقی رہنے والی۔ بَقَاءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، واحد مؤنث۔ آیت کریمہ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ (پھر کیا دیکھتا ہے تو ان میں کوئی باقی) میں بعض نے باقیہ کو اسم فاعل کے معنی میں لیا ہے اور اس کا موصوف جماعت یا فِئَةٌ کو محذوف قرار دیا ہے یعنی باقی رہنے والی جماعت، یا ان کا کوئی فعل جو باقی رہا ہو اور بعض نے اسم فاعل کو بمعنی مصدر یعنی بقاء کے لیا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ مصادر فاعل کے وزن پر بھی آتے ہیں، اور مفعول کے وزن پر بھی لیکن پہلا خیال زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے پ۲۹ ع۵

بَاقِيْنَ بچے ہوئے، باقی رہنے والے بَاقٍ کی جمع بحالت نصب وجر (ملاحظہ ہو بَاقٍ) پ۱۹ ع۲۴

بَالٌ ۔ حال۔ خبر، جس حال کی پروا کی جائے وہ بال کہلاتا ہے اور کبھی جس حالت پر دل جمنے لگے اس کو بھی بال کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے مجازاً اس کے معنی دل اور جی کے آتے ہیں۔ پ۱۳ ع۱۱

بَالِغٌ ۔ پہنچنے والا۔ بُلُوْغٌ سے جس کے معنی پہنچنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر پ۲۸ ع۱۷

بَالِغَةٌ ۔ پہنچی ہوئی پہنچنے والی۔ بُلُوْغٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث۔ اَيْمَانٌ بَالِغَةٌ سے تاکید میں انتہا کو پہنچی ہوئی قسمیں مراد ہیں پ۸ ع۲۰ پ۲۷ ع۲۹

بَالِغُوْهُ ۔ اس تک پہنچنے والے۔ بَالِغُوْا مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، بَالِغُوْا اصل میں بَالِغُوْنَ تھا۔ بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ بحالت رفع اضافت کے سبب نون جمع حذف ہو گیا پ۲۹ ع۵

بَالِغُهٗ ۔ اس تک پہنچنے والا بَالِغٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ۲۸ ع۳

بَالِغِيْهِ اس تک پہنچنے والے بَالِغِيْ مضاف اِ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ بَالِغِيْ اصل میں بَالِغِيْنَ تھا بُلُوْغٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ بحالت نصب وجر، نون جمع بسبب اضافت حذف ہو گیا۔ پ۱۳ ع۱۱

بَالَهُمْ ان کا حال۔ بَالَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۲۶ ع۵۔

Marfat.com

بَآءُوْ۔ انھوں نے کمایا۔ وہ پھر آئے، وہ لوٹے، بَوْءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو بَآءَ) ۱۱ ۳

بَآئِسٌ۔ بھوکا، برے حال والا، مصیبت زدہ بُؤْسٌ سے جس کے معنی سخت فقیری اور بد حالی کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۱۱

بَايَعْتُمْ۔ تم نے سوداگری کی۔ تم نے تجارت کی مُبَايَعَةٌ سے جس کے معنی باہم خرید فروخت کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر آیت کریمہ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ (تو خوشیاں مناؤ اس بیع پر جس کا معاملہ تم نے اللہ سے کیا ہے) میں جس معاملہ کی طرف اشارہ ہے اس کی تفصیل ماقبل کی آیت میں مذکور ہے ۱۱ ۳

بَايِعْهُنَّ۔ تو ان عورتوں سے بیعت قبول کر بَايِعْ مُبَايَعَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب، یہاں مبایعت کا معنی بیعت قبول کرنے اور عہد لینے کے معاہدہ کے معنی میں استعمال بطور مجاز ہے۔ علامہ ابن الجوزی نے تصریح کی ہے کہ ان بیعت (۲۵۷) کرنے والی صحابیات کا شمار کیا گیا تو جملہ چار سو ناون عورتیں ہوئیں بیعت میں آپ نے کسی عورت سے مصافحہ نہیں کیا بلکہ محض زبانی بیعت لی۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الخ پر بذریعہ قول بیعت لیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا جس کے آپ مالک نہیں ہوئے۔ [۱] یہ بیعت فتح مکہ میں واقع ہوئی اور سنت سے یہی بیعت ثابت ہے ۱۲

فصل الثاء المثلثة

بَثَّ۔ اس نے بکھیرا۔ اس نے پھیلایا (نَصَرَ ضَرَبَ) بَثٌّ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اصل میں بَثٌّ کے معنی کسی چیز کے پراگندہ کرنے اور ابھارنے کے ہیں اور اسی لئے ہوا سے خاک اڑنے، غم سے بیقرار ہو جانے اور راز کے افشار کرنے کے لئے بث کا استعمال ہوتا ہے وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ (اور بکھیرے اس میں سب طرح کے جانور) میں

[۱] تفسیر خازن بغدادی ج ۷ ص ۶۸ طبع مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

بث سے مراد اللہ تعالیٰ کا ان جانوروں کو پیدا کرنا ہے جو پہلے موجود نہ تھے ۴/۱۲ ۱۱/۴ ۲۵/۴

بَثِّیْ۔ میری بیقراری، میری پراگندگی، بث مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ ۱۳/۴

فصل الحاء المهملة

بِحَارٌ۔ دریا سمندر، اَبْحُرٌ کی طرح یہ بھی بَحْرٌ کی جمع ہے۔ ۳۰/۶

بَحْرٌ۔ دریا سمندر۔ بحر اصل میں اس وسیع مقام کا نام ہے جہاں بہت کثرت سے پانی ہو اور اسی اعتبار سے سمندر کو بحر کہتے ہیں۔ سمندر میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک پانی کی کثرت اور وسعت اور دوسرے نمکینی اور کھاراپن۔ ان ہی دونوں مفہوموں کے لحاظ سے کبھی بحر کا استعمال کسی چیز کی زیادتی اور وسعت کے متعلق ہوتا ہے اور کبھی ملاحت اور نمکینی کے سلسلہ میں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو لیکر جس سمندر کو پار کیا تھا وہ بحر احمر (قلزم) تھا۔ ۲۲/۲

۶/۳ و ۱۴/۱۸ ۹/۶ و ۱۱/۸ ۱۱/۱۴ ۱۴/۸ ۱۵/۱۱ و ۱۷/۱۰

۲۶/۱ و ۳/۱۳ ۱۷/۱۲ ۱۸/۱۱ ۱۹/۸ ۲۰/۱ و ۱۱/۸ و ۱۳ ۲۱/۱۳ و ۲۵/۱۰ و ۱۸/۳ و ۱۳ ۲۷/۱۱

بَحْرَانِ۔ دو دریا۔ دو سمندر۔ بَحْرٌ کا تثنیہ بحالت رفع۔ ۱۲/۴۲

بَحْرَيْنِ۔ دو سمندر، دو دریا۔ بَحْرٌ کا تثنیہ بحالت نصب و جر۔ ۱۵/۱۱ ۱۹/۳ ۲۰/۱ ۲۷/۱۱

بَحِيْرَةٍ۔ بحیرہ، کان پھٹا۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں: یہ کفر کی رسمیں تھیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کی، تو اس کا کان پھاڑ دیتے نشان کو، اور اس کو بحیرہ کہتے۔ [1]

چونکہ بحر کے مادہ میں وسعت اور کثرت کے معنی ملحوظ ہیں اس لئے اونٹ کے اچھی طرح کان پھاڑنے کے لئے عرب والے بولتے تھے بَحَرْتُ الْبَعِيْرَ (میں نے اونٹ کے کان اچھی طرح پھاڑ ڈالے) اس اعتبار سے یہاں فعیلۃ بمعنی مفعولۃ کے ہے صحیح بخاری میں سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ بحیرہ کا دودھ بتوں کے نام پر محفوظ کر دیا جاتا تھا۔ اس لئے کوئی شخص اس کے تھن نہیں دوہ سکتا تھا۔ [2] مصنف عبدالرزاق میں قتادہ سے روایت ہے کہ بحیرہ اونٹنی ہوتی تھی، جب ناقہ پانچویں مرتبہ بچہ دیتی اگر بچہ نر ہوتا تو صرف مرد ہی کھاتے عورتیں نہ کھاتیں

[1] موضح القرآن سورہ مائدہ۔ [2] صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ

Marfat.com

اور اگر ماده ہوتا تو اس کے کان پھاڑ کر چھوڑ دیتے پھر نہ اس کی اون کاٹتے نہ دودھ پیتے نہ اس پر سوار ہوتے اور جو بچہ مردہ پیدا ہوتا تو پھر مرد اور عورتیں سب مل کر کھاتے۔ بحیرہ کی تعیین میں اہل لغت کے دس سے زیادہ اقوال مذکور ہیں[1] مگر شاہ صاحبؒ نے جتنا ذکر فرمایا ہے وہ تمام اقوال کی جان ہے۔ پ ۷

فصل الخاء المعجمة

بَخْسٍ۔ ناقص۔ ظلم سے کسی شے کے گھٹا دینے اور کم کرنے کا نام بخس ہے۔ بعض نے یہاں مصدر بمعنی اسم فاعل باخس کے لیا اور بعض نے بمعنی اسم مفعول یعنی مبخوس کے پہلی صورت میں ناقص کے معنی ہوں گے اور دوسری صورت میں منقوص کے یعنی جس کو قصداً گھٹا دیا جائے۔ پ ۱۲ **بَخْسًا** کم کر دینا، گھٹا دینا۔ پ ۱۱

بُخْل۔ بخل کرنا، کنجوسی کرنا، مال و متاع کو اس جگہ خرچ کرنے سے روک رکھنا جہاں خرچ کرنا چاہئے اس کا نام بخل ہے۔ جود کی صفت اسی بخل کے مقابل ہے۔ بخل کی دو قسمیں ہیں ایک خود ضائع جگہ خرچ نہ کرنا دوسرے غیر کو بھی خرچ کرنے سے روک دینا۔ یہ اور بھی زیادہ قابل مذمت ہے آیت شریفہ اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ (جو لوگ کہ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم دیتے ہیں) میں دونوں طرح کا بخل مذکور ہے پ ۵ ع ۲۷

بَخِلَ۔ اس نے بخل کیا۔ اس نے کنجوسی کی (سَمِعَ بُخْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۰

بَخِلُوْا۔ انھوں نے کنجوسی کی۔ انھوں نے بخیلی کی۔ بُخْلٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۴ ع ۱۲

فصل الدال المهملة

بَدَا۔ ظاہر ہو گیا۔ (نَصَرَ بَدْوٌ اور بَدَاءٌ سے جس کے معنی کھلم کھلا ظاہر ہو جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب پ ۴ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۲ پ ۱۳ ع ۲۰ پ ۱۸ ع ۲۸

بَدَأَ۔ اس نے شروع کیا، اس نے ابتدا کی (فَتَحَ) بَدْءٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے شروع کرنے کو اور اس سے ابتدا کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۳ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۱۲

بِدَارًا جلدی کرکے بروزن فِعَالٌ مصدر ہے آتا کلوا سے اِسْرَافًا اور بِدَارًا دونوں حال واقع ہیں یعنی مسرفین و مبادرین

[1] فتح الباری ج ۸ ص ۲۱۳ طبع میری مصر

Marfat.com

یعنی شتابی اور سرعت سے کام لیکر پ۱۲

بَدَاَکُمْ۔ اس نے تم کو پہلے بنایا، تم کو شروع میں پیدا کیا۔ بَدَاَ یَبْدَؤُ سے صیغۂ ماضی کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ۸

بَدَاْنَا۔ ہم نے پہلے شروع کیا۔ ہم نے ابتدا میں بنایا بَدْءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ۱۷

بَدَءُوْکُمْ۔ انھوں نے پہلے تم سے شروع کیا۔ بَدَءُوْا یَبْدَؤُ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ۱۰

بَدَتْ۔ ظاہر ہوئی۔ بَدْوٌ اور بَدَاؤٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۳ پ۱۶

بَدْرٍ۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مشہور مقام ہے جو بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہے چونکہ یہ وہاں فروکش ہوا تھا اس لئے اسی کے نام پر اس قریہ کا نام بدر قرار پایا۔ بعض بدر بن مخلد کی بجائے بدر بن الحارث کا نام لیتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ بدر اصل میں اس کنوئیں کا نام ہے جو وہاں پر واقع ہے چونکہ کنواں بالکل مستدیر تھا اور اس کا پانی نہایت صاف شفاف اس لئے تعمیر کی خوبی اور پانی کی صفائی کی بنا پر اسے بدر کہا گیا کہ اندھیرا تک کر دیکھیو تو بدر کامل جھلکتا نظر آئے گا۔ لیکن واقدی نے بہت سے شیوخ بنی غفار سے نقل کیا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام بیانات کے سرے سے منکر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ بدر ہمارا وطن ہے وہاں ہمارے مکانات موجود ہیں۔ بدر نام کا کوئی شخص بھی کبھی اس بستی کا مالک نہیں ہوا کہ جس کے نام پر وہ منسوب ہو سکے۔ جس طرح اور شہروں کے نام مقرر ہیں اسی طرح اس مقام کا نام بھی ہے[1]۔ غزوہ بدر کبریٰ کا مشہور واقعہ، ۱۷ رمضان روز جمعہ سنہ ۲ھ کو واقع ہوا۔ پ۴

بِدْعًا۔ نیا۔ صفت مشبہ ہے، اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کے معنی میں آتا ہے چنانچہ بعض نے اول معنی میں یعنی مُبْدِعٌ لیا ہے یعنی نئی باتیں کہنے والا اور بعض نے دوسرے معنی میں یعنی مُبْدَعٌ یعنی نیا بھیجا ہوا کہ جس سے پہلے کوئی پیغمبر نہ آیا ہو۔ پ۲۶

بَدَّلَ۔ بدل ڈالا۔ بدل دیا۔ تبدیل کر دیا۔ تَبْدِیْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَبْدِیْلٌ) پ۱ پ۹ پ۱۹

بَدَلًا۔ بدلہ۔ پ۱۵

بَدَّلْنَا۔ ہم نے بدل ڈالا۔ تَبْدِیْلٌ سے ماضی کا صیغہ

[1] فتح الباری ج۷، ص ۲۲۲ طبع میریہ مصر

Marfat.com

جمع حکم (ملاحظہ ہو تَبْدِیْلٌ) ۹ پ ۱۲ پ ۲۹ پ

بَدَّلْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو بدل دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۵ پ ۲۲

بَدَّلُوْا۔ انھوں نے بدل دیا، تَبْدِیْلٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَبْدِیْلٌ) ۱۳ پ ۱۷ پ ۲۱

بَدَّلَهٗ۔ اس کو بدل دیا۔ بَدَّلَ صیغہ ماضی۔ هٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲ پ

بَدِّلْهُ۔ اس کو بدل ڈال۔ بَدِّلْ تَبْدِیْلٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ هُ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۱ پ

بُدْنَ۔ قربانی کے اونٹ گائے جو خانہ کعبہ کی طرف لیجائے جائیں، بَدَنَةٌ کی جمع ہے موٹاپے اور بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے اس کو بدنہ کہتے ہیں، عطا اور سدی نے تصریح کی ہے کہ بُدن میں اونٹ گائے ہی داخل ہیں۔ بکری کو بدنہ نہیں کہتے ہیں۔ [1] ۱۷ پ

بَدَنِكَ۔ تیرا بدن بَدَنٍ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، بدن اور جسد میں فرق ہے کہ بدن تو باعتبار حبثہ کے بولا جاتا ہے اور جسد باعتبار رنگ کے اسی لئے ثوب مجسّد کے معنی رنگین کپڑے کے آتے ہیں اور امرأۃ بَدِیْنٌ کے معنی موٹی عورت کے ہوتے ہیں ۱۱ پ

بَدْوِ۔ جنگل۔ بَدْوٌ کے معنی اصل میں ظاہر ہونے کے ہیں اس لئے ہر وہ مقام جہاں کی سب چیزیں ظاہر ہوں بدو کہلاتا ہے جنگل میں بھی سب چیزیں کھلی اور ظاہر ہوتی ہیں اس لئے اس کا نام بَدْوٌ ہوگیا۔ ۱۳ پ

بَدِیْعُ۔ موجد، نیا نکالنے والا، نئی طرح بنانے والا پیدا کرنے والا۔ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے بَدِیْعٌ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مُبْدِعٌ ہے یعنی اس چیز کا پیدا کرنے والا جس کی سابق میں مثال نہ ہو، بغیر کسی کی اقتدا اور پیروی کے کسی صنعت کے نکالنے کا نام ابداع ہے۔ ابداع کا استعمال جب اللہ عزوجل کے متعلق ہوگا تو بغیر کسی آلہ مادہ، زمانہ اور مکان کے کسی شے کے ایجاد کرنے کے معنی ہوں گے۔ ۱ پ ۱۷ پ۔

فصل الراء المهملة

بَرٍّ۔ جنگل۔ زمین، خشکی، بحرٌ کی ضد ہے ۳ و ۱۳ و ۱۸ پ ۷ پ ۱۱ پ ۱۵ پ ۱ پ ۲۰ پ ۳ و ۹ و ۱۳ پ ۲۱ پ

---

[1] معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۵۔ طبع مصر

Marfat.com

بَرٌّ۔ احسان کرنے والا، نیک سلوک کرنے والا۔ بِرٌّ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ بَرٌّ، بمعنی جنگل اور زمین کے معنی میں چونکہ وسعت کا تصور موجود ہے اس لئے اس سے بِرٌّ کا اشتقاق ہوا جس کے معنی خوب نیکی کرنے کے ہیں چنانچہ بِرٌّ کی نسبت کبھی تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جیسے اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ (بیشک وہی ہے احسان کرنے والا مہربان) اور کبھی بندہ کی طرف جیسے وَبَرًّا بِوَالِدَیْہِ (اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا) چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوگا تو اس کے معنی ثواب عطا کرنے کے ہوں گے اور جب بندہ کے لئے آئے گا تو اطاعت کرنے کے معنی ہوں گے، بِرِّ والدین سے مراد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے۔ عقوق اسی کی ضد ہے۔ پ ۲ ع ۱۶ پ ۳ ع ۵ و ۲۴ بَرًّا

بِرٌّ۔ نیکی کرنا، بھلائی کرنا، نیکوکاری، مصدر ہے۔ اعتقادی اور عملی دونوں قسم کی نیکیاں بر میں داخل ہیں چنانچہ آیت شریفہ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ میں اس کی تفصیل پورے طور پر موجود ہے۔ پ ۱ ع ۵ پ ۲ ع ۸ و ۹ پ ۷ ع ۱ پ ۶ ع ۵ پ ۲۸ ع ۲

بَرَآءٌ۔ بیزار، بیزار ہونا۔ اصل میں اس کے معنی ہر اس چیز سے جس کا پاس رہنا برا لگتا ہو، چھٹکارا، چھوٹنے کے ہیں۔ مصدر ہے جو صفت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور جب صفت واقع ہو تو واحد جمع تثنیہ مذکر مؤنث سب کے لئے برابر استعمال ہوتا ہے پ ۲۵ ع ۱۰

بُرَآءُ۔ بیزار، بَرِیْءٌ کی جمع ہے جیسے ظَرِیْفٌ کی جمع ظُرَفَاءُ پ ۲۸ ع ۲

بَرَآءَۃٌ۔ بیزاری، بیزار ہونا۔ خلاصی، چھٹکارا پانا۔ مصدر ہے پ ۱۰ ع ۱۰ پ ۲۷ ع ۱

بَرَّاَہٗ۔ اس کو بری کر دیا۔ بَرَّاَ تَبْرِیَۃٌ سے جس کے معنی بری کرنے اور تہمت سے پاک کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۲۲ ع ۴

بَرْدٍ۔ اولے، پ ۱۸ ع ۱۲

بَرْدًا۔ ٹھنڈک، ٹھنڈا ہونا مصدر ہے پ ۱۷ ع ۵ پ ۳۰ ع ۱

بَرَرَۃٍ۔ نیکوکار، بَرٌّ کی جمع ہے بَرَرَۃٌ اَبْرَارٌ کی بہ نسبت زیادہ بلیغ ہے کیونکہ ابرار بَارٌّ کی جمع ہے اور بَرَرَۃٌ بَرٌّ کی اور جس طرح عَدْلٌ (یعنی سراپا انصاف) عَادِلٌ سے زیادہ بلیغ ہے اسی طرح بَرٌّ بَارٌّ سے زیادہ بلیغ ہے۔ قرآن مجید میں یہ فرشتوں کی صفت میں استعمال ہوا ہے۔ پ ۳۰ ع ۱

Marfat.com

بَرَزَ - وہ نکلا۔ (نَصَرَ) بُرُوْزٌ سے جس کے معنی کھلم کھلا ظاہر ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب "بروز" کی کئی شکلیں ہیں ایک تو بذاتہ کسی چیز کا خود ظاہر ہونا جیسے وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً (اور تم دیکھو کہ زمین کھل گئی) کہ یہاں پر خود زمین کا صاف طور پر کھل جانا مراد ہے کیونکہ اس روز مکانات اور ان کے بسنے والے سب مٹ جائیں گے اور بعد میں حشر شروع ہوگا۔ اور اسی لئے میدانِ جنگ میں صف سے نکلنے کو "مبارزت" کہتے ہیں چنانچہ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ (جن لوگوں کا قتل لکھ دیا گیا ہے وہ تو اپنے اپنے مقتلوں کی طرف نکل کر ہی رہیں گے) میں بروز کا یہی مطلب ہے اور کبھی بروز کا استعمال چھپی ہوئی چیز کے کھل جانے کے متعلق ہوتا ہے جیسے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ (اور دوزخ ظاہر کر دی جائیگی گمراہوں کے لئے) ہے

بُرِّزَتْ - وہ ظاہر کر دی گئی۔ تَبْرِيْزٌ سے جس کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۹ پ ۳۰

بَرْزَخٌ - دو چیزوں کے درمیان کی حد، روک، حائل، عالم برزخ موت سے حشر تک کے عالم کا نام ہے۔ مولانا محمد سورتی مرحوم رسالہ عالم برزخ میں رقمطراز ہیں۔

"مولوی اسلم صاحب لکھتے ہیں

برزخ غالباً فارسی لفظ پردہ سے معرب کیا گیا ہے جس کے معنی آڑ کے ہیں۔

برزخ کے متعلق درحقیقت یہ تمام بحث نرالی ہے اسی لئے اسے فارسی سے معرب بتایا گیا۔ عام قاعدہ کے مطابق اگر پردہ کی تعریب کی جائے تو "فرزخ" یا "فرزخ" ہونی چاہئے مگر یہاں ہر ایک بات بے قاعدہ ہے اس لئے پردہ سے برزخ بن گیا ہو تو کیا تعجب ہے؟ یہ طے شدہ امر ہے کہ جس زبان میں کسی معنی کے لئے لفظ نہ ہو تو وہ دوسری زبان سے لانے کی فکر کرے گی عربی میں آڑ اور پردہ کے لئے حجاب اور ستر وغیرہ الفاظ موجود ہیں، لہٰذا اسے کیا ضرورت ہوئی کہ پردہ کی تعریب کرے! قرآن نے برزخ کو دو چیزوں میں فصل، حد فاصل اور موت و حشر کے درمیان جو مدت ہے اس کے واسطے استعمال کیا ہے کسی طرح سے یہ لفظ فارسی الاصل نہیں، ممکن ہے عبری ہو یا سریانی ہو، مگر بلا کسی حجت کے اسے پردہ سے معرب بتانا عجیب اجتہاد ہے۔ ہمیں معربات کی کتابوں میں اس کا پتہ نہیں لگا۔ نہ اس سے قبل کسی نے اسے فارسی لفظ سے معرب بتایا ہے۔ گو ممکن ہے

Marfat.com

آج کل کے مستشرقین کی یہی تحقیق ہو[1] ۳ پ ۱۵ ع ۴
بَرْزَخًا۔ ۱۹ پ ۳

بَرَزُوْا۔ وہ سب نکلے، بُرُوْزٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۳ پ ۸ ع ۳ و ۱۵ پ ۱۳ ع ۱

بَرْقٌ۔ بجلی، بجلی کی چمک۔ اسم ہے ۱ پ ۲ ع ۲۱ پ ۲۰ ع ۴

بَرِقَ۔ خیرہ ہوگئی۔ ماند پڑگئی، پتھرا گئی، چندھیا گئی (سمع) بَرَقٌ سے جس کے معنی نظر کے متحیر اور خیرہ ہوجانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اصل میں تو بُرُقٌ کے معنی بجلی کے ہیں اور اسی اعتبار سے اس کے معنی چمکنے کے آنے لگے لیکن جب آنکھ کے ساتھ اس کا استعمال ہو تو اس کے معنی خوف سے پتلیوں کے پھرنے اور نظر کے خیرہ ہوجانے کے آتے ہیں فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ میں یہی مراد ہیں ۲۹ پ ۱۲ ع ۱۲

بَرْقِهٖ۔ اس کی بجلی، بَرْقٍ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۸ پ ۱۲ ع ۱۲

بَرَكٰتٍ۔ برکتیں، بَرَكَةٌ کی جمع جس کے معنی کسی شے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوبی اور بھلائی کے ثابت ہونے کے ہیں اور چونکہ خدا کی طرف سے خیر و خوبی غیر محسوس طریقہ پر صادر ہوتی ہے اور بے حد اور بے شمار طریقوں پر پائی جاتی ہے اسی لئے ہر چیز کو جس میں غیر محسوس طور پر زیادتی مشاہدہ میں آئے مبارک اور بابرکت کہتے ہیں اصل میں بَرَكٌ اونٹ کے سینہ کو کہتے ہیں، اونٹ چونکہ سینہ ٹیک کر بیٹھتا ہے اسی لئے اس کے معنی عزم یعنی ٹیکنے ٹھیرنے ثابت رہنے اور ایک جگہ جمے رہنے کے متعلق اس کا استعمال ہونے لگا چنانچہ حوض وغیرہ کو جہاں پانی رک جائے اور جمع ہوجائے عربی میں بِرْكَةٌ کہتے ہیں اور جس طرح حوض میں پانی جمع رہتا ہے اسی طرح کسی چیز میں خیر و خوبی کے اکٹھا اور جمع ہوجانے کا نام برکت ہوا ۸ پ ۹ ع ۱۴

بَرَكٰتُهٗ۔ اس کی برکتیں، بَرَكَاتٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۲ پ ۱۱ ع ۱۲

بُرُوْجٍ۔ برجیں، بُرْجٌ کی جمع جس کے معنی بلند عمارت اور محل کے ہیں۔ آسمان کی برجوں سے کیا مراد ہے اس کے متعلق شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں سورہ فرقان کے فوائد میں فرماتے ہیں "آسمان کے بارہ حصے ان کا نام برج ہر ایک پر ستاروں کا پہرہ، حدیں رکھی ہیں حساب کو۔ اور سورۂ حجر کے فوائد میں ذرا تفصیل کر روشنی ڈالتے ہیں

[1] عالم برزخ بطور عہ معارف اعظم گڈھ ص، و ۱۹۵۲ء

Marfat.com

حق تعالیٰ بندوں سے وہ خطاب کرتا ہے جو یہ سمجھیں ان کے عرف میں آسمانِ مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق، بارہ پھاٹک ہیں جیسے خربوزہ، وہی بارہ برج ہیں اور سورج برس دن میں سب طے کرتا ہے موسم گرمی اور سردی اس سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہ آتا ہے اور مینہ سے دنیا بستی ہے اور روشن آسمان کی ستارے ہیں۔

کسی شاعر نے ان بارہ برجوں کے ناموں کو ترتیب وار ایک قطعہ میں جمع کر دیا ہے

برجہا دیدم کہ از مشرق برآورد سر
جملہ در تسبیح و در تہلیل حی لایموت
چوں حمل چوں ثور و چوں جوزا و سرطان و اسد
سنبلہ میزان و عقرب قوس و جدی و حوت

آیت شریفہ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو) میں ستاروں کی برجیں بھی مراد لی جا سکتی ہیں اس صورت میں لفظ مشیدہ کا استعمال برجوں کے لئے بطور استعارہ ہوگا اور زمین کی برجیں بھی یعنی مضبوط قلعہ اور مستحکم محلات ۵ ۴ ۱۹ ۴

بُرْهَانٌ۔ دلیل، بیان حجت۔ بروزن فُعْلَانٌ جیسے رُجْحَانٌ اور بُنْيَانٌ وغیرہ ہیں بعض کے خیال میں بَرَّهَ يَبْرَهُ کا مصدر ہے جس کے معنی سفید اور درخشاں ہونے کے ہیں، برہان اس دلیل کو کہتے ہیں جو تمام دلائل میں زوردار ہو اور ہمیشہ اور ہر حال میں صدق کی مقتضی ہو۔ واضح رہے کہ دلیل کی پانچ قسمیں ہیں (۱) وہ جو ہمیشہ صدق کی مقتضی ہو (۲) وہ جو ہمیشہ کذب کی مقتضی ہو (۳) وہ جو صدق سے زیادہ قریب ہو (۴) وہ جو کذب سے زیادہ قریب ہو (۵) وہ جس کا اقتضا صدق و کذب دونوں کے لئے برابر ہو۔ ۲ ۱۳ ۵

بُرْهَانَانِ۔ دو دلیلیں۔ بُرْهَانٌ کا تثنیہ ۲۰

بُرْهَانُكُمْ۔ تمہاری دلیل۔ بُرْهَانَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱ ۴ ۱۳ ۱۰ ۱

بَرِيٌّ۔ بیزار، بے تعلق، بے گناہ۔ بروزن فَعِيلٌ بَرَاءَةٌ سے بمعنی اسم فاعل ہے۔ ۸ ۱۵ ۱۰ ۲ ۱۱ ۱۲ ۱۵ ۱۱ ۵ ۱۲

بَرِيْٓؤُنَ۔ بیزار، بے تعلق۔ بَرِيٌّ کی جمع ۱۱

بَرِيَّةٍ۔ مخلوق۔ خلق، بَرْءٌ سے جس کے معنی عدم سے وجود میں لانے کے ہیں بروزن فَعِيلَةٌ بمعنی مفعول ہے ۳۰ ۲۳

Marfat.com

فصل السین المهملة

بَسًّا۔ خلط ملط کرنا۔ اجزا کا باہم دگر ملا دینا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔ مصدر ہے اور بعض نے اس کے معنی آہستہ آہستہ ہانکنے اور چلانے کے لئے ہیں۔ عرب کی عادت ہے کہ جب اونٹ بکری کا ریوڑ ہانکتے ہیں تو ہانکتے وقت بِسْ بِسْ یا بُسْ بُسْ زبان سے کہتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح پر آہستہ آہستہ ہانکنے کا نام بَسٌّ ہے پہلے معنی کے اعتبار سے بولتے ہیں بَسَسْتُ السَّوِیْقَ بِالْمَاءِ (میں نے ستو کو پانی میں گھول دیا) یعنی ستو اور پانی دونوں کے اجزا مکرر باہم دگر خلط ملط ہو گئے اس معنی کی تفسیر آیت شریفہ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کے مانند ہو جائیں گے) کر رہی ہے یعنی ریزہ ریزہ ہو کر اڑنے لگیں گے اور دوسرے معنی کی تفسیر وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ (اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے) سے ہو رہی ہے۔ پ ۳۰

بِسَاطًا۔ بچھونا۔ فرش، اسم ہے۔ ہر پھیلی ہوئی چیز کو بساط کہتے ہیں چنانچہ وسیع زمین کا نام بھی بساط ہے۔ پ ۲۹

بُسَّتِ۔ ریزہ ریزہ کر دی گئی، آہستہ آہستہ چلائی گئی بَسٌّ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب عربی کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے تو فعل کو واحد لاتے ہیں اور جمع مکسر کا حکم یعنی جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے مؤنث غیر حقیقی کا حکم ہے کہ اس کے لئے مذکر کا صیغہ بھی لایا جا سکتا ہے اور مؤنث کا بھی چنانچہ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا میں چونکہ جبال جمع مکسر ہے اس لئے اس کے لئے واحد مؤنث کا صیغہ لایا گیا۔ لہذا یہاں پر بُسَّتْ کے ترجمہ میں صیغہ جمع کے معنی لینا چاہئے یعنی آہستہ آہستہ چلائے گئے ریزہ ریزہ کر دیئے گئے پ ۲۹

بَسَرَ۔ منہ بنایا۔ (نَصَرَ) بُسُوْرٌ سے جس کے معنی ترش رو ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۹

بَسْطٌ۔ کھول دینا، کشادہ کرنا۔ پھیلانا۔ مصدر ہے بسط کے معنی میں پھیلانا اور کشادگی دونوں داخل ہیں چنانچہ کہیں تو دونوں چیزیں مقصود ہوتی ہیں اور کہیں صرف ایک ہی مفہوم مراد ہوتا ہے یہاں سخاوت اور بخشش میں وسعت کے معنی مقصود ہیں (ملاحظہ ہو بَاسِطٌ) پ ۱۵

بَسَطَ۔ اس نے کشادہ کیا۔ (نَصَرَ) بَسْطٌ سے

Marfat.com

ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہاں رزق میں وسعت دینے کے معنی مراد ہیں۔ پ۲۵

بَسَطْتَ۔ تو نے دراز کیا، تو نے اٹھایا۔ بَسْطٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ یہاں ہاتھ اٹھانے سے مراد مارنا اور حملہ کرنا ہے (ملاحظہ ہو بَاسِط) پ۷

بَسْطَةً۔ کشادگی، کشائش، وسعت، مصدر ہے (ملاحظہ ہو بَسْطٌ) پ۲ بَصْطَةً پ۹

فصل الشین المعجمة

بَشَرٌ۔ آدمی، انسان، اصل میں بَشَرَةٌ کھال کی ظاہری سطح کو کہتے ہیں اور اُدْمَةٌ باطنی سطح کو۔ تمام ادبا کا یہی قول ہے مگر ابو زید نے اس کے برعکس کہا ہے چنانچہ ابو العباس وغیرہ نے اس کی تردید کی ہے بَشَرَةٌ کی جمع بَشَرٌ اور اَبْشَارٌ آتی ہے، انسان کو بھی بشر اسی لئے کہتے ہیں کہ اور حیوانوں میں تو کسی کی کھال اُون سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے اور کسی کی بالوں سے مگر انسان کی کھال سب حیوانات کے برخلاف کھلی ہوئی ہے۔ لفظ بشر کا استعمال واحد اور جمع دونوں کے لئے یکساں طور پر ہوتا ہے ہاں تثنیہ میں بشران آیا ہے۔ قرآن مجید میں انسان کے ظاہری جسم اور جثہ کو بشر کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ کفار نے جب انبیاء پر زبان طعن دراز کی تو اسی وصف بشریت کو نشانہ بنایا۔ قرآن مجید نے جواب میں اس حقیقت کو قائم رکھا کہ بلاشبہ بشریت میں سب برابر ہیں مگر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے معارف جلیلہ اور اعمال جمیلہ کے ذریعہ امتیاز و اختصاص فرما کر سرفراز فرمائے چنانچہ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرح آدمی ہی ہیں مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرمائے) اور قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ (کہدیجئے میں تم جیسا ہی آدمی ہوں میری طرف وحی آتی ہے) میں اسی حقیقت کو قائم رکھ کر اس فرق و امتیاز کو واضح کیا ہے۔ سورہ مریم میں جو فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (وہ پورا آدمی بن کر ان کے سامنے ظاہر ہوا) وارد ہے اس میں فرشتہ کا خوبصورت انسان کی شکل میں آنے کا بیان ہے اور سورہ یوسف میں جو وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (عورتیں کہنے لگیں حاشا اللہ یہ بشر نہیں ہے نہ ہو یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے) ہے یہاں حضرت یوسف

Marfat.com

علیہ السلام کے متعلق انسانیت کی نفی مقصود نہیں بلکہ عورتوں کے اظہار تعجب وحیرت کا بیان ہے

پ ۳ ع ۱۶ ۱۲ پ ۷ ع ۱۷ ۱۳ پ ۱۳ ع ۱۳ ۱۴ پ ۱۴ ع ۲۰ ۳ ۱۶ پ ۱۷ ع ۳ ۱۱

پ ۱۸ ع ۲ ۲ پ ۱۹ ع ۱۳ ۱۲ پ ۲۱ ع ۶ ۱۳ پ ۲۳ ع ۹ ۲۴ پ ۲۵ ع ۶ ۲۸ ع ۱۵

پ ۲۹ ع ۱۶ ۱۷ بُشِّرًا پ ۱۲ ع ۱۳ ۲ پ ۱۴ ع ۳ ۱۵ پ ۱۹ ع ۱۱ ۱۰ پ ۱۶ ع ۵

پ ۱۸ ع ۳ پ ۱۹ ع ۳ ۲۳ پ ۱۲ ع ۱۳ ۲۷ ع ۹

بُشِّرَ اس کو خبر دی گئی، اس کو بشارت دی گئی تَبْشِیْرٌ سے جس کے معنی خوش خبری سنانے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب نفسِ انسانی کا خاصہ ہے کہ جب اس کو کوئی خوش کن خبر پہنچتی ہے تو فوراً مسرت سے اس کے جسم میں خون دوڑ کرنے لگتا ہے۔ اسی لئے ایسی خبر کے سنانے کو جس کو سُن کر انسان کے چہرہ پر فرحت وانبساط کے آثار ظاہر ہونے لگیں تبشیر کہتے ہیں یہ بھی واضح رہے کہ تبشیر کے لفظ میں کثرت سے بشارت دینے کے معنی ملحوظ ہیں۔ کبھی کبھی غصہ کے اظہار کے لئے بطور تہکم اس کا استعمال افسوسناک اندوہگیں اور بری خبر سنانے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ اس معنی میں اس کا استعمال بطور استعارہ ہے جس طرح کسی شاعر نے کہا ہے ع

تحیۃ بینھم ضرب وجیع

(ان کا آپس کا سلام درد انگیز ضرب ہے) مطلب یہ ہے کہ کارزار کی گرماگرمی سے ان کے سلام کی ابتدا ہوتی ہے۔ پ ۱۲ ع ۱۳ پ ۲۵ ع ۸

بَشِّرْ۔ تو خوش خبری دے، تو خبر دے، تَبْشِیْرٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۳ ع ۲ پ ۱۲ ع ۲ پ ۱۷ ع ۵ پ ۱۰ ع ۷

پ ۱۵ ع ۳ پ ۱۴ ع ۶ پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۲۲ ع ۲ پ ۲۵ ع ۱۹

بُشْرًا۔ خوش خبری دینے والی، بروزن فُعْلٌ بَشِیْرَۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی خوش خبری دینے والی کے ہیں۔ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۴ ع ۳ پ ۲۰ ع ۱

بَشَّرْتُمُوْنِیْ۔ تم نے مجھے بشارت دی بَشَّرْتُمْ تَبْشِیْرٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر واو اشباع کا ہے۔ ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ پ ۱۴ ع ۴

بَشَّرْنٰکَ ہم نے تجھے بشارت دی بَشَّرْنَا تَبْشِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم کَ ضمیر واحد مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۴

بَشَّرْنٰہُ۔ ہم نے اس کو بشارت دی ن میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۱۴ ع ۲

بَشَّرْنٰھَا۔ ہم نے اس (عورت) کو بشارت دی اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ ۱۲ ع ۲

بَشَّرُوْہُ۔ انھوں نے اس کو خوش خبری دی بَشَّرُوْا تَبْشِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہٗ ضمیر

Marfat.com

واحد مذکر غائب۔ ۲۶/۱۹

بَشِّرْهُ۔ اس کو خبر دے، اس کو بشارت دے۔ اس کو خوش خبری دے۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲۱/۱۰ ۲۲/۱۸ ۲۵/۱۷

بَشِّرْهُمْ۔ ان کو خبر دے۔ ان کو خوش خبری دے اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۱/۱۲ ۲۱/۲

بُشْرٰی خوش خبری، ایسی خبر جس کو سن کر بشرہ پر مسرت و خوشی کے آثار نمایاں ہو جائیں ۱/۱۲ ۲/۹ ۱۱/۱۲ ۱۲/۷ ۱۴/۱۸ ۱۹/۱۰ ۲۱/۲۶ ۲۲/۲ ۲۶/۱۲

بُشْرٰىكُمْ۔ تم کو خوش خبری ہو۔ تمہیں بشارت ہو بُشْرٰی سے مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۷/۱۸

بَشَرَيْنِ دو آدمی، بَشَرٌ کا تثنیہ بحالتِ نصب و جر ۱۸/۳

بَشِيْرٌ۔ خوش خبری دینے والا، بشارت سنانے والا بُشْرٌ سے جس کے معنی بشارت دینے کے ہیں۔ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فاعل ہے ۶/۱۲ ۹/۱۳ ۱۱/۱۷

بَشِيْرًا ۱/۱۴ ۱۲/۱۵ ۱۳/۱۵

فصل الصاد المهملة

بَصَآئِرُ۔ کھلی دلیلیں، ظاہر نصیحتیں، بَصِيْرَةٌ کی جمع (ملاحظہ ہو بَصِيْرًا) ۱/۱۲ ۹/۱۳ ۱۵/۱۲ ۲۸/۱۸

بَصَرِيْ۔ آنکھ، بینائی خواہ آنکھ کی ہو یا دل کی (ملاحظہ ہو اَبْصَارٌ) ۱۱/۱۷ ۱۵/۴ ۲۷/۱۰۵ ۲۹/۱۴۰۱

بَصُرْتُ۔ میں نے دیکھا، مجھے نظر آیا (کَرُمَ) بَصَرٌ سے جس کے معنے دیکھنے اور معلوم کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم۔ ۲۶/۱۲

بَصُرَتْ۔ اس (عورت) نے دیکھا، بَصَرٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۰/۴

بَصَرُكَ۔ تیری نظر، تیری آنکھ، بَصَرٌ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۶/۱۲

بَصَرِهٖ۔ اس کی آنکھ، اس کی بینائی، بَصَرٌ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲۵/۱۲

بَصَلِهَا۔ اس (زمین) کی پیاز، بَصَلٌ پیاز کو کہتے ہیں مضاف ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۶۱/۲

بَصِيْرٌ۔ دیکھنے والا۔ جاننے والا۔ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فاعل ہے ۱/۱۱ ۱۱/۱۳ ۱۵/۱۰۲ ۳/۱۰۳ ۴/۸ ۶/۱۲ ۷/۱۱ ۹/۱۴ ۱۰/۶ ۱۲/۱۰۲ ۳/۸ ۱۵/۱ ۱۷/۱۵ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۵ ۲۳/۱۹ ۱۰/۱۱ ۱۹/۱۷ ۲۵/۳ ۲۷/۱۴ ۲۸/۱۷ ۲۹/۱۸ ۲/۱۵ ۵/۱۶ ۱۵/۱۲ ۱۷/۱۱ ۱۹/۱۷ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۴ ۲۳/۱۴ ۲۹/۱۴ ۳۱/۱۴ ۳۲/۱۴ ۳۴/۹

بَصِيْرَةٌ۔ بینائی، سمجھ، دلیل، واضح رہے کہ بصیرت کا استعمال صرف دل کی بینائی کے متعلق ہوتا ہے

Marfat.com

آنکھ سے دیکھنے اور نظر کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ بصیرت کے مختلف معانی آتے ہیں، عقل، سمجھ، عبرت، دلیل اور حجت ۱۳ ۱۶ ۱۷

فصل الضاد المعجمة

بِضَاعَةٌ۔ پونجی، سامان تجارت، بَضْعٌ سے ماخوذ ہے، گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کاٹ کر علیحدہ کئے جائیں انھیں "بضع" کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے مال کی اس وافر مقدار کو جو تجارت کے لئے رکھی جائے بضاعت کہا جاتا ہے ۱۳ ۳۴

بِضَاعَتُنَا ہماری پونجی، بِضَاعَةٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ۱۳ ۳۴

بِضَاعَتَهُمْ ان کی پونجی۔ بِضَاعَةَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۳ ۳۴

بِضْعَ۔ چند، کئی، دس سے جو کم کر دیا جائے "بضع" کہلاتا ہے۔ بعض کے نزدیک تین سے لیکر نو تک اور بعض کے خیال میں پانچ سے نو تک کے عدد بضع میں داخل ہیں۔ یوسف علیہ السلام کے ذکر میں جو بِضْعَ سِنِينَ آیا ہے اس کے متعلق اکثر مفسرین سات برس کی مدت بتاتے ہیں اور سورہ روم میں دس سال سے کم کی مدت مراد ہے ۱۳ ۱۵ ۳۰

فصل الطاء المهملة

بِطَانَةً۔ دلی دوست، رازدار، بھیدی، استر، کپڑے کا باطنی حصہ جو جسم سے ملا ہے۔ بَطْنٌ سے مشتق ہے۔ "بطن" کا استعمال ہر شے میں "ظہر" کے خلاف ہوتا ہے۔ اوپر کی جانب کو "ظہر" اور اندر کی جانب کو "بطن" بولتے ہیں اور کپڑے کے اوپر کے حصہ کو ظِهَارَةٌ اور اندرونی اور نیچے کے حصے کو جو جسم سے ملا ہے جیسے استر وغیرہ بِطَانَةٌ کہتے ہیں جس طرح ہم اپنی زبان میں بولتے ہیں کہ وہ تو اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ یعنی وہ اس کو نہایت ہی مرغوب و محبوب ہے، اسی طرح "بطانة الثوب" سے بطور استعارہ دلی دوست کے متعلق جو باطنی امور کا رازدار ہو "بطانة" کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۴ ۱۱۸

بَطَائِنُهَا اس کے استر، بَطَائِنُ بِطَانَةٌ کی جمع مضاف ہے هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۵۵ ۱۳

بَطْشًا۔ اترانا، مصدر ہے۔ ۲۶

بَطِرَتْ۔ اترائی۔ اکڑنے لگی (متعدی) بَطِرَ سے ماضی کا صیغہ، واحد مؤنث، غائب ۲۸

بَطْشَ۔ پکڑ، گرفت، پکڑنا، سختی اور قوت کے ساتھ

Marfat.com

پکڑنے کو بطش کہتے ہیں مصدر ہے ۱۳ بَطْشًا ۲۵ ۲۶ ۱۷ بَطْشَةَ ۲۵ ۱۴

بَطَشْتُمْ. تم نے پکڑا. تم نے گرفت کی (ضَرَبَ ونَصَرَ) بَطْشٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۱۱

بَطَشْتَنَا. ہماری پکڑ، ہماری گرفت، ہمارا پکڑنا بَطْشَةَ مصدر مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۲۷ ۹

بَطَلَ. مٹ گیا، نابود ہوگیا، (نَصَرَ بُطْلَانٌ سے جس کے معنی ضائع ہوجانے اور نابود ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب. ۹ ۴

بَطَنَ. وہ پوشیدہ ہوا. وہ چھپا (نَصَرَ بُطُوْنٌ سے جس کے معنی پوشیدہ ہونے اور چھپنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۵ ۱۵ ۶

بَطْنِ. اندرون، پیٹ. ۲۶ ۱۱

بَطْنِهٖ. اس کا پیٹ، بَطْنِ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۸ ۱۲ ۲۳ ۹

بَطْنِیْ. میرا پیٹ. اس میں ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ہے. ۳ ۱۲

بُطُوْنِ. پیٹ. بَطْنٌ کی جمع ۵ ۳ ۱۴ ۱۷ ۲۳ ۱۵ ۲۶ ۱۹ ۲۷ ۱۵ ۴

بُطُوْنِهٖ. اس کے پیٹ. بَطْنِ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۲ ۱۳

بُطُوْنِهَا اس اونٹنی کے پیٹ، اس میں ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے ۱۵ ۱۸ ۱

بُطُوْنِهِمْ. ان کے پیٹ. اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے. ۵ ۲ ۱۲ ۱۴ ۹

فصل العین المهملة

بَعْثِ. جی اٹھنا. زندہ کرنا، اٹھا کھڑا کرنا. اصل میں تو بَعْثٌ کے معنی بھیجنے اور اٹھا کھڑا کرنے کے ہیں مگر قرائن اور متعلقات کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں مثلاً اونٹ کیلئے بعث کا لفظ آئے گا تو معنی اونٹ کے اٹھانے اور چلانے کے ہوں گے، مردوں کے لئے استعمال ہوگا تو جی اٹھنے اور حشر کے ہوں گے، رسولوں کے متعلق کہا جائیگا تو مبعوث کرنے اور بھیجنے کے ہوں گے. غرض حسب قرینہ و مقام اس کے معنی سمجھنے چاہئیں۔ (ملاحظہ ہو ابعث) ۱۷ ۸ ۲۱ ۹

بَعَثَ. اس نے بھیجا (فتح) بَعْثٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۰ ۱۶ ۲ ۸ ۶ ۹ ۱۵ ۱۱ ۱۹ ۲ ۲۵ ۱۱

بُعِثَ. وہ اٹھایا گیا، وہ کھڑا کیا گیا، وہ الٹ پلٹ کیا گیا

بَعْثَرَۃٌ سے جس کے معنی الٹ پلٹ کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ جن علماء کی رائے یہ ہے کہ رباعی اور خماسی دو ثلاثی سے ملکر بنتی ہیں ان کے خیال میں بعثرۃ بُعِثَ اور اُثِیْرَ سے مل کر بنا ہے اور یہ بات کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ بَعْثَرَۃ میں دونوں فعلوں کے معنی موجود ہیں۔ پس جس طرح بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ پڑھی) بسم اور اللہ کے لام سے مرکب ہے اسی طرح بَعْثَرَۃٌ لفظ بعث اور اثارۃ کی راء سے مرکب ہے۔ ب ۲۰/۲۵

بُعْثِرَتْ۔ وہ کھود کر اٹھائی گئی۔ بَعْثَرَۃٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ب ۳۰/۷

بَعَثْنٰکُمْ۔ تمہارا جلانا۔ تمہارا زندہ کرنا، تمہارا اٹھانا بَعْثٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۲۱/۱۲

بَعَثْنَا۔ ہم نے بھیجا، ہم نے کھڑا کیا، ہم نے اٹھایا بَعْثٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ب ۷/۳ ۹/۳ ۱۱/۱۳ ۱۴/۱۱ ۱۵/۱۳ و ۱۵ ب ۱۹/۳

بَعَثْنَا۔ اس نے ہم کو اٹھایا۔ بَعَثَ فعل ماضی نا ضمیر جمع متکلم ب ۲۳/۳

بَعَثْتُمْ۔ ہم نے تم کو اٹھا کھڑا کیا۔ بَعَثْنَا فعل ماضی کُمْ ضمیر جمع متکلم ب ۱/۲

بَعَثْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو اٹھایا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب ۱۵/۱۲ و ۱۵

بَعَثَہٗ۔ اس کو زندہ کیا، اس کو جلایا، بَعَثَ فعل ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ب ۳/۳

بَعْدُ۔ پیچھے، ظرف زمان ہے، قَبْلُ کی ضد ہے اضافت اس کو لازمی ہے۔ جب بغیر اضافت کے آئے گا تو یا ضمہ پر مبنی ہوگا یا اس پر دو زبر ہوں گے جیسے بَعْدُ، بَعْدًا، اور مِنْ بَعْدُ قرآن مجید میں بَعْدًا نہیں آیا ہے ب ۱ / ۳ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ ب ۲ / ۲ و ۴ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ ب ۳ / ۳ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ ب ۴ / ۲ و ۷ و ۹ و ۱۳ ب ۵ / ۱ و ۱۳ ب ۶ / ۲ و ۷ و ۹ و ۱۰ ب ۷ / ۳ و ۴ و ۵ و ۱۵ ب ۸ / ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ب ۹ / ۱ و ۳ و ۵ و ۱۵ ب ۱۰ / ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ ب ۱۱ / ۳ و ۶ و ۸ و ۹ ب ۱۲ / ۲ و ۴ و ۱۶ ب ۱۳ / ۵ و ۹ و ۱۱ ب ۱۴ / ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ ب ۱۵ / ۲ ب ۱۶ / ۵ و ۷ و ۸ ب ۱۸ / ۷ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ب ۱۹ / ۱ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ ب ۲۰ / ۸ و ۱۲ ب ۲۱ / ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ ب ۲۲ / ۳ و ۱۰ و ۱۴ ب ۲۳ / ۱۴ و ۱۵ ب ۲۵ / ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۴ و ۱۸ و ۱۹ ب ۲۶ / ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۴ ب ۲۷ / ۴ و ۱۷ و ۱۸ ب ۲۸ / ۱۷ و ۱۹ ب ۲۱ / ۳ ب ۳۰ / ۴ و ۲۰ و ۲۳

بُعْدًا۔ دوری، ہلاکت، لعنت، قُرْبٌ کی ضد ہے، قرب و بعد کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جگہ اور مقام کے اعتبار سے ایک کو قریب اور

Marfat.com

دوسرے کو بعید کہتے ہیں۔ محسوسات میں تو قرب و بعد کا استعمال بکثرت ہوتا رہتا ہے لیکن کبھی کبھی معقولات کے لئے بھی بعید اور قریب کے الفاظ آتے ہیں جیسے ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا (وہ بہت دور بہکے) چونکہ موت ہلاکت اور لعنت میں بھی دوری ہوتی ہے اس لئے بُعْدًا اور بَعْدًا کے معنی اکثر ہلاکت تباہی اور لعنت کے آتے ہیں ۲۵/۱۰ بُعْدًا ۱۲/۱۱ و ۱۴ و ۶ و ۸ ۱۸/۱۱

بَعُدَتْ۔ وہ دور معلوم ہوئی۔ وہ دور لگی۔ (نَصَرَ) بُعْدٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۲/۱۰

بَعِدَتْ۔ وہ دور ہوئی۔ اس پر لعنت ہوئی۔ وہ تباہ ہوئی۔ (سَمِعَ) بَعْدٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۱۲/۸

بَعْدِكَ۔ تیرے پیچھے۔ تیرے بعد، بَعْدِ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۶/۱۳

بَعْدِكُمْ۔ تمہارے پیچھے، تمہارے بعد۔ بَعْدِ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۵/۳

بَعْدِهٖ۔ اس کے بعد، اس کے پیچھے، بَعْدِ مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ

۱/۱۱ و ۶ ۳/۱۵ ۴/۸ ۶/۳ ۷/۱۳ ۹/۱۳ ۱۱/۱۳ ۱۲/۱۲

۱۵/۱۲ ۲۱/۱۲ ۲۲/۳ و ۱۴ و ۱۷ ۲۳/۱ ۲۵/۲ ۲۹/۲۲

بَعْدَهَا۔ اس کے بعد اس کے پیچھے بعد مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۹/۹

۱۴/۲۱ و ۳۰ ۱۶/۱ ۱۷/۲

بَعْدِهِمْ۔ ان کے بعد، ان کے پیچھے، بَعْدِ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

۳/۱ ۷/۷ ۹/۱۲ و ۱۱ ۱۱/۷ ۱۳/۱۵ و ۱۴ ۱۶/۷ ۱۸/۲ و ۱۲

۲۰/۹ ۲۳/۶ و ۱۴ ۲۵/۴ ۲۸/۴

بَعْدَهُنَّ۔ ان کے بعد ان کے پیچھے، بَعْدِ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۱۸/۱۴

بَعْدِیْ۔ میرے بعد، میرے پیچھے بَعْدِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱/۱۶ ۵/۸

۲۳/۱۲ ۲۸/۹

بَعْضٌ۔ کچھ، ٹکڑا۔ کل کے اعتبار سے شئے کے کسی جز کو بعض کہتے ہیں اسی لئے کلّ کے مقابل بولا جاتا ہے۔ ۱/۹ و ۱۰ ۲/۱۷ و ۱ ۳/۱۰ و ۳۰ و ۱۲ و ۱۳

۴/۱۱ و ۱۴ ۵/۱ و ۲ و ۳ ۶/۱۱ و ۱۳ ۷/۱۴ و ۱۳ ۸/۱ و ۲ و ۱۳

۸/۹ ۹/۱۸ ۱۰/۱۵ و ۶ ۱۱/۱۰ و ۵ ۱۲/۱۳ و ۲ و ۵ ۱۳/۱۲ و ۷

۱۴/۱۶ ۱۵/۱۵ و ۲ و ۱۰ ۱۶/۱۲ و ۲ ۱۷/۱۳ و ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

۱۸/۱۵ و ۱۷ ۱۹/۱۵ ۲۰/۱۵ و ۲ ۲۱/۱۷ و ۸ ۲۲/۱۱ و ۱۰

۲۲/۱۳ و ۱۹ ۲۵/۹ و ۱۲ و ۱۸ ۲۶/۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۳ ۲۷/۳ ۲۸/۱۹ ۲۹/۱۳ و ۲۳

Marfat.com

بَعْضًا ب ۱ ع ۱۴ ب ۲ ع ۱۵ ب ۳ ع ۱۵ ب ۴ ع ۱۶ ب ۵ ع ۱۲ ب ۶ ع ۱۲

بَعْضُكُمْ تمہارے بعض تم میں سے بعض بَعْض مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ ۱ ع ۱۳ ب ۲ ع ۱۳ ب ۳ ع ۱ و ۲ ب ۴ ع ۱۳ ب ۵ ع ۷ و ۹ ب ۶ ع ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ب ۱۸ ع ۱۵ ب ۲۰ ع ۱۳ ب ۲۲ ع ۱۳ و ۱۴

بَعْضُنَا ہمارے بعض ہم میں بعض، بَعْض مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ ۱۵ ع ۲ ب ۲۳ ع ۱۵

بَعْضَهٗ اس کا بعض بَعْض مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۹ ع ۱۱ ب ۲۸ ع ۱۹

بَعْضُهَا اس کا بعض بَعْض مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ ۱۲ ع ۱۲ ب ۱۵ ع ۱۱

بَعْضُهُمْ ان کے بعض بَعْض مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱ ع ۹ ب ۲ ع ۱۰ و ۱۱ ب ۳ ع ۱۲ ب ۴ ع ۱ ب ۵ ع ۹ و ۱۰ ب ۶ ع ۱۰ ب ۸ ع ۵ ب ۱۰ ع ۳ و ۱۰ ب ۱۱ ع ۲ ب ۱۳ ع ۱۴ و ۱۷ ب ۲۱ ع ۱۰ ب ۲۲ ع ۱۷ ب ۲۳ ع ۶ و ۱۱ ب ۲۵ ع ۱۲ و ۱۳ ب ۲۶ ع ۳ ب ۲۹ ع ۳

بَعْلًا ایک بت کا نام، شوہر، خاوند، اصل میں تو بعل شوہر کو کہتے ہیں اور شوہر کے متعلق چونکہ بیوی پر فوقیت اور غلبہ کا تصور رہتا ہے اس لئے عربی زبان میں ہر وہ چیز "بعل" کہلاتی ہے جسے دوسرے پر فوقیت حاصل ہو، چنانچہ اہل عرب اپنے دیوتا کو جس کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور تقرب کے خواہاں تھے "بعل" کے نام سے یاد کرتے تھے، کیونکہ وہ اس کا مرتبہ اپنے سے اعلیٰ وارفع سمجھتے تھے یہ امام راغب کی تحقیق ہے، عرب میں یہ لفظ اس معنی میں زیادہ تر اہل یمن میں مستعمل تھا، چنانچہ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نظر ایک شخص پر پڑی جو گائے ہانکتا جا رہا تھا، اس شخص کی زبان سے نکلا من بعل هذه اس گائے کا مالک کون ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تو کون ہے کہنے لگا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا کی زبان یہی ہے کہ بعل سے مراد مالک اور رب ہے[1]۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی فرماتے ہیں۔

"ہمارے مفسرین نے عکرمہ، مجاہد اور قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ "بعل" یمن کی زبان میں آقا اور مالک

[1] فتح الباری کتاب التفسیر سورۃ الصافات۔

Marfat.com

کو کہتے ہیں اور یہ حضرت الیاسؑ کی قوم کا بت تھا اور اسی لئے عربی میں شوہر کو بعل کہتے ہیں، ہمارے مفسرین اور اہل لغت کا بیان بالکل صحیح ہے لیکن صرف اس تخصیص سے انکار ہے کہ یہ صرف یمن کی زبان کا لفظ ہے صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ تمام سامی زبانوں میں پایا جاتا ہے یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ بعل صرف قوم الیاس میں نہیں بلکہ اکثر مشرقی سامی قوموں میں پوجا جاتا تھا بعلبک، ملک شام کا ایک قدیم شہر ہے جو اسی بعل دیوتا کی طرف منسوب ہے، روایتوں میں ہے کہ یہ دیوتا سونے کا تھا، چودہ ہاتھ لمبا تھا اور اس کے چار منہ تھے توراۃ میں اس کے تین طریقے سے نام آئے ہیں "بعل" "بعل فغور" "بعل بریث"

"بعل" کے لئے مذبح، قربانگاہ اور ہیکل بنتے تھے، لوبان اور دیگر بخورات ان میں جلائے جاتے، اولاد کو اس کی خاطر آگ میں ڈال دیا جاتا تھا اور یہ بہترین قربانی سمجھی جاتی تھی بعل کی پوجا کے لئے خاص قسم کے برتن اور ظروف ہوتے تھے، سامی قوموں میں اور مدین کے بہاڑوں میں بعل کی پوجا کے یہی سب رسوم تھے، غالباً مدین میں بھی یہی جاری ہوں گے۔

مستشرقین یورپ کی تحقیق کے مطابق "بعل" ستارہ زحل کا نام تھا جس کی دوسری مانوس عربی شکل "ہبل" ہے، اس کی مدین میں پرستش ہوتی تھی اور اونٹ (ابل) کی قربانی اس کے لئے سب سے بہتر سمجھی جاتی تھی[1]

بَعْلَهَا۔ اس (عورت) کا شوہر، اس کا خاوند بَعْلِ مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۵/۱۶

بَعْلِي۔ میرا خاوند، میرا شوہر بَعْلِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۲/۷

بَعُوضَةً۔ مچھر، بَعَضٌ سے مشتق ہے۔ چونکہ تمام حیوانات کی بہ نسبت اس کا جسم ذرا سا ہوتا ہے اس لئے اس کو "بعوضہ" کہنے لگے۔ ۱/۲

بُعُولَتِهِنَّ۔ ان (عورتوں) کے شوہر، ان کے خاوند، بُعُولَةٌ بَعْلٌ کی جمع ہے جیسے فَحْلٌ اور فُحُولَةٌ مضاف ہے هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ۲/۱۲ ب ۱۸

بَعِيدٌ۔ دور، بُعْدٌ سے مشتق ہے، صفت مشبہ کا صیغہ ہے ۵/۲ ب ۷ و ۸ ب ۱۳ و ۱۵ ب ۱۷ و ۱۴ ۱۸/۱۷ ب ۱۹ و ۱۷ ب ۲۲ و ۱۲ ب ۲۴ و ۱۹ ب ۲۵ و ۳ ب ۲۶ و ۱۷ و ۱۴

بَعِيدًا ۱۱/۳ ب ۵ و ۱۷ و ۱۵ ب ۶/۲ ۲۹/۷

بَعِيرٍ اونٹ، شتر، اسم جنس ہے۔ لفظ انسان کی طرح مذکر و مؤنث دونوں پر بولا جاتا ہے ۱۳/۳ و ۳

[1] ارض القرآن ج ۲ ص ۱۷۶ و ۱۷۷ طبع معارف سنہ ۱۹۴۳ء

Marfat.com

فصل الغین المعجمۃ

بِغَاءٍ۔ بدکاری، زناکاری، اصل میں بغاء کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں چونکہ زنا حد سے تجاوز ہی ہے اس لئے عام طور پر بغاء کے معنی زناکاری کے آتے ہیں ۱۰/۲۴

بِغَالَ۔ خچر، بَغْلٌ کی جمع ہے۔ ۱۶/۸

بَغَتْ۔ اس نے سرکشی کی، اس نے بغاوت کی (ضَرَبَ) بَغْیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۱/۱۲

بَغْتَةً۔ ایک دم، اچانک، یکایک ۹/۶ ۱۰/۱۱ ۱۱/۶ ۱۳/۳۲ ۱۳/۴۲ ۱۷/۱۴ ۱۹/۱۵ ۲۱/۲ ۲۲/۳ ۲۵/۱۲ ۲۶/۶

بَغْضَاءَ۔ بغض، نفرت، مصدر ہے حُبٌّ کی ضد ہے ۴/۲ ۶/۱۰۲ ۶/۲ ۲۸/۶

بَغَوْا۔ انھوں نے سرکشی کی، انھوں نے بغاوت کی، بَغْیٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲۵/۴

بَغْیٌ۔ سرکشی، زیادتی، ضد، مصدر ہے۔ جہاں میانہ روی چاہئے وہاں میانہ روی سے بڑھنے کی خواہش کرنے کو بَغْیٌ کہتے ہیں خواہ میانہ روی سے تجاوز عمل میں آیا ہو یا نہ آیا ہو بغیٌ کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی مقدار اور وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے (ملاحظہ ہو اَلْبَغْیُ) ۵/۱۱ ۱۴/۲۵ ۵/۱۱ ۱۱/۲ ۱۱/۲ ۱۱/۱۳ ۱۸/۳ ۲۵/۳

بَغَی۔ اس نے سرکشی کی، اس نے زیادتی کی، بَغْیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۰/۱۱ ۲۳/۱۱

بُغِیَ۔ (اس پر) زیادتی کی گئی، بَغْیٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۵/۱۰

بَغِیًّا۔ بدکار، بَغْیٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ۱۶/۵

بَغْیُکُمْ۔ تمہاری سرکشی، بَغْیٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۷/۸

بَغْیِهِمْ۔ ان کی سرکشی، بَغْیٌ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۵/۵

فصل القاف

بَقَرٌ۔ بیل، گائے۔ اسم جنس ہے مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے ۱/۸ ۸/۶۷

بَقَرَاتٍ۔ گائیں، بَقَرَةٌ کی جمع ۱۲/۱۶

بَقَرَةٌ۔ گائے، واحد ہے۔ اس کی جمع بَقَرٌ اور بَقَرَاتٌ آتی ہے ۱/۸

بُقْعَةِ۔ زمین، قطعہ زمین بِقَاعٌ اور بُقَعٌ جمع ہے ۲۰/۲

بَقْلِهَا۔ اس کا ساگ، اس کی ترکاری۔ بَقْلٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۱/۲

Marfat.com

بَقِیَ وہ بچ گیا، وہ باقی رہا (سمع) **بَقَاءٌ** سے۔ جس کے معنی کسی شے کے اپنی پہلی حالت پر باقی رہنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

بَقِیَّۃٌ بچی ہوئی چیز، باقی ماندہ، باقی رکھا ہوا، ہر وزن **فَعِیْلَۃٌ** **بَقَاءٌ** سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے قرآن مجید میں حضرت طالوت کے ذکر میں جب ان کو بادشاہ ماننے سے انکار کر دیتے ہیں تو ان کے نبی فرماتے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ	اور بنی اسرائیل کی اس جماعت
إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ	سے ان کے نبی نے کہا کہ طالوت
يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ	کی سلطنت کا نشان یہ ہے کہ
فِيهِ سَكِينَةٌ	تمہارے پاس صندوق آجائیگا
مِنْ رَبِّكُمْ	جس میں تمہارے پروردگار کی
وَبَقِيَّةٌ مِمَّا	طرف سے دلجمعی ہے اور کچھ بچی
تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ	ہوئی چیزیں ہیں جن کو حضرت
وَآلُ هَارُونَ	موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام
تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ	کی اولاد چھوڑ گئی ہے فرشتے اس کو
	اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

یہ بچی ہوئی چیزیں کیا تھیں، تورات کی دو لوحیں کچھ ٹوٹی ہوئی لوحوں کا ریزہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کی نعلین، حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور عصا اور ایک تغیر (ایک پیمانہ کا نام) من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔[1]

آیت کریمہ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ پس کیوں نہ ہوئے تم سے پہلے قرنوں میں وہ لوگ جن میں اثر رہا ہو کہ ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے) میں "اولو بقیۃ" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی رائے اور عقل باقی ہے یا ارباب فضل مراد ہیں، فضل کو بقیہ اس لئے کہا گیا کہ انسان اپنے میں سب سے اچھی چیز کو باقی رکھنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اسی لئے عرب والے بولتے ہیں فلان من بقیۃ القوم یعنی فلاں آدمی قوم میں عمدہ ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بقیہ تقیہ کی طرح مصدر ہو، اس صورت میں "اولو بقیۃ" کے معنی "ذو بقاء" کے ہوں گے یعنی وہ لوگ جو اپنی جانوں کو عذاب سے بچائیں اور محفوظ رکھیں۔[2] پ ۲ ع ۱۶ پ ۱۲ ع ۸

فصل الکاف

[1] ملاحظہ ہو مسالم اسرائیل، امام بغوی ج ۱ ص ۲۱۹ طبع مصر ۱۳۲۱ھ [2] ملاحظہ ہو انوار التنزیل قاضی بیضاوی ج ۱ ص ۲۲۸ طبع مصر

Marfat.com

بِكَ۔ تجھے، تجھ کو، تیرے ساتھ، تیرے ذریعہ تیرے متعلق، ب حرف جر، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مجرور متصل (ملاحظہ ہو ب) ۳ ۵ ۹ ۱۲ ۱۵ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۵

بَكَّتْ۔ وہ روئی (ضَرَبَ) بُكَاءٌ سے جس کے معنی رونے کے ہیں ماضی کا صیغہ، واحد مؤنث غائب ۲۵

بِكْرٌ۔ بن بیاہی۔ جس نے بچہ نہ دیا ہو کنواری لڑکی کو بھی کہتے ہیں۔ ۸

بُكْرَةً۔ دن کا اول حصہ، صبح، ۲ ۱۶ ۱۹ ۲۳ ۲۶ ۲۷ ۲۹

بِكُمْ۔ تم سے، تم کو، تمہارے ساتھ، تمہارے ذریعہ تمہارے متعلق، ب حرف جر کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور متصل۔ ۲ ۳ ۵ ۶ ۸ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۹ ۲۱ ۲۶ ۲۷ ۲۹

بُكْمٌ۔ گونگے، اَبْكَمُ کی جمع جس کے معنی پیدائشی گونگے کے ہیں ۲ ۵ ۷ ۱۸ بُكْمًا ۱۵

بَكَّةَ۔ مکہ معظمہ کا نام ہے۔ مجاہد سے یہی منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ باء میم سے بدل گئی ہے جیسے سبد لاسہ اور سمد ۱۴ اور لازب اور لازم بعض اندرون مکہ کا نام بتلاتے ہیں بعض کہتے ہیں مسجد کا نام ہے بعض بیت اللہ اور بعض طواف کو بیان کرتے ہیں تَبَاكُّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ازدحام کے ہیں۔ چونکہ وہاں طواف کے لئے لوگوں کا ازدحام ہوتا ہے اس لئے اس کو بکہ کہا گیا، بعض کہتے ہیں کہ بَكَّ بَكٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی مزاحمت کرنے، پچھاڑ ڈالنے اور بگاڑ ڈالنے کے ہیں چونکہ سنتِ الٰہی جاری ہے کہ جو یہاں الحاد پھیلانا اور ظلم پر کمر باندھتا ہے اس کی گردن توڑ ڈالی جاتی ہے اس لئے مکہ کا نام بکہ ہوا ۴

بُكِيًّا روتے ہوئے، بَاكِيٌ کی جمع جس کے معنی رونے والے کے ہیں، اصل میں تو بُكِيٌّ فُعُولٌ کے وزن پر تھا جیسے سَاجِدٌ اور سُجُودٌ اور رَاكِعٌ اور رُكُوعٌ اور قَاعِدٌ اور قُعُودٌ لیکن جَاثٍ اور جُثِيٌّ اور عَاتٍ اور عُتِيٌّ کی طرح اس کے واو کو یا سے بدلا گیا اور یا کا یا میں ادغام کر دیا گیا۔ بُكِيٌّ کا استعمال اندوہگیں ہونے اور آنسو بہانے دونوں کے متعلق ہوتا ہے اور صرف اندوہگیں ہونے اور صرف آنسو بہانے کے معنی میں بھی آتا ہے ۱۶

Marfat.com

فصل اللام

بَلْ. بلکہ. بَل کے بعد یا مفرد واقع ہوگا یا جملہ۔ اگر مفرد ہو تو اس صورت میں یہ حرف عطف ہے مگر قرآن مجید میں اس کے بعد کہیں مفرد نہیں آیا۔ اور اگر جملہ واقع ہو تو حرف اضراب ہے یعنی ماقبل سے اعراض کے لئے آتا ہے اور تدارک یعنی اصلاح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تدارک کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ مابعد ماقبل کا مناقض ہو لیکن اس صورت میں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مابعد کے حکم کی تصحیح سے ماقبل کا ابطال مقصود ہوتا ہے اور کبھی اس کے برخلاف ثانی کا ابطال اور ماقبل کی تصحیح منظور ہوتی ہے جیسے اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ، كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (جب ہماری آیتیں اس کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو کہدیتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں، ہرگز نہیں بلکہ انھوں نے جو برائیاں کمائی ہیں اس سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے) مطلب یہ ہے کہ قرآن تو اگلوں کی کہانیاں نہیں بلکہ ان کمبختوں کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اب یہاں زنگ کے اثبات سے کہانی ہونے کا ابطال مقصود ہے اسی طرح فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ۚ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۙ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۙ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۙ (پس آدمی (کا حال یہ ہے کہ) جب اس کا پروردگار آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میرا اکرام کیا اور جب اس کو آزماتا ہے پس اس پر تنگ کرتا ہے اس کی روزی تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں بلکہ تم قدر نہیں کرتے یتیم کی اور نہ ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو محتاج کے کھلانے کی، اور تم کھا جاتے ہو میراث کا مال سارا سمیٹ کر اور عزیز رکھتے ہو مال کو جی بھر کر) مطلب یہ ہے کہ رزق کی فراخی یا تنگی دربارِ الٰہی میں اکرام یا اہانت کی دلیل نہیں بلکہ یہ پروردگار کی طرف سے آزمایش ہے مگر بے جگہ مال کو خرچ کرنے کی وجہ سے لوگوں نے اس حقیقت کو دل سے بھلا دیا، یہاں پر دوسرے امر کا ابطال منظور ہے اور اول کی تصحیح یعنی آزمایش

Marfat.com

کا اثبات کیا جارہا ہے اور روزی کی کشائش یا تنگی کی بنا پر عزت یا اہانت کا ابطال ہو رہا ہے۔

بل کی دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے حکم کو برقرار رکھکر اس کے بعد کو اس حکم پر اور زیادہ کر دیا جائے جیسے بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ (بلکہ انھوں نے کہا کہ خیالات پریشان ہیں بلکہ اس کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے گھڑ لیا ہے، بلکہ یہ شاعر ہے) مطلب یہ ہے کہ ایک تو قرآن کو خیالاتِ پریشان کہتے ہیں اور پھر مزید اس افترا تک لاتے ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ نعوذ باللہ آپ کو شاعر سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید میں بَلْ جہاں بھی آیا ہے ان ہی دونوں معنی میں سے کسی ایک معنی میں اس کا استعمال ہوا ہے امام راغب لکھتے ہیں وجمیع مافی القرآن من لفظ بل لایخرج من احد هذین الوجهین وان دق الکلام فی بعضه (قرآن میں جتنی جگہ بھی بل ہے ان دونوں معنی میں سے کسی ایک معنی کے لئے ہے اگرچہ بعض جگہ پر کلام دقیق ہے) اسی دقتِ کلام کی بنا پر بعض اکابر علماء نحو سے یہ غلطی سرزد ہوگئی کہ انھوں نے یہ کہدیا کہ بل کا استعمال قرآن مجید میں صرف معنی ثانی میں ہوا ہے چنانچہ صاحب بسیط نے یہی کہا ہے نیز ابن الحاجب نے شرح مفصل میں اور ابن مالک نے الفیہ میں یہی دعوی کیا ہے لیکن علامہ ابن ہشام اور امام سیوطی نے صراحت کے ساتھ اس دعوی کو وہم بتلایا ہے[1]۔

بَلَاءٌ۔ آزمائش، مصدر ہے، جب اس کی ماضی بَلَوَ سے آتی ہے تو اس کے معنی بوسیدہ ہونے کے آتے ہیں اور جب باب نَصَرَ سے آتی ہے تو امتحان و آزمائش کے معنی ہوتے ہیں۔ غم کو بھی بلا اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ جسم کو گھلا دیتا ہے۔ تکلیف کا نام بھی اسی لئے بلا ہوا کہ جتنی تکلیفیں ہیں سب بدن پر گراں ہیں۔ آیت کریمہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى

[1] ملاحظہ ہو اتقان ج ۲ ص ۱۶۰ طبع مصر۔

Marfat.com

نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ (اور بیشک ہم تم کو آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کردیں) ت صاف ظاہر ہے کہ تکالیف آزمائش کے لئے ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی تو بندوں کو فراخی دیکر آزماتا ہے تاکہ وہ شکر گزار بن جائیں اور کبھی تنگی کے ذریعہ امتحان فرماتا ہے کہ وہ صبر میں پورے اتریں۔ ارشاد ہے وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً (اور ہم تم کو جانچتے ہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کی) بہ نسبت شکر کے صبر کے حقوق کی بجاآوری زیادہ آسان ہے اسی لئے نعمت میں بہ نسبت محنت و مشقت کے زیادہ آزمائش ہے حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں بلینا بالضراء فصبرنا وبلینا بالسراء فلم نصبر (ہم لوگوں کو تکلیف سے آزمایا گیا تو صابر رہے اور فراخی سے آزمایا تو صبر میں پورے نہ اترے) حضرت علی فرماتے ہیں من وسع علیہ دنیاہ ولم یعلم انہ قد مکر بہ فھو مخدوع عن عقلہ (جس پر دنیا فراخ کی گئی اور وہ یہ نہ جان سکا کہ آزمائش کی گرفت میں ہے تو وہ عقل سے کھویا گیا) آیت کریمہ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ (اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی) میں نعمت و مشقت دونوں طرح کی آزمائش کا مذکور ہے فرعون سے نجات دینا نعمت اور بچوں کا قتل اور عورتوں کا جیتا رکھنا مشقت تھی۔ اسی طرح وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ (اور ہم نے ان کو ایسی صاف نشانیاں دیں جن میں کھلی آزمائش تھی) میں بھی دونوں قسم کی آزمائش کا ذکر ہے۔ ب ۱ ع ۹ ب ۲ ع ۱۳ ب ۱۳ ع ۷ ب ۲۵ ع ۱۵

بِلَاد شہر، بَلَدٌ کی جمع ب ۱۱ ع ۲ ب ۲۴ ع ۲۶ ب ۲۴ ع ۱۴

بَلٰغ پہنچا دینا، کافی ہونا، مصدر ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں بمعنی تبلیغ آیا ہے اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ (اس میں کفایت ہے عبادت کرنے والی جماعت کے لئے) میں بلاغ بمعنی کافی ہونے کے ہے ب ۲ ع ۱ ب ۷ ع ۳ ب ۱۳ ع ۱۱ ب ۱۴ ع ۱۷ ب ۱۳ ع ۱۲ ب ۲۰ ع ۱۲ ب ۲۲ ع ۱۱ ب ۲۵ ع ۶ ب ۲۶ ع ۴ ب ۲۸ ع ۱۹

بَلٰغًا ب ۲۹ ع ۱۲

بَلَد شہر ب ۸ ع ۱۲ ب ۱۳ ع ۷ ب ۲۲ ع ۱۳ ب ۳۰ ع ۱۵ و ۲۰ بَلْدَةٌ ب ۱۹ ع ۳ ب ۲۰ ع ۸ ب ۲۲ ع ۲۵

بَلَغَ وہ پہنچا (بَصَرٌ) بُلُوْغٌ اور بَلَاغٌ سے جس کے معنی انتہائی مقصد اور منتہی تک پہنچنے کے آتے ہیں خواہ وہ مقصد و منتہی کوئی مقام ہو یا وقت

Marfat.com

اور کوئی شے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب
پ ۸ ع ۱۳ پ ۱۲ ع ۲ پ ۱۴ ع ۱۸ پ ۲۰ ع ۵ پ ۲۳ ع ۲ پ ۲۶

بَلِّغْ۔ تو پہنچا دے، تو تبلیغ کر دے۔ تَبْلِیْغٌ سے جس کے معنی پہنچا دینے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۶ ع ۱۴

بَلَغَا۔ وہ دونوں پہنچے، بُلُوْغٌ سے، ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب پ ۱۵ ع ۲۱

بَلَغْتُ۔ میں پہنچا، بُلُوْغٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد متکلم پ ۱۲ ع ۴

بَلَغْتَ۔ تو پہنچا۔ بُلُوْغٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۶ ع ۱

بَلَغَتْ۔ وہ پہنچی، بُلُوْغٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۱ ع ۱۴ پ ۲۶ ع ۱۴ پ ۲۹ ع ۱۴

بَلَّغْتَ تو نے تبلیغ کی، تو نے پہنچایا تَبْلِیْغٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۶ ع ۱۴

بَلَغْنَ۔ وہ (عورتیں) پہنچیں، بُلُوْغٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب پ ۲ ع ۱۳ و ۱۴ پ ۲۵ ع ۱۷

بَلَغْنَا۔ ہم پہنچے۔ بُلُوْغٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۲

بَلَغَنِیْ مجھے آپہنچا، بَلْغٌ۔ صیغہ ماضی ان وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۲

بَلَغُوْا۔ وہ پہنچے، بُلُوْغٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۲ ع ۱۱ پ ۲۲

بَلَوْنَا۔ ہم نے آزمایا۔ (نصر) بَلَاءٌ اور بَلْوٌ سے۔ جس کے معنی آزمانے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۲۹ ع ۳

بَلَوْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو آزمایا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ ۹ ع ۱۱ پ ۲۹ ع ۳

بَلٰی۔ ہاں، الف اس میں اصلی ہے، بعض کہتے ہیں کہ زائد ہے اصل میں بل تھا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تانیث کے لئے ہے کیونکہ اس کا امالہ ہوتا ہے، بَلٰی کا استعمال دو جگہ پر ہوتا ہے ایک تو نفی ماقبل کی تردید کے لئے جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (کافر دعوی کرتے ہیں کہ ہرگز وہ نہیں اٹھائے جائیں گے، تو کہدے کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تمہیں ضرور اٹھایا جائے گا) دوسرے یہ کہ اس استفہام کے جواب میں آئے جو نفی پر واقع ہے خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے الیس زید بقائم (کیا زید کھڑا نہیں) اور جواب میں کہا جائے بلی یا استفہام توبیخی جیسے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی

Marfat.com

اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ (کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے کیوں نہیں بلکہ ہم قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں) یا استفہام تقریری ہو جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا کیا میں تمہارا رب نہیں، انھوں نے کہا ہاں (تو ہی ہے) ہم گواہ ہیں) نعم اور بلی میں فرق یہ ہے کہ نعم استفہام مجرد کے جواب میں آتا ہے اور بَلٰی بالاتفاق ایجاب کے جواب میں نہیں آتا بلکہ اس استفہام کے جواب میں آتا ہے جو مقترن نفی ہو، نیز بلی ابطال نفی کے لئے آتا ہے اور نعم تصدیق ماقبل کے لئے ب ۱ (۱۳۱) ب ۳ (۱۶۲) ب ۴ ب ۹ (۱۱۱) ب ۹ (۱۱۲) ب ۱۴ (۱۱۱) ب ۲۲ (۲۷) ب ۲۲ (۲۴) ب ۲۴ (۱۰۵:۳) ب ۲۵ (۱۳) ب ۲۶ (۴) ب ۲۶ (۱۸) ب ۲۸ (۱۵) ب ۲۹ (۱۷۱) ب ۳۰ (۹)

بَلِیْغًا۔ اثر کرنے والا، پہنچنے والا، بلاغت والا، بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بَلَاغَۃٌ سے مشتق ہے۔ کسی شئے کے بلیغ ہونے کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ شے بذاتہ بلیغ ہو یعنی زبان اور لغت کے اعتبار سے درست ہو، معنی مقصود کے مطابق ہو اور حقیقت کے اعتبار سے سچ ہو۔ ان تینوں اوصاف میں سے اگر ایک وصف بھی کم رہا تو بلاغت میں نقصان رہیگا دوسرے یہ کہ قائل اور مقول لہ یعنی جس سے کہا جائے دونوں کے اعتبار سے بلیغ ہو مطلب یہ ہے کہ کہنے والا جو کہنا چاہتا ہے اس کو اس خوبی سے ادا کرے کہ جس سے کہا جارہا ہے وہ اس کو مان لے۔ آیت شریفہ وَقُلْ لَّھُمْ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَوْلًا بَلِیْغًا (اور ان سے کہہ ان کے حق میں بات اثر کرنے والی) میں "قول بلیغ" کو دونوں معنی پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ ب

فصل المیم

بِمَ۔ کس چیز کے ساتھ۔ کیا چیز سے۔ ب حرف جر اور مَا استفہامیہ ہے۔ حرف جر کے آنے کی وجہ سے اس کے آخر سے الف حذف کردیا گیا ہے اور فتحہ کو اپنے حال پر باقی رکھا گیا تاکہ مَا استفہامیہ اور مَا موصولہ میں امتیاز ہوسکے۔ کیونکہ مَا موصولہ میں الف کو حذف نہیں کیا جاتا۔ ب ۱ (۱۸۹)

بِمَا۔ اس چیز سے، ب کے بعد مَا مصدریہ بھی بن سکتا ہے اور موصولہ بھی (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ب اور مَا) ب ۱ (۱۱ و ۹ و ۵ و ۲ و ۳ و ۴) ب ۲ (۱۲ و ۱۴ و ۱۵) ب ۳ (۱۳ و ۱۶۲ و ۲۸ و ۲) ب ۶ (۲ و ۳ و ۴۷ و ۲۸ و ۹ و ۱۰)

Marfat.com

۵ ۶
۳ و ۴ و ۶ و ۹ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ - ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۵ و

۷ ۸
۱۴ و ۱۵ ا و ۲ و ۴ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۹

۸ ۹
ا و ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۲ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ ۲ و ۳ و ۶ و

۹ ۱۰
۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۸ و ۱۹ ۲ و ۳ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۶ و ۱۷

۱۱ ۱۲
ا و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ ۳ و ۴ و ۸ و

۱۳ ۱۴
۱۰ و ۱۲ ۳ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۹ ۳ و ۵ و ۶ و

۱۴ ۱۵ ۱۶
۳ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۲ ۲ و ۷ و ۱۵ و ۱۶ ۲ و ۳ و ۱۳

۱۷ ۱۸
۸ و ۱۶ ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷

۱۹ ۲۰
۳ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ ۳ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۶

۲۱ ۲۲
۳ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ ۳ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و

۲۳ ۲۴
۱۲ و ۱۴ و ۱۷ ا و ۳ و ۱۱ و ۱۵ ۴ و ۷ و ۳ و ۱۳ و ۱۶ و

۲۵
۱۷ و ۱۸ و ۱۹ ا و ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۸ و ۱۹

۲۶ ۲۷
ا و ۲ و ۳ و ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ ۳ و ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۷ و ۱۹

۲۸ ۲۹
۲ و ۶ و ۷ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ و

۲۹ ۳۰
۱۹ و ۲۲ ۶ و ۹

بِمَنْ ساس کے ساتھ۔ اس کو، ب حرف جار
مَنْ مجرور (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ب اور
مَنْ) ۱۲ ۲۲ ۱۵ ۶ و ۹ ۱۹ ۱۹ ۲۰ ۷ و ۱۶
۲۶ ۶ ۲۹ ۱۱ و ۳ ۴ -

فصل النون

بِنَا۔ ہمارے ساتھ، ہم کو، ب حرف جر نا ضمیر
جمع متکلم مجرور متصل ۱۰ ۱۱ ۱۶ ۲ ۲۰ ۱۱

بِنَاءٌ۔ چھت عمارت، جو چیز بنائی جائے بناء
کہلاتی ہے۔ ۳ ۳ ۳۳ ۲ ۳۰ ۴

بَنَّاءٌ۔ عمارت بنانے والا معمار، بروزن فَعَّالٌ
بِنَاءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی عمارت بنانے
کے ہیں اگرچہ مبالغہ کے وزن پر ہے مگر بمعنی
اسم فاعل ہے ۲۳ ۱۲

بَنَاتٌ، بیٹیاں، بِنْتٌ اور اِبْنَةٌ کی جمع جس کے
معنی بیٹی کے ہیں ۱۵ ۱۸ ۱۲ ۲ ۲۳ ۹ ۲۵ ۸
بَنَاتِكَ، تیری بیٹیاں، بَنَاتِ مضاف كَ
ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۷ ۵
بَنَاتُكُمْ، تمہاری بیٹیاں، بَنَاتُ مضاف كُمْ
ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱۵
بَنَاتِي۔ میری بیٹیاں، بَنَاتِ مضاف ی ضمیر
واحد متکلم مضاف الیہ۔ حضرت لوط علیہ السلام
کے ذکر میں جو وارد ہے قَالَ يٰقَوْمِ هٰؤُلَآءِ بَنَاتِيْ
هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ (کہ انھوں نے فرمایا اے میری قوم
یہ میری بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے واسطے بہت
پاکیزہ ہیں) یہاں بیٹیوں سے صلبی بیٹیاں مراد ہیں
یا امت کی عورتیں۔ اس بارے میں دو قول ہیں

Marfat.com

بعض کا خیال ہے کہ ان کی حقیقی بیٹیاں مراد ہیں اس وقت میں کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا اور حضرت لوط علیہ السلام نے یہ بات اپنی قوم کے سرداروں اور رئیسوں سے کہی تھی، پوری بستی کے لوگ مخاطب نہ تھے کیونکہ ظاہر ہے کہ چند لڑکیاں جم غفیر کو نہیں بیاہی جا سکتی تھیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ بیٹیوں سے مراد ان کی امت کی عورتیں ہیں اور ان کو بیٹی اس لئے کہا گیا کہ ہر نبی اپنی امت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے بلکہ باپ سے بھی زیادہ، ظاہر ہے کہ اس صورت میں اس تاویل کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ صرف چند اشخاص ہی کو مخاطب قرار دیا ہے بلکہ ظاہر سیاق قرآن کے مطابق پوری قوم مخاطب بھی جائے گی ۱۲ ۱۱

بَنَانٌ۔ پوریں، انگلیوں کے سرے بَنَانَۃٌ کی جمع جس کے معنی پور کے ہیں، جس طرح تمرۃ کی جمع بحذف تا تمر آتی ہے ایسے ہی یہ بھی ہے ۹ ۱۶

بَنَانَہٗ۔ اس کی پوریں، بَنَانَ مضاف و ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲۹ ۱۲

بَنَوْا۔ انھوں نے بنایا۔ (ضرب) بِنَاءٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۱ ۳

بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ۔ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد بَنُوْا اصل میں بَنُوْنَ تھا اسرائیل کی طرف اضافت کے باعث ن حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو اسرائیل) ۱۱ ۱۱

بَنُوْنَ۔ بیٹے، اِبْنٌ کی جمع، بحالت رفع (ملاحظہ ہو ابن) ۱۵ ۱۸ ۱۹ ۱۴ ۲۳ ۳۷

بَنِیَّ۔ میرے بیٹو، میرے بیٹے، اصل میں بَنِیْ تھا ی متکلم کی طرف اضافت کے باعث ن جمع حذف ہو گیا بَنِیْ اِخْوَانِھِنَّ اور بَنِیْ اَخَوَاتِھِنَّ میں اِخوان اور اَخَوَاتٍ کی طرف اضافت ہے (ملاحظہ ہو بَنِیْنَ) ۱۴ ۱۳ ۱۸ ۱۳

بُنَیَّ۔ میرے بیٹے میرے پیارے بیٹے، میرے چھوٹے سے بیٹے۔ اِبْنٌ کی تصغیر ہے یہاں تصغیر پیار اور محبت کے لئے ہے جیسے ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں۔ بیٹا، یا نے وغیرہ بُنَیٌّ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، اضافت کے باعث ی کا ی میں ادغام کر دیا گیا۔ ۱۲ ۱۱ ۲۱ ۱۱ ۲۲ ۴

بَنِیْٓ اٰدَمَ۔ آدم علیہ السلام کے بیٹے، آدم علیہ السلام کی اولاد، آدمی، بنی مضاف اٰدَمَ مضاف الیہ اس میں بھی نون جمع بسبب اضافت محذوف ہے ۸ ۱۰ ۹ ۱۲ ۷ ۲۲ ۲ ۲۲

Marfat.com

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔ بنی اسرائیل، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کہتے ہیں۔ ۱/۱۵ و ۱۶ و ۱۵ ۱/۱۰ و ۱۶ ۱/۱۲ ۱/۱۴ و ۱۵ ۱/۱۵ ۱/۱۱ و ۱۵ ۱/۱۲ ۱/۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ۱/۱۹ ۱/۲۰ ۱/۲۱ ۱/۲۳ ۱/۲۵ ۱/۲۶ ۱/۲۸ ۱/۲۹۔

بُنْیَانٌ۔ عمارت، واحد ہے جمع نہیں، کیونکہ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ میں بنیان کی صفت بھی مذکر ہے جمع ہوتی تو صفت مؤنث ہوتی، بعض علماء کا خیال ہے کہ بُنْیَانٌ بُنْیَانَۃٌ کی جمع ہے۔ جیسے شعیر، شعیرۃ کی اور تمر، تمرۃ کی اور نخل نخلۃ کی اور اس قسم کی جمع کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں ۱/۴ بُنْیَانًا ۱/۱۵ ۱/۲۲

بُنْیَانَہٗ، اس کی عمارت، بُنْیَانَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱/۱۱

بُنْیَانُھُمْ۔ ان کی عمارت، بُنْیَانَ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱/۱۱ ۱/۱۴

بَنِیْنَ بیٹے، اِبْنٌ کی جمع بحالت نصب و جر ۱/۴ ۱/۱۴ ۱/۱۵ ۱/۱۶ ۱/۱۸ ۱/۲۱ ۱/۲۳ ۱/۲۵ ۱/۲۹

بَنَیْنَا ہم نے بنایا، ہم نے تیار کیا، بِنَاءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱/۴

بَنَیْنٰھَا۔ ہم نے اس کو بنایا، ہم نے اس کو تیار کیا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۱/۱۵ ۱/۲۷

بَنِیْہِ، اس کے بیٹے، بَنِیْ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو بَنِیْنَ) ۱/۱۱ ۱/۱۲

بَنَتْھَا۔ اس کو بنایا، بَنٰی یَبْنِیْ بِنَاءٌ کی ماضی کا صیغہ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۱/۲۸ ۱/۱۶

فصل الواو

بَوَارٍ۔ ہلاکت۔ مصدر ہے۔ اصل میں تو بوار کے معنی زیادہ کھوٹے ہونے کے ہیں اور چونکہ کسی چیز میں زیادہ کھوٹ کا پایا جانا اس کی ہلاکت اور فساد کا باعث ہوتا ہے اس لئے بوار کا استعمال ہلاکت کے معنی میں بھی کیا جاتا ہے۔ ۱/۱۴

بَوَّاَکُمْ، تم کو جگہ دی، بَوَّاَ تَبْوِیَۃٌ سے جس کے معنی ٹھکانہ دینے اور مناسب جگہ فروکش کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب کَ ضمیر جمع مذکر حاضر ۱/۷

بَوَّاْنَا۔ ہم نے جگہ دی، ہم نے مناسب مقام تیار کیا تَبْوِیَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱/۱۱

بُوْرًا۔ ہلاک ہونے والے۔ بَائِرٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہلاک ہونے والے ہیں، ہو شخص حیران

Marfat.com

پریشان ہو کسی کا کہنا سنے نہ کسی کی طرف متوجہ ہو ایسے شخص کے لئے عرب والے کہتے ہیں رَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ اور ایسی قوم کو کہتے ہیں قوم حُوْرٌ بُوْرٌ پس جیسے حور حائر کی جمع ہے ایسے ہی بور بائر کی ہے۔ بعض علما کا خیال ہے کہ بور مصدر ہے اور واحد اور جمع دونوں کی صفت میں بولا جاتا ہے چنانچہ رجل بور اور قوم بور بولتے ہیں۔ کسی شاعر کا قول ہے۔ شعر

يَا رَسُوْلَ الْمَلِيْكِ اِنَّ لِسَانِيْ
رَاتِقٌ مَا فَتَقْتُ اِذْ اَنَا بُوْرٌ

(اے بادشاہ کے قاصد جبکہ میں ہلاک ہو رہا ہوں تو میری زبان جو کچھ میں نے توڑا ہے اس کو جوڑ دیگی) کہ یہاں انا واحد ہے اور بور اس کی صفت واقع ہے۔ ۱۸/۱۲ ب ۲۶

بُوْرِكَ۔ اس کو برکت دی گئی، وہ برکت دیا گیا مُبَارَكٌ سے جس کے معنی برکت دینے کے ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۹/۱۶

فصل الهاء

بِهٖ۔ اس کے ساتھ۔ ب حرف جر ہ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور متصل (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

(اور ھو) ب ۱ ۳ ۵ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۲ ب ۳ ۵ و ۸ و ۱۰ و
ب ۲ ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ ب ۳ ۵ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۱۷ ب ۴ ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲
ب ۵ ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۹ ب ۶ ۳ و ۵ و ۶ و ۷
ب ۶ ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ ب ۳ ۳ و ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و
ب ۷ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ ب ۵ ۶ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸
ب ۹ ۳ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۶ ب ۱۰ ۴ و ۱۱ و ۱۹
ب ۱۱ ۲ و ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۹ ب ۱۲ ۱ و ۲ و
ب ۱۲ ۳ و ۴ و ۵ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ ب ۲ ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و
ب ۱۳ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹ ب ۶ ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۲
ب ۱۵ ۵ و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ ب ۳ ۸ و ۱۸ و ۲۰ و ۲۱ ب ۱۶ ۵ و ۸ و
ب ۱۴ ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ ب ۳ ۵ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶
ب ۱۸ ۲ و ۳ و ۶ و ۸ و ۱۲ ب ۳ ۵ و ۶ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸
ب ۲۰ ۴ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ ب ۲ ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۶ و
ب ۲۲ ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ ب ۵ ۶ و ۷ و ۹ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷
ب ۲۴ ۲ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ ب ۳ ۴ و ۶ و ۷ و
ب ۲۵ ۸ و ۱۶ و ۱۷ و ۲۰ ب ۳ ۴ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸
ب ۲۶ ۴ و ۶ و ۲۰ ب ۳ ۳ و ۱۴ و ۱۹ ب ۲ ۱۱ و ۱۲ و
ب ۲۹ ۱۴ و ۱۷ و ۲۱ ب ۱ ۸ و ۱۵ و ۲۵ ب ۳۰

بِهَا۔ اس کے ساتھ، اس کو ب حرف جر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور متصل (ملاحظہ ہو)

ب ۱ ۱۲ و ۱۹ ب ۷ ب ۳ ۳ و ۱۳ ب ۴ ب ۱۱ ۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۱

Marfat.com

۷ ب ۹ ۹ ب ۱۰
۱۹ ۱۶ و ۱۷ ۳ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ ۱۱ و ۱۳ و ۱۷

۱۱ ب ۱۲ ۱۴ ب ۱۵ ۱۶ ب ۱۷
۲ و ۶ و ۸ ۳ و ۱۵ ۶ و ۱۲ ۸ و ۱۰ ۴ و ۱۳

۱۹ ب ۲۰ ۲۱ ب ۲۲ ۲۳
۱۶ و ۸ ۳ ۱۵ و ۷ ۳ ۱۱ و ۱۸ و ۱۹ ۱۱ ۳

۲۵ ب ۲۶ ۲۷ ب ۲۹ ب ۳۰
۳ و ۶ و ۱۳ ۲ ۱۱ ۳ و ۵ و ۱۲ ۱۴ و ۱۶ ۸

بُهِتَ۔ وہ مبہوت ہوگیا، دہشدر ہوگیا، وہ حیران رہ گیا (سَمِعَ، کَرُمَ) بَهْتٌ سے جس کے معنی حیران اور ششدر رہ جانے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ واضح رہے کہ یہاں مجہول بھی معروف ہی کے معنی میں ہے۔ ۳ ب

بُهْتَانٌ۔ بہتان، ایسا مزخ جھوٹ کہ جس کو سنکر سننے والا حیران و ششدر رہ جائے ۴ ب ۲۰

بُهْتَانًا ۴ ۱۲ ۵ ۲ ۶ ۲۲

بَهْجَةٍ۔ رونق، تازگی، خوبی و خوشرنگی، ظہور فرحت و مسرت۔ ۲۰ ب

بِهِمْ۔ ان کے ساتھ، ان کو ب حرف جر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور متصل (ملاحظہ ہو ب اور هم)

۲ ب ۳ ۵ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۲ ۸ ۳ ۱۱ ۳ ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷

۱۳ ب ۱۴ ۱۵ ب ۱۶ ۱۷ ب ۱۸ ۲۰
۳ و ۱۴ ۱۰ و ۱۲ ۱۵ و ۱۷ ۵ ۵ ۳ ۱۹

۲۳ ب ۲۴ ۲۵ ب ۲۷ ۲۹ ب ۳۰
۵ و ۷ و ۱۱ ۱۳ ۲ و ۱۳ ۲۰ و ۲۱ ۳ و ۱۲ ۲۹ ۱۱

۲۸ ب ۲۹ ۳۰
۴ و ۱۵ ۸ و ۲۵

بِهِمَا۔ ان دونوں میں، ان دونوں کے ساتھ، ان دونوں کے متعلق، ب حرف جر، هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل (ملاحظہ ہو ب اور هم)

۲ ب ۳ ۱۷ ب ۱۸
۳ ۳ ۱۷ ۵ ۱۸

بِهِنَّ۔ ان عورتوں کے ساتھ، ان عورتوں کے بدلہ، ب حرف جر، هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب (ملاحظہ ہو ب اور هُنَّ ۱۵ ب ۲۲

بَهِيجٍ۔ بارونق، تروتازہ، نفیس، بَهْجٌ سے جس کے معنی بارونق اور تروتازہ ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ۱۷ ب ۲۲

بَهِيمَةُ۔ چارپائے، چرنے والے جانور، بہیمہ اصل میں اس جانور کو کہتے ہیں جس میں نطق نہ ہو کیونکہ اس کی آواز میں ابہام ہوتا ہے لیکن عرف عرب میں درندوں اور پرندوں کو بہیمہ نہیں کہتے

۶ ب ۱۷
۵ ۱۱ و ۱۲

فصل الیاء المثناۃ

بِي۔ میرے ساتھ، مجھ کو، ب حرف جر ی ضمیر واحد متکلم مجرور (ملاحظہ ہو ب) ۷ ب ۸
۵ ۱۵ و ۱۶

۹ ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۱ ۱۳ ۱۸ ۲۰ ۲۱ ۲۶
۵ ۶ ۱۱ ۱۳ ۱۲ ۲۰ ۱۱ ۲۱ ۲۶

بَيَاتًا۔ رات میں آپڑنا، رات میں سوتے دشمن پر حملہ کرنا، شبخون مارنا، مصدر ہے۔ ۸ ۹ ۱۱
۸ ۲ ۱۱

Marfat.com

بَیَانٌ۔ بیان، بولنا، مصدر ہے۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنے کا نام "بیان" ہے پس بیان، نطق سے عام ہے اور نطق خاص ہے اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے اسی بیان کہتے ہیں چنانچہ کلام اول معنی ہی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا اور ظاہر کر دیتا ہے اور مجمل و مبہم کلام کی شرح کو دوسرے معنے کے اعتبار سے بیان کہتے ہیں هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ (یہ لوگوں کے لئے بیان ہے) اول معنی کی مثال ہے اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ (ہمارے ذمہ اس کا بیان کرنا ہے) دوسرے معنی کی، اور عَلَّمَهُ الْبَیَانَ (اس کو بیان سکھلایا) دونوں معنی کی مثال بن سکتا ہے۔ پ ۲۷ ع ۱۱

بَیَانَهٗ۔ اس کا بیان کرنا، بَیَانَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲۹ ع ۱۴

بَیَّتَ۔ اس نے رات میں مشورت کی، تَبْیِیْتٌ سے، جس کے معنی رات میں دشمن پر داؤ کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۸

بَیْتٌ۔ گھر، اصل میں تو بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان رات میں آکر بسیرا لے پھر کبھی کبھی رات کا لحاظ کئے بغیر مطلق جائے سکونت کو بیت کہدیا جاتا ہے، مٹی کا گھر ہو یا چونے پتھر کا ان کا شامیانہ ہو یا خیمہ پشمینہ سب کے لئے بیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے پ ۱ ع ۱۵ پ ۳ ع ۱۲ پ ۴ ع ۱۵ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۴ ع ۲۲ پ ۱۷ ع ۱۱ بَیْتًا پ ۱۹ ع ۲۰ پ ۲۰ ع ۲۰

اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ۔ حرمت والا گھر، اَلْبَیْتَ موصوف، اَلْحَرَامَ صفت، شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں "حرام" کے معنی جس جگہ بند رہنا چاہئے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں، آدمی کو مارنا اور جانور کو ستانا اور درخت اور گھاس اکھاڑنا اور پڑا مال اٹھانا[1]۔ پ ۶ ع ۴

بَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ۔ مکڑی کا گھر، بَیْتُ مضاف الْعَنْکَبُوْتِ مضاف الیہ پ ۲۰ ع ۱۹

اَلْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۔ بزرگ گھر، آزاد گھر، خانہ کعبہ جو چیز زمانہ یا مقام یا رتبہ میں مقدم ہو اس کو عتیق کہتے ہیں، اسی لئے عتیق کے معنی کبھی قدیم کے آتے ہیں اور کبھی بزرگ اور کریم کے اور کبھی اس غلام کے جو آزاد کر دیا گیا ہو، خانہ کعبہ کو بیت عتیق

[1] موضح القرآن فائدہ آیت ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام۔

Marfat.com

کیوں کہا گیا۔ حضرت ابن عباس، ابن الزبیر مجاہد اور قتادہ کا بیان ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے زبردستوں اور سرکشوں کے ہاتھ سے اس کو تباہی اور بربادی سے ہمیشہ آزاد رکھا اس لئے عتیق کہا گیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ نام اس لئے پڑا کہ وہ دوسروں کی ملکیت سے ہمیشہ آزاد رہا۔ حسن اور ابن زید کا قول ہے کہ چونکہ وہ قدیم گھر ہے اس لئے اس کا نام عتیق ہوا کیونکہ اللہ کا پہلا گھر وہی ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے عرب والے بولتے ہیں دینار عتیق یعنی پرانی اشرفی ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو غرق ہونے سے آزاد رکھا۔ اس لئے اس کو عتیق کہا جاتا ہے طوفان نوح میں اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو اٹھا لیا تھا[1]

اَلْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ آباد گھر ابیت معمور۔ شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔ کعبہ کو کہا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا، حسن بصری اور محمد بن عباد بن جعفر سے پہلا ہی خیال مروی ہے کہ بیت معمور کعبہ ہی ہے لیکن دوسرا قول زیادہ مشہور ہے اور اکثر علماء سلف اسی طرف گئے ہیں اور اکثر روایات میں بھی یہی مذکور ہے کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت میں وارد ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے۔ علامہ مجدالدین فیروز آبادی جو حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری کے استاد ہیں، قاموس میں اسی رائے پر جمے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ بعض عرش کے نیچے بتاتے ہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے تو انھوں نے بیت المعمور کی تعمیر کی تھی جو طوفان نوح کے زمانے میں اٹھا لیا گیا اور غالباً یہی شبہ ان لوگوں کو ہوا ہے جو خانہ کعبہ کو بیت المعمور بتاتے ہیں[2]۔ ازرقی نے تاریخ مکہ میں تصریح کی ہے کہ چوتھے آسمان میں جو گھر ہے وہی ہے جس کو آدم علیہ السلام نے اپنی حیات میں بنایا تھا وہ ان کی وفات کے بعد اٹھا لیا گیا[3]

صحیح مسلم کی حدیث معراج میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] ملاحظہ ہو معالم التنزیل امام بغوی ج ۵ ص ۳، طبع مصر ۱۳۳۲ھ [2] فتح الباری ج ۶ ص ۲۲۰ طبع میریہ مصر
[3] الکمالین شیخ سلام اللہ دہلوی ص ۲۲۳ طبع لکھنؤ مطبع نولکشور۔

Marfat.com

علیہ وسلم نے "بیت المعمور" کو ساتویں آسمان پر دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو پھر دوبارہ نہیں آتے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ پھر میں ایک عمارت کے پاس پہنچا تو میں نے فرشتے سے کہا کہ یہ کیا عمارت ہے اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو فرشتوں کے لئے بنایا ہے یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جنہیں پھر دوبارہ آنا میسر نہیں ہوتا وہ یہاں آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث معراج میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات کے بعد مذکور ہے کہ پھر میرے سامنے "بیت معمور" کیا گیا تو میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا وہ کہنے لگے کہ یہ بیت معمور ہے۔ یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے آکر نماز ادا کرتے ہیں اور جب نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں تو پھر واپس نہیں آتے۔ امام اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں نیز طبری وغیرہ بہت سے علماء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے جب "بیت المعمور" کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ آسمان میں کعبہ کے محاذی ایک گھر ہے جس کی حرمت وہاں اتنی ہی ہے جتنی زمین میں خانہ کعبہ کی طبری کی روایت میں سائل کا نام عبداللہ بن الکواء مذکور ہے حافظ ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی کے قریب قریب نقل کیا ہے نیز ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مانند مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے اور ابن منذر نے بطریق صحیح خود حضرت ابوہریرہ سے بھی یہی ذکر کیا ہے [1]

بَيْتَكَ، تیرا گھر، بَيْتٌ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۹/۱۵ ۲۷/۱۸

بَيْتِهٖ۔ اس کا گھر، بَيْتٌ مضاف هٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۵/۱۱

بَيْتِهَا۔ اس (عورت) کا گھر بَيْتٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۲۸/۱۳

بَيْتِيْ۔ میرا گھر۔ بَيْتٌ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۰/۱۵ ۱۲/۱۷ ۲۶/۲۹

[1] ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۶ ص ۲۱۹ و ۲۲۰۔

Marfat.com

بِئْرٍ۔ کنواں۔ مؤنث مستعمل ہوتا ہے ۱۷/۱۲

بِئْسَ۔ برا ہے، فعل ذم ہے۔ اس کی گردان نہیں آتی، بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا بروزن فَعِلَ بسمع سے۔ عین کلمہ کی اتباع میں اس کے فا کو کسرہ دیا گیا پھر تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر لیا گیا۔ بِئْسَ ہو گیا۔ ۱/۱۵۳/۱۲ ب ۴/۱۰ ب ۴/۷ و ۱۱ و ۱۴۰ ب ۶/۱۵۳/۱۲ ب ۹/۱۹ ب ۱۰/۱۹ ب ۱۲/۹ ب ۱۳/۱۷۰ و ۸ و ۱۷۷ ب ۱۵/۱۹۰ و ۱۹۲ ب ۱۶/۹ و ۱۷۶ ب ۲۳/۱۲ ب ۲۴/۱۲۵ ب ۲۶/۱۲ ب ۲۸/۲ و ۱۵۱ و ۲۰۲ ب ۲۹/۱ ب ۳۶/۱۸

بِئْسَمَا۔ برا ہے جو کچھ، بری ہے وہ چیز، مَا بمعنی شَیْءٌ کے تمیز ہے بِئْسَ کے فاعل مضمر کی، ابو علی اور فرا کے نزدیک مَا موصولہ ہے بمعنی الذی کے اور بِئْسَ کا فاعل ہے، سیبویہ اور کسائی کا خیال ہے کہ مَا بمعنی الشی کے معرفہ تامہ ہے پس اس صورت میں اسم معرف باللام کی طرح بِئْسَ کا فاعل ہوگا۔ ۱/۱۱ ب ۲/۹۰

بَیْضٌ۔ انڈے، بَیْضَۃٌ کی جمع بحذف تا جیسے نَخْلٌ نَخْلَۃٌ کی جمع ہے۔ بَیَاضٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی سپیدی کے ہیں۔ بیضہ کو بیضہ اس لئے کہا گیا کہ اس میں بیاض مکمل طور پر پائی جاتی ہے ۲۳/۴

بِیْضٌ سفید بَیَاضٌ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ جمع ہے۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے جمع میں ایک ہی صیغہ آتا ہے، واحد مذکر اَبْیَضُ اور واحد مؤنث بَیْضَاءُ ہے ۲۲/۱۹ ب ۲۳/۶

بَیْضَاءُ سفید، بَیَاضٌ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ واحد مؤنث ۹/۳ ب ۱۰/۲ ب ۱۹/۱۶ و ۱۷ ب ۲۰/۶ ب ۲۳/۶

بَیْعٌ۔ خرید و فروخت، لین دین، بیچنا، خریدنا، مصدر ہے۔ سودا دیکر قیمت لینے کا نام "بیع" اور قیمت دیکر سودا لینے کا نام "شراء" ہے، کبھی "شراء" کے معنی میں "بیع" اور "بیع" کے معنی میں "شراء" کا استعمال ہوتا ہے ۳/۱۷۴ ب ۱۲/۱۱ ب ۱۸/۱۱ ب ۲۵/۱۲

بِیَعٌ۔ عبادت خانے، بِیْعَۃٌ کی جمع جس کے معنی یہود و نصاریٰ کے عبادت خانہ اور گرجا کے ہیں ۲۲/۴۰

بَیْعِکُمْ۔ تمہارا سودا کرنا، تمہارا لین دین کرنا بَیْعٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۱/۹

بَیْنَ۔ درمیان، بیچ، جدائی، ملاپ، دو چیزوں کے درمیان اور بیچ کو بتانے کے لئے اس کی وضع عمل میں آئی ہے، ارشاد ہے وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا (اور ہم نے کھیتی دونوں کے بیچ میں کھیتی) عرب والے بولتے ہیں بَانَ کَذَا یعنی وہ چیز جدا ہو گئی اور جو کچھ اس میں پوشیدہ تھا ظاہر ہو گیا

Marfat.com

بین اسی بَانَ کا مصدر ہے اور چونکہ اس میں ظہور اور انفصال کے معنی معتبر ہیں اس لئے یہ ان میں سے ہر ایک کے لئے بھی علیحدہ علیحدہ مستعمل ہوتا ہے لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ (تم ٹوٹ گئے آپس میں یا تمہارا ملاپ ختم ہو گیا) بین بمعنی وصل، ملاپ اور علاقہ کے ہے جس کی طرف آیت کے ابتدائی حصہ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى الخ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بین کا استعمال کبھی اسم ہو کر ہوتا ہے اور کبھی ظرف ہو کر چنانچہ آیتِ مذکورہ میں دونوں قراءتیں ہیں بعض نے بَيْنَكُمْ پڑھا ہے یعنی کے ساتھ اور بَيْنُ کو اسم قرار دیا ہے اور بعض نے بَيْنَكُمْ پڑھا ہے زبر کے ساتھ اور اس کو ظرف غیر متمکن بتایا ہے، یہ بھی یاد رہے کہ بَيْنُ کا استعمال یا تو وہاں ہوتا ہے جہاں مسافت پائی جائے جیسے بَيْنَ الْبَلْدَيْنِ (دو شہروں کے درمیان) یا جہاں دو یا دو سے زیادہ کا عدد موجود ہو جیسے بین الرجلین (دو شخصوں کے درمیان) یا بین القوم (قوم کے درمیان) اور جس جگہ وحدت کے معنی ہوں وہاں بین کی اضافت ہو تو تکرار ضروری ہے جیسے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً (اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی بستیاں ظاہر) اور وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً (اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی بستیاں ظاہر) اور وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ (اور درمیان ان کے پردہ ہے) اور فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا (پس ہمارے اور تیرے درمیان وعدہ ٹھیرا لے) میں ہے۔ جب بین کی اضافت ایدی (ہاتھوں) کی طرف ہو تو اس کے معنی سامنے اور قریب کے ہوتے ہیں جیسے ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ (پھر میں آؤں گا ان کے سامنے سے) وغیرہ

بَيِّنٌ ظاہر، بَيَانٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ۱۵/۱۲

بَيَّنَّا لَكُمُ ہم نے بیان کر دیا، ہم نے کھول دیا تَبْيِينٌ سے جس کے معنی بیان کرنے اور واضح و ظاہر کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۱/۱۲ ۲۶/۱۸

بَيِّنَاتٌ کھلی ہوئی دلالتیں، روشن دلیلیں۔ بَيِّنَةٌ کی جمع۔ ۱۱/۱۲ ۲/۱۰ ۲/۱۷ ۳/۱۲ ۶/۲ ۶/۷ ۹/۱۵ ۱۱/۱۲ ۱۳/۱۲ ۱۴/۱۲ ۱۸/۱۲ ۱۶/۱۲ ۱۷/۱۲ ۱۸/۱۲ ۲۱/۱۲ ۲۱/۱۷ ۲۰/۱۹ ۱۸/۷ ۱۶/۱۲ ۲۱/۸ ۲۳/۱۸

Marfat.com

بَیِّنَۃٌ. اس کے درمیان بَیْنَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ

بَیِّنَتُہَا، اس کے درمیان، بَیْنَ مضاف ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ

بَیِّنَتُہُمْ. ان کے درمیان، بَیْنَ مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

بَیِّنَکُمْ. تمہارے درمیان، بَیْنَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ

بَیِّنَّا. ہمارے درمیان، بَیْنَ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ

بَیَّنُوْا۔ انھوں نے بیان کیا، تَبْیِیْنٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

بَیِّنَۃٌ. کھلی دلیل، واضح دلالت کو بَیِّنَۃٌ کہتے ہیں خواہ دلالت عقلیہ ہو یا محسوسہ

بَیِّنَّا. ہم نے اس کو بیان کیا بَیَانٌ ماضی کا صیغہ جمع متکلم ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب

بَیْنَکَ. تیرے درمیان بَیْنَ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ

بَیْنَہُمَا. ان دونوں کے درمیان، بَیْنَ مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ

بَیْنَھُنَّ. ان عورتوں کے درمیان. بَیْنَ مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ

بَیْنِیْ. میرے درمیان. بَیْنَ مضاف ی ضمیر

Marfat.com

واحد مکلم مضاف الیہ ۷/۱۳ و ۸ ب ۱۵/۱۱ ب ۱۶/۱ ب ۱۹/۱۰ ب ۲۱/۲ ب ۲۵/۱۰ ب ۳۶/۱

بُیُوْتٌ گھر، بَیْتٌ کی جمع، ۷/۲ ب ۸/۱۳ ب ۱۱/۱۳ و ۱۸ ب ۱۲/۱۰ ب ۲۲/۲ بُیُوْتًا ۸/۱۸ ب ۱۱/۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ب ۱۸/۱۳ و ۱۰ ب ۱۹/۱۲

بُیُوْتِکُمْ۔ تمہارے گھر، بُیُوْتٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۲/۳ ب ۱۱/۲ ب ۱۴/۱۷ ب ۱۸/۱۳ و ۱۰

بُیُوْتِکُنَّ۔ تمہارے (عورتوں کے) گھر، بُیُوْتٌ مضاف کُنَّ ضمیر جمع مونث حاضر مضاف الیہ ۳۲/۱

بُیُوْتَنَا۔ ہمارے گھر، بُیُوْتٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ۲۱/۱۸

بُیُوْتَھُمْ۔ ان کے گھر، بُیُوْتٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۹/۱۱ ب ۲۵/۳ ب ۲۸/۳

بُیُوْتِھِنَّ۔ ان (عورتوں کے) گھر، بُیُوْتٌ مضاف ھِنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۲۸/۳

بَئِیْسٍ۔ سخت، بروزن فَعِیْلٌ بَاْسٌ اور بُؤْسٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ ۹/۱۱

Marfat.com

باب التاء المثناة

ت۔ قسم ہے حرف جر ہے اس کے معنی قسم کے ہیں اور تعجب کے ساتھ مخصوص ہے نیز اللہ کے نام کے سوا اور کسی نام پر داخل نہیں ہوتی۔ علامہ زمخشری تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (قسم ہے اللہ کی میں تمہارے بتوں کا علاج کر کے مانوں گا) کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"حروف قسم میں "با" تو اصل ہے اور واو اس کا بدل اور واو کا بدل "تا" ہے لیکن "تا" میں تعجب کے معنے زائد ہیں (چنانچہ آیت مذکورہ میں) گویا اس بات پر تعجب ہے کہ باوجود نمرود کی سرکشی اور زور آوری کے میرے لئے ان کا علاج کر دینا اور اس کام کا سرانجام کو پہنچانا کتنا آسان ہے"۔ [1]

جب یہ فعل مستقبل کے اول میں آتی ہے تو مخاطب پر دلالت کرتی ہے جیسے تَعْلَمُوْنَ (تم جانتے ہو یا جان لوگے) نیز صیغہ تانیث ہونے کو بھی بتاتی ہے جیسے تَرْجُفُ (وہ کانپے گی) اور جب کلمہ کے آخر میں آتی ہے تو تانیث پر دلالت کرتی اور حالت وقف میں "ہ" بن جاتی ہے جیسے قَائِمَةٌ (کھڑی ہونے والی) اور کبھی وقف اور وصل دونوں حالتوں میں ثابت رہتی ہے جیسے اُخْتٌ (بہن) اور بِنْتٌ (بیٹی) اور جمع مؤنث سالم کے آخر میں الف کے ساتھ آتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ (مسلمان عورتیں) اور مُؤْمِنَاتٌ (ایمان والی عورتیں) اور فعل ماضی کے آخر میں جب مضموم ہوتی ہے یعنی اس پر پیش ہوتا ہے تو ضمیر واحد متکلم کے لئے آتی ہے جیسے جَعَلْتُ (میں نے بنایا) اور جب مفتوح ہوتی ہے یعنی اس پر زبر ہوتا ہے تو واحد مذکر مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے جیسے اَنْعَمْتَ (تو نے انعام فرمایا) اور جب مکسور ہوتی ہے یعنی اس پر زیر ہوتا ہے تو واحد مؤنث حاضر کی ضمیر کے لئے آتی ہے جیسے جِئْتِ (تو لائی)۔

فصل الالف

تَابَ۔ اس نے توبہ کی، وہ پھر آیا، وہ گناہ سے

[1] ملاحظہ ہو کشاف، سورۂ انبیاء

Marfat.com

بازآگیا، وہ متوجہ ہوا۔ اس نے معاف کیا (نصر)
تَوْبٌ اور تَوْبَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔
تَوْبٌ اور تَوْبَۃٌ کے معنی گناہ سے باز آنے کے
ہیں، جب اس کا تعدیہ اِلٰی کے ذریعہ ہوتا ہے
تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور انابت کے معنی
ہوتے ہیں اور جب علیٰ سے ہوتا ہے تو توبہ
قبول کرنے کے معنی آتے ہیں (تفصیل کے لئے
ملاحظہ ہو لفظ تَوْبَۃٌ) ۱/۶۹ ۳/۷ ۶/۱۰۴ ۷/۱۲
۹/۱۱ ۱۲/۱۹ ۱۶/۱۹ ۱۹/۲۰ ۲۵/۲۹

تَابَا۔ ان دونوں نے توبہ کی، وہ دونوں باز آگئے
تَوْبٌ اور تَوْبَۃٌ سے ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔
۲۸/۱۲

تَابِعٌ۔ پیروی کرنے والا، تَبْعٌ اور تِبَاعٌ سے
یعنی پیچھے پیچھے قدم بقدم چلنے، ساتھ رہنے۔
مطیع ہونے اور پیروی کرنے کے اسم فاعل کا صیغہ
واحد مذکر۔ ۱۸/۲۲

تَابِعِیْنَ۔ ساتھ رہنے والے، طفیلیوں کے
طور پر رہنے والے، تَابِعٌ کی جمع بحالت نصب جر
اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ
(یا ان مردوں پر جو طفیلی کے طور پر رہتے ہوں

اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو) سے وہ لوگ مراد ہیں
جو بطور طفیلی کے بچا کھچا کھانے کو پیچھے ہولیں
اگرچہ مرد تو ہیں لیکن عورتوں سے کچھ غرض مطلب
نہیں رکھتے جیسے خواجہ سرا یا بڈھا پھوس وغیرہ
مجاہد، عکرمہ اور شعبی سے یہی تفسیر منقول ہے[1]
احناف کے نزدیک خصی، مقطوع الذکر اور
مخنث اجنبی مرد کے حکم میں ہیں جن کے سامنے
زینت کا کھولنا روا نہیں۔ ۲۴/۳۱

تَابُوْا۔ انہوں نے توبہ کی، وہ باز آگئے، تَوْبٌ
اور تَوْبَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲/۱۶
۲/۱۷ ۵/۱۸ ۶/۱۰ ۱۱/۱۲ ۱۲/۱۱ ۱۲/۲۳

تَابُوْتٌ۔ صندوق، ۲/۲۴۸

تَابٰی۔ وہ انکار کرتی ہے، وہ انکار کرتے ہیں اِبَاءٌ
سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔
واضح رہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو
واحد لاتے ہیں اور جمع مکسر کا حکم مؤنث غیر حقیقی
کا ہے تَابٰی قُلُوْبُھُمْ (ان کے دل انکار کرتے
ہیں) میں قلوب چونکہ جمع مکسر ہے اس لئے واحد
مؤنث کا صیغہ لایا گیا، لہٰذا یہاں تَابٰی کے ترجمہ میں
صیغہ جمع کے معنی لینا چاہئے (ملاحظہ ہو ابوا) ۹/۳۲

[1] معالم التنزیل ج ۵ ص ۵۸۔

Marfat.com

تَاْتِ۔ وہ (جماعت) آوے، (ضَرَبَ) اِتْیَانٌ سے جس کے معنی آسانی کے ساتھ آنے اور کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ تَاْتِ اصل میں تَاْتِیُ تھا۔ عامل کے آنے کے سبب ی جو حرف علت ہے آخر سے حذف ہوگئی۔ واضح رہے کہ اِتْیَانٌ کا استعمال بذاتِ خود آنے نیز کسی کام کا حکم دینے اور اس کی تدبیر کو سرانجام دینے کے متعلق ہوتا ہے اور خیر و شر، اعیان و اعراض سب کے متعلق بولا جاتا ہے با کے ذریعہ جب اس کا تعدیہ ہو تو معنی لانے کے ہوتے ہیں۔ پ۵

تَاْتِنَا۔ تو ہمارے پاس لائیگا۔ تَاْتِ اِتْیَانٌ سے مضارع کا واحد مذکر حاضر اصل میں تَاْتِیُ تھا عامل کے سبب ی گر پڑی نا ضمیر جمع متکلم پ۹

تَاْتُنِّیْ۔ تم ضرور میرے پاس لے آؤ گے، نَّ اِتْیَانٌ سے مضارع با نون ثقیلہ کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ۱۳

تَاْتُوْا۔ تم آتے رہو، اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر واؤ ناصبہ کے آنے کے سبب آخر سے نون اعرابی گر پڑا۔ پ۸

تَاْتُوْنَ۔ تم کرتے ہو، تم آتے ہو، تم آؤ گے۔ اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۸ پ۹ پ۱۰ پ۱۱ پ۱۲ پ۱۳ پ۱۴ پ۱۵ پ۱۷ پ۱۹

تَاْتُوْنَنَا۔ تم ہمارے پاس آتے ہو، اس میں نَا ضمیر جمع متکلم ہے پ۲۳

تَاْتُوْنِیْ۔ تم میرے پاس لاؤ گے۔ اس میں ی ضمیر واحد متکلم ہے یہاں اس کا تعدیہ بذریعہ با ہے پ۱۹

تَاْتِیْھِمْ۔ تو ان کے پاس لاتا ہے، تو ان کے پاس لائے گا۔ تَاْتِ اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لہ کے آنے کے سبب آخر سے ی گر گئی ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۹ پ۱۲

تَاْتِھِمْ۔ ان کے پاس آئی، تَاْتِ اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں تَاْتِیُ تھا۔ لہ کے آنے کے سبب آخر سے ی حذف ہوگئی اور مضارع ماضی کے معنی میں ہوگیا ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۱۷

تَاْتِیَ۔ تو لے آوے، اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۵

تَاْتِیْ۔ وہ آئے گی، اِتْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۱۴ پ۱۳

تَاْتِیْکُمْ۔ وہ تمہارے پاس آتی ہے، وہ تمہارے پاس آئے گی۔ تَاْتِیْ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث

Marfat.com

غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۹ ع ۱۲

تَاْتِیْنَا۔ تو ہمارے پاس آئے، تو ہمارے پاس لے آئے۔ تَاْتِیْ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم پ ۹ ع ۱۲

تَاْتِیْنَا۔ وہ ہمارے پاس آوے۔ وہ ہمارے پاس آئے گی، تَاْتِیْ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ نَا ضمیر جمع متکلم پ ۱ ع ۲۲

تَاْتِیَنَّکُمْ۔ وہ تمہارے پاس ضرور آئے گی تَاْتِیَنَّ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب بانون تاکید کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ ۷ ع ۲۳

تَاْتِیْھِمْ۔ تو ان کے پاس آتا ہے، تو ان کے پاس لے آئیگا۔ تَاْتِیْ صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۷

تَاْتِیْھِمْ۔ وہ ان کے پاس آتی ہے، وہ ان کے پاس آئیگی۔ تَاْتِیْ صیغہ مضارع واحد مؤنث غائب۔ ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ ۷ ع ۸ پ ۹ ع ۳ پ ۷ ع ۱۴ پ ۱۰ ع ۲۰ پ ۱۴ ع ۳ پ ۱۷ ع ۱۳ پ ۲۳ ع ۲ پ ۲۴ ع ۸ پ ۲۵ ع ۱۲ پ ۲۶ ع ۶ پ ۲۸ ع ۱۵ پ ۳۰ ع ۲۳

تَاْثِیْمٌ۔ گنہگاری۔ گنہ میں ڈالنا۔ گناہ کی باتیں۔ بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے پ ۲۷ تَاْثِیْمًا پ ۱۴

تَاْجُرَنِیْ۔ تو میری نوکری کرے گا تو میری مزدوری کریگا۔ (نَصَرَ) تَاْجُرًا اَجْرٌ سے جس کے معنی مزدوری دینے اور کسی کی مزدوری کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۲۰

تَاْخُذُ۔ تو پکڑے (نَصَرَ) اَخْذٌ سے جس کے معنی پکڑنے اور لینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ یہاں لَا نہی آنے کے سبب فعل نہی ہے پ ۱۲ ع ۱۶

تَاْخُذْکُمْ۔ تم کو وہ آپکڑے، تم کو وہ آلے۔ تَاْخُذْ اَخْذٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔ پ ۱۸ ع ۴

تَاْخُذُوْا۔ تم لے لو، اَخْذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہوگیا پ ۲ ع ۱۳

تَاْخُذُوْنَہٗ۔ تم اس کو لیتے ہو، تم اس کو لوگے تَاْخُذُوْنَ اَخْذٌ سے مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲ ع ۱۳

تَاْخُذُوْنَھَا۔ تم اس کو لوگے۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ ۱۱ ع ۱۱

تَاْخُذُوْھَا۔ تم اس کو لے لو۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے (ملاحظہ ہو تَاْخُذُوْا) پ ۱۱ ع ۱۱

تَاْخُذُہٗ۔ وہ اس کو پکڑتی ہے، وہ اس کو آلیتی ہے

Marfat.com

تَاْخُذُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۳ پ

تَاْخُذُهُمْ وہ ان کو آپکڑیگی وہ ان کو آلیگی اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۲۲ پ

تَاَخَّرَ۔ وہ پیچھے رہا، وہ پیچھے ہوا۔ تَاْخُرٌ سے جس کے معنی پیچھے ہونے اور پیچھے رہنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۹ پ

تَاَذَّنَ۔ اس نے سنا دیا، اس نے پکار دیا، اس نے اعلان کر دیا، اس نے بتلا دیا، اس نے خبر کر دی تَاْذِیْنٌ سے جس کے معنی سنا دینے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب ۱۳ پ

تَارِكٌ۔ چھوڑنے والا، تَرْكٌ سے جس کے معنی چھوڑ دینے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۱۳ پ

تَارِكُوْا۔ چھوڑنے والے، تَارِكٌ کی جمع۔ نون بسبب اضافت حذف ہو گیا۔ بحالت رفع ۱۳ پ

تَارِكِيْ۔ چھوڑنے والے۔ تَارِكٌ کی جمع بحالتِ نصب وجر ۱۳ پ

تَارَةً، مرتبہ، دفعہ۔ باری، باری، اس کی اصل تَاْرَةٌ تھی ہمزہ کثرتِ استعمال کے باعث متروک ہو گئی۔ ۱۰ پ ۱۲ پ

تَاْسَ۔ تو غم کھائے، تو غم کھائے گا (سمع)

اَسًی سے جس کے معنی غمگین ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل صیغہ تَاْسَیٰ تھا، لیکن چونکہ یہاں لا نہی اس پر داخل ہے اس لئے آخر سے ی گر گئی۔ ۶ پ ۸ و ۱۲ ع

تَاْسِرُوْنَ۔ تم قید کرتے ہو، تم اسیر کرتے ہو۔ (ضَرَبَ) اَسْرٌ سے جس کے معنی قید میں باندھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۹ پ

تَاْسَوْا۔ تم غم کھاؤ، تم غم کھاتے ہو، اَسًی سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷ پ

تَاْفِكْنَا۔ تو ہم کو پھیر دیگا۔ (ضَرَبَ) تَاْفِكَ اِفْكٌ سے قاموس میں ہے کہ اَفَكَ ضَرَبَ اور سَمِعَ دونوں سے آتا ہے اور مصدر افک الف کے کسرہ اور فتحہ اور فا کے سکون اور حرکت سے جھوٹ بولنے کے معنی میں آتا ہے اور اَفَكَ عَنْهُ یعنی جب عن صلہ میں آئے تو معنی پھیرنے، بدلنے، رائے بدلنے اور مراد سے محروم کرنے کے ہوتے ہیں، امام راغب کہتے ہیں اِفک کا استعمال ہر اس شے کے متعلق ہوتا ہے جو اپنے اصلی رخ سے پھیر دی گئی ہو اسی بنا پر ان ہواؤں کو جو اپنے چلنے کا اصلی رخ چھوڑ دیں مُؤْتَفِكَاتٌ کہتے ہیں اور اعتقادِ حق سے باطل کی طرف اور سچائی سے جھوٹ کی طرف اور اچھے

Marfat.com

اعمال سے برے افعال کی طرف پلٹنے کے لئے
اَتَیْتُمُوْنَ بولا گیا ہے، آیت شریفہ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا (کافروں نے کہا
کہ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں
سے پھیر دیوے) میں اِفْكٌ کا استعمال ان کے
اعتقاد کے اعتبار سے ہوا ہے کیونکہ وہ اپنے اعتقادِ
باطل میں دعوتِ توحید کو حق سے برگشتگی سمجھتے
تھے ۱۲ ۲۱

تَاْكُلُ۔ وہ کھائے، وہ کھاتی ہے وہ کھائیگی
(نصر) اَكْلٌ سے جس کے معنی کھانے کے ہیں۔
مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۵ ۱۲ ب ۱۲ ۱۵ و ۱۶
۱۲ ۲۱ ۲۱ ۲۱

تَاْكُلُوْا۔ تم کھاؤ، تم کھا جاؤ، اَكْلٌ سے مضارع کا
صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَاْكُلُوْنَ تھا، عامل
کے باعث آخر سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے
۲ ۱۲ و ۵ ۲ ۵ ۱۲ ۱۲

تَاْكُلُوْنَ۔ تم کھاتے ہو، تم کھا جاتے ہو، تم
کھاؤ گے، اَكْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر
۲ ۱۲ ۱۲ ۲ ۱۲ و ۱۵ ۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲

تَاْكُلُوْهَا۔ تم اس کو کھاتے رہو، اس میں ھا
ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۱۲

تَاْكُلُهٗ۔ وہ اس کو کھائے، وہ اس کو کھانے
لگے، تَاْكُلُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب
کا ضمیر واحد مذکر غائب ب

تَاْلَمُوْنَ۔ تم درد مند ہوتے ہو، تم تکلیف پاتے ہو
(سَمِعَ) اَلَمٌ سے جس کے معنی سخت درد مند ہونے
کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵ ۱۲

تَالِيَاتِ۔ تلاوت کرنے والیاں، پڑھنے والیاں
(نصر) تِلَاوَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تِلَاوَةٌ) ۱۲

تَاْمُرُكَ۔ وہ تجھے حکم دیتی ہے۔ تَاْمُرُ اَمْرٌ سے
مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کا ضمیر واحد
مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَمْرٌ) ۱۲

تَاْمُرُنَا۔ تو ہم کو حکم دیتا ہے۔ تَاْمُرُ اَمْرٌ سے
مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم
(ملاحظہ ہو اَمْرٌ) ۱۲

تَاْمُرُوْنَ۔ تم حکم دیتے ہو، تم حکم کرتے ہو، اَمْرٌ سے
مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۲ ۲ ۲ ۱۲

تَاْمُرُوْنَنَا۔ تم ہم کو حکم کرتے ہو۔ اس میں نَا ضمیر
جمع متکلم ہے ۱۲

تَاْمُرُوْنِّيْٓ۔ تم مجھ کو حکم دیتے ہو، اس میں یٓ

Marfat.com

ضمیر واحد متکلم ہے اور نون پر تشدید ادغام کی وجہ سے ہے ۱۲ پ ۱۳

تَاْمُرُهُمْ۔ وہ ان کو حکم دیتی ہے۔ تَاْمُرُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۱۲ پ ۳۴

تَاْمُرِيْنَ تو حکم دیتی ہے، اَمْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ ۱۹ پ ۱۸

تَاْمَنَّا۔ تو ہم کو بالامانت جانتا ہے، تو ہم کو امین بنا لے (سمع) اصل میں تَاْمَنُنَا تھا نون کا نون میں ادغام کر دیا گیا، تَاْمَنُ اَمْنٌ اور اَمَانَةٌ سے بمعنی اعتبار کرنے اور امین بنانے کے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم ۱۲ پ ۱۲

تَاْمَنَهٗ۔ تو اس کو امانت دے، تو اس کو امین بنائے اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۳ پ ۱۴

تَاْوِيْلُ، تعبیر ثانی، کل بٹھانی، بیان حقیقت ٹھیک پڑنا ہے وزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے اَوْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی اصل کی طرف لوٹنے کے ہیں اسی لئے مرجع اور جائے بازگشت کو مَؤْئِلٌ کہتے ہیں، کسی شے کو خواہ وہ شے علم ہو یا فعل، اس کی اصلی مراد کی طرف لوٹانے کا نام تاویل ہے۔ علم کی مثال وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ (اور ان کی کل بٹھانی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے) اور فعل کی مثال هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ، يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ (کیا اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ وہ ٹھیک پڑے جس دن وہ ٹھیک پڑے گی کہنے لگیں گے جو اس کو پہلے سے بھول رہے تھے کہ بیشک سچ بات لائے تھے ہمارے رب کے پیغمبر، اب کوئی ہیں سفارش والے کہ ہماری سفارش کریں یا ہم کو پھر لوٹا دیا جائے تو ہم عمل کریں خلاف ان اعمال کے جو ہم کر رہے تھے) ہے ۸ پ ۱۱ و ۱۲ و ۱۹ و ۲۱ پ ۸ ۱۰ ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

تَاْوِيْلًا ۱۵ پ ۱۵

تَاْوِيْلُهٗ۔ اس کی حقیقت، اس کا ٹھیک پڑنا، اس کی تعبیر، تَاْوِيْل مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۸ پ ۱۳ پ ۱۵ پ ۱۲ پ ۱۵ پ ۱۶ پ ۱۷ پ ۱۸ پ ۱۹ پ ۲۰ پ ۲۱ پ ۲۲ پ ۲۳ پ ۲۴ پ ۲۵ پ ۲۶ پ ۲۷ پ ۲۸ پ ۲۹ پ ۳۰ پ ۳۱ پ ۳۲ پ ۳۳ پ ۳۴ پ ۳۵ پ ۳۶ پ ۳۷ پ ۳۸ پ ۳۹ پ ۴۰ پ ۴۱ پ ۴۲ پ ۴۳ پ ۴۴ پ ۴۵ پ ۴۶ پ ۴۷ پ ۴۸ پ ۴۹ پ ۵۰ پ ۵۱ پ ۵۲ پ ۵۳ پ ۵۴ پ ۵۵ پ ۵۶ پ ۵۷ پ ۵۸ پ ۵۹ پ ۶۰ پ ۶۱ پ ۶۲ پ ۶۳ پ ۶۴ پ ۶۵ پ ۶۶ پ ۶۷ پ ۶۸ پ ۶۹ پ ۷۰ پ ۷۱ پ ۷۲ پ ۷۳ پ ۷۴ پ ۷۵ پ ۷۶ پ ۷۷ پ ۷۸ پ ۷۹ پ ۸۰ پ ۸۱ پ ۸۲ پ ۸۳ پ ۸۴ پ ۸۵ پ ۸۶ پ ۸۷ پ ۸۸ پ ۸۹ پ ۹۰ پ ۹۱ پ ۹۲ پ ۹۳ پ ۹۴ پ ۹۵ پ ۹۶ پ ۹۷ پ ۹۸ پ ۹۹ پ ۱۰۰ پ ۱۰۱ پ ۱۰۲ پ ۱۰۳ پ ۱۰۴ پ ۱۰۵ پ ۱۰۶ پ ۱۰۷ پ ۱۰۸ پ ۱۰۹ پ ۱۱۰ پ ۱۱۱ پ ۱۱۲ پ ۱۱۳ پ ۱۱۴ پ ۱۱۵ پ ۱۱۶ پ ۱۱۷ پ ۱۱۸ پ ۱۱۹ پ ۱۲۰ پ ۱۲۱ پ ۱۲۲ پ ۱۲۳ پ ۱۲۴ پ ۱۲۵ پ ۱۲۶ پ ۱۲۷ پ ۱۲۸ پ ۱۲۹ پ ۱۳۰ پ ۱۳۱ پ ۱۳۲ پ ۱۳۳ پ ۱۳۴ پ ۱۳۵ پ ۱۳۶ پ ۱۳۷ پ ۱۳۸ پ ۱۳۹ پ ۱۴۰ پ ۱۴۱ پ ۱۴۲ پ ۱۴۳ پ ۱۴۴ پ ۱۴۵ پ ۱۴۶ پ ۱۴۷ پ ۱۴۸ پ ۱۴۹ پ ۱۵۰ پ ۱۵۱ پ ۱۵۲ پ ۱۵۳ پ ۱۵۴ پ ۱۵۵ پ ۱۵۶ پ ۱۵۷ پ ۱۵۸ پ ۱۵۹ پ ۱۶۰ پ ۱۶۱ پ ۱۶۲ پ ۱۶۳ پ ۱۶۴ پ ۱۶۵ پ ۱۶۶ پ ۱۶۷ پ ۱۶۸ پ ۱۶۹ پ ۱۷۰ پ ۱۷۱ پ ۱۷۲ پ ۱۷۳ پ ۱۷۴ پ ۱۷۵ پ ۱۷۶ پ ۱۷۷ پ ۱۷۸ پ ۱۷۹ پ ۱۸۰ پ ۱۸۱ پ ۱۸۲ پ ۱۸۳ پ ۱۸۴ پ ۱۸۵ پ ۱۸۶ پ ۱۸۷ پ ۱۸۸ پ ۱۸۹ پ ۱۹۰ پ ۱۹۱ پ ۱۹۲ پ ۱۹۳ پ ۱۹۴ پ ۱۹۵ پ ۱۹۶ پ ۱۹۷ پ ۱۹۸ پ ۱۹۹ پ ۲۰۰ پ ۲۰۱ پ ۲۰۲ پ ۲۰۳ پ ۲۰۴ پ ۲۰۵ پ ۲۰۶ پ ۲۰۷ پ ۲۰۸ پ ۲۰۹ پ ۲۱۰ پ ۲۱۱ پ ۲۱۲ پ ۲۱۳ پ ۲۱۴ پ ۲۱۵ پ ۲۱۶ پ ۲۱۷ پ ۲۱۸ پ ۲۱۹ پ ۲۲۰ پ ۲۲۱ پ ۲۲۲ پ ۲۲۳ پ ۲۲۴ پ ۲۲۵ پ ۲۲۶ پ ۲۲۷ پ ۲۲۸ پ ۲۲۹ پ ۲۳۰ پ ۲۳۱ پ ۲۳۲ پ ۲۳۳ پ ۲۳۴ پ ۲۳۵ پ ۲۳۶ پ ۲۳۷ پ ۲۳۸ پ ۲۳۹ پ ۲۴۰ پ ۲۴۱ پ ۲۴۲ پ ۲۴۳ پ ۲۴۴ پ ۲۴۵ پ ۲۴۶ پ ۲۴۷ پ ۲۴۸ پ ۲۴۹ پ ۲۵۰ پ ۲۵۱ پ ۲۵۲ پ ۲۵۳ پ ۲۵۴ پ ۲۵۵ پ ۲۵۶ پ ۲۵۷ پ ۲۵۸ پ ۲۵۹ پ ۲۶۰ پ ۲۶۱ پ ۲۶۲ پ ۲۶۳ پ ۲۶۴ پ ۲۶۵ پ ۲۶۶ پ ۲۶۷ پ ۲۶۸ پ ۲۶۹ پ ۲۷۰ پ ۲۷۱ پ ۲۷۲ پ ۲۷۳ پ ۲۷۴ پ ۲۷۵ پ ۲۷۶ پ ۲۷۷ پ ۲۷۸ پ ۲۷۹ پ ۲۸۰ پ ۲۸۱ پ ۲۸۲ پ ۲۸۳ پ ۲۸۴ پ ۲۸۵ پ ۲۸۶ پ ۲۸۷ پ ۲۸۸ پ ۲۸۹ پ ۲۹۰ پ ۲۹۱ پ ۲۹۲ پ ۲۹۳ پ ۲۹۴ پ ۲۹۵ پ ۲۹۶ پ ۲۹۷ پ ۲۹۸ پ ۲۹۹ پ ۳۰۰ پ ۳۰۱ پ ۳۰۲ پ ۳۰۳ پ ۳۰۴ پ ۳۰۵ پ ۳۰۶ پ ۳۰۷ پ ۳۰۸ پ ۳۰۹ پ ۳۱۰ پ ۳۱۱ پ ۳۱۲ پ ۳۱۳ پ ۳۱۴ پ ۳۱۵ پ ۳۱۶ پ ۳۱۷ پ ۳۱۸ پ ۳۱۹ پ ۳۲۰ پ ۳۲۱ پ ۳۲۲ پ ۳۲۳ پ ۳۲۴ پ ۳۲۵ پ ۳۲۶ پ ۳۲۷ پ ۳۲۸ پ ۳۲۹ پ ۳۳۰ پ ۳۳۱ پ ۳۳۲ پ ۳۳۳ پ ۳۳۴ پ ۳۳۵ پ ۳۳۶ پ ۳۳۷ پ ۳۳۸ پ ۳۳۹ پ ۳۴۰ پ ۳۴۱ پ ۳۴۲ پ ۳۴۳ پ ۳۴۴ پ ۳۴۵ پ ۳۴۶ پ ۳۴۷ پ ۳۴۸ پ ۳۴۹ پ ۳۵۰ پ ۳۵۱ پ ۳۵۲ پ ۳۵۳ پ ۳۵۴ پ ۳۵۵ پ ۳۵۶ پ ۳۵۷ پ ۳۵۸ پ ۳۵۹ پ ۳۶۰ پ ۳۶۱ پ ۳۶۲ پ ۳۶۳ پ ۳۶۴ پ ۳۶۵ پ ۳۶۶ پ ۳۶۷ پ ۳۶۸ پ ۳۶۹ پ ۳۷۰ پ ۳۷۱ پ ۳۷۲ پ ۳۷۳ پ ۳۷۴ پ ۳۷۵ پ ۳۷۶ پ ۳۷۷ پ ۳۷۸ پ ۳۷۹ پ ۳۸۰ پ ۳۸۱ پ ۳۸۲ پ ۳۸۳ پ ۳۸۴ پ ۳۸۵ پ ۳۸۶ پ ۳۸۷ پ ۳۸۸ پ ۳۸۹ پ ۳۹۰ پ ۳۹۱ پ ۳۹۲ پ ۳۹۳ پ ۳۹۴ پ ۳۹۵ پ ۳۹۶ پ ۳۹۷ پ ۳۹۸ پ ۳۹۹ پ ۴۰۰ پ ۴۰۱ پ ۴۰۲ پ ۴۰۳ پ ۴۰۴ پ ۴۰۵ پ ۴۰۶ پ ۴۰۷ پ ۴۰۸ پ ۴۰۹ پ ۴۱۰ پ ۴۱۱ پ ۴۱۲ پ ۴۱۳ پ ۴۱۴ پ ۴۱۵ پ ۴۱۶ پ ۴۱۷ پ ۴۱۸ پ ۴۱۹ پ ۴۲۰ پ ۴۲۱ پ ۴۲۲ پ ۴۲۳ پ ۴۲۴ پ ۴۲۵ پ ۴۲۶ پ ۴۲۷ پ ۴۲۸ پ ۴۲۹ پ ۴۳۰ پ ۴۳۱ پ ۴۳۲ پ ۴۳۳ پ ۴۳۴ پ ۴۳۵ پ ۴۳۶ پ ۴۳۷ پ ۴۳۸ پ ۴۳۹ پ ۴۴۰ پ ۴۴۱ پ ۴۴۲ پ ۴۴۳ پ ۴۴۴ پ ۴۴۵ پ ۴۴۶ پ ۴۴۷ پ ۴۴۸ پ ۴۴۹ پ ۴۵۰ پ ۴۵۱ پ ۴۵۲ پ ۴۵۳ پ ۴۵۴ پ ۴۵۵ پ ۴۵۶ پ ۴۵۷ پ ۴۵۸ پ ۴۵۹ پ ۴۶۰ پ ۴۶۱ پ ۴۶۲ پ ۴۶۳ پ ۴۶۴ پ ۴۶۵ پ ۴۶۶ پ ۴۶۷ پ ۴۶۸ پ ۴۶۹ پ ۴۷۰ پ ۴۷۱ پ ۴۷۲ پ ۴۷۳ پ ۴۷۴ پ ۴۷۵ پ ۴۷۶ پ ۴۷۷ پ ۴۷۸ پ ۴۷۹ پ ۴۸۰ پ ۴۸۱ پ ۴۸۲ پ ۴۸۳ پ ۴۸۴ پ ۴۸۵ پ ۴۸۶ پ ۴۸۷ پ ۴۸۸ پ ۴۸۹ پ ۴۹۰ پ ۴۹۱ پ ۴۹۲ پ ۴۹۳ پ ۴۹۴ پ ۴۹۵ پ ۴۹۶ پ ۴۹۷ پ ۴۹۸ پ ۴۹۹ پ ۵۰۰ پ ۵۰۱ پ ۵۰۲ پ ۵۰۳ پ ۵۰۴ پ ۵۰۵ پ ۵۰۶ پ ۵۰۷ پ ۵۰۸ پ ۵۰۹ پ ۵۱۰ پ ۵۱۱ پ ۵۱۲ پ ۵۱۳ پ ۵۱۴ پ ۵۱۵ پ ۵۱۶ پ ۵۱۷ پ ۵۱۸ پ ۵۱۹ پ ۵۲۰ پ ۵۲۱ پ ۵۲۲ پ ۵۲۳ پ ۵۲۴ پ ۵۲۵ پ ۵۲۶ پ ۵۲۷ پ ۵۲۸ پ ۵۲۹ پ ۵۳۰ پ ۵۳۱ پ ۵۳۲ پ ۵۳۳ پ ۵۳۴ پ ۵۳۵ پ ۵۳۶ پ ۵۳۷ پ ۵۳۸ پ ۵۳۹ پ ۵۴۰ پ ۵۴۱ پ ۵۴۲ پ ۵۴۳ پ ۵۴۴ پ ۵۴۵ پ ۵۴۶ پ ۵۴۷ پ ۵۴۸ پ ۵۴۹ پ ۵۵۰ پ ۵۵۱ پ ۵۵۲ پ ۵۵۳ پ ۵۵۴ پ ۵۵۵ پ ۵۵۶ پ ۵۵۷ پ ۵۵۸ پ ۵۵۹ پ ۵۶۰ پ ۵۶۱ پ ۵۶۲ پ ۵۶۳ پ ۵۶۴ پ ۵۶۵ پ ۵۶۶ پ ۵۶۷ پ ۵۶۸ پ ۵۶۹ پ ۵۷۰ پ ۵۷۱ پ ۵۷۲ پ ۵۷۳ پ ۵۷۴ پ ۵۷۵ پ ۵۷۶ پ ۵۷۷ پ ۵۷۸ پ ۵۷۹ پ ۵۸۰ پ ۵۸۱ پ ۵۸۲ پ ۵۸۳ پ ۵۸۴ پ ۵۸۵ پ ۵۸۶ پ ۵۸۷ پ ۵۸۸ پ ۵۸۹ پ ۵۹۰ پ ۵۹۱ پ ۵۹۲ پ ۵۹۳ پ ۵۹۴ پ ۵۹۵ پ ۵۹۶ پ ۵۹۷ پ ۵۹۸ پ ۵۹۹ پ ۶۰۰ پ ۶۰۱ پ ۶۰۲ پ ۶۰۳ پ ۶۰۴ پ ۶۰۵ پ ۶۰۶ پ ۶۰۷ پ ۶۰۸ پ ۶۰۹ پ ۶۱۰ پ ۶۱۱ پ ۶۱۲ پ ۶۱۳ پ ۶۱۴ پ ۶۱۵ پ ۶۱۶ پ ۶۱۷ پ ۶۱۸ پ ۶۱۹ پ ۶۲۰ پ ۶۲۱ پ ۶۲۲ پ ۶۲۳ پ ۶۲۴ پ ۶۲۵ پ ۶۲۶ پ ۶۲۷ پ ۶۲۸ پ ۶۲۹ پ ۶۳۰ پ ۶۳۱ پ ۶۳۲ پ ۶۳۳ پ ۶۳۴ پ ۶۳۵ پ ۶۳۶ پ ۶۳۷ پ ۶۳۸ پ ۶۳۹ پ ۶۴۰ پ ۶۴۱ پ ۶۴۲ پ ۶۴۳ پ ۶۴۴ پ ۶۴۵ پ ۶۴۶ پ ۶۴۷ پ ۶۴۸ پ ۶۴۹ پ ۶۵۰ پ ۶۵۱ پ ۶۵۲ پ ۶۵۳ پ ۶۵۴ پ ۶۵۵ پ ۶۵۶ پ ۶۵۷ پ ۶۵۸ پ ۶۵۹ پ ۶۶۰ پ ۶۶۱ پ ۶۶۲ پ ۶۶۳ پ ۶۶۴ پ ۶۶۵ پ ۶۶۶ پ ۶۶۷ پ ۶۶۸ پ ۶۶۹ پ ۶۷۰ پ ۶۷۱ پ ۶۷۲ پ ۶۷۳ پ ۶۷۴ پ ۶۷۵ پ ۶۷۶ پ ۶۷۷ پ ۶۷۸ پ ۶۷۹ پ ۶۸۰ پ ۶۸۱ پ ۶۸۲ پ ۶۸۳ پ ۶۸۴ پ ۶۸۵ پ ۶۸۶ پ ۶۸۷ پ ۶۸۸ پ ۶۸۹ پ ۶۹۰ پ ۶۹۱ پ ۶۹۲ پ ۶۹۳ پ ۶۹۴ پ ۶۹۵ پ ۶۹۶ پ ۶۹۷ پ ۶۹۸ پ ۶۹۹ پ ۷۰۰ پ ۷۰۱ پ ۷۰۲ پ ۷۰۳ پ ۷

کا صیغہ، جمع مذکر (ملاحظہ ہو تَوْبَۃ) ۱۱/۲

فصل الباء الموحّدۃ

تُبْ۔ تو معاف کر، تو توبہ قبول کر، تَوْبَۃٌ سے۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں پر خطاب اللہ عزوجل سے ہے اور صلہ میں عَلٰی واقع ہے اس لئے توبہ قبول کرنے کے معنی ہوں گے، (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تَابَ اور تَوْبَۃ) ۱۱/۱۵

تَبَّ۔ وہ ہلاک ہوا، وہ سدا ٹوٹے میں رہا، وہ ٹوٹ گیا (ضَرَبَ) تَبٌّ سے جس کے معنی ٹوٹے میں رہنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۱۱۱/۱

تَبَابٍ۔ ہلاکت، کھپنا، ٹوٹنا، سدا ٹوٹے میں رہنا، تَبٌّ کی طرح یہ بھی تَبَّ کا مصدر ہے ۱۱۱/۳

تَبَارًا۔ ہلاکت، ہلاک کرنا، برباد ہونا، مصدر ہے۔ ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ ۷۱/۲۸

تَبَارَكَ۔ وہ بہت برکت والا ہے، وہ بڑی برکت والا ہے، تَبَارُكٌ سے جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اس فعل کی گردان نہیں آتی اور صرف ماضی کا ایک صیغہ مستعمل ہے اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے اسی لئے بعض لوگ اس کو اسم فعل بتاتے ہیں۔

۵/۱۲ ۲/۱۸ (۱۹، ۱۰۱) ۱۹/۳ ۱۲/۱۳ ۲۵/۱۳ ۱۳/۱۴ ۲۱/۴

تُبَاشِرُوْهُنَّ۔ تم ان (عورتوں) سے ملو، تم ان سے مباشرت کرو، تُبَاشِرُوْا مُبَاشَرَۃٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب، یہاں مباشرت سے جماع کا کنایہ ہے (ملاحظہ ہو بَاشِرُوْهُنَّ) ۲/۱۸۷

تَبَايَعْتُمْ۔ تم نے سودا کیا، تم نے خرید و فروخت کی تَبَايُعٌ سے جس کے معنی باہم خرید و فروخت کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۲۸۲

تُبْتُ۔ میں نے توبہ کی، میں باز آیا، تَوْبَۃٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم (ملاحظہ ہو تَابَ اور تَوْبَۃ) ۴/۱۸ ۶/۱۰۲

تَبَّتْ۔ وہ ہلاک ہوئی، وہ سدا ٹوٹے میں رہی، وہ ٹوٹ گئی، تَبٌّ اور تَبَابٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ تَبَّتْ يَدَا (دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے) (ملاحظہ ہو تَبَّ اور تَبَابٌ) ۱۱۱/۱

تَبْغُوْا۔ تم چاہتے ہو، تم ڈھونڈتے ہو، تم تلاش کرتے ہو، اِبْتِغَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَبْغُوْنَ تھا، نون اعرابی عامل کے آنے سے حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو اِبْتِغَاءٌ) ۲/۲۰۵ ۵/۱۲

۱۸/۲۲ ۱۸/۱۰ ۲۰/۷ ۲۱/۸۲ ۲۲/۱۲ ۲۵/۱۸۔

Marfat.com

تَبْتَغُوْنَ - تم چاہتے ہو، تم ڈھونڈتے ہو۔ اِبْتِغَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۵

تَبْتَغِیْ - تو چاہتا ہے، تو تلاش کرتا ہے، تو ڈھونڈے، تو تلاش کرے، اِبْتِغَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۸

تَبَتَّلْ - تو اخلاص نیت اور عبادت میں سب سے منقطع ہو جا، سب سے الگ ہو جا، تَبَتُّلٌ سے جس کے معنی سب سے الگ ہو کر اللہ کے لئے عبادت اور نیت کے خالص کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۲۹

تُبْتُمْ - تم نے توبہ کی، تم باز آ گئے، تَوْبٌ اور تَوْبَۃٌ کے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۳ ۱۰

تَبْتَئِسْ - تو غم کھائے، تو غمگین ہو، اِبْتِئَاسٌ سے جس کے معنی غمگیں اور رنجیدہ ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے پ ۱۲

تَبْتِیْلًا - سب سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت اور نیت میں اخلاص پیدا کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے پ ۲۹

تَبْخَسُوْا - تم کم دینے لگو، تم گھٹاتے رہو (فتح) بَخْسٌ سے جس کے معنے ظلم سے کسی چیز کے گھٹانے اور کم کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں فعل نہی ہے کیونکہ لا نہی داخل ہے پ ۱۸

تَبْخَلُوْا - تم بخل کرنے لگو، تم کنجوسی کرو گے، بُخْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَبْخَلُوْنَ تھا، نون عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو بُخْل) پ ۲۶

تُبْدٰی - وہ ظاہر کی جائے۔ اِبْدَاءٌ سے، جس کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں تُبْدَایُ تھا یا عامل کی وجہ سے حذف ہو گئی پ ۴

تُبَدَّلُ - وہ بدلی جائے گی، تَبْدِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو تَبْدِیْل) پ ۱۳

تَبَدَّلَ - تو بدل ڈالے، تَبَدُّلٌ سے جس کے معنی بدلنے اور تبدیل کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تَتَبَدَّلُ تھا ایک تا گر گئی۔ پ ۲۲

تُبْدُوْا - تم ظاہر کرو، اِبْدَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تُبْدُوْنَ تھا نون عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا پ ۳ ع ۵ ع ۸ پ ۶ ع ۱ پ ۲۲

تُبْدُوْنَ - تم ظاہر کرتے ہو، تم ظاہر کرو گے اِبْدَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۳ ع ۵ پ ۶ ع ۱

Marfat.com

تُبْدُوْنَهَا۔ تم اس کو ظاہر کرتے ہو۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۷ پ

تُبْدُوْهُ۔ تم اس کو ظاہر کرو، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۳ پ

تُبْدِیْ۔ وہ ظاہر کر دیتی، اِبْدَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۰ پ

تَبْدِیْل، بدلنا، تبدیلی، بدل ڈالنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ ایک چیز کو دوسری جگہ رکھنے کا نام تبدیل ہے۔ تبدیل کے لفظ میں بہ نسبت عوض کے عمومیت ہے، عوض میں ایک چیز کے بدلہ میں دوسری چیز ہوتی ہے لیکن تبدیل مطلق تغیر کا نام ہے ۱۱ پ ۱۲ پ **تَبْدِیْلًا** ۲۱ پ ۱۹ پ ۲۲ پ ۵ و ۱۷ پ ۲۶ پ ۱۱ پ ۲۱ پ ۲۰ پ

تُبَذِّرْ۔ تو بیجا خرچ کرے۔ تَبْذِیْرٌ سے بمضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر یہاں نہی کا صیغہ ہے ۱۵ پ

تَبْذِیْرًا۔ بیجا خرچ کرنا۔ تبذیر کے معنی تفریق اور پراگندہ کرنے کے ہیں، اصل میں بَذْر یعنی زمین میں بیج کے ڈالنے اور پھینکنے کا نام تبذیر ہے اور چونکہ بیج کا زمین پر ڈالنا اس شخص کی نظر میں جو مآل کار سے واقف نہ ہو بظاہر ضائع کرنا ہی ہے۔ اس لئے بطور استعارہ ہر اس شخص کے متعلق جو انجام کو سوچے بغیر اپنے مال کو فضول ضائع کرنے لگے، تبذیر کا استعمال ہونے لگا ۱۵ پ

تَبَرَّاَ۔ وہ بیزار ہوا۔ اس نے بیزاری ظاہر کی تَبَرُّءٌ سے جس کے معنی بیزار ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲ پ ۲ پ

تَبَرَّاْنَا۔ ہم بیزار ہو گئے، ہم نے بیزاری کا اظہار کیا تَبَرُّءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۲ پ

تَبَرُّجَ۔ بناؤ سنگار کرنا، دکھانا، نمائش کرنا۔ خود نمائی کرنا، بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ ۲۲ پ

تَبَرَّجْنَ۔ تم بناؤ سنگار کرنے لگی، تم دکھاتی پھرو تَبَرُّجٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مؤنث حاضر اصل میں تَتَبَرَّجْنَ تھا ایک تا حذف کر دی گئی۔ ۲۲ پ

تَبَّرْنَا۔ ہم نے ہلاک کیا، تَتْبِیْرٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم (ملاحظہ ہو تَتْبِیْرٌ) ۱۳ پ

تَبَرَّءُوْا۔ وہ بیزار ہوئے، تَبَرُّءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲ پ

تَبَرُّوْا۔ تم نیکی کرتے ہو، تم نیکی کرو گے (سمجھ) سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَبْرُرُوْنَ تھا۔ اَنْ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا (ملاحظہ ہو بِرٌّ اور بَرٌّ) ۲ پ

تَبَرُّوْهُمْ۔ تم ان سے نیکی کرتے رہو، تم ان

Marfat.com

ساتھ احسان کرتے رہو، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۲۸/۸

تُبْرِئُ۔ تو چنگا کرتا ہے، تو تندرست کرتا ہے، اِبْرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (ملاحظہ ہو اُبْرِئُ) ۵/۵

تَبْسُطَهَا۔ تو اس کو کھولے، تو اس کو کشادہ کرے، تَبْسُطُ بَسْطٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو بَاسِطٌ اور بَسْطٌ) ۱۵/۳

تُبْسَلَ وہ گرفتار ہو جائے، وہ ہلاکت کے سپرد کی جائے، اِبْسَالٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُبْسِلُوْا) ۱۳/۶

تَبَسَّمَ۔ وہ مسکرایا، تَبَسُّمٌ سے جس کے معنی مسکرانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۹/۱۲

تُبَشِّرَ۔ تو بشارت دے، تو خوش خبری سنائے، تَبْشِیْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (ملاحظہ ہو بُشِّرَ) ۲۱/۲

تُبَشِّرُوْنَ۔ تم خوش خبری سناتے ہو، تم بشارت دیتے ہو، تَبْشِیْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو بُشِّرَ) ۵۴/۱۵

تُبْصِرُ تو دیکھیگا اِبْصَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَبْصَرُ) ۲۲/۵۰

تُبْصِرُوْنَ۔ تم دیکھتے ہو، اِبْصَارٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَبْصَرُ) ۷/۱۹ ۴/۲۰ ۱۱/۲۵ ۱۸/۲۶ ۲/۲۷ ۱۶/۲۹

تَبْصِرَةً۔ دکھلانا، سمجھانا، بروزن تَفْعِلَةٌ باب تَفْعِیْلٌ کا مصدر ہے۔ تَبْصِیْرٌ اور تَبْصِرَةٌ دونوں آتے ہیں جیسے تَقْدِیْمٌ اور تَقْدِمَةٌ اور تَذْکِیْرٌ اور تَذْکِرَةٌ ۸/۵۰

تُبْطِلُوْا۔ تم باطل کرو، تم ضائع کرو، اِبْطَالٌ کے جس کے معنی باطل کرنے اور ضائع کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں فعل نہی ہے ۲۶/۴ ۳۳/۴۷

تَبِعَ اس نے پیروی کی (سَمِعَ) تَبَعٌ سے جس کے معنی پیروی کرنے اور قدم بقدم چلنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۰/۱۲ ۳/۱۳

تُبَّعٌ۔ تبع شاہانِ یمن کا لقب ہے، ابو عبیدہ جو عربیت و لغت کے امام ہیں فرماتے ہیں۔

"تبع" ملوک الیمن کل تبع شاہانِ یمن ہیں، ان میں سے واحد منھم یسمی تبعا ہر ایک تبع کہلاتا ہے کیونکہ اپنے لانہ یتبع صاحبہ و پیرو کے قدم بقدم چلتا ہے۔ الظل یسمی تبعا لانہ (عربی میں) سایہ کا نام بھی اسی لئے

Marfat.com

یتبع الشمس ں تبع ہے کہ وہ سورج کے پیچھے
موضع تبع فی الجاھلیۃ پیچھے لگا رہتا ہے اسلام میں خلیفہ
موضع الخلیفۃ فی الاسلام کی جو حیثیت ہے وہی جاہلیت
وھو ملوک العرب میں تبع کی تھی۔ وہی عرب کے
الاعاظم [1] شاہانِ عظام تھے۔

قرآن مجید میں قوم تبع کا ذکر دو جگہ کیا گیا ہے
ایک سورۂ حم الدخان میں جہاں قریش کی طرف
روئے سخن ہے کہ یہ کس گھمنڈ میں ہیں اور کس
بل بوتے پر اترا رہے ہیں کیا یہ قوم تبع اور ان سے
اگلی قوموں سے بھی زیادہ زور آور اور سطوت و
جبروت کے مالک ہیں جو پاداشِ جرم میں ہلاکت
کے گڑھے اتار دی گئی تھیں اور دوسرے مقام
پر سورۂ ق میں ان مغضوب اور سرکش قوموں کے
ساتھ جو تکذیب حق میں پیش پیش رہیں اور بالآخر
اپنے کیے کی سزا کو پہنچیں ان کا بھی نام لیا ہے
ارشاد ہے۔

اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ اب یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم،
وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اور جو ان سے پہلے تھے۔

اَھْلَکْنٰھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا ہم نے ان کو برباد کر کے رکھ دیا
مُجْرِمِیْنَ۔ (حم الدخان) کہ وہ مجرم تھے۔

کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے
وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ۔ نوح کی قوم اور کنوئیں والے
وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور
لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ لوط کے بھائی اور بن کے رہنے
وَقَوْمُ تُبَّعٍ کُلٌّ کَذَّبَ والے اور تبع کی قوم سب نے
الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ۔ جھٹلایا رسولوں کو تو ہماری
(ق) وعید سچ ہو کر رہی۔

تبع کے ذکر میں قرآن مجید کا جو اندازِ بیان ہے
اس سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے استنباط کیا ہے کہ وہ مرد صالح تھے۔ چنانچہ
حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ

کان تبع رجلا صالحا تبع ایک نیک شخص تھا دیکھتے نہیں
الا تری انہ ذم قومہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کی
ولم یذمہ [2] مذمت کی اور خود اس کو برا نہیں کہا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جو استنباط ہے مرفوع

---

[1] امام بخاری نے اپنی صحیح میں سورۂ حم الدخان کی تفسیر میں یتبع الشمس تک نقل کیا ہے۔ بقیہ عبارت میں نے فتح الباری سے نقل کی ہے اسی میں تصریح ہے کہ یہ ابو عبیدہ کے الفاظ ہیں۔ فتح الباری ج ۸ ص ۴۳۸ طبع میریہ مصر ۱۳۰۱ھ

[2] ملاحظہ ہو الکمالین شیخ سلام اللہ الدہلوی طبع نولکشور ص ۲۱۰ ۱۳۱۷ھ

Marfat.com

حدیثوں میں اس کی تصریح موجود ہے مسند امام احمد بن حنبل میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لاتسبوا تبعا فانہ قد اسلم تبع کو برا نہ کہنا کیونکہ وہ اسلام لا چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی طبرانی نے اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے جس کی اسناد سہل کی اسناد سے بھی اچھی ہے۔

قرآن مجید میں جس "تبع" کا ذکر ہے، ان کا نام اسعد تھا، عبدالرزاق وہب بن منبہ سے ناقل ہیں۔ نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سب اسعد وھو تبع قال وھب وکان علی دین ابراھیم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد کو برا کہنے سے منع فرمایا اور تبع وہی ہے۔ وہب کا بیان ہے کہ وہ دین ابراہیمی پر تھا۔

عبدالرزاق نے سعید بن جبیر سے جو مشہور تابعی ہیں یہ بھی روایت کیا ہے کہ سب سے پہلے کعبہ پر غلاف ان ہی نے چڑھایا تھا۔ [1]

قوم تبع کا جو واقعہ تفسیر اور تاریخ کی عام کتابوں میں مذکور ہے اس کا خلاصہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے موضح القرآن میں سورۂ حم الدخان کے فوائد میں اس طرح ذکر فرمایا ہے

"تبع بادشاہ تھا یمن کا، سب قوم اس کی بت پرست اس کو یقین آیا توریت پر، اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ دین سچا کونسا، بڑی آگ لگائی دو جہر یہود کے توریت بغل میں لیکر اس میں گھس گئے، نہ جلے۔ وہ بت پرست بت کو بغل میں لیکر چلے جلنے لگے، اٹھے بھاگے اس کی قوم اس کی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئے"

۲۵/۱۵ ۲۶/۱۵

تَبَعًا - تابع، پیروی کرنے والے، تَابِعٌ کی جمع ہے جیسے صَحْبٌ صَاحِبٌ کی ۱۳/۱۵ ۲۲

تُبْعَثُنَّ - تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، بَعْثٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو ابْعَثْ اور بَعْثٌ۔ ۲۸/۱۵

تُبْعَثُوْنَ - تم اٹھائے جاؤ گے، بَعْثٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو ابْعَثْ اور بَعْثٌ) ۱۸

تَبِعَكَ - اس نے تیری پیروی کی، تَبِعَ صیغہ فعل ماضی کے ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تَبِعَ) ۹ ۱۵/۷ ۲۳/۱۳

[1] ان تمام روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری تفسیر سورۃ حم الدخان ج ۸ ص ۴۳۰ طبع مصر امیریہ۔

Marfat.com

تَبِعَنِیْ۔ اس نے میری پیروی کی، اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے (ملاحظہ ہو تَبِعَ) ۱۳/۱۸

تَبِعُوْا۔ انھوں نے پیروی کی، تَبِعَ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۲/۱۶۶

تَبْغِ۔ تو چاہے، تو خواہش کرے، بَغْیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے اور آخر سے ی حذف ہو گئی اصل میں تَبْغِیْ تھا (ملاحظہ ہو اَبْغِیْ اور بَغْیٌ) ۵/۴۹

تَبْغُوْا۔ تم تلاش کرنے لگو، تم چاہو، تم ڈھونڈتے پھرو، بَغْیٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں بھی لا نہی آنے کے سبب فعل نہی ہے اور اسی لئے نون اعرابی آخر سے ساقط ہو گیا کیونکہ اصل میں تَبْغُوْنَ تھا (ملاحظہ ہو اَبْغِیْ اور بَغْیٌ) ۵/۵۳

تَبْغُوْنَهَا۔ تم اس کو چاہتے ہو، تَبْغُوْنَ بَغْیٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر هَا ضمیر واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَبْغِیْ اور بَغْیٌ) ۷/۴۵

تَبْغِیْ۔ وہ سرکشی کرتی ہے، بَغْیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَبْغِیْ اور بَغْیٌ) ۲۶/۱۱۳

تُبْقِیْ۔ وہ باقی چھوڑتی ہے، اِبْقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَبْقٰی) ۲۰/۱۵

تَبْكُوْنَ۔ تم روتے ہو، بُكَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو بَكَتْ) ۱۲/۸۵

تَبْلُغَ۔ تو پہنچتا ہے، تو پہنچیگا، بُلُوْغٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَبْلَغَ اور بَلَغَ) ۱۵/۲

تَبْلُغُوْا۔ تم پہنچو، تم پہنچتے رہو، بُلُوْغٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَبْلُغُوْنَ تھا لام کے اول میں آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو اَبْلَغَ اور بَلَغَ) ۲/۲۳۱ ۶۵/۲

تَبْلُوْا۔ وہ آزمائیگی، بَلَاءٌ سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو بَلَاءٌ) ۱۱/۱۰۰

تُبْلَوُنَّ۔ تم ضرور آزمائے جاؤ گے، بَلَاءٌ سے مضارع مجہول بانون ثقیلہ کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو بَلَاءٌ) ۳/۱۸۶

تُبْلٰی۔ وہ آزمائی جائیگی، وہ جانچی جائے گی، اس کا امتحان کیا جائیگا، بَلَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۰/۳۰

تَبْنُوْنَ۔ تم بناتے ہو، تم تعمیر کرتے ہو، بِنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَبْنِیَۃٌ) ۲۶/۱۲۹

تَبُوْءَ۔ تو پھر جاوے، تو لوٹے، تو حاصل کرے تو سمیٹے، تو کمائے، (نصر) بَوْءٌ سے جس کے معنی لوٹنے کے ہیں اور بَوَاءٌ سے جس کے معنی ٹھکانا دینے اور قصاص میں برابر ہونے کے ہیں مضارع

Marfat.com

کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو بَوَأَ) ۱۰/۸۷

تَبَوَّآ تم دونوں ٹھیراؤ، تم دونوں اتارو، تم دونوں جگہ تیار کرو۔ تَبَوُّءٌ سے جس کے معنی ٹھیرانے اور جگہ تیار کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ۱۰/۸۷

تَبُوْرَ۔ وہ ہلاک ہوگی، وہ مٹے گی، وہ بگڑے گی۔ (نصر) کوارے، جس کے معنی ہلاک ہونے اور بگڑنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۲/۱۶

تَبَوَّؤُا۔ انھوں نے ٹھکانا بنایا انھوں نے جگہ تیار کی تَبَوُّءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۸/۴

تُبَوِّئُ۔ تو جگہ دیتا ہے، تو ٹھکانا دیتا ہے، تو اتارتا ہے، تَبْوِئَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا تعدیہ مفعول ثانی کی طرف بذریعہ لام بھی ہوتا ہے اور بنفسہ بھی۔ (ملاحظہ ہو بَوَّأَ کُمْ) ۱۰/۸۷

تَبْهَتُهُمْ۔ وہ ان کے ہوش کھو دیگی، وہ ان کے حواس باختہ کر دے گی، وہ ان کو مبہوت بنا دیگی تَبْهَتٌ بَهْتٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو بُهِتَ) ۲/۲۵۸

تِبْيَانًا۔ بیان، بیان کی طرح یہ بھی بَانَ یَبِیْنُ کا مصدر ہے ۱۶/۸۹

تَبِيْدَ۔ وہ ہلاک ہوگی، وہ تباہ ہوگی، وہ خراب ہوگی، (ضرب) بَیْدٌ سے، جس کے معنی اصل میں "بید" یعنی صحرائے بے آب وگیاہ میں کسی چیز کے متفرق اور پراگندہ ہونے کے ہیں اور اسی اعتبار سے مکمل بربادی تباہی اور ہلاکت کے متعلق اس کا استعمال ہوتا ہے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب۔ ۱۵/۱۷

تَبْيَضُّ۔ وہ سفید ہوگی، وہ درخشاں ہوگی۔ اِبْيِضَاضٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب چہروں کے لئے جب "ابیضاض" کا استعمال ہو تو مسرت وانبساط کا اظہار مراد ہوتا ہے، مشہور مقولہ ہے کہ البیاض افضل والسواد اھول والحمرۃ اجمل والصفرۃ اشکل (سفیدی میں فضیلت زیادہ ہے اور سیاہی میں ہول اور ڈر، سرخی میں جمال زیادہ ہوتا ہے اور زردی میں بھاوٹ) اسی لئے فضیلت وشرافت کے متعلق بیاض کا استعمال ہوتا ہے اور جس شخص کا دامن کسی عیب سے داغدار نہ ہو اسے "ابیض الوجہ" (آبرودار) کہتے ہیں، اس اعتبار سے "بیاض" کے معنے سفیدی کے علاوہ "آب" کے بھی ہوئے

Marfat.com

(ملاحظہ ہو اِبْیَضَّتْ) پ ۲

تَبِیْعًا۔ پیچھا کرنے والا، دعوٰی کرنے والا، مددگار تَبَعٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے چونکہ مدعی دعوی کے اور مددگار مدد کے درپے ہوتا ہے اس لئے مجازاً مدعی اور مددگار کے معنی بھی آتے ہیں پ ۱۵

تَبَیَّنَ۔ وہ ظاہر ہوگیا، وہ کھل گیا، تَبَیُّنٌ سے جس کے معنی ظاہر ہونے اور واضح ہوجانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، واضح رہے کہ بیان کی دو صورتیں ہیں ایک تو خود دلالت حال کہ صورت یہ ہیں حالت پرس، دوسرے آزمائش کے ذریعہ کسی چیز کا کھلنا اور واضح ہونا خواہ آزمائش بذریعہ نطق ہو یا کتابۃً اور اشارۃً، پ ۱ ۱۲ پ ۳ ۲ و ۳ پ ۵ ۱۴ پ ۹ ۱۱ پ ۱۳ ۱۹ پ ۱۴ ۱۲ و ۱۳ پ ۱۶ ۲۵ پ ۷ ۸ و ۹

تَبَیَّنَتْ۔ اس (عورت) نے جانا، اس نے معلوم کیا وہ ظاہر ہوگئی، تَبَیُّنٌ سے ماضی کا صیغہ۔ واحد مؤنث غائب پ ۱۲

تُبَیِّنُنَّهٗ تم ضرور بیان کروگے، تُبَیِّنُ تَبْیِیْنٌ سے، مضارع بانون ثقیلہ کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَبَیْنَ اور بَیِّنًا) پ ۴

تَبَیَّنُوْا تم تحقیق کرلو، تم کھول لو۔ تَبَیُّنٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۵ ع ۱۳

فصل التاء المثناة

تَتَبَدَّلُوْا۔ تم بدلو، تم بدل ڈالو، تَبَدُّلٌ سے جس کے معنی بدل ڈالنے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۲ ع ۱۲

تَتَّبِعُ۔ تو اتباع کرے، تو پیروی کرے، اِتِّبَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّبَاعٌ) پ ۱ ع ۴ پ ۲ ع ۱۱ پ ۵ ع ۴ پ ۱۱ ع ۲۳ پ ۲۵ ع ۱۸ و ۳

تَتَّبِعٰنِ۔ تم دونوں پیروی کرنا، اِتِّبَاعٌ سے مضارع بانون ثقیلہ کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر یہاں لانہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے۔ پ ۱۱ ع ۱۲

تَتَّبِعٰنِّ۔ تو میری پیروی کرے، تَتَّبِعَ صیغہ مضارع ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم تحریر میں محذوف ہے پ ۱۶ ع ۱۲

تَتَّبِعُوْا۔ تم پیروی کرو، اِتِّبَاعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں لانہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے اور نون اعرابی محذوف ہے پ ۲ ع ۱۰

پ ۵ ع ۱۲ پ ۸ ع ۸ و ۹ پ ۱۴ ع ۱۲

تَتَّبِعُوْنَ۔ تم پیروی کرتے ہو، تم پیروی کررہے ہو اِتِّبَاعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۸ ع ۱۵ پ ۱۴ ع ۱۲

Marfat.com

تَتَّبِعُوْنَا۔ تم ہماری پیروی کروگے۔ اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے پ ۲۶

تَتْبَعُهَا وہ اس کے پیچھے پیچھے لگی آئے گی، تَبَعٌ تَبْعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب حاضر ضمیر واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو تَبَعٌ) پ ۳۰

تَتْبِيْبٌ۔ ہلاک کرنا، تباہ و برباد کرنا، ہلاکت تباہی و بربادی، ہمیشہ گھاٹے اور نقصان میں رہنا بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے پ ۱۲

تَتْبِيْرًا۔ ہلاک کرنا، ویران کرنا، بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے پ ۱۵

تَتَجَافٰى۔ وہ دور ہوتی ہے، وہ الگ رہتی ہے تَجَافٍ سے جس کے معنی جگہ سے دور ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۱

تَتَّخِذُ۔ تو بناتا ہے، تو بنائے گا، تو اختیار کرتا ہے تو اختیار کرے گا، تو پکڑتا ہے تو پکڑیگا اِتَّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر اَتَتَّخِذُ میں ہمزہ استفہام توبیخ کے لئے ہے (ملاحظہ ہو اِتَّخَاذٌ) پ ۱۵ ع ۱۶

تَتَّخِذُنَا۔ تو ہم کو بناتا ہے، اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے، اَتَتَّخِذُنَا میں ہمزہ استفہام تعجب کے لئے ہے (ملاحظہ ہو اِتَّخَاذٌ) پ ۱

تَتَّخِذُوْا۔ تم بناؤ، تم پکڑو، اِتَّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، چونکہ یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے اور نون اعرابی حذف ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اِتَّخَاذٌ) پ ۱۳ ع ۱۶ پ ۳ ع ۲ پ ۵ ع ۹ و ۱۸ پ ۶ ع ۱۳ و ۱۱ پ ۱۰ ع ۹ پ ۱۴ ع ۱۲ و ۱۹ پ ۱۵ ع ۱ پ ۲۸ ع ۷

تَتَّخِذُوْنَ۔ تم بناتے ہو، تم پکڑتے ہو۔ اِتَّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِتَّخَاذٌ) پ ۷ ع ۱۷ پ ۱۳ ع ۱۵ و ۱۹ پ ۱۹ ع ۱۱

تَتَّخِذُوْنَهٗ۔ تم اس کو بناتے ہو، تم اس کو پکڑتے ہو تم اس کو پسند کرتے ہو، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۱۵ ع ۱۹

تَتَذَكَّرُوْنَ۔ تم نصیحت پکڑتے ہو، تم نصیحت پکڑوگے، تم دھیان کرتے ہو، تم دھیان کروگے، تَذَكُّرٌ سے جس کے معنی یاد کرنے، دھیان کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۵ ع ۱۴ پ ۲۱ ع ۱۱ پ ۲۳ ع ۱۱

تَتْرًا۔ پے در پے، مسلسل، تابڑ توڑ ایک کے بعد دیگرے آنا، تَتْرٌ سے جس کے معنی کسی شئے کے بے بہ پے آنے کے ہیں، الف اس میں تانیث کا ہے اور فراء کہتے ہیں کہ تنوین کے عوض میں آیا ہے۔ پ ۱۸

تُتْرَكُوْا۔ تم چھوڑے جاؤ، تمہیں چھوڑ دیا جائے۔

Marfat.com

تَرَکَ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ان ناصبہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے (ملاحظہ ہو اُتْرَکَ) ۱۲/۱۰

تُتْرَکُوْنَ ۔ تم چھوڑے جاؤ گے، تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ تَرَکَ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُتْرَکَ) ۱۲/۱۹

تَتْرُکْهُ تو اس کو چھوڑے، تَتْرُکْ تَرَکَ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب ۱۲/۹

تَتَفَرَّقُوْا ۔ تم متفرق ہونے لگو۔ تم جدا ہو، تَفَرُّقٌ سے، جس کے معنی متفرق اور پراگندہ ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی آنے کے سبب فعل نہی ہے ۲۵/۳

تَتَفَکَّرُوْا تم فکر کرو، تم غور کرو، تم سوچو، تَفَکُّرٌ سے، جس کے معنے سوچنے اور غور کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ فکر اور تفکر میں فرق یہ ہے کہ فکر تو اس قوت کا نام ہے جو علم کو معلوم کی طرف لاتی ہے اور تفکر کے معنی اس قوت سے اقتضاء عقل کے مطابق کام لینے کے ہیں، انسان کی صفت ہے حیوان کی نہیں، اور اسی لئے تفکر کا استعمال اس سے کے متعلق ہوتا ہے جس کی صورت کا انسان کے دل و دماغ میں حاصل ہونا ممکن ہو، چنانچہ مروی ہے کہ تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی اللہ (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے متعلق تفکر کرو اور ذات الٰہی میں تفکر نہ کرو) کیونکہ ذات الٰہی اس امر سے منزہ ہے کہ اس کو کسی صورت سے متصف کیا جا سکے۔ ۳۴/۱۲

تَتَفَکَّرُوْنَ ۔ تم فکر کرو، تم غور کرو، تم سوچو، تَفَکُّرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۰/۱۱

۳۰/۱۰

تَتَقَلَّبُ وہ پھر جاتی ہے، وہ پھر جائے گی، وہ پلٹتی ہے، وہ پلٹ جائیگی، تَقَلُّبٌ سے جس کے معنی الٹ پلٹ ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۸/۱۱

تَتَّقُوْا تم بچتے رہے، تم ڈرتے رہے۔ تم پرہیزگار رہے، اِتِّقَاءٌ سے، جس کے معنی پرہیز کرنے، بچنے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے محذوف ہو گیا ہے۔ ۲/۱۲ ۲/۱۰۳ ۳۰/۱۱ ۲۴/۱۲ ۵/۱۹

۱۲/۱۸ ۱۲/۱۱

تَتَّقُوْنَ ۔ تم ڈرتے ہو، تم ڈرتے تھے، تم بچتے رہو تم بچو گے، اِتِّقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۸/۵۳ ۲۶/۱۶ ۲۶/۹۰ ۱۱/۹ ۱۲/۱۱۱ ۱۲/۱۸۵

Marfat.com

تَتَکَبَّرُ۔ تو تکبر کرے، تکبّر سے، جس کے معنی بڑائی مارنے اور گھمنڈ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مُتَکَبِّرٌ) ۴ب

تَتَلَقّٰھُمُ۔ وہ ان سے ملاقات کرے گی، وہ (فرشتوں کی جماعت) ان کو لینے آئیگی تَتَلَقّٰی تَلَقِّیٌ سے جس کے معنی ملاقات اور استقبال کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۷ب

تَتْلُوْا۔ وہ (جماعتِ شیاطین) پڑھتی ہے۔ (نصر) تِلَاوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو تِلَاوَۃٌ) ۱ب

تَتْلُوْا۔ تو پڑھتا، تو پڑھتا ہے، تو پڑھے، تِلَاوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تِلَاوَۃٌ)

۱ب ۱۳ب ۲۰ب ۲۱ب

تَتْلُوْنَ تم پڑھتے ہو، تم تلاوت کرتے ہو، تِلَاوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱ب

تُتْلٰی۔ وہ پڑھی جاتی ہے، اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ تِلَاوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب

۴ب ۹ب ۱۸ب ۱۱ب ۲۶ب ۱۲ب ۲۷ب ۱۶ب ۲۸ب ۱۸ب ۲۱ب ۲۲ب

تَتَمَارٰی۔ تو جھگڑا کرتا ہے، تو جھٹلائے گا، تو شک کریگا۔ تِمَارِیٌ سے جس کے معنی شک کرنے اور جھگڑنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳۴ب

تَتَمَنَّوْا تم آرزو کرو، تم ہوس کرو، تَمَنِّیٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ لَا تَتَمَنَّوْا تم آرزو مت کرو تم ہوس نہ کرو، یہ فعل نہی ہے، تَمَنِّیٌ کے معنی ہیں کسی بات کا اپنے جی میں ٹھیرانا اور اس کا تصور کرنا جو کبھی تو محض اٹکل اور گمان پر ہوتا ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی اور کبھی سوچ بچار کے بعد کسی بنیاد پر قائم ہوتا ہے، یاد رہے کہ آرزوؤں کی بنیاد چونکہ اکثر اٹکل اور اندازہ ہی پر چلتی ہے اس لئے تمنّی کا استعمال بھی بیشتر کسی بے حقیقت چیز کے تصور کرنے کے لئے ہوتا ہے (ملاحظہ ہو اُمْنِیَّتِہٖ) ۴ب

تَتَنَاجَوْا۔ تم سرگوشی کرو، تم کانا پھوسی کرو۔ تَنَاجِیٌ سے جس کے معنی سرگوشی کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَتَنَاجَوْا، تم سرگوشی نہ کرو، تم کانا پھوسی مت کرو، یہ فعل نہی ہے۔ ۴۵ب

Marfat.com

تَتَنَزَّلُ وہ (فرشتوں کی جماعت) اترتی ہے تَنَزُّلٌ سے، جس کے معنی اترنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۴۱/۳۰

تَتُوبَا تم دونوں توبہ کرتی ہو، تم دونوں باز آجاؤ، تَوْبَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر۔ (ملاحظہ ہو تاب اور توبہ) ۶۶/۴

تَتَوَفّٰهُمُ وہ (فرشتوں کی جماعت) ان کو قبض کرتی ہے، وہ ان کی جان لیتی ہے، وہ ان کو پورا کرتی ہے، تَوَفِّیٌ۔ تَوَفِّیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۴/۹۷

تَوَفِّیٌ کے معنی اصل میں کسی چیز کو پورا لینے اور اس پر تمام قبضہ کرنے کے ہیں، تَوَفِّیٌ باب تَفَعُّلٌ سے ہے اور تَفَعُّلٌ کی خاصیت باب تَفْعِیْلٌ کی اثر پذیری ہے۔ ارباب لغت نے تصریح کی ہے کہ یہاں جو ثلاثی مجرد یعنی وَفِیَ یَفِیْ وَفَاءً کو باب تَفَعُّل یعنی تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی تَوَفِّیًا کی طرف نقل کیا گیا ہے وہ اسی غرض کے لئے ہے، اب یہ دیکھنا چاہئے کہ مجرد میں اس کے حقیقی معنی کیا ہیں کیونکہ علم صرف کا یہ مسلمہ ہے کہ مجرد کو مزید کے کسی وزن پر بھی نقل کیا جائے اس میں مجرد کے اصلی معنی بہر نوع ضرور ملحوظ ہوں گے واضح رہے کہ مجرد ہو یا مزید سب کا مادہ اشتقاق وَفَاءٌ ہے جس کے معنی ہیں پورا ہونا اور پورا کرنا مجرد میں یہ اسی معنی میں باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آتا ہے اور مصدر وَفَاءٌ اور وَفِیٌ مستعمل ہے وعدے کے متعلق وَفَا اور غَدْر ہماری زبان میں بھی بولے جاتے ہیں، یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں، غدر یعنی چھوڑ دینا اور پورا نہ کرنا، وفا کے مفہوم اور معنی پر صاف روشنی ڈال رہا ہے کہ پورا ہونا اور پورا کرنا اس کی اصلی اور حقیقی معنی ہیں۔ اب جتنے بھی اوزان مزید ہیں تَوْفِیَةٌ (باب تَفْعِیْلٌ) اِیْفَاءٌ (باب اِفْعَالٌ) مُوَافَاةٌ (باب مُفَاعَلَةٌ) تَوَافِیٌ (باب تَفَاعُلٌ) تَوَفِّیٌ (باب تَفَعُّلٌ) اِسْتِیْفَاءٌ (باب اِسْتِفْعَالٌ) سب میں یہ معنی ملحوظ رہیں گے۔ چنانچہ امام راغب اصفہانی تَوْفِیَةٌ کے متعلق لکھتے ہیں وتوفیۃ الشیٔ بذلہ وافیا (یعنی توفیۃ کے معنی ہیں کسی چیز کو پورے طور پر صرف کرنا) حضرت ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے اوصاف کمال کے سلسلہ میں قرآن مجید کی تصریح ہے وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی (اور ابراہیم کو جس نے (اللہ تعالیٰ کے حقوق کو) پورا کر دیا) سورۂ آل عمران میں

Marfat.com

روزِ جزا کا بیان ہو رہا ہے فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (پھر کیسا ہوگا جب ہم ان کو جمع کریں گے ایک دن جس میں شبہ نہیں اور پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کیا اور ان کا حق نہ رہیگا) سورہ بقرہ میں ارشاد ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (اور ڈرتے رہو اس دن سے جس میں اللہ کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ پھر پورا ملیگا ہر شخص کو جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا) غرض قرآن مجید میں جہاں بھی توفیۃ کا استعمال ہوا ہے پورا دینے اور پورا کرنے کے لئے ہوا ہے، اب غور کیجئے باب تفعّل کی خاصیت، باب تفعیل کی مطاوعت اور اثر پذیری ہے اور جمیع ائمہ لغت و عربیت کی تصریح کے مطابق یہاں مجرد کو باب لفعل میں اسی غرض کے لئے استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح تعلیم کے معنی ہیں سکھانا اور تعلّم کے معنی ہیں اس کا اثر قبول کرنا یعنی سیکھنا اسی طرح توفیۃ کے معنی پورا دینے اور پورا کرنے اور توفّی کے معنی اس کی اثر پذیری کے اعتبار سے پورا لینے اور پورا ہونے کے ہیں، قاضی ناصر الدین ابو سعید عبداللہ بن عمر بن محمد البیضاوی اپنی مشہور اور مستند تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل میں رقمطراز ہیں والتوفی اخذ الشی وافیا (توفی کے معنی کسی چیز کو پورے طور پر لینا) اور آیت هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فان اصلہ قبض الشی بتمامہ (پس جب یہ ثابت ہوا کہ توفی کے معنی کسی چیز کے پورے طور پر لینے اور قبض کرنے کے ہیں تو موت اور نیند کے لئے جو توفی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ اسی اعتبار سے ہے کہ ان دونوں حالتوں میں اس کی روح کھینچی اور قبض کی جاتی ہے ورنہ توفی کے معنی حقیقتاً موت کے نہیں ہیں، سورہ الزمر میں ارشاد ہے اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى (قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مریں ان کو سوتے میں پس جن کے لئے موت

لہ ملاحظہ ہو تفسیر مذکور سورۂ مائدہ اور سورہ انعام۔

Marfat.com

مقرر کردی ان کو تو روک رکھتا ہے اور اوروں کو ایک مقررہ مدت کے لئے چھوڑ دیتا ہے) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ موت کی طرح نیند میں بھی جان کھینچتی ہے مگر یہ جان وہ ہے جو مرنے سے پہلے نہیں کھینچی جاتی۔ آیت مذکورہ میں توفی کے معنی موت کے نہیں بلکہ قبض کرنے (یعنی لینے اور اٹھانے) کے ہیں۔ اسی طرح سورہ نسآ کی آیت فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ (تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہانتک کہ موت ان کو اٹھالے) میں توفی کے معنی کسی طرح موت کے نہیں بن سکتے بلکہ وہی قبض کرنے اور اٹھانے کے ہیں ورنہ اسناد الشیٔ الی نفسہ لازم آئیگا جو اصول عربیت پر کسی طرح درست نہیں ہوسکتی، اس لئے منکرین نزول مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعوی کسی طرح صحیح نہیں کہ توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا لینا اور اس کو قبض کرنا چونکہ مرنے پر انسان کی روح قبض کرلی جاتی ہے اور وہ اپنی زندگی پوری کرچکتا ہے اس لئے روح قبض کرنے اور جان لینے کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ امام ابو جعفر احمد بن علی البیہقی جو لغت و عربیت کے امام ہیں تاج المصادر میں رقمطراز ہیں۔

یقال توفی فلان و	جب کوئی مرجائے توفی فلان
توفی اذامات فمن	اور توفی فلان کہا جاتا ہے جس
قال توفی فمعناہ	جس نے توفی (بصیغہ مجہول) کہا
قبض واخذ ومن	تو اس کے معنی ہوئے وہ قبض کیا گیا
قال توفی فمعناہ	اور اٹھایا گیا اور جس نے توفی
توفی اجلہ و	(بصیغہ معروف) کہا تو اس کے
استوفی اکلہ وعمرہ	معنی ہوئے اس نے اپنی مدت پوری
وعلی ھذا یتوجہ	کی اور روزی اور عمر کو پورا کیا جس نے
قراءۃ من قرأ یَتَوَفَّوْنَ	(قرآن میں) یَتَوَفَّوْنَ یا کے زبر
بفتح الیاء۔ [1]	سے پڑھا ہے وہ اسی معنی کے اعتبار
	سے ہے۔

تَتَوَفَّوْا۔ تم پھروگے۔ تَوَفّٰی سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَتَوَفَّوْنَ تھا، ان شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا۔ توفی کا تعدیہ جب بنفسہ ہوتا ہے تو اس کے معنی دوستی رکھنے، مدد کرنے اور دوسرے کا کام سرانجام دینے کے ہوتے ہیں اور جب اس کا تعدیہ بواسطہ عن ہوتا ہے خواہ لفظاً یا تقدیراً تو روگردانی کرنے، نہ پھیرنے اور دور ہونے

[1] تاج المصادر باب التفعل من اللفیف المقرون۔

Marfat.com

معنی آتے ہیں، آیت کریمہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (اے ایمان والو دوستی نہ کرو اس قوم سے جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا) میں تعدیہ بنفسہ ہے اس لئے یہاں دوستی اور مدد کرنے کے معنی ہوں گے اور باقی تین مقامات پر جہاں یہ صیغہ آیا ہے تعدیہ بذریعہ عن ہے جو لفظوں میں مذکور نہیں بلکہ مقدر اور پوشیدہ ہے، لَا تَتَوَلَّوْا نہ پھرو، دوستی نہ کرو۔ تَوَلِّیٌ سے، نہی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے ۱۲/۶

۲۶/۸ ۲۸/۸

فصل الثاء المثلثة

تَثْبِیْتًا۔ ثابت کرنا، ثابت رکھنا بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، ۳/۴ ۵

تَثْرِیْبَ۔ سرزنش، الزام، گناہ پر ڈانٹنا، جھڑکنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ ۱۲/۹۲

تَثْقَفُوْھُمْ۔ تو ان کو کبھی پائے (سمجھ) ثَقْفٌ سے۔ جس کے معنی پانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اصل میں تو ثَقْفٌ کے معنی کسی چیز کے ادراک کرنے اور اس کے سرانجام دینے میں حذاقت و مہارت کے ہیں لیکن بعد میں صرف ادراک کرنے اور پانے کے معنی میں استعمال ہونے لگا اگرچہ حذاقت نہ ہو۔ ۲/۲ ۵

تُثِیْرُ۔ وہ جوتتی ہے، وہ ابھارتی ہے، وہ اٹھاتی ہے اِثَارَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِثَارَۃٌ کے معنی اصل میں برانگیختہ کرنے اور ابھارنے کے ہیں، زمین کے جوتنے اور ہواؤں کے بادلوں کو لانے میں چونکہ یہ معنی موجود ہیں اس لئے ان دونوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے ۱/۸ ۲۱/۸ ۲۲/۱۴

فصل الجیم المعجمة

تُجَادِلُ۔ وہ (جان) جھگڑتی ہے، وہ جھگڑا کرتی ہے مُجَادَلَۃٌ سے جس کے معنی باہم جھگڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۱۳/۲۱

تُجَادِلُ۔ تو جھگڑتا ہے، تو جھگڑا کریگا۔ مُجَادَلَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تُجَادِلْ تومت جھگڑ۔ ۵/۱۲

تُجَادِلُکَ۔ وہ تجھ سے جھگڑتی ہے۔ تُجَادِلُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ ۲۸/۵۸

تُجَادِلُوْا تم جھگڑو، مُجَادَلَۃٌ سے مضارع کا

Marfat.com

صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں کا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے۔ پ۲۱

تُجَادِلُوْنَنِیْ۔ تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو **مُجَادَلَۃٌ** سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔ پ۱۶

تِجَارَۃٌ۔ سوداگری، بیوپار، باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مصدر ہے پ۱ پ۲ پ۳ پ۱۱ پ۱۹ پ۲۸ پ۲۱

تِجَارَتُھُمْ۔ ان کی سوداگری، **تِجَارَۃٌ** مضاف **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۱

تُجَاھِدُوْنَ۔ تم جہاد کرتے ہو، **مُجَاھَدَۃٌ** سے جس کے معنی دشمن کی مدافعت میں مقدور بھر کوشش وطاقت صرف کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، جہاد کی تین قسمیں ہیں (۱) ظاہری دشمن سے جہاد (۲) شیطان سے جہاد، (۳) اپنے نفس سے جہاد، یہاں تینوں قسم کا جہاد داخل ہے۔ پ۲۵

تَجْتَنِبُوْا۔ تم بچتے رہو گے۔ **اِجْتِنَابٌ** سے، جس کے معنی پہلوتہی کرنے، یکسو رہنے اور بچنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں **تَجْتَنِبُوْنَ** تھا، عامل کے آنے کے سبب سے نون اعرابی ساقط ہوگیا۔ پ۵

تَجِدُ۔ وہ (جان) پائیگی (ضرب) **وُجُوْدٌ** سے جس کے معنی پانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب، واضح رہے کہ وجود کی کئی قسمیں ہیں (۱) کسی چیز کو بذریعہ حواس خمسہ کے پانا جیسے بولتے ہیں **وَجَدْتُ زَیْدًا** (میں نے زید کو پایا) **وجدتُ طعمہ** (میں نے اس کا مزہ پایا) **وجدتُ صَوْتَہٗ** (میں نے اس کی آواز پائی۔ **وجدت خشونتہٗ** (میں نے اس کی سختی پائی) (۲) بقوت شہویہ کسی چیز کو پانا جیسے **وَجَدْتُ الشِّبَعَ** (میں نے شکم سیری کو پایا) (۳) قوت غضبیہ کے ذریعہ کسی چیز کو پانا جیسے غم وغصہ کا وجود (۴) عقل سے کسی چیز کا پانا جیسے معرفت الٰہی اور معرفت نبوت۔ پ۱۱

تَجِدُ۔ تو پاتا ہے، تو پائیگا، **وُجُوْدٌ** سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۵ ع۱۵ پ۸ ع۱۸ پ۱۵ ع۱۰ و۱۱ و۱۳ و۱۶ پ۲۲ ع۱۶ پ۱۱ پ۲۸

تَجِدَنَّ۔ تو ضرور پاتا ہے، تو ضرور پائیگا، **وُجُوْدٌ** سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر

تَجِدَنَّھُمْ۔ تو ان کو ضرور پاتا ہے، تو ان کو ضرور پائیگا۔ اس میں **ھُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ۶ ع۱۵ پ۱۱

تَجِدُنِیْ۔ تو مجھے پائیگا۔ **تَجِدُ** مضارع کا صیغہ

Marfat.com

واحد مذکر حاضر نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم پ ۱۵ ع ۱۱

پ ۲۰ ع ۲۲

تَجِدُوْا تم پاتے ہو، تم پاؤ گے، وُجُوْدٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً (پس تم پانی نہ پاؤ) میں عدم وجود سے عدم قدرت مراد ہے یعنی پانی کے استعمال پر قدرت حاصل نہ ہو کیونکہ وجود کا اطلاق مجازی طور پر کسی چیز پر قابو پانے کے لئے بھی آتا ہے۔ ب ۵ پ ۵ ع ۱۵

پ ۱۸ ع ۲۸

تَجِدُوْنَ۔ تم پاتے ہو، تم پاؤ گے، وُجُوْدٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۵

تَجِدُوْهُ۔ تم اس کو پاؤ گے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۱ ع ۱۳ پ ۲۶ ع ۱۳

تَجْرُمُوْنَ۔ تم جرم کرتے ہو، تم جرم کرو گے اِجْرَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اجرامی)

پ ۱۲ ع ۱۳

تَجْرَّدُوْا۔ تم زاری کرو، تم فریاد کرو، تم چلاؤ (فتح) جَارٌ اور جُؤَارٌ سے جس کے معنی فریاد و زاری کرنے اور زور سے گڑگڑانے اور چلانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں فعل نہی ہے اور لا نہی کے آنے کے سبب نون اعرابی گر گیا ہے

اصل میں جُؤَارٌ جانورانِ وحشی ہرن وغیرہ کے رم کرنے اور گھبرانے کے وقت چلانے کو کہتے ہیں پھر بطور استعارہ فریاد و زاری کے معنی میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ پ ۱۸ ع ۴ (رم کرنا۔ ڈرنا۔ بھاگنا)

تَجْئَرُوْنَ۔ تم فریاد کرتے ہو، تم زاری کرتے ہو، تم چلاتے ہو، جَارٌ اور جُؤَارٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۱۲

تَجْرِیْ۔ وہ بہتی ہے، وہ چلتی ہے وہ جاری ہے، (ضَرَبَ) جَرْیٌ اور جَرَیَانٌ سے۔ جس کے معنی تیز گزرنے اور پانی کی طرح بہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب

پ ۱ ع ۳	پ ۲ ع ۴	پ ۳ ع ۱۰	پ ۴ ع ۵ و ۱۳	پ ۵ ع ۵ و ۱۵	پ ۶ ع ۷	پ ۷ ع ۶ و ۷	پ ۸ ع ۱۲	پ ۹ ع ۱۵ و ۱۶	پ ۱۰ ع ۲ و ۱۶	پ ۱۱ ع ۶ و ۲
پ ۱۲ ع ۳	پ ۱۳ ع ۱۱ و ۱۶	پ ۱۴ ع ۱۰	پ ۱۵ ع ۱۲	پ ۱۶ ع ۱۲	پ ۱۷ ع ۶ و ۹ و ۱۰	پ ۱۸ ع ۱۶ و ۱۶				
پ ۱۸ ع ۱۶	پ ۲۱ ع ۲ و ۸ و ۱۳	پ ۲۲ ع ۲ و ۱۶	پ ۲۵ ع ۱۱ و ۱۸	پ ۲۶ ع ۶ و ۹ و ۱۰						
پ ۲۷ ع ۸ و ۱۸	پ ۲۸ ع ۳ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۰	پ ۳۰ ع ۱۰ و ۱۳								

تَجْرِیَانِ۔ وہ دونوں بہتی ہیں، جَرْیٌ سے مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب پ ۲۷ ع ۱۳

تُجْزَوْنَ۔ تم بدلہ دیئے جاؤ گے، تم جزا دیئے جاؤ گے، (ضَرَبَ) جَزَاءٌ سے جس کے معنی بدلہ دینے کے اور کافی ہونے کے ہیں مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر

پ ۱ ع ۱۱	پ ۲ ع ۱۰	پ ۳ ع ۲	پ ۴ ع ۱۰	پ ۵ ع ۱۰	پ ۶ ع ۱۰	پ ۷ ع ۱۰	پ ۸ ع ۱۰	پ ۹ ع ۱۰	پ ۱۰ ع ۱۰	پ ۱۱ ع ۱۰
پ ۱۲ ع ۱۰	پ ۱۳ ع ۱۰	پ ۱۴ ع ۱۰	پ ۱۵ ع ۱۰	پ ۱۶ ع ۱۰	پ ۱۷ ع ۱۰	پ ۱۸ ع ۱۰				
پ ۱۸ ع ۱۰	پ ۲۱ ع ۱۰	پ ۲۲ ع ۱۰	پ ۲۵ ع ۱۰	پ ۲۶ ع ۱۰						
پ ۲۷ ع ۱۰	پ ۲۸ ع ۱۰	پ ۳۰ ع ۱۰								

Marfat.com

پ ۲۵ ع ۲۶ پ ۳۴ ع ۲۸

تَجْزِیْ۔ وہ کفایت کرے گی، وہ بدلہ ہوگی، وہ کام آئیگی، جَزَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ ۱ ع ۱۵

تُجْزٰی۔ وہ بدلہ دی جائیگی، اس کو جزا دیجائیگی جَزَاءٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔

پ ۱۲ ع ۱۳ پ ۲۵ ع ۱۹ پ ۳۰ ع ۱۷

تَجَسَّسُوْا۔ تم جاسوسی کرو، تَجَسُّسٌ سے جس کے معنی جاسوسی کرنے اور کھوج لگانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں فعل نہی ہے تجسس جَسٌّ سے ماخوذ ہے جس کے اصل معنی صحت یا مرض کو معلوم کرنے کے لئے نبض پہچاننے کے ہیں جَسٌّ بہ نسبت حَسٌّ کے خاص ہے کیونکہ حَسٌّ کے معنی ہیں ہر اس چیز کا پہچاننا جو بذریعہ حس معلوم ہو سکے اور جَسٌّ کے معنی ہیں، ایک خاص حالت کا پتہ چلانا۔ پ ۲۶ ع ۱۴

تَجْعَلَ۔ تو بنائیگا، تو کریگا، جَعْلٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۱۲

لَا تَجْعَلْ تو مت کر، تو مت بنا، یہ فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اَجْعَلَ اور جَعَلَ پ ۱۵ ع ۱۵ و ۱۳ پ ۲ ع ۲۸

تَجْعَلْنَا۔ تو ہم کو کر، تو ہم کو بنا، اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے پ ۹ ع ۱۱ پ ۱۱ ع ۳۸

تَجْعَلَنِیْ۔ تو مجھ کو کر، تو مجھ کو بنا اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے پ ۱۸ ع ۱۳

تَجْعَلُوْا۔ تم بناؤ، تم بنانے لگو، تم کرو، تم کرنے لگو، جَعْلٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے گر پڑا، پ ۱ ع ۱۳

پ ۵ ع ۱۸ پ ۱۵ ع ۱۸ پ ۲ ع ۲۴

تَجْعَلُوْنَ۔ تم مقرر کرتے ہو، تم بناتے ہو جَعْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۴ ع ۲۴ پ ۱۷ ع ۲۷

تَجْعَلُوْنَهٗ تم اس کو بناتے ہو، تم اس کو کرتے ہو اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۷ ع ۲

تَجَلّٰی۔ اس نے تجلی کی، وہ روشن ہوا، وہ ظاہر ہوا، تَجَلِّیٌ سے جس کے معنی ظاہر و ہویدا ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۹ ع ۲

تَجْمَعُوْا۔ تم جمع کرنے لگو، تم اکٹھا کرو، (فتح) جَمْعٌ سے، جس کے معنی اکٹھا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۴ ع ۱۵

تَجُوْعَ۔ تو بھوکا رہے، تجھے بھوک لگے، تو بھوکا ہوویگا۔ (نصر) جُوْعٌ سے جس کے معنی بھوک لگنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۶ ع ۱۲

Marfat.com

تَجْهَرْ. تو آواز بلند کر، تو آواز بلند کرتا ہے، تو آواز بلند کرے گا۔ (فتح) جَهْرٌ سے، جس کے معنی اچھی طرح دیکھنے اور خوب سننے کے ذریعہ کسی چیز کے ظاہر ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر۔ چنانچہ جہر کا استعمال کبھی تو کھلم کھلا دیکھنے کے لئے ہوتا ہے اور کبھی بلند آواز سے بولنے کے لئے کیونکہ اول صورت میں حاسۂ بصر کی افراط کے ذریعہ ایک شئے کا ظہور ہوتا ہے اور دوسری صورت میں حاسۂ سمع کی۔

تَجْهَرُوا پ ۲۶ ع ۱۶ تم آواز بلند کرتے ہو، تم آواز بلند کروگے، جَهْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر

تَجْهَلُونَ پ ۲۶ ع ۱۲ تم نادانی کرتے ہو، تم جہالت کرتے ہو (سَمِعَ) جَهْلٌ سے، جس کے معنی نادان ہونے، نہ جاننے اور جہالت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر جَهْلٌ کی تین قسمیں ہیں (۱) نفسِ انسانی کا علم سے خالی ہونا یہ اس کے اصل معنی ہیں، چنانچہ بعض متکلمین نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے "جہل" اس معنی کا نام ہے جو بے ڈھنگے کاموں کا سبب ہو (۲) کسی چیز کے متعلق اس بات کا اعتقاد رکھنا جو اس میں نہ ہو (۳) کسی چیز کا اس طرح پر کرنا جس طرح کرنے کا حق نہ ہو خواہ اس چیز کے متعلق صحیح اعتقاد رکھے یا غلط جیسے قصداً نماز چھوڑ دینا چنانچہ بنی اسرائیل کو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی ذبح بقر کا حکم دیا جاتا ہے تو قرآن مجید حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کا مکالمہ نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (وہ بولے کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو، حضرت موسیٰ نے فرمایا، پناہ اللہ کی اس سے کہ میں نادانوں میں ہوں) کہ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ٹھٹھا کرنے کو جہالت فرمایا، جاہل کا اکثر تو ذکر بر سبیل مذمت ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی بغیر مذمت کے بھی ہو جاتا ہے جیسے يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (ان کو بے خبر نہ مانگنے کی وجہ سے غنی خیال کرتا ہے) پ ۲ ع ۱۱ پ ۲۶

فصل الحاء المهملة

تُحَاجُّوْنَ. تم جھگڑا کرتے ہو، تم مکابرہ کرتے ہو مُحَاجَّةٌ سے جس کے معنی دوسرے سے حجت کرنے

Marfat.com

ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۵

تُحَاجُّوْنَنَا۔ تم ہم سے جھگڑتے ہو، تم ہم سے حجت کرتے ہو، اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے پ۱۶

تُحَاجُّوْنِّیْ۔ تم مجھ سے جھگڑتے ہو، تم مجھ سے حجت کرتے ہو، اس میں ی ضمیر واحد متکلم ہے پ۱۵

تَحَاضُّوْنَ۔ تم رغبت دلاتے ہو، تم آپس میں تاکید رکھتے ہو، مُحَاضَّۃٌ سے جس کے معنی باہم رغبت دلانے اور آپس میں تاکید رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۳۰

تَحَاوُرَکُمَا، تم دونوں کا سوال جواب، تم دونوں کی گفتگو، تَحَاوُر روزن تَفَاعُلٌ بمعنی باہم سوال وجواب کرنا مصدر ہے اور مضاف ہے کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر مضاف الیہ پ۱۷

تُحْبَرُوْنَ۔ تمہاری عزت کرائی جائے گی، تم خوش حال کر دیئے جاؤ گے، تمہارا بناؤ سنگار کرایا جائے گا۔ (نَصَرَ) حَبْرٌ سے جس کے معنی زینت کرنے اور خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہونے کے ہیں، مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲۵

تَحْبِسُوْنَهُمَا ان دونوں کو تم روک رکھو۔ (ضَرَبَ) تَحْبِسُوْنَ حَبْسٌ سے۔ جس کے معنی روکے رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ پ۷

تَحْبَطَ وہ اکارت ہو جائے، وہ حبط ہو جائے وہ مٹ جائے (سَمِعَ) حَبْطٌ سے جس کے معنی مٹنے اور اکارت ہو جانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَحْبَطَ) پ۱۲

تُحِبُّوْا۔ تم دوست رکھو، تم پسند کرو، اِحْبَابٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نون اعرابی عامل کی وجہ سے حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو اُحِبُّ) پ۲

تُحِبُّوْنَ۔ تم محبت کرتے ہو، تم محبت کرو گے تم دوست رکھتے ہو، تم دوست رکھو گے اِحْبَابٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۱۲ پ۱۷ پ۴

پ۱۴ پ۲۹ پ۱۲ پ۳۰

تُحِبُّوْنَهَا۔ تم اس کو دوست رکھتے ہو، تم اس کو چاہتے ہو، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ۳۰

تُحِبُّوْنَهُمْ تم ان کو دوست رکھتے ہو، تم ان کو چاہتے ہو، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ۴

تَحْتَ نیچے، فَوْقَ کی ضد ہے۔ اسم ظرف ہے تحت، اور اسفل میں یہ فرق ہے کہ تحت کا استعمال مفصل میں ہوتا ہے اور اسفل کا استعمال متصل میں چنانچہ بولتے ہیں المال تحتہ (مال اس کے

Marfat.com

تحت یعنی نیچے ہے) اور اسفلہ اغلظ من اعلاہ (اس کا اسفل اس کے اعلیٰ سے سخت ہے) ۶/۱۲

۴/۱۴ ۱۶/۲ ۲۱/۱۸ ۲۴/۱۸ ۲۶/۱۱ ۲۸/۲۲

تَحْتَكِ تیرے نیچے، تحت مضاف کِ ضمیر واحد مؤنث حاضر مضاف الیہ۔ ۱۶/۲

تَحْتَهُ اس کے نیچے، تحت مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۶/۲

تَحْتَهَا اس کے نیچے، تحت مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۱/۳ ۳/۱۰ و ۴

۵/۱۳ و ۱۴ ۵/۱۵ ۶/۷ ۶/۱۶ و ۱۷ ۱۰/۱۶ و ۱۵ ۱۱/۲

۱۳/۱۶ و ۱۱ ۱۴/۱۰ ۱۶/۱۲ و ۵ ۱۷/۱۰ و ۹ ۱۸/۱۴ ۲۱/۲ ۲۳/۱۶

۲۶/۱۰ و ۹ ۲۷/۱۸ ۲۸/۳ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۰ ۳۰/۱۰ و ۲۳

تَحْتَهُمْ ان کے نیچے، تحت مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۷/۱۲ ۸/۱۱

۱۵/۱۶ ۲۳/۱۶

تَحْتِيْ میرے نیچے، تحتِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۲۵/۱۱

تُحَدِّثُوْنَهُمْ تم ان سے کہدیتے ہو تُحَدِّثُوْنَ تحدیثٌ سے جس کے معنی باتیں کرنے بیان کرنے اور کہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ میں ہمزہ استفہام تہدید کے لئے ہے۔ ۱/۲

تَحْذَرُوْنَ تم ڈرتے ہو، تم بچتے ہو حَذَرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو لِيَحْذَرُوْا ۱۱/۱۳

تَحْرُثُوْنَ تم بوتے ہو (نصر) حَرْثٌ سے جس کے معنی بونے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷/۱۵

تَحْرِصُ تو حرص کرے، تو للچاوے، تو کوشش کرے (ضرب) حِرْصٌ سے جس کے معنی طمع اور خواہش کی زیادتی کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں دھوبی دھوتے وقت جو کپڑا کوٹ کر پھاڑ ڈالتا ہے اس کو حَرَصٌ (با تنفع) کہتے ہیں، یہ دھونے میں زیادتی ہوئی، حِرْصٌ (بالکسر) اسی سے ماخوذ ہے جو لالچ اور ارادہ کی زیادتی کیلئے مستعمل ہے ۱۳/۱۱

تُحَرِّكْ تو ہلا، تو چلا، تو حرکت دے، تَحْرِيْكٌ سے جس کے معنی حرکت دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر کا تُحَرِّكْ، تو مت ہلا تو نہ چلا، تو حرکت نہ دے، صیغہ نہی ہے۔ ۲۹/۱۷

تُحَرِّمُ تو حرام کرتا ہے، تَحْرِيْمٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے حرام کردینے اور اس پر حرمت کا حکم دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حَرَّمْنَا) ۲۸/۱۲

Marfat.com

تُحَرِّمُوا۔ تم حرام کرلو، تم حرام ٹھیراؤ، تَحْرِیْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ لَا تُحَرِّمُوا (تم حرام نہ ٹھیراؤ، تم حرام نہ کرلو) فعل نہی ہے جو چیز شرع میں صاف طور پر حلال ہو اس سے پرہیز کرنا برا ہے تحریم کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ زہد کے سبب اپنے اوپر تنگی اختیار کرے اور قصداً حلال اور پاک چیزوں کا استعمال ترک کردے مثلاً گوشت نہ کھائے نکاح نہ کرے، مقدور ہوتے ہوئے خوشبو نہ لگائے اچھے کپڑے نہ پہنے تو اس قسم کا زہد حقیقتاً زہد نہیں بلکہ رہبانیت ہے جو ہمارے دین میں پسند نہیں، انسان کو چاہئے تقویٰ اختیار کرے یعنی جو چیزیں منع ہیں ان سے بچتا رہے اور ان کے نزدیک نہ جائے دوسرے یہ کہ کسی جائز کام کے انجام نہ دینے یا کسی چیز کے استعمال نہ کرنے پر قسم کھا بیٹھے یہ بھی بہتر نہیں جو کام موافق شرع ہو اس سے قسم نہ کھائے اور اگر کھالی ہے تو توڑ ڈالے اور کفارہ دے، یہاں دونوں طرح کی تحریم سے ممانعت ہے شریعت اسرائیلیہ میں اگر اس طرح کی قسم کھالی جاتی تو لازم ہو جاتی تھی اور اس شے کا استعمال قسم کھانے والے کے لئے حرام ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایک مرض ہو گیا تھا انہوں نے نذر مانی کہ اگر صحت پاؤں تو جو میری بہت رغبت کی چیز ہو وہ چھوڑ دوں، ان کو اونٹ کا گوشت بہت بھاتا تھا سو نذر کے سبب چھوڑ دیا۔ سورۂ آل عمران کی آیت كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَىٰةُ (سب کھانے کی چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں مگر جو خود حرام کرلی تھی اسرائیل نے توریت نازل ہونے سے پہلے اپنے نفس پر) میں اسی تحریم کا ذکر ہے، ہماری شریعت میں اس طرح کی تحریم منسوخ ہے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی خاطر سے اپنی ایک حرم موقوف کردی یا ایک بی بی کے یہاں شہد پینا موقوف کردیا تو یہ آیت نازل ہوئی يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (اے نبی تم کیوں حرام کرو اس کو جسے اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا) ان دونوں آیتوں میں دوسری طرح کی تحریم مذکور ہے۔ پ۲۸

تَحَرَّوْا۔ انہوں نے قصد کیا۔ تَحَرِّیٌ سے جس کے معنی عمدہ اور مناسب ترین رائے ڈھونڈھنے اور اچھی چیز کا قصد کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ۲۹

Marfat.com

تَحْرِیْر۔ آزاد کرنا، بروزن تَفْعِیْل مصدر ہے: تحریر
وِلْدَان، کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو خدا کی عبادت
اور مسجد کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے شریعت
اسرائیلیہ میں اس طرح کا وقف روا تھا پ ۳ ع ۵

تَحْزَنُ۔ تو غم کھاتا ہے (سَمِعَ، نَصَرَ) حُزْنٌ سے
جس کے معنی اندوہگیں اور غمگین ہونے کے ہیں۔
مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تَحْزَنْ (تو غم
نہ کھا) فعل نہی ہے پ ۱۰ ع ۱۲ پ ۱۴ ع ۶ پ ۲۰ ع ۳ و ۴ و ۱۶ و ۲۲

تَحْزَنَ۔ وہ (عورت) غمگین ہووے، حُزْنٌ سے
مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۶ ع ۱۱

تَحْزَنُوْا۔ تم غمگین ہونے لگو، حُزْنٌ سے مضارع کا صیغہ
جمع مذکر حاضر۔ لَا تَحْزَنُوْا تم غم نہ کھاؤ فعل نہی ہے
پ ۴ ع ۱۳ پ ۱۸ ع ۱۳

تَحْزَنُوْنَ۔ تم غم کھاؤ گے۔ تم غمگین ہو گے، حُزْنٌ سے
مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۸ ع ۱۳ پ ۱۲ ع ۱۵

تَحْزَنِیْ۔ تو غمگین ہووے، حُزْنٌ سے مضارع کا صیغہ
واحد مؤنث حاضر لَا تَحْزَنِیْ۔ تو اندوہگیں نہ ہو فعل نہی
ہے۔ پ ۱۶ ع ۲۰

تُحِسُّ۔ تو دیکھتا ہے، تو آہٹ پاتا ہے،
اِحْسَاسٌ سے، جس کے معنی محسوس کرنے کے
ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۶

تَحْسَبُ۔ تو گمان کرتا ہے، تو خیال کرتا ہے، حَسِبَ
سَمِعَ) حِسْبَانٌ سے جس کے معنی گمان کرنے کے ہیں
مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۱

تَحْسَبَنَّ۔ تو گمان کرے، تو خیال کرے، حِسْبَانٌ
سے، مضارع با نون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر
کا تَحْسَبَنَّ تو گمان نہ کر، تو خیال نہ کر۔ پ ۳ ع ۱۰ و ۸

تَحْسَبُهُمْ۔ تو ان کو گمان کرے، تو ان کو
خیال کرے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب
ہے۔ پ ۴

تَحْسَبُوْنَهٗ۔ تم اس کو گمان کرتے ہو، تم اس کو
خیال کرتے ہو، تَحْسَبُوْنَ حِسْبَانٌ سے۔ مضارع
کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۸

تَحْسَبُوْهُ۔ تم اس کے متعلق خیال کرو، تم اس کے
بارے میں گمان کرو، تَحْسَبُوْا مضارع کا صیغہ
جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب نون اعرابی
عامل کے سبب ساقط ہو گیا۔ پ ۱۸

تَحْسَبُهَا۔ تو اس کو گمان کرے گا، تو اس کو سمجھے گا
تَحْسَبُ فعل مضارع هَا ضمیر واحد مؤنث
غائب۔ پ ۲۰

تَحْسَبُهُمْ۔ تو ان کو سمجھتا ہے، تو ان کو خیال کرتا ہے

Marfat.com

توان کو گمان کرتا ہے، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۵/۱۵ ۲۵/۴

تَحْسُدُوْنَنَا۔ تم ہم سے حسد کرتے ہو، تم ہمارے بھلے سے جلتے ہو (نصر، ضرب) حَسَدٌ سے جس کے معنی ہونے یعنی مستحق نعمت کے بھلے پر جلنے اور اس نعمت کے اس سے چھن جانے کی آرزو کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نا ضمیر جمع متکلم کبھی کبھی حسد میں زوالِ نعمت کی آرزو کے ساتھ ساتھ اس کے لئے کوشش بھی ہوتی ہے۔ ۱۵/۱۰

تَحَسَّسُوْا۔ تم تلاش کرو، تم جستجو کرو، تم خبر لو، تَحَسُّسٌ سے جس کے معنی خبر لینے اور تلاش کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳/۴

تُحْسِنُوْا تم احسان کرو، تم نیکی کرو، تم بھلائی کرو اِحْسَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِحْسَانٌ) ۵/۱۲

تَحُسُّوْنَهُمْ۔ تم ان کو کاٹنے لگے، تم ان کو قتل کرنے لگے (نصر) تَحُسُّوْنَ حَسٌّ سے جس کے معنی قتل کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۱۵/۴

تُحْشَرُوْنَ۔ تم جمع کئے جاؤ گے، تم اکٹھے کئے جاؤ گے، حَشْرٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُحْشُرُوْا) ۱۵/۴ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲ ۱۵/۲

تَحَصُّنًا۔ پرہیزگاری، بچے رہنا، قید میں رہنا، بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے، اصل میں تو اس کے معنی قلعہ بند ہونے کے ہیں پھر اس کا استعمال ہر طرح کی حفاظت کے متعلق ہونے لگا، یہاں پاکدامنی اور عفت مآبی کے معنی ہیں۔ ۱۵/۱۴

تُحْصِنَكُمْ۔ وہ تم کو بچائے، وہ تمہارا بچاؤ کرے، تُحْصِنَ اِحْصَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، اِحْصَانٌ مختلف معانی کے لئے آتا ہے مگر سب کا مرجع ایک ہی معنی کی طرف ہے یعنی کسی چیز کو روکے رکھنا اور اس کا بچاؤ کرنا، (ملاحظہ ہو اُحْصِنَّ) ۱۵/۱۴

تُحْصِنُوْنَ۔ تم روکے رکھو، تم بچائے رکھو، تم حفاظت رکھو، اِحْصَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۵/۱۲

تُحْصُوْهُ تم اس کا احاطہ کرو گے، تم اس کا شمار کرو گے۔ تُحْصُوْا اِحْصَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب اِحْصَاءٌ

Marfat.com

کے معنی شمار کرنے کے ہیں یہاں اوقات کا شمار اور گھڑیوں کا گننا مراد ہے ۱۴ ۱۲ ۲۹ ۱۴

لَنْ تُحْصُوْهُ (تم ہرگز اس کا شمار نہ رکھ سکو گے) یعنی اٹھنے کو نباہ نہ سکو گے، پورا نہ کر سکو گے (ملاحظہ ہو اَحْصٰی) ۱۲ ۲۰

تُحْصُوْهَا۔ تم اس کا شمار کر سکو گے۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۱۲ ۱۴

تُحِطْ۔ تو احاطہ کرے گا، تو گھیر یگا، تو قابو میں کرے گا، اِحَاطَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَحَاطَ) ۱۵ ۱۹ ۱۷

تَحْكُمُ۔ تو حکم کرے، تو حکم کرے گا۔ حُكْمٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَحْكَمَ) ۵ ۱۲ ۴۲

تَحْكُمُوْا۔ تم حکم کرو، تم فیصلہ کرو، حُكْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی اَنْ ناصبہ کے آنے سے گر گیا، ۵

تَحْكُمُوْنَ۔ تم حکم کرتے ہو۔ حُكْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۱ ۲۳ ۲۹ ۴۱ ۔

تَحِلُّ۔ (عورت) حلال ہوتی ہے (ضَرَبَ) حِلٌّ سے، جس کے معنی حلال ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، حَلٌّ کے معنی گرہ کھولنے کے ہیں، حِلٌّ اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ کسی شے کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے استعمال میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ باقی نہیں ہے۔ ۲ ۱۳

تَحُلُّ۔ وہ اترگی، (نَصَرَ) حُلُوْلٌ اور حَلٌّ سے بمعنی فرو کش ہونے اور اترنے کے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں اترتے وقت جس رسی میں اسباب بندھا ہوتا ہے اس کی گرہ کھولنے کو حَلٌّ کہتے ہیں، پھر نفس اترنے کے لئے بھی اس کا استعمال ہونے لگا۔ ۱۳ ۱۰

تَحِلَّۃً۔ کھولنا، کھولڈالنا، حلال کرنا۔ حَلَّلَ کا مصدر ہے۔ بروزن تَفْعِلَۃٌ ۲ ۲۲۶

تَحْلِقُوْا۔ تم حجامت کرو، تم منڈاؤ (ضرب) حَلْقٌ سے، جس کے معنی بالوں کے منڈانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲ ۱۹۶

تَحْمِلْ۔ تو لادے، تو بوجھ ڈالے (ضَرَبَ) حَمْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، حَمْلٌ کے معنی ایک ہی ہیں بوجھ لادنا، بوجھ اٹھانا مگر چونکہ اس کا استعمال بہت سی اشیاء کے متعلق ہوتا ہے اس لئے گو صیغہ فعل یکساں رہتا ہے مگر مصادر میں فرق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جو بوجھ

Marfat.com

کہ ظاہر میں اٹھائے جاتے ہیں جیسے وہ چیزیں کہ جو پیٹھ پر لادی جاتی ہیں ان کے لئے حِمْلٌ (بالکسر) آتا ہے اور جو بوجھ کہ باطن میں اٹھائے جاتے ہیں جیسے بچہ پیٹ میں اور پانی ابر میں اور پھل درخت میں ان کے لئے حَمْلٌ (بالفتح) کا استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو اِحْمِلْ) ۹ ب ۱۲ ۸ ب ۱۲

تَحْمِلُ۔ وہ حاملہ ہوتی ہے، وہ اٹھاتی ہے حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۳ ب ۱۴ ب ۳۱ ۲ ۲۳ ۱۲ ۲۵ ۱

تُحَمِّلْنَا۔ تو ہم پر بار ڈال۔ تو ہم پر بوجھ ڈال، تو ہم سے اٹھوا، تَحْمِیْلٌ تَحْمِلٌ سے جس کے معنی بوجھ اٹھوانے اور بار ڈالنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم ۲ ب ۸

تُحْمَلُوْنَ۔ تم سوار کئے جاتے ہو۔ تم لدے پھرتے ہو، حَمْلٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۸ ب ۲۳ ۱۲

تَحْمِلُهٗ۔ اس کو اٹھائے ہوئے۔ وہ اس کو اٹھاتی ہے۔ تَحْمِلُ حَمْلٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲ ب ۱۴ ۱۶

تَحْمِلُهُمْ۔ تو ان کو سواری دے، تو ان کو سوار کردے۔ تَحْمِلُ حَمْلٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۱۴ ب ۱۶

تَحْنَثْ۔ تو قسم توڑے، (سَمِعَ) حِنْثٌ سے۔ جس کے معنی قسم کے ٹوٹنے اور جھوٹا ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۳ ب ۱۲

تَحْوِیْلًا۔ تبدیلی، تغیر، تفاوت، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ ۵ ب ۸ ۱۷

تَحِیَّةٌ۔ سلام، دعائے خیر، دعائے زندگی۔ حَیَاةٌ سے ماخوذ ہے، حَیَّاكَ اللّٰهُ (اللہ نے تجھے زندگی دی) کا مصدر ہے، جو خبر کا لفظ ہے مگر دعا، زندگی کے لئے استعمال کیا گیا (یعنی اللہ تجھے جیتا رکھے) اور پھر ہر دعا کے لئے آنے لگا اور سلام کے معنی دینے لگا۔ ۸ ب ۱۵ ۱۲ ۱۹ ۴

تَحِیَّتُهُمْ۔ ان کی دعائے ملاقات، ان کی دعائے خیر، تَحِیَّةٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۱۰ ب ۱۳ ۱۹ ۳

تَحِیْدُ۔ تو کنارہ کرتا ہے، تو مڑتا ہے، تو ہٹتا ہے (ضَرَبَ) حَیْدٌ سے۔ جس کے معنی عدول کرنے کنارہ کرنے اور ہٹنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱۶ ب ۱۴

تُحِیْطُوْا۔ تم گھیرتے ہو، تم احاطہ کرتے ہو۔ اَحَاطَتْ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۱ ب ۲

Marfat.com

تَحْيَوْنَ۔ تم جیو گے، تم زندگی گزارو گے (بَابِ سَمِعَ) حَيٌّ سے جس کے معنی زندہ رہنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۵/۹

فصل الخاء المعجمة

تَخَاصُمٌ۔ جھگڑنا، خصومت، بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔ ۴۳/۱۳

تُخَاطِبْنِيْ۔ تو مجھ سے گفتگو کر، تو مجھ سے بول تُخَاطِبْ مُخَاطَبَةٌ سے جس کے معنی آپس میں بات چیت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اسلئے فعل نہی ہے اور اسی کی رعایت سے معنی بھی ہوں گے، ن وقایہ ضمیر واحد متکلم ۱۱۸/۲۳

تَخَفْ۔ تو ڈریگا، خوفٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اخاف) ۱۶/۱۳

تَخَافَا۔ تم دونوں ڈرتے رہو۔ تم دونوں ڈروگے خَوْفٌ سے مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر۔ لَا تَخَافَا (تم دونوں نہ ڈرو) فعل نہی ہے۔ ۴۶/۲۰

تُخَافِتْ۔ تو آہستہ کر تو آہستہ پڑھ مُخَافَتَةٌ سے جس کے معنی آہستہ گفتگو کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تُخَافِتْ (تو بہت آہستہ نہ کر تو چپکے نہ پڑھ) فعل نہی ہے۔ ۱۱۰/۱۷

تَخَافَنَّ۔ تو ڈرے، تجھ کو ڈر ہو، خَوْفٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۲۰/۱۳

تَخَافُوْا۔ تم ڈرتے رہو، تم ڈروگے۔ خَوْفٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَخَافُوْا۔ (تم نہ ڈرو) فعل نہی ہے۔ ۲۴/۱۸

تَخَافُوْنَ۔ تم ڈرتے ہو، تم ڈروگے۔ خَوْفٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۵/۳، ۱۵/۴، ۱۲/۹، ۱۴/۵۹

تَخَافُوْهُمْ۔ تم ان سے ڈرتے رہو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۴۱/۸

تَخَافُوْهُمْ۔ تم ان سے ڈرو، تَخَافُوْا۔ صیغہ مضارع، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۷۴/۴

تَخَافِيْ۔ تو نہ ڈر، تو خوف نہ کر، خَوْفٌ سے۔ نہی کا صیغہ، واحد مؤنث حاضر۔ ۷/۲۸

تُخَالِطُوْهُمْ۔ تم ان کو ملالو، تم ان کا خرچ ملاجلا رکھو۔ تم ان سے مشارکت رکھو، تُخَالِطُوْا مُخَالَطَةٌ سے جس کے معنی دو چیزوں کے آپس میں ملجانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۲۲۰/۲

تُخْبِتُ۔ وہ عاجزی کرے، وہ دبے، وہ جھکے۔

Marfat.com

اِخْبَاتٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں خَبْتٌ نرم زمین کو کہتے ہیں اور اَخْبَتَ کے معنی نرم زمین کا قصد کرنے اور وہاں اترنے کے ہیں، پھر اسی نرمی کا لحاظ کرتے ہوئے اِخْبَاتٌ کا استعمال تواضع، نرمی اور انکساری کے لئے ہونے لگا، ۱۷/۱۲

تَخْتَانُوْنَ۔ تم خیانت کرنا چاہتے ہو اِخْتِیَانٌ سے۔ جس کے معنی جھگڑا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۰/۱۲

تَخْتَصِمُوْا۔ تم جھگڑا کرو، اِخْتِصَامٌ سے جس کے معنی جھگڑا کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَخْتَصِمُوْا (تم جھگڑا نہ کرو) فعل نہی ہے۔ ۳۶/۱۹

تَخْتَصِمُوْنَ۔ تم جھگڑا کرو گے، اِخْتِصَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۳/۱۲

تَخْتَلِفُوْنَ۔ تم اختلاف کرتے ہو، اِخْتِلَافٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِخْتِلَافٌ) ۳/۱۲ ۱۱/۱۲ ۵/۱۳ ۱۴/۱۲ ۲۵/۱۳

تَخِرُّ وہ (پہاڑوں کی جماعت) گر پڑے، (ضَرَبَ) خَرٌّ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کے اوپر سے اس طرح گرنے کے ہیں کہ اس کے گرنے سے خریر (پانی کی روانی، ہوا کا سناٹا) کی آواز پیدا ہو، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۶/۱۲

تَخْرُجُ۔ تو نکلتا ہے، تو نکلیگا۔ خُرُوْجٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (ملاحظہ ہو اُخْرُجْ اور خُرُوْجٌ)

تَخْرُجُ۔ وہ نکلتی ہے، وہ نکلیگی، خُرُوْجٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۵/۱۳ ۱۶/۱۲ ۱۶/۱۲ ۱۱/۱۲ ۱۲/۱۲ ۲۵/۱۲

تُخْرِجُ۔ تو نکالتا ہے، تو نکالیگا، اِخْرَاجٌ کے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِخْرَاجٌ) ۳۱/۱۱ ۵/۱۲ ۱۳/۱۲

تُخْرِجَنَا۔ تو ہم کو نکالیگا۔ اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے۔ ۱۶/۱۲

تَخْرُجُوْا۔ تم نکلو گے۔ خُرُوْجٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، عامل کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے

تُخْرِجُوْا۔ تم نکالو گے، اِخْرَاجٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، عامل کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو اِخْرَاجٌ) ۹/۱۲

تَخْرُجُوْنَ۔ تم نکلو گے، تم نکل کھڑے ہو گے تم نکل آؤ گے، خُرُوْجٌ سے۔ مضارع کا صیغہ

Marfat.com

جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِخْرَاجٌ) پ ۲۱ ع ۴

تُخْرِجُوْنَ۔ تم نکالتے ہو، تم نکال دیتے ہو، تم نکال دوگے، اِخْرَاجٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِخْرَاجٌ) پ ۱

تُخْرَجُوْنَ۔ تم نکالے جاؤ گے، اِخْرَاجٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۸ ع ۱۰

پ ۲۵

تُخْرِجُوْهُ۔ تم اس کو نکالو گے، تُخْرِجُوْا اِخْرَاجٌ سے صیغہ مضارع ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، پ ۲۸

تُخْرِجُوْهُنَّ تم ان (عورتوں) کو نکالو گے، اس میں ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ پ ۲۸

تَخْرُصُوْنَ۔ تم اٹکلیں چلاتے ہو، تم تجویزیں کرتے ہو، تم جھوٹ بولتے ہو (نصر) خَرْصٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں خَرْصٌ پھلوں کا اندازہ لگانے کو کہتے ہیں اور اسی لئے ہر وہ بات جو ظن و تخمین کی بنا پر کہی جائے خَرْص کہلاتی ہے خواہ وہ حقیقت کے مطابق ہو یا نہ ہو، کیونکہ اس بات کا بیان کرنے والا اس کو معلوم کرکے یا اس کو سن کر یا اس کے متعلق ظن غالب حاصل کرکے نہیں کہتا بلکہ جس طرح پھلوں کا اندازہ کرنے والا ایک اندازہ اور اٹکل کر لیتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی اندازہ اور اٹکل پر ایک بات زبان سے نکال دیتا ہے اور تجویز کر دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح جو شخص بھی کوئی بات بیان کریگا اسے جھوٹا ہی کہا جائے گا اگرچہ حقیقت میں وہ بات واقع کے مطابق ہی ہو۔ چنانچہ منافقین کے متعلق قرآن مجید میں مذکور ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔ (جس وقت تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تو خدا کا پیغمبر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو بلاشبہ اس کا بھیجا ہوا ہی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں) کہ یہاں منافقوں کی گواہی اگرچہ واقع کے مطابق تھی مگر چونکہ ان کے علم و یقین کے مطابق نہ تھی بلکہ غرض کو کہتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی گواہی رد کر دی اور انہیں جھوٹا قرار دیا، اسی طرح جو شخص بھی علم و یقین کی بنا پر کوئی بات نہ کہے تو وہ بات اگرچہ درحقیقت صحیح اور درست ہو مگر کہنے والے کو

Marfat.com

جھوٹا ہی سمجھا جائے گا۔ اسی لئے خرص کا استعمال جھوٹ کے متعلق بھی ہوتا ہے ۵۳

تَخْرِقَ تو پھاڑے گا، تو چلنے میں زمین کو قطع کرے گا (ضرب) خَرْقٌ سے۔ جس کے معنی بغیر سوچے سمجھے بھاڑنے کے لئے کسی چیز کی قطع و برید کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، چنانچہ ارشاد ہے۔ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا (کیا تو نے کشتی کو بے سوچے سمجھے پھاڑ ڈالا کہ اس کے لوگوں کو غرق کردے) خَرْقٌ خَلْقٌ کی ضد ہے۔ خلق کے معنی ہیں کسی چیز کا اندازہ کے مطابق بہ نرمی و سہولت انجام دینا اور خرق کے معنی ہیں بغیر اندازہ کے کر ڈالنا اور اسی لئے اس کا استعمال جھوٹ بولنے اور اپنی طرف سے کسی بات کے تراش لینے کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ (اور انہوں نے تراش لئے اس کے واسطے بیٹے اور بیٹیاں بے سمجھے) اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ (یقیناً تو زمین پھاڑ نہ ڈالیگا) میں تخرق کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں، زمین کو پھاڑ ڈالنے کے بھی اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کی مسافت قطع کرنے کی بھی۔ ۱۵ پ

تُخْزِنَا۔ تو ہم کو رسوا کر۔ تُخْزِنَا الْخِزْاءُ سے جس کے معنی دور کرنے، خوار کرنے، رسوا کرنے اور ہلاک کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نا ضمیر جمع متکلم کا تُخْزِنَا (تو ہم کو رسوا نہ کر) فعل نہی ہے۔ ۱۲ پ

تُخْزِنِيْ۔ تو مجھے رسوا کر، اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم کا تُخْزِنِيْ (تو مجھے رسوا نہ کر) فعل نہی ہے۔ ۱۹ پ

تُخْزُوْنِ۔ تم مجھے رسوا نہ کرو، تُخْزُوْنَ الْخِزْاءُ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم تحریر میں محذوف ہے۔ ۱۲ پ ۱۴ پ

تُخْسِرُوْا۔ تم گھٹاؤ، اِخْسَارٌ سے جس کے معنی گھٹانے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷ پ

تَخْسِيْرٍ۔ زیاں کاری، ٹوٹا دینا، ہلاک کرنا، گھاٹے اور ٹوٹے کی طرف منسوب کرنا، مزید ثلاثی تفعیل مصدر ہے۔ ۳۰ پ

تَخْشَعَ۔ وہ گڑگڑائے، وہ عاجزی کرے (فتح) خُشُوْعٌ سے جس کے معنی عاجزی و فروتنی کرنے اور گڑگڑانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب یاد رہے کہ خُشُوْعٌ اور خَشْيَةٌ ہم معنی

Marfat.com

ہیں مگر خشوعؔ کا استعمال زیادہ تر جوارح کے اور خشوعؔ کا قلب کے متعلق ہوتا ہے۔ ۲۷/۱۸

تَخْشَوْا تم ڈرو، خشیۃؔ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لا تخشوا (تم نہ ڈرو) نہی ہے (ملاحظہ ہو اخشوا) ۲/۱۵۰ ۱۶/۱۱۳/۵

تَخْشَوْنَ تم ڈرتے ہو، خشیۃؔ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۰/۹

تَخْشَوْنَهُمْ تم ان سے ڈرتے ہو، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۹/۱۳

تَخْشَوْهُمْ تم ان سے ڈرو اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ (ملاحظہ ہو تخشوا) ۹/۶

تَخْشٰى تو ڈرے، تو ڈرتا ہے، تو ڈریگا خشیۃؔ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲۰/۳ ۷۹/۱۳

تَخْشَهُ تو اس سے ڈرے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۲۰/۲

تَخْضَعْنَ تم نرمی کرو، تم ملائمت کرو، (فتح) خضوعؔ سے جس کے معنی لپٹ ہونے، نرمی کرنے اور تواضع اختیار کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مؤنث حاضر۔ یہاں بات چیت میں جھکنا اور تواضع کرنا مراد ہے۔ ۳۳/۳۲

تَخْطَفُهُ وہ (پرندوں کی جماعت) اس کو اچک لیجاتی ہے، (سمعؔ) تخطفؔ خطفؔ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کے اچک لینے اور جلدی سے جھپٹ لینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۲/۳۱

تَخُطُّهٗ تو اس کو لکھتا ہے، تخطؔ خطؔ ہے جس کے معنی لکھنے اور خط کھینچنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ ۲۹/۴۸

تَخَفْ تو ڈر، یہاں لا تخف (تو نہ ڈر) خوفؔ سے۔ نہی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ۲۰/۲۱ ۲۸/۱۱ ۲۷/۱۰ ۲۹/۲۵ ۲۸/۱۱ ۲۷/۱۰

تُخْفُوْا تم چھپاؤ، تم چھپانے لگو، اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ شرطیہ کے آنے سے یہاں نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اُخْفِیْ) ۲/۲۷۱

تُخْفُوْنَ تم چھپاتے ہو، تم چھپاؤ گے، اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵/۷۶ ۲۷/۷۴

تُخْفُوْهُ تم اس کو چھپاؤ، تم اس کو چھپاتے ہو تم اس کو چھپاؤ گے۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب

Marfat.com

ہے۔ پ۳ ع۱۳

تُخْفُوْهَا۔ تم اس کو چھپاؤ، تم اس کو چھپاتے ہو، تم اس کو چھپاؤ گے، اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ۳

تُخْفِیْ۔ تو چھپاتا ہے، تو چھپائیگا۔ اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۲۲

تُخْفِیْ۔ وہ چھپاتی ہے، وہ چھپائیگی۔ اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۲۰ ع۱۴

تَخْفٰی۔ وہ چھپی رہے گی۔ خَفَاءٌ سے جس کے معنی پوشیدہ ہونے اور چھپنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ۱۶

تَخْفِیْفٌ۔ ہلکا کرنا، تخفیف کرنا، آسانی کرنا بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے (ملاحظہ ہو خَفِیْفٌ) پ۲

تَخَلَّتْ۔ وہ خالی ہوگئی۔ تَخَلِّیٌ سے جس کے معنی خالی ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ زمین کے خالی ہونے سے مراد اس کا مُردوں کا اپنے اندر سے نکال پھینکنا ہے۔ پ۳۰

تَخْلُدُوْنَ۔ تم ہمیشہ رہو گے (نَصَرَ) خُلُوْدٌ سے جس کے معنی ہمیشہ رہنے اور ہمیشہ رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۱۷

تُخْلِفُ۔ تو خلاف کرتا ہے، تو خلاف کریگا اِخْلَافٌ سے جس کے معنی وعدہ کے خلاف کرنے یا وعدہ کے خلاف پانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اِخْلَافٌ کا استعمال اور دیگر معانی میں بھی ہوتا ہے، مگر قرآن مجید میں ان ہی دونوں معنی میں آیا ہے، یہاں پہلے معنی مراد ہیں۔ پ۱۶

تُخْلِفَهٗ۔ تو اس کے خلاف پائیگا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، یہاں اِخْلَافٌ کا استعمال دوسرے معنی یعنی وعدہ کے خلاف پانے میں ہوا ہے۔ پ۱۶

تَخْلُقُ، تو بناتا ہے۔ تو بنائے گا۔ خَلْقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَخْلُقُ اور خَلْقٌ) پ۲

تَخْلُقُوْنَ تم بناتے ہو، تم گڑھ لیتے ہو[1] خَلْقٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ خَلْقٌ کے معنی جھوٹ گڑھ لینے کے بھی آتے ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خَلْقٌ) پ۲۱ ع۱۲

تَخْلُقُوْنَهٗ۔ تم اس کو پیدا کرتے ہو، تم اس کو بناتے ہو، تَخْلُقُوْنَ خَلْقٌ سے بمعنی پیدا کرنے کے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خَلْقٌ) پ۲۷ ع۱۵

[1] گھڑ، گھڑ لینا

Marfat.com

تَخَوُّفٍ ڈرانا، خوف دلانا، ڈرانا، خوف کا ظاہر ہونا، بروزن تَفَعُّل مصدر ہے، اس کا تعدیہ بذریعہ عَلٰی ہوتا ہے، ۱۲

تَخُوْنُوْا۔ تم خیانت کرنے لگو، تم چوری کرنے لگو (نَصَرَ) خِیَانَۃٌ سے۔ جس کے معنی خیانت کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، خیانت اور نفاق دونوں کی حقیقت ایک ہی ہے فرق اتنا ہے کہ خیانت امانت اور عہد میں ہوتی ہے اور نفاق دین میں ہوتا ہے خیانت کے معنی ہیں پوشیدہ طور پر عہد شکنی کرکے حق کے خلاف کرنا۔ امانت اور خیانت دونوں باہم نقیضین ہیں۔ ۹

تَخْوِیْفًا۔ ڈرانا، خوف دلانا۔ بروزن تَفْعِیْل مصدر ہے۔ ۱۵

تَخَیَّرُوْنَ۔ تم پسند کرتے ہو، تم پسند کروگے تم اختیار کرتے ہو، تم اختیار کروگے۔ تَخَیُّرٌ سے۔ جس کے معنی پسند کرنے اور اختیار کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۲۹

فصل الدال المهملة

تَدَارَکَہٗ۔ اس کو پایا۔ اس کو سنبھالا۔ تَدَارُکٌ تَدَارُکٌ سے جس کے معنی پانے اور ایک دوسرے تک پہنچنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب تَدَارُکٌ کا استعمال زیادہ تر فریاد رسی اور نعمت کے پہنچنے کے متعلق ہوتا ہے ۲۹

تَدَایَنْتُمْ۔ تم نے ایک دوسرے کو قرض دیا تم نے ایک دوسرے کو ادھار دیا۔ تَدَایُنٌ سے جس کے معنی آپس میں قرض کا لین دین کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۳۲

تَدَّخِرُوْنَ۔ تم ذخیرہ کرتے ہو، تم رکھ چھوڑتے ہو اِدِّخَارٌ سے جس کے معنی ذخیرہ کرنے اور رکھ چھوڑنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۔

تُدْخِلِ۔ تو داخل کرے، تو داخل کرتا ہے۔ تو داخل کرے گا، اِدْخَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُدْخُلْ) ۴۱

تَدْخُلُنَّ۔ تم ضرور داخل ہوگے، دُخُوْلٌ سے، مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُدْخُلْ) ۳۵

تَدْخُلُوْا۔ تم داخل ہوگے، تم داخل ہونے لگو دُخُوْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر

Marfat.com

لَا تَدْخُلُوْا (تم داخل نہ ہو) فعل نہی ہے۔
پ ۲ ع ۱۳ ۲ ۱۲ ۳۳

تَدْخُلُوْهَا۔ تم اس میں داخل ہونے لگو۔
اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۱۲

تَدْرُسُوْنَ۔ تم پڑھتے ہو (نَصَرَ) دَرْسٌ سے۔ جس کے معنی علم پڑھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۳ ع ۱۲ ۲۹

تُدْرِكَ۔ وہ پالے، وہ پکڑلے، اِدْرَاكٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَدْرَاكَ) ۳۳

تُدْرِكُهُ۔ وہ اس کو پاتی ہے، وہ اس کو پالیگی اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، آیت کریمہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (نہیں پاتیں اس کو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو) میں ابصار سے ظاہری آنکھیں بھی مراد لی جاسکتی ہیں اور علمی بصیرتیں بھی چنانچہ بعض نے اول معنی مراد لئے ہیں اور بعض نے دوسرے معنی، سدی کہتے ہیں بصر کی دو قسمیں ہیں ایک بصر معائنہ (دیکھنے کی آنکھ) دوسری بصر علم (علم کی بینائی) پس لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کے معنی یہ ہیں کہ علماء کا علم اس کو نہیں پاسکتا۔ اسی کی نظیر ہے۔ سورۂ طٰہٰ کی آیت يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور آدمی علم سے اس کا احاطہ نہیں کرسکتے) علامہ خازن بغدادی سدی کے اس قول کو نقل کرکے فرماتے ہیں وھذا وجہ حسن ایضاً (یہ توجیہ بھی عمدہ ہے[1]) سعید بن المسیب اور عطاء بن ابی رباح نے ابصار سے ظاہری آنکھیں مراد لی ہیں۔ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کے معنی ہیں آنکھیں اس کو گھیر نہیں سکتیں، عطاء اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ مخلوقات کی نظریں اس کا احاطہ کرنے سے عاجز ہیں۔[2]

واضح رہے کہ اقوام بتدعہ خوارج، روافض معتزلہ اور بعض مرجیہ نے اس آیت سے یہ سمجھا ہے کہ دنیا و آخرت میں کہیں بھی خدا کا دیدار نہ ہوگا

[1] لباب التاویل فی معانی التنزیل ج ۲ ص ۱۲۹۔ طبع مصر ۱۳۳۱ھ
[2] ملاحظہ ہو معالم التنزیل ج ۲ ص ۱۲۰ طبع مصر ۱۳۳۱ھ

Marfat.com

اور کوئی اس کو نہ یہاں دیکھے گا نہ وہاں، وہ "ادراک" کے معنی "رویت" یعنی ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کے سمجھ بیٹھے اس لئے ان کے غلط خیال پر آیت کا ترجمہ یوں ہوگا کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (اللہ کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں) حالانکہ یہی ان کی اصل غلطی ہے "ادراک" اور "رویت" دو جداگانہ چیزیں ہیں آیت میں "ادراک" کی نفی ہے "رویت" کی نہیں "ادراک" کہتے ہیں کسی چیز کی کنہ اور حقیقت پر واقف ہونے اور اس کا احاطہ کرنے کو، اور رویت کے معنی ہیں فقط دیکھنا، خواہ احاطہ ہو سکے یا نہ ہو سکے اور خواہ حقیقت تک رسائی ہو یا نہ ہو، پس "اثباتِ رویت" اور "نفی ادراک" میں کچھ منافات نہیں ہے۔ اس لئے کہ "ادراک" اخص ہے رویت سے اور نفیِ اخص سے انتفاءِ اعم لازم نہیں آتا کسی چیز کی رویت اس کا احاطہ کئے بغیر اور اس کی حقیقت تک پہنچے بغیر ممکن بلکہ واقع ہے ملاحظہ ہو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر بحر قلزم کے کنارے پہنچتے ہیں اور فرعون کا لشکر تعاقب کرتا ہوا آموجود ہوتا ہے اس واقعہ کے ذکر میں قرآن مجید میں ارشاد ہے

فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا (جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھی بولے ہم پالئے گئے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں) دیکھئے یہاں بے اختیار بنی اسرائیل کی زبان سے اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ کے الفاظ نکل جاتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور واقعی ہوا بھی نہیں۔ اب یہاں غور فرمایئے کہ تَرَاۤءَ سے دونوں جماعتوں کی رویت ایک دوسرے کے متعلق ثابت ہے اور كَلَّا سے ادراک کی صاف نفی ہے۔ پس باوجود عدم ادراک کے رویت کا ثبوت موجود ہے۔

اسی طرح آیت کریمہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ میں "ابصار" کے ادراک کی نفی ہے۔ "ابصار" کی رویت کی نفی نہیں، اہل سنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اہلِ ایمان آخرت میں دیدارِ الٰہی سے شرف اندوز ہوں گے۔ کتاب و سنت کی تصریحات اس پر شاہد ہیں جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے۔ حافظ ابن القیمؒ نے کتاب حادی الارواح میں منکرینِ رویت پر خوب ہی رد کیا ہے، اور علامہ محمد بن ابراہیم

Marfat.com

وزیر یمانی نے العواصم والقواصم میں اور قاضی شوکانی نے کتاب یقظہ میں اس مسئلہ پر بڑی سیر حاصل بحثیں کی ہیں، محدث سیوطی نے بھی البدور السافرہ میں رویتِ باری کے متعلق احادیث وآثار کا بڑا حصہ ذکر کیا ہے۔ یہاں صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ ابصار سے اگر ظاہری آنکھیں ہی مراد لی جائیں تب بھی آیت میں جس ادراک کی نفی ہے وہ معرفت حقیقت ہے۔ کیونکہ خدا کی حقیقی معرفت سوائے خدا کے کسی کو حاصل نہیں۔ پس اہلِ ایمان اگرچہ آخرت میں خدا کو بچشم سر دیکھیں گے مگر اس کا ادراک یعنی اس کی کنہ و حقیقت کی معرفت اور اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا جس طرح چاند کا دیکھنے والا آنکھوں سے چاند کو دیکھنے کے باوجود نہ اس کی حقیقت کو دریافت کر سکتا ہے اور نہ اس کی کنہ وماہیت کو جان سکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی ذات تو اور بھی وراالورا ہے وہ نرالا ہے اور بڑی شان والا ہے ولہ المثل الاعلیٰ۔ حدیث صحیح میں بھی رویتِ باری کو اسی مثال سے سمجھایا گیا ہے ارشاد ہو

انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رویتہ (تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیدار میں کسی طرح کی مزاحمت نہیں ہوگی) [1] پ ۱۱

تَدَّارُوْنَ۔ تم جانتے ہو تم کو معلوم ہے دِرَایَۃٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ملاحظہ ہو ادرٰی پ ۱۳

تَدْرِیْ۔ تو جانتا ہے، تو جانیگا، دِرَایَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۲۵ ع ۱۲

تَدْرِیْ۔ وہ جانتی ہے، وہ جانیگی، دِرَایَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، آیت کریمہ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا میں تَدْرِیْ واحد مؤنث غائب کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور واحد مذکر حاضر کا بھی پہلی صورت میں اس کا فاعل نفس (جان) ہوگا اور دوسری صورت میں ضمیر اَنْتَ رتقی ہوگی۔ جس سے خطاب یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف ہوگا یا ہر مخاطب کی طرف۔ پ ۲۸ ع ۱۱

[1] مشکوٰۃ باب رویۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

تَدْعُ۔ تو پکارے، دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لَا موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے اور آخر سے واو حرف علت محذوف ہے (ملاحظہ ہو اُدْعُ اور دُعَاءٌ) ۱۱/۱۴ ۱۹/۱۵ ۲۰/۱۲

تَدْعُ۔ وہ پکارے، دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اِنْ شرطیہ کے سبب آخر سے واو حذف ہو گیا ہے ۲۲/۱۵

تَدْعُوْا۔ وہ پکارتی ہے، وہ بلاتی ہے، وہ پکاریگی، وہ بلائیگی۔ دُعَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۲۹/۷

تَدْعُوْا۔ تم پکارو، تم پکارتے ہو۔ تم پکاروگے دُعَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ن اعرابی عامل کے آنے سے گر پڑا۔ ۹/۱۲ ۱۵/۱۲ ۲۲/۱۴ ۲۸/۱۱ ۲۹/۱۱

تَدْعُوْنَ۔ تم پکارتے ہو، تم پکاروگے، دُعَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ۱۰/۱۳ ۵/۱۱ ۹/۱۴ ۱۵/۷ ۱۶/۷ ۱۷/۱۷ ۱۹/۹ ۲۲/۱۴ ۲۳/۸ ۲۴/۱۳ ۲۶/۱

تُدْعَوْنَ۔ تم پکارے جاتے ہو، تم بلائے جاتے ہو، تم بلائے جاؤگے، دُعَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۴/۴ ۲۶/۱۰۳۸

تَدَّعُوْنَ۔ تم آرزو کرتے ہو، تم آرزو کروگے تم مانگتے ہو، تم مانگوگے، تم چاہتے ہو، تم چاہوگے اِدِّعَاءٌ سے جس کے معنی دعویٰ کرنے، آرزو کرنے اور خود کو کسی چیز کی طرف نسبت کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۹/۴

تَدْعُوْنَا۔ تو ہم کو بلاتا ہے، تو ہم کو پکارتا ہے تو ہم کو بلائیگا، تو ہم کو پکاریگا۔ تَدْعُوْا دُعَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم۔ ۱۲/۴ ۲۴/۱۵

تَدْعُوْنَنَا۔ تم ہم کو بلاتے ہو، تم ہم کو پکارتے ہو تَدْعُوْنَ صیغہ مضارع۔ جمع مذکر حاضر۔ نَا ضمیر جمع متکلم، ۳۳/۱۴

تَدْعُوْنَنِیْ۔ تم مجھ کو بلاتے، تم مجھ کو پکارتے ہو اس میں ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے ۳۳/۱۰

تَدْعُوْنَہٗ۔ تم اس کو پکارتے ہو۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ ۵/۱۲

تَدْعُوْھُمْ۔ تو اُن کو بلاتا ہے، تو ان کو پکارتا ہے۔ تَدْعُوْا صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ ۲۵/۳

Marfat.com

تَدْعُوْهُمْ تم ان کو بلاتے ہو، تم ان کو بلاؤ گے، تم ان کو پکارو گے تَدْعُوْا صیغہ مضارع جمع مذکر حاضر۔ اصل میں تَدْعُوْنَ تھا۔ اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ۹

تَدْعُهُمْ۔ تو ان کو بلائے، تو ان کو بلائے گا تَدْعُ صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر اِنْ شرطیہ کے اول میں آنے سے واو جو حرفِ علت تھا اخیر سے گر پڑا، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ۱۵

تُدْعٰی۔ وہ بلائی جائے گی، وہ پکاری جائیگی دُعَاءٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ۲۵

تُدْلُوْا۔ تم لٹکاؤ لیجاؤ، تم پہنچاؤ، اِدْلَاءٌ سے جس کے معنی ڈول نکالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ابو منصور نے الشامل میں اور ابو جعفر بیہقی نے تاج المصادر میں اس کے معنی ڈول چھوڑنے کے بیان کئے ہیں، اسی اعتبار سے بطور استعارہ اِدْلَاءٌ کا استعمال کسی چیز تک پہنچنے اور کسی شے کے ڈالنے کے لئے ہوتا ہے۔ پ۲

تَدَلّٰی۔ وہ اتر آیا، وہ لٹک آیا، تَدَلِّیٌ سے جس کے معنی قریب ہونے اور لٹکنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب۔ پ۲۷

تُدَمِّرُ۔ وہ ہلاک کرتی ہے، وہ تباہ کرتی ہے وہ اکھاڑتی ہے، تَدْمِیْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ۲۶

تَدْمِیْرًا۔ ہلاک کرنا، اکھاڑ مارنا، تباہی لاڈالنا بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ پ۱۵، پ۱۷

تَدُوْرُ۔ وہ پھرتی ہے، وہ گردش کرتی ہے دَوْرٌ سے جس کے معنی گردش کرنے، پھرنے اور گھومنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ۲۱

تُدْهِنُ۔ تو نرمی کرے، تو ملائمت کرے، تو سستی کرے، تو ڈھیلا ہو، اِدْهَانٌ سے جس کے معنی اصل میں تو تَدْهِیْنٌ یعنی چکنا کرنے اور تیل ڈالنے کے ہیں مگر اس سے مراد مدارات، ملائمت اور سستی لی جاتی ہے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۲۹

تُدِیْرُوْنَهَا۔ تم اس کو پھیرتے ہو، تم اس کا پھیر بدل کرتے ہو، تُدِیْرُوْنَ اِدَارَةٌ سے جس کے معنی پھیرنے پھرانے کے ہیں مضارع کا صیغہ

Marfat.com

جمع مذکر حاضر، ھا ضمیر واحد مؤنث غائب یہاں ہاتھوں ہاتھ لین دین مراد ہے۔ پ۳

فصل الذال المعجمة

تَذْبَحُوْا۔ تم ذبح کرو، (فتح) ذَبْحٌ سے جس کے معنی گلا کاٹنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر۔ پ۱

تَذَرُ۔ تو چھوڑتا ہے، تو چھوڑ دیگا۔ وَذْرٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اس کی پروانہ ہونے کے سبب پھینکدینے اور چھوڑ دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اس فعل کی ماضی مستعمل نہیں ہوتی۔ لَا تَذَرْ (تو نہ چھوڑ) فعل نہی ہے پ۵ پ۲۹

تَذَرُ۔ وہ چھوڑتی ہے، وہ چھوڑ دیگی، وَذْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۳۰ پ۱۵

تَذَرُنَّ۔ تم ضرور چھوڑتے ہو، تم ضرور چھوڑ دوگے وَذْرٌ سے۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَذَرُنَّ (تم ہرگز نہ چھوڑو)۔ فعل نہی ہے۔ پ۳۰

تَذَرُنِیْ۔ تو مجھے چھوڑتا ہے، تو مجھے چھوڑ دیگا تَذَرُ صیغہ واحد مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر جمع متکلم ہے۔ لَا تَذَرُنِیْ (تو مجھے نہ چھوڑ) (ملاحظہ ہو تَذَرُ) پ۱۷

تَذَرُوْنَ۔ تم چھوڑتے ہو، تم چھوڑ دوگے، وَذْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۱۱ پ۱۳ پ۲۳ پ۱۱ پ۱۷

تَذْرُوْهُ، وہ اس کو اڑاتی ہے۔ تَذْرُوْا، ذَرْوٌ سے، جس کے معنی بلند کرنے اڑانے اور اڑنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، پ۱۵ پ۱۸

تَذَرُوْهَا۔ تم اس کو چھوڑ دو، تم چھوڑنے لگو، تَذَرُوْا وَذْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ پ۵

تَذَرُوْهُمْ۔ تو ان کو چھوڑتا ہے، تو ان کو چھوڑ دیگا تَذَرُ وَذْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ۲۹

تَذْكُرُ۔ تو یاد کرتا ہے۔ تو یاد کرے گا۔ (نَصَرَ) ذِكْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ذِكْرٌ اور اُذْكُرْ) پ۱۳

تَذَكَّرَ۔ اس نے نصیحت پکڑی۔ اس نے سوچا۔ اس نے یاد کیا۔ تَذَكُّرٌ سے۔ جس کے معنی یاد کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب۔ پ۳۰

Marfat.com

تُذَكِّرَا۔ وہ یاد دلائے، تَذْكِيرٌ سے جس کے معنی یاد دلانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۲ع

تَذَكَّرُوْا۔ وہ چونک گئے۔ انھوں نے یاد کیا تَذَكُّرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ ۹ع ۱۲

تَذَكَّرُوْا۔ تم یاد کرو، تم یاد کرنے لگو، ذِكْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو ذِكْرٌ اور اُذْكُرْ) ۲۵ع

تَذْكُرُوْنَ۔ تم یاد کرو گے، ذِكْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۳ع

تَذَكَّرُوْنَ۔ تم نصیحت پکڑو، تم دھیان رکھو تَذَكُّرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۸ ۱۲ ۹ ۶ ۱۳ ۱۲ ۱۳ ۱۸ ۱۹ ۲۹ ۲۷ ۲۹ ۲۹ع

تَذْكُرُوْنَهُنَّ۔ تم ان (عورتوں) کو یاد کرو گے تم ان کا دھیان کرو گے، تم ان کا ذکر کرو گے تَذْكُرُوْنَ صیغہ مضارع، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب۔ ۲ع

تَذْكِرَةً۔ یاددہانی، نصیحت، یاد کرنے کی چیز بروزن تَفْعِلَةٌ، باب تَفْعِيْلٌ کا مصدر ہے ۱۶ع ۱۵ ۲۷ ۲۹ ۲۹ ۲۹ع

تَذْكِيْرِيْ۔ میرا نصیحت کرنا، میرا سمجھانا، میرا یاد دلانا، تَذْكِيْرٌ بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر مضاف ہے ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۱۱ع ۱۲

تُذِلُّ۔ تو ذلیل کرے، تو ذلت دیتا ہے (اِذْلَالٌ سے جس کے معنی ذلیل و خوار کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۳ع

تَذْلِيْلًا۔ جھکانا، ذلیل کرنا۔ بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے۔ ۱۶ع ۱۱

تَذُوْدَانِ۔ وہ دونوں ہانکتی ہیں، وہ دونوں روکتی ہیں، وہ دونوں ہٹاتی ہیں (نَصَرَ) ذَوْدٌ سے۔ جس کے معنی ہانکنے، ہٹانے اور روکنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب۔ ۲ع ۴

تَذُوْقُوْا۔ تم چکھتے ہو، تم چکھو گے۔ (نَصَرَ) ذَوْقٌ سے۔ جس کے معنی چکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی بوجہ عامل گر گیا ۱۴ع ۱۲

تَذْهَبُ۔ وہ جاتی ہے، وہ جائے گی، وہ جاتی رہے، ذَهَابٌ سے مضارع کا صیغہ۔ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَذْهَبَ) ۱۲ع ۱۲

تَذْهَبُوْا۔ تم جاتے ہو، تم جاؤ گے، ذَهَابٌ سے۔ مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر

Marfat.com

ن اعرابی عامل کے سبب گر گیا ہے۔ پ ۱۲

تَذْهَبُوْنَ۔ تم جاتے ہو، تم جاؤ گے، ذَهَابٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۳

تَذْهَلُ۔ وہ بھول جائیگی، ذُهُوْلٌ سے۔ جس کے معنی کسی شے میں اس طرح مشغول ہونے کے ہیں کہ غم اور بھول پیدا ہو جائے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ ۱۷

فصل الراء المهملة

تَرَ۔ تو نے دیکھا۔ رُؤْيَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تَرْءَی تھا، لَمْ کے اول میں آنے سے آخر سے ی جو حرف علت ہے ساقط ہو گئی اور مضارع ماضی منفی کے معنی دینے لگا۔ (ملاحظہ ہو آری) پ ۲ ع ۱۱ پ ۳ ع ۱ پ ۵ ع ۳ پ ۷ ع ۵ و ۶ و ۸ پ ۱۳ ع ۱۶ و ۱۷ پ ۱۴ ع ۹ و ۱۰ و ۱۱ پ ۱۶ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۳ و ۱۵ پ ۲۱ ع ۱۲ و ۱۳ پ ۲۲ ع ۱۲ پ ۲۳ ع ۱۳ پ ۲۸ ع ۲ و ۳ و ۵ پ ۳۰ ع ۱ و ۲

تَرَآءَا۔ وہ دونوں مقابل ہوئے، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تَرَاءِیٌ سے۔ جس کے معنی ایک دوسرے کے باہم اس طرح مقابل اور قریب ہونے کے ہیں کہ یہ اس کو دیکھ سکے اور وہ اس کو، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۹ ع ۸

تَرَآئِبِ۔ چھاتیاں تَرِيْبَةٌ کی جمع، جس کے معنی چھاتی کی ہڈی اور سینہ کی پسلی کے ہیں۔ پ ۳۰ ع ۱۱

تَرَآءَتْ۔ وہ نمودار ہوئی، وہ سامنے ہوئی، وہ روبرو ہوئی، وہ دیکھنے لگی، تَرَاءِیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ ۳۰ ع ۲

تُرَابٌ۔ خاک، مٹی، اصل میں تراب خود زمین کا نام ہے پ ۲ ع ۲ و ۳ پ ۳ ع ۱۳ پ ۱۵ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۸ پ ۲۲ ع ۱۲ پ ۲۴ ع ۱۲۔ تَرَابًا پ ۱۴ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۵ و ۶ پ ۲۰ ع ۲ پ ۲۳ ع ۵ و ۶ پ ۲۶ ع ۱۵

تُرَاثَ میراث، مُردے کا مال، اصل میں وِرَاثٌ تھا، واو کو تا سے بدل دیا گیا ہے۔ پ ۳۰ ع ۱۳

تَرَاضٍ۔ باہمی رضامندی، آپس کی خوشی۔ ایک کا دوسرے سے راضی ہونا۔ تَرَاضِیٌ۔ بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔ ی جو حرف علت ہے بوجہ ثقالت ساقط ہو گئی، پ ۲ ع ۱۳ پ ۵ ع ۲

تَرَاضَوْا وہ آپس میں راضی ہوئے، تَرَاضِیٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۲ ع ۱۳

تَرَاضَيْتُمْ۔ تم آپس میں راضی ہوئے۔ تَرَاضِیٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲ ع ۱۳

تَرَاقِيَ۔ ہنسلی۔ تَرْقُوَةٌ کی جمع ہے۔ پ ۲۹ ع ۱۲

تُرَاوِدُ۔ وہ بہلاتی ہے، وہ خواہش کرتی ہے وہ اکساتی ہے، وہ پھسلاتی ہے مُرَاوَدَةٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی دوسرے سے کسی کام کے چاہنے اور اس کو کسی کام پر ڈالنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۱۲/۱۱

تَرَبُّصٌ۔ انتظار کرنا، خواہ کسی معاملہ کے ختم ہونے یا پورا ہونے کا انتظار ہو، یا کسی سامان کی گرانی یا ارزانی کا، بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے، ۲/۱۲

تَرَبَّصْتُمْ۔ تم نے انتظار کیا، تم نے راہ دیکھی تَرَبُّصٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۷/۱۸

تَرَبَّصُوْا تم انتظار کرو، تم منتظر رہو، تم راہ دیکھو تَرَبُّصٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر

۱۰/۱۲ ۱۶/۱۲ ۱۸/۲

تَرَبَّصُوْنَ۔ تم انتظار کرتے رہو، تم راہ دیکھتے رہو تَرَبُّصٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱/۱۲

تَرْتَابُوْا۔ تم شک کرو، تم شبہ میں پڑو، اِرْتِیَابٌ سے جس کے معنی شک کرنے اور دوسرے کو تہمت سمجھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۲۴

تَرْتَدُّوْا۔ تم پھر جاؤ، تم لوٹ جاؤ، اِرْتِدَادٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں کا نہی داخل ہے، اس لئے فعل نہی ہے ۲/۵

تَرَتِّلْ۔ الفاظ کا منہ سے درستی کے ساتھ بسہولت ادا کرنا، آہستہ آہستہ واضح اور صاف طور پر پڑھنا بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے، ۴/۷۳

تَرِثُوْا۔ تم وارث ہو جاؤ۔ تم میراث میں لے لو۔ (ضَرَبَ) وِرَاثَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون اعرابی اَنْ ناصب کے آنے سے ساقط ہو گیا (ملاحظہ ہو اُوْرِثْتُمُوْهَا) ۴/۱۹

تُرْجَعُ۔ وہ پھیری جاتی ہے، وہ لوٹائی جاتی ہے۔ (ضَرَبَ) یہ فعل لازم اور متعدی دونوں طرح پر آتا ہے، لازم کا مصدر رُجُوْعٌ (لوٹنا) ہے اور متعدی کا رَجْعٌ (لوٹانا) یہاں رَجْعٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ ۲/۲۸۱

۱۷/۱۳ ۱۳/۱۳ ۳۱/۱۲

تُرْجَعُوْنَ۔ تم لوٹائے جاؤ گے۔ تم پھیرے جاؤ گے، رَجْعٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۲۸ ۲/۲۱۰ ۱۱/۳ ۱۷/۳ ۱۲/۴ ۱۵/۶

۲۰/۱۰ و ۱۴/۱۲ و ۱۴/۱۳ ۲۱/۱۰ و ۱۳/۱۲ و ۱۳/۱۳ ۲۳/۱ و ۱۴/۱۳ ۲۴/۳ و ۱۷/۱۳ ۲۵/۱۳ و ۱۸/۱۳

تَرْجِعُوْنَهَا۔ تم اس کو پھیر لاتے ہو، تم اس کو پھیر لیتے ہو، تَرْجِعُوْنَ۔ رَجْعٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب

۲۷/۱۶

تَرْجِعُوْهُنَّ۔ تم ان کو پھیرو، تم ان کو واپس کرو۔ اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے

Marfat.com

یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے ۲۵ پ ۸

تَرْجُفُ۔ وہ لرزیگی، وہ کانپے گی (نَصَرَ) رَجْفٌ سے جس کے معنی لرزنے اور کانپنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۰ پ ۱۲ پ ۲۰

تَرْجُمُوْنِ۔ تم مجھے سنگسار کرو، رَجْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم تحریر میں محذوف ہے (ملاحظہ ہو اَرْجُمَنَّكَ) ۲۵ پ ۱۳

تَرْجُوْا۔ تو امید رکھتا ہے، تو امید رکھیگا۔ رَجَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ اُرْجُوْا) ۳۰ پ ۱۴

تَرْجُوْنَ۔ تم امید رکھتے ہو، تم امید رکھو گے رَجَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۵ پ ۱۴ پ ۲۹

تَرْجُوْهَا۔ تو اس کی توقع رکھتا ہے، تو اس کی امید رکھتا ہے۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، (ملاحظہ ہو تَرْجُوْا) ۱۵ پ ۳۰

تُرْجِيْ۔ تو ڈھیل دیوے، تو پیچھے رکھے، اِرْجَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (ملاحظہ ہو اَرْجِهْ) ۲۲ پ ۳۰

تَرْحَمْنَا۔ تو ہم پر رحم کرے۔ تو ہم پر رحم کرے گا تَرَحُّمٌ رَحْمَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نا ضمیر جمع متکلم، ۹ پ ۹

تَرْحَمْنِيْ۔ تو مجھ پر رحم کرے۔ تو مجھ پر رحم کریگا۔ اس میں نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے، ۱۲ پ ۱۲

تُرْحَمُوْنَ۔ تم پر رحم کیا جائے۔ رَحْمَةٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۹ پ ۵، ۱۵ پ ۱۵ پ ۱۳ پ ۱۸ پ ۱۹ پ ۲۰ پ ۲۱ پ ۱۲

تُرَدَّ۔ وہ رد کردی جائے، وہ پھیر دی جائے (نَصَرَ) رَدٌّ سے۔ جس کے معنی لوٹانے کے ہیں مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۰ پ ۴

تَرَدَّى۔ وہ نیچے گرا، وہ گڑھے میں گرا، تَرَدِّیٌ سے۔ جس کے معنی گڑھے میں گرنے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے لئے پیش کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۳۰ پ ۱۲

تَرْدٰى۔ تو ہلاک ہووے، تو پٹکا جائے (سَمِعَ) رَدًى سے۔ جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ۳۰ پ ۱۲

تُرِدْنَ۔ تم چاہتی ہو، تم ارادہ کرتی ہو، اِرَادَةٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مؤنث حاضر (ملاحظہ ہو اَرَادَ) ۲۲ پ ۳۰

تُرَدُّوْنَ۔ تم پھیرے جاؤ گے، تم لوٹائے جاؤ گے رَدٌّ سے۔ مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر

Marfat.com

(ملاحظہ ہو تُرَدِّ) پ ۱۱ ع ۱ ۲۹

تُرْدِیْنِ. تو مجھے ہلاک کرے گا۔ تو مجھے گڑھے میں ڈالیگا، تُرْدِیْ اِرْدَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ (ملاحظہ ہو اَرْدٰی) پ ۱۵

تَرْزُقُ. تو رزق دیتا ہے۔ تو روزی دیتا ہے رِزْقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُرْزُقْ اور یَرْزُقُ) پ ۳

تُرْزَقٰنِهٖ۔ تم دونوں کو وہ دیا جاتا ہے۔ تم دونوں کو وہ دیا جائیگا، تُرْزَقَانِ رِزْقٌ سے۔ مضارع مجہول کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب طعام کی طرف راجع ہے۔ پ ۱۵

تَرْضٰی. تو راضی ہو جائے۔ تو راضی ہوتا ہے۔ تو راضی ہوگا۔ (سَمِعَ) رِضًی سے جس کے معنی خوش ہونے راضی ہونے اور پسند کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۹ و ۱۲ ع ۱۸ پ ۲۰

تَرْضَهُ۔ تو اس کو پسند کرے۔ تو اس سے راضی ہو اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۱۹ ع ۲ پ ۲۶

تَرْضَهَا۔ تو اس کو پسند کریگا۔ تو اس سے راضی ہوگا اس میں ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ پ ۳

تُرْضِعُ۔ وہ دودھ پلا دیگی۔ اِرْضَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَرْضَعَتْ) پ ۲۸

تَرْضَوْا۔ تم راضی ہو، تم راضی ہوگے رِضًی سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہوگیا ہے۔ پ ۱۱

تَرْضَوْنَ۔ تم پسند کرتے ہو، تم راضی ہو، رِضًی سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۱۰

تَرْضَوْنَهَا۔ تم اس کو پسند کرتے ہو۔ اس میں ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ پ ۱۰

تَرْغَبُوْنَ۔ تم چاہتے ہو، تم رغبت کرتے ہو رَغْبَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَرْغَبُ) پ ۵

تُرْفَعَ۔ وہ بلند کی جائے، رَفْعٌ سے جس کے معنی اٹھانے بلند کرنے اور قریب کرنے کے ہیں مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، رَفْعٌ کا استعمال کبھی تو رکھی ہوئی چیزوں کے اپنی جگہ سے اٹھانے اور اپنے مقام سے بلند کرنے کے لئے ہوتا ہے جیسے وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ (اور ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھایا) اور کبھی عمارت کے بلند کرنے کے لئے جیسے وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ (اور جب ابراہیم و

Marfat.com

اسمٰعیلؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھانے لگے) اور کبھی بلندی ذکر اور آوازہ کی شہرت کے لئے جیسے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا) اور کبھی رفعت منزلت اور مرتبہ کی بلندی کے لئے جیسے نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں) آیت شریفہ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ (ان گھروں میں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم دیا) میں "رفع" سے "رفع حقیقی" بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یعنی ان گھروں کی عمارتوں کا بلند کرنا، اور رفع معنوی بھی یعنی ان گھروں کی تعظیم کرنا اور وہاں کسی ایسے فعل کا انجام نہ دینا جو ادب کے خلاف ہو۔ پ۱۸ ع۱۱

تَرْفَعُوْا۔ تم بلند کرو، تم اونچی، "رَفْعٌ" سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَرْفَعُوْا (تم بلند نہ کرو، تم اونچی نہ کرو) صیغۂ نہی ہے۔ پ۲۶ ع۱۳

تَرْقُبْ۔ تو نے انتظار کیا، تو نے نگاہ رکھی، (نَصَرَ) رُقُوْبٌ سے جس کے معنی نگاہ رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں استعمال ہوا۔ پ۱۶ ع۱۲

تَرْقٰى۔ تو چڑھ جائے (سَمِعَ) رُقِیٌّ سے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۵ ع۱۰

تَرَكَ۔ اس نے چھوڑا، تَرْكٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، تَرْكٌ کے معنی چھوڑنے کے ہیں خواہ اپنے ارادہ اور اختیار سے چھوڑا جائے، یا بمجبوری ولاچاری (ملاحظہ ہو اُتْرُكْ) پ۲ ع۱۶ و۲ پ۱۳ ع۵ و۶ پ۱۴ ع۱۳ پ۱۷ ع۱۳

تَرْكَبُنَّ۔ تم ضرور سوار ہوگے، رُكُوْبٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِرْكَبْ) پ۳۰

تَرْكَبُوْا۔ تم سوار ہو، تم سواری کرو، رُكُوْبٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہو گیا ہے۔ پ۱۴ ع۱۳ پ۲۳ ع۱۳

تَرْكَبُوْنَ۔ تم سوار ہوتے ہو، تم سواری کرتے ہو۔ رُكُوْبٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲۵ ع۴

تَرْكَبُوْهَا۔ تم اس پر سوار ہو، تم اس پر سواری کرو تَرْكَبُوْ صیغہ مضارع، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب

تَرَكْتُ۔ میں نے چھوڑ دیا۔ تَرْكٌ سے مضارع کا صیغہ واحد متکلم (ملاحظہ ہو اُتْرُكْ) پ۱۹ ع۱۰

تَرَكْتُمْ۔ تم نے چھوڑا۔ تم نے چھوڑ دیا۔ تَرْكٌ سے

Marfat.com

ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۳ ع ۱۲

تَرَكْتُمُوهَا۔ تم نے اس کو چھوڑا۔ اس میں واو اشباع کا ہے اور ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب پ ۲۵ ع ۱۲

تَرْكُضُوا۔ تم ایڑ لگاؤ، تم دوڑو، رَكْضٌ کے معنی اصل میں پیر ہلانے کے ہیں۔ جب سوار کی طرف اس لفظ کی نسبت ہو تو سواری کو ایڑ لگانے کے معنی آتے ہیں اور جب پیادہ کی طرف ہو تو زمین کو روندنے اور لات مارنے کے ہوتے ہیں لَا تَرْكُضُوا (تم ایڑ نہ لگاؤ، تم دوڑو نہیں) فعل نہی ہے اور کافروں کو تنبیہ ہے کہ عذاب آنے پر بھاگتے کیوں ہو۔

تَرَكْنَ۔ ان (عورتوں) نے چھوڑا۔ تَرَكَ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُتْرُكْ) پ ۲۴ ع ۱۲

تَرْكَنُ۔ تو جھک جائے۔ تو مائل ہو جائے (سَمِعَ) رُكُونٌ سے جس کے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۱۵ ع ۱۸

تَرَكْنَا۔ ہم نے چھوڑا۔ تَرَكَ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم۔ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۱۴ پ ۲۳ ع ۸ و ۹ پ ۲۷ ع ۱

تَرَكْنَاهَا۔ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ ۲۷ ع ۲

تَرْكَنُوا۔ تم جھکو، تم مائل ہو۔ رُكُونٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ لَا تَرْكَنُوا (تم مت جھکو تم مائل نہیں ہو) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو تَرْكَنُ) پ ۱۲ ع ۱۲

تَرَكُوا۔ انھوں نے چھوڑا۔ تَرَكَ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۱۲

تَرَكُوكَ۔ انھوں نے تجھکو چھوڑ دیا۔ اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ پ ۲۵ ع ۱۲

تَرَكَهُ۔ اس کو چھوڑ دیا۔ تَرَكَ فعل ماضی، هُ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَرَكَ) پ ۲۴ ع ۲

تَرَكَهُمْ۔ ان کو چھوڑ دیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۱۱ ع ۲

تَرْمِي۔ وہ پھینکتی ہے۔ وہ پھینکیگی۔ (ضَرَبَ) رَمْيٌ سے جس کے معنی پھینکنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ رَمْيٌ کا استعمال اجسام کے متعلق بھی ہوتا ہے جیسے پتھر پھینکنا اور تیر پھینکنا وغیرہ اور اقوال کے متعلق بھی اس صورت میں اس کے معنی دشنام دہی اور تہمت طرازی کے ہوتے ہیں پ ۲۱ ع ۱۲

تَرْمِيهِمْ۔ وہ ان پر پھینکتی ہے۔ اس میں هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ ۳۰ ع ۲۰

تَرَنِ۔ تو مجھے دیکھتا ہے۔ تَرَاهُ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اِنْ کے آنے سے ی جو حرفِ

Marfat.com

علت ہے آخر سے ساقط ہوگئی ہے، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے، ۱۵/۱۲

تَرَوْا۔ تم دیکھتے ہو، تم نے دیکھا، رُؤْیَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَمْ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اَرٰی) ۲۱/۱۲ ۲۹/۴

تَرَوْنَ۔ تم دیکھتے ہو، رُؤْیَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۱۳

تَرَوْنَهَا۔ تم اس کو دیکھتے ہو، تم اس کو دیکھو گے اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ ۱۴/۴ ۱۷/۵

تَرَوْنَهَا۔ تم اس کو ضرور دیکھو گے تَرَوْنَ رُؤْیَۃٌ سے۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۲۰/۲۴

تَرَوْنَهُمْ۔ تم ان کو دیکھتے ہو۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۵/۱۰

تَرَوْهَا۔ تم نے اس کو دیکھا، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے (ملاحظہ ہو تَرَوْا)۔ ۱۰/۱۲ ۱۳/۱۸

تُرْهِبُوْنَ۔ تم ڈراتے ہو۔ تم ڈرا دو گے اِرْهَابٌ سے جس کے معنی خوفزدہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۱/۴

تُرْهِقُنِیْ۔ تو مجھ پر زبردستی چھا جا۔ تُرْهِقْ، اِرْهَاقٌ سے، جس کے معنی زبردستی چھانے اور دشواری ڈالنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم۔

تَرْهَقُهَا۔ اس پر چھا رہی ہے، اس پر چڑھی آتی ہے (سَیِّءَ) رَهَقٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے دوسری چیز پر زبردستی چھا جانے کے اور اس کو پالینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، ۳۰/۵

تَرْهَقُهُمْ۔ ان پر چھا رہی ہے، ان پر چڑھی آتی ہے۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۱۱/۸ ۲۹/۱۰ و ۸۰/۴۲

تَرٰی۔ تو دیکھتا ہے، تو دیکھیگا، رُؤْیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَرٰی) ۶/۱۲ و ۱۳/۱۵ ۶/۱۷ و ۹/۱۷ ۳/۱۰ ۱۳/۱۴ ۱۵/۱۴ و ۱۲/۱۸ ۱۵/۱۶ ۸/۱۵ ۱۲/۱۱ ۲۰/۳ ۸/۱۸ و ۲۱/۱۸ ۱۰/۱۲ و ۱۲/۱۷ ۲۲/۱۸ ۳/۵ و ۱۹/۲۳ ۲۵/۳ و ۲۰/۲۶ ۲۶/۱۸

تُرِیْحُوْنَ۔ تم شام کو چرا کر واپس لاتے ہو۔ اِرَاحَۃٌ سے جس کے معنی شام پڑے چارپایوں کو

Marfat.com

اپنے اپنے ٹھکانے لیجانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر، پ۱۳

تُرِیْدُ۔ تو چاہتا ہے، تو چاہیگا، تو ارادہ کرتا ہے تو ارادہ کریگا، اِرَادَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَرَادَ) پ۵ ۱۵ ۲۴ پ۱۸ ۱۲ ۲۴ پ۲۱ ۱۲ ۲۴

تُرِیْدُوْنَ۔ تم چاہتے ہو، تم چاہو گے، تم ارادہ کرتے ہو تم ارادہ کرو گے۔ اِرَادَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۲ ۱۵ ۲۴ پ۵ ۱۸ ۲۴ پ۱۴ ۲۱ ۲۴ پ۲۱ ۱۲ ۲۴

تَرَیْنَّ۔ تو دیکھے، رُؤْیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر، اس میں نون مشدد تاکید کے لئے ہے (ملاحظہ ہو اَرٰی) پ۳۰ ۱۲ ۲۴

تُرِیَنِّیْ۔ تو مجھے دکھلائے تَرَیْنَّ اِرَاءَۃٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ی ضمیر واحد متکلم، پ۹ ۱۲ ۲۴

تَرَنِیْ۔ تو مجھے دیکھیگا، اس میں نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے (ملاحظہ ہو تَرٰی) پ۹ ۱۲ ۲۴

تَرٰہُ۔ تو اس کو دیکھتا ہے، تو اس کو دیکھیگا، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے (ملاحظہ ہو تَرٰی) پ۱۳ ۱۴ ۲۴ پ۲۷ ۱۲ ۲۴

تَرٰھُمْ۔ تو ان کو دیکھتا ہے، تو ان کو دیکھے گا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ۹ ۱۲ ۲۴ پ۲۵ ۶ ۱۲ پ۲۶ ۱۲ ۲۴

فصل الزاء المعجمة

تَزَالُ۔ تو الگ ہوگا، تو علیحدہ ہوگا۔ (سَمِعَ) زَیْلٌ سے، جس کے معنی الگ ہونے اور علیحدہ ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تَزَالُ تو ہمیشہ رہیگا، افعال ناقصہ میں سے ہے۔ فاعل کے ساتھ استمرار فعل کے معنی دیتا ہے۔ پ۸ ۱۲ ۲۴

تَزَاوَرُ۔ وہ بچ کے جاتی ہے۔ وہ کترا جاتی ہے تَزَاوُرٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ تزاور کے معنی اصل میں تو باہم ایک دوسرے کی زیارت کرنے اور سینہ بسینہ مقابل ہونے کے ہیں لیکن جب اس کے صلہ میں عن واقع ہوتا ہے تو رخ بچانے، سینہ موڑ لینے، بچ کر نکلنے اور کترانے کے معنی ہوتے ہیں اور یہاں آیت میں عن کے آنے سے یہی معنی مراد ہیں۔ پ۱۵ ۱۲ ۲۴

تَزِدْ۔ تو زیادہ کر، زِیَادَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تَزِدْ (تو زیادہ نہ کر، تو مت بڑھا) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اَزِیْدُ) پ۱۵ ۱۲ ۲۴

تَزْدَادُ۔ وہ بڑھتی ہے، وہ بڑھاتی ہے اِزْدِیَادٌ سے، جس کے معنی بڑھنے اور بڑھانے کے ہیں

Marfat.com

مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ۱۳ ع۱۲

تَزْدَرِیْ۔ وہ حقیر دیکھتی ہے، ازدراء سے جس کے معنی حقیر سمجھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۱۲

تَزِرُّ۔ وہ بوجھ اٹھاتی ہے، وہ بوجھ اٹھاوے گی (ضرب) وزر سے جس کے معنی بوجھ اٹھانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۱۷ ع۱۱ پ۲۲ ع۱۵ پ۲۷

تَزْرَعُوْنَ۔ تم بوؤ گے، تم کاشت کرو گے، تم کھیتی کرو گے، (فتح) زرع سے جس کے معنی کھیتی کرنے اور اگانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۲

تَزْرَعُوْنَهٗ۔ تم اس کو اگاتے ہو، اس میں ہ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ۱۵

تَزْعُمُوْنَ۔ تم دعوی کرتے ہو، (نصر) زعم سے جس کے معنی کسی بات کا دعوی کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، زعم کا استعمال زیادہ تر دعوی باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے متعلق ہوتا ہے جو مظنہ کذب ہو اور متحقق نہ ہو بلکہ مشکوک ہو، اسی لئے قرآن مجید میں جہاں بھی زعم کا استعمال ہوا ہے مذمت کے لئے ہوا ہے

پ۲۸ ع۱۲ پ۲۰

تُزْرِعْ۔ تو بیڑھا کر دے، تو پھیر دے، ازاغۃ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تُزْرِعْ (تو کج نہ کر، ٹیڑھا پھیر) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو زاغ) پ۳۰

تُزَكُّوْا۔ تم پاکیزہ کہو، تم ستھرائی بیان کرو، تم خودستائی کرو۔ تزکیۃ سے، جس کے معنی مال کی زکوٰۃ دینے اور زکوٰۃ لینے، اور خودستائی کرنے اور پاک کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تُزَكُّوْا (تم خودستائی نہ کرو) فعل نہی ہے، نفس انسانی کے تزکیہ کی دو صورتیں ہیں ایک بندیہ فعل یعنی اچھے اعمال کے ذریعہ اپنے آپ کو درست کر لینا یہ پسندیدہ اور محمود طریقہ ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (وہ بامراد ہوا جس نے اپنے آپ کو سنوار لیا) میں اسی تزکیہ عملی کا بیان ہے، دوسرے بذریعہ قول جیسے ایک عادل اور متقی شخص کا دوسرے شخص کا تزکیہ کرنا اور اس کی خوبی کی شہادت دینا، لیکن یہی طریقہ اگر انسان خود اپنے حق میں برتے تو برا ہے۔ آیت شریفہ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (سو مت بولو اپنی ستھرائیاں) میں اللہ جل شانہ نے اسی تزکیہ سے ممانعت فرمائی ہے کیونکہ اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننا عقلاً و شرعاً کسی طرح

Marfat.com

زبانیں، کسی عقلمند سے دریافت کیا گیا تھا کہ وہ کونسی چیز ہے کہ باوجود حق ہونے کے اس کا زبان پر لانا مناسب نہیں، جواب دیا انسان کا اپنی تعریف آپ کرنا، ۲۴

تَزَکّٰی۔ وہ پاک ہوا، وہ سنور گیا۔ تَزَکِّیٌ سے جس کے معنی زکوٰۃ دینے اور پاک ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲/۸۰ ۲۶/۱۵ ۱۲/۳۱

تَزَکّٰی۔ تو سنور جائے، تو پاک ہو جائے، تَزَکِّیٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تَتَزَکّٰی تھا، ایک تاء حذف ہو گئی۔ ۳۰/۳

تُزَکِّیْهِمْ۔ تو ان کو پاکیزہ کرے، تُزَکِّیْ، تَزْکِیَۃٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۲/۱۲۹

تَزِلَّ۔ وہ ڈگمگائے (ضَرَبَ) زَلٌّ سے جس کے معنی قدم کے ڈگمگانے اور لغزش کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۶/۹۴

تَزَوَّدُوْا۔ تم توشہ ہمراہ لو، تم خرچ راہ لے لو، تَزَوُّدٌ سے جس کے معنی زاد راہ اور سفر خرچ ہمراہ لے لینے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۱۹۷

تَزُوْلَ۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے، وہ اپنے مقام سے ہل جائے، (نَصَرَ) زَوَالٌ سے جس کے معنی اپنے طریقے سے منہ موڑ کر جدا ہونے اور پھرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۴/۴۶

تَزُوْلَا۔ وہ دونوں اپنے مقام سے ہٹ جائیں زَوَالٌ سے مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ۳۵/۴۱

تَزْهَقَ۔ وہ نکلے، وہ نکلے گی (فَتَحَ) زُهُوْقٌ سے جس کے معنی غم سے جان نکلنے اور کسی شے کے مٹ جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ۔ واحد مؤنث غائب۔ ۹/۵۵ ۱۰/۱۶۹

تَزِیْدُوْنَنِیْ۔ تم میرا بڑھاتے ہو، تم مجھ کو زیادہ کرو گے (ضَرَبَ) تَزِیْدُوْنَ، زِیَادَۃٌ سے جس کے معنی زیادہ ہونے اور زیادہ کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے۔ ۱۱۲/۱۱۴

تَزَیَّلُوْا۔ وہ ایک طرف ہوتے، وہ جدا ہوتے تَزَیُّلٌ سے جس کے معنی پراگندہ اور متفرق ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۴۸/۲۵

فصل السین المهملة

تُسْئَلُ۔ تو پوچھا جائیگا، تجھ سے سوال کیا جائیگا سُؤَالٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر

Marfat.com

(ملاحظہ ہو لفظ سَئَلَ) پ ۱ ع ۱۴

تُسْئَلُنَّ تم سے پوچھا جائیگا، تم سے سوال کیا جائیگا، تم سے پوچھ ہوگی ہے۔ سُؤَالٌ سے مضارع مجہول بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۳ ع ۱۲ پ ۲۰ ع ۲۴

تَسْئَلْنِیْ تو مجھ سے پوچھے، تو مجھ سے سوال کرے تَسْئَلْ سُؤَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نَ وقایہ ی ضمیر واحد متکلم، لَا تَسْئَلْنِیْ (تو مجھ سے نہ پوچھ، تو مجھ سے سوال نہ کر) فعل نہی ہے۔ پ ۱۵ ع ۲۱

تَسْئَلُوْا تم سوال کرتے ہو، تم سوال کروگے، تم پوچھتے ہو، تم پوچھوگے، سُؤَالٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب ساقط ہوگیا ہے۔ پ ۱ ع ۳

تُسْئَلُوْنَ تم سے پوچھا جائیگا، تم سے پوچھ ہوگی، تم سے سوال کیا جاتا ہے، تم سے سوال کیا جائیگا۔ سُؤَالٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱ ع ۱۴ پ ۲ ع ۳ پ ۲۵ ع ۱۰

تَسْئَلُهُمْ تو اُن سے سوال کرتا ہے، تو ان سے سوال کرے گا، تو ان سے مانگتا ہے تو ان سے مانگے گا۔ تَسْئَلْ سُؤَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔ پ ۱۵ ع ۱۳

پ ۵ ع ۲ پ ۲۷ ع ۱۶

تَسْئَمُوْا تم کاہلی کرنے لگو، تم ملول ہو، سَأْمَةٌ سے جس کے معنی ملول ہونے اور اکتانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تَسْئَمُوْا تم کاہلی نہ کرو، تم مت اکتاؤ فعل نہی ہے پ ۳ ع ۱۲

تَسَآءَلُوْنَ تم باہم سوال کرتے ہو، تم آپس میں مانگتے ہو، تَسَائُلٌ سے جس کے معنی باہم سوال کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَتَسَآءَلُوْنَ تھا تاء ثانیہ کو حذف کردیا گیا۔ پ ۴ ع ۱۳

تُسْقِطْ وہ گرائیگی، وہ ڈالیگی، مُسَاقَطَةٌ سے جس کے معنی گرانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ پ ۱۶ ع ۵

تُسَبِّحُ وہ تسبیح کرتی ہے، وہ پاکی بیان کرتی ہے تَسْبِیْحٌ سے جس کے معنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تَسْبِیْحَہٗ) پ ۱۵ ع ۵

تُسَبِّحُوْنَ تم تسبیح کرتے ہو، تم پاکی بیان کرتے ہو تَسْبِیْحٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، قرآن مجید میں اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (باغ والوں) کے قصہ میں جو اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ۔

Marfat.com

(کیا میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے) وارد ہے یہاں "تسبیح" سے کیا مراد ہے، بعض نے عبادت اور شکر کے معنی لئے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ کھیت کاٹ ڈالنے کی جو انھوں نے قسم کھائی تھی یہاں اس قسم سے استثنا یعنی قسم کھاتے وقت انشاء اللہ کہنا مراد ہے ۲۴

تُسَبِّحُوْهُ تم اس کی تسبیح کرو، تم اس کی پاکی بیان کرو، **تُسَبِّحُوْا** **تَسْبِیْحٌ** سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۱/۴

تَسْبِقُ وہ آگے نکلتی ہے، وہ سبقت کرتی ہے وہ آگے نکلیگی، وہ سبقت کریگی، (ضَرَبَ) **سَبْقٌ** سے۔ جس کے معنی اصل میں تو چلنے میں مقدم ہونے کے ہیں، مگر اس کا استعمال بطور مجاز و استعارہ مطلق بڑھنے اور سبقت کرنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۲/۴

تَسُبُّوْا تم برا کہو، تم گالیاں دو (نَصَرَ) **سَبٌّ** سے۔ جس کے معنی سخت گالیاں دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر **لَا تَسُبُّوْا** تم گالیاں نہ دو، تم برا نہ کہو) نہی ہے۔ ۱۰۸/۶

تَسْبِیْحَهٗ اس کی تسبیح، اس کی یاد، **تَسْبِیْحٌ** مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ

تَسْبِیْحٌ بروزن **تَفْعِیْلٌ** مصدر ہے۔ "تسبیح" کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ اور اس کی پاکی بیان کرنا **سَبْحٌ** سے ماخوذ ہے جس کے معنی پانی یا ہوا میں تیز گزرنے کے ہیں۔ اس لحاظ سے تسبیح کے اصلی معنی ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیز روی کرنا اور بسرعت مصروف ہو جانا، عربی میں جس طرح "ابعاد" کا لفظ شر کے لئے استعمال ہوتا ہے، تسبیح۔ خیر کے لئے مستعمل ہے اور قول ہو یا فعل، یا نیت، تسبیح کا لفظ سب عبادات کے لئے عام ہے۔ ۱۵/۱۷

تَسْبِیْحُهُمْ ان کا تسبیح کرنا، ان کا پڑھنا **تَسْبِیْحٌ** مضاف ہُمْ جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۵/۱۷

تَسْتَأْخِرُوْنَ تم دیر کرتے ہو، تم دیر کروگے تم پیچھے رہتے ہو، تم پیچھے رہوگے۔ **اِسْتِئْخَارٌ** سے، جس کے معنی پیچھے ہونے اور دیر کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳۴/۷

تَسْتَأْنِسُوْا تم بول چال کرو، تم اذن لے لو، تم انس پیدا کرلو، **اِسْتِیْنَاسٌ** سے جس کے معنی انس پکڑنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر ۲۷/۲۴

تَسْتَبْدِلُوْنَ تم بدلتے ہو، تم بدلوگے،

Marfat.com

اِسْتِبْدَالٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْتِبْدَالٌ) پ۱

تَسْتَبِیْنَ. وہ ظاہر ہو جائے۔ وہ کھل جائے اِسْتِبَانَۃٌ سے۔ جس کے معنی ظاہر و ہویدا ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب، پ۱۲

تَسْتَتِرُوْنَ تم چھپتے ہو، تم پردہ کرتے ہو، اِسْتِتَارٌ سے جس کے معنی چھپنے اور پردہ کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۲۴

تَسْتَجِیْبُوْنَ تم قبول کرو گے۔ تم جواب دو گے اِسْتِجَابَۃٌ سے۔ جس کے اصل معنی جواب کے لئے تیار ہونے کے ہیں اور جواب کی تیاری کا نتیجہ ہے جواب دینا، کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ جواب کی تیاری تو ہو مگر جواب نہ دیا جائے، اس لئے اِسْتِجَابَۃٌ کا استعمال جواب دینے کے لئے بھی ہونے لگا، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۵

تَسْتَخْرِجُوْا. تم نکالو۔ اِسْتِخْرَاجٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہو گیا ہے (ملاحظہ ہو اِسْتَخْرَجَ) پ۱۴

تَسْتَخْرِجُوْنَ. تم نکالتے ہو، اِسْتِخْرَاجٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۱

تَسْتَخِفُّوْنَهَا. تم اس کو ہلکا جانتے ہو۔ وہ تم کو ہلکا لگتا ہے، تَسْتَخِفُّوْنَ، اِسْتِخْفَافٌ سے۔ جس کے معنی ہلکا سمجھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر۔ ھَا ضمیر واحد مونث غائب، پ۱۳

تَسْتَرْضِعُوْا. تم دودھ پلواؤ، اِسْتِرْضَاعٌ سے جس کے معنی دودھ پلوانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۲۸

تَسْتَطِعْ. تو کر سکے، اِسْتِطَاعَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَمْ تَسْتَطِعْ (تو نہ کر سکا) اصل میں تَسْتَطِیْعْ تھا۔ لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہو گیا، اور ی جو حرف علت ہے بسبب اجتماع ساکنین کے حذف ہو گئی (ملاحظہ ہو اِسْتَطَاعَ) پ۱۶

تَسْتَطِیْعَ. تو کر سکیگا۔ اِسْتِطَاعَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ۔ واحد مذکر حاضر۔ پ۱۵ ع ۱۲ و ۲۱ و ۲۲ پ۱۶

تَسْتَطِیْعُوْا. تم کر سکو گے، تم کر سکتے ہو۔ اِسْتَطَاعَۃٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، لَنْ کے آنے سے آخر سے نون اعرابی حذف ہو گیا۔ پ۱۲

تَسْتَطِیْعُوْنَ. تم کر سکتے ہو، تم کر سکو گے اِسْتِطَاعَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۲

Marfat.com

تَسْتَعْجِلْ. تو جلدی کر، تو عجلت کر، اِسْتِعْجَالٌ سے. مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تَسْتَعْجِلْ (تو جلدی نہ کر، تو عجلت نہ کر) فعل نہی ہے۔ (ملاحظہ ہو اِسْتِعْجَالُهُمْ) ۱۱/۱۰

تَسْتَعْجِلُوْنَ. تم جلدی کرتے ہو، تم عجلت کرتے ہو، اِسْتِعْجَالٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۶/۱۳ ۱۱/۱۰ ۱۹/۱۱ ۲۰/۲ ۲۶/۱۸

تَسْتَعْجِلُوْهُ. تم اس کی جلدی کرو، تم اس کی عجلت کرو، تَسْتَعْجِلُوْا، اِسْتِعْجَالٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب لَا تَسْتَعْجِلُوْهُ (تم اس کی عجلت نہ کرو، تم اس کی جلدی نہ کرو) فعل نہی ہے، ۱۳/۱۱

تَسْتَغْفِرُ، تو مغفرت طلب کرے، تو بخشش مانگے، اِسْتِغْفَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْتِغْفَارُ) ۱۲/۱۱ ۱۲/۱۲

تَسْتَغْفِرُوْنَ. تم بخشش مانگتے ہو، تم گناہ بخشواتے ہو، اِسْتِغْفَارٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۹/۱۱

تَسْتَغِيْثُوْنَ، تم فریاد کرتے ہو، تم فریاد چاہتے ہو، اِسْتِغَاثَةٌ سے جس کے معنی فریاد چاہنے کے ہیں. مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۹/۱۵

تَسْتَفْتِ تو سوال کرے، تو تحقیق کرے۔ اِسْتِفْتَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَسْتَفْتِ (تو سوال نہ کر، تو تحقیق نہ کر) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اِسْتَفْتِهِمْ) ۱۱/۱۵

تَسْتَفْتِحُوْا تم فتح چاہتے ہو، تم فیصلہ چاہتے ہو اِسْتِفْتَاحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے ۱۹/۱۴

تَسْتَفْتِيٰنِ تم دونوں تحقیق چاہتے ہو، تم دونوں سوال کرتے ہو، اِسْتِفْتَاءٌ سے. مضارع کا صیغہ، تثنیہ مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْتَفْتِهِمْ) ۱۱/۱۵

تَسْتَقْدِمُوْنَ. تم آگے بڑھتے ہو، تم آگے بڑھو گے، اِسْتِقْدَامٌ سے جس کے معنی آگے ہونے اور آگے بڑھنے کی خواہش کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ۶۱/۴

تَسْتَقْسِمُوْا. تم قسمت معلوم کرو، تم فالنا کرو تم تقسیم چاہو، اِسْتِقْسَامٌ سے، جس کے معنی قسم کا خواستگار ہونے اور جوئے کے تیروں سے حصہ کی تقسیم چاہنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون اعرابی ان ناصبہ کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے امام لغت علامہ ازہری نے "استقسام" کے

Marfat.com

معنی خوب کھول کر بیان کئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔
ھو طلب ما قسم للہ اللہ نے جو کچھ ہم کو تقسیم کر دیا اور
لنا وھو مغیب عنا وہ ہمیں معلوم نہیں زندگی ہو یا موت
من حیوۃ او موت نیک بختی ہو یا بدبختی اس کے
او شقاوۃ او سعادۃ مانگنے کو استقسام کہتے ہیں اور
وھو قسمۃ ای ہی اس کی قسمت ہے یعنی
نصیبا الذی لہ اس کا وہ نصیب جو اس کے لئے
قسار لکل واحد مقرر ہے، پس ہر ایک کو وہی ملا
قسمہ۔ لہ جو اس کے نصیب میں تھا۔

یعنی جوئے کے تیروں سے تقسیم چاہتے ہیں۔ ہر ایک کے حصہ میں وہی آتا ہے، جو اس کی قسمت میں ہوتا ہے اور قسمت میں جو ہو اس کے مانگنے کا نام استقسام ہے اس لئے اس طرح سے قسمت آزمائی کرنے کو استقسام کہتے ہیں ۵ تَسْتَكْبِرُوْنَ تم گھمنڈ کرتے ہو، تم تکبر کرتے ہو، اِسْتِكْبَارٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اِسْتِكْبَارٌ) پ ۹ ع ۱۳

تَسْتَكْثِرُ۔ تو زیادہ چاہے (اِسْتِكْثَارٌ سے جس کے معنی زیادہ چاہنے اور کسی چیز کے بہت آنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْتَلْثَرْتُ) پ ۲۹ ع ۱۵

تَسْتَمِعُوْنَ۔ تم سنتے ہو، تم سن رہے ہو، اِسْتِمَاعٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اِسْتَمَعَ) پ ۱۹ ع ۹

تَسْتَوٗا۔ تم چڑھ بیٹھو، تم اچھی طرح سے سوار ہو اِسْتِوَاءٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اِسْتَوٰی) پ ۲۵ ع ۴

تَسْتَوِیْ۔ وہ برابر ہوتی ہے، وہ برابر ہو گی، اِسْتِوَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب (ملاحظہ ہو اِسْتَوٰی) پ ۲۴ ع ۱۹

تَسْتَهْزِءُوْنَ تم ٹھٹھا کرتے ہو اِسْتِهْزَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْتَهْزَءُوْا) پ ۱۰ ع ۱۳

تَسْجُدَ تو سجدہ کرے، سُجُوْدٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُسْجُدُ) پ ۹ ع ۱۳

تَسْجُدُوْا۔ تم سجدہ کرو، سُجُوْدٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر کا تَسْجُدُوْا (تم سجدہ نہ کرو) نعل نہی ہے، پ ۱۹ ع ۱۴

تَسْحَرُنَا۔ تو ہم پر جادو کرے (نَصَرَ) تَسْحِیْرٌ سے، جس کے معنی جادو کرنے کے ہیں۔

---

۵ ملاحظہ ہو تاج المصادر بیہقی۔

Marfat.com

مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ناضیر جمع متکلم (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسحرا) پ۱۹

تُسْحَرُوْنَ۔ تم مسحور ہو جاتے ہو، تم فریب کھا جاتے ہو، مسحرٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۹

تَسْخَرُوْا۔ تم ہنستے ہو، تم ٹھٹھا کرتے ہو، تم ہنسو گے تم ٹھٹھا کرو گے (سمعَ) سُخْرٌ سے، جس کے معنی ٹھٹھا کرنے اور مذاق اڑانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ان شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے، پ۱۲

تَسْخَرُوْنَ۔ تم ہنستے ہو، تم ہنسو گے، تم ٹھٹھا کرتے ہو، تم ٹھٹھا کرو گے، سُخْرٌ سے۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، پ۱۲

تُسَرُّ، وہ بھاتی ہے، وہ خوش آتی ہے (نصرَ) سُرُوْرٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو سُرُوْرًا) پ۱۰

تَسْرَحُوْنَ۔ تم صبح جنگل چرانے جاتے ہو (فتحٌ) سَرْحٌ سے، جس کے معنی علی الصباح چرانے کے لئے لیجانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۴

تُسْرِفُوْا۔ تم اسراف کرو، تم حد سے بڑھ جاؤ، تم بیجا اڑاؤ، اِسْرَافٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر لَا تُسْرِفُوْا (تم حد سے نہ بڑھو، تم بیجا نہ اڑاؤ) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اسرافنا) پ۸ پ۷

تُسِرُّوْنَ۔ تم چھپاتے ہو، تم پوشیدہ رکھتے ہو، اِسْرَارٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اسرارًا) پ۱ پ۲۸

تَسْرِيْحٌ نکال دینا، رخصت کرنا، چھوڑ دینا، روانہ کرنا بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے، سَرْحٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی اصل میں تو مویشی کو درخت سرح[1] کے چرانے کے ہیں پھر معنی میں تعمیم کی گئی اور چرائی پر بھیجنے کے لئے سرح کا استعمال ہونے لگا، اور چرواہے کو سارح کہنے لگے، چنانچہ آیت کریمہ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ (اور تم کو ان سے رونق ہے جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرائی پر چھوڑتے ہو) میں سَرَحَ کا استعمال اسی معنی میں ہوا ہے، پھر مویشی کی تسریح سے بطور استعارہ مطلق چھوڑنے اور بھیجنے کے معنی آنے لگے، پ۱۲

تِسْعٌ نو، مونث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پ۱۲

[1] سرح، ثمر دار درخت کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد سَرْحَةٌ ہے۔

Marfat.com

تِسْعًا ۱۹/۱۸

تِسْعَةٌ نو، مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے ۱۹/۱۸

تِسْعَةَ عَشَرَ، انیس، مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۲۹/۱۵

تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ۔ ننانوے، مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۲۳/۱۱

تَسْعٰی۔ وہ کوشش کرتی ہے، وہ دوڑتی ہے سَعْیٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِسْعَوْا) ۲۶/۱۰ و ۱۲

تَسْفِكُوْنَ۔ تم بہاتے ہو، تم بہاؤ گے (ضَرَبَ) سَفْكٌ سے جس کے معنی خون بہانے اور آنسو بہانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۱

تَسْقُطُ۔ وہ گرتی ہے، وہ جھڑتی ہے۔ (نَصَرَ) سُقُوْطٌ سے، جس کے معنی گرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۷/۱۳

تُسْقِطْ تو گرائے، تو ڈال دے، اِسْقَاطٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَسْقِطْ) ۱۵/۱۵

تَسْقِیْ۔ وہ پلاتی ہے، وہ سیراب کرتی ہے۔ (ضَرَبَ) سَقْیٌ سے، جس کے معنی پینے کے لئے پانی دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب

راغب کہتے ہیں کہ سَقْیٌ اور اِسْقَاءٌ میں فرق ہے سَقْیٌ کے معنی ہیں پینے کے لئے کسی چیز کا دینا اور اِسْقَاءٌ کے معنی ہیں پینے کی چیز کا اس طرح دینا کہ پینے والا اس کو اپنی حسب مرضی استعمال کر سکے۔ اور جس طرح چاہے پی سکے۔ اس لئے "اسقاء" بہ نسبت "سقی" کے زیادہ بلیغ ہے ۱/۱

تُسْقٰی۔ وہ پلائی جائیگی۔ اسے پلایا جائیگا۔ سَقْیٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۰/۱۳

تُسَكَّنَّ۔ وہ بسائی جاتی ہے، اس میں سکونت کی جائیگی، سُكُوْنٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُسْكُنَّ) ۲۰/۱۴

تَسْكُنُوْا۔ تم چین پاؤ، تم سکون حاصل کرو، سُكُوْنٌ سے بمعنی چین پکڑنے اور آرام لینے کے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ل کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے ۱۱/۱۲ ۲۰/۱۴ ۲۳/۱۲

تَسْلَكُوْنَ۔ تم چین پاتے ہو، تم چین پاؤ گے، سُلُوْكٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲۰/۱۴

تَسْلُكُوْا۔ تم چلو پھرو، تم چلنے پھرنے لگو، سُلُوْكٌ سے۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اُسْلُكْ) ۲۹/۱۴

تَسْلِمُوْا۔ تم سلام کرو، تَسْلِیْمٌ سے جس کے

Marfat.com

معنی سلام کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تُسَلِّمُوْا) پ۱۸

تُسْلِمُوْنَ. تم اطاعت کرتے رہو، تم حکم مانتے رہو اِسْلَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اسلام) پ۱۲

تَسْلِیْمًا. سلام بھیجنا، سونپنا، سر اطاعت خم کرنا چھڑانا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، یوں تو یہ سب معانی میں مستعمل ہے مگر خصوصیت سے جب اس کا تعدیہ بذریعہ علی ہو تو سلام کرنے اور سلام بھیجنے کے معنی ہوتے ہیں اور جب مفعول ثانی کی طرف بذریعہ الی ہو تو سونپنے اور سپرد کرنے کے معنی ہوں گے اور جب لام کے ذریعہ ہوگا تو گردن رکھنے کے معنی آئیں گے، اور جب مفعول ثانی کی طرف مِن کے ساتھ ہوگا تو چھڑانے کے معنی ہوں گے، پ۵ پ۱۹ پ۲۲

تُسْمِعُ. تو سنائے گا، اِسْمَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَسْمَعَهُمْ) پ۱۱ پ۲۰ پ۲۱

تَسْمَعُ. تو سنتا ہے، تو سنیگا، سَمْعٌ اور سَمَاعٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِسْمَعْ) پ۶ پ۱۵ پ۲۵ پ۳۰

تَسْمَعُنَّ. تم ضرور سنوگے، سَمْعٌ اور سَمَاعٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر. پ۳

تَسْمَعُوْا تم سنو، تم کان دھرو، سَمْعٌ اور سَمَاعٌ سے. مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (تَسْمَعُوْا، تم مت سنو، تم کان نہ دھرو) فعل نہی ہے. پ۱۱

تَسْمَعُوْنَ. تم سنتے ہو، تم سنوگے، سَمْعٌ اور سَمَاعٌ سے. مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، پ۹ پ۲۰

تُسَمّٰی. اس کا نام رکھا جاتا ہے، وہ موسوم ہو تَسْمِیَۃٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، پ۱۹

تَسْمِیَۃً. نام رکھنا، بروزن تَفْعِلَۃٌ، باب تَفْعِیْلٌ کا مصدر ہے، پ۳۰

تَسْنِیْم، تسنیم، جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے. تسنیم لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو خوشبو یا ذائقہ کے لئے شربت یا پانی میں ملاتے ہیں جیسے گلاب یا کیوڑا یا بید مشک وغیرہ، سَنَامٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کوہانِ شتر کے ہیں، چونکہ پینے کی چیزوں میں اشیاء مذکورہ کے ڈالنے سے برتن میں جو پہلے اٹھتے ہیں وہ اونٹ کے کوہان کے مانند معلوم ہوتے ہیں، اس لئے اس کو

Marfat.com

"تسنیم" کہتے ہیں، یہاں تسنیم سے مراد بہشت کا ایک چشمہ ہے جو تمام اشیاء خوردنی میں بہتر اور لذیذ ہے، مقربین اور سابقین کو اس چشمے سے بہتر اور خالص پلائیں گے اور اصحاب الیمین کو بطور گلاب اور سپید مشک کے ملا کر دینگے۔ پ ۳۰

تَسُؤْكُمْ۔ وہ تم کو بری لگے، وہ تم کو غمگین کرے (نَصَرَ) تَسُوْءٌ سے۔ جس کے معنی غمگین کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر پ ۴

تَسُؤْهُمْ۔ وہ ان کو بری لگتی ہے، وہ ان کو ناخوش کرتی ہے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، پ ۴ ن ۱۳

تَسْوَدُّ۔ وہ کالی ہوگی، وہ سیاہ ہوگی، وہ کالے ہوں گے، وہ سیاہ ہوں گے۔ اِسْوِدَادٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِسْوَدَّتْ) پ ۴

تَسَوَّرُوا۔ انھوں نے دیوار کو پھاندا، تَسَوُّرٌ سے جس کے معنی دیوار پر چڑھنے اور بلندی سے کودنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۲۳

تُسَوَّى۔ وہ برابر کر دی جائے۔ وہ ڈھا دی جائے تَسْوِيَةٌ سے۔ جس کے معنی برابر کرنے اور درست کرنے کے ہیں، مضارع مجہول کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، پ ۵

تَسِيْرُ۔ وہ چلتی ہے۔ وہ چلیگی۔ (ضَرَبَ) سَيْرٌ سے جس کے معنی چلنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ ۳۰

تُسِيْمُوْنَ۔ تم چراتے ہو، تم چگاتے ہو۔ اِسَامَةٌ سے، جس کے معنی چرانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ ۱۴

فصل الشین المعجمة

تَشَآءُ۔ تو چاہے، مَشِيْئَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَشَآءُ) پ ۳ ع ۱۱ پ ۲۲ ع ۹ پ ۳

تَشَآءُوْنَ۔ تم چاہتے ہو، تم چاہو گے۔ مَشِيْئَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۳۰ پ ۳۰

تَشَابَهَ۔ وہ مشتبہ ہوا، وہ مشابہ ہوا، وہ مل گیا۔ تَشَابُهٌ سے، جس کے معنی باہم مماثل و مشابہ ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۳ ع ۴ پ ۱۳

تَشَابَهَتْ۔ وہ مشابہ ہوگئی، وہ یکساں ہوئے وہ ایک سے ہوگئے۔ تَشَابُهٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو بُسِّتَتْ) پ ۱۲

Marfat.com

تُشَاقُّوْنَ۔ تم ضد کرتے ہو، تم جھگڑتے ہو۔ مُشَاقَّۃٌ اور شِقَاقٌ سے جس کے معنی مخالفت کرنے، عداوت کرنے، جھگڑنے اور ضد کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، مُشَاقَّۃٌ شَقٌّ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی پھٹنے کے ہیں ۸/۱۳

تَشَاوُرٍ۔ آپس میں مشورہ کرنا، بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔ ۲/۲۳۳

تَشْتَرُوْا۔ تم خریدو، تم مول لو۔ اِشْتِرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تَشْتَرُوْا (تم مول نہ لو، تم نہ خریدو) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اِشْتَرَوْا) ۲/۴۱ ۶/۹۱

تَشْتَكِيْ۔ وہ شکایت کرتی ہے، وہ جھینکتی ہے اِشْتِکَاءٌ سے، جس کے معنی گلہ شکوہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۲/۸۶

تَشْتَهِيْ۔ وہ چاہتی ہے، وہ چاہیگی، اِشْتِهَاءٌ سے جس کے معنی آرزو کرنے، چاہنے اور خواہش کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۶/۵۷

تَشْتَهِيْهِ۔ وہ اس کو چاہتی ہے، وہ اس کو چاہے گی۔ اس میں ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۲/۳۱

تَشْخَصُ، وہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھے گی، وہ کھلی رہے گی، وہ پڑے گی (فتح) شُخُوْصٌ سے جس کے معنی آنکھوں کے کھلے رہنے، بغیر پلک جھپکے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۴/۴۲

تَشْرَبُوْنَ۔ تم پیتے ہو، شُرْبٌ سے۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِشْرَبُوْا) ۲۷/۱۸ ۳/۱۵

تُشْرِكَ۔ تو شرک کرے، تو شریک کرے اِشْرَاکٌ سے۔ مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَشْرَکَ اور شِرْکٌ) ۱۱/۱۲ ۱۲/۱۰۶

تُشْرِكُوْا۔ تم شرک کرو، تم شریک ٹھیراؤ، اِشْرَاکٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، نون اعرابی حال کے سبب حذف ہو گیا ۳/۱۵۱ ۶/۱۱۹

تُشْرِكُوْنَ۔ تم شرک کرتے ہو، تم شریک ٹھیراتے ہو اِشْرَاکٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر ۷/۱۴۸ ۱۳/۳۳ ۱۴/۲۲

تُشْطِطْ۔ تو زیادتی کرے، تو بات کو دور ڈال دے اِشْطَاطٌ سے، جس کے معنی ظلم کرنے حد سے بڑھنے اور بہت دور کر دینے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تُشْطِطْ

Marfat.com

(تو زیادتی نہ کر، توبات کو دور نہ ڈال) فعل نہی ہے۔ ۱۲/۱۱

تَشْعُرُوْنَ۔ تم سمجھتے ہو، تم جانتے ہو، تم خبر رکھتے ہو (نصر) شُعُوْرٌ سے، جس کے معنی بذریعہ حس جاننے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۱۲ ۲/۱۳ ۲/۱۴ ۲/۱۵

تَشْقٰى۔ تو تکلیف میں پڑیگا تو محنت میں جا پڑیگا (سمع) شَقَاوَةٌ سے جس کے معنی بدبختی کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، "شقاوت" جملہ اعتبارات وحیثیات سے "سعادت" کی ضد ہے، پس جس طرح سعادت کی دو قسمیں ہیں ایک سعادت اخروی دوسرے سعادتِ دنیوی، اور پھر سعادت دنیوی کی بھی تین قسمیں ہیں ایک سعادتِ نفسی دوسرے سعادتِ بدنی تیسرے سعادتِ خارجی، اسی طرح شقاوت کے بھی اقسام ہیں چنانچہ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (نہ وہ بہکیگا اور نہ وہ تکلیف میں پڑیگا) اور رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا (اے رب ہمارے زور کیا ہم پر ہماری کمبختی نے) میں شقاوت سے شقاوت اخروی مراد ہے اور فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى (سو وہ نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے پھر تو محنت میں جا پڑے) شقاوتِ دنیوی کے متعلق ہے، بعض اربابِ لغت نے تصریح کی ہے کہ کبھی شَقَاءٌ کا استعمال تعب و رنج کشی، محنت میں پڑنا، تکلیف اٹھانا) کی جگہ ہوتا ہے جیسے شَقِيْتُ فِي كَذَا (مجھے اس میں بڑی محنت اٹھانی پڑی) ظاہر ہے کہ ہر شقاوت میں تعب ضرور ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر تعب میں شقاوت بھی موجود ہو۔ ۲۰/۲ ۲۰/۱۱۷

تَشَقَّقُ۔ وہ پھٹ جائیگی، تَشَقُّقٌ سے جس کے معنی شگافتہ ہونے اور پھٹ جانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَتَشَقَّقُ تھا ایک تا حذف ہوگئی ہے ۲۵/۲۵

تَشْكُرُوْا۔ تم حق مانو، تم شکر کرو، شُكْرٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ان شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو اَشْكُرُ)

تَشْكُرُوْنَ۔ تم شکر کرتے ہو، تم احسان مانتے ہو تم حق مانو، تم شکر کرو، شُكْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۲ ۲/۳ ۲/۴ ۲/۵ ۲/۶ ۲/۷ ۲/۸ ۲/۹ ۲/۱۰ ۲/۱۱ ۲/۱۲ ۲/۱۳ ۲/۱۴ ۲/۱۵ ۲/۱۸ ۲/۲۱ ۲/۲۲ ۲/۲۵ ۲/۲۷ ۲/۲۹

Marfat.com

تَشْمِتْ تو ہنسائے، تو خوش کرے۔ اِشْمَاتٌ سے جس کے معنی دشمن کو ہنسانے اور خوش کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۲ ب ۱۵

تَشْهَدُ۔ وہ (عورت) شہادت دے، وہ گواہی دے، وہ شہادت دیگی، وہ گواہی دیگی شَهَادَةٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (ملاحظہ ہو اَشْهَدُ) ۱۸ ب ۱۳

تَشْهَدُ۔ تو شہادت دے، تو گواہی دے، شَهَادَةٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۵ ب ۱۰

تَشْهَدُوْنَ۔ تم شاہد ہو، تم حاضر ہو، تم گواہی دیتے ہو، شُهُوْدٌ سے، جس کے معنی حاضر ہونے اور موجود ہونے کے ہیں اور شَهَادَةٌ سے جس کے معنی گواہی دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شَهَادَةٌ) ۲ ب ۱۵ ب ۸

تَشِيْعَ۔ وہ فاش ہو، اس کا چرچا ہو، وہ پھیلے (ضرب) شُيُوْعٌ سے، جس کے معنی آشکار ہونے، پھیلنے اور قوت پانے کے ہیں مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب ۱۸ ب ۸

فصل الصاد المهملة

تُصَاحِبْنِيْ۔ تو مجھے صحبت میں رکھ، تو مجھے ساتھ رکھ، تُصَاحِبْ مُصَاحَبَةٌ سے جس کے معنی کسی کی صحبت میں رہنے اور کسی کو ساتھ رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے، ۱۶ ب ۴

تُصْبِحُ وہ ہو جاتی ہے، وہ ہو جائے گی، اِصْبَاحٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَصْبَاحٌ اور اَصْبَحْتَ) ۱۶ ب ۱۵

تُصْبِحُوْا۔ تم لگو، تم ہو جاؤ، اِصْبَاحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، عامل کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے۔ ۳۶ ب ۱۲

تُصْبِحُوْنَ۔ تم صبح کرتے ہو، تم صبح کرو گے، اِصْبَاحٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَصْبَاحٌ) ۲۳ ب ۵

تَصْبِرْ۔ تو صبر کریگا، صَبْرٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِصْبِرْ) ۱۵ ب ۱۲

تَصْبِرُوْا تم صبر کرو، تم ٹھیرے رہو، صَبْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب محذوف ہے ۴ ب ۱۵ ۵ ب ۱ ۲۷ ب ۳

Marfat.com

تَصْبِرُوْنَ۔ تم صبر کرتے ہو، تم ثابت رہتے ہو، صَبْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۸/۱۷

تُصِبْكَ۔ تجھکو پہنچے، تُصِبْ اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، تُصِبْ اصل میں تُصِيْبُ تھا ان شرطیہ کے آنے سے ی جو حرفِ علت ہے حذف ہوگئی (ملاحظہ ہو اُصِيْبُ) ۱۲/۱۰

تُصِبْكُمْ۔ تم کو پہنچے، اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے، ۳/۱۲۰

تُصِبْهُمْ۔ ان کو پہنچے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۹/۱۱۷ ۲۱/۳۵

تَصَدَّقَ، اس نے خیرات کی، اس نے بخشدیا تَصَدُّقٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، (ملاحظہ ہو اَتَصَدَّقُ) ۶/۱۲

تَصَدَّقْ، تو صدقہ دے، تو خیرات کر، تو بخشش کر، تَصَدُّقٌ سے، امر کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، تَصَدَّقْ اصل میں تَتَصَدَّقْ تھا، ایک تا، حذف ہوگئی ہے، یہاں "تصدق" سے کیا مراد ہے، عام مفسرین کی رائے ہے کہ زیادہ دینے میں چشم پوشی مراد ہے، بات یہ تھی کہ برادرانِ یوسف علیہ السلام زر و سامان لیکر آئے تھے اور چاہتے یہ تھے کہ اس کے عوض اتنا ہی غلہ مل جائے جتنا پہلے ملا تھا، اس لئے "تصدق" کا مطلب یہ ہے کہ ناقص پونجی لیکر درگزر کرو اور پورا ناپ دو ابن جریج اور ضحاک کا قول یہ ہے کہ "تصدق" سے مراد ہے کہ ہمارا بھائی ہم کو واپس کر دو، غرض اکثر مفسرین کے نزدیک "تصدق" سے یہاں اصطلاحی صدقہ اور خیرات مراد نہیں ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی صدقہ حلال تھا یا نہیں، سفیان بن عیینہ کا جواب اثبات میں ہے، ان کا استدلال اسی آیت سے ہے، لیکن جمہور علماء نے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صدقہ کے بارے میں تمام انبیاء کا حال یکساں ہے، ان کو مخلوق کے سامنے جھکنے اور اس سے لینے کی ممانعت ہے، صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے، وہ ان کے لئے کیونکر حلال ہو سکتا ہے، انبیاء ماسوی اللہ سے مستغنی ہوتے ہیں اس لئے یہاں "تصدق" سے صدقہ نہیں بلکہ حسنِ ضیافت مراد ہے۔[1] ۱۲/۳

تَصَدَّقُوْا۔ تم خیرات کرو، تم صدقہ کرو۔ تَصَدُّقٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر،

[1] ملاحظہ ہو لباب التاویل علامہ خازن بغدادی ج ۳ ص ۲۵۴ طبع مصر ۱۳۳۱ھ

Marfat.com

اَنْ ناصبہ کے سبب نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے۔

تُصَدِّقُوْنَ۔ تم سچ مانتے ہو، تم تصدیق کرتے ہو تَصْدِیْقٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تَصْدِیْقٌ) ۲۷/۱۵

تَصُدُّوْنَ۔ تم روکتے ہو، تم بند کرتے ہو، (نَصَرَ) صَدٌّ سے جس کے معنی روکنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۸/۵

تُصُدُّوْنَا، تم ہم کو بند کرو، تم ہم کو روک دو، اس میں نا ضمیر جمع متکلم ہے اور نون اعرابی اَنْ ناصبہ کے آنے سے حذف ہو گیا۔ ۱۳/۱۵

تَصَدّٰی۔ تو فکر میں ہے، تو درپے ہے تَصَدِّیٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کے درپے ہونے اور آگے سامنے ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَصَدِّیٌ صَدًی سے ماخوذ ہے صدی آواز بازگشت کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے تصدی کے معنی ہوئے کسی چیز کے اس طرح مقابل ہونے کے جس طرح صدائے بازگشت مقابل ہوتی ہے، تَصَدّٰی اصل میں تَتَصَدّٰی تھا ایک تا حذف ہو گئی، ۲۰/۵

تَصْدِیَۃً۔ تالیاں بجانا، بروزن تَفْعِلَۃٌ باب تفعیل کا مصدر ہے، ۳۵/۸

تَصْدِیْق۔ سچ ماننا۔ سچا کرنا، تصدیق کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، ۱۱/۳۴

تَصْرِفْ، تو پھیر یگا، تو دفع کریگا، صَرْفٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ملاحظہ ہو اَصْرِفْ ۱۱/۱۲

تُصْرَفُوْنَ۔ تم پھیرے جاتے ہو، تمہیں پھیر دیا جاتا ہے، صَرْفٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۱/۴ ۲۳/۱۵

تَصْرِیْفِ۔ پھیرنا، بدلنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، ۲/۴ ۲۵/۱۷

تَصْطَلُوْنَ، تم تاپو، اِصْطِلَاءٌ سے جس کے معنی تاپنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ۱۱/۲۰

تُصْعِدُوْنَ۔ تم چڑھے جاتے تھے، تم چڑھ رہے تھے، تم دور جا رہے تھے، اِصْعَادٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِصْعَادٌ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ زمین میں دور ہونے کو کہتے ہیں خواہ زمین کے بالائی حصہ میں ہو یا نشیبی حصہ میں صُعُوْدٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بالائی مقامات پر جانے کے ہیں جیسے بصرہ سے نجد و حجاز کی طرف جانا، پھر اس کا استعمال بالائی مقامات سے قطع نظر کر کے دور جانے کے لئے ہونے لگا جس

Marfat.com

طرح سے کہ لفظ تعالیٰ اصل میں اوپر کی طرف بلانے کے لئے تھا، پھر برآمد کے لئے استعمال ہونے لگا، خواہ اوپر سے آیا جائے یا نیچے سے، ۱۰ پ

تُصَعِّرْ تو پھیلا، تو موڑ، تَصْعِیْرٌ سے، جس کے معنی تکبر سے منہ موڑنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تُصَعِّرْ (تو مت پھیلا، تو نہ موڑ) فعل نہی ہے، ۲۱ پ

تَصْغٰی۔ وہ جھکتی ہے، وہ جھکتے ہیں (سَمِعَ) نَصْرَ صَغْوًا اور صَغْیٌ سے، جس کے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۲۸ پ

تَصِفُ، وہ بیان کرتی ہے، (ضَرَبَ) وَصْفٌ سے۔ جس کے معنی کسی چیز کو اس کے حلیہ اور صفت کے ساتھ بیان کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، وصف کبھی حق ہوتا ہے اور کبھی باطل، یہاں وصف باطل ہی مراد ہے، ۱۴ پ ۱۷ رکوع ۲۰

تَصْفَحُوْا۔ درگزر کرو، صَفْحٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِصْفَحْ) ۲۵ پ ۱۹

تَصِفُوْنَ تم بتاتے ہو، تم بیان کرتے ہو، وَصْفٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہاں بھی وصف باطل ہی مراد ہے ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۲ ع

تَصِلُ وہ پہنچتی ہے، وہ پہنچتے ہیں (ضَرَبَ) وُصُوْلٌ سے، جس کے معنی پہنچنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو بُسَّتْ) ۱۲ پ

تُصَلِّ۔ تو نماز پڑھ، تَصْلِیَۃٌ سے، جس کے معنی نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تُصَلِّ (تو نماز نہ پڑھ) صیغہ نہی ہے، یہاں نماز سے نماز جنازہ اور میت کے لئے دعا استغفار مراد ہے، ۱۰ پ

تُصْلِحُوْا۔ تم صلح کراتے ہو، تم اصلاح کرتے ہو تم سنوارتے، اِصْلَاحٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِصْلَاحٌ) ۲ پ ۱۲ ع ۵ پ ۱۹

تَصْلٰی۔ وہ داخل ہوگی، وہ داخل ہوں گے، صَلْیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِصْلَوْھَا) ۳۰ پ ۱۳

تَصْلِیَۃٌ۔ نماز پڑھنا، درود پڑھنا، ایندھن کا آگ میں جلانا، عصا یا لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا، گھوڑ دوڑ میں گھوڑے کا دوسرے نمبر پر آنا بروزن تَفْعِلَۃٌ باب تَفْعِیْلٌ کا مصدر ہے، یہاں دوزخ کی آگ میں جلنا مراد ہے۔ ۲۷ پ ۱۲ ع

Marfat.com

تُصْنَعَ۔ تو تیار ہو، تو پرورش کیا جائے۔ صَنْعٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِصْنَعْ) ۱۶

تَصْنَعُوْنَ، تم بناتے ہو، تم کرتے ہو، صَنْعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۷

تَصُوْمُوْا۔ تم روزہ رکھو، (نَصَرَ) صَوْمٌ سے جس کے معنی روزہ رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اَنْ ناصبہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا، (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صَوْمًا) ۱۸

تُصِيْبَكُمْ۔ تم کو پہنچ جاتی، تم پر پڑتی، تُصِيْبُ اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُصِيْبُ) ۱۱

تُصِيْبَنَّ۔ وہ پہنچے، وہ آپڑے، اِصَابَةٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۹

تُصِيْبَنَا۔ ہم کو پہنچ جائے، ہم پر آپڑے تُصِيْبُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، نَا ضمیر جمع متکلم، ۱۲

تُصِيْبُوْا۔ تم جا پڑو۔ تم پہنچاؤ، اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۳

تُصِيْبُهُمْ۔ ان کو پہنچتی رہے گی، ان پر پڑتی رہیگی۔ ان پر پڑے، ان کو پہنچ جائے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۱۴ ۱۵ ۲۰ ۸

تَصِيْرُ۔ وہ پھرتی ہے، وہ لوٹتی ہے، وہ پھرتے ہیں وہ پہنچتے ہیں (ضَرَبَ) صَيْرٌ سے جس کے معنی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹنے اور پھرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب جب اس کے صلہ میں اِلٰی آتا ہے، تو معنی وہاں تک پہنچنے اور منتہی ہونے کے ہوتے ہیں، افعال ناقصہ میں سے ہے (ملاحظہ ہو لَيْسَتْ) ۲۵

فصل لاضاد المعجمة

تُضَارَّ۔ اسے رنج پہنچایا جائے، اسے تنگ کیا جائے، مُضَارَّةٌ سے، جس کے معنی تنگ کرنے اور رنج پہنچانے کے ہیں، مضارع مجہول کا صیغہ، واحد مؤنث غائب ۱۴

تُضَارُّوْهُنَّ۔ ان عورتوں کو ایذا دو، تَضَارُّوْا مُضَارَّةٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب لَا تُضَارُّوْهُنَّ (انہیں ایذا مت دو) فعل نہی ہے۔ ۲۸

تَضْحَكُوْنَ تم ہنستے ہو، تم ہنسی کرتے ہو، ضَحِكٌ سے جس کے معنی ہنسنے کے ہیں۔

Marfat.com

مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ضحک کا استعمال بطور استعارہ تمسخر اور ہنسی کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اور یہاں یہی تمسخر کی ہنسی مراد ہے پ ۱۲ ع ۲۴

تَضْحٰی. تو دھوپ کھائے، تجھے دھوپ کی تپش ستائے، (سَمَعَ) ضُحًی سے جس کے معنی دھوپ اور آفتاب کی تمازت میں نکلنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۶

تَضْرِبُوْا. تم بیان کرو، ضَرْبٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، لَا تَضْرِبُوْا (تم نہ بیان کرو) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اِضْرِبْ) پ ۱۳

تَضَرُّعًا. عاجزی کرنا، گڑگڑانا، بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ پ ۸ ع ۱۳ پ ۹

تَضَرَّعُوْا. وہ گڑگڑائے، انھوں نے عاجزی کی، تَضَرُّعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۱

تَضُرُّوْنَهٗ. تم اس کو ضرر پہنچاؤ گے۔ تم اس کا بگاڑ سکو گے، تَضُرُّوْنَ ضَرٌّ سے جس کے معنی نقصان دینے اور ضرر پہنچانے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ پ ۱۱

تَضُرُّوْهُ تم اس کا بگاڑو گے، تم اس کا ضرر کرو گے اس میں نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے۔ پ ۱۱

تَضَعُ. وہ رکھدے، وہ ڈال دے، وہ جنتی ہے وہ ڈال دیگی (فَتَحَ) وَضْعٌ سے جس کے معنی رکھنے اور ڈالنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۰ ع ۲۳

تَضَعُوْا. تم رکھدو، تم اتار رکھو، وَضْعٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَنْ ناصبہ کے سبب نون اعرابی حذف ہو گیا ہے، پ ۱۵

تَضَعُوْنَ. تم اتار رکھتے ہو، وَضْعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۴

تَضِلُّ. تو گمراہ کرتا ہے، اِضْلَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اَضَلَّ) پ ۹

تَضِلَّ. وہ عورت بھول جائے، وہ بہک جائے ضَلَالٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَضَلَّ اور ضَلَالٍ) پ ۳

تَضِلُّوْا. تم بہکو، تم بہک جاؤ، تم گمراہ ہو جاؤ۔ ضَلَالٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اَنْ ناصبہ کے سبب نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے پ ۱۳ ع ۲ پ ۶

تَضْلِیْلٍ بے راہ کرنا، غلط کرنا بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، پ ۳۰

تُضَیِّقُوْا. تم تنگی کرو، تم تنگ پکڑو، تَضْیِیْقٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی کام میں تنگی کرنے اور تنگ پکڑنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے کی وجہ سے ساقط ہوگیا ۲۸/۱۴

فصل الطاء المهملة

تَطَاوَلَ۔ وہ دراز ہوا، وہ لمبا گزرا، تَطَاوُلٌ سے جس کے معنی درازی اور طول کے ظاہر کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اس کا استعمال جب عمر کے لئے ہوگا تو درازی عمر کے معنی ہوں گے۔ ۲/۲

تَطْرُدَ۔ تو ہانکے، (نَصَرَ) طَرْدٌ سے، جس کے معنی ذلیل سمجھ کر ہانکنے اور دور کر دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَطْرُدْ (تو نہ ہانک) نفل نہی ہے۔ ۶/۱۲

تَطْرُدْهُمْ۔ تو ان کو ہانک دے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب

تُطِعْ۔ تو حکم مانے، تو حکم مانیگا، اِطَاعَةٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تُطِعْ اصل میں تُطِيْعُ تھا، اِنْ شرطیہ کے آنے سے ی جو حرف علت ہے حذف ہوگئی، ۶/۱۲

لَا تُطِعْ (تو کہا نہ مان، تو اطاعت نہ کر) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اَطَاعَ) ۱۵/۱۱ ۱۰/۲ ۲۱/۲۱ ۲۲/۲ ۲۹/۲۰

تُطْعِمُوْنَ۔ تم کھلاتے ہو، تم کھانا دیتے ہو، اِطْعَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِطْعَامٌ) ۶/۲

تُطِعْهُ۔ تو اس کا کہا مان، تو اس کی فرمانبرداری کر اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۳۶/۲۱

تُطِعْهُمَا تو ان دونوں کی اطاعت کر، تو ان دونوں کا کہا مان، اس میں هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ہے۔ ۲۳/۲۰ ۱۵/۱۱

تَطْغَوْا۔ تم زیادتی کرو، تم حد سے بڑھو، تم سرکشی کرو (سَمِعَ، نَصَرَ) طُغْيَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَطْغَوْا (تم زیادتی نہ کرو، تم سرکشی نہ کرو) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اَطْغٰى) ۸۱/۲۰ ۲۱/۱۳ ۲۴/۱۱

تَطَّلِعُ۔ تو خبردار ہوتا ہے، تو خبردار ہوگا اِطِّلَاعٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِطَّلَعَ) ۶/۲

تَطَّلِعَ۔ وہ خبردار ہوتی ہے، وہ جھانک لیتی ہے اِطِّلَاعٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۳۰/۱۹

Marfat.com

تَطْلُعُ۔ وہ نکلتی ہے، وہ طلوع ہوتی ہے (نَصَرَ) طُلُوْعٌ سے جس کے معنی طلوع ہونے اور نکلنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب شمس (آفتاب) عربی میں مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ ۱۸/۲

تَطْمَئِنُّ۔ وہ آرام پاتی ہے، وہ چین پائے۔ وہ مطمئن ہو جائے، وہ سکون پائے۔ اِطْمِئْنَانٌ سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب۔ (ملاحظہ ہو اِطْمَأَنَّ) ۲/۲۶۰ ۵/۱۰۶ ۱۳/۲

تَطْمَعُوْنَ۔ تم توقع رکھتے ہو، تم طمع رکھتے ہو، طَمَعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَطْمَعَ) ۱۰/۹

تَطَوَّعَ۔ اس نے خوشی سے نیکی کی، اس نے شوق سے نیکی کی اس نے زیادہ نیکی کی، تَطَوُّعٌ سے جس کے معنی اصل میں تو نیکی میں تکلف کرنے کے ہیں مگر عرف میں جو چیزیں کہ لازم اور فرض نہ ہوں جیسے نوافل وغیرہ ان کے بجالانے اور انجام دینے کو کہتے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ ۲/۱۵۸

تَطَؤُهَا۔ تم نے اس پر پاؤں رکھا، تم نے اس کو پامال کیا (سَمِعَ) تَطَؤُا وَطْأٌ سے جس کے معنی پامال کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب لَمْ کے آنے سے یہاں مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہو گیا ہے۔ ۹/۱۲۰

تَطَؤُهُمْ۔ تم ان کو پامال کرو گے تم ان کو روند ڈالو گے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ ۹/۱۲۰

تَطْهُرْنَ۔ وہ پاک ہوں، وہ پاک ہوتی ہیں، تَطَهُّرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو اِطَّهَّرُوْا) ۲/۲۲۲

تُطَهِّرُهُمْ۔ تو ان کو پاک کرے، تو ان کو پاک کرتا ہے، تو ان کو پاک کرے گا۔ تُطَهِّرُ تَطْهِيْرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب واضح رہے کہ طہارت کی دو قسمیں ہیں ایک طہارت جسم، دوسرے طہارتِ نفس یہاں دوسری قسم کی طہارت مراد ہے۔ ۹/۱۰۳

تَطْهِيْرًا۔ پاک کرنا۔ بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے ۳۳/۳۳

تَطَيَّرْنَا۔ ہم نے شگون بد لیا۔ ہم نے نامبارک سمجھا، ہم نے منحوس جانا، تَطَيُّرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم (ملاحظہ ہو اِطَّيَّرْنَا) ۲۷/۴۷

تُطِيْعُوْا۔ تم اطاعت کرو گے، تم کہا مانو گے اِطَاعَةٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا (ملاحظہ ہو اَطَاعَ) ۳/۱۴۹ ۴/۵۹ ۱۲/۱۰۸ ۲۴/۵۴ ۳۳/۷۱

Marfat.com

تُطِيعُوهُ تم اس کی اطاعت کرو گے، تم اس کا کہا مانو گے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔

فصل الظاء المعجمة

تَظَاهَرَا۔ وہ دونوں آپس میں موافق ہوئے وہ دونوں ایک دوسرے کے مددگار ہوئے، تَظَاهُرٌ سے، جس کے معنی ایک دوسرے کی معاونت کرنے اور ہم پشت ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب، ۲۰/۸

تَظْهَرَا۔ تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی، تَظَاهُرٌ سے مضارع کا صیغہ، تثنیہ مؤنث حاضر، اصل میں تَتَظَاهَرَانِ تھا، ایک تا، حذف ہو گئی، اور نون اعرابی ان شرطیہ کے آنے سے گر پڑا، ۲۸/۱۹

تَظَاهَرُونَ۔ تم چڑھائی کرتے ہو: تم آپس میں مدد کرتے ہو، تَظَاهُرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَتَظَاهَرُونَ تھا، ایک تا گر گئی، ۲/۸۵

تُظٰهِرُونَ۔ تم ظہار کرتے ہو، تم ماں کہتے ہو مُظَاهَرَةٌ اور ظِهَارٌ سے جس کے معنی اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ظِهَارٌ کے لغوی معنی ہیں شوہر کا اپنی بیوی سے یوں کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ، یہ گویا حرمت کا استعارہ ہے یعنی تو مجھ پر حرام ہے، اور شرع میں اپنی منکوحہ کو محرمات ابدیہ کے ساتھ یا ان کے ان اعضاء کو تشبیہ دینا کہ جن کا دیکھنا اس شخص کو جائز نہیں، ظہار کہلاتا ہے، ظہار کا حکم یہ ہے کہ شوہر پر اس عورت سے صحبت کرنا یا ایسی باتیں جو صحبت کا سامان ہوں مثلاً بوس و کنار وغیرہ جب تک کہ ظہار کا کفارہ نہ ادا کرے حرام ہیں۔ ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام آزاد کرنے کو نہ ملے تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے۔ اس طرح کہ ان دونوں مہینوں کے بیچ میں رمضان یا ایسے دن واقع نہ ہوں جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے، یعنی عیدین اور ایام تشریق، پھر اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا کھانے کی قیمت دے۔ ظہار اور کفارۂ ظہار کے مسائل سے کتب فقہ مالا مال ہیں تفصیل کیلئے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، ۵۸/۴

Marfat.com

تَظْلِمْ اس نے گھٹایا، اس نے ظلم کیا ظَلَمَ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، یہاں ظلم کے معنی گھٹانے اور نقصان کرنے کے ہیں، لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہوگیا ہے ۱۵/۱۷

تُظْلَمُ اس (جان) پر ظلم کیا جاتا ہے، اس پر ظلم کیا جائے گا، ظُلْمٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۷/۴ ۲۴/۳

تَظْلِمُوْا تم ظلم کرو، ظُلْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَظْلِمُوْ (تم ظلم نہ کرو) صیغہ نہی ہے ۱۱/۲

تَظْلِمُوْنَ. تم ظلم کرتے ہو، تم ظلم کرو گے. ظُلْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ

تُظْلَمُوْنَ. تم پر ظلم کیا جاتا ہے، تم پر ظلم کیا جائیگا ظُلْمٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۳/۲۷۹ ۵/۲ ۴/۳

تَظْمَؤُا. تو پیاسا ہے، تو تشنہ رہے (تیمم) ظَمَأٌ سے، جس کے معنی پیاسا رہنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۱۶/۱۹

تَظُنَّ. وہ گمان کرتی ہے، وہ خیال کرتی ہے ظَنٌّ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَظُنُّ) ۲۹/۱۴

تَظُنُّوْنَ. تم جانو گے، تم گمان کروگے تم خیال کرتے ہو، تم گمان کرتے ہو، ظَنٌّ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۵/۵ ۲۱/۱۸

تُظْهِرُوْنَ تم کو دوپہر ہو، تم ظہر کا وقت پاؤ، اِظْهَارٌ سے، جس کے معنی ظہر کا وقت کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، واضح رہے کہ جس طرح اَصْبَحَ صبح کرنے اور اَمْسٰی شام کرنے کے لئے آتا ہے، اسی طرح اَظْهَرَ کا استعمال ظہر کرنے کے لئے ہوتا ہے، ۱۷/۵

فصل العين المهملة

تَعَارَفُوْا. تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو، تَعَارُفٌ سے جس کے معنی آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَتَعَارَفُوْا تھا ایک تا حذف ہوگئی، ۴۹/۱۳

تَعَاسَرْتُمْ. تم نے ایک دوسرے پر تنگی کی، تم نے آپس میں ضد کی، تَعَاسُرٌ سے جس کے معنی آپس کے معاملہ میں دشواری پیدا کرنے اور باہم ایک دوسرے کو تنگ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۸/۶۵

Marfat.com

تَعَاطٰی۔ اس نے دست درازی کی، اس نے ہاتھ چلایا، اس نے پکڑا، تَعَاطِیْ سے جس کے معنی کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھانے اور اس کو پکڑنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۷

تَعَالَوْا۔ تم آؤ، تَعَالِیْ سے، جس کے معنی بلند ہونے اور آنے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَعَالِ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو بلند مقام کی طرف بلایا جائے پھر ہر جگہ بلانے کے لئے اس کا استعمال کیا گیا۔ بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ عُلُوٌّ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی رفعت منزلت کے ہیں تو گویا تَعَالَوْا میں رفعتِ منزلت کے حصول کی دعوت ہے، قرآن مجید میں جہاں تَعَالَوْا کا استعمال ہوا ہے وہاں یہ چیز موجود ہے، علماءِ لغت نے تصریح کی ہے کہ تَعَالِ مطلقاً هَلُمَّ کے ہم معنی ہے پ ۳ ع ۱۵ پ ۸ پ ۴ پ ۷ ع ۱۳

تَعَالٰی۔ وہ برتر ہے، وہ بلند ہے، تَعَالِیْ سے بمعنی بلند و برتر ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب یہاں پر باب تَفَاعُلٌ کا استعمال تکلف کے لئے نہیں بلکہ مبالغہ کے لئے ہے، پ ۱۸ ع ۹ پ ۱۲ ع ۱۴ پ ۱۷

پ ۷ ع ۴ پ ۵ ع ۱۸ پ ۱۰ ع ۱ پ ۱۱ ع ۷ پ ۱۳ ع ۳ پ ۲۹ ع ۱۱

تَعَالَیْنَ تم آؤ۔ تَعَالِیْ سے بمعنی آنے کے امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر، پ ۲۱ ع ۲

تَعَاوَنُوْا، تم آپس میں مدد کرو، تَعَاوُنٌ سے جس کے معنی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۶ ع ۵

تَعْبَثُوْنَ۔ تم بیکار مشغول ہوتے ہو، تم کھیلتے ہو (سَمِعَ) عَبَثٌ سے جس کے معنی کھیلنے اور بیکار چیز میں مشغول ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۹ ع ۱۱

تَعْبُدُ۔ تو عبادت کرتا ہے، تو پوجتا ہے، عُبُوْدِیَّۃٌ اور عِبَادَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لِمَ تَعْبُدُ (تو کیوں پوجتا ہے، کیوں عبادت کرتا ہے) فعل مضارع ہے (ملاحظہ ہو اَعْبُدُ) پ ۱۷ ع ۴

تَعْبُدُ۔ وہ عبادت کرتی ہے، وہ پوجتی ہے، عِبَادَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۸ ع ۱۰

تَعْبُدُوْا۔ تم پوجو، تم عبادت کرو، عِبَادَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَعْبُدُوْا (تم مت پوجو، تم عبادت نہ کرو) فعل نہی ہے، پ ۱۲ ع ۱۵ پ ۱ ع ۳

پ ۳ ع ۱۴ پ ۴ ع ۲۶

تَعْبُدُوْنَ۔ تم پوجتے ہو، تم عبادت کرتے ہو تم پوجو گے، تم عبادت کرو گے، عِبَادَۃٌ سے

Marfat.com

مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۱ ع۱۲ پ۲ ع۱۲ پ۳ ع۱۱ پ۴ ع۱۵ پ۵ ع۱۱ پ۶ ع۱۲ پ۷ ع۱۲ پ۸ ع۱۲ پ۹ ع۱۲ پ۱۰ ع۱۲ پ۱۱ ع۱۲ پ۱۲ ع۱۲ پ۱۳ ع۱۲ پ۱۴ ع۱۲ پ۱۵ ع۱۲ پ۱۶ ع۱۲ پ۱۷ ع۱۲ پ۱۸ ع۱۲ پ۱۹ ع۱۲ پ۲۰ ع۱۲ پ۲۱ ع۱۲ پ۲۲ ع۱۲

تَعْبُرُوْنَ۔ تم تعبیر بیان کرتے ہو (نَصَرَ) عِبَارَۃٌ سے، جس کے معنی خواب کی تعبیر بیان کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۳ ع۱۲

تَعْتَدُوْا۔ تم زیادتی کرنے لگو، تم حد سے گزر جاؤ (اِعْتِدَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اِعْتَدَوْا) پ۲ ع۱۲ پ۲ ع۱۲

تَعُدُّوْهَا۔ تم اس کو شمار کرو، تم اس کی گنتی پوری کراؤ، تَعُدُّوْنَ اِعْتِدَادٌ سے جس کے معنی گنے جانے، گننے کے لئے لانے اور عدت کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب پ۱۳ ع۱۲

تَعْتَدُوْهَا۔ تم اس سے آگے بڑھو، تم اس سے تجاوز کرو، تَعْتَدُوْا صیغہ مضارع۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، پ۲ ع۱۲

تَعْتَذِرُوْا۔ تم عذر کرنے لگو، تم بہانہ کرو اِعْتِذَارٌ سے، جس کے معنی عذر بیان کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تَعْتَذِرُوْا۔ تم بہانے مت بناؤ، تم عذر نہ کرو، صیغہ نہی ہے

حذر کے معنی ہیں انسان کا کسی ایسی بات کو تلاش کرنا جو اس کے گناہوں کو میٹ دے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً یہ کہنے لگے کہ میں نے کیا ہی نہیں یا کیا تو اس لئے کیا اور اس سلسلہ میں ایسی بات پیش کرے لگے جس سے گنہگار نہ ٹھہرے، یا یوں کہے کہ میں نے کیا تو ضرور مگر آئندہ سے نہ کرونگا وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتیں عذر کہلاتی ہیں، اور اس اخیر صورت کا نام توبہ ہے، پس ہر توبہ عذر میں داخل ہے لیکن ہر عذر توبہ نہیں پ۱۰ ع۱۱ پ۲۸ ع۱۲

تَعْثَوْا۔ تم فساد کرو، (سَمِعَ) عِثِیٌّ اور عُثِیٌّ سے جس کے معنی فساد کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، جس فساد کا ادراک حسی ہو عَیْثٌ اور عُثُوٌّ کہلاتا ہے اور جس فساد کا ادراک حکمی ہو اسے عِثِیٌّ کہتے ہیں، عَیْثٌ اور عُثُوٌّ باب نَصَرَ کے مصدر ہیں اور عِثِیٌّ اور عُثِیٌّ باب سَمِعَ کے پ۱ ع۱۲ پ۲ ع۸ پ۱۳ ع۱۲

تَعْجَبْ۔ تو تعجب کرے، تو اچنبھا کرے (سَمِعَ) عَجَبٌ سے، جس کے معنی تعجب کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تعجب اس حالت کا نام ہے جو انسان کو کسی شے کا سبب معلوم نہ ہونے پر پیش آتی ہے، کسی دانا کا قول ہے

Marfat.com

العجب والایعرف سببہ (عجب وہ ہے جس کا سبب نہ معلوم ہو) اللہ تعالیٰ کو اسی لئے تعجب نہیں ہوتا کہ وہ علام الغیوب ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، پ۱۳

تُعْجِبْكَ وہ تجھے تعجب میں ڈال دے، وہ تجھے خوش لگے، تَعْجِیْب (اِعْجَابٌ) سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب کَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَعْجَبَ) پ۱۰ ع۱۲ و پ۱۱ ع۱

تَعْجَبُوْنَ تم تعجب کرتے ہو، تم اچنبھا کرتے ہو عَجَبٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ پ۲۷

تَعْجَبِیْنَ تو تعجب کرتی ہے، تو اچنبھا کرتی ہے عَجَبٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر پ۲۷

تَعَجَّلَ اس نے جلدی کی، تَعَجُّلٌ سے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ۳

تَعْجَلْ تو جلدی کرے، (سَمِعَ) عَجَلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تَعْجَلْ (تو جلدی نہ کر) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو عَجَلٍ) پ۱۶ ع۱۵ و پ۱۷ ع۱

تَعْدُ وہ پھرے، وہ دوڑے (نَصَرَ) عَدْوٌ سے جس کے معنی پھرنے، دوڑنے اور کسی چیز سے تجاوز کرنے اور گزرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو عَدَوْا) پ۱۵ ع۱۹

تَعِدَانِنِیْ تم دونوں مجھ کو وعدہ دیتے ہو، (ضَرَبَ) تَعِدَانِ وَعْدٌ سے، جس کے معنی وعدہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے، وَعَدَ کا استعمال خیر و شر دونوں میں ہوتا ہے یعنی وعدہ میں بھی اور وعید میں بھی یہاں دوسرے معنی مراد ہیں پ۲۶ ع۲

تَعْدِلْ وہ بدلا دیوے، (ضَرَبَ) عَدْلٌ سے جس کے معنی اصل میں تو مساوی اور برابر کرنے کے ہیں اور چونکہ بدلے کا بھی یہی مطلب ہوتا ہے کہ جس چیز کا بدلا ہے اس کے برابر ہے اس لئے بدلا کرنے کے معنی بھی آتے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ۱۴ ع۱۱

تَعْدِلُوْا تم عدل کرو، تم برابر رکھو، تم انصاف کرو، عَدْلٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر آیت شریفہ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (پھر اگر تم ڈرو کہ برابر نہ رکھو گے تو ایک ہی) میں عدل سے نفقہ اور باری کی تقسیم میں برابری مراد ہے، اور لَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ (تم ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے عورتوں کو

Marfat.com

میں محبت میں برابری کا بیان ہے اور انسان کی اس جبلت کی طرف اشارہ ہے جو طبعی میلان کے سلسلے میں اس کی بنائی گئی ہے کہ سب عورتوں سے برابر درجہ کی محبت اور میلان اس کی قدرت سے باہر ہے، ۴/۱۲۹

تَعِدُنَا. تو ہم سے وعدہ کرتا ہے، تو ہمیں دھمکاتا ہے، تَعِدُ وَعْدٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نَا ضمیر جمع متکلم، یہاں بھی وعید ہی کے معنی مراد ہیں، ۷/۷۷ ۲۰/۸۶ ۲۶/۳۲

تَعْدُوْا. تم تعدی کرو، تم تجاوز کرو، تم زیادتی کرو، عَدْوٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر چونکہ لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو تَعْدُ) ۲/۶۵

تَعُدُّوْا. تم گننے لگو، تم شمار کرنے لگو (نصر) عَدٌّ سے جس کے معنی شمار کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی اِنْ شرطیہ کے آنے سے حذف ہو گیا ہے ۱۴/۳۴

تَعُدُّوْنَ تم شمار کرتے ہو، تم گنتے ہو، عَدٌّ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۶/۱۸

تُعَذِّبَ. تو لوگوں کو عذاب دے۔ تو لوگوں کو تکلیف دے، تَعْذِیْبٌ سے جس کے معنی عذاب دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، عذاب کہتے ہیں سخت درد مند کرنے کو، اور عذاب میں پورے طور پر محبوس رکھنے کا نام "تعذیب" ہے، "تعذیب" کی اصل کیا ہے اس بارے میں اختلاف رائے ہے، بعض کا خیال ہے کہ عَذَبَ الرَّجُلُ فَهُوَ عَاذِبٌ وَعَذُوْبٌ سے ماخوذ ہے، جس کا استعمال انسان کے خواب و خور کو ترک کر دینے کیلئے ہوتا ہے۔ پس کسی انسان کی تعذیب کا یہ مطلب ہے کہ اس پر خواب و خور کو حرام کر دیا جائے، بعض کہتے ہیں کہ اس کی اصل عَذْبٌ ہے جس کے معنی شیرینی اور گوارائی کے ہیں تو گویا "تعذیب" کے معنی زندگی کی شیرینی و گوارائی زائل کرنے کے ہوئے جس طرح سے کہ "تمریض" کے معنی بیماری کی تیمارداری اور علاج معالجہ کے ذریعہ مرض کے ازالہ کے ہیں یا "تقدیر" کے معنی تنگا وغیرہ دور کرنے کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ "تعذیب" کی اصل ہے "عذبہ سوطہ" سے بکثرت مارنا، سوط عربی میں کوڑے کو کہتے ہیں اور "عذبہ" اس کے اگلے حصہ اور کنارہ کو جس طرف کہ پھندنا ہوتا ہے اسی لئے

Marfat.com

بعض اہلِ لغت نے تعذیب کے معنی مارنے اور پیٹنے کے بیان کئے ہیں اور بعض کی یہ رائے ہے کہ عَذَابٌ سے ماخوذ ہے، جب شیریں پانی میں خس وخاشاک اور کدورت مل جاتی ہے تو اس پانی کو مَاءٌ عَذَبٌ بولتے ہیں، اس اعتبار سے تعذیب کے معنی زندگی کو مکدر اور حیات کو تلخ کر دینے کے ہوئے، ۱۲

تُعَذِّبْهُمْ۔ تو ان کو عذاب دیگا، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ لَا تُعَذِّبْهُمْ (تو ان کو عذاب نہ دے) صیغہ نہی ہے، ۱۲

تَعْرُجُ۔ وہ چڑھتی ہے، وہ چڑھیگی (نَصَرَ عُرُوجٌ) سے، جس کے معنی چڑھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ۱۲

تُعْرِضْ۔ تو منہ پھیر لیگا، تو تغافل کرے گا، اِعْرَاضٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِعْرَاضًا) ۱۲

تُعْرِضَنَّ۔ تو منہ پھیرلے، تو تغافل کرے، اِعْرَاضٌ سے مضارع با نون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۱۲

تُعْرِضُوا۔ تم روگردانی کروگے، تم بچا جاؤ گے تم منہ پھیروگے، اِعْرَاضٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۲

تُعْرَضُونَ۔ تم پیش کئے جاؤ گے، تم روبرو لائے جاؤ گے، تم سامنے کئے جاؤ گے (ضَرَبَ) عَرْضٌ سے جس کے معنی سامنے ہونے اور ظاہر و آشکارا کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۲

تَعْرِفُ۔ تو پہچانے، تو پہچانتا ہے، تو پہچانے گا۔ (ضَرَبَ) مَعْرِفَةٌ اور عِرْفَانٌ سے جس کے معنی پہچاننے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، کسی چیز کی نشانیوں پر غور و فکر کے بعد اس چیز کے ادراک کرنے کا نام "معرفت" اور "عرفان" ہے یہ "علم" سے خص ہے اور "انکار" اس کی ضد ہے، فلاں یعرف اللہ بولتے ہیں یعلم اللہ نہیں بولتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا، بلکہ آثارِ الٰہی پر تدبر کے ذریعہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک ہوتا ہے۔ اسی طرح ذات باری کے لئے "علم" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، معرفت کا نہیں، اللہ یعلم کذا کہتے ہیں، اور یعرف کذا نہیں کہتے، کیونکہ معرفت کا استعمال اس علم قاصر کے متعلق ہوتا ہے جس پر غور و فکر کے بعد

Marfat.com

رسائی حاصل ہوتی ہے۔ پ ۱۴ ع ۲

تَعْرِفُهُمْ۔ تو ان کو ضرور پہچان لیگا۔ تَعْرِفَ مَعْرِفَةٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ ۲۶

تَعْرِفُونَهَا۔ تم اس کو پہچانو گے۔ تَعْرِفُونَ مَعْرِفَةٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ ھَا ضمیر واحد مونث غائب پ ۲۰ ۲۶ ۲۸ ۱۲ ۱۱ ۱۸

تَعْرِفُهُمْ۔ تو ان کو پہچانتا ہے۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے (ملاحظہ ہو تَعْرِفُ) پ ۳

تَعْرَى۔ تو ننگا ہوگا، تو برہنہ ہوگا، عُرْیٌ سے جس کے معنی برہنہ ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۶

تُعِزُّ۔ تو عزت دیتا ہے، تو عزت دیگا، اِعْزَازٌ سے، جس کے معنی عزت کرنے اور عزت دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ ۳

تُعَزِّرُوهُ۔ تم اس کی مدد کرو، تم اس کو قوت دو تَعْزِیرًا تَعْزِیرٌ سے جس کے معنی ادب اور تعظیم کے ساتھ مدد کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب۔ واضح رہے کہ تَعْزِیرٌ کے معنی شرعی حد سے کم مارنے یعنی تعزیر دینے کے بھی آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ معنی بھی اول معنی ہی کی طرف لوٹتے ہیں کیونکہ تعزیر دینے کا مقصد ہوتا ہے ادب سکھانا، اور ادب سکھانا مدد کرنے میں داخل ہے گویا اس صورت میں، انسان کی مدد اس طرح کی جاتی ہے کہ جو چیز اس کے لئے مضر ہے اس سے اس کو روکا جاتا ہے جس طرح کہ پہلی صورت میں مدد کی شکل یہ ہوتی ہے کہ جو چیزیں اس کو نقصان پہنچائیں ان کا قلع قمع کیا جائے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انصر اخاک ظالما او مظلوما (اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم) اس پر کسی نے کہا مظلوم کی تو میں مدد کروں گا ظالم کی مدد کس طرح ہوگی آپ نے فرمایا کہ کفہ عن الظلم (اسے ظلم سے روک) پ ۲۶

تَعْزِمُوا۔ تم عزم کرو، تم محکم کرو، تم قصد کرو۔ (ضَرَبَ) عَزْمٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو عَزْمٌ) پ ۲ ع ۱۳

تَعْسًا۔ ہلاکت، خواری، گر پڑنا، ٹھوکر لگنا۔ اصل میں اس کے معنی اوندھے منہ گرنے کے ہیں۔ مصدر ہے۔ باب فَتَحَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے۔ پ ۲۶

تَعْضُلُوهُنَّ۔ تم ان کو روکو، تم ان کو بند کرو

Marfat.com

تم ان کو منع کرو، (نصر) تَعْضُلُوْا عَضْلٌ سے جس کے معنی سختی کے ساتھ روکنے کے آتے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر نُوْنَ ضمیر جمع مؤنث غائب، یہاں لانہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، عَضْلٌ عَضْلَۃٌ (عضلہ) سے ماخوذ ہے، پس عَضْلٌ کے معنی ہوئے عضلہ پکڑ کر باندھ دینا، یا دوسرے الفاظ میں سختی سے روک دینا جیسے کہ عَضْبٌ رگ پٹھے کو کہتے ہیں جس کی جمع اعصاب آتی ہے اور عَضْبٌ کے معنی رگ پٹھے پکڑ کر باندھنے اور سختی سے بندش کرنے کے ہیں

تَعِظُوْنَ۔ تم نصیحت کرتے ہو، وَعْظٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، وعظ کی تعریف امام راغب کے الفاظ میں یہ ہے زَجْرٌ مُقْتَرِنٌ بِتَخْوِیْفٍ (اس طرح کی تنبیہ جو خوف میں ڈوبی ہوئی ہو۔) خلیل لغوی جو ائمہ متقدمین میں سے ہیں یوں فرماتے ہیں ھو التذکیر بالخیر فیما یرق لہ القلب (وہ نیکی کی اس طرح یاد دہانی کرنا ہے کہ جس سے قلب میں رقت پیدا ہو۔)

تَعَفُّفٌ طمع نہ کرنا، نہ مانگنا، سوال نہ کرنا عفت سے کام لینا، بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ جو دودھ کہ دوہنے کے بعد اونٹنی کے تھنوں میں بچ رہتا ہے اس کو اہل عرب عُفَافَۃٌ یا عُفَّۃٌ بولتے ہیں اور اسی لئے ان دو لفظوں کا استعمال بچے کھچے اور تھوڑے بانڈے کے لئے ہوتا ہے اور قَفَفٌ عربی میں پہلو کے پھل کو بولتے ہیں تَعَفُّفٌ ان ہی الفاظ سے ماخوذ ہے اس لئے دراصل اس کے معنی ہیں اتنی تھوڑی چیز پر اکتفا کرنا جو بچے کھچے یا پہلو کے پھل جیسی حقیر چیز کے قائم مقام ہو۔

تَعْفُوْا۔ تم معاف کرو، تم درگزر کرو، عَفْوٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ان شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے،

تَعْقِلُوْنَ۔ تم سمجھتے ہو، تم عقل رکھتے ہو، تم سمجھو تم عقل رکھو، (ضرب) عَقْلٌ سے جس کے معنی سمجھنے اور عقل رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ عقل اس قوت کو کہا جاتا ہے جو علم کے قبول کرنے کے لئے تیار کرتی ہے اور نیز اس کو بھی عقل کہتے ہیں جس کو انسان اس قوت کے ذریعہ حاصل کرتا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

العقل عقلان مطبوع وسموع

عقل کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو طبیعت میں ودیعت کی جاتی ہے اور دوسری وہ جو سن کر حاصل ہوتی ہے

ولا ینفع سموع اذا لعبد مطبوع

اور جو سن کر حاصل ہوتی ہے وہ سود مند نہیں ہوتی جبکہ طبیعت میں ودیعت کی جانیوالی عقل موجود نہ ہو۔

کما لا ینفع ضوء الشمس وضوء العین ممنوع

جس طرح سے کہ آفتاب کی روشنی جب آنکھ میں روشنی نہ ہو تو بے فائدہ ہے۔

عقل کے پہلے معنی کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے ما خلق اللہ خلقا اکرم علیہ من العقل (اللہ نے کسی مخلوق کو جو اس کے نزدیک عقل سے زیادہ باعزت ہو پیدا نہیں فرمایا۔ اور دوسرے معنی کی طرف آپ کے اس قول میں اشارہ ہے ما کسب احد شیئا افضل من عقل یھدیہ الی ھدی او یردہ عن ردی (کسی شخص نے اس عقل سے بڑھکر کوئی چیز نہیں کمائی جو اس کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یا ہلاکت سے باز رکھے) آیت کریمہ وما یعقلھا الا العالمون (اور نہیں سمجھتے ان کو مگر علم والے) میں عقل وہی معنی مراد ہیں، اور ہر وہ جگہ جہاں عقل کے نہ ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کفار کی مذمت فرمائی۔ وہاں دوسرے معنی مراد ہیں اول نہیں جیسے وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (اور مثال ان لوگوں کی جو کافر ہیں اس شخص کی مثال جیسی ہے جو ایسی چیز کو پکارے کہ بجز پکارنے چلانے کے کچھ نہ سنے، (یہ کافر) بہرے، گونگے، اندھے ہیں سو ان کو عقل نہیں) وغیرہ آیتیں ہیں اور وہ ہر جگہ کہ جہاں عقل کے نہ ہونے پر بندے سے تکلیف شرعی کا رفع کیا گیا ہے وہاں اول معنی کی طرف اشارہ ہے ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

تَعْلَمُ۔ تو جانتا ہے، تو جان لیگا۔ عِلْمٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اعلم) ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷

تَعْلَمُوْنَ۔ تم ضرور جان لوگے۔ تم ضرور معلوم کرلوگے عِلْمٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۲ ۱۳

Marfat.com

تُعَلِّمَنِ۔ تو مجھ کو سکھادے، تَعْلِیْمٌ تَعْلِیْمٌ سے جس کے معنی سکھانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ان وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے، پ ۱۵ ع ۱

تَعْلَمُوْا۔ تم جان لو، تم جانتے ہو، تم جان لوگے عِلْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہوگیا ہے۔ پ ۵ ع ۴

پ ۷ ع ۶ پ ۱۱ ع ۴ پ ۱۳ ع ۲ پ ۱۷ ع ۱۷ پ ۲۶ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۱۸

تَعْلَمُوْنَ۔ تم جانتے ہو، تم جان لوگے۔ عِلْمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱ ع ۲ پ ۲ ع ۴ پ ۳ ع ۵ پ ۵ ع ۱۴ پ ۸ ع ۱۵ پ ۹ ع ۱۴ پ ۱۰ ع ۱۱ پ ۱۲ ع ۸ پ ۱۳ ع ۵ پ ۱۲ ع ۱۶ پ ۱۶ ع ۵ پ ۱۸ ع ۵ پ ۱۹ ع ۱۱ پ ۲۰ ع ۱۳ پ ۲۱ ع ۹ پ ۲۲ ع ۱ پ ۲۶ ع ۱ پ ۲۸ ع ۱۲ پ ۲۹ ع ۲ پ ۳۰ ع ۲

تُعَلِّمُوْنَ۔ تم سکھاتے ہو۔ تَعْلِیْمٌ سے۔ مضارع کا صیغہ۔ جمع مذکر حاضر پ ۲۶ ع ۱۲

تَعْلَمُوْنَهُمْ۔ تم ان کو جانتے ہو، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ ۱۰ ع ۱

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ۔ تم ان کو سکھاتے ہو، تم ان کو تعلیم دیتے ہو، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ پ ۶ ع ۲

تَعْلَمُهُمْ۔ تو ان کو جانتا ہے۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ ۱۰ ع ۱

تَعْلَمُهَا۔ تو اس کو جانتا ہے۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے (ملاحظہ ہو تَعْلَمُ) پ ۱۲ ع ۳

تَعْلُنَّ۔ تم چڑھ جاؤ گے۔ تم بلند ہوگے تم سرکشی کروگے، (نَصَرَ) عُلُوٌّ سے۔ جس کے معنی بلند ہونے کے ہیں۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۵ ع ۱

تُعْلِنُوْنَ۔ تم ظاہر کرتے ہو۔ تم آشکار کرتے ہو تم کھولتے ہو، اِعْلَانٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، واضح رہے کہ اِعْلَانٌ کا زیادہ تر استعمال معانی کے متعلق ہوتا ہے ذوات و اعیان کے متعلق نہیں ہوتا (ملاحظہ ہو اَعْلَنْتُ) پ ۱۳ ع ۸ پ ۱۹ ع ۱۴ پ ۲۸ ع ۱۵

تَعْلُوْا۔ تم سرکشی کرو، تم بلندی چاہو، تم چڑھنے لگو، عُلُوٌّ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ یہاں لَا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے پ ۱۹ ع ۱۴ پ ۲۵ ع ۱۳

تَعَمَّدَتْ۔ اس نے قصد کیا، اس نے ارادہ کیا۔ تَعَمُّدٌ سے جس کے معنی کسی چیز کا قصد کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، "تعمد"

Marfat.com

سہو کی ضد ہے۔ پ ۱۲

تَعْمَلُ۔ وہ عمل کرتی ہے، وہ عمل کرے گی، عَمَلٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو اعمال) پ ۱۲ ع ۱۲

تَعْمَلُوْنَ تم عمل کرتے ہو، تم عمل کرو گے۔ عَمَلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱

پ ۲ ع ۳ و ۱۵ | پ ۳ ع ۲ و ۶ | پ ۴ ع ۱ و ۷ و ۸ و ۹ | پ ۵ ع ۱۰ و ۱۹ و ۱۷

پ ۶ ع ۳ و ۱۳ | پ ۷ ع ۵ | پ ۹ ع ۶ | پ ۸ ع ۸ و ۹ | پ ۱۱ ع ۱ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۲

پ ۱۲ ع ۹ و ۱۰ و ۱۹ | پ ۱۴ ع ۱۰ و ۱۹ | پ ۱۶ ع ۳ و ۱۰ و ۱۲ | پ ۱۸ ع ۱۳ و ۱۴ | پ ۱۷ ع ۱ و ۳ و ۱۵

پ ۲۱ ع ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ | پ ۲۲ ع ۹ و ۸ | پ ۲۳ ع ۲ و ۶ و ۱۵ | پ ۲۴ ع ۱۴ و ۱۹

پ ۲۵ ع ۳ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ | پ ۲۶ ع ۳ و ۱۴ | پ ۲۷ ع ۱۲ و ۲۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ | پ ۲۸ ع ۱۶ | پ ۲۹ ع ۲۲

تَعْمَى۔ وہ اندھی ہوتی ہے، وہ اندھی ہو گئی۔ (سَمِعَ) عَمًی سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (ملاحظہ ہو اَعْمٰی) پ ۱۷ ع ۱۳

تَعُوْدُنَّ۔ تم پھر آؤ گے، (نَصَرَ) عَوْدٌ سے۔ جس کے معنی کسی شے سے پلٹنے کے بعد (خواہ پلٹنا بذات خود ہو یا بذریعہ قول یا بذریعہ عزم و ارادہ) اس کی طرف پھرنے اور لوٹنے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۹ ع ۱۵

تَعُوْدُوْا۔ تم پھر آؤ، تم پھر کرو، تم پھر کرو گے، عَوْدٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب ساقط ہو گیا۔ پ ۱۳ ع ۱۶

تَعُوْدُوْنَ۔ تم پھر آؤ گے عَوْدٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۹

تَعُوْلُوْا۔ تم ایک طرف جھک پڑو، تم بے انصافی کرو (نَصَرَ) عَوْلٌ سے، جس کے معنی انصاف کو چھوڑ کر بڑھتی وصول کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، عرب والے بولتے ہیں عَالَ الْمِیْزَانُ (ترازو جھک گئی) عال الحاکم (حاکم نے ناانصافی کی) ابن حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اَلَّا تَعُوْلُوْا کے معنی یہی نقل کئے ہیں کہ تم ناانصافی نہ کرو[1] اور یہی اکثر مفسرین کا قول ہے مگر امام شافعیؒ نے اَلَّا تَعُوْلُوْا کی تفسیر ان لا تکثر عیالکم (کہ تمہارے عیال بہت نہ ہو جائیں) سے کی ہے، جس کے متعلق عربی السنۃ بغوی لکھتے ہیں وَمَا قَالَہٗ اَحَدٌ اَنَّہٗ یُقَالُ اَعَالَ یَعِیْلُ اِعَالَۃً اِذَا کَثُرَ عِیَالُہٗ (کہ یہ معنی کسی اور نے نہیں بیان کئے، تحقیق تو یہ ہے کہ کثرتِ عیال کے لئے اَعَالَ یَعِیْلُ اِعَالَۃً بولا جاتا ہے[2] پ ۲۸

تَعِیَهَا۔ وہ اس کو یاد رکھے (ضَرَبَ) وَعْیٌ سے

[1] ضیاء الکمالین علی الجلالین شیخ سلام اللہ طبع نولکشور ص۔ [2] معالم التنزیل طبع مصر ج ۱ ص ۲۹۸

Marfat.com

جس کے معنی یاد کرنے اور نگاہ رکھنے کے ہیں
مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ھَا
ضمیر واحد مؤنث غائب، پ ۲۹

فصل الغین المعجمة

تَغَابُنْ۔ غبن دینا، غبن ظاہر کرنا، ہار جیت
ایک دوسرے کے ساتھ غبن کرنا، بروزن
تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔ پ ۲۸

تَغْتَسِلُوْا۔ تم نہالو، تم غسل کرلو، اِغْتِسَالٌ سے
جس کے معنی بدن کے دھونے اور غسل کرنے
کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر نون اعرابی
حتی کے آنے سے حذف ہوگیا ہے۔ پ ۵

تَغْرُبُ۔ وہ ڈوبتا ہے، وہ غروب ہوتا ہے۔
(نَصَرَ) غُرُوْبٌ سے، جس کے معنی ڈوبنا اور
غروب ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ
واحد مؤنث غائب، یہاں یہ خیال رہے کہ
شمس عربی میں مؤنث ہوکر مستعمل ہے، پ ۱۶

تُغْرِقَ۔ تو ڈبادے، تو غرق کردے، اِغْرَاقٌ
سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو
اَلَمْ نَشْرَحْ) پ ۳۰

تَغُرَّنَّكُمْ وہ تم کو بہکادے، وہ تم کو فریب دے
(نَصَرَ) غُرُوْرٌ سے، جس کے معنی دینے، بہکانے، فریب دینے اور غلط طمع دلانے
کے ہیں، مضارع با نون تاکید کا صیغہ،
واحد مؤنث غائب، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر،
پ ۲۱ ع ۱۳ پ ۲۲ ع ۱۳

تَغَشّٰى۔ وہ ڈھانکے لیتی ہے، وہ ڈھانک لیتی
غِشْيَانٌ سے، جس کے معنی ڈھانک لینے کے
ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۳

تَغَشّٰهَا۔ اس (مرد) نے اس (عورت) کو
ڈھانکا، تَغَشّٰى تَغْشِيَةٌ سے، جس کے معنی
ڈھانک لینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ
واحد مؤنث غائب، یہاں "تغشی" جماع سے
کنایہ ہے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب پ ۹ ع ۱۲

تَغْفِرْ۔ تو بخشدے، تو بخشے، تو معاف کرے
غَفْرٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۸
ہوا غَفَرَ) پ ۵ پ ۱۳ ع ۳ پ ۱۶

تَغْفِرُوْا۔ تم بخشو، تم معاف کرو، غَفْرٌ سے
مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲۵

تَغْفُلُوْنَ۔ تم غافل ہو، تم بے خبر ہو (نَصَرَ)
غَفْلَةٌ سے، جس کے معنی غافل ہونے کے ہیں
مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، غفلت "اس بھول

Marfat.com

کا نام ہے جو انسان کو ہوشیاری اور بیداری کی کمی سے پیش آتی ہے، پ۱۲

تَغْلِبُوْنَ، تم غالب ہو جاؤ، تم چھا جاؤ غَلَبَۃٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَغْلِبَنَّ) پ۳ ع۱۲

تُغْلَبُوْنَ تم مغلوب ہو گے۔ تم مغلوب ہو جاؤ گے غَلَبَۃٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر

تَغْلُوْا تم مبالغہ کرو، تم زیادتی کرو، تم حد سے بڑھو، تم غلو کرو، (نَصَرَ) غُلُوٌّ سے۔ جس کے معنی حد سے گزرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَغْلُوْ صیغہ نہی ہے۔ پ۶ ع۱۳

تُغْمِضُوْا تم چشم پوشی کرو، تم آنکھیں بند کرو تم غفلت کرو، تم تساہل سے کام لو اِغْمَاضٌ سے جس کے معنی ایک پلک کے دوسری پلک پر رکھنے کے ہیں اور بطور استعارہ تغافل تساہل اور چشم پوشی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں غَمْضٌ کے معنی عارضی نیند کے ہیں پ۳ ع۵

تُغْنِ۔ وہ کام آوے، وہ کفایت کرے اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تُغْنِیُ تھا عامل کے سبب سے ی حذف ہو گئی (ملاحظہ ہو اَغْنَتْ) پ۳۰ ع۲۷

تَغْنَ۔ وہ رہتی ہے، وہ بستی ہے (سَمِعَ) غَنًی سے جس کے معنی رہنے بسنے اور مقیم ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں تَغْنَیُ تھا، لَمْ کے آنے سے آخر سے حرفِ علت ساقط ہو گئی اور مضارع اپنی منفی کے معنی میں ہو گیا، پ۱۱ ع۱

تُغْنِیَ۔ وہ کام آتی ہے، وہ کام آئے گی وہ کفایت کرتی ہے، وہ کفایت کریگی، اِغْنَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو اَغْنَتْ) پ۳ ع۱۱ پ۱۵ ع۲ پ۲۰ ع۱۳

تَغَیُّظًا غصہ کھانا، جھنجلانا، اظہارِ غیظ و غضب بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے، پ۱۲

فصل الفاء الموحّدۃ

تَفَاخُرٌ خود ستائی، فخر کرنا، بڑائی مارنی، اترانا بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے۔ پ۲۷ ع۱۹

تُفَادُوْھُمْ تم ان کو فدیہ دیکر قید سے چھڑاتے ہو، تُفَادُوْا مُفَادَاۃٌ سے جس کے معنی کسی کو فدیہ دیکر قید سے چھڑانے کے ہیں

Marfat.com

مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ۱

تَفَاوُتٍ۔ بے ضابطگی، چوک، فرق، بروزن تَفَاعُلٌ مصدر ہے، فَوْتٌ سے مشتق ہے۔ اختلاف اوصاف کے معنی دیتا ہے گویا ایک کا وصف دوسرے سے فوت ہوگیا، یا دونوں میں سے ہر ایک سے دوسرے کا وصف جاتا رہا۔ پ۲۹

تُفْتَحُ۔ اسے کھولا جائیگا۔ تَفْتِیْحٌ سے جس کے معنی کھولنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۱۲

تَفْتَرُوْا۔ تم افترا کرو، تم جھوٹ باندھ لو اِفْتِرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر نون اعرابی عامل کے آنے سے ساقط ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اِفْتِرَاءٌ) پ۱۳ پ۱۶

تَفْتَرُوْنَ۔ تم افترا کرتے ہو، تم افترا کروگے تم جھوٹ باندھتے ہو، تم جھوٹ باندھو گے اِفْتِرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر پ۱۱ پ۱۳

تَفْتَرِیْ۔ تو افترا کرے، تو جھوٹ باندھ لے، اِفْتِرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۱۵

تُفْتَنُوْنَ۔ تم آزمائے جاتے ہو، تم آزمائے جاؤگے، تم جانچے جاتے ہو، تم جانچے جاؤگے (ضَرَبَ) فِتْنَةٌ سے جس کے معنی آزمانے اور جانچنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۹

تَفْتِنِّیْ۔ تو مجھے فتنہ میں ڈال، تو مجھے گمراہی میں ڈال (ضَرَبَ) تَفْتِیْنٌ فُتُوْنٌ سے جس کے معنی فتنہ میں ڈالنے اور گمراہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم، یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ۱۱

تَفْتَؤُ۔ تو ہمیشہ رہتا ہے، تو ہمیشہ رہے گا۔ تو برابر رہتا ہے، تو برابر رہیگا۔ (سَمِعَ) افعالِ ناقصہ میں سے ہے، اصل میں لَا تَفْتَؤُ تھا چونکہ آیت میں تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ ہے اس لئے حرفِ نفی حذف ہوگیا کیونکہ قسم کے ساتھ جب علامت اثبات نہیں ہوتی تو وہ نفی پر محمول ہوتی ہے پ۱۳

تَفَثَهُمْ۔ ان کا میل کچیل، ناخن کا میل کچیل وغیرہ جسے بدن سے زائل کرنا چاہئے۔ تفث کہلاتا ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، پ۱۷

تَفَجِّرَ۔ تو بہا ڈالے۔ تو بہا لائے۔ (نَصَرَ)

Marfat.com

فجرٌ سے جس کے معنی خوب اچھی طرح پھاڑ ڈالنے اور پانی کے بہاؤ کے لئے راستہ چیرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۱۵

تَفْجُرَ - تو پھاڑ دے، تو بہا نکالے، تَفْجِیرٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۱۵

تَفْجِیرًا - پھاڑ ڈالنا، بہا نکالنا، بر وزن تَفْعِیلٌ مصدر ہے، پ۱۵ پ۲۹

تَفْرَحْ - تو خوش ہوئے، تو اترائے (سَمِعَ) فَرَحٌ سے جس کے معنی خوش ہونے اور اترانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر پ۲۸

تَفْرَحُوا - تم رہجیو، تم خوش ہو، فَرَحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے پ۲۷

تَفْرَحُونَ - تم خوش رہو، تم خوش ہوتے ہو، تم رہجتے ہو، فَرَحٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱۸ پ۲۴

تَفْرِضُوا - تم مقرر کرو (ضَرَبَ) فَرْضٌ سے جس کے معنی فرض کرنے اور مقرر کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں "فرض" کے معنی کسی سخت چیز کے قطع کرنے اور اس میں اثر کرنے کے ہیں، اسی لئے قطعی حکم دینے کے لئے فرض کا لفظ استعمال ہوتا ہے "فرض" "ایجاب" ہی کی طرح ہے، فرق اتنا ہے کہ ایجاب باعتبار وقوع اور ثبات کے بولا جاتا ہے اور فرض حکم کی قطعیت کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔

تَفَرَّقَ - وہ متفرق ہوا، وہ پھوٹا، وہ جدا ہوا، تَفَرُّقٌ سے جس کے معنی پراگندہ اور متفرق ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۳

تَفَرِّقُ - وہ متفرق کر دے گی، وہ جدا کر دیگی، تَفَرُّقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں تَتَفَرَّقُ تھا ایک تا، حذف ہو گئی پ۵

تَفَرَّقُوا - وہ پھٹ گئے، وہ جدا ہو گئے، وہ متفرق ہو گئے، تَفَرُّقٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر غائب پ۱۲

تَفَرَّقُوا - تم جدا ہو جاؤ، تم متفرق ہو جاؤ، تَفَرُّقٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، اصل میں تَتَفَرَّقُوا تھا، ایک تا، حذف ہو گئی یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے پ۲

تَفِرُّونَ - تم بھاگتے ہو، تم فرار ہوتے ہو، (ضَرَبَ) فِرَارٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو فِرَارًا) پ۲۱

Marfat.com

تَفْرِیْقًا۔ تفرقہ ڈالنا، پھوٹ ڈالنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، کثرت تفرقہ کے لئے استعمال ہوتا ہے، ۱۲

تَفَسَّحُوْا۔ تم کشادگی کرو، تم کھل کر بیٹھو تَفَسُّحٌ سے، جس کے معنی کھل کر بیٹھنے اور توسع یعنی کشادگی اور فراخی کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۸

تُفْسِدُنَّ۔ تم ضرور فساد کروگے، تم ضرور خرابی پھیلاؤ گے، اِفْسَادٌ سے مضارع با نون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَفْسَدُوْهَا) ۱۸ پ ۸ ع ۱۳ ۱۸ پ ۱۳ ع ۳۶

تُفْسِدُوْا۔ تم خرابی ڈالو، تم فساد مچاؤ، اِفْسَادٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے ساقط ہوگیا، ۱۲

تَفْسُقُوْنَ۔ تم بدکاری کرتے ہو، تم فسق کرتے ہو، تم بے حکمی کرتے ہو (نَصَرَ) فُسُوْقٌ سے جس کے معنی خدا کے فرمان سے باہر ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۶

تَفْسِیْرًا۔ کھول کر بیان کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ علامہ سیوطیؒ "اتقان" میں فرماتے ہیں۔

"تَفْسِیْر" بروزن تَفْعِیْلٌ فَسْرٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بیان کرنے کے اور کھولنے کے ہیں، اور فَسْرٌ کو سفر کا مقلوب بتایا گیا ہے (سَفْرٌ کے معنی کھولنے اور پردہ ہٹانے کے ہیں) چنانچہ جب صبح روشن ہوجائے تو اَسْفَرَ الصُّبْحُ بولتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ یہ "تفسرۃ" سے ماخوذ ہے "تفسرہ" قارورہ کو دیکھکر طبیب کے مرض دریافت کرنے کا نام ہے۔

تفسیر کا استعمال مفردات الفاظ اور غریب لفظوں کی تشریح کے لئے بھی ہوتا ہے اور تاویل کے لئے بھی، چنانچہ خواب کی تعبیر کو عربی میں تفسیر بھی کہتے ہیں اور تاویل بھی، ۱۲

تَفْشَلُوْا۔ تم دونوں نامردی کریں، وہ دونوں بزدلی کریں (سَمِعَ) فَشَلٌ سے جس کے معنی بزدلی کرنے اور بزدل ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، نون اعرابی ان ناصبہ کے سبب سے حذف ہوگیا ہے، ۱۲

تَفْشَلُوْا۔ تم بزدل ہوجاؤ گے۔ تم سست ہوجاؤ گے تم نامرد ہوجاؤ گے، فَشَلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے گر گیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

تَفْصِیلَ، بیان، تشریح، کھولنا، ظاہر کرنا۔ علیحدہ علیحدہ کرنا، بروزن تَفْعِیلٌ مصدر ہے

پ ۱۲ ع ۱۳ تَفْصِیلًا پ ۹ ع ۱۳ پ ۲۲ ع ۱۳

تَفَضَّحُوْنِ۔ تم مجھے رسوا کرو، تم مجھے فضیحت کرو، (فتح) تَفَضَّحُوْا فَضْحٌ سے جس کے معنی رسوا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے چونکہ لام نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ ۱۴ ع ۱۳

تَفْضِیلًا۔ بزرگی دینا، فضیلت دینا، بروزن تَفْعِیلٌ مصدر ہے، درمیانی حالت سے زیادہ ہونے کا نام فضل ہے، تفضیل اسی فضل سے مشتق ہے، فضل کی دو قسمیں ہیں، ایک محمود جیسے علم اور حلم کی زیادتی دوسرے مذموم جیسے ضرورت سے زیادہ غصہ کرنا، فضل کا لفظ زیادہ تر محمود کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تفضل کا مذموم کے لئے۔

جب ایک چیز کی دوسری چیز پر فضیلت کے لئے فضل کا لفظ بولا جاتا ہے تو فضل کی تین قسمیں ٹھیرتی ہیں، ایک فضل جنسی جیسے جنسِ حیوان کی فضیلت جنسِ انسان پر، دوسرے فضلِ نوعی جیسے انسان کی فضیلت دیگر حیوانات پر چنانچہ آیت کریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (اور ہم نے عزت دی آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور ہم نے بزرگی دی ان کو بہتیری مخلوق پر پوری بزرگی) میں تفضیل سے یہی تفضیلِ نوعی مراد ہے، تیسرے فضلِ ذاتی جیسے ایک انسان کی فضیلت دوسرے انسان پر، ان کی دونوں فضیلتیں جوہری ہیں جو اجناس و انواع کے جوہر میں ودیعت کی گئی ہیں، اس لئے جو ان فضیلتوں سے محروم ہے وہ کسی طرح بھی ان فضیلتوں کو حاصل کر کے اپنی کمی کو پورا نہیں کر سکتا، جیسے گھوڑے اور گدھے کے لئے کسی طرح یہ ممکن نہیں کہ وہ اس فضیلت کو حاصل کر سکے جو انسان کو حاصل ہے، تیسری قسم کی فضیلت کبھی عرضی بھی ہوتی ہے اس صورت میں اس کے حصول کی راہ نکل سکتی ہے چنانچہ آیاتِ ذیل میں اسی تفضیل کا مذکور ہے

Marfat.com

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ (اور اللہ نے بڑائی دی ایک کو ایک پر روزی میں) لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ (تاکہ تم تلاش کرو فضل اپنے رب کا) کہ یہاں مال اور کمائی کی فضیلت مراد ہے، پ ۱۵ ع ۲

تَفْعَلُ۔ تو کرے، تو کرتا ہے، تو کریگا۔ فَعَلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِفْعَلْ) پ ۶ ع ۱۲

تَفْعَلُوْا۔ تم کرو، تم کرتے ہو، تم کروگے فَعَلٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہو گیا ہے، پ ۱ ع ۳ پ ۲ ع ۱۰ پ ۳ ع ۷ پ ۵ ع ۱۶ پ ۱۷ ع ۱۴ پ ۲۵ ع ۲

تَفْعَلُوْنَ۔ تم کرو، تم کرتے ہو، تم کروگے فَعَلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۴ ع ۱۹ پ ۲۰ ع ۳ پ ۲۵ ع ۴ پ ۲۶ ع ۹ پ ۲۷ ع ۴

تَفْعَلُوْهُ۔ تم اس کو کروگے۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، پ ۱۰ ع ۱۰

تَفَقَّدَ۔ اس نے خبر لی، اس نے جستجو کی، اس نے تلاش کیا۔ تَفَقُّدٌ سے جس کے معنی گم شدہ چیز کی تلاش کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ پ ۱۹ ع ۱۴

تَفْقِدُوْنَ۔ تم گم کر رہے ہو، تم کھو رہے ہو (ضَرَبَ) فَقْدٌ سے جس کے معنی گم کرنے اور کھو دینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۳ ع ۱۳

تَفْقَهُوْنَ۔ تم سمجھتے ہو (سَمِعَ) فِقْهٌ سے جس کے معنی سمجھنے اور دریافت کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ علم شاہد کے ذریعہ علم غائب تک پہنچنے کا نام "فقہ" ہے، پس "فقہ" "علم" سے اخص ہے اور اصطلاحِ شریعت میں فقہ احکامِ شریعت کے علم کو کہتے ہیں، اول معنی میں جب اس کا استعمال ہوتا ہے، تو باب سَمِعَ سے آتا ہے اور مصدر فِقْهٌ اور فَقَهٌ ہوتا ہے اور جب دوسرے معنی میں آتا ہے تو باب کَرُمَ سے استعمال ہوتا ہے اور مصدر فَقَاهَةٌ آتا ہے، پ ۱۵ ع ۵

تَفْكَهُوْنَ۔ تم تعجب کرتے ہو، تم تعجب کروگے تم باتیں بناتے ہو، تم باتیں بناؤ گے، تَفَكُّهٌ سے، جس کے معنی تعجب کرنے، پشیمان ہونے اور باتیں بنانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، بیضاوی لکھتے ہیں کہ تَفَكُّهٌ

Marfat.com

طرح طرح کے میووں سے نقل کرنے کو کہتے ہیں اور بطور استعارہ فقل مجلس کے لئے باتیں بنانے کو بھی تفکہ کہا جاتا ہے[۱]۔ عطا کلبی، مقاتل، اور فراء نے یہاں تعجب کرنے کے معنی کئے ہیں، مجاہد، حسن بصری اور قتادہ نے تَفَکَّهُوْنَ کا ترجمہ تَنَدِّمُوْنَ کیا ہے یعنی تم نادم ہونے لگو، عکرمہ نے باہم ملامت کرنے اور الاہنا دینے کے معنی بیان کئے ہیں۔ ابن کیسان نے غمگین اور حزین ہونے سے ترجمہ کیا ہے، کسائی نے جو لغت و عربیت کے امام ہیں تصریح کی ہے کہ تَفَکُّہٌ مافات پر تاسف کرنے کو کہتے ہیں یہ لغت اضداد میں سے ہے، اہل عرب تفکہ کا استعمال تنعم اور عیش کوشی کے لئے بھی کرتے ہیں اور غم اور تاسف کے لئے بھی، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ تَفَکُّہٌ بروزن تَفَعُّلٌ ہے یہ تَاثُّمٌ کی طرح سے ہے جس کے معنی اثم کو دور کر دینے یعنی گناہ سے علیحدہ ہونے کے ہیں، پس اسی طرح تَفَکُّہٌ کے معنی ہوئے اس نے "فاکہہ" کو دور کر دیا، یعنی وہ میووں کے مزہ سے جدا ہو گیا اور جو شخص کہ نادم و غمگین ہوتا ہے اس کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ مزوں سے دور رہتا ہے[۲]۔ تَفَکَّهُوْنَ اصل میں تَتَفَکَّهُوْنَ تھا۔ ایک تاء حذف ہو گئی ہے، پ ۲۷ ع ۱۵

تُفْلِحُوْا۔ تمہارا بھلا ہووے، تم فلاح پاؤ، اِفْلَاحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَنْ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو اَفْلَحَ) پ ۱۵ ع ۱۵

تُفْلِحُوْنَ۔ تمہارا بھلا ہووے، اِفْلَاحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲ ع ۸ پ ۴ ع ۱۱ پ ۶ ع ۱۰ پ ۷ ع ۳ و ۲ پ ۸ ع ۱۶ پ ۱۰ ع ۳ پ ۱۷ ع ۱۷ پ ۱۸ ع ۱۰ پ ۲۸ ع ۱۲

تُفَنِّدُوْنَ۔ تم نقصانِ عقل بتاتے ہو، تم نقصانِ عقل بتاؤ گے، تم بہکا ہوا بتاتے ہو، تم بہکا ہوا بتاؤ گے، تَفْنِیْدٌ سے جس کے معنی جھوٹ کمزوری، عاجزی، جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں نقصان عقل کی طرف منسوب کرنا مراد ہے، پ ۱۳ ع ۵

[۱] انوار التنزیل قاضی بیضاوی ج ۲ ص ۳۰۱ طبع مصر۔ [۲] ملاحظہ ہو معالم التنزیل امام بغوی ج ۷ ص ۲۰ طبع مصر ۱۳۳۳ھ و فتح الباری ج ۸ ص ۴۸۰ طبع میریہ

Marfat.com

تَفُوْرُ۔ وہ اچھلتی ہے، وہ اچھلے گی، وہ جوش کرتی ہے، وہ جوش کریگی، (نصر) فَوْرٌ سے جس کے معنی سخت جوش مارنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب فَوْرٌ کا استعمال آگ کے، ہنڈیا کے اور غصہ کے جوش مارنے اور اُبلنے کے لئے ہوتا ہے۔ ۲۹/۱۱

تَفِیْٓءَ۔ وہ رجوع کرے، وہ لوٹ آئے، وہ پھر آئے (ضرب) فَیْءٌ سے، جس کے معنی اچھی حالت کی طرف رجوع کرنے اور پھرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۴۹/۹

تَفِیْضُ وہ بہتی ہے، وہ جاری ہوتی ہے وہ رواں ہوتی ہے (ضرب) فَیْضٌ سے جس کا استعمال جب آنسو اور پانی کے لئے ہوتا ہے تو جاری ہونے اور بہنے کے معنی آتے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب یہاں آنکھوں کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے ۵/۸۳

تَفِیْضُوْنَ۔ تم گھستے ہو، تم لگتے ہو افاضۃٌ سے، جس کا استعمال جب باتوں کے متعلق ہوتا ہے تو باتوں میں خوض کرنے اور مشغول ہونے کے معنی ہوتے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر یہاں "افاضہ" کا استعمال اسی معنی میں ہوا ہے، ۱۰/۶۱

فصل القاف المعجمہ

تَقِیْ۔ تو بچائے گا، تو بچا لے، تو بچائے گا، (ضرب) وَقْیٌ سے جس کے معنی نگاہ رکھنے حفاظت کرنے اور بچانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَقِیْ اصل میں تَقْیِیْ تھا، ی جو صرفِ علت تھی عامل کے آنے سے آخر سے ساقط ہوگئی، ۳/۲۸

تُقَاتِلُ۔ وہ لڑتی ہے، وہ لڑیگی، وہ قتال کرتی ہے، وہ قتال کریگی، مُقَاتَلَۃٌ سے جس کے معنی باہم جنگ و پیکار اور قتل و قتال کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۳/۱۳

تُقَاتِلُوْا۔ تم قتال کرو، تم جنگ کرو، تم قتال کروگے، تم جنگ کروگے۔ مُقَاتَلَۃٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب حذف ہوگیا ہے، ۳/۱۴۶

تُقَاتِلُوْنَ۔ تم لڑتے ہو، تم جنگ کرتے ہو، تم لڑوگے، تم جنگ کروگے، مُقَاتَلَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۴/۷۵

Marfat.com

تُقَاتِلُوْنَهُمْ۔ تم ان سے لڑوگے، تم ان سے جنگ کروگے، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۴ ۱۲

تُقَاتِلُوْهُمْ تم ان سے لڑو، اصل میں لَا تُقَاتِلُوْهُمْ ہے لَا تُقَاتِلُوْا صیغہ نہی ہے جمع مذکر حاضر ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۴ ۱۲

تُقٰتِهٖ اس سے ڈرنا، تُقَاةٍ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو تُقٰىةً) ۴ ۲

تَقَاسَمُوْا تم آپس میں قسم کھاؤ، تَقَاسُمٌ سے جس کے معنی باہم قسم کھانے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱ ۴

تَقَبَّلْ۔ تو قبول کر، تَقَبُّلٌ سے جس کے معنی کسی چیز کو اس طرح پر قبول کرنے کے ہیں کہ وہ ثواب کی مستحق ٹھیرے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۱ ۱۵ ۳ ۱۳ ۱۸

تُقُبِّلَ۔ وہ قبول کی گئی۔ تَقَبُّلٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۴ ۲۷

تُقْبَلَ۔ وہ قبول کی جائے، وہ قبول کی جاتی ہے وہ قبول کی جائے گی۔ قَبُوْلٌ سے، جس کے معنی قبول کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۳ ۴

تَقْبَلُوْا۔ تم قبول کرو، تم مانو، قَبُوْلٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، ۱۲

تَقَبَّلَهَا۔ اس (رب) نے اس (مریم) کو قبول فرمایا، تَقَبُّلٌ تَقَبَّلَ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۳ ۱۲

تَقْتُلَنِيْ، تو میرا خون کرے، تو مجھے مار ڈالے تَقْتُلٌ قَتْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے (ملاحظہ ہو اَقْتُلَ) ۴ ۲۰

تَقْتُلُوْا۔ تم قتل کرو، قَتْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، آیت شریفہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ (اور اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے مار نہ ڈالو) کے متعلق علامہ راغب اصفہانی تحریر فرماتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ یہ لڑکیوں کے زندہ گاڑنے سے نہی ہے اور بعض کا قول ہے کہ نہیں بلکہ عزل (منی کے ذریعہ نطفہ کو ضائع کرنے اور اس کے بے جا موقع استعمال سے ممانعت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ

Marfat.com

یہ اولاد کو ان چیزوں میں مشغول رکھنے سے نہی ہے جو اس کو علم کے حصول اور اس کوشش سے باز رکھے جو ابدی زندگی کی مقتضی ہے کیونکہ آخرت سے غافل و جاہل کا شمار مردوں کے حکم میں ہے دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فرمان اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (مردے ہیں جن میں زندگی نہیں) میں اسی صفت کے ساتھ موصوف کیا ہے اور اسی طرح آیت وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ہے۔

واضح رہے کہ یہ تینوں اقوال قتل کی مختلف صورتوں کا تعین کر رہے ہیں، آیت میں لفظ قتل عام ہے وہ ان سب صورتوں کو شامل ہے اسی لئے لَا تَقْتُلُوْا کی نہی میں یہ تینوں داخل ہیں، آیت شریفہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ (اے ایمان والو شکار نہ مارو جس وقت کہ تم احرام میں ہو اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو بدلا دینا پڑے گا اس مارے کے برابر مویشی میں سے) میں قتل کا لفظ لایا گیا، ذبح یا زکوٰۃ کے الفاظ کا استعمال نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ قتل کا لفظ ان تمام الفاظ سے زیادہ عام ہے گویا اس بات کو بتانا مقصود ہے کہ اس کی جان لینا بہر وجوہ ممنوع ہے

پ ۲ ع ۵ پ ۵ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۴

تَقْتُلُوْنَ ۔ تم قتل کرتے ہو، تم قتل کرو گے قَتْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر،

پ ۱ ع ۱۱ پ ۳ ع ۳

تَقْتُلُوْهُ ۔ تم اس کو قتل کرو، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۲ ع ۴

تَقْتُلُوْهُمْ ۔ تم نے ان کو قتل کیا۔ اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، یہاں لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی دینے لگا پ ۹ ع ۱۴

تَقْتِیْلًا ۔ خوب قتل کرنا، خوب ذلیل کرنا، اچھی طرح سے تابع کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، پ ۳ ع ۳

تَقْدِرُوْا ۔ تم قادر ہوئے، تمہارا بس پڑا تم قدرت پاؤ، تمہارا ہاتھ پڑے (ضَرَبَ) قَدْرٌ سے، جس کے معنی قابو پانے اور قدرت پانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۶ ع ۱۱

تَقَدَّمَ ۔ پہلے ہوا، آگے گزرا، سابق میں ہو چکا تَقَدُّمٌ سے، جس کے معنی اصل میں تو قدم

Marfat.com

بڑھانے کے ہیں اور اسی اعتبار سے آگے بڑھنے اور پہلے ہونے اور سابق میں گزرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۶/۹

تُقَدِّمُوْا۔ تم آگے بھیجو، تم آگے بھیجو گے، تم آگے بڑھو، تم آگے بڑھو گے، تَقْدِمَۃٌ سے جس کے معنی آگے بڑھنے، آگے کرنے اور پیش کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے ساقط ہو گیا ہے، ۱/۱۲ ۲۶/۱۲ ۲۸/۲ ۲۹/۱۴

تَقْدِیْرًا۔ تقدیر، اندازہ کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، قَدْرٌ اور تَقْدِیْرٌ دونوں کے معنی ہیں کسی چیز کی کمیت اور مقدار کا بیان کرنا، تقدیر کا استعمال قدرت عطا کرنے کے معنی میں بھی ہوتا ہے چنانچہ آتا ہے قَدَّرَنِیَ اللّٰہُ عَلٰی کَذَا (یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی) پس اشیاء کے متعلق تقدیر الٰہی کی دو صورتیں ٹھہریں ایک اللہ تعالیٰ کا اشیاء کو قدرت عطا فرمانا، دوسرے حسب اقتضاء حکمت الٰہی اشیاء کا مقدار مخصوص اور وجہ مخصوص پر قرار پانا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ فعل الٰہی کی دو قسمیں ہیں اول ایجاد بالفعل جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شئے کا پہلی ہی دفعہ اس طرح ابداع کامل فرمایا جائے کہ جب تک مشیت الٰہی اس کے فنا یا تبدیل کی نہ ہو اس میں کمی بیشی نہ ہو سکے جیسے کہ آسمان اور آسمان کا کارخانہ ہے کہ پہلے دن جس طرح خلق فرمایا تھا آج تک اسی طرح قائم ہے اور تا قیام قیامت اسی طرح رہیگا، دوم یہ کہ اصول اشیاء کو تو بالفعل وجود عطا فرمایا اور ان کے اجزاء کو بالقوہ اور ان کے اندازہ اور مقدار کو اس طرح متعین فرما دیا کہ اس کے خلاف ظہور پذیر نہ ہو سکے، چنانچہ خرما کی گٹھلی کے متعلق تقدیر الٰہی یہی ہے کہ اس سے درخت خرما ہی اگیگا، سیب یا زیتون کے درخت نہیں اگیں گے، اور انسان کی منی سے انسان ہی پیدا ہوگا اور جانوروں کی پیدائش نہیں ہوگی، پس اللہ کی تقدیر کے دو معنی ہوئے ایک کسی چیز کے متعلق اللہ کا حکم کہ ایسا ہوگا یا ایسا نہ ہوگا، خواہ یہ حکم بر سبیل وجوب ہو یا بر سبیل امکان چنانچہ ارشاد باری ہے وَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (اللہ نے رکھا ہے ہر چیز

Marfat.com

کا ایک اندازہ) کہ یہاں "قدر" سے مراد یہی حکم الٰہی ہے، دوم کسی چیز پر قدرت عطا فرمانا۔

جب "تقدیر" کا فاعل انسان وغیرہ ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کے معنی حسب اقتضاء عقل معاملہ کے مناسب، یا اپنی تمنا اور خواہش کے مطابق کسی امر میں غور و فکر کرنے اور اس کا اندازہ لگانے کے آتے ہیں، پہلی صورت قابلِ تعریف ہے اور دوسری لائقِ مذمت، اول صورت کی مثال آیت شریفہ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا (اور ان پر دور چلایا جائیگا چاندی کے برتنوں اور آبخوروں کا جو شیشے کے ہوں گے، شیشے بھی چاندی کے کہ ان کو ناپ رکھا ہے ایک خاص انداز پر) یعنی چاندی کے آبخوروں کو جو شیشے کے مانند صاف و شفاف ہیں، ساقیان شراب نے اس خاص انداز پر ناپ رکھا ہے کہ ہر شخص کو اس کی پیاس کے مطابق نپا نپایا دیں گے تاکہ نہ تو سیر ہو کر بچا ہوا واپس کرنا پڑے نہ کمی کے سبب دوبارہ مانگنے کی زحمت ہو، اور دوسری صورت یعنی اپنی آرزو اور خواہش کے مطابق تجویز کرنے اور اندازہ لگانے کی مثال آیت شریفہ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (بے شک اس نے سوچا اور اندازہ کیا سو لعنت ہو کیا سوچا) ہے جو ولید کے متعلق وارد ہے، کیونکہ اس نے قرآن مجید کے متعلق محض اپنی خواہش اور اٹکل سے کہدیا تھا کہ یہ تو جادو ہے جو جادوگروں سے نقل ہوتا چلا آتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ موضح القرآن میں رقمطراز ہیں۔

"دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے بعضے اسباب ظاہر ہیں، بعضے چھپے ہیں، اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے، جب اللہ چاہے اس کی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کردے جب چاہے ویسی ہی رکھے آدمی کبھی کنکر سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے، وہ ہرگز نہیں بدلتا۔ اندازے کو "تقدیر" کہتے ہیں یہ دو تقدیریں ہوئیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی،[1]

اور سورۂ کہف میں زیر آیت وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (تیرا رب کسی پر ظلم نہیں فرماتا) منکرین تقدیر کے شبہ کا جواب ارقام فرماتے ہیں۔

[1] ملاحظہ ہو سورۂ رعد فائدہ آیت لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ، يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ،

Marfat.com

"رب جو کرے سو ظلم نہیں سب اسی کا مال ہے پر ظاہر میں جو ظلم نظر آوے وہ بھی نہیں کرتا بے گناہ دوزخ میں نہیں ڈالتا اور نیکی ضائع نہیں کرتا، اور جو کوئی کہے گناہ میں ہمارا کیا اختیار سو بات نہیں، اپنے دل سے پوچھ لے۔ جب گناہ پر دوڑتا ہے اپنے قصد سے دوڑتا ہے اور جو کوئی کہے قصد بھی اسی نے دیا، سو قصد دونوں طرف لگ سکتا ہے اور جو کہے اسی نے ایک طرف لگا دیا، سو بندے کی دریافت سے باہر ہے۔ بندے سے معاملت ہے اس کی سمجھ پر، بندہ بھی پکڑے گا اسی کو جو اس سے بدی کرے، نہ کہیگا کہ اس کا کیا قصور، اللہ نے کروایا۔"

اور سورۂ یٰسین میں لکھتے ہیں:۔

"یہ گمراہی ہے نیک کام میں "تقدیر" کا حوالہ اور اپنے مزے میں لالچ پر دوڑنا۔" [1]

پ ۱۶ ع ۲۹/۱۹

تَقَرَّ - وہ ٹھنڈی رہے (سَمِعَ) قُرَّةٌ اور قُرُورٌ سے، جس کے معنی خوشی کے مارے آنکھیں روشن ہو جانے اور ٹھنڈی رہنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، بعض بجائے قُرَّةٌ کے قَرَارٌ سے جس کے معنی سکون پانے اور قرار پکڑنے کے ہیں مشتق بتلاتے ہیں پ ۱۱ ع ۲۲/۲

تَقْرَأَ - تو اس کو پڑھے، تَقْرَأُ قِرَاءَةٌ سے جس کے معنی حروف اور کلمات کو ترتیل میں ایک دوسرے کے ساتھ ملانے اور ضم کرنے کے ہیں، یا بالفاظ دیگر حرفوں اور کلموں کو ملا کر پڑھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب، یاد رہے کہ ہر طرح کے جمع کرنے اور ملانے کے لئے قِرَاءَةٌ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا چنانچہ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے قراءت القوم نہیں کہیں گے اس پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ صرف ایک حرف کے زبان سے ادا کرنے کو "قراءت" نہیں کہتے۔ پ ۱۵/۱۲

تَقْرَبَا - تم دونوں نزدیک ہو، تم دونوں قریب ہو جاؤ، تم دونوں پاس پھٹکو، (سَمِعَ وَكَرُمَ) قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ سے، جس کے معنی قریب اور نزدیک ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، چونکہ یہاں کلام نہی

[1] ملاحظہ ہو فائدہ آیت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ الخ

Marfat.com

داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے، یہاں قرب سے قربِ مکانی مراد ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَقْرَبَ) پ ۸ ع ۱

تُقَرِّبُكُمْ۔ وہ تم کو نزدیک کرے، وہ تم کو نزدیک کرتی ہے، وہ تم کو نزدیک کردے گی تَقْرِبٌ تَقْرِيبٌ سے جس کے معنی نزدیک کرنے اور قریب کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، یہاں قرب سے قرب منزلت مراد ہے، پ ۲۳

تَقْرَبُوْا۔ تم قریب ہو، تم نزدیک ہو، تم پاس پھٹکو، قُرْبٌ اور قِرْبَانٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، چونکہ یہاں لَا نہی موجود ہے، اس لئے فعل نہی ہے، قرآن مجید میں جہاں کہیں لَا تَقْرَبُوْا کے الفاظ آئے ہیں وہاں قرب سے قربِ مکانی مراد ہے آیت کریمہ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو) یہاں یتیم کے مال کے پاس پھٹکنے سے جو ممانعت کی گئی ہے اس میں جو بلاغت ہے وہ مال لینے کی ممانعت میں نہیں ہو سکتی تھی، کیونکہ مال لینا تو بڑی چیز ہے یہاں پاس جانے ہی سے روک دیا۔

اسی طرح آیت شریفہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور دیگر آیات کو سمجھنا چاہئے پ ۸ ع ۱۵

تَقْرَبُوْنِ۔ تم میرے پاس آؤ، تم میرے نزدیک ہو اس میں نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے پ ۸ ع ۱۵

تَقْرَبُوْهَا۔ تم اس کے قریب ہو، تم اس کے پاس پھٹکو، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ ۲

تَقْرَبُوْهُنَّ۔ تم ان کے قریب ہو، تم ان کے پاس جاؤ، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ یہاں عورتوں کے پاس جانے سے جماع کا کنایہ ہے، پ ۲

تُقْرِضُوْا۔ تم قرض دو، اَقْرَاضٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے۔ پ ۲۸

تَقْرِضُهُمْ۔ وہ ان سے کترا جاتی ہے تَقْرِضُ قَرْضٌ سے جس کے معنی کترانے اور قطع کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب اصحاب الکہف کے ذکر میں جو آیت شریفہ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

Marfat.com

وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ (اور تو دیکھے گا کہ جب دھوپ نکلتی ہے تو ان کی کھوہ سے داہنے کو بچ جاتی ہے اور جب ڈوبتی ہے تو بائیں کو کترا جاتی ہے اور وہ اس کی کھلی جگہ میں ہیں، یہ اللہ کی قدرتوں میں سے ہے) وارد ہے، اس بارے میں مفسرین مختلف الرائے ہیں کہ کیا صورت تھی جو ان پر دھوپ نہیں پڑتی تھی، بعض اس سلسلہ میں "کہف" کی نوعیت اور اس کے جائے وقوع کا تعین کرتے ہیں ان کے خیال میں کہف (غار) ہی کچھ اس طرح واقع ہوا تھا کہ وہاں دھوپ کا دخل ہو ہی نہیں سکتا تھا، چنانچہ ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ کہف "بنات النعش" کے مقابل واقع ہے، اس لئے اس میں نہ آفتاب کے طلوع کے وقت دھوپ آتی ہے نہ غروب کے وقت، نہ طلوع و غروب کے درمیان[1]۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی رائے اس بارے میں حسب ذیل ہے فرماتے ہیں۔

"بخاطر فاطری رسد کہ دیوار جنوبی آں قدر بلند است کہ سایہ اصلی او در تمام سال محل خفتن ایشاں را می پوشاند، و دیوار شرقی و غربی آن متصل دیوار جنوبی بلند تر است و پایہ بپایہ منحط شدہ وایں جماعہ سر بجانب شمال یا جنوب کردہ خفتہ اند۔ پس وقتیکہ آفتاب طلوع کند ضوء آفتاب بر دیوار غربی و بعضے صحن غار افتد و ہر چند ارتفاع زیادہ گردد بلندی دیوار شرقی از وصول ضوء بایشاں مانع آید و ضوء از جانب راست ایشاں منتقل شود بجانب سر کہ جہت شمال است، در وقت استوار بجز سایہ اصلی دیوار جنوبی نمی ماند و چوں آفتاب مائل بغروب شود ضوء آفتاب بر دیوار شرقی افتد و آہستہ آہستہ بر سر دیوار مرتفع گردد و آں جانب چپ ایشاں ست"[2]

بعض کا خیال ہے کہ اس تعین اور تکلف کی ضرورت نہیں یہ ان کی کرامت ہے کہ باوجود اس سمت میں ہونے کے کہ جہاں ان پر دھوپ پہنچنی چاہئے تھی نہیں پہنچتی، بہرحال کوئی سی رائے صحیح ہو بقول شاہ عبدالقادر صاحبؒ

[1] معالم التنزیل امام بغوی ج ۴ ص ۱۶۶ طبع مصر [2] فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن ص ۳۹۵ طبع فاروقی دہلی ۱۹۳۶ء
[3] ملاحظہ ہو تفسیر خازن ج ۴ ص ۱۶۶ طبع مصر۔

Marfat.com

"حق تعالیٰ کی قدرت سے نہ اس مکان میں لو ہے
دھوپ آوے نہ مینہ نہ برف اور کھلی جگہ ہے"
تنگ خفہ نہیں ہے۔ ۱۵/۱۴

تُقْسِطُوْا۔ تم انصاف کرو، تم انصاف کروگے، اِقْسَاطٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَنْ ناصبہ کے سبب نون اعرابی گر گیا ہے (ملاحظہ ہو اَقْسِطُوْا) ۴/۱۲۹

تُقْسِمُوْا۔ تم قسم کھاؤ، اِقْسَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُقْسِمُ) ۱۹/۱۲

تَقْشَعِرُّ۔ وہ لرزنے لگتی ہے، اس کا رواں کھڑا ہو جاتا ہے، اِقْشِعْرَارٌ سے۔ جس کے معنی کانپنے، لرزنے اور رواں کھڑا ہو جانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اس کی ترکیب حروف قَشْعٌ اور حرف "ر" سے مل کر ہوئی ہے۔ قَشْعٌ عربی میں خشک چمڑے کو کہتے ہیں "ر" کا اضافہ اس لئے کیا گیا ہے کہ فعل رباعی ہو جائے، جس طرح اِقْمَطَرَّ کو قَمْطٌ سے بنایا ہے جس کے معنی مضبوطی سے باندھنے کے ہیں[۵۲]۔ خشک چمڑا چونکہ سکڑا ہوا اور سمٹا ہوا ہوتا ہے اس لئے اِقْشِعْرَارٌ کے معنی سکڑنے اور سمٹنے کے ہوئے، لرزہ اور کپکپی میں بدن کی کھال سکڑتی اور سمٹتی ہے اور بدن کے بال اور رواں رواں کھڑا ہو جاتا ہے، اس لئے اِقْشِعْرَارٌ کا استعمال ان معانی میں بھی ہونے لگا، ۲۳/۱۷

تَقْصُرُوْا۔ تم کوتاہ کرو، تم کم کرو، تم گھٹاؤ، (نَصَرَ) قَصْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ان ناصبہ کے سبب نون اعرابی گر گیا ہے، علامہ علی بن محمد خازن بغدادی آیت شریفہ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ (کہ کچھ کم کرو نماز میں سے) یعنی چار کی دو کر دو اور یہ ظہر عصر اور عشا کی نماز میں ہوگا اور لغت میں "قصر" کے معنی اصل میں "تضییق" یعنی تنگی کرنے کے ہیں، بعض کا قول ہے کہ ھو ضم الشی الی اصلہ (یعنی قصر کے معنی ہیں کسی چیز کا اس کی اصل سے ملا دینا) ابن الجوزی نے "قصر" کی تفسیر نقص یعنی کمی کے ساتھ کی ہے اور میں نے اہل تفسیر و لغت میں سے کسی کو ان کا ہمنوا نہیں پایا۔ اور بعض نے

[۵۲] موضح القرآن مائدہ آیت مذکور [۵۳] انوار التنزیل قاضی بیضاوی ج ۲ ص ۲۱۵

Marfat.com

کہا ہے کہ "قصر الصلاۃ" کے معنی یہ ہیں کہ بموجب رخصت نماز کی بعض رکعتوں یا بعض ارکان کو ترک کر کے نماز کو قصیر (کوتاہ) کر لیا جائے، اسی وجہ سے آیت میں جو نماز کا قصر مذکور ہے اس کی تفسیر میں دو قول ذکر کئے ہیں ایک یہ کہ تعداد رکعات میں قصر ہے یعنی چار رکعت کی نماز کو دو رکعت کی کر لینا، دوسرے یہ کہ قصر سے مراد نماز کی ادائیگی میں تخفیف کرنا ہے، بایں طور کہ رکوع و سجود کی بجائے ایما و اشارہ پر اکتفا کی جائے [۱]

خازن پہلے قول کو اصح بتاتے ہیں اور شاہ ولی اللہ صاحب دوسرے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ فتح الرحمٰن میں رقمطراز ہیں "مشہور آں ست کہ ایں آیت در صلوٰۃ مسافر نازل شدہ ست وخوف قید اتفاقی ست و انچہ نزد ایں بندہ رجحان یافتہ ست آں ست کہ ایں آیت در صلاۃ خوف نازل شدہ ست وسفر قید اتفاقی ست، و مراد از قصر تقصیر کیفیت رکوع و سجود ست کہ بایمائے ادا می تواں کرد نہ در کمیت رکعات واللہ اعلم" [۲]

ص ۱۲ ۵۴

تَقَصُّصُ، تو بیان کر، قَصَصٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اُقْصُصْ) ۱۲/۱۱

تَقْضِیْ، تو حکم کرے گا، قَضَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُقْضِ) ۱۲/۱۶

تُقَطَّعُ، قطع کیا جائے، کاٹا جائے، تَقْطِیْعٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُقَطِّعَنَّ) ۹/۷

تَقَطَّعَ، کٹ گیا۔ ٹوٹ گیا، جدا ہو گیا، پارہ پارہ ہو گیا، ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تَقَطُّعٌ سے جس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۶/۹۴

تَقَطَّعَ، پارہ پارہ ہو جائے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، تَقَطُّعٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَتَقَطَّعُ تھا، ایک تا حذف ہو گئی، ۱۱/۳

تَقَطَّعَتْ۔ کٹ گئی، ٹوٹ گئی، پارہ پارہ ہو گئی۔ تَقَطُّعٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۳/۱۰۳

تَقَطَّعُوْا۔ انھوں نے کاٹ دیا، انھوں نے

---

[۱] لباب التاویل فی معانی التنزیل ج ۱ ص ۴۸۲ طبع مصر [۲] فتح الرحمٰن طبع قادری دہلی ص ۱۲۶

Marfat.com

توڑ دیا، انھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تَقَطَّعَ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۱۲ ع ۱۸ تُقَطِّعُوْا۔ تم کاٹو گے، تم توڑو گے، تم پارہ پارہ کرو گے، تَقْطِیْعٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَنْ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا، پ ۳۰ ع ۳۶

تَقْطَعُوْنَ۔ تم کاٹتے ہو، تم قطع کرتے ہو (فَتْحٌ) قَطْعٌ سے، جس کے معنی کاٹنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ قطع سبیل کے دو معنی ہیں، ایک چل کر راہ طے کرنا، دوسرے راہ گیروں کو لوٹنا اور رہزنی کرنا آیت شریفہ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ (تم راہ قطع کرتے ہو) میں قطع راہ سے یا تو یہ مراد ہے کہ قزاقی اور رہزنی ان کا دستور تھا یا بدکاری اور لواطت کے ذریعہ لوگوں کی راہ مارتے تھے کہ اس طرف سے ہو کر نہ نکلیں، پ ۲۰ ع ۱۵

تَقَعَ۔ وہ گر پڑے (فَتْحٌ) وُقُوْعٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کے گرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۷ ع ۱۶

تَقْعُدُ۔ تو بیٹھ رہے، تو بیٹھ رہیگا (نَصَرَ) قُعُوْدٌ سے، جس کے معنی بیٹھے رہنے اور کھڑے سے بیٹھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۵ ع ۲ و ۳ لَا تَقْعُدْ (تو نہ بیٹھ تجھے بیٹھنا نہ چاہئے) فعل نہی ہے، پ ۱۳

تَقْعُدُوْا۔ تم بیٹھو، تم بیٹھا کرو، قُعُوْدٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر چونکہ یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ ۵ ع ۱۷ پ ۸ ع ۱۸

تَقْفُ، تو پیچھے چل، تو پیچھے پڑ (نَصَرَ) قَفْوٌ سے جس کے معنی اصل میں تو کسی کے پیچھے چلنے اور درپے ہونے کے ہیں اور اسی لئے اتباع اور پیروی کرنے کے معنی میں آتا ہے، مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، یہاں چونکہ لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ ۱۵ ع ۴

تَقُلْ، تو کہہ، قَوْلٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں لَا تَقُلْ (تو نہ کہہ) ہے جو فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اُقْلُ) پ ۱۵ ع ۴

تَقَلُّبٌ۔ پھرنا، پھر پھر جانا، آنا جانا، الٹنا پلٹنا بروزن تَفَعُّلٌ مصدر ہے۔ پ ۲ ع ۱۱

تُقْلَبُ۔ اوندھا ڈالا جائے گا، پھیرا جائیگا، تَقْلِیْبٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کے ایک حال سے دوسرے حال پر متغیر کرنے اور پلٹنے

Marfat.com

کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۳/۵
تَقَلَّبُكَ۔ تیرا پھرنا، تیرا آنا جانا، تَقَلُّبٌ مضاف
کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ، ۱۹/۱۵
تُقْلَبُوْنَ، تم پھیرے جاؤ گے (ضَرَبَ) قَلْبٌ
سے، جس کے معنی پھیرنے اور ایک رخ سے
دوسرے رخ کرنے کے ہیں، مضارع مجہول
کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۰/۱۴
تَقَلُّبِهِمْ۔ ان کی آمد و شد، ان کا چلنا پھرنا
تَقَلُّبٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب
مضاف الیہ، ۱۴/۱۲ ۲۴/۶
تَقُمْ۔ وہ کھڑی ہووے (نَصَرَ) قِيَامٌ سے
جس کے معنی کھڑے ہونے کے ہیں، مضارع کا
صیغہ، واحد مؤنث غائب، یہاں فَلْتَقُمْ
(پس چاہیے کہ وہ کھڑی ہووے) ہے۔ جو
امر کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، ۵/۱۲
تَقُمْ، تو کھڑا ہو، قِيَامٌ سے، مضارع کا صیغہ
واحد مذکر حاضر، یہاں لاء نہی موجود ہے اس لئے
فعل نہی ہے ۱۱/۲
تَقْنَطُوْا۔ تم آس توڑو، تم ناامید ہو، قُنُوْطٌ
سے، جس کے معنی خیر سے مایوس ہونے اور
ناامید ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ،

جمع مذکر حاضر، یہاں لاء نہی موجود ہے اس لئے
فعل نہی ہے، علامہ ابو جعفر احمد بن علی البیہقی نے
تاج المصادر میں تصریح کی ہے کہ بجز فَعُلَ
یَفْعُلُ (کَرُمَ یَکْرُمُ) کے، کہ جس میں دونوں
جگہ عین کو پیش ہے، جملہ ابواب اس سے مستعمل
ہیں، اور فَعِلَ یَفْعَلُ (سَمِعَ یَسْمَعُ) کا مصدر
قَنَطٌ اور قُنُوْطَةٌ ہے اور فَعَلَ یُفْعَلُ (فَتَحَ
یَفْتَحُ) کہ دونوں میں عین کلمہ کو زبر ہے اور فَعِلَ
یَفْعِلُ (حَسِبَ یَحْسِبُ) کہ دونوں میں عین کلمہ کو
زیر ہے مرکب ہیں اور دو بابوں (یعنی ایک کی
ماضی اور دوسرے کے مضارع سے) مل کر بنے ہیں
تاہم ان لغات میں اعلیٰ یہی ہے کہ اس کو باب
فَعَلَ عین کلمہ کے زبر سے اور یَفْعِلُ عین کلمے
کے زیر (یعنی ضَرَبَ یَضْرِبُ) سے قرار دیا جائے
کیونکہ قاریوں کا اتفاق ہے کہ آیت شریفہ
مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا زبر سے ہے اور مَنْ
یَقْنِطُ یا زیر سے ہے یا زبر سے ہے، ۲۴/۳
تَقُوْلُ۔ تو کہے، تو کہتا ہے، تو کہیگا، قَوْلٌ سے
مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَقُلْ)
۴/۳ ۵/۸ ۱۳/۱۶ ۲۳/۲
تَقُوْلُ۔ وہ کہے، وہ کہتی ہے، وہ کہے گی،

Marfat.com

قَوْلٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب
ب۱۱ ع۱۶ ب۱۳ ع۲۳ ب۱۷ ع۳۶ ب۱۱ ع۲۹

تَقَوَّلَ۔ اس نے بنالیا، اس نے گڑھ لیا۔ اس نے باندھ لیا۔ تَقَوُّلٌ سے جس کے معنی دل سے گڑھ کر دوسرے کی طرف سے کہدینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ب۲۹ ع۶

تَقُوْلَنَّ۔ تو ضرور کہیگا، قَوْلٌ سے، مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر کا تَقُوْلَنَّ (تو ہرگز نہ کہیو) فعل نہی بانون ثقیلہ ہے ب۱۵ ع۱۶

تَقُوْلُوْا۔ تم کہو، تم کہنے لگو۔ تم کہتے ہو، تم کہو گے قَوْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے آنے سے حذف ہو گیا، ب۲ ع۵ ب۶ ع۱۴ ب۸ ع۷ و ۱۱ ب۹ ع۱۲ ب۱۰ ع۲۵ ب۱۲ ع۲۸ لَا تَقُوْلُوْا (تم نہ کہو) فعل نہی ہے۔ ب۱ ع۱۳ ب۲ ع۳ ب۵ ع۶ ب۲ ع۲۴

تَقُوْلُوْنَ۔ تم کہتے ہو، تم کہو گے، قَوْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ب۱ ع۹ و ۱۶ ب۵ ع۴ ب۵ ع۱۲ ب۵ ع۲ ب۷ ع۱۱ و ۱۲ ب۸ ع۴ ب۱۰ ع۱۵ ب۱۱ ع۸ و ۱۸ ب۱۲ ع۹

تَقَوَّلَهٗ۔ اس نے اس کو بنالیا ہے، اس نے اسے گڑھ لیا ہے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، ب۲۷ ع۲

تَقُوْمَ۔ تو کھڑا ہووے، تو اٹھے، تو کھڑا ہوتا ہے تو کھڑا ہوگا، تو اٹھتا ہے، تو اٹھیگا۔ قِیَامٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ب۱۱ ع۲

ب۱۵ ع۱۸ و ۱۹ ب۲۷ ع۳ ب۲۹ ع۱۳

تَقُوْمُ۔ وہ کھڑی ہوتی ہے، وہ کھڑی ہوگی، وہ قائم ہے، وہ قائم ہوگی، قِیَامٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قِیَام) ب۱۵ ع۱ و ۲ و ۹ ب۲۱ ع۵ ب۲۳ ع۱۰ ب۲۵ ع۳

تَقُوْمُوْا۔ تم کھڑے ہو، تم قیام کرو، تم قائم رہو قِیَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اَنْ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا ہے ب۵ ع۱۶ ب۲۲ ع۱۲

تَقْوٰی۔ پرہیزگاری، بچنا، تقویٰ اِتَّقٰی سے اسم ہے، لغت میں تو تقویٰ کے معنی ہیں نفس کا اس چیز سے بچانا اور حفاظت میں رکھنا کہ جس کا خوف ہو، لیکن کبھی کبھی خوف کو تقویٰ سے اور تقویٰ کو خوف سے بھی موسوم کرتے ہیں، جس طرح سے کہ سبب بول کر مسبب اور مسبب بول کر سبب مراد لے لیتے ہیں۔ عرف شرع میں تقویٰ نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام ہے جو گناہ کی طرف لے جائے

Marfat.com

یہ بات ممنوعات کے اجتناب سے حاصل ہوتی ہے مگر اس کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے کہ بعض مباحات کو بھی ترک کیا جائے۔ چنانچہ مروی ہے الحلال بین والحرام بین ومن رتع حول الحمی فحقیق ان یقع فیہ (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور جو چراگاہ کے گرد چرائیگا تو (اس کے حال کو دیکھتے ہوئے یہ خطرہ ہے) درست معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس میں داخل ہوجائے)

علمانے "تقوی" کے تین درجہ بتائے ہیں، ادنی، اوسط اور اعلیٰ۔ ادنیٰ درجہ تقوی کا ایمان ہے کہ جس کے ذریعہ دوزخ کے دائمی عذاب سے رہائی حاصل ہوتی ہے اور اوسط درجہ ہر اس چیز کا چھوڑ دینا ہے کہ جس کا کرنا یا نہ کرنا آدمی کو گنہگار بنادے پس صغائر پر اصرار نہ ہو اور کبائر سے بالکلیہ اجتناب ہو، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ باطن کو ہر اس چیز سے محفوظ رکھا جائے کہ جو ماسوی اللہ میں مشغول کرے یہ تقوی کا حقیقی درجہ ہے۔

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہے کند آں گاہ نباشی

ب ۲ ع ۱۵ ب ۶ ع ۵ ب ۹ ع ۶ ب ۱۱ ع ۲ ب ۱۶ ع ۱۴ ب ۱۷ ع ۱۲ و ۱۱ ب ۲۶ ع ۱۳ و ۱۲

ب ۲۸ ع ۲ ب ۲۹ ع ۱۶ ب ۳۰ ع ۲۱

تَقْوِیْمٍ درست کرنا، ٹھیک کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، ب ۳۰

تَقْوٰھَا اس کی پرہیزگاری، تَقْوٰی مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ب ۳۰ ع ۱۹

تَقْوٰھُمْ ان کی پرہیزگاری، ان کا تقوی، تَقْوٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ب ۲۶

تَقْھَرْ تو دبائے، تو ظلم کرے (فتح) قَھْرٌ سے جس کے معنی دوسرے پر غلبہ کرنے، اس کو دبانے اور ذلیل کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، واضح رہے کہ قَھْرٌ کے معنی میں غلبہ اور تذلیل دونوں ایک ساتھ ملحوظ ہیں، اور ان دونوں میں سے ہر ایک معنی میں بھی علیحدہ علیحدہ استعمال ہوتا ہے چنانچہ ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ (وہی غالب ہے اپنے بندوں پر) اور اِنَّا فَوْقَھُمْ قَاھِرُوْنَ (بلاشبہ ہم ان پر غالب ہیں) میں محض غلبہ ہی کے معنی میں آیا ہے، اور فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ (سو جو یتیم ہو اس کو مت دبا) میں محض تذلیل کے معنی میں

Marfat.com

استعمال ہوا ہے کہ یتیم کو ذلیل نہ کرو، پ۳۰ ع۱۸

تَقِیًّا۔ پرہیزگار، متقی، وِقَایَۃٌ سے جس کے معنی ہر اس چیز سے حفاظت کرنے کے ہیں جو ایذا دے یا ضرر پہنچائے، صفت مشبہ کا صیغہ

پ۴ ع۱۶ و پ۱۶ ع۲

تُقٰۃً۔ بچنا، حفاظت کرنا، پرہیز کرنا، وَقٰی یَقِیْ کا مصدر ہے، دراصل وَقَاۃ تھا، واو کو تا سے بدل لیا، پ۳ ع۱۱

تَقِیْکُمْ۔ وہ تمہیں بچاتی ہے، تَقِیْ وِقَایَۃٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، پ۳ ع۱۴

تُقِیْمُوْا۔ تم قائم کرو، اِقَامَۃٌ سے، بمعنی بجا آوری حقوق کے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، حَتّٰی کے آنے سے نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے، (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَقَامَ۔) پ۶ ع۱۴

فصل الکاف

تَکُ، وہ ہووے، وہ ہوتی ہے، وہ ہوگی، کَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب تَکُ اصل میں تَکُوْنُ تھا، اِنْ شرطیہ کے آنے سے واو جو حرف علت تھا حذف ہو گیا اور نون کو بھی خلافِ قیاس حرفِ علت کے مشابہ مان کر کثرتِ استعمال کے سبب تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، (ملاحظہ ہو اَکُوْنَ)

پ۵ ع۲

تَکُ۔ تو ہووے، تو ہوتا ہے، تو ہووے گا، کَوْنٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَکُ (تو نہ ہو، تو مت ہو) صیغہ نہی ہے، لَمْ تَکُ (تو نہ تھا) مضارع نفی مجد بلم ہے، لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہو گیا

پ۱۲ ع۲ و ۳ پ۱۴ ع۲۲ پ۱۶ ع۴ پ۲۱ ع۱۱ پ۲۴ ع۱۰

تَکَاثُرٌ۔ بہتایت، زیادہ طلبی، دولت وجاہ عزت و مرتبہ مال اور اولاد کی کثرت کے لئے باہم جھگڑنا، بروزن تفاعُلٌ مصدر ہے

پ۳۰ ع۱۹ پ۳۰ ع۲۴

تَکَادُ۔ قریب ہے، نزدیک ہے کَوْدٌ سے جس کے معنی چاہنے اور کسی فعل سے نزدیک ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَکَادُ) پ۱۶ ع۵ پ۲۹ ع۱

تُکَبِّرُوْا۔ تم بڑائی کرو، تم بزرگی سے یاد کرو۔ تَکْبِیْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲ ع۱۷

Marfat.com

تَکْبِیْرًا۔ بڑائی کرنا، تعظیم کرنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے، تکبیر کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے، ایک بڑا سمجھنا، دوسرے اللہ اکبر کہکر اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا اظہار کرنا، پ ۱۵ ع ۱۲

تُکْتَبُ۔ لکھی جائے گی، کِتَابَۃٌ سے۔ مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُکْتُبْ) پ ۳۰ ع ۸

تَکْتُبُوْہُ۔ تم اس کو لکھو، تکتبوا، کِتَابَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی اَنْ ناصبہ کے آنے سے حذف ہوگیا ہے، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۳

تَکْتُبُوْھَا۔ تم اس کو لکھو، اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے پ ۳

تَکْتُمُوْا۔ تم چھپاؤ (نَصَرَ) کَتْمٌ اور کِتْمَانٌ سے جس کے معنی کسی بات کے چھپانے اور اور پوشیدہ رکھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَکْتُمُوْا (تم نہ چھپاؤ) فعل نہی ہے پ ۳

تَکْتُمُوْنَ۔ تم چھپاتے ہو، تم چھپاؤ گے کَتْمٌ اور کِتْمَانٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱ ع ۱۵ پ ۳ ع ۱۷ پ

تَکْتُمُوْنَہٗ۔ تم اس کو چھپاؤ گے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، پ

تُکَذِّبٰنِ۔ تم دونوں (جن وانس) جھٹلاتے ہو تم دونوں جھٹلاؤ گے، تَکْذِیْبٌ سے مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر پ ۲۷ ع ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

تُکَذِّبُوْا۔ تم جھٹلاؤ، تم جھٹلاؤ گے، تَکْذِیْبٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہوگیا پ ۲۰ ع ۱۳

تُکَذِّبُوْنَ۔ تم جھٹلاتے ہو، تم تکذیب کرتے ہو، تَکْذِیْبٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۸ ع ۹ پ ۲۱ ع ۱۵ پ ۲۲ ع ۱۱ و ۱۹ پ ۲۳ ع ۵ پ ۲۷ ع ۲ و ۳ پ ۲۹ ع ۱۱ پ ۳۰ ع ۸ و ۱۰

تَکْذِبُوْنَ۔ تم جھوٹ بولتے ہو (ضَرَبَ) کَذِبٌ سے جس کے معنی جھوٹ بولنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔

تَکْذِیْب۔ جھٹلانا، جھوٹ کی طرف سوب کرنا بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے پ ۳۰

تُکْرِمُوْنَ۔ تم عزت کرتے ہو، تم حرمت کرتے ہو، اِکْرَامٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَکْرَامٌ) پ ۳۰ ع ۱۴

تُکْرِہُ۔ تو زبردستی کرتا ہے، تو زور کریگا تو جبر کریگا

Marfat.com

اِکْرَاہٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِکْرَاہٌ) پ ۱۱ ع ۱۵

تَکْرَھُوْا۔ تم ناپسند کرو، تم مکروہ سمجھو، تم کو نہ بھائے، تم ناخوش ہو، تم کو بری لگے، کَرْہٌ سے جس کے معنی گراں گزرنے، دشوار لگنے اور ناپسند ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲ ع ۱۴

تُکْرِھُوْا۔ تم زبردستی کرو، تم مجبور کرو، تم جبر کرو اِکْرَاہٌ سے جس کے معنی انسان کو کسی ایسے کام کے کرنے پر مجبور کرنے کے ہیں جو اس کو ناپسند ہو، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تُکْرِھُوْا (تم زور نہ کرو، تم جبر نہ کرو) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اِکْرَاہٌ) پ ۱۸ ع ۲

تَکْسِبُ۔ وہ کماتی ہے، وہ کمائیگی، کَسْبٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب

کسب اور خلق میں جو فرق ہے اس کے متعلق علامہ مسعود بن عمر تفتازانی رقمطراز ہیں۔

ان صرف العبد	بندہ کا فعل کی طرف اپنی
قدرتہ وارادتہ الی	قدرت و ارادہ کا صرف کرنا
الفعل کسب وایجاد	کسب ہے اور اس کے بعد
اللہ تعالیٰ الفعل عقیب	اللہ تعالیٰ کا فعل کو ایجاد کرنا
ذالک خلق والمقدور	خلق ہے اور ایک ہی مقدور
الواحد داخل تحت	دو قدرتوں کے تحت داخل
قدرتین لکن بجھتین	ہے لیکن دو مختلف حیثیتوں
مختلفتین فالفعل	سے، پس فعل اللہ تعالیٰ کا
مقدور اللہ تعالیٰ	مقدور ہے باعتبار ایجاد کے
بجھۃ الایجاد ومقدور	اور بندہ کا مقدور ہے
العبد بجھۃ الکسب[1]	باعتبار کسب کے۔

(ملاحظہ ہو اَلْکَسْبُ) پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۲۱ ع ۱۲

تَکْسِبُوْنَ، تم کماتے ہو، تم کماؤ گے کَسْبٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۵ ع ۱۱ پ ۱۱ ع ۲

تَکْفُرْ۔ تم کافر ہو، کُفْرٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَکْفُرْ (تو کافر نہ ہو) صیغہ نہی ہے۔ یہاں سحر کے لئے کفر کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں علامہ راغب فرماتے ہیں "جس طرح ہر فعل محمود کو ایمان سے قرار دیا گیا ہے اسی طرح ہر فعل مذموم کو کفر سے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سحر کے متعلق ارشاد ہے۔ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (اور کفر نہیں کیا سلیمان نے

[1] شرح عقائد نسفی ص ۶۵ و ۶۶ طبع علوی لکھنؤ ۱۲۹۳ھ

Marfat.com

لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے) سود خواروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر کفر کرنے والے گنہگار کو)۔ حج کے بیان میں وارد ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ (اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پائے اس تک راہ، اور جو کوئی منکر ہوا تو اللہ کو پرواہ نہیں جہان کے لوگوں کی)۔

(ملاحظہ ہو اَکْفُرُ) پ ۱۲

تَكْفُرُوْا۔ تم کفر کرو، تم منکر ہو، تم کفر کرتے ہو تم منکر ہوتے ہو، تم کفر کرو گے، تم منکر ہو گے اِنْ شرطیہ کے آنے سے نون اعرابی حذف ہو گیا

علامہ احمد بن علی آفندی رومی مجالس الابرار میں فرماتے ہیں۔

"کفر تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم "کفر جہلی" ہے جس کا سبب آیات و دلائل کی طرف کان نہ لگانا، ان کی طرف التفات نہ کرنا اور ان میں غور و فکر سے کام نہ لینا جیسے عام لوگوں کا کفر ہے کیونکہ اکثر عوام یہی نہیں جانتے کہ ان پر کون کونسے عقائد ایمانی کا سمجھنا واجب ہے بلکہ بعض لوگ تو شہادت کے دونوں کلمے پڑھتے ہیں لیکن ان کے معنی سے یکسر ناواقف ہیں اور اللہ اور اس کے رسول میں تمیز نہیں کرتے ہیں۔

دوسری قسم "کفر جحودی" ہے اور اس کا سبب یا تو خود بینی اور تکبر ہوتا ہے جیسے کہ فرعون اور اس کے سرداروں کا کفر تھا، یا ریاست کے جاتے رہنے کا خوف اور سرداری کے میسر نہ ہونے کا ڈر جیسے ہرقل کا کفر تھا یا شرم اور بدنامی کا ڈر جیسے کہ ابوطالب کا کفر تھا۔

تیسری قسم "کفر حکمی" ہے یہ وہ کفر ہے جس کو شریعت نے تکذیب کی نشانی مقرر کی ہے جیسے زنار کا باندھنا اور بت کو سجدہ کرنا یا ان چیزوں کی حقارت کرنی کہ شرع میں جن کی تعظیم واجب ہے جیسے نعوذ باللہ مصحف کو کوڑی میں ڈالدینا اور علم و علماء اور امور دینی کا مذاق اڑانا یا حرام لعینہ کو جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو چکی ہو جیسے کہ زنا یا شراب خواری کو حلال سمجھنا اور جو کوئی امور مذکورہ میں سے کسی شے کا بھی مرتکب ہوا اس کے

Marfat.com

تمام اعمال سوخت ہوگئے اسے نئے سرے سے نکاح کا کرنا اور اگر توبہ کے بعد مقدور رکھتا ہو تو دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔[۱]

(ملاحظہ ہو اَکْفُرُ) پ۵ ع۱۶ پ۶ ع۳ پ۱۳ ع۱۴ پ۲۳ ع۱۵

تَکْفُرُوْنَ۔ تم کفر کرتے ہو، تم کفر کروگے، کُفْرٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۱ ع۳ پ۲ ع۱۰ پ۳ ع۱۵ پ۴ ع۱ و ۲ پ۵ ع۹ پ۷ ع۹ پ۹ ع۱۸ پ۲۳ ع۳ پ۲۴ ع۱۶ و ۱۷ پ۲۶ ع۲ پ۲۸ ع۲

تُکَلَّفُ۔ اسے تکلیف دی جاتی ہے، اسے تکلیف دی جائیگی۔ تَکْلِیْفٌ سے جس کے معنی کسی شخص سے ایسی چیز کی خواہش کرنے کے ہیں کہ جس میں رنج و محنت ہو، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۱۴ ع۱۳

تُکَلَّفُ۔ تجھ کو تکلیف دی جاتی ہے۔ تجھ کو تکلیف دی جائیگی، تَکْلِیْفٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۸ ع۵

تُکَلِّمُ۔ تو باتیں کرتا ہے، تو باتیں کریگا، تو بولتا ہے، تو بولیگا، تَکْلِیْمٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُکَلِّمُ) پ۳ ع۱۲ پ۵ ع۱۶ پ۱۶ ع۴

تُکَلِّمُ۔ وہ بولتی ہے، وہ بولیگی، وہ بات کرتی ہے، وہ بات کریگی، تَکْلِیْمٌ سے جس کے معنی بولنے اور بات کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَتَکَلَّمُ تھا ایک تا حذف ہوگئی، پ۱۲ ع۱۳

تُکَلِّمُنَا۔ ہم سے باتیں کریں گے، ہم سے بولیں گے تُکَلِّمُ، تَکْلِیْمٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، نا ضمیر جمع متکلم، عربی کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لاتے ہیں اور جمع مکسر (یعنی جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے) کا حکم مؤنث غیر حقیقی کا حکم ہے کہ اس کے لئے مذکر اور مؤنث دونوں کا صیغہ استعمال کیا جاسکتا ہے، اگرچہ مؤنث کے صیغہ کا استعمال زیادہ فصیح ہے، یہاں چونکہ تُکَلِّمُ کا فاعل ایدی ہے یَدٌ کی جمع اس لئے فعل کو مؤنث لایا گیا۔ پ۳ ع۱۳

تُکَلِّمُوْنِ۔ مجھ سے کلام کرو، مجھ سے بولو، تُکَلِّمُوْا تَکْلِیْمٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے۔ یہاں لَا تُکَلِّمُوْنِ ہے۔ جو فعل نہی ہے، پ۱۸ ع۴

---

[۱] مجالس الابرار ص ۸، و ۹، طبع مطبع مصطفائی ۱۲۸۳ھ

Marfat.com

تُكَلِّمُهُمْ۔ وہ ان سے باتیں کرے گی، وہ ان سے بولیگی۔ تُكَلِّمُ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب پ۲۰

تَكْلِيمًا۔ گفتگو کرنا، کلام کرنا، بروزن تَفْعِيلٌ مصدر ہے (ملاحظہ ہو اُكْلِمُ) پ۶

تُكْمِلُوْا۔ تم پورا کرو۔ تم تمام کرو۔ اِكْمَالٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی لام کے آنے سے حذف ہوگیا (ملاحظہ ہو اَكْمَلْتُ) پ۲

تَكُنْ۔ وہ ہووے، وہ ہوتی ہے، وہ ہوگی كَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَكُوْنُ تھا (ملاحظہ ہو اَكُنْ) پ۲ پ۵ پ۱۱ پ۱۷ پ۱۹ پ۲۰ پ۲۱ پ۲۲ پ۲۴ پ۲۵ پ۲۶ پ۲۷

تَكُنْ تو ہو، تو ہو جائے۔ كَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَكُنْ (تو نہ ہو) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اَكُنْ) پ۲ پ۵ پ۷ پ۱۳ پ۱۴ پ۱۶ پ۱۷ پ۱۸ پ۲۰ پ۲۱ پ۲۲ پ۲۴ پ۲۵ پ۲۶ پ۲۷

تُكِنُّ۔ وہ چھپاتی ہے وہ چھپائیگی وہ پوشیدہ رکھتے ہیں، وہ پوشیدہ رکھیں گے اِكْنَانٌ سے، جس کے معنی دل میں کسی بات کے پوشیدہ رکھنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، یہاں چونکہ تُكِنُّ کا فاعل اسم ظاہر صُدُوْرُ ہے جو جمع مکسر ہے اس لئے فعل کو مؤنث لایا گیا (ملاحظہ ہو تُكَلِّمُ) پ۲۰ پ۲۱ پ۲۲

تَكْنِزُوْنَ۔ تم جمع کرتے ہو، تم ذخیرہ کرتے ہو تم گاڑتے ہو (ضَرَبَ) كَنْزٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ارباب لغت "کنز" کے معنی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

جعل المال بعضہ علی بعض وحفظہ[1] مال کو تلے اوپر رکھنا اور اس کو محفوظ کرنا۔

"مال مکنوز" جمع کردہ مال کو کہتے ہیں۔ یہ كَنَزْتُ التَّمْرَ فِي الْوِعَاءِ سے ماخوذ ہے جو باردان میں کھجوریں رکھنے کے لئے آتا ہے کِنَازٌ اس وقت کو کہتے ہیں جب کھجوریں جمع کی جاتی ہیں۔ پُر گوشت ناقہ کو نَاقَةٌ كِنَازٌ بولتے ہیں۔

شریعت کی اصطلاح میں "کنز" اس مال کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے امام بیہقیؒ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

كل ما ادیت زکاتہ ہر وہ مال کہ جس کی زکوٰۃ

[1] مفردات راغب، و تفسیر خازن۔

Marfat.com

وان کان تحت لوا کردی جائے اگرچہ وہ
سبع ارضین فلیس ساتوں زمینوں کے نیچے ہو
بکنز وکل مالا تودی کنز نہیں ہے اور ہر وہ مال
زکاتہ فھو جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے
کنز۔ [1] وہ کنز ہے۔

جمہور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا یہی مذہب ہے، اگرچہ بعض ارباب زہد جیسے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کنز کے لغوی معنی ہی مراد لیتے ہیں اور ان کے نزدیک زندگی کی گزران اور ایک دن کی قوت سے زائد جو مال بھی ہو اس کا جمع کرنا "کنز" میں داخل ہے جو قابلِ مذمت اور آیت کی وعید میں شامل ہے، لیکن ظاہر ہے کہ یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے کا ہے۔ ورنہ جب مال جمع ہی نہیں کیا جا سکتا تو زکوٰۃ کس مال کی لازم ہوگی۔ ۱۱

تَكُوْنُ۔ وہ ہووے، وہ ہوتی ہے، وہ ہوگی
کَوْنٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب
(ملاحظہ ہو اَكُوْنَ) ۲ ۳ ۵ ۶ ۵ ۹ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۹

تَكُوْنَا۔ تم دونوں ہوگے، تم دونوں ہو جاؤ گے
کَوْنٌ سے، مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
۴ ۵

تَكُوْنَنَّ۔ تو ضرور ہو جاتا ہے، تو ضرور ہو جائیگا
کَوْنٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ
واحد مذکر حاضر، لَا تَكُوْنَنَّ (تو ہرگز نہ ہو)
فعل نہی فعل ہے، ۲ ۳ ۵ ۶ ۱۱ ۱۲ ۱۵ ۱۹ ۲۱ ۲۲ ۲۳

تَكُوْنُوْا۔ تم ہو، تم ہوتے ہو، تم ہوگے، کَوْنٌ
سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی
عامل کے سبب حذف ہو گیا ہے ۱ ۲ ۳ ۵ ۶ ۸ ۹ ۱۰ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۹

تَكُوْنُوْنَ۔ تم ہو جاؤ، کَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ
جمع مذکر حاضر، ۵

[1] فتح الباری ج ۳ ص ۲۱۵ طبع امیریہ مصر۔

Marfat.com

تَکْوٰی۔ داغ دیا جائیگا، (ضَرَبَ) کَیٌّ سے جس کے معنی داغ دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۱ پ

فصل اللام

تَلَاقِ۔ ایک دوسرے سے ملاقات کرنا۔ باہم جمع ہونا، اصل میں تَلَاقِیٌ تھا جو باب تَفَاعُلٌ کا مصدر ہے، ی جو حرفِ علت ہے آخر سے حذف ہوگئی، ۲۴ پ

تِلَاوَتِہٖ اس کی تلاوت، اس کا پڑھنا "تلاوت" کا لفظ آسمانی کتابوں کی اتباع اور پیروی کے لئے مخصوص ہے جو کبھی ان کے پڑھنے اور کبھی ان کے مضامین امر و نہی اور ترغیب و ترہیب کے ذہن نشین کرنے سے حاصل ہوتی ہے "تلاوت" "قرارت" سے اخص ہے اسی لئے ہر تلاوت قرارت ہے لیکن ہر قرارت تلاوت نہیں چنانچہ تلوت رقعتک (میں نے تیرے رقعہ کی تلاوت کی) نہیں کہا جائیگا، بلکہ قرآن مجید کے لئے تلاوت کا استعمال ہوگا کیونکہ جب اس کو پڑھا جائے تو اس کی اتباع واجب ہو جاتی ہے آیت شریفہ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ (اور پیچھے پڑے اس کے جو پڑھتے تھے شیاطین) میں جو شیطانوں کے پڑھنے کو تلاوت کہا گیا ہے وہ اس وجہ سے کہ ان کو یہ زعم تھا کہ وہ کتبِ الٰہیہ کی تلاوت کرتے ہیں "تلاوت" کا فعل جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے معنی نازل کرنے کے ہوں گے جیسے ذٰلِکَ نَتْلُوْہُ عَلَیْکَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ (اے محمد ہم تم پر آیتیں اور حکمت والی نصیحت اتارتے ہیں) آیت شریفہ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ میں علم و عمل دونوں میں اتباع کامل مراد ہے، ۱ پ

تَلْبَثُوْا۔ انھوں نے توقف کیا، وہ ٹھیرے انھوں نے درنگ کی، تَلْبُثٌ سے جس کے معنی ڈھیل کرنے توقف کرنے اور درنگ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۲۱ پ

تَلْبِسُوْا۔ تم ملاؤ، تم خلط ملط کرو، تم چھپا دو (ضَرَبَ) لَبْسٌ سے جس کے معنی اصل میں کسی شئے کے چھپا دینے کے ہیں اور اسی مناسبت سے خلط ملط اور مشتبہ کر دینے کے معنی بھی آتے ہیں، مضارع کا صیغہ

Marfat.com

جمع مذکر حاضر، یاد رہے کہ لَبْسٌ کا استعمال صرف معانی کے لئے ہوتا ہے، ذوات و اعیان کے لئے نہیں، یہاں لَا تَلْبِسُوْا (تم نہ ملاؤ تم نہ چھپاؤ) صیغہ نہی ہے ۱/۵

تَلْبِسُوْنَ۔ تم ملاتے ہو، تم خلط ملط کرتے ہو تم چھپاتے ہو، لَبْسٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۳/۱۵

تَلْبَسُوْنَهَا۔ تم اس کو پہنتے ہو تَلْبَسُوْنَ لُبْسٌ سے، جس کے معنی پہننے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۱۴/۲۴

تَلَذُّ۔ وہ لذت پکڑے، وہ لذت پکڑتی ہے وہ لذت پکڑیگی، (سَمِعَ) لَذَّةٌ سے جس کے معنی لذت پانے اور مزہ لینے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۵/۱۳

تَلَظّٰى۔ وہ بھڑکتی ہے، وہ شعلہ مارتی ہے، تَلَظِّیٌ سے جس کے معنی آگ کے لپٹیں مارنے شعلے بلند کرنے اور بھڑکنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اصل میں تَتَلَظّٰى تھا۔ ایک تا حذف ہوگئی، ۳۲/۱۲

تَلْفِتْنَا۔ تو ہم کو پھیر دے، تو ہم کو پھیرتا ہے تو ہم کو پھیرے گا (ضَرَبَ) تَلْفِتُ لَفْتٌ سے، جس کے معنی پھیرنے اور موڑنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، نا ضمیر جمع متکلم ۱۱/۱۳

تَلْفَحُ۔ وہ جھلس دیتی ہے، وہ جھلس دے گی وہ جلا دیتی ہے، وہ جلا دیگی، (فَتَحَ) لَفْحٌ سے جس کے معنی جلا دینے اور جھلس دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۸/۲۳

تِلْقَاءَ طرف، لِقَاءٌ سے، جس کے معنی ملاقات کرنے کے ہیں، اسم ہے، ملاقات کرنے اور آمنے سامنے ہونے کی جگہ کو تِلْقَاءَ کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے طرف اور جہت کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، ۲/۱۰ ۱۰/۲۷ ۲۲/۲۸

تَلْقَفُ۔ وہ نگل جاتی ہے، وہ نگل جائیگی (سَمِعَ) لَقْفٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کو پھرتی سے لے لینے اور جھٹ اتار لینے کے ہیں خواہ منہ سے نگلنے کی صورت میں ہو یا ہاتھ سے لے لینے کی شکل میں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۴/۲۰ ۱۱۷/۷ ۶۹/۲۶

تُلْقُوْا۔ تم ڈالو، اِلْقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تُلْقُوْا تم مت ڈالو تم نہ ڈالو

Marfat.com

صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اَلْقِ) پ ٢٢/١٨

تُلْقُوْنَ . تم ڈالتے ہو، اِلْقَاءٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ٢/١٩

تَلَقَّوْنَهٗ . تم اس کو لینے لگے، تَلَقَّوْنَ، تَلَقِّیْ سے، جس کے معنی کسی چیز کے لینے اخذ کرنے، تلقین پانے اور سامنے ہونے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، اصل تَتَلَقَّوْنَ تھا۔ ایک تار حذف ہوگئی، پ ١٨/٨

تَلْقَوْهُ . تم اس سے ملاقات کرو (سمجھو) تَلْقَوْا، لِقَاءٌ سے جس کے معنی ملاقات کرنے کسی کے مقابل ہونے اور کسی کو پانے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، واضح رہے کہ لِقَاءٌ سے کبھی تو مقابل ہونا اور پانا دونوں معنی ایک ساتھ مراد ہوتے ہیں اور کبھی دونوں میں سے صرف ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے پ ٤/٥

تُلْقِیَ . تو ڈالتا ہے، تو ڈالیگا، اِلْقَاءٌ سے مضارع معلوم کا صیغہ واحد مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اَلْقِ) پ ٤/٩ پ ١٢/١٢

تُلْقٰی . تو ڈالا جائے گا، اِلْقَاءٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ١٥/٤

تَلَقّٰی . اس نے سیکھ لیا، اس نے پالیا، اس نے تلقین پائی، تَلَقِّیْ سے، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَلَقَّوْنَهٗ) پ ١/٤

تُلَقّٰی . تجھے تلقین کیا جاتا ہے، تجھے ملتا ہے، تجھے سکھلایا جاتا ہے، تَلَقِّیْ سے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تُتَلَقّٰی تھا، ایک تا، حذف ہوگئی، پ ١٩/١٦

تِلْكَ . یہ اسم اشارہ بعید ہے، مفرد مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے، اصل میں اسم اشارہ تِیْ ہے ل اس پر زیادہ کیا گیا ہے اور کاف حرف خطاب ہے، جس کی حسب احوال مخاطب تذکیر و تانیث اور جمع و تثنیہ میں گردان ہوتی رہتی ہے۔ پ ١/١٦،١٥،١٤ پ ٢/١٦،١٣،١٢،٩،٨،٦ پ ٣/١ پ ٤/١٦،٥،٣،٢ پ ٨/١٦ پ ٩/٢ پ ١٢/٦ پ ١٣/١١،٥،٣،٢ پ ١٣/٢٠،١٥،١٤،٦ پ ١٥/٢٠ پ ١٦/١٠،٢،٦ پ ١٨/٢ پ ١٩/١٥،١٦،١٣،٦،٥ پ ٢٠/١٦،١٣،٩،٦،٢ پ ٢١/٢ پ ٢٥/١٦،١٣ پ ٢٦/٥ پ ٢٨/١٦،٩،١ پ ٣٠/٢۔

تِلْكُمَا . یہ دونوں، اسم اشارہ ہے، تثنیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پ ٨/٩

تِلْكُمْ . یہ سب، اسم اشارہ ہے، جمع مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پ ٨/١٢

Marfat.com

تَلْمِزُوْا تم عیب دو، تم عیب لگاؤ (ضَرَبَ) لَمْزٌ سے، جس کے معنی عیب چینی کرنے اور عیب لگانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لَا تَلْمِزُوْا (عیب لگاؤ) فعل نہی ہے، پ ۱۲

تَلْوٗا۔ تم پیچ دو، (ضَرَبَ) لَیٌّ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لَا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو لَیًّا) پ ۵

تَلْوِیْهِ۔ میں اس کو پڑھتا۔ تَلْوِیْتٌ، تِلَاوَةٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد متکلم، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تِلَاوَتِہٖ) پ ۱

تَلُوْمُوْنِیْ۔ تم مجھے ملامت کرو، تم الزام دو (نَصَرَ) تَلُوْمٌ سے، جس کے معنی ملامت کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم۔ یہاں لَا نہی موجود ہے اسلئے فعل نہی ہے پ ۱۲

تَلُوْنَ، تم مڑتے ہو، لَیٌّ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، جب اس کے صلہ میں عَلٰی آتا ہے تو اس کے معنی دوسرے کی طرف مڑنے متوجہ ہونے اور انتظار کرنے کے آتے ہیں فلان لا یلوی علی احد (فلاں کسی کی طرف مڑکر بھی نہیں دیکھتا) سخت ہزیمت کے موقع پر استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں جو اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ (کہ جب تم بھاگے چلے جارہے تھے اور کسی کی طرف مڑکر بھی نہ دیکھتے تھے) وارد ہے وہ اسی موقع کے لئے استعمال ہوا ہے، پ ۴

تَلَّهٗ۔ اس کو پچھاڑا، (نَصَرَ) تَلٌّ سے جس کے معنی زمین پر پچھاڑنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، پ ۲۳

تُلْهِكُمْ۔ وہ تم کو غافل کردے، تُلْہِ اِلْهَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، لَا تُلْهِكُمْ (وہ تم کو غافل نہ کردے) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اَلْهٰكُمُ) پ ۲۸

تَلَهّٰی۔ تو غافل کرتا ہے، تَلَهِّیٌ سے جس کے معنی کھیلنے اور کسی چیز میں وقت گزارنے اور مشغول ہونے کے ہیں اور جب اس کے صلہ میں عَنْ آتا ہے تو اس کے معنی تغافل کرنے کے ہوتے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تَتَلَهّٰی تھا۔ ایک تا گر گئی۔ پ ۳۰

Marfat.com

تُلْهِهِمْ۔ وہ ان کو غافل کرتی ہے **تُلْهِيْ** (الہاءٌ) سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب **هُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب، ۱۵/۱۱

تُلِيَتْ، وہ پڑھی گئی، اس کی تلاوت کی گئی **تِلَاوَةٌ** سے ماضی مجہول کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو تِلَاوَةٌ) ۹/۱۵

تَلِيْنُ۔ وہ نرم ہو جاتی ہے، وہ نرم ہو جائیگی (ضرب) لِيْنٌ سے جس کے معنی نرم ہونے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب لِيْنٌ خُشُوْنَةٌ کی ضد ہے جس کا استعمال اجسام کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ معانی میں سے نرم خوئی وغیرہ اخلاق کے لئے بھی مستعمل ہے۔ لین اور خشونت حسب مواقع استعمال کبھی مدح کے لئے اور کبھی مذمت کے لئے لائے جاتے ہیں، ۲۱/۱۲

تَلَاهَا۔ وہ اس کے پیچھے ہوا، تلی تُلُوٌّ سے جس کے معنی پیچھے پیچھے چلنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اصل میں تلی کا استعمال کسی چیز کی متابعت اور پیروی کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ پیروی کبھی جسم کے ذریعہ پیچھے پیچھے چل کر ہوتی ہے اور کبھی حکم کی اقتدار کرنے سے اس صورت میں اس کے مصدر تُلُوٌّ اور تِلْوٌ آتے ہیں اور کبھی پیروی پڑھنے اور معنی میں غور کرنے سے حاصل ہوتی ہے اس کے لئے تِلَاوَةٌ کا مصدر استعمال ہوتا ہے، آیت شریفہ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (اور قسم ہے چاند کی جب آفتاب کے پیچھے آئے) میں اتباع بر سبیل اقتدار اور مرتبہ میں پیچھے ہونا مراد ہے کیونکہ چاند کی روشنی آفتاب سے لی ہوئی ہے اور وہ آفتاب کا بمنزلہ خلیفہ ہے ۹۱/۲

فصل المیم

تَمَّ، کامل ہوا، پورا ہوا (ضرب) تَمَامٌ سے جس کے معنی کامل ہونے تمام ہونے اور پورا ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۶/۱۱۵

تَمَاثِيْلَ۔ صورتیں، مورتیں، تصویریں، تِمْثَالٌ کی جمع، شریعتِ سلیمانی میں مجسمہ تراشی اور مصوری حرام نہیں تھیں، ۳۴/۱۳

تُمَارِ۔ تو گفتگو کرے، تو جھگڑے، مُمَارَاةٌ سے جس کے معنی کسی ایسی بات میں جھگڑنے اور گفتگو کرنے کے ہیں کہ جس میں شبہ اور تردد ہو، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر لَا تُمَارِ (تو جھگڑا نہ کر،

Marfat.com

تو گفتگو نہ کر) فعل نہی ہے، پ ۱۵

تَمَارَوْا۔ انھوں نے جھگڑا کیا، انھوں نے مکرایا، انھوں نے شک کیا، تَمَارِیٌ سے، جس کے معنی شک کرنے اور باہم جھگڑنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، پ ۲۷

تُمَارُوْنَہٗ۔ تم اس سے جھگڑتے ہو، تم اس سے گفتگو کرتے ہو، تم اس کے متعلق شک کرتے ہو تُمَارُوْنَ مُمَارَاۃٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۲۷

تَمَامًا۔ پورا کرنا، پورا ہونا، تمام کرنا، تمام ہونا، کسی شئے کے تمام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس حد تک پہنچ چکی کہ اب کسی خارجی شئے کی اس کو احتیاج نہیں رہی اور ناقص وہ ہے جو کسی خارجی شئے کی محتاج ہو، پ ۸

تَمَّتْ۔ پوری ہوئی، پوری ہے، تَمَامٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۸ پ ۹ پ ۱۳

تَمُوْتُ۔ وہ مرتی ہے، وہ مرگی، مَوْتٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَمُوْتُ تھا۔ مگر لَمْ کے آنے سے وجہ حرفِ علت ہے ساقط ہوگیا اور مضارع ماضی منفی کے معنی دینے لگا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَمُوْتُ) پ ۱۳

تَمْتَرُنَّ۔ تم شک و شبہ کرو، تم جھگڑا کرو، اِمْتِرَاءٌ سے، جس کے معنی کسی ایسی چیز کی بابت حجت کرنے اور جھگڑنے کے ہیں کہ جس میں شک و شبہ اور تردد ہو، مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَمْتَرُنَّ (تم شک شبہ نہ کرو، تم حجت نہ کرو) صیغہ نہی ہے، پ ۱۳

تَمْتَرُوْنَ۔ تم شک کرتے ہو، تم تردد کرتے ہو، اِمْتِرَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۳ پ ۲۵

تَمَتَّعَ۔ اس نے فائدہ اٹھایا، اس نے فائدہ لیا۔ تَمَتُّعٌ سے جس کے معنی برتنے، فائدہ اٹھانے اور مدتِ منفعت میں امتداد ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، واضح رہے کہ آیت میں تمتع سے تمتع عرفی مراد ہے نہ کہ شرعی اس لئے وہ تمتع اور قران دونوں کو شامل ہے پ ۲

تَمَتَّعْ، تو فائدہ اٹھا، تو برت لے، تَمَتُّعٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، قرآن مجید میں جہاں کہیں تَمَتَّعْ اور تَمَتَّعُوْا کے صیغے وارد ہوئے ہیں اور دنیا سے تمتع اٹھانے کو کہا گیا ہے وہ بطور تہدید و زجر و توبیخ ہے کہ تمہیں ڈھیل

Marfat.com

دی جارہی برت لو جو برتنا ہے، ۲۳/۱۵

تَمَتَّعُوْا۔ تم برت لو، تم فائدہ اٹھالو، تَمَتُّعٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۲/۱۲ ۱۳/۱۳ ۱۴/۱۴ ۳۰/۴ ۳۱/۲۲

تُمَتَّعُوْنَ تم کو فائدہ دیا جائیگا۔ تم سے برتوایا جائے گا، تَمَتُّعٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ۲۱/۱۸

تَمَثَّلَ۔ وہ متمثل ہوا، اس نے صورت پکڑی تَمْثُلٌ سے، جس کے معنی صورت پکڑنے اور کسی دوسری چیز کی مثال پر ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اس معنی میں جب تمثل کا استعمال ہوتا ہے تو اس کا تعدیہ بذریعہ لام ہوتا ہے ۱۷/۵

تَمُدَّنَّ۔ تو لمبی کر، تو اٹھا، (نَصَرَ) مَدٌّ سے جس کے معنی کھینچنے کے ہیں، مضارع بانون ثقیلہ کا صیغہ واحد مذکر حاضر، آنکھوں کے لئے جب اس کا استعمال ہو تو اس کے معنی نظر اٹھانے کے آتے ہیں، لَا تَمُدَّنَّ (نہ اٹھا، مت پسار) ۱۳/۳ ۱۴/۱۴

تُمِدُّوْنَنِ۔ تم میری مدد کرتے ہو، تم میری رفاقت کرتے ہو، تُمِدُّوْنَ (اِمْدَادٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم، تحریر میں محذوف ہے (ملاحظہ ہو اَمَدَدْنٰکُمْ) ۱۹/۱۸

تَمُرُّ۔ وہ چلتی ہے (نَصَرَ) مُرُوْرٌ سے جس کے معنی چلنے، رواں ہونے اور گزرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۲۰/۳

تَمْرَحُوْنَ، تم اتراتے ہو، تم بہت خوش ہوتے ہو مَرَحٌ سے، جس کے معنی اترانے اور بہت زیادہ خوش ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۴/۱۴

تَمُرُّوْنَ، تم گزرتے ہو، مُرُوْرٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۳/۸

تَمَسَّسْتُمْ۔ وہ تم کو چھوئے، وہ تم کو پہنچے، (نَصَرَ، ضَرَبَ) تَمَسُّسٌ مَسٌّ سے جس کے معنی چھونے، ہاتھ لگانے اور پہنچنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، ۳/۴

تَمَسَّسْهُ۔ وہ اس کو چھوئے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۱۸/۱۱

تَمَسَّسْكُمْ، وہ تم کو چھوئے، وہ تم کو چھوئے گی، تَمَسُّسٌ مَسٌّ سے، مضارع کا صیغہ

Marfat.com

واحد مؤنث غائب، یہاں سین کا سین میں ادغام ہوگیا ہے، کُنْ ضمیر جمع مذکر حاضر، ب۲

تُمْسِكُوْا۔ تم پکڑ رکھو، تم روک رکھو، اِمْسَاكٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر لَا تُمْسِكُوْا (تم نہ روک رکھو) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اِمْسَاكٌ) ب۲۸

تُمْسِكُوْهُنَّ۔ ان عورتوں کو روک رکھو، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب۲

تَمَسَّنَا۔ وہ ہم کو چھوتی ہے، وہ ہم کو چھوئے گی تَمَسَّ مَسٌّ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، نَا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو تَمَسَّكُمْ) ب۱ ب۳

تُمْسُوْنَ۔ تم شام کرتے ہو، اِمْسَاءٌ سے جس کے معنی شام کرنے یا شام کے وقت کسی فعل کے ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، جب اس کا استعمال فعل ناقص کی حیثیت سے ہوتا ہے تو بمعنی کان آتا ہے یعنی ہوجانے کے معنی دیتا ہے، ب۲۱

تَمَسُّوْهَا۔ تم اس کو ہاتھ لگاؤ، تم اس کو چھوؤ تَمَسُّوْا مَسٌّ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب لَا تَمَسُّوْهَا (تم اس کو ہاتھ نہ لگاؤ) فعل نہی ہے ب۲ ب۳ ب۱۱

تَمَسُّوْهُنَّ۔ تم ان (عورتوں) کو ہاتھ لگاؤ یہاں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے، شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں، جب خلوت ہوچکی تو گویا ہاتھ لگایا، ب۲ ب۲۲

تَمْشِيْ۔ تو چلے، تو چلتا ہے، تو چلیگا، مَشْيٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، لَا تَمْشِ (تو مت چل) صیغہ نہی ہے (ملاحظہ ہو اِمْشُوْا) ب۱۵ ب۱۱

تَمْشُوْنَ۔ تم چلتے ہو، تم چلوگے، مَشْيٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ب۲۴

تَمْشِيْ۔ وہ چلتی ہے، وہ چلنے لگی، وہ چلے گی مَشْيٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ ب۱۶ ب۲۰

تَمْكُرُوْنَ۔ تم مکر کرتے ہو، تم چلے بناتے ہو تم بداندیشی کرتے ہو، (نَصَرَ) مَكْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو مَكْرٌ) ب۱۱

تَمْلِكُ۔ وہ مالک ہوتی ہے، وہ مالک ہوگی وہ اختیار رکھتی ہے، وہ اختیار رکھے گی، (ضَرَبَ) مُلْكٌ سے۔ مضارع کا صیغہ

Marfat.com

واحد مؤنث غائب، مِلْكٌ کا استعمال دو معنوں میں ہوتا ہے، ایک مالک اور والی ہونا، دوسرے اختیار پانا، خواہ مالک اور والی ہو یا نہ ہو یہاں دوسرے معنی مراد ہیں ۲۰ تَمْلِكُ، تو اختیار رکھتا ہے تو اختیار رکھیگا مِلْكٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۲۰ تَمْلِكُوْنَ. تمہارے ہاتھ میں ہو، تم مالک ہو تم اختیار رکھتے ہو، تم اختیار رکھو گے، مِلْكٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر قرآن مجید میں یہ صیغہ دو جگہ آیا ہے، اول جگہ بمعنی مالک اور والی ہونے کے اور دوسری جگہ بمعنی اختیار پانے کے ہے ۱۵ ۲۱ تَمْلِكُهُمْ. وہ ان پر بادشاہی کرتی ہے، وہ ان پر راج کرتی ہے، وہ ان کی مالک ہے تَمْلِكُ صیغہ واحد مؤنث غائب، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَمْلِكُ) ۱۴ ۱۲ تُمْلٰى. وہ لکھوائی جاتی ہے، وہ پڑھی جاتی ہے اِمْلَاءٌ سے بمعنی املا کرانے کے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، املاء کی صورت یہ ہے کہ استاد بولتا اور پڑھتا جائے اور شاگرد لکھتے اور پڑھتے رہیں، ۲۵ ۱۲

تَمْنَعُهُمْ. وہ ان کو منع کرتی ہے، وہ ان کو بچاتی ہے، وہ ان کو روکتے ہیں، وہ ان کی حفاظت کرتے ہیں، تَمْنَعُ، مَنْعٌ سے جس کے معنی نہ دینے، روکنے اور حمایت کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو بُسَّتْ) ۲۴ ۱۲ تَمْنُنْ، تو احسان کرے (نَصَرَ) مَنٌّ سے جس کے معنی احسان کرنے اور احسان رکھنے کے آتے ہیں. مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر آیت شریفہ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (اور ایسا نہ کر کہ احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے) میں مَنٌّ سے بعض منت بالقول (زبان سے احسان جتلانا) مراد لیتے ہیں، ان کی رائے میں اس سے ممانعت ہے کہ احسان جتلا کر زیادہ طلب کیا جائے، اور بعض کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اس غرض سے نہ دو کہ زیادہ لو، لَا تَمْنُنْ فعل نہی ہے، ۲۹ ۱۵ تَمُنُّوْا. تم احسان رکھو، تم منت رکھو، مَنٌّ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، آیت شریفہ قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيْمَانِ

Marfat.com

(آپ کہئے تم اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی طرف ہدایت کی) یہاں ان لوگوں کی طرف سے جو منت ہے وہ قولی ہے جو مذموم ہے اور اللہ کی طرف سے جو منت ہے وہ فعلی ہے جو محمود ہے، ۲۶/۱۴

تَمَنَّوْا۔ انھوں نے آرزو کی۔ انھوں نے تمنا کی، تَمَنِّیٌ سے، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، تَمَنِّیٌ کے معنی ہیں دل میں کسی چیز کا ٹھیرانا اور اس کا تصور باندھنا اور یہ کبھی تو محض ظن و تخمین اور اٹکل پر چلتا ہے اور کبھی غور و فکر کا نتیجہ اور کسی اصل کی بنا پر ہوتا ہے مگر چونکہ تمناؤں اور آرزوؤں کی بنیاد زیادہ تر اٹکل اور تخمینہ پر ہی رکھی جاتی ہے اس لئے جھوٹ کا اس میں بڑا دخل ہوتا ہے اور اسی سبب سے اکثر اوقات تَمَنِّیٌ میں بے حقیقت اور ان ہوئی چیزوں کا تصور ہوتا ہے، ۲/۹۴

تَمَنَّوْا۔ تم آرزو کرو، تم تمنا کرو، تَمَنِّیٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۱۱۱

تَمَنَّوْنَ۔ تم تمنا کرتے ہو، تم آرزو کرتے ہو، تَمَنِّیٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۹۵

تُمْنُوْنَ تم منی ٹپکاتے ہو، اِمْنَاءٌ سے جس کے معنی منی ٹپکانے اور منی ڈالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۵۶/۵۸

تَمْنُّوْنَهٗ۔ تو اس کا احسان رکھتا ہے تَمُنُّ مَنٌّ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مَنٌّ کی دو صورتیں ہیں، ایک منت بالفعل یعنی نعمت و احسان سے گرانبار کر دینا یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ کیونکہ جتنی نعمتیں ہیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں، دوسرے منت بالقول یعنی زبان سے احسان جتلانا جو انسان کے لئے معیوب ہے، یہاں اس کا استعمال اسی دوسرے معنی میں ہوا ہے، ۴۹/۱۷

تُمْنٰی۔ وہ ٹپکائی جاتی ہے، وہ ڈالی جاتی ہے وہ پیدا کی جاتی ہے، وہ مقدر کی جاتی ہے (ضَرَبَ) مَنْیٌ سے جس کے معنی مقدر کرنے آزمانے اور منی کے باہر آنے کے ہیں مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۷۵/۳۷

تَمَنّٰی۔ اس نے خیال باندھا۔ اس نے آرزو کی، اس نے تمنا کی اس نے پڑھا تَمَنِّیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، آیت شریفہ

Marfat.com

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی، فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰی (کہیں انسان کو ملتا ہے جو چاہے، بس اللہ ہی کے ہاتھ ہے پچھلا گھر اور پہلا گھر) میں تَمَنّٰی کا استعمال وہی بے حقیقت خیالات باندھنے کے لئے ہوا ہے کہ انسان سوچتا ہے بت کی پوجا سے یہ ملیگا اور وہ ملیگا حالانکہ بت پوجے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے، سورۂ حج کی آیت وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی سو جب لگا خیال باندھنے شیطان نے ملا دیا اس کے خیال میں، پھر اللہ مٹاتا ہے شیطان کا ملایا، پھر پکی کرتا ہے اپنی باتیں اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمت والا ہے) میں تَمَنّٰی کے مفسرین نے دو معنی بیان کئے ہیں (۱) اس نے خیال باندھا، اس نے آرزو کی (۲) اس نے پڑھا، اس نے تلاوت کی، وجہ یہ ہے کہ تَمَنّٰی کا استعمال دونوں معنی میں ہوتا ہے۔ امام راغبؒ فرماتے ہیں۔

التَّمَنِّی تَقْدِیْرُ شَیْءٍ فِی النَّفْسِ وَتَصَوُّرُہٗ فِیْھَا۔ تمنی کے معنی ہیں دل میں کسی چیز کا ٹھیرانا اور اس کا خیال باندھنا۔

اب آرزو کرنے اور خیال باندھنے میں تو یہ معنی صاف ظاہر ہیں اور قرارت کے لئے تمنی کا استعمال اس بنا پر ہوتا ہے کہ پڑھنے والا بھی الفاظ کا اندازہ رکھتا اور ان کا خیال کرتا ہے اسی لئے اندازے اور اٹکل سے پڑھنے کو تمنی کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کو "تمنی" سے کیوں تعبیر کیا گیا اس کی وجہ خود امام راغب کے الفاظ میں یہ ہے۔

وَلَمَّا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا مَا کَانَ یُبَادِرُ اِلَی مَا کَانَ یُنْزَلُ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِہٖ حَتّٰی قِیْلَ لَہٗ لَا تُعَجِّلْ بِالْقُرْاٰنِ الْاٰیَۃَ وَلَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ نَزَلَتْ عَلٰی ذٰلِکَ تَمَنِّیًا وَنِسْیَانًا لِلشَّیْطَانِ اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر روح الامین جو کچھ لیکر اترتے آپ اس کے متعلق اکثر جلدی فرماتے تھے، یہاں تک کہ آپ کو حکم دیا گیا کہ قرآن کے پڑھنے میں عجلت سے کام نہ لو اور زبان کو اس کی قرارت میں جلدی کرنے کے لئے حرکت نہ دو اس لئے آپ کی اس

Marfat.com

تسلطا علی مثلہ طرح کی تلاوت کو تمنیٰ
فی امنیتہ (اندازے سے پڑھنا) سے موسوم
وذلک من کیا اور متنبہ کیا کہ اس طرح کے
حیث بین پڑھنے میں شیطان کا دخل
ان العجلۃ ہوتا ہے کیونکہ بیان کر دیا
من الشیطن۔ گیا ہے کہ جلدی شیطان
کی طرف سے ہے۔

امام موصوف کی رائے میں یہاں تمنی کا استعمال تلاوت کے لئے ہوا ہے اور اس کی جو توجیہ تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول پر انھوں نے بیان فرمائی ہے وہ ان کی امامتِ فن کے شایانِ شان ہے، افسوس ہے کہ بعض مفسرین نے بھی یہاں یہی معنی بیان کئے لیکن ان کی نظر آیت کی تفسیر کرتے وقت امام موصوف کی توجیہ پر نہیں بلکہ ایک موضوع اور جعلی روایت پر تھی جس کو انھوں نے غلطی سے تفسیر کی کتابوں میں داخل کر دیا ہے کہ سورۃ النجم کی تلاوت کے وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تو ہوا آپ کی زبانِ مبارک سے بتوں کی تعریف میں یہ الفاظ ادا ہو گئے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی (یعنی یہ بت طائران قدس ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے) یا شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر پڑھ دیئے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاع پانے کے سخت ملال ہوا، اس پر آپ کی تسلی کے لئے آیت مذکورہ نازل ہوئی اور آیت میں جو دخلِ شیطانی کا تذکرہ ہے اس سے مراد یہی القائے شیطانی ہے لیکن اس روایت کا جو حال ہے اس کے متعلق شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے بالکل صحیح تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ایں قصہ عقلاً و نقلاً باطل و موضوع ست"[۲]

---

[۱] غرانیق جانوران آبی کو کہتے ہیں، علیٰ کے معنی بلند مرتبت کے ہیں چونکہ بتوں کے متعلق ان کے پجاریوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ ان کو اللہ سے قریب کرنے والے اور اس کے درباران کی شفاعت کرتے ہیں، اس لئے طائران بلند پرواز سے ان بتوں کو تشبیہ دی گئی، [۲] مدارج النبوت ج ۱ ص ۲۴۷ طبع نولکشور۔

Marfat.com

شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور ان کے دونوں بیٹوں شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے "تمنی" کے وہی مبادی معنی "آرزو کرنے اور خیال باندھنے" کے لئے ہیں، شاہ ولی اللہ صاحب نے فتح الرحمٰن میں اس آرزو کی مثالیں دی ہیں چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

مترجم گوید مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخواب دیدند کہ ہجرت کردند بزمینے کہ نخل بسیار دارد پس وہم بجانب یمامہ وہجر رفت و در نفس الامر مدینہ بود، و مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخواب دیدند کہ بمکہ درآمدہ اند و حلق و قصری کنند پس وہم آمد کہ درہماں سال ایں واقع شود و در نفس الامر بعد از سالہا ی چند متحقق شد و در امثال ایں صورت امتحان مخلصان و منافقان درمیان می آید واللہ اعلم (ص ۴۵۳)

اور شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں رقمطراز ہیں۔

"نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے اس میں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال، اس میں جیسے اور آدمی کبھی خیال ٹھیک پڑا کبھی نہ پڑا، جیسے حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مدینے سے مکے گئے، عمرہ کیا، خیال میں آیا کہ شاید اب کی برس وہ ٹھیک پڑا اگلے برس، یا وعدہ ہوا کافروں پر غلبہ ہوگا، خیال آیا کہ اب کی لڑائی میں، اس میں نہ ہوا، پھر اللہ جتا دیتا ہے کہ جتنا حکم تھا اس میں تفاوت نہیں" پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۳۴

تَمُوْتُ - وہ مرجائے، اسے موت آئے، وہ مرتی ہے، وہ مرگی، مَوْتٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَمُوْتُ) پ ۲۱ ع ۱۳

تَمُوْتُنَّ - تم مرو، مَوْتٌ سے مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر کا تَمُوْتُنَّ (تم نہ مرو تم نہ مرلو) فعل نہی ہے، پ ۱ ع ۱۶ پ ۲

تَمُوْتُوْنَ - تم مرتے ہو، تم مروگے، مَوْتٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲

تَمُوْرُ - وہ پھٹتی ہے، وہ پھٹ جائے گی، وہ لرزتی ہے، وہ لرزگی، وہ جنبش کرتی ہے، وہ جنبش کرگی، وہ پھرتی ہے، وہ پھرگی (نصر) مَوْرٌ سے جس کے معنی پھرنے اور تیز چلنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۷ ع ۲

تَمْهِيْدًا - ہموار کرنا، تیار کرنا، بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے، پ ۲۹ ع ۱۵

Marfat.com

تَمِیْدَ۔ وہ ہلے، وہ جھکے، وہ ہلتی ہے، وہ جھکتی ہے، وہ ہلیگی، وہ جھکیگی (ضَرَبَ) مَیْدٌ سے جس کے معنی کسی بڑی چیز کے ہلنے اور حرکت کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب ۱۵/۱۴ ۱۶/۱۴ ۴۶/۱۴

تَمَیَّزُ۔ وہ پھٹ جائے، وہ پھٹ پڑے، تَمَیُّزٌ سے، جس کے معنی ایک دوسرے سے جدا ہونے اور پھٹ جانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب، اصل میں تَتَمَیَّزُ تھا، ایک تا حذف ہوگئی، ۸/۶۷

تَمِیْلُوْا۔ تم جھک پڑو، تم کج روی کرو، تم مڑجاؤ (ضَرَبَ) مَیْلٌ سے، جس کے معنی درمیان سے کسی ایک طرف ہٹ جانے کے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کا استعمال ظلم وجور کے لئے ہوتا ہے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۰۲/۴ ۱۲۹/۴

فصل النون المعجمة

تَنَابَزُوْا۔ تم چڑ مقرر کرو، تم برے نام نکالو، تم برے نام سے پکارو، تَنَابُزٌ سے جس کے معنی باہم چڑ مقرر کرنے، آپس میں برا نام نکالنے اور ایک دوسرے کو چڑانے اور برے نام سے پکارنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، یہاں چونکہ لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، ۱۱/۴۹

تَنَاجَوْا تم سرگوشی کرو، تم رازداری کرو، تَنَاجِیٌ سے، جس کے معنی باہم رازداری اور سرگوشی کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ۹/۵۸

تَنَاجَیْتُمْ۔ تم نے سرگوشی، تم نے رازداری کی، تَنَاجِیٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۲/۵۸

تَنَادِ۔ فریاد کرنا، پکارنا، اصل میں تَنَادِیٌ تھا بر تفاعُلٌ، قرآن مجید میں یَوْمَ التَّنَادِ ہے یوم کا مضاف الیہ ہونے کے سبب آخر سے ی جو حرف علت ہے حذف ہوگئی، ۳۲/۴۰

تَنَادَوْا۔ انھوں نے باہم ایک دوسرے کو پکارا، انھوں نے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دی، تَنَادِیٌ سے، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، ۴۴/۷

تَنَازَعْتُمْ۔ تم نے جھگڑا کیا، تم نے نزاع کی، تَنَازُعٌ سے جس کے معنی باہم کشاکشی اور جھگڑا کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر،

Marfat.com

پ ۵ ع ۱۰

تَنَازَعُوْا انہوں نے جھگڑا کیا، انھوں نے نزاع کی، تَنَازُعٌ سے ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، پ ۱۶ ع ۱۲

تَنَازَعُوْا تم جھگڑا کرو، تم نزاع کرو، تَنَازُعٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۸

تَنَاصَرُوْنَ تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو، تَنَاصُرٌ سے، جس کے معنی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲۳ ع ۴

تَنَالُوْا تم پاتے ہو، تم پاؤ گے، تم پہنچتے ہو، تم پہنچو گے (جمع) نَیْلٌ سے جس کے معنی پانے اور پہنچنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، پ ۴

تَنَالُ وہ اس کو پاتی ہے، وہ اس کو پائے گی وہ اس تک پہنچتی ہے، وہ اس تک پہنچے گی، تَنَالُ نَیْلٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، پ ۳

تَنَاوُشُ لینا ہر وزن تَفَاعُلٌ مصدر سے پ ۲۳ ع ۱۲

تَنْبُتُ وہ اگتی ہے، وہ اگاتی ہے (نَصَرَ) نَبْتٌ سے جس کے معنی اُگنے اور اگانے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ (وہ تیل اگاتی ہے) میں بَا حال کے لئے ہے تعدیہ کے لئے نہیں، کیونکہ نَبَتَ خود متعدی ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اس طرح اگتی ہے کہ تیل اس میں بالقوہ موجود ہوتا ہے پ ۱۸

تُنْبِتُ وہ اگاتی ہے، اِنْبَاتٌ سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اَنْبَتَكُمْ) پ ۲۳ ع ۲

تُنَبِّئُنَّهُمْ تو ان کو خبر دیگا، تو ان کو جتا دیگا تَنْبِئَةٌ اور تَنْبِئٌ سے، جس کے معنی آگاہ کرنے، بتلانے اور خبر دینے کے ہیں مضارع بانون تاکید کا صیغہ واحد مذکر حاضر هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ ۱۲

تُنَبِّئُوْنَ تم جتاتے ہو، تم خبر دیتے ہو تَنْبِئَةٌ اور تَنْبِئٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۰

تُنْبَؤُنَ تمہیں خبر دی جائیگی، تمہیں بتایا جائیگا۔ تَنْبِئَةٌ اور تَنْبِئٌ سے مضارع مجہول بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۲۸ ع ۱۵

تُنَبِّئُوْنَهٗ تم اس کو خبردار کرتے ہو، تم اس کو جتلاتے ہو، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ ۱۳ ع ۱۱

Marfat.com

تُنَبِّئُهُمْ وہ ان کو جتادے، وہ ان کو خبردار کردے، تَنْبِئَۃٌ اور تَنْبِیٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ ۱۲

تَنْتَشِرُوْنَ تم چلتے پھرتے ہو، تم پھیلتے اور متفرق ہوتے ہو، اِنْتِشَارٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُنْتُشِرُوْا) پ ۲۱

تَنْتَصِرَانِ تم بدلہ لے سکتے ہو، تم بدلہ لیتے ہو، تم بدلہ لوگے، تم مدد لے سکتے ہو، تم مدد لیتے ہو، تم مدد لوگے، اِنْتِصَارٌ سے مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِنْتَصَرَ) پ ۲۵

تَنْتَہِ تو باز آتا ہے، تو باز آئیگا، اِنْتِھَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں تَنْتَھِیْ تھا۔ لَمْ کے آنے سے ی جو حرف علت ہے حذف ہوگئی (ملاحظہ ہو اِنْتَھَوْا) پ ۶ پ ۹ پ ۱۱ پ ۱۲

تَنْتَھُوْا تم باز آتے ہو، تم باز آؤگے، اِنْتِھَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اِنْ شرطیہ اور لَمْ کے آنے سے نون اعرابی آخر سے ساقط ہوگیا (ملاحظہ ہو اِنْتَھَوْا) پ ۹ پ ۱۱ پ ۲۲

یُنَجِّیْکُمْ وہ تم کو نجات دے، وہ تم کو بچائے وہ تم کو نجات دیتی ہے، وہ تم کو بچا لے گی۔ نَجْیٌ اِنْجَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنْجَیْنَا) پ ۸

تَنْحِتُوْنَ تم تراشتے ہو (ضَرَبَ) نَحْتٌ سے جس کے معنی تراشنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۸ پ ۱۹ پ ۱۲ پ ۱۳

تُنْذِرَ تو ڈراتا ہے، تو ڈرائے، تو ڈرائیگا، اِنْذَارٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُنْذِرَ) پ ۱ پ ۷ پ ۸ پ ۱۶ پ ۸ پ ۲۱ پ ۱۲ پ ۲۲ پ ۱۸ و ۱۵ پ ۲۵ پ ۲

تَنْزِعُ وہ اکھاڑ پھینکتی ہے (ضَرَبَ) نَزْعٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کے اپنی جگہ سے اکھاڑنے اور کھینچ لینے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، مگر اس معنی میں اس کا استعمال صرف اعراض کے لئے ہوتا ہے تَنْزِعُ النَّاسَ (وہ لوگوں کو جگہ سے اکھاڑ پھینکتی ہے)۔ میں بعض نے آندھی کے زور سے ہوا میں اڑانا مراد لیا ہے اور بعض نے روحوں کا کھینچنا، مگر اول معنی متبادر ہیں پ ۳۰

تَنْزِعُ تو چھین لیتا ہے، تو اکھاڑ پھینکتا ہے۔ نَزْعٌ سے معنی چھین لینے کے، مضارع کا صیغہ

Marfat.com

واحد مذکر حاضر، جب نَزَعَ فلان کذا کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فلاں نے فلاں چیز چھین لی۔ ۳۷/۲

تَنَزَّلُ۔ وہ اترتی ہے، وہ اترتی، تَنَزُّلٌ سے جس کے معنی اترنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا ایک تا حذف ہوگئی، ۹۷/۴، ۳۰/۲۲

تُنَزِّلَ۔ تو اتار لائے، تو اتارے، تَنْزِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۶/۲ ۱۵/۱۰

تُنَزَّلَ۔ وہ اتاری جائے، وہ اتاری جاتی ہے وہ اتاری جائیگی، تَنْزِیْلٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۷۴/۱۱

تَنَزَّلَتْ، وہ (جماعت) شیاطین اتری تَنَزُّلٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (ملاحظہ ہو بُنَّتْ) ۲۱۰/۱۸

تَنْزِیْلٌ۔ اتارنا، بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے "تنزیل" اور "انزال" میں یہ فرق ہے کہ تنزیل میں ترتیب اور یکے بعد دیگرے تفریق کے ساتھ اتارنا ملحوظ ہوتا ہے اور "انزال" عام ہے ایک دم کسی شئے کے اتارنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے ترتیب سے اتارنے کے لئے بھی آتا ہے ۱۹/۱۵ ۱۱۴/۱۴ ۲۲/۱۸

۳۳/۱۵ ۲۲/۱۶ ۱۹۳/۱۵ ۲۵/۱۲ ۲۶/۱۰ ۲۷/۱۹ ۲۹/۴

تَنْزِیْلًا ۱۵/۱۲ ۱۶/۱۰ ۱۹/۴ ۲۹/۲۰

تَنْسَ۔ تو بھولے، تو فراموش کرے (سَمِعَ) نِسْیَانٌ سے جس کے معنی بھولنے اور فراموش کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نسیان اور فراموشی کے تین سبب ہوتے ہیں (۱) ضعف قلب (۲) غفلت (۳) قصد و ارادہ یعنی خود چاہ کر دل سے بھلا دینا، اللہ تعالیٰ نے جس نسیان کی مذمت فرمائی ہے، وہ یہی نسیان ہے کہ جس میں اپنے قصد و ارادہ کو دخل ہو ارشاد ہے فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ (اب مزہ چکھو جیسا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا ہم نے تم کو بھلا دیا) اس میں اسی نسیان کا مذکور ہے جو بطریق اہانت اور بقصد و ارادہ ہو، اور جس نسیان میں کہ انسان کو معذور قرار دیا گیا ہے وہ ہے کہ اس کا سبب خود اس کا ارادہ نہ ہو، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رفع عن امتی الخطاء والنسیان (میری امت سے بھول چوک مرفوع (معاف) ہے) یہ وہی نسیان ہے

Marfat.com

کہ جس میں اس کے ذاتی ارادہ کا دخل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت ہو تو بطور اہانت سزا کے لئے لوگوں کو اپنی رحمت سے محروم کرنے اور ان کو چھوڑ دینے کے معنی ہوں گے، لَا تَنْسَ (تو فراموش نہ کر، تو مت بھول) فعل نہی ہے یہاں بھی نسیان سے نسیانِ ارادی مراد ہے، پ ۱۱

تَنْسَوْا۔ تم بھول جاؤ، تم بھلا دو، تم فراموش کرو، نِسْیَانٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، یہاں لَا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ ۱۱

تَنْسَوْنَ۔ تم بھولتے ہو، تم بھولے جاتے ہو، تم بھلا دیتے ہو، تم بھولو گے، تم بھول جاؤ گے، تم بھلا دو گے۔ نِسْیَانٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۱۱

تَنْسٰی۔ تو بھولتا ہے، تو بھولے گا۔ نِسْیَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۲

تُنْسٰی۔ تو بھلا دیا جائیگا، تو فراموش کر دیا جائے گا۔ نِسْیَانٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ پ ۱۲

تَنْشَقُّ۔ وہ پھٹ جائے، وہ شق ہو جائے، وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو، وہ پھٹتی ہے، وہ شق ہوتی ہے، وہ پھٹ جائے گی، وہ شق ہو جائے گی، اِنْشِقَاقٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِنْشَقَّ) پ ۱۲

تَنْصُرُنَّهٗ۔ تم اس کی ضرور مدد کرو گے، تَنْصُرُنَّ نَصْرٌ سے۔ مضارع بانون تاکید کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اُنْصُرْنَا) پ ۱۲

تَنْصُرُوْا۔ تم مدد کرتے ہو، تم مدد کرو گے، نَصْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب محذوف ہے پ ۱۲

تُنْصَرُوْنَ۔ تمہاری مدد کی جاتی ہے، تمہاری مدد کی جائے گی، تم مدد دیئے جاتے ہو تم مدد دیئے جاؤ گے، نَصْرٌ سے۔ مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۲ پ ۱۸ پ ۲۲

تَنْصُرُوْهُ۔ تم اس کی مدد کرو گے، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے۔ پ ۱۱

تَنْطِقُوْنَ۔ تم بولتے ہو (نَصَرَ، نُطْقٌ سے جس کے معنی بولنے اور بات کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ ۲۳

یَنْظُرُ۔ وہ دیکھے، وہ دیکھ لے، وہ دیکھتی ہے،

Marfat.com

وہ دیکھ لیگی، نَظَرٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُنْظُرْ) ۲۵/۶

تَنْظُرُوْنَ۔ تم دیکھتے ہو، تم دیکھو گے نَظَرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱/۶ ۲۵/۵

تُنْظِرُوْنِ۔ تم مجھے ڈھیل دو، تم مجھے مہلت دو، اِنْظَارٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے (ملاحظہ ہو اَنْظِرْنِیْ) ۹/۱۴ ۱۱/۱۲ ۱۲/۵

تَنْفُخُ۔ تو پھونک مارتا ہے، تو پھونک مارے گا تو پھونکتا ہے، تو پھونکے گا، نَفْخٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنْفُخُ) ۵/۶

تَنْفَدَ وہ تمام ہو، وہ نبڑ جائے، وہ تمام ہوتی ہے، وہ تمام ہو جائے گی (سَمِعَ) نَفَادٌ سے جس کے معنی نبڑ جانے، ختم ہو جانے اور تمام ہو جانے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، ۱۶/۳

تَنْفُذُوْا۔ تم نکل بھاگو، تم باہر چلے جاؤ نُفُوْذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ان ناصبہ کے سبب آخر سے نون اعرابی ساقط ہو گیا ہے (ملاحظہ ہو اُنْفُذُوْا) ۲۷/۱۲

تَنْفِدُوْنَ۔ تم نکلتے ہو، تم نکلو گے، نُفُوْذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲۷/۱۲

تَنْفِرُوْا۔ تم نکلو، تم کوچ کرو، تم نکلتے ہو، تم کوچ کرتے ہو، تم نکلو گے، تم کوچ کرو گے، نَفْرٌ اور نُفُوْرٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، لَا تَنْفِرُوْا (تم مت نکلو، تم کوچ نہ کرو) فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اُنْفِرُوْا) ۹/۱۰ ۱۴/۱۲

تَنَفَّسَ۔ اس نے سانس لیا، اس نے دم کھینچا تَنَفُّسٌ سے، جس کے معنی سانس کی آمد و شد کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، صبح کے تنفس کا مطلب پو پھٹنا ہے، ۳۴/۶

تَنْفَعُ۔ وہ نفع دیتی ہے، وہ نفع دیگی، وہ کام آتی ہے، وہ کام آئے گی، وہ فائدہ دیتی ہے وہ فائدہ دیگی (فَتَحَ) نَفْعٌ سے جس کے معنی فائدہ دینے، سود مند ہونے اور کام آنے کے ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۶/۱۵ ۳۲/۹ ۲۷/۲

تَنْفَعَكُمْ، وہ تمہارے کام آتی ہے، وہ تمہارے کام آئے گی۔ وہ تم کو نفع دیتی ہے، وہ تم کو نفع دے گی۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے۔ ۲۵/۴

Marfat.com

تَنْفَعَهٗ۔ وہ اس کو نفع پہنچاتی ہے، وہ اس کو نفع پہنچائے گی، وہ اس کے کام آتی ہے، وہ اس کے کام آئے گی، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، پ ۳

تَنْفَعُهَا۔ وہ اس کو فائدہ دیتی ہے، وہ اس کو فائدہ دیگی، وہ اس کے کام آتی ہے، وہ اس کے کام آئیگی، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، پ ۱

تَنْفَعُهُمْ۔ وہ ان کو فائدہ دیتی ہے، وہ ان کو فائدہ دیگی، وہ ان کے کام آتی ہے، وہ ان کے کام آئیگی، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، پ ۲۹

تُنْفِقُوْا تم خرچ کرو، تم خرچ کرتے ہو، تم خرچ کروگے، اِنْفَاقٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اِنْفَاقٍ) پ ۲ پ ۱۰ پ ۲۶ پ ۴ پ ۲۸

تُنْفِقُوْنَ۔ تم خرچ کرتے ہو، تم خرچ کروگے اِنْفَاقٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۳

تُنْقِذُ۔ تو نجات دلاتا ہے، تو نجات دلائیگا۔ تو چھڑاتا ہے، تو چھڑائیگا، تو رہا کراتا ہے، تو رہا کرائیگا، اِنْقَاذٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنْقَذَكُمْ) پ ۴

تَنْقُصُ، وہ گھٹاتی ہے، وہ کم کرتی ہے، نَقْصٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اُنْقُصُوْا) پ ۱۵

تَنْقُصُوْا۔ تم گھٹاؤ، تم کم کرو، نَقْصٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی داخل ہے اس لئے فعل نہی ہے، پ ۲۸

تَنْقُضُوْا تم توڑو (نَصَرَ) نَقْضٌ سے بمعنی توڑنے کے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں چونکہ لا نہی موجود ہے، اس لئے فعل نہی ہے اصل میں نَقْضٌ کے معنی ہیں عمارت یا رسی یا ہار کی گرہ اور بندش کھولنے اور پراگندہ کرنے کے۔ اِبْرَامٌ کی ضد ہے اور اسی لئے بطور استعارہ نقض کا استعمال عہد شکنی کے لئے بھی ہوتا ہے۔ پ ۱۴

تَنْقَلِبُوْا۔ تم پھر جاتے ہو، تم پھر جاؤ گے، تم پلٹ جاتے ہو، تم پلٹ جاؤ گے اِنْقِلَابٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اِنْقَلَبَ) پ ۴

تَنْقِمُ۔ تو بُرا کرتا ہے، تو انکار کرتا ہے، تو

Marfat.com

عیب دیتا ہے، تو بیر کریگا، تو انکار کرے گا، تو عیب دیگا، (ضَرَبَ و سَمِعَ) نَقْمٌ سے جس کے معنی غصہ ہونے ناپسند کرنے اور انکار کرنے کے ہیں خواہ اس کا اظہار زبان سے ہو یا سزا دیکر، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۹/۴

تَنْقِمُوْنَ۔ تم انکار کرتے ہو، تم بیر رکھتے ہو، تم عیب دیتے ہو، تم انکار کروگے، تم بیر کروگے، تم عیب دوگے، نَقْمٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۶/۱۳

تَنْكِحَ۔ وہ نکاح کرے، وہ وطی کرے، نِکَاحٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب یہاں نکاح کا استعمال وطی اور دخول کے معنی میں ہوا ہے (ملاحظہ ہو اَنْكِحُوْ) ۲/۱۳

تَنْكِحُوْا۔ تم نکاح کرو، تم عقد کرو نکاحٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے ۲/۱۱

تُنْكِحُوْا ۲/۲۲ ۵/۱۶ ۲۴/۳۲ ۔ تم نکاح کردو، تم عقد کرادو، اِنکاحٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنْكِحُوْ) ۲/۲۲

تَنْكِحُوْهُنَّ۔ تم ان سے نکاح کرو، تم ان سے عقد کرو، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے، ۲/۲۳۵

تُنْكِرُوْنَ۔ تم انکار کرتے ہو، تم انکار کروگے (اِنکارٌ سے، جس کے معنی انکار کرنے اور نہ پہچاننے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، "انکار" "عرفان" کی ضد ہے، اصل میں اس کے معنی نہ پہچاننے یعنی قلب پر کسی ایسی چیز کے وارد ہونے کے ہیں کہ جو اس تصور میں نہ ہو یہ جہالت کی ایک قسم ہے جیسے فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (جب وہ اس کے پاس آئے تو اس نے ان کو پہچان لیا اور وہ اس کو نہیں پہچانتے تھے) اور کبھی زبان سے انکار کرنے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے زبان سے انکار کا سبب وہی دل کا انکار ہے، لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل میں اس کی صورت موجود ہوتی ہے اور زبان سے انکار ہوتا رہتا ہے، اس صورت میں خلافِ واقع انسان جھوٹ بولتا ہے کہ دل میں اقرار اور زبان پر انکار ہوتا ہے چنانچہ یہاں بھی زبان کی جھٹلانا

Marfat.com

اور نہ ماننا مراد ہے، پ ۲۴ ع ۱۴

تَنْكِصُوْنَ۔ تم بھاگتے ہو، تم پھرے جاتے ہو، (ضَرَبَ) نُكُوْصٌ سے، جس کے معنی کسی چیز سے پھرے جانے اور باز رہنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۸ ع ۴

تَنْكِيْلًا۔ رسوا کرنا، عذاب دینا، سزا دینا، ضعیف اور عاجز بنا دینا، قید کر دینا، بروزن تَفْعِيْلٌ مصدر ہے، پ ۵ ع ۸

تَنُوْءُ۔ وہ بھاری ہوتی ہے، وہ تھکتی ہے (نَصَرَ) نُوْءٌ سے، جس کے معنی بھاری ہونے اور بوجھ کے مارے گرے جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۰ ع ۱۱

تَنُّوْرُ۔ تنور، جس میں روٹی پکائی جاتی ہے علامہ خازن بغدادی تفسیر لباب التاویل میں رقمطراز ہیں۔

"تنور فارسی زبان کا لفظ ہے، معرب ہے، چونکہ اہل عرب اس کے دوسرے نام سے واقف نہیں اس لئے قرآن مجید میں یہی لفظ استعمال ہوا اور جس لفظ کو وہ جانتے تھے وہی بتایا اور بعض کا قول ہے کہ تنور فارسی اور عربی دونوں میں اسی طرح ہے (اس لئے یہ عربی بھی ہے اور فارسی بھی)

اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اصل میں تو تنور عجمی لفظ ہے پھر عربوں نے اس کو بولنا شروع کیا تو عربی ہو گیا جیسے دیباج وغیرہ الفاظ ہیں

یہاں تنور سے کیا مراد ہے اس بارے میں اختلاف ہے، عکرمہ اور زہری کا بیان ہے کہ سطح زمین مراد ہے کیونکہ نوح علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ جب تم پانی کو سطح زمین پر ابلتا ہوا دیکھو تو کشتی پر سوار ہو جانا پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تنور کے جوش مارنے (یعنی سطح زمین کے ابلنے) کو نوح علیہ السلام کے لئے اس حادثہ عظیم کی علامت قرار دی گئی تھی، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فار التنور کے معنی ہیں طلع الفجر و نور الصبح (یعنی پو پھٹ گئی اور صبح روشن ہو گئی) صبح کی روشنی کو تنور میں سے آگ نکلنے کے ساتھ تشبیہ دی گئی حسن بصری، مجاہد، شعبی کہتے ہیں کہ تنور وہی ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے یہی اکثر مفسرین کا قول ہے اور یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت میں منقول ہے اور یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ لفظ جب حقیقت اور مجاز میں دائر ہو تو اس کا حقیقت ہی پر حمل کرنا اولیٰ ہوتا ہے اور لفظ تنور اس جگہ کے نام کے لئے کہ جہاں

Marfat.com

روٹی پکائی جاتی ہے حقیقت ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ الف لام "التنور" میں ہے وہ عہد کا ہے اور یہاں پہلے سے سامع کے نزدیک کوئی چیز متعین نہیں، لہذا تنور کا کسی اور معنی پر محمول کرنا ضروری ہے اور وہ معاملہ کے شدت اختیار کر جانے کے معنی ہیں پس معنی یہ ہوں گے کہ جب پانی شدت سے ابلنے لگے اور زور کرے تو اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو بچاؤ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بعید نہیں کہ نوح علیہ السلام کو وہ تنور معلوم ہو، حسن بصری کا بیان ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا اور حضرت حوا، اس میں روٹیاں پکاتی تھیں، پھر وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آگیا تھا اور ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تم دیکھو کہ پانی تنور سے ابل رہا ہے تو اپنے ساتھیوں کو لیکر کشتی میں سوار ہو جانا[1] ۱۲ ۱۸

تَنْهَرْ۔ تو ڈانٹے، تو جھڑکے (فتح) نَهْرٌ سے، جس کے معنی سختی کے ساتھ ڈانٹنے اور جھڑکنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا، نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے ۳۰ ۱۸

تَنْهَرْهُمَا۔ تو ان دونوں کو جھڑکے، تو ان دونوں کو ڈانٹے، اس میں هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ہے، ۱۵ ۳

تَنْهَوْنَ۔ تم منع کرتے ہو، تم روکتے ہو نَهْيٌ سے، مضارع معروف کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَنْهٰكُمْ) ۴۲ ۳

تُنْهَوْنَ۔ تم کو منع کیا جاتا ہے، تم کو روکا جاتا ہے، نَهْيٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۵ ۲

تَنْهٰى۔ وہ روکتی ہے، وہ منع کرتی ہے نَهْيٌ سے، مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب۔ ۱۷ ۲

تَنْهَانَا۔ تو ہم کو منع کرتا ہے، تو ہم کو روکتا ہے تَنْهٰى نَهْيٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم، ۱۲ ۷

تَنِيَا۔ تم دونوں سستی کرو، تم دونوں سست ہو، (ضرب) وَنْيٌ سے جس کے معنی سست ہونے اور سستی کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، یہاں لا، نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، ۱۷ ۷

[1] لباب التاویل ج ۳ ص ۱۸۹ طبع مصر ۱۳۲۱ھ

Marfat.com

فصل الواو

تَوَّابٌ۔ پھر آنے والا، توبہ کرنے والا، معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ ہے، تَوْبَۃٌ سے مشتق ہے لغت میں توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو "تواب" کہا جاتا ہے، بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس لئے اس کا استعمال اللہ اور بندہ دونوں کے لئے ہوتا ہے، جب بندہ کی صفت میں آئے تو اس کے معنی کثرت سے توبہ کرنے والے بندہ کے ہوں گے چنانچہ جب وہ یکے بعد دیگرے گناہوں کو مسلسل ہر وقت چھوڑتے چھوڑتے بالکل تارک الذنوب ہو جاتا ہے تو "تواب" کہلاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی کثرت سے مسلسل بار بار بندوں کی توبہ قبول فرمانے والے کے ہیں، امام ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں۔

التواب هو الذی یتوب علی عباده — تواب وہ ہے کہ جو اپنے بندوں پر مہربانی فرما کر ان کی فیقبل توبتهم کلما تکررت التوبة تکرر القبول [1] — توبہ کو قبولیت بخشے کہ جتنی دفعہ توبہ دہرائی جائے اتنی ہی بار قبولیت کی تکرار ہو۔

قرآن مجید میں تواب کا لفظ جتنی جگہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت کے لئے آیا ہے، ۱/۲ ۴/۱۵ ۲/۲ ۲/۱۲۸ ۲/۱۸۷ ۲/۲۲۲ ۲/۲۲۷ ۴/۶۴ ۵/۷۴ ۹/۱۰۴ ۱۱۰/۳

تَوَّابًا۔ ۲/۱۲۷ ۵/۷۴ ۳۰/۲۵

تَوَّابِيْنَ، توبہ کرنے والے، تَوَّابٌ کی جمع، بحالت نصب وجر ۲/۲۲۲

تُؤَاخِذْنَا۔ تو ہم کو پکڑے، تُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةٌ سے، جس کے معنی گناہ پر پکڑنے اور گرفت کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم، یہاں چونکہ لاء نہی ہے اس لئے فعل نہی ہے، ۲/۲۸۶

تُؤَاخِذُنِيْ۔ تو مجھے پکڑے، اس میں ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے، یہ بھی صیغہ نہی ہے، ۱۵/۱۲

تَوَارَتْ۔ وہ چھپ گیا، وہ پوشیدہ ہو گیا وہ چھپ گئی، وہ پوشیدہ ہو گئی، تَوَارِیٌ سے، جس کے معنی پوشیدہ ہونے اور چھپ

[1] کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی طبع انوار احمدی الہ آباد ۱۳۵۲ھ ص ۵۹

Marfat.com

جانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، واضح رہے کہ توارت کا فاعل شمس ہے جو یہاں مضمر ہے اور شمس یعنی آفتاب عربی میں مؤنث مستعمل ہوتا ہے ۱۲ س ۱۲

تَوَاصَوْا۔ انھوں نے وصیت کی، وہ کہہ مرے، انھوں نے تاکید کی، تَوَاصِیْ سے جس کے معنی ایک دوسرے کو باہم نصیحت کرنے اور کہہ مرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰ ۲ ۲۷ س ۳۰ ۱۵ ۲۸

تَوَاعَدْتُمْ۔ تم نے وعدہ مقرر کیا، تَوَاعُدٌ سے، جس کے معنی آپس میں ایک دوسرے سے وعدہ کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۰ ۲

تُوَاعِدُوْهُنَّ۔ تم ان سے وعدہ کرو تُوَاعِدُوْا مُوَاعَدَۃٌ سے جس کے معنی کسی سے وعدہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے۔ ۲ ۱۲

تَوْبٌ۔ توبہ کرنا، تَابَ یَتُوْبُ کا مصدر ہے ۱۲

تَوْبَۃٌ۔ توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا، توبہ کی توفیق دینا، توبہ قبول فرمانا، یہ بھی تَابَ یَتُوْبُ کا مصدر ہے، لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، تَابَ اللّٰہُ عَلَی الْعَبْدِ جب بولا جاتا ہے تو اس کے معنی آتے ہیں اللہ نے بندہ کو توبہ کی توفیق دی اور تاب العبد کے معنی ہیں بندہ نے توبہ کی ارشاد ہے ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا (پھر ان کو توبہ کی توفیق دی تاکہ وہ توبہ کریں، یا پھر ان پر مہربان ہوا تاکہ وہ باز آجائیں) غرض جب عَلٰی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو متعدی ہوتا ہے، اور مہربان ہونے اور توبہ کی توفیق دینے کے معنی ہوتے ہیں اور بغیر علے کے آتا ہے تو لازم ہوتا ہے اور توبہ کرنے کے معنی ہوتے ہیں، امام خطابی فرماتے ہیں معنی التوبۃ عود العبد الی الطاعۃ بعد المعصیۃ[1]۔ (توبہ کے معنی گناہ کے بعد بندہ کا نیکی کی طرف پلٹنا)۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

گناہ کے بامن وجوہ چھوڑ دینے کا نام توبہ ہے یہ معذرت کی سب سے اچھی شکل ہے کیونکہ معذرت

[1] الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۵۹۔

Marfat.com

کی تین ہی صورتیں ہیں، یا تو عذر بیان کرنیوالا یوں کہیگا کہ میں نے کیا ہی نہیں یا یہ بیان کریگا کہ میں نے اس وجہ سے کیا، یا میں نے کیا تو ہی لیکن برا کیا۔ اور میں باز آیا، اس کے سوا چوتھی صورت نہیں، بس یہ اخیر صورت توبہ ہے، شریعت میں توبہ کا مطلب ہے (۱) گناہ کو برا سمجھکر چھوڑ دینا (۲) جو کچھ غلطی ہوگئی اس پر نادم ہونا۔ (۳) دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا (۴) جن اعمال کا اعادہ کے ذریعہ تدارک ہوسکتا ہے ان کا یہاں تک ممکن ہو تدارک کرنا[1] جب یہ چاروں باتیں جمع ہوں گی تب توبہ کی شرطیں پوری ہوں گی۔

۴ ب ۵ ب ۱۱ ۲ ۲۵ ۴ ۲۸ ۲۰

تَوْبَتُهُمْ، ان کی توبہ، تَوْبَةٌ، مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ آیت شریف اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ (بیشک جو لوگ اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی) میں جو عدم قبولیت کے لئے فرمایا گیا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ان کو توبہ کرنا ہی نصیب نہ ہوگا کہ قبول ہو، ۳ ۴

تُوْبُوْا۔ تم توبہ کرو، تم باز آجاؤ، تم رجوع کرو تَوْبَةٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱ ۴

۱۱ ۵ ۱۲ ۸ ۹ ۶ ۱۸ ۱۰ ۲۸ ۲۰

تُؤْتُوْا۔ تم دو، اِيْتَاءٌ سے، جس کے معنی دینے اور لانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر چونکہ یہاں لَا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے ۴ ۱۴

تُؤْتُوْنِ۔ تم مجھ کو دو، اس میں نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہے، ۱۳ ۳

تُؤْتُوْهُنَّ۔ تم ان کو دیتے ہو، تُؤْتُوْنَ اِيْتَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب، ۵ ۱۹

تُؤْتَوْهُ۔ تم کو وہ دیا جائے تُؤْتَوْ، اِيْتَاءٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر هُ ضمیر واحد مذکر غائب، ۶ ۱

تُؤْتُوْهَا۔ تم اس کو دو، اس میں هَا ضمیر

[1] اگر حق العبد ہے تو اس کا تدارک ادا کرنے سے ہوگا اور اگر حق اللہ ہے اور قضا مشروع ہے تو قضا کرنے سے ورنہ محض توبہ ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

واحد مؤنث غائب ہے۔ پ۵

تُؤْتِیْ۔ تو دیتا ہے، تو دیگا، اِیْتَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۳

تُؤْتِیْ۔ وہ دیتی ہے، وہ لاتی ہے، اِیْتَاءٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ۱۳

تُؤْثِرُوْنَ۔ تم اختیار کرتے ہو، تم پسند کرتے ہو، تم ترجیح دیتے ہو، اِیْثَارٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اثر) پ۱۲

تَوْجَلْ۔ تو ڈر (سَمِعَ) وَجَلٌ سے، جس کے معنی ڈر محسوس کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں لا نہی موجود ہے، اس لئے فعل نہی ہے، پ۱۴

تَوَجَّهَ۔ وہ متوجہ ہوا، اس نے رخ کیا۔ تَوَجُّہٌ سے جس کے معنی متوجہ ہونے، کسی طرف رخ کرنے اور باہر نکلنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، پ۲

تَوَدُّ۔ وہ چاہیگی، وہ آرزو کریگی، وہ دوست رکھے گی (سَمِعَ) وُدٌّ سے، جس کے معنی دوست رکھنے اور آرزو کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ۳۱

تُؤَدُّوْا۔ تم ادا کردو، تم پہنچادو، تَأْدِیَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر اَنْ ناصبہ کے آنے سے آخر سے نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے (ملاحظہ ہو اَدُّوْ) پ۵

تَوَدُّوْنَ۔ تم چاہتے ہو، تم دوست رکھتے ہو تم آرزو کرتے ہو وُدٌّ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۱۵

تُؤْذُوْا۔ تم ایذا دو، تم تکلیف پہنچاؤ، اِیْذَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اُذْوُ) پ۲۲

تُؤْذُوْنَنِیْ۔ تم مجھے ستاتے ہو، تم مجھے ایذا دیتے ہو تُؤْذُوْنَ۔ اِیْذَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے، پ۲۸

تُوْرُوْنَ۔ تم سلگاتے ہو، تم روشن کرتے ہو، اِیْرَاءٌ سے، جس کے معنی چقماق سے آگ نکالنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۲۷

تَوْرٰىۃَ۔ توریت، اس آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، علامہ زمخشری کی رائے میں توراۃ اور انجیل دونوں عجمی لفظ ہیں چنانچہ سابق میں

Marfat.com

لفظ "انجیل" کے تحت ان کی تصریح مرقوم ہو چکی ہے، قاضی بیضاوی نے بھی انہی کی تحقیق کو مسلم رکھا ہے اور علامہ شیخ زادہ حواشی تفسیر بیضاوی میں رقمطراز ہیں۔

"لوگوں کا ان دونوں لفظوں کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا یہ اشتقاق اور تصریف کے تحت آسکتے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ دو مقدس کتابوں کے دو عجمی عبرانی نام ہیں، مصنف (قاضی بیضاوی) نے اسی دوسرے خیال کو اختیار کیا ہے، اور جو لوگ ان کے اشتقاق کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ تورات وری الزند سے مشتق ہے جس کا استعمال چقماق کی لکڑی کے سلگ کر آگ دینے کے لئے ہوتا ہے، چنانچہ وری الزند (چقماق کی لکڑی سلگ اٹھی) اور اوریتہ انارا (میں نے اس کو سلگا کر آگ جلا دی) دونوں طرح مستعمل ہے، ارشاد الٰہی ہے اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ (بھلا دیکھو تو آگ جو تم سلگاتے ہو، اس کا ثلاثی (وری) لازم ہے اور رباعی (اوری) متعدی ہے اسی تعالیٰ فرماتا ہے فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا (پھر قسم ہے آگ نکالنے والوں کی پتھر جھاڑ کر) پس چونکہ تورات میں وہ ضیاء و نور تھا جس کے ذریعہ انسان ضلالت سے نکل کر ہدایت پر آجاتا ہے جس طرح کہ اندھیرے سے اجالے میں نکل آتا ہے اس لئے یہ کتاب تورات سے موسوم ہوئی اور اس کی تائید ارشادِ خداوندی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً (اور ہم نے دی تھی موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کرنے والی اور روشنی) سے ہوتی ہے۔ یہی فراء اور جمہور کا قول ہے، فراء کا بیان ہے کہ اس کا وزن تَفْعِلَةٌ عین کے زیر سے ہے۔ پھر زیر کو زبر سے تبدیل کر لیا گیا۔ یہ طائی تلفظ یعنی بنی طے کی زبان ہے چنانچہ وہ ناصیۃ کو ناصاۃ اور جاریۃ کو جاراۃ اور ناحیۃ کو ناحاۃ بولتے ہیں اور بعض نے اس کا وزن تَفْعَلَةٌ عین کے زبر سے بتایا ہے۔"[1]

راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ اس کا وزن تَوْرَاةٌ بتایا گیا ہے اور تَفْعَلَةٌ اس لئے قرار نہیں دیا گیا کہ اس کا وجود کم ہے اور تا واؤ کا بدل ہے جس طرح کہ تَيْقُوْرٌ ہے کیونکہ اس کی اصل وَيْقُوْرٌ تھی۔ تا کو واو سے بدل لیا گیا۔

[1] حواشی شیخ زادہ ج ۱ ص ۶۰۱ طبع قسطنطنیہ ۱۲۸۲ھ

Marfat.com

واضح رہے کہ تورات وہ کتاب ہے جو خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی پس موجودہ کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تصنیف ہوئی اور جس میں کچھ مضامین اصلی تورات کے بھی بطور یادداشت درج کرکے اس کا نام "تورات" رکھدیا گیا ہے، قطعی وہ تورات نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے [references]

تَؤُزُّهُمْ وہ (شیطانوں کی ٹولی) ان کو اچھالتی ہے، وہ اُن کو اچھالتی ہے، وہ ان کو بھڑکاتی ہے (نَصَرَ) تَؤُزُّ، اَزٌّ سے، جس کے اصل معنی تو دیگ کے جوش مارنے کے ہیں اور پھر اسی مناسبت سے ورغلانے، ابھارنے، آپس میں گتھ جانے، اور اُچھالدینے کے بھی آتے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، [reference]

تُوَسْوِسُ۔ وہ وسوسہ ڈالتی ہے، وہ خیال ڈالتی ہے، وَسْوَسَۃٌ سے جس کے معنی بری بات کے جی میں ڈالنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، [reference]

تُوصُونَ۔ تم وصیت کرتے ہو، تم وصیت کروگے، اِیْصَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَوْصٰنِی) [reference]

تَوْصِيَةٌ۔ وصیت کرنا، کہہ مرنا، بروزن تَفْعِلَةٌ باب تَفْعِیْل کا مصدر ہے [reference]

تُوْعِدُوْنَ۔ تم ڈراتے ہو، اِیْعَادٌ سے جس کے معنی ڈرانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، [reference]

تُوْعَدُوْنَ۔ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وَعْدٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو تَعِدَانِنِیْ) [references]

تُوْعَظُوْنَ۔ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، وَعْظٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ، جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَعِظُکَ اور تَعِظُوْنَ) [reference]

تَوَفَّتْهُ۔ اس (فرشتوں کی جماعت) نے اس کو قبض کیا، اس کو اٹھالیا، تَوَفَّتْ، تَوَفِّیْ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَتَوَفّٰهُمْ) [reference]

تَوَفَّتْهُمْ۔ اس (فرشتوں کی جماعت) نے ان کو قبض کیا، اس نے ان کو اٹھالیا، اس میں هُمْ

Marfat.com

ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ پ۶

تُوفَکُوْنَ۔ تم پلٹائے جاتے ہو، تم پھیرے جاتے ہو، اَفْکٌ سے، جس کے معنی کسی شئے کے اپنے اصلی رخ سے پھرنے کے ہیں۔ مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں اعتقاد میں حق سے باطل کی طرف اور قول میں راستی سے دروغ بیانی کی طرف اور فعل میں نکوکاری سے بدکاری کی طرف پھیرا جانا مراد ہے، پ۱۸

پ۱۱ پ۱۳ پ۲۲ پ۲۴

تَوَفَّنَا۔ تو ہم کو اٹھالے، تو ہم کو قبض کرلے، تَوَفَّ تَوَفِّیٌ سے امر کا صیغہ، واحد مذکر حاضر تا ضمیر جمع متکلم (ملاحظہ ہو تَوَفَّاهُمُ) پ۹ پ۱۲

تَوَفَّنِیْ۔ تو مجھے اٹھالے، تو مجھے قبض کرلے اس میں نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے پ۱۲

تُوَفَّوْنَ۔ تم کو پورا دیا جائیگا۔ تَوْفِیَۃٌ سے جس کے معنی پورا پورا دینے کے ہیں، مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۳

تُوُفِّیَ۔ پورا دیا جائیگا۔ تَوْفِیَۃٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ۳

پ۳ پ۱۴

تَوَفَّیْتَنِیْ۔ تو نے مجھے اٹھالیا، تو نے مجھے قبض کیا، تَوَفَّیْتَ، تَوَفِّیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ان وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے یہاں آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے، واضح رہے کہ تَوَفِّیٌ کے اصل معنی لغت میں کسی چیز کو پورا لینے اور اس پر پورے طور پر قبضہ کرنے کے ہیں، نیند کی حالت میں ہوش کو پورے طور پر اٹھالیا جاتا ہے۔ موت کے وقت روح پورے طور پر قبض کرلی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی زندگی ہی میں حسب تصریح آیت کریمہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۞ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (انھوں نے نہ اس کو مارا ہے نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں ہیں ان کو اس کی کچھ خبر نہیں صرف اٹکل پر چل رہے ہیں، یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا) آسمان پر جسم کے پورے طور پر اٹھالیا گیا تھا۔ اس لئے

Marfat.com

تینوں صورتوں کے لئے قرآن مجید میں تَوَفّیٰ کا استعمال ہوا ہے کیونکہ پورے طور پر لے لینا اور قبض کر لینا تینوں صورتوں میں موجود ہے۔ یعنی "توفی" جنس ہے اور روح کھینچ لینا، ہوش چھین لینا اور جسم سمیت اٹھا لینا یہ تینوں اس کی انواع ہیں، قاضی بیضاوی فرماتے ہیں۔

والتوفی اخذ الشیٔ وافیا والموت نوع منه [1]

توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورے طور پر لے لینا اور موت اس کی ایک قسم ہے۔

علامہ گاندوی حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں۔

انه (ای التوفی) لمستعمل مجازا للنوم لانه قبض فی الجملة [2]

توفی کا نیند کے لئے مجازاً استعمال ہوا ہے کیونکہ وہ بھی ایک طرح کا قبض کرنا ہے۔

جن لوگوں کا مذاقِ عربیت پختہ نہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ عام لوگ توفی کا استعمال روح قبض کرنے اور مار ڈالنے کے لئے کرتے ہیں تو وہ روح قبض کرنے ہی کو توفی کے حقیقی معنی سمجھ لیتے ہیں جو سراسر غلط ہے، بلاغت کے نکتہ شناس جانتے ہیں کہ محاورات بلغا میں اس کا استعمال ہمیشہ اس کے حقیقی معنی یعنی پورا لینے اور قبض کرنے کے اعتبار سے ہوتا ہے اور چونکہ موت اور نیند میں بھی یہ بات موجود ہے اس لئے ان دونوں کے لئے بھی اسی اعتبار سے توفی کا لفظ بولا جاتا ہے علامہ ابوالبقاء کفوی حنفی کلیات میں رقمطراز ہیں۔

التوفی الاماتة و قبض الروح وعلیه استعمال العامة او الاستیفاء واخذ الحق وعلیه البلغاء [3]

"توفی" یعنی موت دینا اور روح قبض کرنا اور یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے، یا پورا لینا اور حق وصول کر لینا بلیغوں کا محاورہ ہے۔

جس طرح ہم اپنی زبان میں بھی کسی کی خبر مرگ سناتے وقت کہتے ہیں "فلاں پورا ہو گیا" یا اس کا کام تمام ہوا" جو توفی فلاں اور قضی نحبہ کا ٹھیٹ ترجمہ ہے، اسی طرح

---

[1] تفسیر انوار التنزیل ج ۱ ص ۲۳ طبع میمنیہ مصر۔ [2] حواشی گاندوی بر تفسیر بیضاوی ج ۲ ص ۱۹۶ طبع مصر
[3] کلیات ابوالبقاء طبع ایران ۱۲۸۶ھ

Marfat.com

عربی میں توفی کا استعمال موت کے لئے ہو جاتا ہے جو اس کے حقیقی معنی نہیں ہیں، چنانچہ امام راغب فرماتے ہیں۔

وقد عبر عن الموت اور موت، اور نیند کی بھی توفی والنوم بالتوفی۔ سے تعبیر کی گئی ہے۔

امام موصوف نے وقد عبر کے الفاظ اسی لئے استعمال کئے ہیں کہ موت اور نیند کو کوئی اس کے حقیقی معنی نہ سمجھے بلکہ یہ مرادی اور تعبیری معنی ہیں، اب آپ خود غور فرما سکتے ہیں کہ وہ شخص اردو زبان کا کتنا بڑا ادیب ہو سکتا ہے جو پورا ہونے، اور کام تمام ہونے کا مطلب صرف مرنا اور روح قبض ہونا ہی سمجھے، اور ان کے حقیقی اور مجازی معنی میں فرق نہ کر سکے۔

واضح رہے کہ یہاں توفی سے توفی رفع یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بحفاظت تمام مع جسد اطہر کے اٹھایا جانا مراد ہے، علامہ خازن بغدادی لکھتے ہیں۔

فالمراد به وفاة الرفع لا الموت[1] اس سے مراد پورے طور پر اٹھا لینا ہے موت نہیں ہے۔

اور یہی توفی کے حقیقی معنی ہیں چنانچہ علامہ موصوف فرماتے ہیں۔

من قولهم توفيت الشئ واستوفيته اذا اخذته وقبضته تاما۔[2] یہ معنی عرب کے محاورہ توفیت الشئ واستوفیتہ سے ماخوذ ہیں جو پورے طور پر اٹھا لینے اور قبضہ کر لینے کے لئے بولتے ہیں۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تَتَوَفّٰهُمْ) پ۸

تَوْفِيقًا۔ ملاپ، موافقت کرنی، توفیق کے معنی ہیں اصل میں دو چیزوں میں مطابقت کرنا، اسی لئے عرف میں تقدیر کے موافق اچھے اعمال سرزد ہونے کا نام توفیق ہے یہاں اصلاح باہمی اور ملاپ کے معنی ہیں پ۸

تَوْفِيقِي۔ مجھ سے بن آنا، میری توفیق، تَوْفِيقُ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ یہاں وہی اللہ کی دین سے اچھے اعمال بن آنے کے معنی ہیں، پ۱۲

تَوَفَّتْهُمُ۔ اس (فرشتوں کی جماعت) نے ان کو قبض کیا، اس نے ان کو اٹھایا، وہ ان کو اٹھاتی ہے۔ وہ ان کو قبض کرتی ہے توفی

[1] لباب التاویل ج ۲ ص ۹۴ طبع مصر ۱۳۴۷ھ [2] ایضاً ج ۲ ص ۲۹۹

Marfat.com

تُوَفِّیٰ سے ماضی کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے، اور مضارع کا بھی، مضارع ہونے کی صورت میں اس کی اصل تَتَوَفّٰی تھی ایک تا، حذف ہو گئی، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۵ ۱۱

تُوْقِدُوْنَ۔ تم آگ سلگاتے ہو، تم آگ روشن کرتے ہو، اِیْقَادٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَوْقِدْ) ۳۳ ۳۶

تُوَقِّرُوْہُ۔ تم اس کی توقیر کرو، تم اس کا ادب کرو، تُوَقِّرُوْا، تَوْقِیْرٌ سے، جس کے معنی تعظیم کرنے اور ادب رکھنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، ۲۶ ۴۸

تُوْقِنُوْنَ۔ تم یقین کرو، تم یقین کرنے لگو، تم یقین کرتے ہو، تم یقین کرو گے، اِیْقَانٌ سے، جس کے معنی یقین کرنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۳۴ ۴۴

تَوَکَّلْ۔ تو بھروسا کر، تو اعتماد کر، تو توکل کر، تَوَکُّلٌ سے، جس کے معنی کسی پر بھروسہ کرنے اور اعتماد کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، اس کا تعدیہ بذریعہ علی ہوتا ہے

شاہ ولی اللہ صاحبؒ توکل علی اللہ کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

التوکل وھو ان یغلب علیہ الیقین حتی یفترسہ فی جلب المنافع ودفع المضار من قبل الاسباب ولکن یمشی علی ما سنہ اللہ تعالیٰ فی عبادہ من الاکساب من غیر اعتماد علیھا۔ [1]

"توکل" یہ ہے کہ بندہ پر یقین اتنا غالب ہو کہ جلب منفعت اور دفع مضرت میں اسباب کے متعلق اس کی کوششیں سرد پڑ جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں جو کسب کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں بغیر اس کے کہ ان پر اعتماد ہو ان طریقوں پر گامزن رہے۔

امام حافظ الدین ابن البزاز کردری حنفی صاحب فتاوی بزازیہ رقمطراز ہیں۔

"توکل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جس کو حضور علیہ السلام نے سابقین کی صفت بتلایا ہے چنانچہ ارشاد ہے ھم الذین لا یرقون ولا یسترقون ولا یکوون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون (یہ وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ منتر کراتے ہیں، نہ داغتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں)

[1] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۶۹ طبع خیریہ مصر ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

یہ توکل جو کچھ قضاءِ الٰہی ہو چکی اس پر دل کا مطمئن ہو جانے کا نام ہے، بغیر اس کے کہ نفع کے فوت ہونے یا مضرت کے پہنچ جانے کی پروا یا اضطراب ہو، بندہ کے نزدیک وصول (ملنا) و حرمان (نہ ملنا) میں برابری نہ ہونا توکل کی اس قسم کے منافی ہے، اسی طرح اسباب پر متوجہ ہونا اور ان میں مشغول ہونا اس توکل کو ختم کر دیتا ہے اور اسی کی طرف حضور علیہ السلام نے حدیث لو توکلتم علی اللہ[1] میں اشارہ فرمایا ہے کیونکہ معلوم ہے کہ پرندے حصولِ منفعت یا دفع مضرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور ملنے نہ ملنے کی پروا نہیں کرتے، پس حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اگر تم اس صفت پر ہو کہ ملنے نہ ملنے کی پروا نہ کرو اور جیسا توکل کا حق ہے اسی طرح توکل کرو تو بغیر بوئے جوتے جو کچھ تمہاری قسمت میں آیا ہے تمہیں ضرور مل جائے، یہ وہ توکل ہے جس کی تحریص کی گئی ہے اور دعوت دی گئی ہے۔

توکل کی دوسری قسم وہ ہے جس کی اجازت دی گئی ہے دعوت نہیں دی گئی جو مضرت اور مکروہات کے دفعیہ اور حدود کی نگرانی اور آفات سے بچاؤ کے لئے ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی توکل ہے اگرچہ ناقص ہے۔ چنانچہ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے جب حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ ارسل ناقتی وا توکل ام اقیدھا وا توکل (کہ کیا میں ناقہ کو چھوڑ دوں اور توکل کروں یا باندھ دوں اور توکل کروں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بل قیدھا وتوکل (بلکہ باندھ اور توکل رکھ) کیونکہ عمرو توکل کے ذریعہ گم شدگی سے حفاظت چاہتے تھے، نہ کہ جو کچھ قضاءِ الٰہی میں ہو چکا ہے اس پر مطمئن ہونا، پس حضور علیہ السلام نے ان کو اسی نوع کا حکم دیا جس کے متعلق مشورہ تھا کیونکہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے، اسی کے مثل وہ ہے جو حضور علیہ السلام نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جبکہ غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین اشخاص میں سے ایک تھے کہ تم اپنا کچھ مال رہنے دو، جبکہ انھوں نے یہ

[1] پوری حدیث یہ ہے لو توکلتم علی اللہ حق توکلہ لرزقتم کما ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا (اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے جس طرح کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو خالی پیٹ اٹھتے ہیں اور شام کو بھرے پیٹ جاتے ہیں۔

Marfat.com

کہا تھا کہ میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے مال سے الگ ہو جاؤں اور بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا (بلال خرچ کر اور عرش والے سے کم دینے کا خوف نہ کر) نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب حضور علیہ السلام کے لئے کچھ کھجوریں چھپا کر رکھی تھیں تو ارشاد کیا تھا اما تخشی ان یخسف اللہ بہ فی نار جہنم (تو ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے جہنم کی آگ میں دھنسا دے) وجہ یہ تھی کہ حضور علیہ السلام کا توکل کامل تھا جو پروردگار کی طرف سے آپ کے لئے مقدر تھا اس پر مطمئن تھے۔ حظ نفس کی طرف التفات نہ تھا اور دوسروں کا مقصد کروہات سے احتراز اور دفع مضرت کی تدبیر تھی[1]

تَوَکَّلْتُ۔ میں نے بھروسہ کیا، میں نے اعتماد کیا، میں نے توکل کیا، تَوَکُّلٌ سے ماضی کا صیغہ، واحد متکلم

تَوَکَّلْنَا۔ ہم نے بھروسہ کیا، ہم نے اعتماد کیا، تَوَکُّلٌ سے، ماضی کا صیغہ، جمع متکلم،

تَوَکَّلُوْا۔ تم بھروسہ کرو، تم توکل کرو، تَوَکُّلٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر،

تَوْکِیْدِھَا۔ اس کی پختگی، اس کی مضبوطی، تَوْکِیْدٌ بروزن تَفْعِیْلٌ مصدر ہے۔ بمعنی استوار کرنا، پختہ کرنا، مضاف ہے، ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ

تَوَلَّ۔ تو پھر آ۔ تو ہٹ جا، تو منہ پھیر لے، تَوَلِّیٌ سے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، تَوَلِّیٌ کا تعدیہ جب بلا واسطہ ہوتا ہے تو اس کے معنی کسی سے دوستی رکھنے، کسی کام کو اٹھانے والی و حاکم ہونے کے ہوتے ہیں جیسے وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (جو کوئی تم میں ان سے دوستی کرے وہ ان ہی میں سے ہے اور وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ (اور جس نے کہ اٹھایا اس بڑی بات کو) اور فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ (پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم والی ہو) اور جب عَنْ کے ساتھ متعدی ہوتا ہے

[1] ملاحظہ ہو مناقب امام اعظم و مصنفہ امام کردری ج ۱ ص ، طبع دائرۃ المعارف ۱۳۲۱ھ

Marfat.com

خواہ عن لفظوں میں مذکور ہو یا پوشیدہ ہو تو منہ پھیرنے اور نزدیکی چھوڑنے کے معنی آتے ہیں جس طرح کہ یہاں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے، پھر منہ پھیرنے کی بھی دو صورتیں ہیں ایک وہاں سے ٹل جانا دوسرے توجہ نہ کرنا، اور حکم نہ ماننا، ۱۹/۱۱ ۲۴/۲۱

تَوَلَّاهُ۔ وہ اس کا رفیق ہوا، اس نے اس سے دوستی کی، تَوَلَّا تَوَلِّیٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، یہاں تَوَلِّیٌ کا استعمال دوستی کرنے کے معنی میں ہوا ہے، ۱۴/۱۱

تُوْلِجُ۔ تو داخل کرتا ہے، تولے آتا ہے اِیْلَاجٌ سے، جس کے معنی داخل کرنے اور لے آنے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۳/۱۱

تَوَلَّوْا۔ انھوں نے پشت پھیری، انھوں نے منہ موڑا، تَوَلِّیٌ سے، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب۔ یہاں چونکہ تعدیہ بذریعہ عن ہے جو مقدر ہے اس لئے پشت پھیرنے اور منہ پھیرنے کے معنی ہوں گے، آیت سورہ مجادلہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کی طرف کہ دوستی کرتے ہیں اس قوم سے کہ جن پر اللہ غصہ ہوا ہے) تَوَلِّیٌ بمعنی دوستی کے ہیں۔ ۲۸/۳

تَوَلَّوْا۔ تم پھر جاؤ گے۔ تَوَلِّیٌ سے بمعنی منہ پھیرنے کے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، اصل میں تَتَوَلَّوْنَ تھا، ایک تا حذف ہوگئی لَا تَوَلَّوْا (مت پھرو) صیغہ نہی ہے، ۱۱/۱۱ ۱۱/۱۲ ۱۱/۱۵ ۱۱/۱۶ ۱۱/۱۷ ۱۱/۱۸ ۱۱/۱۹ ۱۱/۲۰ ۱۱/۲۱ ۱۱/۲۲ ۱۱/۲۳ ۱۱/۲۴ ۱۱/۲۵ ۱۱/۲۶ ۱۱/۲۷ ۱۱/۲۸ ۱۱/۲۹ ۱۱/۳۰ ۱۱/۳۱ ۱۱/۳۲ ۱۱/۳۳ ۱۱/۳۴ ۱۱/۳۵ ۱۱/۳۶ ۱۱/۳۷ ۱۱/۳۸ ۱۱/۳۹ ۱۱/۴۰ ۱۱/۴۱ ۱۱/۴۲ ۱۱/۴۳ ۱۱/۴۴ ۱۱/۴۵ ۱۱/۴۶ ۱۱/۴۷ ۱۱/۴۸ ۱۱/۴۹ ۱۱/۵۰ ۱۱/۵۱ ۱۱/۵۲ ۱۱/۵۳ ۱۱/۵۴ ۱۱/۵۵ ۱۱/۵۶ ۱۱/۵۷ ۱۱/۵۸ ۱۱/۵۹ ۱۱/۶۰ ۱۱/۶۱ ۱۱/۶۲ ۱۱/۶۳ ۱۱/۶۴ ۱۱/۶۵ ۱۱/۶۶ ۱۱/۶۷ ۱۱/۶۸ ۱۱/۶۹ ۱۱/۷۰ ۱۱/۷۱ ۱۱/۷۲ ۱۱/۷۳ ۱۱/۷۴ ۱۱/۷۵ ۱۱/۷۶ ۱۱/۷۷ ۱۱/۷۸ ۱۱/۷۹ ۱۱/۸۰ ۱۱/۸۱ ۱۱/۸۲ ۱۱/۸۳ ۱۱/۸۴ ۱۱/۸۵ ۱۱/۸۶ ۱۱/۸۷ ۱۱/۸۸ ۱۱/۸۹ ۱۱/۹۰ ۱۱/۹۱ ۱۱/۹۲ ۱۱/۹۳ ۱۱/۹۴ ۱۱/۹۵ ۱۱/۹۶ ۱۱/۹۷ ۱۱/۹۸ ۱۱/۹۹ ۱۱/۱۰۰ ۱۱/۱۰۱ ۱۱/۱۰۲ ۱۱/۱۰۳ ۱۱/۱۰۴ ۱۱/۱۰۵ ۱۱/۱۰۶ ۱۱/۱۰۷ ۱۱/۱۰۸ ۱۱/۱۰۹ ۱۱/۱۱۰ ۱۱/۱۱۱ ۱۱/۱۱۲ ۱۱/۱۱۳ ۱۱/۱۱۴ ۱۱/۱۱۵ ۱۱/۱۱۶ ۱۱/۱۱۷ ۱۱/۱۱۸ ۱۱/۱۱۹ ۱۱/۱۲۰ ۱۱/۱۲۱ ۱۱/۱۲۲ ۱۱/۱۲۳ ۱۱/۱۲۴ ۱۱/۱۲۵ ۱۱/۱۲۶ ۱۱/۱۲۷ ۱۱/۱۲۸ ۱۱/۱۲۹ ۱۱/۱۳۰ ۱۱/۱۳۱ ۱۱/۱۳۲ ۱۱/۱۳۳ ۱۱/۱۳۴ ۱۱/۱۳۵ ۱۱/۱۳۶ ۱۱/۱۳۷ ۱۱/۱۳۸ ۱۱/۱۳۹ ۱۱/۱۴۰ ۱۱/۱۴۱ ۱۱/۱۴۲ ۱۱/۱۴۳ ۱۱/۱۴۴ ۱۱/۱۴۵ ۱۱/۱۴۶ ۱۱/۱۴۷ ۱۱/۱۴۸ ۱۱/۱۴۹ ۱۱/۱۵۰ ۱۱/۱۵۱ ۱۱/۱۵۲ ۱۱/۱۵۳ ۱۱/۱۵۴ ۱۱/۱۵۵ ۱۱/۱۵۶ ۱۱/۱۵۷ ۱۱/۱۵۸ ۱۱/۱۵۹ ۱۱/۱۶۰ ۱۱/۱۶۱ ۱۱/۱۶۲ ۱۱/۱۶۳ ۱۱/۱۶۴ ۱۱/۱۶۵ ۱۱/۱۶۶ ۱۱/۱۶۷ ۱۱/۱۶۸ ۱۱/۱۶۹ ۱۱/۱۷۰ ۱۱/۱۷۱ ۱۱/۱۷۲ ۱۱/۱۷۳ ۱۱/۱۷۴ ۱۱/۱۷۵ ۱۱/۱۷۶ ۱۱/۱۷۷ ۱۱/۱۷۸ ۱۱/۱۷۹ ۱۱/۱۸۰ ۱۱/۱۸۱ ۱۱/۱۸۲ ۱۱/۱۸۳ ۱۱/۱۸۴ ۱۱/۱۸۵ ۱۱/۱۸۶ ۱۱/۱۸۷ ۱۱/۱۸۸ ۱۱/۱۸۹ ۱۱/۱۹۰ ۱۱/۱۹۱ ۱۱/۱۹۲ ۱۱/۱۹۳ ۱۱/۱۹۴ ۱۱/۱۹۵ ۱۱/۱۹۶ ۱۱/۱۹۷ ۱۱/۱۹۸ ۱۱/۱۹۹ ۱۱/۲۰۰ ۱۱/۲۰۱ ۱۱/۲۰۲ ۱۱/۲۰۳ ۱۱/۲۰۴ ۱۱/۲۰۵ ۱۱/۲۰۶ ۱۱/۲۰۷ ۱۱/۲۰۸ ۱۱/۲۰۹ ۱۱/۲۱۰ ۱۱/۲۱۱ ۱۱/۲۱۲ ۱۱/۲۱۳ ۱۱/۲۱۴ ۱۱/۲۱۵ ۱۱/۲۱۶ ۱۱/۲۱۷ ۱۱/۲۱۸ ۱۱/۲۱۹ ۱۱/۲۲۰ ۱۱/۲۲۱ ۱۱/۲۲۲ ۱۱/۲۲۳ ۱۱/۲۲۴ ۱۱/۲۲۵ ۱۱/۲۲۶ ۱۱/۲۲۷ ۱۱/۲۲۸ ۱۱/۲۲۹ ۱۱/۲۳۰ ۱۱/۲۳۱ ۱۱/۲۳۲ ۱۱/۲۳۳ ۱۱/۲۳۴ ۱۱/۲۳۵ ۱۱/۲۳۶ ۱۱/۲۳۷ ۱۱/۲۳۸ ۱۱/۲۳۹ ۱۱/۲۴۰ ۱۱/۲۴۱ ۱۱/۲۴۲ ۱۱/۲۴۳ ۱۱/۲۴۴ ۱۱/۲۴۵ ۱۱/۲۴۶ ۱۱/۲۴۷ ۱۱/۲۴۸ ۱۱/۲۴۹ ۱۱/۲۵۰ ۱۱/۲۵۱ ۱۱/۲۵۲ ۱۱/۲۵۳ ۱۱/۲۵۴ ۱۱/۲۵۵ ۱۱/۲۵۶ ۱۱/۲۵۷ ۱۱/۲۵۸ ۱۱/۲۵۹ ۱۱/۲۶۰ ۱۱/۲۶۱ ۱۱/۲۶۲ ۱۱/۲۶۳ ۱۱/۲۶۴ ۱۱/۲۶۵ ۱۱/۲۶۶ ۱۱/۲۶۷ ۱۱/۲۶۸ ۱۱/۲۶۹ ۱۱/۲۷۰ ۱۱/۲۷۱ ۱۱/۲۷۲ ۱۱/۲۷۳ ۱۱/۲۷۴ ۱۱/۲۷۵ ۱۱/۲۷۶ ۱۱/۲۷۷ ۱۱/۲۷۸ ۱۱/۲۷۹ ۱۱/۲۸۰ ۱۱/۲۸۱ ۱۱/۲۸۲ ۱۱/۲۸۳ ۱۱/۲۸۴ ۱۱/۲۸۵ ۱۱/۲۸۶ ۱۱/۲۸۷ ۱۱/۲۸۸ ۱۱/۲۸۹ ۱۱/۲۹۰ ۱۱/۲۹۱ ۱۱/۲۹۲ ۱۱/۲۹۳ ۱۱/۲۹۴ ۱۱/۲۹۵ ۱۱/۲۹۶ ۱۱/۲۹۷ ۱۱/۲۹۸ ۱۱/۲۹۹ ۱۱/۳۰۰ ۱۱/۳۰۱ ۱۱/۳۰۲ ۱۱/۳۰۳ ۱۱/۳۰۴ ۱۱/۳۰۵ ۱۱/۳۰۶ ۱۱/۳۰۷ ۱۱/۳۰۸ ۱۱/۳۰۹ ۱۱/۳۱۰ ۱۱/۳۱۱ ۱۱/۳۱۲ ۱۱/۳۱۳ ۱۱/۳۱۴ ۱۱/۳۱۵ ۱۱/۳۱۶ ۱۱/۳۱۷ ۱۱/۳۱۸ ۱۱/۳۱۹ ۱۱/۳۲۰ ۱۱/۳۲۱ ۱۱/۳۲۲ ۱۱/۳۲۳ ۱۱/۳۲۴ ۱۱/۳۲۵ ۱۱/۳۲۶ ۱۱/۳۲۷ ۱۱/۳۲۸ ۱۱/۳۲۹ ۱۱/۳۳۰ ۱۱/۳۳۱ ۱۱/۳۳۲ ۱۱/۳۳۳ ۱۱/۳۳۴ ۱۱/۳۳۵ ۱۱/۳۳۶ ۱۱/۳۳۷ ۱۱/۳۳۸ ۱۱/۳۳۹ ۱۱/۳۴۰ ۱۱/۳۴۱ ۱۱/۳۴۲ ۱۱/۳۴۳ ۱۱/۳۴۴ ۱۱/۳۴۵ ۱۱/۳۴۶ ۱۱/۳۴۷ ۱۱/۳۴۸ ۱۱/۳۴۹ ۱۱/۳۵۰ ۱۱/۳۵۱ ۱۱/۳۵۲ ۱۱/۳۵۳ ۱۱/۳۵۴ ۱۱/۳۵۵ ۱۱/۳۵۶ ۱۱/۳۵۷ ۱۱/۳۵۸ ۱۱/۳۵۹ ۱۱/۳۶۰ ۱۱/۳۶۱ ۱۱/۳۶۲ ۱۱/۳۶۳ ۱۱/۳۶۴ ۱۱/۳۶۵ ۱۱/۳۶۶ ۱۱/۳۶۷ ۱۱/۳۶۸ ۱۱/۳۶۹ ۱۱/۳۷۰ ۱۱/۳۷۱ ۱۱/۳۷۲ ۱۱/۳۷۳ ۱۱/۳۷۴ ۱۱/۳۷۵ ۱۱/۳۷۶ ۱۱/۳۷۷ ۱۱/۳۷۸ ۱۱/۳۷۹ ۱۱/۳۸۰ ۱۱/۳۸۱ ۱۱/۳۸۲ ۱۱/۳۸۳ ۱۱/۳۸۴ ۱۱/۳۸۵ ۱۱/۳۸۶ ۱۱/۳۸۷ ۱۱/۳۸۸ ۱۱/۳۸۹ ۱۱/۳۹۰ ۱۱/۳۹۱ ۱۱/۳۹۲ ۱۱/۳۹۳ ۱۱/۳۹۴ ۱۱/۳۹۵ ۱۱/۳۹۶ ۱۱/۳۹۷ ۱۱/۳۹۸ ۱۱/۳۹۹ ۱۱/۴۰۰ ۱۱/۴۰۱ ۱۱/۴۰۲ ۱۱/۴۰۳ ۱۱/۴۰۴ ۱۱/۴۰۵ ۱۱/۴۰۶ ۱۱/۴۰۷ ۱۱/۴۰۸ ۱۱/۴۰۹ ۱۱/۴۱۰ ۱۱/۴۱۱ ۱۱/۴۱۲ ۱۱/۴۱۳ ۱۱/۴۱۴ ۱۱/۴۱۵ ۱۱/۴۱۶ ۱۱/۴۱۷ ۱۱/۴۱۸ ۱۱/۴۱۹ ۱۱/۴۲۰ ۱۱/۴۲۱ ۱۱/۴۲۲ ۱۱/۴۲۳ ۱۱/۴۲۴ ۱۱/۴۲۵ ۱۱/۴۲۶ ۱۱/۴۲۷ ۱۱/۴۲۸ ۱۱/۴۲۹ ۱۱/۴۳۰ ۱۱/۴۳۱ ۱۱/۴۳۲ ۱۱/۴۳۳ ۱۱/۴۳۴ ۱۱/۴۳۵ ۱۱/۴۳۶ ۱۱/۴۳۷ ۱۱/۴۳۸ ۱۱/۴۳۹ ۱۱/۴۴۰ ۱۱/۴۴۱ ۱۱/۴۴۲ ۱۱/۴۴۳ ۱۱/۴۴۴ ۱۱/۴۴۵ ۱۱/۴۴۶ ۱۱/۴۴۷ ۱۱/۴۴۸ ۱۱/۴۴۹ ۱۱/۴۵۰ ۱۱/۴۵۱ ۱۱/۴۵۲ ۱۱/۴۵۳ ۱۱/۴۵۴ ۱۱/۴۵۵ ۱۱/۴۵۶ ۱۱/۴۵۷ ۱۱/۴۵۸ ۱۱/۴۵۹ ۱۱/۴۶۰ ۱۱/۴۶۱ ۱۱/۴۶۲ ۱۱/۴۶۳ ۱۱/۴۶۴ ۱۱/۴۶۵ ۱۱/۴۶۶ ۱۱/۴۶۷ ۱۱/۴۶۸ ۱۱/۴۶۹ ۱۱/۴۷۰ ۱۱/۴۷۱ ۱۱/۴۷۲ ۱۱/۴۷۳ ۱۱/۴۷۴ ۱۱/۴۷۵ ۱۱/۴۷۶ ۱۱/۴۷۷ ۱۱/۴۷۸ ۱۱/۴۷۹ ۱۱/۴۸۰ ۱۱/۴۸۱ ۱۱/۴۸۲ ۱۱/۴۸۳ ۱۱/۴۸۴ ۱۱/۴۸۵ ۱۱/۴۸۶ ۱۱/۴۸۷ ۱۱/۴۸۸ ۱۱/۴۸۹ ۱۱/۴۹۰ ۱۱/۴۹۱ ۱۱/۴۹۲ ۱۱/۴۹۳ ۱۱/۴۹۴ ۱۱/۴۹۵ ۱۱/۴۹۶ ۱۱/۴۹۷ ۱۱/۴۹۸ ۱۱/۴۹۹ ۱۱/۵۰۰ ۱۱/۵۰۱ ۱۱/۵۰۲ ۱۱/۵۰۳ ۱۱/۵۰۴ ۱۱/۵۰۵ ۱۱/۵۰۶ ۱۱/۵۰۷ ۱۱/۵۰۸ ۱۱/۵۰۹ ۱۱/۵۱۰ ۱۱/۵۱۱ ۱۱/۵۱۲ ۱۱/۵۱۳ ۱۱/۵۱۴ ۱۱/۵۱۵ ۱۱/۵۱۶ ۱۱/۵۱۷ ۱۱/۵۱۸ ۱۱/۵۱۹ ۱۱/۵۲۰ ۱۱/۵۲۱ ۱۱/۵۲۲ ۱۱/۵۲۳ ۱۱/۵۲۴ ۱۱/۵۲۵ ۱۱/۵۲۶ ۱۱/۵۲۷ ۱۱/۵۲۸ ۱۱/۵۲۹ ۱۱/۵۳۰ ۱۱/۵۳۱ ۱۱/۵۳۲ ۱۱/۵۳۳ ۱۱/۵۳۴ ۱۱/۵۳۵ ۱۱/۵۳۶ ۱۱/۵۳۷ ۱۱/۵۳۸ ۱۱/۵۳۹ ۱۱/۵۴۰ ۱۱/۵۴۱ ۱۱/۵۴۲ ۱۱/۵۴۳ ۱۱/۵۴۴ ۱۱/۵۴۵ ۱۱/۵۴۶ ۱۱/۵۴۷ ۱۱/۵۴۸ ۱۱/۵۴۹ ۱۱/۵۵۰ ۱۱/۵۵۱ ۱۱/۵۵۲ ۱۱/۵۵۳ ۱۱/۵۵۴ ۱۱/۵۵۵ ۱۱/۵۵۶ ۱۱/۵۵۷ ۱۱/۵۵۸ ۱۱/۵۵۹ ۱۱/۵۶۰ ۱۱/۵۶۱ ۱۱/۵۶۲ ۱۱/۵۶۳ ۱۱/۵۶۴ ۱۱/۵۶۵ ۱۱/۵۶۶ ۱۱/۵۶۷ ۱۱/۵۶۸ ۱۱/۵۶۹ ۱۱/۵۷۰ ۱۱/۵۷۱ ۱۱/۵۷۲ ۱۱/۵۷۳ ۱۱/۵۷۴ ۱۱/۵۷۵ ۱۱/۵۷۶ ۱۱/۵۷۷ ۱۱/۵۷۸ ۱۱/۵۷۹ ۱۱/۵۸۰ ۱۱/۵۸۱ ۱۱/۵۸۲ ۱۱/۵۸۳ ۱۱/۵۸۴ ۱۱/۵۸۵ ۱۱/۵۸۶ ۱۱/۵۸۷ ۱۱/۵۸۸ ۱۱/۵۸۹ ۱۱/۵۹۰ ۱۱/۵۹۱ ۱۱/۵۹۲ ۱۱/۵۹۳ ۱۱/۵۹۴ ۱۱/۵۹۵ ۱۱/۵۹۶ ۱۱/۵۹۷ ۱۱/۵۹۸ ۱۱/۵۹۹ ۱۱/۶۰۰ ۱۱/۶۰۱ ۱۱/۶۰۲ ۱۱/۶۰۳ ۱۱/۶۰۴ ۱۱/۶۰۵ ۱۱/۶۰۶ ۱۱/۶۰۷ ۱۱/۶۰۸ ۱۱/۶۰۹ ۱۱/۶۱۰ ۱۱/۶۱۱ ۱۱/۶۱۲ ۱۱/۶۱۳ ۱۱/۶۱۴ ۱۱/۶۱۵ ۱۱/۶۱۶ ۱۱/۶۱۷ ۱۱/۶۱۸ ۱۱/۶۱۹ ۱۱/۶۲۰ ۱۱/۶۲۱ ۱۱/۶۲۲ ۱۱/۶۲۳ ۱۱/۶۲۴ ۱۱/۶۲۵ ۱۱/۶۲۶ ۱۱/۶۲۷ ۱۱/۶۲۸ ۱۱/۶۲۹ ۱۱/۶۳۰ ۱۱/۶۳۱ ۱۱/۶۳۲ ۱۱/۶۳۳ ۱۱/۶۳۴ ۱۱/۶۳۵ ۱۱/۶۳۶ ۱۱/۶۳۷ ۱۱/۶۳۸ ۱۱/۶۳۹ ۱۱/۶۴۰ ۱۱/۶۴۱ ۱۱/۶۴۲ ۱۱/۶۴۳ ۱۱/۶۴۴ ۱۱/۶۴۵ ۱۱/۶۴۶ ۱۱/۶۴۷ ۱۱/۶۴۸ ۱۱/۶۴۹ ۱۱/۶۵۰ ۱۱/۶۵۱ ۱۱/۶۵۲ ۱۱/۶۵۳ ۱۱/۶۵۴ ۱۱/۶۵۵ ۱۱/۶۵۶ ۱۱/۶۵۷ ۱۱/۶۵۸ ۱۱/۶۵۹ ۱۱/۶۶۰ ۱۱/۶۶۱ ۱۱/۶۶۲ ۱۱/۶۶۳ ۱۱/۶۶۴ ۱۱/۶۶۵ ۱۱/۶۶۶ ۱۱/۶۶۷ ۱۱/۶۶۸ ۱۱/۶۶۹ ۱۱/۶۷۰ ۱۱/۶۷۱ ۱۱/۶۷۲ ۱۱/۶۷۳ ۱۱/۶۷۴ ۱۱/۶۷۵ ۱۱/۶۷۶ ۱۱/۶۷۷ ۱۱/۶۷۸ ۱۱/۶۷۹ ۱۱/۶۸۰ ۱۱/۶۸۱ ۱۱/۶۸۲ ۱۱/۶۸۳ ۱۱/۶۸۴ ۱۱/۶۸۵ ۱۱/۶۸۶ ۱۱/۶۸۷ ۱۱/۶۸۸ ۱۱/۶۸۹ ۱۱/۶۹۰ ۱۱/۶۹۱ ۱۱/۶۹۲ ۱۱/۶۹۳ ۱۱/۶۹۴ ۱۱/۶۹۵ ۱۱/۶۹۶ ۱۱/۶۹۷ ۱۱/۶۹۸ ۱۱/۶۹۹ ۱۱/۷۰۰ ۱۱/۷۰۱ ۱۱/۷۰۲ ۱۱/۷۰۳ ۱۱/۷۰۴ ۱۱/۷۰۵ ۱۱/۷۰۶ ۱۱/۷۰۷ ۱۱/۷۰۸ ۱۱/۷۰۹ ۱۱/۷۱۰ ۱۱/۷۱۱ ۱۱/۷۱۲ ۱۱/۷۱۳ ۱۱/۷۱۴ ۱۱/۷۱۵ ۱۱/۷۱۶ ۱۱/۷۱۷ ۱۱/۷۱۸ ۱۱/۷۱۹ ۱۱/۷۲۰ ۱۱/۷۲۱ ۱۱/۷۲۲ ۱۱/۷۲۳ ۱۱/۷۲۴ ۱۱/۷۲۵ ۱۱/۷۲۶ ۱۱/۷۲۷ ۱۱/۷۲۸ ۱۱/۷۲۹ ۱۱/۷۳۰ ۱۱/۷۳۱ ۱۱/۷۳۲ ۱۱/۷۳۳ ۱۱/۷۳۴ ۱۱/۷۳۵ ۱۱/۷۳۶ ۱۱/۷۳۷ ۱۱/۷۳۸ ۱۱/۷۳۹ ۱۱/۷۴۰ ۱۱/۷۴۱ ۱۱/۷۴۲ ۱۱/۷۴۳ ۱۱/۷۴۴ ۱۱/۷۴۵ ۱۱/۷۴۶ ۱۱/۷۴۷ ۱۱/۷۴۸ ۱۱/۷۴۹ ۱۱/۷۵۰ ۱۱/۷۵۱ ۱۱/۷۵۲ ۱۱/۷۵۳ ۱۱/۷۵۴ ۱۱/۷۵۵ ۱۱/۷۵۶ ۱۱/۷۵۷ ۱۱/۷۵۸ ۱۱/۷۵۹ ۱۱/۷۶۰ ۱۱/۷۶۱ ۱۱/۷۶۲ ۱۱/۷۶۳ ۱۱/۷۶۴ ۱۱/۷۶۵ ۱۱/۷۶۶ ۱۱/۷۶۷ ۱۱/۷۶۸ ۱۱/۷۶۹ ۱۱/۷۷۰ ۱۱/۷۷۱ ۱۱/۷۷۲ ۱۱/۷۷۳ ۱۱/۷۷۴ ۱۱/۷۷۵ ۱۱/۷۷۶ ۱۱/۷۷۷ ۱۱/۷۷۸ ۱۱/۷۷۹ ۱۱/۷۸۰ ۱۱/۷۸۱ ۱۱/۷۸۲ ۱۱/۷۸۳ ۱۱/۷۸۴ ۱۱/۷۸۵ ۱۱/۷۸۶ ۱۱/۷۸۷ ۱۱/۷۸۸ ۱۱/۷۸۹ ۱۱/۷۹۰ ۱۱/۷۹۱ ۱۱/۷۹۲ ۱۱/۷۹۳ ۱۱/۷۹۴ ۱۱/۷۹۵ ۱۱/۷۹۶ ۱۱/۷۹۷ ۱۱/۷۹۸ ۱۱/۷۹۹ ۱۱/۸۰۰ ۱۱/۸۰۱ ۱۱/۸۰۲ ۱۱/۸۰۳ ۱۱/۸۰۴ ۱۱/۸۰۵ ۱۱/۸۰۶ ۱۱/۸۰۷ ۱۱/۸۰۸ ۱۱/۸۰۹ ۱۱/۸۱۰ ۱۱/۸۱۱ ۱۱/۸۱۲ ۱۱/۸۱۳ ۱۱/۸۱۴ ۱۱/۸۱۵ ۱۱/۸۱۶ ۱۱/۸۱۷ ۱۱/۸۱۸ ۱۱/۸۱۹ ۱۱/۸۲۰ ۱۱/۸۲۱ ۱۱/۸۲۲ ۱۱/۸۲۳ ۱۱/۸۲۴ ۱۱/۸۲۵ ۱۱/۸۲۶ ۱۱/۸۲۷ ۱۱/۸۲۸ ۱۱/۸۲۹ ۱۱/۸۳۰ ۱۱/۸۳۱ ۱۱/۸۳۲ ۱۱/۸۳۳ ۱۱/۸۳۴ ۱۱/۸۳۵ ۱۱/۸۳۶ ۱۱/۸۳۷ ۱۱/۸۳۸ ۱۱/۸۳۹ ۱۱/۸۴۰ ۱۱/۸۴۱ ۱۱/۸۴۲ ۱۱/۸۴۳ ۱۱/۸۴۴ ۱۱/۸۴۵ ۱۱/۸۴۶ ۱۱/۸۴۷ ۱۱/۸۴۸ ۱۱/۸۴۹ ۱۱/۸۵۰ ۱۱/۸۵۱ ۱۱/۸۵۲ ۱۱/۸۵۳ ۱۱/۸۵۴ ۱۱/۸۵۵ ۱۱/۸۵۶ ۱۱/۸۵۷ ۱۱/۸۵۸ ۱۱/۸۵۹ ۱۱/۸۶۰ ۱۱/۸۶۱ ۱۱/۸۶۲ ۱۱/۸۶۳ ۱۱/۸۶۴ ۱۱/۸۶۵ ۱۱/۸۶۶ ۱۱/۸۶۷ ۱۱/۸۶۸ ۱۱/۸۶۹ ۱۱/۸۷۰ ۱۱/۸۷۱ ۱۱/۸۷۲ ۱۱/۸۷۳ ۱۱/۸۷۴ ۱۱/۸۷۵ ۱۱/۸۷۶ ۱۱/۸۷۷ ۱۱/۸۷۸ ۱۱/۸۷۹ ۱۱/۸۸۰ ۱۱/۸۸۱ ۱۱/۸۸۲ ۱۱/۸۸۳ ۱۱/۸۸۴ ۱۱/۸۸۵ ۱۱/۸۸۶ ۱۱/۸۸۷ ۱۱/۸۸۸ ۱۱/۸۸۹ ۱۱/۸۹۰ ۱۱/۸۹۱ ۱۱/۸۹۲ ۱۱/۸۹۳ ۱۱/۸۹۴ ۱۱/۸۹۵ ۱۱/۸۹۶ ۱۱/۸۹۷ ۱۱/۸۹۸ ۱۱/۸۹۹ ۱۱/۹۰۰ ۱۱/۹۰۱ ۱۱/۹۰۲ ۱۱/۹۰۳ ۱۱/۹۰۴ ۱۱/۹۰۵ ۱۱/۹۰۶ ۱۱/۹۰۷ ۱۱/۹۰۸ ۱۱/۹۰۹ ۱۱/۹۱۰ ۱۱/۹۱۱ ۱۱/۹۱۲ ۱۱/۹۱۳ ۱۱/۹۱۴ ۱۱/۹۱۵ ۱۱/۹۱۶ ۱۱/۹۱۷ ۱۱/۹۱۸ ۱۱/۹۱۹ ۱۱/۹۲۰ ۱۱/۹۲۱ ۱۱/۹۲۲ ۱۱/۹۲۳ ۱۱/۹۲۴ ۱۱/۹۲۵ ۱۱/۹۲۶ ۱۱/۹۲۷ ۱۱/۹۲۸ ۱۱/۹۲۹ ۱۱/۹۳۰ ۱۱/۹۳۱ ۱۱/۹۳۲ ۱۱/۹۳۳ ۱۱/۹۳۴ ۱۱/۹۳۵ ۱۱/۹۳۶ ۱۱/۹۳۷ ۱۱/۹۳۸ ۱۱/۹۳۹ ۱۱/۹۴۰ ۱۱/۹۴۱ ۱۱/۹۴۲ ۱۱/۹۴۳ ۱۱/۹۴۴ ۱۱/۹۴۵ ۱۱/۹۴۶ ۱۱/۹۴۷ ۱۱/۹۴۸ ۱۱/۹۴۹ ۱۱/۹۵۰ ۱۱/۹۵۱ ۱۱/۹۵۲ ۱۱/۹۵۳ ۱۱/۹۵۴ ۱۱/۹۵۵ ۱۱/۹۵۶ ۱۱/۹۵۷ ۱۱/۹۵۸ ۱۱/۹۵۹ ۱۱/۹۶۰ ۱۱/۹۶۱ ۱۱/۹۶۲ ۱۱/۹۶۳ ۱۱/۹۶۴ ۱۱/۹۶۵ ۱۱/۹۶۶ ۱۱/۹۶۷ ۱۱/۹۶۸ ۱۱/۹۶۹ ۱۱/۹۷۰ ۱۱/۹۷۱ ۱۱/۹۷۲ ۱۱/۹۷۳ ۱۱/۹۷۴ ۱۱/۹۷۵ ۱۱/۹۷۶ ۱۱/۹۷۷ ۱۱/۹۷۸ ۱۱/۹۷۹ ۱۱/۹۸۰ ۱۱/۹۸۱ ۱۱/۹۸۲ ۱۱/۹۸۳ ۱۱/۹۸۴ ۱۱/۹۸۵ ۱۱/۹۸۶ ۱۱/۹۸۷ ۱۱/۹۸۸ ۱۱/۹۸۹ ۱۱/۹۹۰ ۱۱/۹۹۱ ۱۱/۹۹۲ ۱۱/۹۹۳ ۱۱/۹۹۴ ۱۱/۹۹۵ ۱۱/۹۹۶ ۱۱/۹۹۷ ۱۱/۹۹۸ ۱۱/۹۹۹ ۱۱/۱۰۰۰ ۱۱/۱۰۰۱ ۱۱/۱۰۰۲ ۱۱/۱۰۰۳ ۱۱/۱۰۰۴ ۱۱/۱۰۰۵ ۱۱/۱۰۰۶ ۱۱/۱۰۰۷ ۱۱/۱۰۰۸ ۱۱/۱۰۰۹ ۱۱/۱۰۱۰ ۱۱/۱۰۱۱ ۱۱/۱۰۱۲ ۱۱/۱۰۱۳ ۱۱/۱۰۱۴ ۱۱/۱۰۱۵ ۱۱/۱۰۱۶ ۱۱/۱۰۱۷ ۱۱/۱۰۱۸ ۱۱/۱۰۱۹ ۱۱/۱۰۲۰ ۱۱/۱۰۲۱ ۱۱/۱۰۲۲ ۱۱/۱۰۲۳ ۱۱/۱۰۲۴ ۱۱/۱۰۲۵ ۱۱/۱۰۲۶ ۱۱/۱۰۲۷ ۱۱/۱۰۲۸ ۱۱/۱۰۲۹ ۱۱/۱۰۳۰ ۱۱/۱۰۳۱ ۱۱/۱۰۳۲ ۱۱/۱۰۳۳ ۱۱/۱۰۳۴ ۱۱/۱۰۳۵ ۱۱/۱۰۳۶ ۱۱/۱۰۳۷ ۱۱/۱۰۳۸ ۱۱/۱۰۳۹ ۱۱/۱۰۴۰ ۱۱/۱۰۴۱ ۱۱/۱۰۴۲ ۱۱/۱۰۴۳ ۱۱/۱۰۴۴ ۱۱/۱۰۴۵ ۱۱/۱۰۴۶ ۱۱/۱۰۴۷ ۱۱/۱۰۴۸ ۱۱/۱۰۴۹ ۱۱/۱۰۵۰ ۱۱/۱۰۵۱ ۱۱/۱۰۵۲ ۱۱/۱۰۵۳ ۱۱/۱۰۵۴ ۱۱/۱۰۵۵ ۱۱/۱۰۵۶ ۱۱/۱۰۵۷ ۱۱/۱۰۵۸ ۱۱/۱۰۵۹ ۱۱/۱۰۶۰ ۱۱/۱۰۶۱ ۱۱/۱۰۶۲ ۱۱/۱۰۶۳ ۱۱/۱۰۶۴ ۱۱/۱۰۶۵ ۱۱/۱۰۶۶ ۱۱/۱۰۶۷ ۱۱/۱۰۶۸ ۱۱/۱۰۶۹ ۱۱/۱۰۷۰ ۱۱/۱۰۷۱ ۱۱/۱۰۷۲ ۱۱/۱۰۷۳ ۱۱/۱۰۷۴ ۱۱/۱۰۷۵ ۱۱/۱۰۷۶ ۱۱/۱۰۷۷ ۱۱/۱۰۷۸ ۱۱/۱۰۷۹ ۱۱/۱۰۸۰ ۱۱/۱۰۸۱ ۱۱/۱۰۸۲ ۱۱/۱۰۸۳ ۱۱/۱۰۸۴ ۱۱/۱۰۸۵ ۱۱/۱۰۸۶ ۱۱/۱۰۸۷ ۱۱/۱۰۸۸ ۱۱/۱۰۸۹ ۱۱/۱۰۹۰ ۱۱/۱۰۹۱ ۱۱/۱۰۹۲ ۱۱/۱۰۹۳ ۱۱/۱۰۹۴ ۱۱/۱۰۹۵ ۱۱/۱۰۹۶ ۱۱/۱۰۹۷ ۱۱/۱۰۹۸ ۱۱/۱۰۹۹ ۱۱/۱۱۰۰ ۱۱/۱۱۰۱ ۱۱/۱۱۰۲ ۱۱/۱۱۰۳ ۱۱/۱۱۰۴ ۱۱/۱۱۰۵ ۱۱/۱۱۰۶ ۱۱/۱۱۰۷ ۱۱/۱۱۰۸ ۱۱/۱۱۰۹ ۱۱/۱۱۱۰ ۱۱/۱۱۱۱ ۱۱/۱۱۱۲ ۱۱/۱۱۱۳ ۱۱/۱۱۱۴ ۱۱/۱۱۱۵ ۱۱/۱۱۱۶ ۱۱/۱۱۱۷ ۱۱/۱۱۱۸ ۱۱/۱۱۱۹ ۱۱/۱۱۲۰ ۱۱/۱۱۲۱ ۱۱/۱۱۲۲ ۱۱/۱۱۲۳ ۱۱/۱۱۲۴ ۱۱/۱۱۲۵ ۱۱/۱۱۲۶ ۱۱/۱۱۲۷ ۱۱/۱۱۲۸ ۱۱/۱۱۲۹ ۱۱/۱۱۳۰ ۱۱/۱۱۳۱ ۱۱/۱۱۳۲ ۱۱/۱۱۳۳ ۱۱/۱۱۳۴ ۱۱/۱۱۳۵ ۱۱/۱۱۳۶ ۱۱/۱۱۳۷ ۱۱/۱۱۳۸ ۱۱/۱۱۳۹ ۱۱/۱۱۴۰ ۱۱/۱۱۴۱ ۱۱/۱۱۴۲ ۱۱/۱۱۴۳ ۱۱/۱۱۴۴ ۱۱/۱۱۴۵ ۱۱/۱۱۴۶ ۱۱/۱۱۴۷ ۱۱/۱۱۴۸ ۱۱/۱۱۴۹ ۱۱/۱۱۵۰ ۱۱/۱۱۵۱ ۱۱/۱۱۵۲ ۱۱/۱

جمع مذکر غائب، پ۹

تَوَلَّوْهُمْ۔ ان سے دوستی کرنے لگو، تَوَلَّوْا تَوَلِّیٌ سے بمعنی دوستی کرنے کے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ۲۸

تَوَلّٰی۔ اس نے منہ موڑا، اس نے پیٹھ پھیر دی اس نے اٹھایا، وہ متولی ہوا، وہ پھر گیا، تَوَلِّیٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَوَلِّ) پ۴ پ۳ پ۱۵ پ۸ پ۹ پ۱۳ پ۱۱ پ۱۲ پ۱۸ پ۲۰ پ۲۷ پ۲۹ پ۲۰

تَوَلَّیْتُمْ۔ تم پھر گئے، تم نے منہ موڑا، تم والی ہوئے، تم حاکم ہوئے، تَوَلِّیٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۱ پ۷ پ۱۱ پ۲۶ پ۲۸

تُؤْمَرُ۔ تجھکو حکم دیا جاتا ہے، اَمْرٌ سے، مضارع مجہول کا صیغہ واحد مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو اَمَرَ) پ۲۳

تُؤْمَرُوْنَ۔ تم کو حکم دیا جاتا ہے، اَمْرٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۱۴

تُؤْمِنْ، تو ایمان لایا۔ تو یقین لایا، اِیْمَانٌ سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر۔ لَمْ کے آنے سے مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہو گیا ہے (ملاحظہ ہو اٰمَنَ) پ۳

تُؤْمِنَ۔ وہ ایمان لائے۔ وہ ایمان لاتی ہے۔ وہ ایمان لائیگی، اِیْمَانٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، پ۶ پ۱۱

تُؤْمِنُنَّ۔ تم ضرور ایمان لاؤ گے، اِیْمَانٌ سے مضارع بانون تاکید صیغہ، جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہو گیا ہے، پ۳

تُؤْمِنُوْا۔ تم ایمان لاتے ہو، تم ایمان لاؤ گے اِیْمَانٌ سے مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہو گیا ہے۔ پ۳ پ۴ پ۱۵ پ۲۴ پ۲۵ پ۲۶ پ۲۷ پ۲۸

تُؤْمِنُوْنَ۔ تم ایمان لاتے ہو، تم ایمان لاؤ گے اِیْمَانٌ سے۔ مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر پ۱ پ۴ پ۵ پ۱۸ پ۲۴ پ۲۸ پ۲۹

تُؤْوِیْ۔ تو جگہ دے، تو جگہ دیتا ہے۔ تو جگہ دیگا، اِیْوَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اٰوٰی) پ۳۰

تُؤْوِیْهِ۔ وہ جگہ دیتی ہے، وہ فروکش کرتی ہے وہ ٹھکانہ دیتی ہے، تُؤْوِیْ اِیْوَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب پ۱۳

Marfat.com

فصل الھاء

تُھَاجِرُوْا۔ تم وطن چھوڑ جاؤ، مُھَاجَرَۃٌ سے جس کے معنی کسی سے قطع تعلق کرنے، چھوڑنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کر جانے کے ہیں مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵/۱۱

تَھْتَدُوْا۔ تم راہ پاؤ، تم راہ پاتے ہو، تم راہ پاؤ گے، اِھْتِدَاءٌ سے، مضارع کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، نون اعرابی عامل کے سبب سے حذف ہو گیا ہے (ملاحظہ ہو اِھْتَدَوْا) ۲/۱۲

۷/۱۸ ۱۳/۱۲

تَھْتَدُوْنَ۔ تم راہ پاؤ، تم راہ پاتے ہو۔ تم راہ پاؤ گے، اِھْتِدَاءٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱/۲ ۲/۲ ۴/۲ ۹/۲ ۱۲/۲ ۲۵/۲

تَھْتَدِیْ۔ وہ راہ پاتی ہے، وہ راہ پائے گی، اِھْتِدَاءٌ سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، ۱۹/۱۸

تَھْتَزُّ۔ وہ ہلتی ہے، وہ پھپھناتی ہے، وہ بل کھاتی ہے۔ اِھْتِزَازٌ سے مضارع کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو اِھْتَزَّتْ) ۱۰/۲۷

تَھَجَّدْ۔ تو جاگ اٹھ، تو بیدار ہو جا، تو تہجد پڑھ تَھَجُّدٌ سے۔ جس کے معنی سونے اور جاگ اٹھنے دونوں کے آتے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، یہاں نماز تہجد ادا کرنا مراد ہے شیخ سلام اللہ دہلوی لکھتے ہیں۔

"تہجد کے معنی ہیں نماز کے لئے سجود یعنی نیند کو چھوڑ دینا جیسے تَاثَّمَ کے معنی ہیں اثم یعنی گناہ کو چھوڑ دینا۔ پھر خود اس نماز ہی کے لئے اس کا استعمال ہو گیا۔ اور سونے کو بھی تہجد کہتے ہیں لہٰذا یہ اضداد میں سے ہے"[1] ۱۵/۱۷

تَھْجُرُوْنَ۔ تم چھوڑتے ہو، تم بیہودہ بکتے ہو، ھُجْرٌ سے۔ مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ھَجْرٌ کے معنی چھوڑنے اور ہذیان بکنے دونوں کے آتے ہیں اور یہاں دونوں صحیح ہیں، ۱۵/۲

تَھْدُوْا۔ تم راہ پر لاؤ، ھِدَایَۃٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہدایت کا استعمال راہ پر لانے اور راہ بتانے دونوں معنی کے لئے ہوتا ہے پہلی صورت میں مطلوب تک پہنچنا ضروری ہے دوسری میں نہیں، یہاں دوسرے معنی مراد ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ھُدًی) ۵/۲

[1] اکمالین علی الجلالین ص ۲۲۵ طبع نول کشور

Marfat.com

تَهْدِیْ۔ تو راہ دیتا ہے، تو راہ بتاتا ہے، تو
راہ پر لائیگا، تو راہ دکھائیگا، ھِدَایَۃٌ سے
مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۱۱
پ ۲۰ ع ۹ و ۱۰ پ ۲۵

تَهْلُكَةِ۔ ہلاکت میں ڈالنا، ھَلَكَ، یَھْلِكُ
کا مصدر ہے، پ ۲

تُهْلِكُنَا۔ تو ہم کو ہلاک کرتا ہے، تو ہم کو ہلاک
کرے گا، تُھْلِكُ اِھْلَاكٌ سے مضارع کا صیغہ
واحد مذکر حاضر، نا ضمیر جمع متکلم، پ ۹
ع ۱۲ و ۹

تَهِنُوْا۔ تم سست ہو جاؤ، تم بودے ہو جاؤ،
تم سستی کرو، وَھْنٌ سے مضارع کا صیغہ،
جمع مذکر حاضر، یہاں چونکہ لا نہی موجود ہے اس لئے
فعل نہی ہے (ملاحظہ ہو اَوْھَنُ) پ ۵ ع ۱۲ پ ۲۶
ع ۸

تَهْوِیْ۔ وہ گرتی ہے، وہ گریگی، وہ پھینک دیتی ہے
وہ پھینک دیگی (ضَرَبَ) یہ صیغہ قرآن مجید میں
دو جگہ استعمال ہوا ہے ایک سورہ حج میں تَھْوِیْ
بِهِ الرِّیْحُ (اس کو ہوا پھینک دیتی ہے، اس کو ہوا
گرا دیتی ہے) یہ ھَوِیٌّ سے مشتق ہے جس کے
معنی اوپر سے نیچے گرنے اور جلد گزر جانے کے
ہیں مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔
دوسرے سورہ ابراہیم میں فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ (سورہ کہ بعض لوگوں کے
دل ان کی طرف جھکتے ہوئے) اصمعی کہتے ہیں
ھَوَی یَھْوِیْ ھَوِیًّا کا استعمال اوپر سے نیچے کی
طرف گرنے کے لئے ہوتا ہے، فراء تَھْوِیْ اِلَیْهِمْ
کے معنی تُرِیْدُ ھُمْ بتاتے ہیں یعنی "وہ ان کا
ارادہ کریں" "وہ ان کو چاہیں" چنانچہ بولتے ہیں
دانیت فلانا یھوی نحوک (میں نے فلانے کو
تیرا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا) کہ یھوی بمعنی یرید
(وہ ارادہ کرتا ہے) ہے، نیز فراء نے تھوی کے
معنی تسرع الیھم کے بتائے ہیں یعنی ان کی طرف
تیزی سے آئیں، ابن الانباری اس کے معنی
تنحط الیھم و تنحدر و تنزل (وہ ان کی طرف
فروکش ہوں، اتریں اور نزول کریں) بیان
کرتے ہیں، یہ ارباب لغت کا بیان ہے مفسرین
میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
مشتاق ہونے کے معنی کہتے ہیں، سدی مائل ہونا
اور قتادہ تیزی سے روانہ ہونا بتلاتے ہیں[1]
پ ۱۴ ع ۱۱

تَهْوَی، وہ خواہش کرتی ہے، وہ خواہش کریگی
وہ چاہتی ہے، وہ چاہیگی (سَمِعَ) ھَوًی سے
جس کے معنی خواہش کی طرف نفس کے مائل

[1] تفسیر خازن ج ۴ ص ۱۴۱

Marfat.com

ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو نَبَتَتْ) ۱/۱ ۱۴/۶ ۲۷/۵

فصل الیاء المثناۃ

تَأْسَوْا۔ تم ناامید ہو، (سَمِعَ) یَأْسٌ سے، جس کے معنی ناامید ہونے کے ہیں، مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں چونکہ لاء نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے، ۲۳/۵

تَیَسَّرَ۔ وہ آسان ہوا، وہ میسر ہوا، تَیَسُّرٌ سے جس کے معنی آسان ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۹/۱۴

تَیَمَّمُوْا۔ تم قصد کرو، تم ارادہ کرو، تم تیمم کرو، تَیَمُّمٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، "تیمم" کے معنی لغت میں مطلق قصد کرنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں پاک مٹی یا اس چیز کا جو پاک مٹی کے قائم مقام ہو (جیسے پتھر وغیرہ) قصد کرنا اور طہارت کی نیت سے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا مراد ہے، ۴۳/۵ ۶/۵

تِیْنِ۔ انجیر، قاضی بیضاوی لکھتے ہیں۔ "انجیر اور زیتون، اللہ تعالیٰ نے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ ان ہی دو کی قسم کھائی ہے، کیونکہ انجیر ایک عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا، اور غذائے لطیف سریع الہضم اور کثیر منفع ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے گردوں کو صاف کرتا ہے، ریگ مثانہ کو نکالتا ہے، جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے اور حدیث میں ہے کہ یہ بواسیر کا قاطع اور نقرس کو نافع ہے۔ اور زیتون پھل کا پھل، سالن کا سالن اور دوا کی دوا ہے اس کا تیل لطیف ہوتا ہے جس کے فائدے بہت ہیں باوجودیکہ پہاڑی قسم کے علاقہ میں ہوتا ہے جہاں دہنیت نہیں ہوتی ہے، بعض کا قول ہے کہ تین اور زیتون سے مراد ارض مقدس کے دو پہاڑ ہیں یا دمشق اور بیت المقدس دو مسجدیں یا دو خاص شہر مراد ہیں"[1] ۱/۳۰

---

[1] انوار التنزیل تفسیر سورہ والتین۔

Marfat.com

باب الثاء المثلثة

فصل الالف

ثَابِتٌ۔ ثابت، استوار، محکم، مضبوط، ثَبَاتٌ اور ثُبُوتٌ سے یعنی استوار ہونے اور ثابت رہنے کے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ۱۴/۲۷

ثَاقِبٌ۔ چمکنے والا، درخشندہ، جلا دینے والا، ثُقُوبٌ سے، جس کے معنی آگ کے روشن ہونے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۳۷/۱۰

ثَالِثٌ۔ تیسرا، اسم عدد ہے۔ مذکر کے لئے آتا ہے ۶/۷۳ ۱۹/۳۲

ثَالِثَةٌ۔ تیسری، اسم عدد ہے، مؤنث کے لئے آتا ہے، ۵/۷۳

ثَامِنُهُمْ۔ ان کا آٹھواں، ثَامِنٌ، اسم عدد مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۵/۱۸

ثَانِيَ۔ دوسرا، اسم عدد ہے، مذکر کے لئے آتا ہے ۱۲/۹

ثَانِيَ۔ موڑنے والا (ضَرَبَ) ثَنْيٌ سے جس کے معنی موڑنے کے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۱۷/۲۲

ثَاوِيًا۔ مقیم، باشندہ، رہنے والا، (ضَرَبَ) ثَوَاءٌ سے، جس کے معنی اقامت گزیں ہونے اور رہنے بسنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۴۵/۲۰

فصل الباء الموحدة

ثُبَاتٍ۔ متفرق، جدا جدا، گروہ گروہ، ثُبَةٌ کی جمع جس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں ۷۱/۴

ثَبِّتْ۔ تو ثابت رکھ، تو قائم رکھ، تو ٹھیرا دے تَثْبِيتٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو تَثْبِيتًا) ۲/۷۳

ثَبَّتْنَاكَ۔ ہم نے تجھے ثابت رکھا، ہم نے تجھے ٹھیرا رکھا، ثَبَّتْنَا، تَثْبِيتٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم مع ضمیر واحد مذکر حاضر ۱۵/۱۷

ثَبِّتُوا۔ تم ثابت رکھو، تم استوار کرو۔

Marfat.com

تم قائم رکھو، تَثْبِیْتٌ سے، امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، پ ۹ ع ۱۹

ثَبَّطَهُمْ۔ ان کو باز رکھا، ان کو روک دیا، ثَبَّطَ تَثْبِیْطٌ سے، جس کے معنی روک دینے اور باز رکھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ ۱۰ ع ۱۲

ثُبُوْتِهَا۔ اس کا جمنا، اس کا استوار ہونا، اس کا ثابت ہونا، ثُبُوْتٌ مضاف، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، ثُبُوْتٌ ثَبَتَ یَثْبُتُ کا مصدر ہے جس کے معنی جمنے، استوار ہونے اور ثابت رہنے کے ہیں، پ ۱۴ ع ۱۹

ثُبُوْرًا۔ ہلاکت، موت، ہلاک ہونا، مرجانا، ثُبُوْرٌ یَثْبُرُ کا مصدر ہے، پ ۱۸ ع ۳۰

فصل الجیم المعجمة

ثَجَّاجًا۔ زور شور کے ساتھ برسنے والا، ثَجٌّ سے جس کے معنی زور شور کے ساتھ پانی کے برسنے اور بہنے کے ہیں بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ، پ ۳۰

فصل الراء المهملة

ثَرٰی۔ خاک نمناک، گیلی مٹی، سیلی زمین، اسم ہے، پ ۱۶

فصل العین المهملة

ثُعْبَانٌ۔ اژدہا، اسم ہے، مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، پ ۹ ع ۱۹

فصل القاف

ثِقَالٍ۔ بھاری، گراں بار، بوجھل، ثَقِیْلٌ کی جمع (ملاحظہ ہو اِثَّاقَلْتُمْ) پ ۱۰ ع ۱۳

ثِقَالًا۔ پ ۱۰ ع ۱۲ آیت شریفہ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (ہلکے اور بوجھل) میں خفاف اور ثقال سے کیا مراد ہے۔ بعض جوان اور بوڑھے مراد لیتے ہیں، بعض مفلس اور تونگر بتلاتے ہیں بعض مسافر اور مقیم کہتے ہیں اور بعض چست اور سست بیان کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سب معانی عموم آیت میں داخل ہیں کیونکہ آیت کا مقصود جہاد فی سبیل اللہ میں نکلنے کی دعوت ہے کہ ہر حال میں اللہ کی راہ میں نکلنا چاہئے خواہ دشواری اٹھانی پڑے یا آسانی ہو، شاہ ولی اللہ صاحب فتح الرحمٰن میں فرماتے ہیں۔

"یعنی در سالیکہ سباب وعدم بسیار مارید

Marfat.com

یا بجز قدر ضروری بدست شما نباشد وبایں توجیہ آیت محکم باشد غیر منسوخ واللہ اعلم۔

ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔ تم نے ان کو پایا، (سَمِعَ) ثَقِفُوْا ثَقْفٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے پانے اور اس پر کامیاب ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، واو اشباع کا ہے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، اصل میں تَثْقَفُ کے معنی ہیں کسی شے کا ادراک کر لینے کے نیز اس کے کرنے اور انجام دینے میں مہارت اور حذاقت کے پائے جانے کے اور اسی لئے نظر کی مشاقی کی بدولت کسی چیز کو نگاہ سے پالینے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے، پھر مجازاً بغیر اس کے کہ حذاقت و مہارت ملحوظ ہو صرف پانے اور ادراک کرنے کے لئے بولنے لگے، چنانچہ قرآن مجید میں اس کا استعمال اسی معنی میں ہوا ہے، ۲/۵

ثُقِفُوْا۔ وہ پائے گئے۔ ثَقْفٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب ۴/۳ ۲۲/۵

ثَقَلَيْنِ۔ دو بھاری چیزیں، دو بوجھل خلقتیں یعنی انسان اور جن، ثَقَلٌ کا تثنیہ، انسان اور جن کا نام ثقلان یا تو اس لئے ہوا کہ یہ زمین پر بھاری ہیں یا اس لئے کہ یہ گرانقدر و منزلت ہیں یا اس لئے کہ یہی تکلیف شرعیہ سے گرانبار ہیں، ۲۷/۱۲

ثَقُلَتْ۔ وہ بھاری ہوئی، (کَرُمَ) ثِقَلٌ سے، جس کے معنی گرانبار ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو اِنْفِرُوْا ثِقَالًا) ۱۰/۹ ۱۳/۱۸ ۳۰/۲۶

ثَقِيْلًا۔ گراں، بھاری، ثَقِيْلٌ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے قَوْلًا ثَقِيْلًا (بھاری بات) سے مراد دعوت و تبلیغ اسلام ہے، ۲۹/۱۸ ۲۰/۲۹

فصل اللام

ثَلٰثٌ۔ تین، اسم عدد ہے، مؤنث کے لئے آتا ہے، ۴/۱۶ ۱۳/۱۸ ۱۵/۲۳ ۲۱/۲۹

ثُلٰثَ۔ تین تین، اسم ہے، ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے معدول ہے، ۱۲/۴ ۱۳/۲۲

ثُلُثِ۔ تہائی، تیسرا حصہ، اسم ہے، ۱۳/۴

ثُلُثَا۔ دو تہائی، ثُلُثٌ کا تثنیہ، بحالت رفع نون تثنیہ اضافت کے سبب سے گر گیا ہے، ۱۳/۴

Marfat.com

ثُلُثَانِ۔ دو تہائی، ثُلُثٌ کا تثنیہ بحالتِ رفع، ۶/۴

ثَلٰثَةٍ تین، اسم عدد ہے، مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے، ۳/۱۲ ۳/۸ و ۱۲/۱۳ ۳/۴ ۶/۱۳ و ۱۴/۲ ۶/۴ ۱۱/۴ ۱۲/۶ ۱۵/۵ ۲۷/۱۴ ۲۸/۲ و ۱۷/۱۴

ثَلٰثَ مِائَةٍ تین سو، ثَلٰثَ مضاف مِائَةٍ مضاف الیہ، ۱۹/۱۶

ثَلٰثُوْنَ تیس، اسم عدد ہے، بحالت رفع "ثلاثون" آتا ہے، ۲۶/۴

ثُلُثَهٗ اس کا تہائی، ثُلُثَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۲۹/۱۱

ثُلُثَیْ دو تہائی، ثُلُثٌ کا تثنیہ بحالتِ نصب و جر، نون تثنیہ اضافت کے سبب سے حذف ہو گیا ہے، ۲۹/۱۱

ثَلٰثِیْنَ تیس، اسم عدد ہے، نصب و جر کی حالت میں "ثلاثین" آتا ہے، ۷/۴

ثُلَّةٌ انبوہِ کثیر، بڑی جماعت، اصل میں ثُلَّةٌ لغت میں اُون کے گچھے کو کہتے ہیں اور کثرتِ اجتماع کی مناسبت سے انبوہِ کثیر کے لئے ثُلَّةٌ کا استعمال ہوتا ہے ۲۷/۱۲ و ۱۵/۱

فصل المیم

ثَمَّ وہاں، وہیں، اس جگہ، اسم اشارہ ہے، مکان بعید کے لئے آتا ہے اور باعتبار اصل کے ظرف ہے، ۱/۱۲ ۱۹/۸ ۱۹/۱۲ ۲۰/۶

ثُمَّ پھر، حرف عطف ہے، ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے، خواہ یہ متاخر ہونا بالذات ہو یا باعتبار مرتبہ کے یا وضع کے لحاظ سے ہو، ۱/۲ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱

۲/۶ و ۷ ۲/۳ و ۴ و ۶ و ۱۳ و ۱۶ ۲/۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۶ ۲/۱۷ و ۱۸

۶/۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ ۷/۲ و ۳ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و

۷/۴ و ۶ و ۱۷ و ۱۹ ۸/۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۹ و ۱۳ و ۱۸

۱۰/۳ و ۱۷ و ۱۹ ۱۱/۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ و

۱۲/۲ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۶ ۱۳/۳ و ۷ و ۱۱ ۱۴/۱۲ و ۱۸ و

۱۴/۳ و ۲۱ و ۲۲ ۱۵/۱ و ۲ و ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۷ ۱۶/۲ و ۸ و ۱۱ و ۱۲

۱۶/۱۳ و ۱۴ و ۳۱ ۱۷/۱ و ۵ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

۱۸/۱ و ۲ و ۳ و ۱۳ ۱۹/۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹

۲۰/۱ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ ۲۱/۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و

۲۱/۱۵ و ۱۸ ۲۲/۳ و ۵ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۹ ۲۳/۶ و ۷ و ۸

۲۳/۱۲ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ۲۴/۲ و ۳ و ۴ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ ۲۵/۱

۲۵/۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ ۲۶/۲ و ۸ و ۱۱ و ۱۴

Marfat.com

۲۶ ۲۸ ۲۹
۵ و ۷ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ ۱ و ۲ و ۵ و ۱۱ و ۱۳ ۱ و ۵ و

۲۹ ۳۰
۶ و ۷ و ۹ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۱ ۱ و ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و

۳۰
۸ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ و ۲۸ و ۲۷

ثَمَانِ آٹھ۔ اسم عدد ہے، مؤنث کے لئے آتا ہے،

ثَمَانِيَةَ آٹھ، اسم عدد ہے مذکر کے لئے آتا ہے،

ثَمَانِينَ اسی۔ اسم عدد ہے۔ بحالتِ نصب و جر استعمال ہوتا ہے،

ثَمَرٌ پھل، میوے، اس کا واحد، ثَمَرَةٌ اور جمع ثِمَارٌ اور ثَمَرَاتٌ ہے،

ثَمَرَاتٍ پھل، میوے، ثَمَرٌ کی جمع

ثَمَرَةٍ پھل، میوہ، واحد ہے،

ثَمَرِهٖ اس کے پھل، اس کے میوے، ثَمَرٍ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ

ثَمَنٍ مول، قیمت، اسم ہے بیچنے والا جو کچھ فروخت شدہ چیز کے مقابلہ میں لیتا ہے خواہ زر نقد ہو یا سامان اس کا نام ثمن ہے اور ہر وہ چیز جو کسی چیز کے عوض میں حاصل ہو وہ اس کا "ثمن" کہلاتا ہے،

ثَمَنًا ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

ثُمُنٌ آٹھواں حصہ، اسم عدد ہے،

ثَمُودَ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ہے۔ لفظ "ثمود" کو بعض عجمی بتاتے ہیں اور بعض عربی اور چونکہ یہ قبیلہ کا نام ہے اس لئے غیر منصرف پڑھتے ہیں، عربی ہونے کی صورت میں یہ ثَمَدٌ سے مشتق ہے بروزن فَعُولٌ، ثَمَدٌ باش کے اس تھوڑے پانی کو کہتے ہیں جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے، سردی میں باقی رہتا ہے اور گرمی میں سوکھ جاتا ہے ابو عمرو بن العلاء نے جو لغت و عربیت کے امام ہیں تصریح کی ہے۔

سميت ثمود	چونکہ اس قوم میں پانی
لقلة ما ثماه	کی کمی تھی اس لئے وہ
الثمد الماء القليل	ثمود کے نام سے موسوم
وكانت مساكنهم	ہوئی، ثَمَدٌ تھوڑے
الحجر بين	پانی کو کہتے ہیں ان کی
الحجاز والشام	آبادیاں حجر میں حجاز و شام

Marfat.com

الی وادی القریٰ کے درمیان وادی القریٰ تک [1] واقع تھیں۔

قاضی بیضاوی ثمود کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں۔

سموا باسم ابیہم الاکبر ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح [2]

اپنے مورث اعلیٰ ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح کے نام پر پوری قوم کا نام پڑ گیا ہے۔

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کی تحقیق اس بارے میں جداگانہ ہے وہ فرماتے ہیں۔

"ثمود" کی لفظی تحقیق شاید عربی میں صحیح نہ ملے ثمد عربی زبان میں آب قلیل کو کہتے ہیں، لیکن اس سے کوئی خاص مناسبت نہیں معلوم ہوتی، عبری میں ایک لفظ تامید ہے جس کے معنی "دائم" اور "خالد" کے ہیں، عربی کی "ث" اور عبری کی "ت" ایک چیز ہے، عبری میں ث نہیں ہے اس لئے اکثر وہ الفاظ جو عربی میں "ث" سے ہیں، عبری میں "ت" ہیں، اس بنا پر ثمود کے معنی عام سامی زبان میں وہی ہوں گے جو عربی میں خالد کے معنی ہیں اور بہت قبائل عرب کے نام ہیں [3]

قوم ثمود، سامی اقوام ہی کی ایک شاخ ہے سامی اقوام کو عرب مورخین "امم بائدہ" (ہلاک شدہ قومیں) کہتے ہیں، کیونکہ وہ انقلابات وحوادث کی نذر ہو کر فنا ہو گئیں، اور عرب عاربہ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ عرب کے خالص النسل باشندے تھے جن میں غیر قوموں کا پیوند نہیں لگا تھا اور بعض یہود کی غلط اتباع میں ان کو عمالیق بھی کہتے ہیں ان امم بائدہ یا عرب عاربہ کا سلسلۂ نسب تمام مورخین کے بیان کے مطابق ارم بن سام بن نوح پر منتہی ہوتا ہے۔

تحقیقات جدیدہ یعنی اکتشافات عصریہ اور قدیم تاریخ دونوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عرب کے قدیم باشندے یعنی امم سامیہ بڑی پرشکوہ اور باعظمت قومیں تھیں، جنھوں نے بابل واسیریا، مصر وشام اور قرطاجنہ میں بڑی بڑی متمدن سلطنتیں قائم کیں اور

[1] معالم التنزیل امام بغوی ج ۲ ص ۲۰۸ طبع مصر ۱۳۳۱ھ [2] انوار التنزیل بیضاوی ج ۱ ص ۲۵۰ طبع مصر ۱۳۱۷ھ [3] ارض القرآن ج ۱ ص ۱۸۸ طبع معارف اعظم گڈھ۔

Marfat.com

مدت دراز تک ان ممالک کو اپنے زیر نگیں رکھا عرب مورخین ان ہی امم سامیہ کو عرب بائدہ یا عرب عاربہ اور ان کے مختلف قبیلوں کو عاد، ثمود اور طسم و جدیس کہتے ہیں۔ اندرونِ عرب میں حضر موت سے سواحل خلیج فارس کے طول میں عراق تک عاد، حجاز سے حدودِ سینا تک ثمود یمامہ میں طسم و جدیس اور یمن میں اہل معین حکمراں تھے۔

ثمود کا دورِ ترقی ہلاکت عاد اولیٰ کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد سے پہلے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ ثمود شمالی عرب کی ایک زبردست اور پر شوکت قوم تھی، عاد کی طرح فنِ تعمیر میں اسے بھی ید طولیٰ حاصل تھا۔ پہاڑوں کو تراش کر سر بفلک عمارتیں اور بلند و رفیع مقبرے تیار کرنا ان کا بھی دستور تھا۔ ان کی یادگاریں اب تک موجود ہیں۔

بت پرستی ان کا مذہب تھا، اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت سے منہ موڑ کر ستاروں کی ہیکلوں کے پرستار بن گئے تھے، چنانچہ سنتِ الٰہیہ کے مطابق حضرت صالح علیہ السلام ان کی طرف مبعوث ہوئے، اور انھوں نے ان کو دینِ حق کی دعوت دی لیکن بدبخت قوم نے قبول نہ کیا اور معجزہ کی طالب ہوئی۔ آخر ناقۃ اللہ معجزہ کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اور حضرت صالح علیہ السلام نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ اب تمہارا مطالبہ پورا ہو چکا، یہ اونٹنی اللہ کی ایک آیت اور نشانی ہے، اسے نہ چھیڑو، اور زمین پر چرنے دو چشمہ کا پانی ایک دن تم پینا اور ایک دن یہ پیے گی، اگر اس اونٹنی کو کسی طرح کا گزند پہنچا تو پھر خیر نہیں۔ عذابِ الٰہی کا آنا حتمی اور یقینی ہے، لیکن بدنصیب قوم نے آپ کے فرمان پر دھیان نہ کیا۔ قوم میں ایک مختصری محدود اور کمزور جماعت آپ پر ایمان لا چکی تھی، اس نے آپ کی دعوت کو لبیک کہا لیکن کافروں میں نو اشخاص نے جو قوم میں سربرآوردہ اور بڑے مفسد تھے یہ سازش کی کہ حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے خاندان پر شبخون مار جائے۔ انھوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ آخر عذاب الٰہی نے ایک ہولناک زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہو کر باستثناء صالح اور مومنین صالح تمام قوم

Marfat.com

فنا کے گھاٹ اتار دیا، قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام کی دعوتِ تبلیغ اور ثمود کی سرکشی وعدوان اور بالآخر عبرتناک طور پر عذابِ الٰہی سے ان کی ہلاکت کا بیان نہایت تفصیل سے مذکور ہوا ہے۔

یہ واضح رہے کہ ان کے طریقِ ہلاک کو قرآن مجید نے کہیں رجفہ (زلزلہ) کہیں صاعقہ (کڑک) کہیں صیحہ (چیخ) سے تعبیر کیا ہے، اور کہیں صرف عذاب بتایا ہے۔ یہ ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیرات ہیں، ایک کوندتی اور گرجتی ہوئی بجلی جب پوری قوت کے ساتھ لرزہ فگن انداز میں کسی مقام پر گرے تو بیک وقت زلزلہ، کڑک اور چیخ سب کچھ ہے، بعض مفسرین نے یہاں زلزلہ مراد لیا ہے اس لئے قرینِ قیاس ہے کہ یہ آتش فشاں زلزلہ ہو، کیونکہ جغرافیہ دانانِ قدیم وجدید کا اس پر اتفاق ہے کہ ارضِ ثمود آتش فشاں مادہ سے بھری ہوئی ہے (ملاحظہ ہو اَصْحٰبُ الْحِجْرِ، صَالِحٌ، نَاقَةُ اللّٰهِ، وَادِ) ۵ ۱۷ ۱۵ ۱۳ ۱۲ ۹ ۸ ۱۳ ۱۲ ۱۵ ۶ ۱۳ ۱۲ ۱۹ ۱۸ ۱۲ ۱۲ ۲۰ ۱۶ ۲۳ ۱۰ ۲۳ ۹ ۱۲ ۲۶ ۱۸ ۱۰ ۲۷ ۵ ۲۹ ۱۸ ۱۲ ۲۸

فصل الواو

ثَوَاب، ثواب، انعام، جزا، بدلا، ثُوَابٌ ثَوْبٌ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی شے کے اپنی پہلی حالت کی طرف جس پر کہ وہ تھی یا اس حالت کی طرف کہ جو اول مرتبہ انسانی ذہن میں اس شے کے متعلق قائم ہوتی ہے لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں اس لئے انسان کے اعمال کی جو جزا اس کی طرف راجع ہو اُسے "ثواب" کہا جاتا ہے اور لغوی حیثیت سے گو ثواب کا استعمال اچھے اور برے دونوں قسم کے اعمال کی جزا کے لئے ہوتا ہے لیکن عرف میں زیادہ تر نیک اعمال کی جزا کے لئے مستعمل ہے، ۴ ۱۱ ۳ ۱۲ ۴ ۱۲ ۴ ۱۱

ثُوِّبَ۔ بدلا دیا گیا، تَثْوِیْبٌ سے جس کے معنی بدلہ دینے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ، واحد مذکر غائب، تثویب کا استعمال قرآن مجید میں بُرے اعمال کی جزا ہی کے لئے ہوا ہے۔ ب

فصل الیاء المثناۃ

ثِیَابٌ۔ کپڑے، پوشاک، ثَوْبٌ کی جمع جس کے

Marfat.com

معنی کپڑے کے ہیں، اس کی جمع اَثْوَابٌ بھی آتی ہے، ۷/۲۶ ۲۹/۱۲ ثِيَابًا ۵/۱۶

ثِيَابَكَ۔ تیرے کپڑے، ثِيَابَ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، آیت شریفہ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (اور اپنے کپڑے پاک کر) میں بعض نے "ثیاب" سے اس کے حقیقی معنی (کپڑے) مراد لئے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ "ثیاب" نفس سے کنایہ ہے یعنی اپنی جان کو پاک رکھ جیسے شاعر کہتا ہے ع ثیاب بنی عوف طہاری نقیۃ (بنی عوف کے دل پاک صاف ہیں) کہ یہاں "ثیاب" سے مراد ان کے نفوس، دل اور جانیں ہیں۔ ۲۹/۱۵

ثِيَابَكُمْ تمہارے کپڑے، تمہاری پوشاک ثیاب مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ، ۱۸/۱۲

ثِيَابَهُمْ۔ ان کے کپڑے، ان کی پوشاک ثِيَابَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۱/۱۲ ۲۹/۹

ثِيَابَهُنَّ۔ ان کے کپڑے، ان کی پوشاک ثِيَابَ مضاف هُنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۲۱/۱۲

ثَيِّبَاتٍ۔ بیاہی ہوئیں، بیوہ عورتیں، ثَيِّبٌ کی جمع، جس کے معنی بیاہی ہوئی اور نیز اس عورت کے ہیں جس کے خاوند نے اسے طلاق دیدی ہو یا وہ مر چکا ہو۔ ۲۸/۶۶

Marfat.com

بَابُ الْجِيْمِ الْمِيْمِ

فصل الالف

جَاءَ۔ وہ آیا (ضَرَبَ) مَجِیْءٌ سے، جس کے معنی آنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب عربی میں جس معنی میں اِتْیَانٌ آتا ہے وہی معنی مَجِیْءٌ کے ہیں، لیکن مَجِیْءٌ اس سے زیادہ عام ہے کیونکہ اِتْیَانٌ کے معنی بسہولت آنے کے ہیں۔ علاوہ ازیں اِتیان کا استعمال کبھی صرف ارادہ کے اعتبار سے ہی ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کا حصول نہ ہو، اور مجیئ کا استعمال اس کے حصول کے اعتبار سے ہوتا ہے، جَاءَ کا استعمال اعیان اور معانی اور خود آنے اور کسی کے حکم سے آنے سب کے لئے ہوتا ہے، نیز کسی جگہ یا کام یا وقت کا قصد کرنے کے لئے بھی آتا ہے، جب اس کے صلہ میں با آئے تو یہ متعدی ہو جاتا ہے اور لانے کے معنی ہوتے ہیں۔ ۵/۴ ۶/۱۴ و ۱۸ ۷/۱۱ ۹/۳ و ۷ ۱۰/۱۳ و ۱۸ ۱۲/۳ ۱۳/۲ و ۳ و ۵ ۱۴/۱ و ۲ ۱۵/۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ ۱۸/۲ ۱۹/۱۸ ۲۰/۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۱۲ و ۱۷ ۲۱/۱۳ ۲۲/۱۳ ۲۳/۹ و ۷ ۲۵/۱۲ و ۵

جَاءَتْ۔ وہ آئی، مجیئ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۹/۱۲ و ۱۳ ۲۰/۸ ۲۱/۱۲ و ۷ و ۱۸

جَاءَتْكَ۔ وہ تیرے پاس آئی، اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے ۲۷/۳

جَاءَتْكُمْ۔ وہ تمہارے پاس آئی، اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے ۲/۴ ۸/۱۸ و ۱۷ ۱۱/۱۸ ۲۱/۱۸

جَاءَتْنَا۔ وہ ہمارے پاس آئی، اس میں نَا ضمیر جمع متکلم ہے، ۹/۴

جَاءَتْهُ۔ وہ اس کے پاس آئی۔ اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، ۱۲/۴ ۱۴/۴

جَاءَتْهَا۔ وہ اس کے پاس آئی۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ۱۱/۸

Marfat.com

جَآءَتْهُمْ۔ وہ ان کے پاس آئی، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، پ۲ ع۳ پ۶ ع۲ پ۷ ع۱۲ پ۹ ع۳ پ۱۱ ع۱۵ پ۱۳ ع۱۲ پ۱۹ ع۱۶ پ۲۱ ع۴ پ۲۲ ع۱۵ پ۲۳ ع۱۴ پ۲۵ ع۴ پ۳۰ ع۱۲

جَآءَكَ۔ وہ تیرے پاس آیا۔ اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے (ملاحظہ ہو جَآءَ) پ۱ ع۱۴ پ۲ ع۱ پ۴ ع۱۱ پ۶ ع۱۱ پ۷ ع۱۲ پ۱۱ ع۱۲ پ۲۸ ع۸

جَآءَكُمْ۔ وہ تمہارے پاس آیا۔ اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے پ۱ ع۱۰ پ۲ ع۳ پ۶ ع۴ پ۷ ع۱۶ پ۹ ع۱۲ پ۱۱ ع۱۶ پ۲۲ ع۱۰ پ۲۴ ع۹ پ۲۶ ع۱۳ پ۲۸ ع۸

جَآءَنَا۔ وہ ہمارے پاس آیا۔ اس میں نَا ضمیر جمع متکلم ہے پ۷ ع۱ پ۱۲ ع۱۶ پ۲۳ ع۹ پ۲۵ ع۱۰ پ۲۹ ع۱

جَآءَنِيْ۔ وہ میرے پاس آیا۔ اس میں نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے، پ۱۶ ع۱ پ۱۹ ع۱۲ پ۲۴

جَآءُوْ۔ وہ آئے۔ مَجِیْءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے پ۷ ع۱۲ پ۹ ع۴ پ۱۲ ع۱۲ پ۱۸ ع۱۶ پ۲۰ ع۲ پ۲۸ ع۴

جَآءُوْكَ۔ وہ تیرے پاس آئے، اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے پ۵ ع۱۰ پ۷ ع۹ پ۲۸ ع۲

جَآءُوْكُمْ۔ وہ تمہارے پاس آئے۔ اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے، پ۵ ع۹ پ۶ ع۱۲ پ۲۱ ع۱۸

جَآءُوْهَا۔ وہ اس کے پاس آئے، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، پ۲۲ ع۵ و ۱۷

جَآءُوْهُمْ۔ وہ ان کے پاس آئے، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ۱۱ ع۱۳ پ۳۱ ع۸

جَآءَهٗ۔ وہ اس کے پاس آیا، اس میں هٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ۱۲ ع۱۱ پ۱۵ ع۴ پ۲۱ ع۳ پ۳۰ ع۵

جَآءَهَا۔ وہ اس کے پاس آیا۔ اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، پ۱۹ ع۱۹ پ۲۲ ع۱۹

جَآءَهُمْ۔ وہ ان کے پاس آیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے پ۱ ع۱۲ پ۳ ع۱۷ و ۱۰ پ۵ ع۸ پ۶ ع۱۴ پ۷ ع۱۱ پ۸ ع۸ پ۱۱ ع۱۵ پ۱۳ ع۴ پ۱۴ ع۲۱ پ۱۵ ع۲۰ و ۱۱ و ۱۲ پ۱۸ ع۴ پ۲۱ ع۲ پ۲۲ ع۱۴ و ۱۱ پ۲۳ ع۱۰ و ۸ پ۲۴ ع۱۹ پ۲۵ ع۱۱ و ۱۲ و ۱۸ پ۲۶ ع۱۵ و ۶ پ۲۷ ع۸ و ۵ پ۲۸ ع۹

جَابُوْا۔ انھوں نے تراشا، (نَصَرَ) جَوْبٌ سے جس کے معنی تراشنے اور قطع کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، پ۳۰ ع۱۴

جٰثِمِيْنَ۔ اوندھے پڑنے والے، زانو کے بل گرنے والے، جُثُوْمٌ سے جس کے معنی سینہ کے بل اوندھے منہ زمین پر پڑنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، جَاثِمٌ کی جمع پ۸ ع۱۲ پ۹ ع۱ پ۱۲ ع۸ و ۶ پ۳۰ ع۱۲

Marfat.com

جَاثِيَةً۔ زانو پر بیٹھنے والی، زانو پر گرنے والی، جُثُوٌّ اور جُثِيٌّ سے، جس کے معنی زانو پر بیٹھنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ، واحد مؤنث غائب، یہاں لفظ "جاثیہ" جمع کی جگہ پر استعمال ہوا ہے جیسے جَمَاعَةٌ قَائِمَةٌ یا جَمَاعَةٌ قَاعِدَةٌ بولتے ہیں، پ۲۵

جَادَلْتُمْ۔ تم نے جھگڑا کیا، تم جھگڑے، مُجَادَلَةٌ سے جس کے معنی جھگڑا کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو جِدَال) پ۵/۱۳

جَادَلْتَنَا۔ تو نے ہم سے جھگڑا کیا۔ جَادَلْتَ مُجَادَلَةٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر نا ضمیر جمع متکلم، پ۱۲/۳۲

جَادَلُوا۔ انھوں نے جھگڑا کیا۔ مُجَادَلَةٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، پ۲۴/۷

جَادَلُوكَ۔ انھوں نے تجھ سے جھگڑا کیا، اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے پ۱۷/۱۹

جَادِلْهُمْ۔ تو ان سے جھگڑا کر، تو ان کو الزام دے، تو ان سے مناظرہ کر، جَادِلْ مُجَادَلَةٌ سے، امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ۱۴/۲۲

جَارٌ۔ پڑوسی، ہمسایہ، جو پڑوس میں رہے وہ جار کہلاتا ہے، یہ اسمارِ متضائفہ میں سے ہے جس طرح کہ اخ (بھائی) اور صدیق (دوست) ہیں کہ جس کا یہ پڑوسی وہ اس کا پڑوسی، کبھی کبھی مجازاً جار بمعنی مددگار، حمایتی اور رفیق کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ لَا تُجِيرُونِ جَارٌ لَكُمْ میں یہی معنی مجازی مراد ہیں، پ۱۸/۵

جَارِيَاتٍ۔ چلنے والیاں جَرْيٌ سے جس کے معنی پانی کی روانی کی طرح تیز چلنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث، جَارِيَةٌ کی جمع، پ۲۵/۲۲

جَارِيَةٍ۔ کشتی، چلنے والی، بہنے والی، رواں جَرْيٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ، واحد مؤنث چونکہ کشتی سطح آب پر چلتی ہے، اس لئے جَارِيَة کہلاتی ہے، پ۲۹/۱۲

جَازٍ۔ کفایت کرنے والا، کام آنے والا، بدلہ دینے والا، جَزَاءٌ جس کے معنی کام آنے، کافی ہونے، اور بدلہ دینے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، پ۳۰/۱۳

جَاسُوا۔ وہ گھس پڑے، وہ داخل ہو گئے (نصر) جَوْسٌ سے، جس کے معنی لوٹ مار کے لئے

Marfat.com

گھس پڑنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، پ ۱۵

جَاعِلٌ. بنانے والا، کرنے والا، رکھنے والا، جَعْلٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر۔ (ملاحظہ ہو جَعَلَ) پ ۱ ع ۱۴ پ ۳ ع ۱۳

جَاعِلُكَ. تجھکو بنانے والا، تجھکو کرنے والا، تجھے رکھنے والا، جَاعِلٌ مضاف، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، پ ۱ ع ۱۵

جَاعِلُونَ. بنانے والے، کرنے والے، رکھنے والے، جَعْلٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر جَاعِلٌ کی جمع۔ پ ۱۵ ع ۱۳

جَاعِلُوهُ، اس کو کرنے والے، اس کو بنانے والے، جَاعِلُوْ مضاف، هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اضافت کے سبب سے نون جمع گر گیا ہے (ملاحظہ ہو جَعَلَ) پ ۲۰

جَالُوتَ۔ ایک کافر بادشاہ کا نام ہے، یہ عجمی لفظ ہے، عربی میں اس کی کچھ اصل نہیں بحر روم کے کنارے کنارے مصر و فلسطین کے درمیان جو عمالقہ آباد تھے ان ہی میں سے تھا۔ بڑے زور و قوت کا فرمانروا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا، پھر جب ان کی نیت بگڑی، دینداری میں فتور آیا تو غنیم مسلط ہوا، یہی جالوت ان پر چڑھ دوڑا ان کے اطراف کے شہر چھین لئے، بڑی لوٹ مار مچائی اور بہت قتل و غارت کیا، اور تورات کو فنا کر ڈالا، جو معزز اور سردار تھے ان کو گرفتار کر کے ساتھ لیتا تھا اور باقی کو رعایا بنا کر ان پر خراج مقرر کیا، جو لوگ باقی بچے وہ بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور پیغمبر وقت سے درخواست کی کہ کوئی با اقبال بادشاہ ہم پر مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ بارگاہِ الٰہی سے طالوت ان پر بادشاہ مقرر کیا گیا، اور طالوت کی سرکردگی میں بنی اسرائیل کی ایک مختصر سی جماعت جو تین سو تیرہ نفوس پر مشتمل تھی، جالوت کی فوج کے مقابل ہوئی، جالوت خود مقابلہ کو نکلا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا، اور اس کے لشکر نے شکستِ فاش اٹھائی، جالوت اور طالوت کی جنگ اور جالوت کے قتل کا قصہ قرآن مجید سورۂ بقر میں تفصیل سے مذکور ہے۔

Marfat.com

جَامِدَۃً۔ جمی ہوئی، ٹھیری ہوئی، جُمُوْدٌ سے، جس کے معنی جمنے اور ٹھیرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۰ ع ۲

جَامِعُ۔ جمع کرنے والا، اکٹھا کرنے والا جَمْعٌ سے جس کے معنی جمع کرنے اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر پ ۲۵ ع ۱۵

جَانٌّ۔ جن، سانپ، جِنٌّ کی جمع ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس طرح ابوالبشر (سارے انسانوں کے باپ) کا نام آدم ہے، اسی طرح ابوالجن (جنوں کے باپ) کا نام جَانٌّ ہے، قتادہ کا بیان ہے کہ جان ابلیس ہی ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ جان ابوالجن اور ابلیس ابوالشیاطین ہے، جن مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔ جس طرح بنی آدم کھاتے پیتے اور مرتے جیتے رہتے ہیں، یہی حال ان کا ہے، اور شیاطین مسلمان نہیں ہوتے نہ ابلیس کے مرنے سے پہلے ان کو موت آئے گی[1]۔ راغب کی رائے میں جان جن کی ایک خاص نوع ہے۔ سانپ کی شکل جو بہت لہراتی اور پھنپھناتی ہوا سے بھی عربی میں جان کہتے ہیں پ ۱۴ ع ۳ پ ۱۹ ع ۱۶ پ ۲۰ ع ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ پ ۲۴

جَانِبٌ، جانب، کنارہ، طرف، کروٹ، رخ اصل میں جَنْبٌ پہلو کو کہتے ہیں، عرب کی عادت ہے کہ وہ اعضاء و جوارح ہی کو بطور استعارہ سمتوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ یمین و شمال اصل میں دائیں بائیں ہاتھ کا نام ہے اور دائیں بائیں سمتوں کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح پہلو کی سمت کو جَنْبٌ اور جَانِبٌ بولتے ہیں پ ۱۵ ع ۱۶ و ۱۲ پ ۲۰ ع ۸ و ۹ پ ۲۴ ع ۵

جَانِبَہٗ۔ اس کا بازو، اس کی کروٹ، اس کی جانب، جَانِبٌ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۵ ع ۹ پ ۲۵ ع ۱

جَاوَزَا۔ وہ دونوں آگے چلے، وہ دونوں گزرے، مُجَاوَزَۃٌ سے جس کے معنی کسی چیز سے گزر جانے اس کو پار کرنے اور آگے بڑھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب، پ ۱۵ ع ۱۱

جَاوَزْنَا۔ ہم نے پار کرایا۔ ہم نے پار اتارا مُجَاوَزَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم، پ ۹ ع ۱۱

[1] تفسیر خازن ج ۴ ص ۵۳۔

Marfat.com

جَاوَزَهٗ۔ وہ اس کے پار اترا، وہ اس کے پار ہوا جَاوَزَ مُجَاوَزَةٌ سے، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، ۲/۱۷

جَاهِدْ۔ تو جہاد کر، تو لڑائی کر، مُجَاهَدَةٌ سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، مجاہدہ زبان اور ہاتھ دونوں سے ہوتا ہے (ملاحظہ ہو مُجَاهِدُوْنَ) ۱۰/۱۲ ۲۵/۳۰

جَاهَدَ۔ اس نے جہاد کیا، اس نے جنگ کی مُجَاهَدَةٌ سے، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، ۱۰/۱۲ ۲۰/۱۳

جَاهَدَاكَ۔ وہ دونوں تجھ سے لڑے، انھوں نے تجھ پر زور ڈالا، ان دونوں نے تجھ پر کوشش کی، جَاهَدَ مُجَاهَدَةٌ سے، ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب، کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ۲۰/۱۳ ۲۱/۱۱

جَاهَدُوْا۔ انھوں نے جہاد کیا، انھوں نے محنت کی، وہ لڑے، مُجَاهَدَةٌ سے، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، ۲/۱۱ ۳/۵ ۱۰/۶ و ۸/۹ ۳۲/۱۰ ۳۱/۳ ۳۶/۱۱

جَاهِدُوْا۔ تم محنت کرو، تم لڑو، تم جہاد کرو، مُجَاهَدَةٌ سے، امر کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، ۱۰/۱۲ ۱۷/۱۷

جَاهِدْهُمْ، تو ان سے جہاد کر، تو اُن سے مقابلہ کر، جَاهِدْ فعل امر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۹/۳

جَاهِلٌ۔ جاہل، بے خبر، نادان، جَهَالَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر (ملاحظہ ہو جَهَالَةٌ) ۲/۸

جَاهِلُوْنَ۔ نادان، جاہل، ان سمجھ، جَاهِلٌ کی جمع، بحالت رفع، اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر، ۳/۴ ۹/۴ ۲۳/۴

جَاهِلِيَّةٌ۔ جاہلیت، نادانی، حالت جہل اسم ہے، جَهْلٌ سے مشتق ہے، قبل از اسلام کے حالات اور زمانے کو جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بیضاوی لکھتے ہیں۔

والمراد بالجاهلية الملة الجاهلية التي هي متابعة الهوٰى۔ [1]	جاہلیت سے مراد ملت جاہلیت یعنی اپنی خواہش پر چلنا ہے۔

۴/۶ ۳۳/۱۱ ۲۶/۱۱

[1] انوار التنزیل ج ۱ ص ۱۹۶۔

Marfat.com

جٰهِلِيْنَ۔ جاہل، نادان، بے عقل۔ جَاهِلٌ کی جمع بحالت نصب وجر، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۱ ب ۸ ب ۹ ب ۱۱ ب ۱۲ و ۱۳ ب ۱۴

جَائِرٌ۔ کج، ٹیڑھا، جَوْرٌ سے، جس کے معنی راہ سے ہٹنے اور کج ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۱۴ ب

فصل الباء الموحدۃ

جُبّ۔ وہ گہرا کنواں، جس کی کوئی تعمیر نہ کی گئی ہو، اسم ہے۔ ۱۳ ب

جَبَّارٌ۔ سرکش۔ زور کرنے والا، زبردست دباؤ والا، خود اختیار، جَبْرٌ سے، مبالغہ کا صیغہ اہل لغت کی تصریح کے مطابق "جبر" کے معنی اصل میں ایک طرح کی زبردستی کے ساتھ کسی شئے کی اصلاح کرنے کے ہیں لیکن جبر کا استعمال صرف اصلاح یا محض زبردستی کے لئے بھی ہوتا ہے، انسانوں میں جَبَّار وہ شخص کہلاتا ہے کہ جو اپنے نقص کو علو مرتبت کے اس ادعا سے پورا کرنا چاہے جس کا وہ مستحق نہیں ہے، بایں معنی "جبار" کا استعمال بطور مذمت ہی ہوتا ہے، کبھی کبھی جَبَّار اس کو بھی کہتے ہیں جس کا دوسرے پر دباؤ اور زور ہو جیسے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ (اور تیرا ان پر دباؤ نہیں، اور تو ان پر زور کرنے والا نہیں)۔

صفتِ باری تعالیٰ میں جو وصف جبار مذکور ہے جیسے اَلْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ اس سلسلہ میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ چونکہ باری تعالیٰ اپنے فیضانِ نعمت سے سب لوگوں کی حالتیں درست کرتا اور ان کے نقصانات پورے فرماتا ہے اس لئے اس کا نام "جبار" ہے، یعنی نقصانات کا پورا کرنے والا احوال درست کرنے والا، عرب والے بولتے ہیں جبرت الفقیر یعنی میں نے فقیر کی حالت درست کر دی اُسے تونگر کر دیا۔

دوسرے یہ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کے آگے سب کو مجبور کر دیتا ہے اس لئے وہ جبار سے موسوم ہے، امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔

انما سمی الجبار لانہ یجبر الخلق علی ما اراد (۳۲)	وہ "جبار" اس لئے موسوم ہے کہ مخلوق کو اپنے ارادہ کے آگے مجبور کر دیتا ہے۔

Marfat.com

اس توجیہ پر دو اعتراض کئے گئے ہیں، ایک بحیثیتِ لفظ، دوسرا بحیثیت معنی لغوی حیثیت سے تو بعض اربابِ لغت نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مجبور کرنے کے معنی میں اِجْبَارٌ آتا ہے نہ کہ جَبْرٌ اور بابِ اِفْعَالٌ سے مبالغہ کا صیغہ بروزن فَعَّالٌ نہیں آسکتا، پس جَبَّارٌ کا صیغہ باب اِجْبَارٌ سے نہیں بن سکتا، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جَبْرٌ سے بنا ہے، اِجْبَارٌ سے نہیں اور جَبْرٌ کے معنی بھی مجبور کرنے کے آتے ہیں، چنانچہ مروی ہے لا جبر ولا تفویض (نہ مجبور کرنا ہے، نہ سونپ دینا)۔ ابو النجم بیہقی نے تاج المصادر میں تصریح کی ہے کہ باب اِجْبَارٌ ہی سے ہے مگر خلاف قیاس ہے۔

دوسرا اعتراض معنوی حیثیت سے معتزلہ کی ایک جماعت نے کیا ہے، چنانچہ وہ اس معنی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی اور یہ کہتی ہے کہ اللہ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ وہ بندوں کو مجبور کرے، حالانکہ یہ انکار کی بات ہی نہیں کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ الٰہیہ کے اقتضاء کے مطابق بندوں کو بہت سی ایسی چیزوں پر مجبور کر رکھا ہے کہ جن سے ان کو رہائی نہیں مل سکتی۔ نادان اور گمراہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں سو یہ نرا وہم ہے، بیماری، موت، حشر پر سب مجبور ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خاص صنعت اور خاص طریقۂ اعمال و اخلاق پر مسخر فرمایا ہے کہ بس اسی کی انجام دہی میں مصروف اور اسی کی دھن میں لگا ہوا ہے، بندہ مجبور بصورتِ مختار ہے۔ چنانچہ جو کوئی جس دھن میں لگا ہوا ہے اسی میں مگن ہے اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا اور کوئی کسی کام سے بیزار ہے کترا رہا ہے مگر اس طرح کئے چلا جا رہا ہے کہ گویا اس کے بدلہ کوئی اور کام اس کو ملتا ہی نہیں، اسی کے متعلق ارشادِ الٰہی فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (انھوں نے اپنا کام آپس میں پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اور ہر فرقہ جو ان کے پاس ہے اس پر رجھ رہے ہیں) اور نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

ان کی روزی کو تقسیم کیا اور بعض کو بعض پر بلند مرتبہ کیا ہے) اور اسی اعتبار سے اللہ کی صفت قَاهِرٌ ہے کیونکہ اس کا قہر اسی پر ہوتا ہے جس پر قہر کرنے کی اس کی حکمت مقتضی ہوتی ہے۔ [1]

امام حلیمی فرماتے ہیں۔

کہ جو لوگ اس کو جَبَّرٌ سے جو کرّامٌ کی نظیر ہے قرار دیتے ہیں وہ اس لئے کہ اس کے مفہوم میں کسی شئے کا نیست سے ہست کرنا داخل ہے کیونکہ جب کسی شئے کے ہونے کو چاہا اور وہ ہو گئی اور ہونے میں اور اس کے چاہنے میں دیر نہ لگی اور جو چاہا اس کے سوا دوسری بات کا ہونا ممکن نہیں تو اس طرح پر اس کا کسی چیز کو کرنا گویا مجبور ہی ہے، کیونکہ مراد کے حاصل ہونے میں جو رکاوٹ ہو اُس کے دفع کرنے کا طریقہ جَبْر کہلاتا ہے پس جب یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے اُسے کوئی نہ روک سکے تو یہ صورت میں جبر ہی ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝ (پھر وہ متوجہ ہوا آسمان کی طرف اور وہ دھواں ہو رہا تھا تو کہا اس کو اور زمین کو آؤ تم دونوں خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے) جَبَّارٌ کے، اس کے علاوہ اور معانی بھی کئے گئے ہیں۔ پس جو اس باب سے "جبار" کو ملاتا ہے وہ ابداع اور جبر میں فرق نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے بدیع ہونے کے اقرار ہی کو اس کے جبار ہونے کا اقرار قرار دیتا ہے۔

امام ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں۔

الجبار الذی جبر الخلق علی ما اراد من امره ونهيه يقال جبره السلطان و اجبره بالالف و السلطان واجبره الف يقال هو الذی جبر مفاقرالخلق وكفاهم اسباب المعاش والرزق ويقال بل الجبار

جبار وہ ذات ہے جس نے اپنی مخلوق کو اپنے امر و نہی پر جس طرح چاہا مجبور کر دیا، چنانچہ بولتے ہیں جبر السلطان اور اجبر السلطان اور اجبر الف یعنی بادشاہ نے لوگوں کو اپنے حکم ماننے پر مجبور کر دیا، اور بعض کا قول ہے جبار وہ ذات ہے کہ جس نے اپنی مخلوق کی حاجتوں کو پورا کیا، اور ان کے

[1] مفردات راغب۔

Marfat.com

العالی فوق — معاش اور روزی کے اسباب کو کہتے ہیں بلکہ جبا کے
خلقہ من — ہوا اور بعض کہتے ہیں بلکہ جبا کے
قولھم — معنی اس ذات کے ہیں جو اپنی مخلوق
مُجَبِّرُ النبات — سے اوپر ہے کیونکہ سبزہ جب بلند ہوتا
اذا علا[1] — ہے تو مجبر النبات ہوتے ہیں۔

علامہ خازن بغدادی نے تصریح کی ہے کہ جبار ذات باری کے لئے وصف مدح ہے اور انسانوں کے حق میں صفتِ ذم[2]، ۱۲ ب ۵

۱۳ ب ۹ ۱۴ ب ۲۶ ۲۵ ب ۶

جَبَّارًا ۱۶ ب ۵ ۲۰

جَبَّارِیْنَ۔ گردن کش، زور آور، زبردست،

جَبَّارٌ کی جمع بحالت نصب وجر ۶ ب ۸ ۱۹ ب ۱۱

جِبَالٌ۔ پہاڑ، جَبَلٌ کی جمع ہے، ۹ ب ۱۴

۱۳ ب ۱۹ و ۱۰ ۱۴ ب ۱۵ و ۱۷ ۱۵ ب ۱۸ و ۳ ۱۶ ب ۹ و ۱۵ ۱۷ ب ۶ و ۱۶ ۱۸ ب ۱۲

۱۹ ب ۱۲ ۲۰ ب ۳ ۲۲ ب ۶ و ۸ و ۱۶ ۲۳ ب ۱۱ ۲۷ ب ۳ و ۴ ۲۹ ب ۵ و ۷ و ۱۳ و ۲۱

۳۰ ب ۱۴ و ۶۰ و ۱۳ و ۳۶

جِبَاھُھُمْ ان کی پیشانیاں، ان کے ماتھے

جِبَاہٌ جَبْھَۃٌ کی جمع، جس کے معنی پیشانی کے ہیں مضاف ہے، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۰ ب ۱۱

جِبْتٍ، بت، راغب لکھتے ہیں۔

"جبت اور جِبس اس دھوئیں کو کہتے ہیں جو کسی کام کا نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ متاسین ہی کا بدل ہے، نیز ہر وہ چیز جس کے سوائے خدا کی پوجا کی جائے "جبت" کہلاتی ہے اور جادو اور کاہن کو بھی "جبت" کہتے ہیں۔"

اصل میں جبت کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ "جبت" کے معنی جادو کے بتاتے ہیں۔ عکرمہ کا قول ہے کہ "جبت" حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں[3]، ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت کیا ہے[4]۔ طبری نے مجاہد سے جادو کے اور سعید بن جبیر اور ابو العالیہ کے جادوگر اور قتادہ سے شیطان اور حضرت

[1] حلیمی اور خطابی کے اقوال کے لئے ملاحظہ ہو کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۲۲۱۔ طبع انوار احمدی الہ آباد ۱۳۵۱ھ۔ [2] لباب التاویل ج ۷، ص ۶۲۔

[3] صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ نساء باب قولہ وان کنتم مرضی او علی سفر [4] اتقان ج ۱ ص ۱۲۹ طبع مصر۔

Marfat.com

ابن عباسؓ سے بت کے معنی نقل کئے ہیں۔[1] بغوی نے ابن سیرین اور مکحول کا قول نقل کیا ہے کہ جبت کاہن کو کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ ہر وہ معبود جس کی اللہ کے سوائے عبادت کی جائے "جبت" ہے۔[2] امام ابن جریر طبری کا فیصلہ اس سلسلہ میں نہایت صاف ہے جس سے ان تمام مختلف اقوال میں توفیق ہو جاتی ہے، فرماتے ہیں۔

ان المراد بالجبت والطاغوت جنس من کان یعبد من دون اللہ سواء کان صنما او شیطانا او دمیا فیدخل فیہ الساحر والکاھن

یقیناً جبت اور طاغوت سے وہ جنس مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوائے پوجا کی جائے خواہ وہ بت ہو یا شیطان آدمی ہو یا جن، پس اس میں جادوگر اور کاہن بھی آجاتے ہیں۔

واللہ اعلم[3] واللہ اعلم

صحیح ابوداؤد میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت۔

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پرندوں کو اڑا کر شگون لینا اور بدفال لینا اور ریالوں کا خط کھینچنا "جبت" میں داخل ہے۔[4]

ج

جبریل۔ جبریل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے ایک مقرب فرشتے کا نام ہے، جبریل کے لفظ میں تیرہ لغات ہیں، جن کی قرارت کی گئی ہے لیکن بیشتر قرارتیں شاذ ہیں، ابوحیان نے البحر المحیط میں اور سمین نے اعراب القرآن میں ان سب کو ذکر کیا ہے جو حسب ذیل ہیں (۱) جِبْرِیْل جیم کے زیر سے (۲) جَبْرِیْل جیم کے زبر سے (۳) جَبْرَیْلُ بروزن خندریس (۴) جَبْرَئِل ہمزہ کے بعد یا نہیں (۵) جَبْرَئِلُ اس میں لام پر تشدید ہے (۶) جِبْرَائِیل (۷) جِبْرَائِل (۸) جَبْرَال (۹) جَبْرِیل (۱۰) جِبْرَامِیل اس میں دو یا ہیں پہلی پر زیر ہے (۱۱) جَبْرِین (۱۲) جِبْرِین (۱۳) جَبْرَائِین ان میں سات کو امام جمال الدین بن مالکؒ نے

---

[1] ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۸ ص ۱۸۹ و ۱۹۰ طبع امیریہ مصر [2] معالم التنزیل ج ۱ ص ۴۵۲ طبع مصر۔
[3] فتح الباری ج ۸ ص ۱۹۰۔ [4] سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۸۹ طبع نولکشور لکھنؤ

Marfat.com

اور بقیہ چھ کو امام سیوطیؒ نے نظم کیا ہے ابن مالک کا شعر ہے۔

جبریل جبریل جبرائیل جبرئل
وجبرئل وجبرال وجبرین

سیوطیؒ کہتے ہیں۔

جبرئل وجبرایل مع بدل
جبرائل وبیاء ثم جبرین

"مع بدل" سے جبرائین کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ یا کو ہمزہ سے بدلا گیا ہے اور لام کو نون سے۔"

علامہ ابن الجنی المحتسب میں فرماتے ہیں کہ "عرب جب کسی عجمی لفظ کا تلفظ کرتے ہیں تو گڑبڑ کرتے ہیں، اصل میں یہ نام گوریال تھا، گ سے جو کاف اور قاف کے درمیان ہے، اس کے بعد طول استعمال کی بنا پر اس میں وہ تبدیلی آگئی کہ جس نے اس قدر تفاوت تک اس کو لا ڈالا، اور "جبریل" کے معنی "عبداللہ" بندۂ خدا کے بتائے گئے ہیں، کیونکہ جبر بمنزلہ رجل یعنی مرد کے ہے، اور ءیل اللہ کا بندہ ہوتا ہے اور ال عبلی زبان میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے[1]۔ اور جبر کا استعمال بھی بمعنی مرد صرف ابن احمدی کے اس شعر میں ہوا ہے:

اشرب برادوق حیت به
وانعم صباحا ایها الجبر"

علامہ ابو حیان کا بیان ہے۔

"جبریل" عجمی لفظ ہے جو علمیت اور عجمہ کی بنا پر غیر منصرف ہے اور ان لوگوں نے بڑی دور کی کہی جو اس طرف گئے کہ وہ جبروت اللہ سے مشتق ہے، یا اس طرف کہ وہ مرکب اضافی ہے، نیز جس نے یہ کہا کہ جبر بندہ اور ائل اللہ دونوں سے مل کر بنا ہے اور حضرموت کی طرح سے مرکب امتزاجی ہے۔" [2]

حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

"یہ اگرچہ سریانی لفظ ہے، لیکن معنی کے اعتبار سے عربی زبان سے موافقت واقع ہو گئی ہے، کیونکہ جبر کے معنی بگڑی ہوئی چیز کی اصلاح کے ہیں اور جبریل بھی وحی پر مقرر ہیں جس کے ذریعہ اصلاحِ عام حاصل ہوتی ہے۔" [3]

[1] لیکن اس اعتبار سے "جبرئیل" کے معنی بجائے بندۂ خدا کے مرد خدا ہونے چاہئیں۔ [2] ان تمام حوالوں کیلئے ملاحظہ ہو تنویر الحوالک علی موطا مالک للسیوطی ج ۱ ص ۱۴ طبع مصر ۱۳۲۳ھ [3] فتح الباری ج ۶ ص ۲۱۷

Marfat.com

تفسیر ابن جریر میں جبریل کے معنی کے متعلق سلف سے حسب ذیل اقوال مروی ہیں۔

• عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، جبریل کے معنی عبداللہ، میکائیل کے معنی عبیداللہ، جس اسم میں ایل ہو، اس کے معنی اللہ کے بندگی کرنے والے کے ہیں۔

• عکرمہ سعید معنی عبد (بندہ) اور ایل اللہ ہے،

عبداللہ بن الحارث البصری، عبرانی میں "ایل" اللہ کو کہتے ہیں۔

علی بن الحسین زین العابدینؒ، جبریل کا نام عبداللہ میکائیل کا عبیداللہ اور اسرافیل کا عبدالرحمٰن ہے جس اسم میں ایل ہو وہ اللہ کا بندگی کرنے والا ہے

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً یہی روایت کی ہے[1]۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں ان روایات کو نقل کرکے فرماتے ہیں۔

• اور اس کے بالکل برعکس بھی معنی کئے گئے ہیں یعنی ایل کے معنی تو بندہ کے ہیں اور اس سے پہلے جو لفظ ہو وہ اللہ کا نام ہے جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم ہیں کہ لفظ عبد تو نہیں بدلتا اور اس کے بعد کے الفاظ بدلتے رہتے ہیں اگرچہ معنی ایک ہی رہتے ہیں، نیز اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ عربی کے علاوہ اور زبانوں میں اسم مضاف میں اکثر مضاف الیہ مضاف سے پہلے ہوتا ہے"[2]

علامہ سیوطیؒ حافظ صاحب کی اس عبارت کو ذکر کرکے فرماتے ہیں۔

قلت هذا ارجح میں کہتا ہوں یہ زیادہ راجح ہے

والآثار السابقة اور آثار سابقہ اس کی شہادت

تشهد له[2] دیتے ہیں۔

بہرحال معنی چاہے کچھ بھی ہوں یہ خیال رہے کہ فرشتوں کے نام عام آدمیوں کی طرح سے نہیں ہوتے کہ جو جی میں آیا نام رکھدیا، زنگی کا نام کافور اور فاسق کا صالح، بلکہ ان کے نام توفیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں (بلا تشبیہ عرض ہے کہ) جس طرح سے بادشاہوں کی طرف سے امیروں کو القاب اور خطابات بخشے جاتے ہیں جو ان کے منصب اور مرتبے پر دلالت کرتے ہیں، اسی طرح فرشتوں کے اسماء ہیں جو ان کے

[1] و [2] تنویر الحوالک ج ۱ ص ۱۴ و ۱۵۔ [2] فتح الباری ج ۸ ص ۲۲۶

Marfat.com

مرتبۂ کمال کو بتلاتے ہیں۔

قرآن مجید نے جبریل امین کو روح القدس (پاک روح) روح الامین (فرشتہ معتبر) رسولِ کریم (پیغامبر گرامی قدر) ذو مرۃ (زور آور یا حسین) ذی قوۃ (صاحبِ طاقت) شدید القوی (سخت قوتوں والا) مکین (مرتبہ والا) مطاع (سب کا مانا ہوا) امین (با امانت) جیسے گرانقدر اوصاف سے متصف کیا ہے، اور ان سے عداوت کو خدا سے عداوت کا سبب بتایا ہے۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دریافت فرمایا تم کون سے کاموں پر مقرر ہو تو انھوں نے بتایا ہوا اور لشکروں پر یعنی ہواؤں کا چلانا، اور لشکروں کی فتح و شکست کا کام ان کے سپرد ہے[1]۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل پر دیکھا،

ان کے چھ سو پر تھے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے قبل ہوئی اور وفات ملک الموت کی موت سے پہلے ہوگی یہ امر متفق علیہ ہے کہ جبریل، میکائیل، اسرافیل ملک الموت علیہم السلام سب فرشتوں کے افسر اور ان سب میں اشرف ہیں، اور ان چاروں میں جبریل اور اسرافیل علیہما السلام ہیں اور ان دونوں کی تفضیل میں توقف ہے، جس کا سبب روایات کا اختلاف ہے، طبرانی کی معجم کبیر میں ایک حدیث آئی ہے افضل الملائکہ جبریل (سب فرشتوں میں جبریل بڑھکر ہیں) لیکن اس کی سند ضعیف نیز اس کے معارض روایت موجود ہے اس لئے اس بارے میں توقف ہی اولیٰ ہے[2]۔ حافظ ابو الشیخ کی کتاب العظمۃ فرشتوں کے ذکر پر مشتمل ہے اور اس میں ان کے متعلق بہت سی حدیثیں اور آثار مروی ہیں[3]۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی تفسیر فتح العزیز سورۂ بقر میں زیر آیت مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

[1] فتح الباری ج ۶ ص ۲۸۸ [2] تنویر الحوالک ج ۱ ص ۱۵۔ [3] فتح الباری ج ۶ ص ۲۸۸۔

Marfat.com

مِیکَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ. حضرت جبریل علیہ السلام کے حالات میں بہت سی حدیثیں ذکر کی ہیں تفصیل کے لئے ان کا مطالعہ کافی ہے، ۱ ۱۲ ۱۹

جَبَل. پہاڑ، اسم ہے، ۳ ۲ ۹ ۱۱ ۱۲ ۲۵

جِبِلًّا. خلق، بڑی جماعت، جَبَلٌ یعنی پہاڑ کے معنی میں چونکہ بڑائی اور عظمت کا تصور موجود ہے اس لئے بڑی جماعت کو جِبِلٌّ کہنے لگے، یعنی ایسی جماعت جو اپنی بڑائی میں مثل پہاڑ کے ہو، ۲۶ ۳

جِبِلَّۃَ. خلقت، خلائق، یہاں اس کا استعمال بطور مبالغہ ہوا ہے، ۱۹ ۱۴

جَبِیْنِ: پیشانی، ماتھا، اسم ہے، ۱۲ ۴

فصل الثاء المثلثہ

جُثِیًّا. زانو پر گرے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے جَاثٍ کی جمع ہے جس کے معنی زانو کے بل گرنے والے کے ہیں ۱۹ ۷۲

فصل الحاء المہملۃ

جَحَدُوْا. انھوں نے انکار کیا، وہ منکر ہوئے (فتح) جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ سے، جس کے معنی دل میں جس چیز کا اثبات ہو اس کی نفی اور جس کی نفی ہو اس کا اثبات کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، ۱۹ ۱۴

جَحِیْم. دوزخ، دہکتی ہوئی آگ. جَحْمٌ کے معنی آگ کے سخت بھڑکنے کے ہیں، جَحِیْمٌ اسی سے مشتق ہے، فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے، امام ابن جریج سے مروی ہے کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں (۱) جہنم (۲) لظیٰ (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ[1]۔ ۱۹ ۱۲ ۱۱ ۱۲ ۱۹ ۱۴ ۲۰ ۱۹ ۲۲ ۱۹ ۲۳ ۱۹ ۲۴ ۱۹ ۲۹ ۱۹ ۳۰ ۱۹ ۳۶ ۱۹ - جَحِیْمًا ۱۹ ۱۲

فصل الدال المہملۃ

جَدُّ. شان، عزت، فیض، اسم مصدر ہے ۲۹ ۱۱

جِدَارٌ. دیوار، اسم ہے، ۱۸ ۱۶ جِدَارًا ۱۸ ۱۶

جِدَالَ. جھگڑا کرنا، باب مُفَاعَلَۃٌ کا مصدر ہے، باہم جھگڑنے اور ایک دوسرے پر چھا جانے کے لئے گفتگو کرنے کو جدال یعنی

[1] معالم التنزیل ج ۴ ص ۵۵۔

Marfat.com

دھاندلی کرنا کہتے ہیں۔ یہ جَدَلتُ الحبلَ سے ماخوذ ہے جس کا استعمال رسی بٹنے کے لئے ہوتا ہے، چونکہ جھگڑا کرنے میں بھی بڑے پیچ و تاب کھانے پڑتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کی رائے کو اپنے ہی پیچ میں لانا چاہتا ہے، اس لئے اس طرح کی گفتگو کو جدال کہا جاتا ہے، بعض علماء کا قول ہے کہ اصل میں جدال کے معنی کشتی لڑنے اور مقابل کو زمین پر دے پٹکنے کے ہیں، جَدَالَۃ سخت زمین کو کہتے ہیں جدال اسی سے لیا گیا ہے ۲۴/۱۲

جِدَالَنَا، ہم سے جھگڑنا، جِدَال مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ۳۲/۱۱

جُدَدٌ، راستے، گھاٹیاں، جُدَّۃٌ کی جمع۔ جس کے معنی کھلے ہوئے راستہ کے ہیں، ۲۷/۳۵

جُدُرٍ، دیواریں، جِدَارٌ کی جمع، ۷۵/۱۲

جَدَلًا، سخت جھگڑنا، باب سَمِعَ کا مصدر ہے جس کے معنی شدید خصومت کرنے کے آتے ہیں اور جَدَلٌ اسم بھی ہے سخت جھگڑنے کے معنی میں آتا ہے، ۵۴/۱۸ ۲۵/۴۲

جَدِیْدٍ، نیا، جَدٌّ سے، جس کے معنی قطع کرنے کے ہیں، بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہے اصل میں کٹے ہوئے کپڑے کو ثوبِ جدید کہتے ہیں اور چونکہ جس کپڑے کو کاٹا جاتا ہے وہ عموماً نیا ہوتا ہے اس لئے ہر نئی چیز کو جدید کہنے لگے ۱۵/۵۰ ۱۲/۱۳ ۲۲/۱۵ ۱۶/۲۶ جَدِیْدًا، ۱۵/۱۷

فصل الذال المعجمة

جُذَاذًا، ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے، بروزن فُعَالٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہے جَذٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی کاٹنے اور توڑنے کے ہیں، ۵۸/۲۱

جِذْعِ، تنا، ٹہنا، شاخ، جُذُوْعٌ کا مفرد ہے، ۷۱/۲۰

جَذْوَۃٍ، چنگاری، انگارا، شعلہ جُذًی اور جِذَاءٌ جمع، ۲۹/۲۰

جُذُوْعِ، تنے، شاخیں، جِذْعٌ کی جمع ہے ۷۱/۱۲

فصل الراء المهملة

جَرَادُ، ٹڈے، ٹڈیاں، ملخ، اسم جمع، جَرَادَۃٌ اس کا واحد جس کے معنی ٹڈی کے ہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اصل ہو اور اسی سے جَرَدَ الارض (زمین کو ٹڈیاں صاف کر گئیں) مشتق ہو، اور یہ بھی ممکن ہے یہ خود جَرَادٌ سے

Marfat.com

مشتق ہو، جس کے معنی ننگا کرنے اور کھال اتار لینے کے ہیں اور چونکہ ٹڈیاں کھیتوں کو برباد اور درختوں کو چاٹ کر صاف کر دیتی اور ان کے پوست کھا کر زمین ننگی کر دیتی ہیں اس لئے ان کو جَرَادٌ کہا جاتا ہے۔ پ ۹ ع ۲۷

جَرَحْتُمْ۔ تم نے کمایا (فتح) جَرْحٌ سے، جس کے معنی زخمی کرنے، کمانے اور کسی میں طعن کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، یہاں کمانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے پ ۷

جُرُزِ۔ بنجر، چٹیل، جَرْزٌ سے جس کے معنی کاٹ دینے اور کھا کر صاف کر دینے کے ہیں صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے، یعنی وہ زمین جس کے درخت اور گھاس چھانٹ دیئے گئے ہوں، اور چونکہ چٹیل میدان اور بنجر زمین درختوں اور گھاس سے خالی ہوتی ہے اس لئے جُرُزٌ کہلاتی ہے، پ ۱۱ ع ۱۔ جُرُزًا ۱۵ ع ۱۳

جُرُفٍ۔ کھائیاں، اصل میں نالہ یا نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی کے بہاؤ نے کاٹ کر رکھدیا ہو اور وہ گرنے کے قریب ہو جُرْفَۃٌ کہلاتا ہے جُرُفٌ اس کی جمع ہے، پ ۱۱

جَرَائِمَ کے لئے ملاحظہ ہو لَا جَرَمَ، ۱۳ ع ۲ پ ۱۴ ع ۱۱ پ ۱۴ ع ۲۰ پ ۱۴ ع ۱۳

جُرُوْحَ۔ زخم، جُرْحٌ کی جمع ہے، جس کے معنی زخم کے ہیں، پ ۶ ع ۱۱

جَرَيْنَ۔ وہ چلیں، وہ جاری ہوئیں، جَرْیٌ سے، جس کے معنی رواں ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مؤنث غائب، پ ۱۸ ع ۸

فصل الزاء المعجمة

جُزْءٌ۔ حصہ، اَجْزَاءٌ جمع، پ ۱۳ ع ۳

جُزْءًا پ ۳ ع ۱۵

جَزَآءٌ۔ جزا دینا، بدلہ دینا، سزا دینا، وہ معاوضہ یا بدلہ جو مقابلہ سے مستغنی کر دے خیر کے بدلے میں خیر اور شر کے بدلہ میں شر جزاء کہلاتا ہے، مصدر ہے پ ۱ ع ۲۸ پ ۲ ع ۷ پ ۲ ع ۱۱ پ ۳ ع ۱۲ پ ۴ ع ۱۲ پ ۴ ع ۱۶ پ ۴ ع ۱۱ پ ۴ ع ۱۳ پ ۵ ع ۱۳ پ ۵ ع ۱۴ پ ۵ ع ۲۵

جَزَآءً۔ پ ۶ ع ۱۴ پ ۷ ع ۱۱ پ ۷ ع ۱۲ پ ۸ ع ۱۲ پ ۸ ع ۱۵ پ ۱۰ ع ۲۶ پ ۱۰ ع ۲۸ پ ۱۱ ع ۱۳ پ ۱۲ ع ۱۱

جَزَآؤُكُمْ۔ تمہاری جزا، تمہاری سزا، تمہارا بدلہ، جَزَآءٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر

Marfat.com

مضاف الیہ، ۱۵ ۱۱

جَزَآؤُہٗ۔ اس کی جزار، اس کی سزا، اس کا بدلہ، جَزَآءُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۵ ۱۳

جَزَآؤُھُمْ، ان کی سزا، ان کی جزار، ان کا بدلہ، جَزَآءُ مضاف، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۴ ۵ ۱۵ ۲۲

جَزَاھُمْ، ان کو بدلہ دیا، ان کو جزا دی، (ضَرَبَ) جَزْیٌ جَزَاءٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، واضح رہے کہ قرآن مجید میں جَزٰی ہی کا استعمال ہوا ہے جَازٰی کا نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مُجَازَاۃٌ کے معنی مکافات کے ہیں اور اس میں دونوں طرف کے مقابلہ ہوتا ہے، مکافات کے معنی ہیں برابر کا بدلہ کرنے کے یعنی ہر نعمت کے مقابلہ میں ویسی ہی نعمت دینا اور اللہ کی نعمتیں ایسی نہیں ہوتیں کہ جن کے مقابلہ میں کوئی چیز آسکے اس لئے ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کے لئے مکافات کا لفظ کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے، ۱۹

جَزِعْنَا ہم نے بیقراری کی، ہم نے اضطراب کیا، (سَمِعَ) جَزْعٌ سے جس کے معنی بے صبری کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع متکلم، ۱۳ ۱۵

جَزُوْعًا گھبرا جانے والا، اضطراب کرنے والا جَزْعٌ سے بروزن فَعُوْلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ، ۱۹ ۳۹۔

جِزْیَۃٌ، وہ رقم جو ذمیوں سے لی جاتی ہے، جزیہ کے معنی لغت میں جزار کے ہیں، یہ کافر کے قتل کا بدلہ ہے کہ اگر جزیہ نہ دینا تو قتل کیا جاتا اس کی جمع جُزًی ہے جیسے لِحْیَۃٌ کی لُحًی "جزیہ" کی دو قسمیں ہیں، جزیہ صلحی اور جزیہ قہری جو جزیہ بطور صلح متعین ہوا ہو وہ جزیہ صلحی ہے اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہوتی، باہمی رضامندی سے جو طے ہو جائے وہی لیا جاتا ہے اور اس میں کمی بیشی یا تبدیلی روا نہیں ہے کیونکہ اس کو بدل ڈالنا عہد شکنی ہے، اور جو جزیہ کہ کافروں کے مغلوب ہو جانے کے بعد اور ان کو ان کی املاک پر قائم رکھنے کے بعد لیا جائے وہ جزیہ قہری ہے، یہ جزیہ ہر کھانے والے محتاج سے جو زر و سیم کے کمانے پر قادر ہو ہر ماہ میں ایک درم یعنی تخمیناً پانچ آنے (۵ر) مہینہ، اور متوسط الحال سے جو نہ

Marfat.com

فقیر ہو نہ غنی ہو ہر ماہ میں دو درم یعنی دس آنے مہینہ اور غنی کثیر المال سے ہر ماہ میں چار درم یعنی سوا روپیہ مہینہ لیا جائیگا، امام ابوالحسن کرخیؒ نے تصریح کی ہے کہ جو ذی دس ہزار درم یا زیادہ کا مالک ہو وہ غنی ہے اور جو دو سو درم یا زیادہ کا مالک ہو وہ متوسط الحال ہے اور جو دو سو درم سے کمتر کا مالک ہو، یا کسی چیز کا مالک نہ ہو وہ فقیر اور محتاج ہے اور امام ابو جعفر طحاویؒ نے عرف کو معتبر رکھا ہے یعنی جس کو اہل شہر غنی یا متوسط یا فقیر کہتے ہوں وہی معتبر ہے نابالغ بچہ، عورت غلام، مدبر، مکاتب، ام ولد کے لڑکے اپاہج اندھے اور اس فقیر پر جو کماتا نہ ہو جزیہ نہیں ہے۔[1] ب ت

جَزَيْنٰهُمْ۔ میں نے ان کو بدلہ دیا، میں نے ان کو جزا دی، جَزَيْتُ جَزَاءً سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ۱۲ ب

جَزَيْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو بدلا دیا، ہم نے ان کو سزا دی، جَزَيْنَا جَزَاءً سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۲ ب

فصل السین المهملة

جَسَدًا۔ دھڑ، بدن، جسد کے معنی جسم ہی کے ہیں مگر یہ اس سے اخص ہے کیونکہ جسد وہ ہے جس میں رنگ ہو اور جسم کا استعمال اس کے لئے بھی ہوتا ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو جیسے پانی اور ہوا، اَجْسَادٌ جمع ۱۲ ب

جِسْمِيم، جسم، بدن، جس میں لمبائی چوڑائی اور گہرائی پائی جائے وہ جسم کہلاتا ہے

اَجْسَامٌ جمع، ۱۲ ب

فصل العین المهملة

جَعَلَ۔ اس نے کیا، اس نے بنایا، اس نے ٹھیرایا، جَعْلٌ سے جس کے معنی کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، امام راغب لکھتے ہیں۔

"جَعَلَ" ایسا لفظ ہے جو تمام افعال کے لئے عام ہے، یہ فَعَلَ، صَنَعَ اور اس قسم کے تمام افعال سے اعم ہے، اس کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔

[1] ملاحظہ ہو در مختار کتاب الجہاد فصل فی الجزیہ

Marfat.com

(۱) صار اور طفق (ہو گیا، لگا) کی جگہ استعمال ہوتا ہے اس وقت متعدی نہیں ہوتا، جیسے جعل زید یقول کذا (زید یہ کہنے لگا) شاعر کہتا ہے۔

وقد جعلت قلوص بنی سہیل
من الاکوار مرتعہا قریب

(بنی سہیل کی اونٹنی ایسی ہو گئی کہ گلوں سے اس کی چراگاہ قریب ہے)۔

(۲) اوجد (اس نے ایجاد کیا، اس نے پیدا کیا) کی بجائے آتا ہے، اس صورت میں اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (اور اس نے پیدا کیا اندھیرا اور اجالا) اور جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ (اور اس نے بنا دیئے تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل)

(۳) ایک شے کو دوسری شے سے پیدا کرنے اور بنانے کے لئے جیسے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (اور اللہ نے بنا دیں تمہارے لئے تمہاری قسم سے عورتیں) اور وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا (اور بنا دیں تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں) اور وَجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا (اور رکھ دیں تمہارے واسطے اس میں راہیں)۔

(۴) کسی شے کو دوسرے حالت کی بجائے ایک حالت پر کر دینے کے لئے جیسے جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (اس نے کیا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا) اور وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا (اور اللہ نے کیا تمہارے واسطے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سایے) اور وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا (اور کیا چاند کو ان میں روشن) اور اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (بیشک ہم نے کیا ہے اس کو عربی قرآن)۔

(۵) کسی چیز کے متعلق کسی بات کا تجویز کرنا خواہ وہ حق ہو یا باطل، حق کی مثال جیسے اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (ہم اس کو تیری طرف پھیر لانے والے اور اس کو پیغمبروں میں سے کرنے والے ہیں) اور باطل کی مثال جیسے وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا (اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشی میں اللہ کا ایک حصہ ٹھہرایا) اور وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ (اور مقرر کرتے ہیں اللہ کے واسطے بیٹیاں) اور اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ (انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا)۔

Marfat.com

کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

جَعَلْنَا۔ ہم نے کیا، ہم نے کر دیا، ہم نے ٹھیرایا، ہم نے مقرر کیا، جَعَلٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم،

جُعِلَ۔ مقرر کیا گیا، ٹھیرایا گیا، لازم کیا گیا، جَعَلٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ، واحد مذکر غائب،

جَعَلَا۔ ان دونوں نے ٹھیرایا، ان دونوں نے مقرر کیا، جَعَلٌ سے، ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب،

جَعَلْتُ۔ میں نے کیا، میں نے بنایا، میں نے پیدا کیا، جَعَلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم

جَعَلْتُمْ۔ تم نے کیا، تم نے ٹھیرایا۔ تم نے بنایا، جَعَلٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر

جَعَلَتْهُ۔ اس نے اس کو کر دیا، اس نے اس کو بنا دیا، جَعَلَتْ جَعَلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب کا ضمیر واحد مذکر غائب

جَعَلَكُمْ۔ اس نے تم کو کیا، اس نے تم کو بنایا، جَعَلَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

جَعَلْنٰكَ ہم نے تجھ کو کیا، ہم نے تجھ کو رکھا اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر

جَعَلْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو کیا، ہم نے تم کو بنایا، اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر

جَعَلْنٰهُ۔ ہم نے اس کو کیا، ہم نے اس کو بنایا ہم نے اس کو مقرر کیا، ہم نے اس کو کر ڈالا، ہم نے اس کو رکھا، اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، واضح رہے کہ فرق مبتدعہ، جہمیہ، معتزلہ، امامیہ اور بعض زندیہ اور بعض خوارج نے جو خلق قرآن کے قائل ہیں آیت شریفہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا (ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا) کو اپنے دعوٰی کی دستاویز سمجھ رکھا ہے، جس کو ہمیشہ برہانِ جلی کے طور پر

اپنے مدعا کے اثبات میں پیش کیا جاتا رہا ہے
چنانچہ ربیع الاول ۲۱۸ھ میں جب خلیفہ
مامون الرشید عباسی نے اپنے عقیدہ خلق قرآن
کی حمایت میں حکومت کی طاقت سے کام
لینا چاہا اور گورنر بغداد، اسحٰق بن ابراہیم خزاعی کو
ایک مبسوط خط کے ذریعہ حکم دیا کہ وہ تمام علمائے
وقت کو جمع کر کے خلق قرآن کے مسئلہ میں
ان کے خیالات دریافت کرے اور جو لوگ
اس کے منکر ہوں انھیں سخت سے سخت
سزا دی جائے، تو اسی آیت سے استدلال کرتے
ہوئے لکھتا ہے۔

وقد قال اللہ تعالیٰ — اور خداوند عالم اپنی کتاب
فی محکم کتابہ الذی — محکم میں جس کو اس نے سینوں
جعلہ لما فی الصدور — کی بیماریوں کے لئے شفا اور
شفاء وللمؤمنین — اہل ایمان کے لئے رحمت و
رحمۃ وھدی — ہدایت قرار دیا ہے، ارشاد
اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا — فرماتا ہے ہم نے کیا ہے اس کو
فکل ما جعلہ اللہ — عربی قرآن پس ہر وہ چیز جو
فقد خلقہ وقال — خدا کی کی ہوئی ہے اس کو مخلوق
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ — ہے چنانچہ فرمایا ہے محمد ہے اس

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ — اللہ کے لئے جس نے خلق
وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ — کیا زمین اور آسمان اور بنایا
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ[1] — تاریکی اور روشنی کو"
بشر مریسی نے عبد العزیز بن یحییٰ کنی سے مناظرہ
میں اسی آیت کو پڑھ کر کہا تھا کہ "یہ قرآن
کے مخلوق ہونے میں نص ہے" ہمیں قادیانیوں
پر ہی تعجب ہوتا تھا کہ وہ جب اپنے مدعا پر
کسی آیت کو دلیل گردانتے ہیں تو ان کی عربی دانی
پر بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے۔ مگر ان واقعی
عربی دانوں سے بھی جب اس قسم کی حرکت
سرزد ہو تو پھر غیروں کا کیا شکوہ "بے خلک
جَعَلَ کا استعمال پیدا کرنے کے لئے بھی ہوتا
ہے لیکن کتنا پوچ ہے یہ دعویٰ کہ کل ما جعلہ
اللہ فقد خلقہ یعنی جہاں جعل اللہ ہو پیدا
کرنے ہی کے معنی ہیں" ہم پوچھتے ہیں فَجَعَلَھُمْ
کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس
کھایا ہوا یہاں کس کا خلق مراد ہے اور وَقَوْمَ
نُوْحٍ لَمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰھُمْ وَ
جَعَلْنٰھُمْ لِلنَّاسِ اٰیَۃً (اور نوح کی قوم نے
جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کیا

[1] تاریخ الامم والملوک ابن جریر طبری ج ۱۰ ص ۲۸۴ طبع مصر ۵۲ء

Marfat.com

اور لوگوں کے حق میں نشانی کر دیا) اب یہاں غرق کرنے کے بعد پھر ان کو پیدا کیا گیا تھا حقیقت یہ ہے کہ جس طرح "توفی" کے معنی سمجھنے میں منکرینِ حیاتِ مسیح نے غوطے کھائے ہیں اسی طرح ان بدعت پرستوں کو جَعَلَ کے معنی سمجھنے میں دھوکہ ہوا ہے، جس کا اصلی سبب قرآن مجید کے محاورات اور عرب کے استعمالات پر غور نہ کرنا ہے، ہمارا دعویٰ ہے کہ ایک جگہ بھی قرآن یا غیر قرآن میں جعل بمعنی خَلَقَ نہیں ہے وہ ایک عام مفہوم ہے بمعنی کرنے کے جو بحیثیت مصداق کبھی تصییر یعنی کر دینے کبھی ایجاب یعنی لازم کرنے کبھی حکم لگانے کبھی کہنے اور موسوم کرنے اور کبھی پیدا کرنے وغیرہ پر منطبق ہوتا ہے، چنانچہ امام راغب کی تصریحات سابق میں منقول ہو چکی ہیں۔ آیتِ مذکورہ میں بھی جَعَلَ کا استعمال بمعنی تصییر ہی ہے، ذرا سے غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر صرف جَعَلَنٰہُ ہوتا تو بیشک پیدا کرنے کے معنی بن سکتے تھے لیکن ایسا نہیں بلکہ جَعَلَنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا ارشاد ہے جس کے معنی اس کے عربی قرآن کر دینے کے ہیں نہ کہ

پیدا کرنے کے، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنے ایک فتویٰ[1] میں جو مسئلہ کلام باری کے متعلق ہے تحریر فرماتے ہیں

قولہ جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا	ارشادِ الٰہی ہے جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا
لم یقل جعلہ فقط حتی	عَرَبِیًّا صرف جَعَلْنٰہُ
یظن انہ بمعنی خلقہ	نہیں فرمایا کہ گمان ہوتا بمعنی
ولکن قال جَعَلْنٰہُ	خلقناہ ہے بلکہ جَعَلْنٰہُ
قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا ای صیرناہ	قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا فرمایا یعنی
عربیا لانہ قد کان	ہم نے اس کو عربی قرآن رکھا
قادرا علی ان ینزلہ	کیونکہ اللہ کو اس پر قدرت تھی
عجمیا وینزلہ عربیا	کہ وہ اس کو عجمی زبان فرماتا
فلما انزلہ عربیا کان	عربی نازل کرتا پس جب اس کو
قد جعلہ عربیا اھ	عربی نازل کیا تو اس کو عربی
عجمی (ص ۳۳)	رکھا عجمی نہیں

ب ۱۵ ع ۱۰ ب ۱۳ ع ۱۲ ب ۱۷ ع ۱۲ ب ۲۵ ع ۱۲ ع ۱۵ ب ۲۷ ع ۱۱ ب ۲۹ ع ۱۱

جَعَلْنٰھُمْ ہم نے اس کو بنایا، ہم نے ان کو کر دیا ہم نے ان کو کیا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے،

ب ۱۱ ع ۱۳ ب ۱۷ ع ۱۲ ب ۱۸ ع ۱۳ ب ۲۰ ع ۲ ب ۲۵ ع ۱۱

جَعَلْنٰھُنَّ۔ ہم نے ان کو کیا، ہم نے ان کو بنایا اس میں ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے، ب ۲۷ ع ۱۴

[1] فتویٰ لاہور میں ۱۲۹۶ھ میں چھپا ہے۔

Marfat.com

جَعَلَنِیْ. اس نے مجھ کو کیا، اس نے مجھ کو بنایا، اس نے مجھ کو ٹھیرایا، اس میں نون وقایہ ی ضمیر واحد متکلم ہے، ۱۶ ب ۱۳

جَعَلُوْا. انھوں نے کیا، انھوں نے کرلیا، انھوں نے ٹھیرایا، انھوں نے مقرر کیا جَعْلٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، امام بیہقی مقاتل سے روایت کرتے ہیں کہ جَعَلُوْا کی تفسیر دو طرح پر ہے۔

(۱) جَعَلُوْا لِلّٰہِ یعنی وصفوا للہ یعنی انھوں نے اللہ کے لئے بنایا، انھوں نے اللہ کے لئے بیان کیا، چنانچہ سورۂ انعام میں اللہ فرماتا ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ (اور انھوں نے اللہ کے لئے شریک بنائے) اور سورہ زخرف میں ارشاد ہے۔ وَجَعَلُوْا لَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ جُزْءًا (اور انھوں نے حق تعالیٰ کے لئے اس کے بندوں میں سے ایک جز یعنی اولاد بتائی) نیز وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیْنَ ھُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا (اور انھوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورت بنایا)

(۲) جَعَلُوْا یعنی قد فعلوا بالفعل یعنی انھوں نے اپنے عمل کے ذریعہ کر ڈالا، چنانچہ سورۂ انعام میں ارشادِ الٰہی ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا (اور انھوں نے اللہ کے لئے اس نے جو کھیتیاں اور مویشی پیدا کئے ان میں اس کا ایک حصہ لگایا) یعنی انھوں نے اپنے عمل سے اس کے لئے ایک حصہ لگایا۔ [1] ۸ ب ۱۸ ب ۵ ب ۱۳ ب ۱۱ و ۱۷ ب ۱۴ ب ۱۹ ب ۱۸ ب ۲۳ ب ۸ و ۷ ب ۲۵ ب ۲۹ ب ۹

جَعَلَہٗ. اس نے اس کو کیا۔ اس نے اس کو کرڈالا، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ب ۴ ب ۹ ب ۱۵ و ۷ ب ۱۶ ب ۳ ب ۲۹ ب ۴ ب ۱۳

جَعَلَھَا. اس نے اس کو کیا، اس نے اس کو کردیا، اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے ب ۱۳ ب ۵ ب ۲۵ ب ۹

جَعَلَھُمْ. اس نے ان کو کیا، اس نے ان کو کرڈالا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے ب ۱۷ ب ۲ ب ۲۵ ب ۳۰

فصل الفاء

جُفَآءً ناکارہ، ناچیز، وہ جھاگ اور کوڑا جو

[1] کتاب الاسماء والصفات ص ۱۴۳

Marfat.com

نالہ کے بیاؤ میں دونوں کناروں پر آکر جم جاتا ہے، ہانڈی کے اُبھان کے ساتھ اوپر آکر رہ جاتا ہے، اسم ہے، ۱۳ پ

جِفَانٍ، لگن، جَفْنَۃٌ کی جمع، جس کے معنی لگن کے ہیں، ۲۲ پ

فصل اللام

جَلَاءٌ۔ جلاوطنی، جلاوطن ہونا، اجڑنا، جَلَا یَجْلُوْ کا مصدر ہے، ۲۸ پ

جَلَابِیْبِہِنَّ۔ ان کی بڑی چادریں۔ جَلَابِیْبُ جِلْبَابٌ کی جمع، جس کے معنی بڑی چادر کے ہیں جو قمیص اور کرتے وغیرہ پر اوڑھی جاتی ہے، مضاف ہے، ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ۲۲ پ

جَلَالِ۔ بزرگی، عظمت، بلند مرتبہ ہونا، جَلَّ یَجِلُّ کا مصدر ہے، جَلَالَۃٌ کے معنی عظمتِ قدر یعنی بلند مرتبہ ہونے اور جَلَالٌ کے معنی عظمت قدر کی انتہا کے ہیں اور اسی لئے یہ اللہ کی مخصوص صفت ہے، چنانچہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اسی کو کہا جاتا ہے دوسرے کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا ۲۷ پ ۱۲ و ۱۳

جَلْدَۃٌ۔ درہ مارنا، کوڑے مارنا، کھال پر مارنا جَلَدَ یَجْلِدُ کا مصدر ہے، ۱۸ پ

جُلُوْد۔ کھالیں، چمڑے، جِلْدٌ کی جمع ہے جس کے معنی کھال کے ہیں، آیت شریفہ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (اللہ نے آاری بہتر بات، یکساں کتاب ہے، دوہرائی جانے والی، اس سے ان لوگوں کی کھال پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے چمڑے اور ان کے دل اللہ کی یاد پر نرم ہوجاتے ہیں) میں جُلُوْدُ سے مراد بدن اور قُلُوْب سے مراد نفوس اور جانیں ہیں، ۲۴ پ

جُلُوْدًا ۵ پ

جُلُوْدُکُمْ۔ تمہارے چمڑے، تمہاری کھالیں جُلُوْدُ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲۴ پ

جُلُوْدُهُمْ۔ ان کے چمڑے، ان کی کھالیں جُلُوْدُ مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۵ پ ۲۴

Marfat.com

جَلّٰهَا، اس کو روشن کیا، اس کو ظاہر کیا، جَلّٰی تَجْلِیَۃٌ سے جس کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب ۳۰/۹۱

فصل المیم

جَمًّا، جی بھر کر، بہت، مصدر ہے، ہر شے کی کثرت اور زیادتی کے لئے آتا ہے، ۳۰/۸۹

جَمَالٌ۔ رونق، جمال، آبرو، خوبی کا ہونا، مصدر ہے، حسنِ کثیر یعنی بہت خوبی کو جمال کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خوبی جو انسان کی ذات یا اس کے بدن یا اس کے فعل سے مخصوص ہو (۲) وہ خوبی جو اس سے دوسرے کو پہنچے۔ چنانچہ حدیث شریف میں جو وارد ہے ان اللہ جمیل یحب الجمال (بیشک اللہ خوبیوں والا ہے اور خوبی کو دوست رکھتا ہے) اس میں اسی بات کو بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سے ساری خوبیاں جاری ہوتی ہیں اس لئے جو خوبیوں سے متصف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے، ۱۶/۴

جِمٰلَتٌ، اونٹ، جِمَالَۃٌ کی جمع، اور جِمَالَۃٌ جَمَلٌ کی جمع ہے، جَمَلٌ اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کی کھونٹیاں نکل آئی ہوں، امام راغب کی رائے میں ممکن ہے کہ جَمَلٌ جُمَّالٌ ہی سے ماخوذ ہو، کیونکہ عرب اونٹوں کے ہونے کو اپنے لئے آبرو اور رونق سمجھتے تھے چنانچہ قرآن مجید نے بھی ان کے اس خیال کی طرف اشارہ فرمایا ہے، ارشاد ہے وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ (اور تم کو ان سے رونق ہے جب شام کو پھیر لاتے ہو اور جب چراتے ہو) ۱۶/۶ ۳۰/۷۱

جَمْعٌ۔ اکٹھا ہونا، جمع ہونا، اکٹھا کرنا، جمع کرنا، جماعت، فوج، جَمَعَ و یَجْمَعُ کا مصدر ہے، بمعنی جماعت اور فوج کے بھی آتا ہے، اس کی جمع جُمُوعٌ ہے، ۲۵/۲۳ ۳۴/۱۵

جَمْعًا ۱۶/۷۱ ۲۰/۱۱ ۳۰/۲۵

جَمَعَ۔ اس نے جمع کیا، اس نے فراہم کیا اس نے اکٹھا کیا، جَمْعٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۱۶/۱ ۲۹/۴ ۳۰/۲۹

جُمِعَ۔ وہ اکٹھا کیا گیا، وہ جمع کیا گیا، جَمْعٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۷۵/۹ ۷۵/۱۸

Marfat.com

جَمْعَیْنِ، دو گروہ، دو فوجیں، دو جماعتیں، جَمْعٌ کا تثنیہ، بحالتِ رفع ۴/۸ ۱/۱ ۱۹/۸

جُمُعَةِ جمعہ، چونکہ اس دن سب مسلمان نماز کے لئے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اس لئے مجمعہ کہلاتا ہے۔ ۲۵/۱۲

جَمْعُکُمْ۔ تمہارا جمع کرنا، تمہاری جمعیت جَمْعٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۹/۱۳

جَمَعْنٰکُمْ۔ ہم نے تم کو جمع کیا، جَمَعْنَا جَمْعٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، ۲۹/۲۱

جَمَعْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو جمع کیا، ہم نے ان کو اکٹھا کیا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۳/۱۱ ۱۶/۲

جَمَعُوْا۔ وہ جمع ہوئے، وہ اکٹھے ہوئے۔ جَمْعٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، ۴/۹

جَمْعَهٗ، اس کا جمع کرنا، اس کا اکٹھا کرنا جَمْعَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۹/۱۷

جَمَعَھُمْ۔ اس نے ان کو جمع کیا، اس نے ان کو اکٹھا کیا، جَمَعَ صیغہ ماضی، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، ۱/۹

جَمْعِھِمْ، ان کو اکٹھا کرنا، ان کو جمع کرنا، جَمْعِ مصدر مضاف، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۲۵/۴

جَمَلٌ۔ اونٹ، اس کا استعمال زیادہ تر مذکر کے لئے ہوتا ہے (ملاحظہ ہو جِمٰلَتٌ) ۳/۱۲

جُمْلَةً۔ اکٹھا، سارا، جُمْلٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی اکٹھا ہونے کے ہیں، ۱۹/۱

جَمِیْعٌ سب، سارے، جَمْعٌ سے، بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مَجْمُوْعٌ ہے ۱۹/۸ ۲۳/۱۰ ۲۷/۱

جَمِیْعًا ۱/۳۳ ۲/۴ ۴/۳ ۵/۱۵۴ ۶/۳۷ ۷/۹ ۸/۱۱ ۹/۱۸ ۱۰/۱۱ ۱۱/۱۵۸ ۱۲/۴ ۱۳/۱۵۸ ۱۴/۱۹ ۱۵/۱۳ ۱۶/۱۰ ۱۷/۱۴ ۱۸/۲ ۲۲/۲ ۲۵/۱۸ ۲۸/۱۱ ۲۹/۴

جَمِیْلٌ، بہتر، خوبتر، جَمَالٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ۱۲/۳ ۱۳/۴

جَمِیْلًا ۲۰/۲ ۲۲/۳ ۲۹/۱۳۷

فصل النون

جَنَّ۔ اس نے ڈھانپ لیا اس نے چھپا لیا، (نَصَرَ) جَنَّ سے جس کے معنی کسی چیز کے

Marfat.com

حواس سے چھپ جانے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، پ۱۵

جِنّ جن، اور مخلوقات کی طرح یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مستقل مخلوق ہیں، ان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے، لیکن ان کی تخلیق کی تفصیلی کیفیت سے ہم کو آگاہی نہیں ہے، ہماری طرح یہ بھی احکامِ شرعیہ کے مکلف ہیں ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی ہے اور نیک و بد بھی ہیں، جَنٌّ سے مشتق ہے چونکہ یہ عام طور پر نظروں سے غائب رہتے ہیں، اس لئے ان کا نام "جن" ہوا۔ امام راغب فرماتے ہیں۔

"لفظ "جن" کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے، ایک بمقابلہ انسان ان تمام روحانیوں کے لئے جو حواس سے پوشیدہ ہیں" اس صورت میں فرشتہ اور شیاطین بھی اس میں آجاتے ہیں پس ہر فرشتہ جن ہے لیکن ہر جن فرشتہ نہیں، اور اسی اعتبار سے ابو صالح نے کہا ہے کہ سب فرشتے جن ہیں اور بعض کا قول ہے کہ نہیں بلکہ جن روحانیوں کی ایک قسم ہیں کیونکہ روحانیوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اخیار، یعنی نیک ہی نیک، یہ فرشتے ہیں،
(۲) اشرار، یعنی سرتاسر بد، یہ شیاطین ہیں،
(۳) اوسط، یعنی درمیانی، ان میں نیک بھی ہیں اور شریر بھی یہ "جن" ہیں، چنانچہ ارشاد الٰہی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ سے لیکر وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقَاسِطُوْنَ (یعنی ہم میں حکمبردار بھی ہیں اور بے انصاف بھی) اس بات کو بتلا رہا ہے[1]

تمام ارباب مذاہب کے نزدیک جو کسی آسمانی مذہب کے قائل ہیں "جن" کا وجود مسلم ہے، لیکن بعض دانش فروشوں نے ان کے ماننے سے انکار کر دیا ہے، حالانکہ عقلاً کوئی وجہ انکار نہیں، سوائے اس کے کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں اور ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ لیکن کسی چیز کا ہم کو نظر نہ آنا یا اس کی کیفیت کا ہمیں معلوم نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل کب ہے، قرآن مجید و احادیث متواترہ کے نصوص جب صراحت کے ساتھ "جن" کے وجود کو ثابت کر رہے ہیں اور بہت سی حدیثوں میں رویتِ جن کا ذکر بھی ہے تو پھر کسی مسلمان کا ان کو ماننے سے انکار کرنا

[1] مفردات امام راغب۔

Marfat.com

کیا معنی، خصوصاً جبکہ ہر زمانے میں بکثرت ایسے سچے لوگ بھی موجود ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جن کو مختلف صورتوں میں دیکھا ہے، ایسی صورت میں ان کے وجود سے وہی شخص انکار کرے گا جو بدیہیات کو جھٹلائے اور دیدہ و دانستہ ہٹ دھرمی پر اتر آئے۔

ابن حبان اور حاکم نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں وہ ہوا میں اڑتی ہے، دوسری سانپ اور بچھوؤں کی ہے، تیسری قسم (ایک مقام پر کچھ عرصہ) ٹھہرتی اور چل دیتی ہے۔[1]

حافظ الحدیث قاضی بدرالدین شبلی حنفیؒ المتوفی ۷۶۹ھ کی کتاب احکام المرجان نے احکام الجان جنوں کے حالات میں ایک مستقل تصنیف ہے جو چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ جن کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے اس کا مطالعہ کافی ہے، قادیانیوں نے قرآن میں جہاں جہاں "جن" کا ذکر ہے اس سے انسان ہی مراد لئے ہیں جن کی وجہ سے ان کو جگہ جگہ ایسی تاویلیں کرنی پڑیں کہ ان کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے اتنا نہیں سمجھتے کہ قرآن میں ان کی تخلیق شعلۂ آتش سے بیان کی گئی ہے تو کیا انسان بھی آگ سے پیدا ہوئے ہیں حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق صاف تصریح موجود ہے خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ (اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا) پھر یہ آگ سے پیدا شدہ انسان کون سے آدم کی نسل سے ہیں، پ ۱۸

پ ۸ پ ۹ پ ۱۵ پ ۱۹ پ ۲۱ پ ۲۳
ع ۱ ع ۳ ع ۱۱ ع ۱ ع ۱۹ ع ۱۷ ع ۸ ع ۱۱ ع ۱۶ ع ۱۸

پ ۲۶ پ ۲۷ پ ۲۹
ع ۲ ع ۳ ع ۲ ع ۱۲ ع ۱۱

جَنًا میوہ، جو عمدہ چیز پھل یا سونا، یا شہد وغیرہ کی جنس سے حاصل کی جائے، وہ جَنًا کہلاتی ہے یہاں میوہ مراد ہے، اَجْنَاءٌ اور اَجْنٍ جمع ہے، پ ۱۳

جَنّٰتٍ، جنتیں، بہشتیں، باغات، جَنَّةٌ کی جمع، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جَنّٰتٍ بلفظ جمع اللہ تعالیٰ نے اس لئے ارشاد فرمایا ہے کہ جنتیں سات ہیں (۱) جنۃ الفردوس (۲) عدن (۳) جنۃ النعیم (۴) دارالخلد (۵) جنۃ المادی (۶) دارالسلام

[1] فتح الباری ج ۶ ص ۲۴۶۔

Marfat.com

(۷) علیین۔ ۸۱ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷
۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸
۲۱ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵
۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲
۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶

جُنَاحٌ۔ گناہ، جُنُوحٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں، اس لئے وہ گناہ جو انسان کو حق سے مائل کردے اور دوسری طرف جھکادے، جُناح سے موسوم ہوا اور پھر ہر گناہ کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا، ۲ ۱ ۳ ۲ ۱۵

۵ ۴ ۱۸ ۱۷ ۲۳ ۲۸

جَنَاحٌ۔ بازو، اَجْنِحَۃٌ جمع، جناح" پرندہ کا پر، کسی شے کی جانب اور پہلو اور بازو اور ہاتھ، تینوں معنی کے لئے آتا ہے پہلے معنی کی مثال وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ (اور نہ پرندہ کہ اڑتا ہے اپنے دو پروں سے) دوسرے کی مثال وَاضْمُمْ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ (اور ملالے اپنا ہاتھ اپنے پہلو سے) اور تیسرے کی مثال وَاضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ (اور ملا اپنی طرف اپنا ہاتھ) ہے، اور قرآن مجید میں جو وَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ (اور ان دونوں کے لئے ذلت کا بازو مہربانی سے بچھادے) وارد ہے یہ استعارہ ہے، کیونکہ ذلت کی دو قسمیں ہیں ایک ذلت انسان کو گراتی ہے اور دوسری بڑھاتی ہے اور یہاں چونکہ دوسری قسم کی ذلت مقصود ہے، جس سے اس کا مرتبہ بجائے گھٹنے کے بڑھتا ہے اس لئے جناح کا لفظ بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے یعنی ان کے سامنے ذلت اختیار کر کے رحم و کرم کا وہ برتاؤ پیش کر کہ جو تجھ کو اڑا کر اللہ کی رحمت کے بلند مقام پر پہنچادے، ۱۵ ۳

جَنَاحِکَ۔ تیرا بازو، تیرا ہاتھ، تیرا پہلو، جَنَاحٌ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ مضاف الیہ، ۱۴ ۱۶ ۱۵ ۲۰ ۷

جَنَاحَیْہِ۔ اس کے دونوں بازو، جَنَاحَیْ جَنَاحٌ کا تثنیہ ہے، اضافت کے سبب نون تثنیہ حذف ہوگیا ہے، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۶

۱ مفرداتِ راغب

Marfat.com

جَنْبِ۔ طرف، پہلو، "الصاحب بالجنبِ" سے پہلو کا رفیق یعنی قریبی دوست مراد ہے ارشادِ الٰہی اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ (ایسا نہ ہو کہ کوئی نفس کہنے لگے اے افسوس اس پر کہ میں نے کمی کی اللہ کی طرف سے) یہاں جَنْبِ سے مراد اللہ کا حکم اور اس کی وہ حد ہے جو اس نے ہمارے لئے مقرر فرمائی ہے (ملاحظہ ہو جَانِبَ) [illegible]

جُنُبٌ۔ دور، اجنبی، جنبی، جَنْبٌ سے فعل کا استعمال معنی کے لئے ہوتا ہے ایک اپنے پہلو پر چل دینا یعنی دور کرنا دور ہونا۔ دوسرے اپنے پہلو پر جھکنا یعنی مائل اور مشتاق ہونا، یہاں جُنُبٌ اول معنی کے اعتبار سے بمعنی مخاطب ہے یعنی دور، ایک طرف مذکر مؤنث، مفرد جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، جنبی جسے جنابت لاحق ہو، یعنی جس پر غسل واجب ہو جنبی کو "جُنُبٌ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے نماز اور مسجد سے دور رہتا ہے۔ [illegible]

جُنُبًا [illegible]

جَنْبِہٖ۔ اس کا پہلو، جَنْبِ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (ملاحظہ ہو جَانِب) [illegible]

جُنَّۃٌ۔ سپر، ڈھال، آڑ، پردہ، جُنَنٌ جمع جَنٌّ سے مشتق ہے، چونکہ ڈھال سے بدن کو چھپایا جاتا ہے، اس لئے اس کو جُنَّۃٌ کہتے ہیں۔ [illegible]

جَنَّۃٌ۔ بہشت، جنت، باغ، جَنٌّ سے مشتق ہے، درختوں والا ہرا بھرا باغ جس کے درخت زمین کو چھپا لیں جنت کہلاتا ہے، جنت کو جنت یا تو دنیوی باغات سے تشبیہ دیکر کہا گیا اگرچہ دونوں میں بون بعید ہے یا اس لئے کہ جنت کی نعمتیں ہماری آنکھوں سے مستور ہیں، ارشاد ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ (پس کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے واسطے چھپائی گئی ہے) [illegible]

Marfat.com

جِنَّةٌ۔ جنون، سودا، دیوانگی، جَنٌّ سے مشتق ہے، چونکہ دیوانگی عقل کو چھپا دیتی ہے اس لئے اسے جِنَّةٌ کہتے ہیں، ۹/۱۳ ۱۸/۲ ۳۳/۱۱۳۷

جِنَّةٍ۔ جنوں کی جماعت، جِنِّیٌّ کی جمع، ۱۲/۱۳ ۱۵/۱۲ ۱۳/۴ ۳۰/۳۴

جَنَّتَانِ۔ دو جنتیں، دو بہشتیں، دو باغ، جَنَّةٌ کا تثنیہ بحالت رفع، ۳۲/۱۸ ۲۷/۱۳

جَنَّتَكَ، تیرا باغ، جَنَّةٌ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، ۱۵/۱۷

جَنَّتَهُ، اس کا باغ، جَنَّةٌ مضاف، هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۵/۱۸

جَنَّتِي، میری جنت، میری بہشت، جَنَّةٌ مضاف۔ ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ ۳۰/۱۴

جَنَّتَيْنِ۔ دو جنتیں، دو بہشتیں، دو باغ، جَنَّةٌ کا تثنیہ بحالت نصب و جر، ۳۵/۸ ۳۲/۱۸ ۲۷/۱۳

جَنَّتَيْهِمْ۔ ان کے دو باغ، جَنَّتَيْ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ن تثنیہ اضافت کے سبب سے حذف ہو گیا ہے ۳۲/۱۸

جَنَحُوْا۔ وہ جھکے، جُنُوْحٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو جَنَحَ) ۶۱/۸

جُنْدٌ۔ لشکر، فوج، جُنُوْدٌ سے ماخوذ ہے، جَنَدٌ اس سخت زمین کو کہتے ہیں جس میں پتھروں کا ڈھیر ہو، پھر ہر گروہ اور جماعت کو جُنْدٌ کہنے لگے، ۲۳/۱۰ ۲۵/۱۴ ۲۹/۲ جُنْدًا ۱۶/۸

جُنْدَنَا، ہمارا لشکر، ہماری فوج، جُنْدَ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ۲۳/۹

جَنَفًا۔ ظلم، کجی، طرفداری، فیصلہ میں ایک طرف جھک پڑنا، مصدر ہے، ۲/۴

جُنُوْبِكُمْ۔ تمہارے پہلو، جُنُوْبٌ، جَنْبٌ کی جمع مضاف ہے، كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ (ملاحظہ ہو جَنْبٌ اور جَانِبٌ) ۵/۱۱

جُنُوْبُهَا، ان کے پہلو، جُنُوْبٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۷/۱۲

جُنُوْبُهُمْ ان کے پہلو، جُنُوْبٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۴۲/۱۱ ۱۰۱/۱۱ ۱۵/۱۶

جُنُوْدٌ۔ لشکر، فوجیں، جُنْدٌ کی جمع ۷/۱۲ ۱۱/۱۲ ۹/۱۴ ۱۹/۱۴ ۷/۱۸ ۲۱/۱۸ ۲۶/۹ ۲۵/۱۰ ۴۰/۱۰

جُنُوْدًا۔

جُنُوْدِهٖ۔ اس کے لشکر، اس کی فوجیں، جُنُوْدِ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۱۶/۱۳

Marfat.com

جُنُودَهُمَا۔ ان دونوں کے لشکر، ان دونوں کی فوجیں، جُنُودَ مضاف، هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ ۲۰

جَنِيًّا۔ تازہ چنا ہوا میوہ جَنْيٌ سے، بروزن فَعِيلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، ۱۶

فصل الواو

جَوّ۔ ہوا، جَوَاءٌ اور اَجْوَاءٌ جمع، ۱۴

جَوَابٌ، جواب، جَوْبٌ سے مشتق ہے جس کے معنی قطع کرنے کے ہیں چونکہ جواب بھی فضا کو قطع کر کے کہنے والے کے منہ سے سننے والے کے کانوں تک پہنچتا ہے، اس لئے جواب کہلاتا ہے، اَجْوِبَةٌ جمع لیکن جواب ابتدائی گفتگو کے لئے نہیں بلکہ بعد کے کلام کے ساتھ مخصوص ہے جو سوال کے مقابلہ میں واقع ہو۔ ۵ ۱۴ ۲۰ ۱۵

جَوَابٍ تالاب، حوض، جَابِيَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی بڑے حوض کے ہیں، ۱۳

جَوَارِ، کشتیاں، جہاز، جَارِيَةٌ کی جمع (ملاحظہ ہو جَارِيَة) ۳۲ ۲۷ ۳

جَوَارِح۔ شکاری جانور، زخمی کرنے والے جَارِحَةٌ کی جمع، جس کے معنی شکاری جانور کے ہیں خواہ پرندہ ہو یا درندہ جَرْحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی زخمی کرنے کے ہیں، "جوارح" کو جوارح اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زخمی کر دیتے ہیں، ۶

جُودِيّ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ملکِ شام میں ہے، مجاہد سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔[1] ۴

جُوعٌ، بھوک، ۲ ۱۱۲ ۱۲۶ ۲۰ ۲۱۳

جَوْفِهِ اس کے اندر، اس کا پیٹ، اندرونی حصہ جو خالی ہو جَوْفٌ کہلاتا ہے، مضاف ہے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۷

فصل الهاء

جِهَادٍ۔ جہاد، اللہ کی راہ میں لڑنا، صنعت کوشش، جَاهَدَ يُجَاهِدُ کا مصدر ہے، دشمن کے مقابلہ میں جو کچھ بن سکے کر گزرنے کا نام جہاد ہے۔ جہاد تین طرح کا ہوتا ہے، دشمنانِ دین سے، شیطان سے، اور نفس سے اور

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ۔

Marfat.com

تین چیزوں سے کیا جاتا ہے زبان سے ہاتھ سے اور دل سے، پ۱۰ ع۱۰ ص۲۸

جِهَادِهٖ۔ اس کی محنت، اس کا جہاد، جِهَادِ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۱۷

جِهَارًا۔ پکارنا، بلند آواز کرنا علی الاعلان، کھلم کھلا، برملا، جَاهَرَ یُجَاهِرُ کا مصدر ہے۔ پ۲۹ ع۹

جِهَازِهِمْ۔ ان کا سامان، ان کا اسباب، جس ساز و سامان کی تیاری کی جائے جَهَاز کہلاتا ہے، اَجْهِزَة جمع ہے مضاف ہے، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، پ۱۳ ع۲ ص۳

جَهَالَةٍ۔ نادانی۔ جَهِلَ یَجْهَلُ کا مصدر ہے۔ جہالت کی تین قسمیں ہیں (۱) علم سے خالی ہونا، یہ اصل معنی ہیں (۲) کسی شئے کے متعلق غلط اعتقاد رکھنا (۳) کسی فعل کے انجام دینے کا جو حق ہے اس طرح انجام نہ دینا خواہ اس فعل کے متعلق اعتقاد صحیح ہو یا غلط مثلاً دیدہ و دانستہ نماز کا چھوڑ دینا، آیت شریفہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ فرماتا ہے تم کو ذبح کرو ایک گائے، بولے کیا تو پکڑتا ہے ہم کو شئے میں، کہا پناہ اللہ کی اس سے کہ میں ہوں نادانوں میں) میں جو شئے کو جہالت قرار دیا گیا وہ اسی اعتبار سے ہے کہ شئے کے طور پر گائے کی قربانی کے لئے کہہ دینا ایک نازیبا فعل ہے جو جہالت میں داخل ہے، یہ بھی واضح رہے کہ جَاهِل کا لفظ ہمیشہ مذمت ہی کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی کبھی بغیر مذمت کے بھی اس کا ذکر ہوتا ہے جیسے يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (جاہل نہ مانگنے کے سبب سے ان کو دولتمند سمجھے) کہ سیاق بتلاتا ہے کہ یہاں جاہل کی مذمت مقصود نہیں ہے پ۴ ع۱۴ پ۷ ع۱۲ پ۱۴ ع۲۱ پ۲۶ ع۱۳

جَهْدَ۔ تاکید، پوری کوشش، طاقت، مشقت جَهَدَ یَجْهَدُ کا مصدر ہے، اس کے معنی پورے طور پر کوشش و مشقت کرنے کے ہیں، اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (یعنی انہوں نے پوری کوشش سے قسمیں کھائیں) پ۶ ع۱۹ پ۱۱ ع۱۳ پ۱۸ ع۱۲ پ۲۲ ع۱۷

جُهْدَهُمْ۔ ان کی محنت، ان کی مشقت، جُهْدَ مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۱۰ ع۱۹

Marfat.com

جَهَرَ۔ زور سے کہنا، ظاہر کرنا، اصل میں دیکھنے یا سننے میں کسی چیز کے مکمل کھلا ظاہر ہونے کا نام جہر ہے ب ۶ ع ۹ پ ۷ ع ۲۶ پ ۱۳ ع ۲۰

جَهْرًا۔ ب ۱۶ ع ۱۲

جَهَرَ۔ اس نے ظاہر کیا۔ اس نے زور سے کہا جَهَرَ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ب ۸ ع ۱۳

جَهْرُكُمْ۔ تمہارا ظاہر کرنا، تمہارا زور سے کہنا، تمہارا کھلا، جَهْرَ مضاف، كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، ب ۷

جَهْرَةً۔ آنکھ کا، روبرو، کھلم کھلا، جَهْرَ يَجْهَرُ کا مصدر ہے، ب ۱ ع ۶ ب ۱۱

جَهَّزَهُمْ۔ اس نے ان کے لئے تیار کر دیا جَهَّزَ تَجْهِيزٌ سے، جس کے معنی سامان تیار کر دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ب ۱۳ ع ۳ ۲

جَهَنَّمَ۔ جہنم۔ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اصل میں فارسی لفظ تھا۔ جہنام معرب کر دیا گیا ہے، ب ۲ ع ۸ ۱۱ ب ۵ ع ۵ ۶ ب ۹ ع ۱۱ ۱۲ ۱۳ ب ۱۰ ع ۱ ۳ ب ۱۳ ع ۸ ۱۰ ب ۱۵ ع ۲ ۳ ۹ ۱۰ ب ۱۶ ع ۳ ۹ ب ۱۹ ع ۱۰

جَهَنَّمُ۔ ب ۲۲ ع ۱۳ ب ۲۳ ع ۱۲ ب ۲۴ ع ۳ ۵ ۱۵ ۱۶ ب ۲۵ ع ۱۲ ب ۲۶ ع ۹ ۱۴ ۱۵ ب ۲۷ ع ۳ ب ۲۸ ع ۲ ۱۰ ب ۲۹ ع ۱۱ ۱۲

ب ۳۰ ع ۱۰ ۲۳

جَهُولًا۔ بڑا نادان، (اجاہل، جَهْلٌ اور جَهَالَةٌ سے بروزن فَعُولٌ مبالغہ کا صیغہ، ب ۲۲ ع ۴

فصل الیاء المثناۃ

جِيَادُ۔ خاصے، تیز رو، جَوَادٌ کی جمع جَوَادٌ اس تیز رو گھوڑے کو کہتے ہیں جو اپنی پوری دوڑ ختم کر ڈالے۔ ب ۲۳ ع ۱۲

جَيْبِكَ۔ تیرا گریبان، جَيْبٌ بمعنی گریبان مضاف ہے، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ب ۱۶ ع ۱۱ ب ۲۰

جِئْتَ۔ تو لایا، تو آیا، مَجِيءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو جَاءَ) ب ۱۰ ع ۹ ب ۱۵ ع ۱۲ ب ۱۶ ع ۱۱

جِئْتِ۔ تو لائی، تو آئی، مَجِيءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث حاضر، ب ۱۶ ع ۱۱

جِئْتُكَ۔ میں تیرے پاس لایا، میں تیرے پاس آیا جِئْتُ مَجِيءٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ب ۱۶ ع ۱۱ ۱۲ ب ۱۹ ع ۳ ۶

Marfat.com

جِئْتُكُمْ۔ میں تمہارے پاس لایا، میں تہارے پاس آیا، اس میں کہ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

۲ ۳ ۹ ۸ ۲۵

جِئْتُمْ۔ تم آئے، تم لائے، مَجِیْءٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۱ ۲ ۹

جِئْتُمُوْنَا۔ تم ہمارے پاس آپہنچے، اس میں واو اشباع کا نا ضمیر جمع متکلم ہے، ۴ ۱۵

جِئْتَنَا۔ تو ہمارے پاس آیا، تو ہمارے پاس لایا جِئْتَ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، نا ضمیر جمع متکلم ۵ ۹ ۱۲ ۵ ۱۲ ۱۷ ۲

جِئْتَهُمْ۔ تو ان کے پاس آیا، تو ان کے پاس لایا، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۵ ۹

جِیْدِهَا، اس کی گردن جِیْدٌ معنی گردن، جُیُوْدٌ اور اَجْیَادٌ جمع، جِیْدِ هَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ ۳ ۲۶

جُیُوْبِهِنَّ، ان کے گریبان، جُیُوْبٌ جَیْبٌ کی جمع مضاف ہے، هِنَّ ضمیر جمع مونث غائب مضاف الیہ ۱۴

جِیْئَ، وہ لایا گیا، مَجِیْءٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۲ ۳۰

جِئْنَا۔ ہم آئے، مَجِیْءٌ سے۔ ماضی کا صیغہ جمع متکلم

۵ ۹ ۳ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۲۵

جِئْنَاكَ۔ ہم تیرے پاس لائے ہیں، ہم تیرے پاس آئے ہیں، اس میں كَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے

۳ ۱۱ ۱۹

باب الحاء المهملة

فصل الالف

حَاجَّ۔ اس نے جھگڑا کیا، مُحَاجَّۃٌ سے جس کے معنی باہم حجت کرنے یعنی ہر ایک کے دوسرے کو اس کی دلیل اور راہ سے ہٹانے کی خواہش کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳/۲

حَاجِّ۔ حاجی، حج کرنے والے، اسم جمع ہے بمعنی حُجَّاجٌ کے، ۲۲/۶

حَاجَۃٌ، حاجت، ضرورت، خواہش، خطرہ، کام، غرض، حَوَائِجُ اور حَاجَاتٌ جمع۔ ۳/۲ ۱۳/۱۴ ۲۵/۴

حَاجَجْتُمْ۔ تم نے جھگڑا کیا، تم نے حجت کی مُحَاجَّۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۳/۱۵

حَاجِزًا۔ حجاب، پردہ، اوٹ، روک، آڑ، حَجْزٌ سے جس کے معنی دو چیزوں کو آڑ کے ذریعہ ملنے سے روک دینے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۲۰/۱

حَاجِزِیْنَ۔ باز رکھنے والے، روکنے والے حَاجِزٌ کی جمع بحالت نصب و جر، ۲۹/۶

حَاجَّكَ۔ اس نے تجھ سے جھگڑا کیا، حَاجَّ مُحَاجَّۃٌ سے، ماضی کا صیغہ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، ۳/۱۳

حَاجُّوْكَ۔ انھوں نے تجھ سے جھگڑا کیا، حَاجُّوْا مُحَاجَّۃٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب کی ضمیر واحد مذکر حاضر، ۳/۱۳

حَاجَّهٗ۔ اس نے جھگڑا کیا، حَاجَّ ماضی کا صیغہ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، ۲/۱۵

حَادَّ۔ وہ مخالف ہوا، اس نے مقابلہ کیا۔ مُحَادَّۃٌ سے جس کے معنی لڑنے اور مخالفت کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۵/۳

حٰذِرُوْنَ۔ ڈرنے والے، خطرہ رکھنے والے مسلح، ہتھیار لگانے والے، حَذَرٌ سے جس کے معنی کسی خوفناک بات سے بچنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، حَاذِرٌ کی جمع ہے

Marfat.com

حَاذِرُوْنَ کے معنی اصل میں خطرہ سے بچنے والے کے ہیں اور چونکہ ہتھیار خطرہ سے بچنے ہی کے لئے باندھتے ہیں اس لئے ہتھیار بند اور مسلح کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں، پ۱۹ ع۸

حَارَبَ۔ اس نے جنگ کی، وہ لڑا۔ مُحَارَبَۃٌ سے، جس کے معنی باہم جنگ کرنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ۱۱ ع۲

حَاسَبْنٰهَا۔ ہم نے اس سے حساب لیا، حَاسَبْنَا مُحَاسَبَۃٌ سے، جس کے معنی باہم حساب کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، جمع متکلم ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، پ۱۸ ع۲۵

حَاسِبِیْنَ۔ حساب لینے والے، حِسَابٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر حِسَابٌ کی جمع بحالتِ نصب و جر (ملاحظہ ہو حساب) پ۱۷ ع۴

حَاسِدٍ۔ حسد کرنے والا، ہونے والا، حَسَدٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر (ملاحظہ ہو تَحْسُدُوْنَنَا) پ۳۰ ع۳۸

حَاشَ۔ حاشا، پاک ہے، دور ہے۔ امام راغب فرماتے ہیں۔

"ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ حاش کا مطلب تنزیہ اور استثناء ہے، ابو علی فسوی کہتے ہیں کہ حاش اسم نہیں ہے کیونکہ حرف جر اس جیسے لفظ پر نہیں آتا اور نہ حرف ہے کیونکہ حرف جب تک مضاعف نہ ہو اس میں سے حذف نہیں ہوتا۔ حالانکہ حاش اور حاشیٰ دونوں طرح بولتے ہیں۔ پس بعض تو حاش کو اس کے باب کی اصل قرار دیکر لفظ حوش (یعنی وحشی) سے مشتق مانتے ہیں جس سے کہ حوشی الکلام (کلام وحشی) ہے۔ . . . اور بعض اس پر محمول کرتے ہیں کہ یہ حشی کا مقلوب ہے جس سے حاشیہ بنا ہے۔[1]

امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔

"ارشاد الٰہی حَاشَا لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ (پاک ہے اللہ کے لئے ہم نہیں جانتے اس پر کچھ برائی) اور حَاشَا لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (پاک ہے اللہ کے واسطے نہیں یہ شخص آدمی) میں حاشا اسم ہے فعل اور حرف نہیں ہے، دلیل یہ ہے کہ بعض کی قرارت حَاشَا لِلّٰهِ تنوین کے ساتھ ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرارت حَاشَا اللّٰهِ اضافت کے ساتھ ہے جیسے معاذ اللہ اور

[1] مفردات امام راغبؒ۔

Marfat.com

سبحان اللہ، نیز وہ قرأت سبعہ میں لام پر داخل ہوا ہے، حالانکہ جار جار پر داخل نہیں ہوتا اور قرأت سبعہ میں جو نون متروک ہے وہ اس سبب سے ہے کہ چونکہ وہ حاشا حرفیہ سے لفظوں میں مشابہ ہے اس لئے بنی ہے۔ اس کے بنی ہونے کی بنا پر ہی ایک جماعت کا خیال ہے کہ یہ اسم فعل ہے جس کے معنی ابتراء اور تبرأت کے ہیں یعنی میں بیزار ہوں لیکن اس خیال کو اس بنا پر رد کر دیا گیا کہ وہ بعض لغات میں معرب بھی استعمال ہوا ہے اور مبرد اور ابن جنی نے اس کو فعل سمجھا ہے اور آیت کے معنی کئے ہیں جانب یوسف للعصمۃ لاجل اللہ (یوسف اللہ کے لئے معصیت کی دور ہے) مگر حاش اللہ کے یہ معنی دوسری آیت میں نہیں بن سکتے۔ فارسی کا بیان ہے کہ حاشا فعل ہے حشا سے بنا ہے جس کے معنی ناحیہ یعنی طرف کے ہیں اس اعتبار سے اس کے معنی ہوئے صار فی ناحیۃ (وہ ایک طرف رہا) یعنی جو الزام ان کو لگایا گیا اس سے دور اور علیحدہ رہے اور نہ اس فعل کا ارتکاب کیا اور نہ اس سے ملوث ہوئے۔ قرآن مجید میں حاشا بہر حال استثنائیہ ہی ہے۔[1] پ ۱۲ و ۱۳ و ۱۷

حَاشِرِیْنَ۔ نقیب، اکٹھے کرنے والے، جمع کرنے والے، حشرٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، بحالت نصب و جر ملاحظہ ہو احشروا پ ۹ ع ۱۹ و ۸ و ۱۲

حَاصِبًا۔ باد سنگبار، پتھروں کا مینہ، ہوا کا پتھراؤ۔ سخت آندھی، نیز وہ پتھراؤ جو تند ہوا میں ہو حاصب کہلاتا ہے، حَصْبَاءُ کی مشتق ہے۔ حصباء کنکریوں کو کہتے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر پ ۱۵ ع ۱۲ پ ۲۷ ع ۹ پ ۲۹ ع ۲

حَاضِرًا۔ حاضر، سامنے، روبرو، حُضُوْرٌ سے جس کے معنی حاضر ہونے اور سامنے موجود ہونے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ، واحد مذکر پ ۱۵ ع ۱۸

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ۔ لب دریا، سمندر کے کنارے حَاضِرَةَ حُضُوْرٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث مضاف ہے اَلْبَحْرِ مضاف الیہ بحر قلزم مراد ہے، پ ۹ ع ۱۱

حَاضِرِیْ باشندے، رہنے والے، حَضَارَةٌ سے جس کے معنی شہر میں رہنے کے ہیں۔

[1] اتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۶۱ و ۱۶۲ طبع مصر [2] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ النار وانہا مخلوقۃ

Marfat.com

اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، اصل میں حَاضِرِیْنَ تھا، اضافت کے سبب نون جمع حذف ہوگیا۔ ۲ ع

حَافِرَۃ۔ پہلی حالت، اُلٹے پاؤں، زمین، حَفْرٌ سے جس کے معنی زمین کھودنے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث عرب میں "حافرہ" اُلٹے پاؤں لوٹنے اور پہلی حالت پر پلٹنے کے لئے ضرب المثل ہوگیا ہے انسان جس راستہ آیا اُلٹے پاؤں اسی راستہ پلٹا تو چلنے کے سبب قدموں کے نشانات سے جو زمین کھدی اسی نسبت سے "حافرہ" کہلائی، یا قابل کو فاعل سے تشبیہ دیکر "حافرہ" کہدیا، امام بغوی لکھتے ہیں۔

"اور بعض کا قول ہے کہ "حافرہ" کے معنی روئے زمین کے ہیں جس میں ان کی قبریں کھدتی ہیں، اس کا نام حافرہ بمعنی محفورہ ہے جیسے عیشۃ راضیۃ بمعنی مرضیہ کے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "حافرہ" یوں نام پڑا کہ وہ مستقر حوافر ہے یعنی سموں اور کھروں کے ٹکنے کی جگہ ہے"[1] ۳ ع

حَافِظٌ۔ نگہبان، محافظت کرنے والا حِفْظٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر "حفظ" کبھی تو اس ہیئت نفس کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے قائم رہتی ہے اور کبھی دل میں یاد رکھنے کو کہتے ہیں جس کی ضد نسیان ہے اور کبھی قوتِ حافظہ کے کام میں لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، نیز ہر قسم کی جستجو اور نگہبانی اور نگرانی کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور یہاں یہی اخیر معنی مراد ہیں ۳ ع ۱۱

حَافِظًا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ امام حلیمی نے اس کے معنی لکھے ہیں الصائن عبدہ عن اسباب الھلکۃ فی دینہ ودنیاہ (جو اپنے بندے کو دینی اور دنیوی معاملات میں ہلاکت کے اسباب سے بچائے) [2] ۳ ع ۱۳

حٰفِظٰتٍ۔ نگہبانی کرنے والیاں، حَافِظَۃٌ کی جمع، حِفْظٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، جمع مؤنث، ۵ ع ۱۲

حَافِظُوْا۔ تم خبردار رہو، تم محافظت کرو تم نگرانی رکھو۔ مُحَافَظَۃٌ سے جس کے معنی

[1] معالم التنزیل ج ۷، ص ۱۸۱ طبع مصر۔ [2] کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۲۰ طبع انوار احمدی الہ آباد

Marfat.com

کسی چیز کی نگہداشت اور نگرانی کرنے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۲/۱۵

حَافِظُوْنَ۔ نگرانی کرنے والے، نگاہ رکھنے والے، حفاظت کرنے والے، نگہبان حَافِظٌ کی جمع حِفْظٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر بحالت رفع ۱۲/۳ ۱۲/۱۲ ۱۳/۲ ۱۴/۱۲ ۱۸/۱ ۱۹/۱۵

حَافِظِيْنَ۔ نگہبانی کرنے والے، حفاظت کرنے والے۔ حَافِظٌ کی جمع بحالت نصب و جر ۱۳/۴ ۱۷/۱۶ ۲۲/۲ ۳۰/۸۹

حَافِّيْنَ۔ گرداگرد، گھیرنے والے، حَفٌّ کے جس کے معنی اردگرد سے گھیر لینے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۲۴/۵

حَاقَ۔ اس نے گھیر لیا، وہ الٹ پڑا، وہ نازل ہوا، (ضَرَبَ) حَيْقٌ سے، جس کے معنی گھیر لینے اور نازل ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، بعض کا خیال ہے کہ یہ اصل میں حَقَّ تھا جو بدل کر حَاقَ ہو گیا۔ جیسے زَلَّ اور زَالَ اور ذَمَّ اور ذَامَ، ۷/۱۷۱ ۱۱/۳۴ ۱۶/۳۴ ۲۱/۴۱ ۴۶/۲۶

حَاقَّةُ۔ حق ہونے والی، ثابت ہونے والی حَقٌّ سے، جس کے معنی حق اور ثابت ہونے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، یہاں روزِ قیامت مراد ہے، ۶۹/۱

حٰكِمِيْنَ۔ حکم کرنے والے، فیصلہ کرنے والے حُكْمٌ سے بمعنی فیصلہ کرنے کے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۷/۸۷ ۱۲/۱۱۰ ۱۲/۱۰۹ ۱۲/۴ ۱۳/۴ ۲۱/۷۸ ۳۸/۸۶

حَالَ۔ وہ حائل ہو گیا، وہ بیچ میں آپڑا (نَصَرَ) حَوْلٌ سے جس کے معنی کسی شے کے متغیر ہونے اور دوسرے سے جدا ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، اور چونکہ حائل ہونے اور بیچ میں آپڑنے میں دوسرے سے جدائی ضروری ہے، اس لئے اس معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، ۸/۲۴

حَامٍ۔ حامی، جوانے والا اونٹ، شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں فرماتے ہیں، "جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجھ کے اس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ "حامی" تھا" ۵/۱۰۳

حَامِدُوْنَ۔ تعریف کرنے والے، شکر کرنے والے، سراہنے والے۔ حَمْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، حَامِدٌ کی جمع (ملاحظہ ہو حَمْدٌ) ۱۱/۳

Marfat.com

حِملت۔ اٹھانے والیاں، حَامِلَۃٌ کی جمع حَمْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث (ملاحظہ ہو تَحْمِلُ اور حَمَلَ) ۲۶/۱۸

حَامِلِیْنَ اٹھانے والے، حَامِلٌ کی جمع، حَمْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ۲۰/۱۳

حَامِیَۃً دہکتی ہوئی، جلتی ہوئی، حَمِیٌّ سے جس کے معنی دہکنے اور گرم ہونے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، ۳۰/۱۲ و ۱۶/۱۲

فصل الباء الموحدۃ

حُبٌّ۔ محبت، حَبَّ یَحِبُّ کا مصدر ہے، جو چیز پسند ہو یا جو شے اچھی معلوم ہو اس کے چاہنے کا نام حُب اور محبت ہے، محبت کی تین صورتیں ہیں یا تو کسی لذت کے سبب سے ہوتی ہے جیسے مرد کا عورت سے محبت کرنا آیت شریفہ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا (اور اس کی محبت میں محتاج کو کھانا کھلاتے ہیں) میں اسی محبت کا ذکر ہے، یا کسی نفع کے باعث جس طرح کہ نفع دینے والی چیزوں سے محبت کرتے ہیں، آیت شریفہ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ (اور ایک بات جس کو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح نزدیک) میں یہی محبت مراد ہے، یا کسی فضیلت کی بنا پر جس طرح کہ اہل علم باہم علم کی وجہ سے محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندے سے محبت کرنے کا مطلب اس پر انعام و نوازش فرمانا ہے اور بندے کے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے معنی اس کا قرب طلب کرنے کے ہیں ۴/۲ ۳/۲ ۲۳/۱۲ ۳۰/۲۵

حُبًّا ۲/۲ ۱۴/۱۲ ۳۰/۱۱

حَبٌّ۔ دانہ، غلہ، اناج، گندم اور جو وغیرہ اناج کے دانہ کو حَبٌّ اور حَبَّۃٌ کہتے ہیں

حُبُوْبٌ جمع ۱۸/۷ ۱۵/۲۶ ۱۱/۲۷

حَبًّا ۱۸/۷ ۲/۲۳ ۵/۳۰ و ۱

حَبَّۃٍ ۳/۲ ۱۳/۷ ۱۴/۷ ۱۱/۶

حِبَالُھُمْ۔ ان کی رسیاں، حِبَالٌ حَبْلٌ کی جمع ہے جس کے معنی رسی کے ہیں مضاف ہم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۳/۲۶ و ۱۴/۱۲

حَبَّبَ۔ اس نے محبت ڈالی، اس نے پیارا کر دیا۔ اس نے محبوب بنا دیا۔ تَحْبِیْبٌ سے جس کے معنی دوست بنا دینے اور محبوب کر دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۶/۱۲

Marfat.com

حَبِطَ۔ وہ اکارت ہوا، وہ ضائع ہوا، وہ نابود ہوا، وہ مٹ گیا، (سَمِعَ) حَبْطٌ سے، جس کے معنی کام کے اکارت ہونے اور ضائع ہو جانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَحْبَطَ) ۲ ۱۲ ۲ ۱۲ ۲

حَبِطَتْ۔ وہ اکارت ہو گئے، وہ مٹ گئے وہ ضائع ہو گئے، حَبْطٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو بُتَّتْ) ۲ ۱۱ ۳ ۲ ۱۲ ۲ ۱۰ ۱۰ ۲ ۱۲ ۲

حُبُكِ۔ راہیں، یا تو حَبِيكَةٌ کی جمع ہے جیسے طَرِيقَةٌ اور طُرُقٌ ہے یا حِبَاكٌ کی جمع ہے جیسے مثال اور مُثُلٌ ہے۔ حَبِيكَةٌ اور حِبَاكٌ دونوں کے معنی ستاروں کی راہ کے آتے ہیں، ۲۶ ۱۸

حَبْلٌ۔ رسی، عہد، پیمان، حَبْلٌ کے معنی اصل میں تو رسی کے ہیں مگر مجازاً عہد و پیمان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، ۲ ۳ ۲ ۳۰ ۳۶

حَبْلُ الْوَرِيدِ۔ رگِ جان۔ شہ رگ، دھڑکتی رگ، گردن کی رگ مراد ہے جس میں جان پھرتی ہے، دل سے دماغ تک اس کے کٹنے سے موت ہے[1]۔ چونکہ رگ بھی ہیئت میں رسی سے ملتی جلتی ہے اس لئے شہ رگ کو حبل الورید کہتے ہیں۔ ۲۶ ۱۶

حُبَّ۔ اس کی محبت، حُبٌّ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۲ ۳۲

فصل التاء المثناة

حَتْمًا۔ ضرور، لازم، قضاء مقدر یعنی طے شدہ فیصلہ الٰہی کا نام وحتم ہے، ۲۶ ۷

حَتّٰى، جب تک، یہاں تک، علامہ سیوطی لکھتے ہیں "حتّٰی حرف جر ہے اِلٰی کی طرح انتہاء غایت کے لئے آتا ہے مگر چند باتوں میں دونوں الگ ہو جاتے ہیں، منجملہ ان کے حتّٰی جن باتوں میں جدا ہے وہ یہ ہیں کہ وہ صرف اسم ظاہر اور اس اسم آخر کو جر دیتا ہے کہ جس سے پہلے ذی اجزاء یعنی تقسیم ہونے والا ہو اور یہ اس سے ملا ہوا ہو جیسے سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سلامتی ہے وہ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو) اور اس سے پہلے جو فعل تھا اس کے خاتمہ کر کے ختم ہو جانے کا پتہ دیتا ہے اور ابتداء غایت کے مقابل استعمال

[1] موضح القرآن

Marfat.com

نہیں ہوتا اور اس کے بعد مضارع جو اَنْ مقدرہ کے سبب منصوب ہو واقع ہوتا ہے اور دونوں مصدر مجرور کے معنی میں ہوتے ہیں۔ اس صورت میں حَتّٰی تین معنی میں آتا ہے (۱) اِلٰی (تک) کے ہم معنی ہوتا ہے جیسے لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی (ہم اسی پر لگے بیٹھے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس پھر کر آئے) کہ اِلٰی رجوعہ (اس کی واپسی تک) کے معنی ہیں (۲) کی تعلیلیہ (تاکہ) کے ہم معنی جیسے وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْكُمْ (اور وہ تو لگے ہی رہتے ہیں تم سے لڑنے کو یہاں تک کہ تم کو پھیر دیں) اور لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا (مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے یہاں تک کہ بھاگ جائیں) اور کسی جگہ دونوں کے معنی بن سکتے ہیں جیسے فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ (تو سب لڑو اس چڑھائی والے سے جب تک کہ پھر آئے اللہ کے حکم کی طرف) کہ یہاں اِلٰی اور کَیْ دونوں کے معنی صحیح ہیں)

(۳) اِلَّا کے ہم معنی استثنا میں ابن مالک وغیرہ نے اس کی مثال وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ (اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے یہانتک کہ کہہ دیتے ہیں) کو قرار دیا ہے۔

حَتّٰی ابتدائیہ بھی ہوتا ہے یعنی ایسا حرف کہ جس کے بعد جملوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اسمیہ، فعلیہ، مضارع، ماضیہ سب پر آتا ہے جیسے حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ (لام کے) پیش کے ساتھ اور حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا۔ اور حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ۔ ابن مالک نے یہ ادعا کیا ہے کہ وہ اس آیت میں اِذَا کا اور اگلی دو آیتوں میں اَنْ مضمرہ کا جار واقع ہوا ہے لیکن اکثر کی رائے اس کے برخلاف ہے اور حَتّٰی عاطفہ بھی آتا ہے مگر میرے علم میں قرآن کے اندر عطف کے لئے نہیں آیا ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ عطف بہت کم ہوتا ہے اسی لئے کوفہ والوں نے تو سرے سے اس کے عاطفہ ہونے ہی سے انکار کر دیا ہے[1]

۱	۲	۳
۲۶ و ۱۲۷ و ۱۳۰ و ۱۴۲	۸۴ و ۸۶ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۴۳	۱۰ و ۴۰
۴	۵	۶
۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳	۳ و ۶۵ و ۱۴۹	۸ و ۱۲۵
۷		
۹ و ۱۰ و ۱۲۸ و ۱۲۹		

[1] اتقان ج ۱ ص ۱۶۲ طبع مصر۔

Marfat.com

ب ۸ ۲ د ۵ و ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۸ ب ۹ ۲ د ۱۵ ب ۱۰ ۳ د ۵ و ۶ و
ب ۱۰ ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ ب ۱۱ ۳ د ۸ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ب ۱۲ ۴ د ۱۴
ب ۱۳ ۲ م د ۶ و ۸ و ۱۰ ب ۱۴ ۴ و ۱ ب ۱۵ ۲ م د ۱۰ و ۲۱ د ۲۲
ب ۱۶ ۱ د ۲ و ۸ و ۱۴ ب ۱۷ ۳ د ۴ د ۱۴ ب ۱۸ ۳ د ۶ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۷
ب ۱۹ ۱۵ و ۱۸ ب ۲۰ ۳ د ۶ د ۹ ب ۲۱ ۲ د ۹ و ۱۲ ب ۲۲ ۵ د ۹ و ۱۰
ب ۲۵ ۱ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ ب ۲۶ ۲ د ۶ و ۸ و ۱۲ ب ۲۷ ۱ م د ۴ و ۱۸ ب ۲۸ ۷ و ۱۳ و ۱۷
ب ۲۹ ۸ د ۱۲ و ۱۶ ب ۳۰ ۲۲ و ۲۳ و ۳۶

یہ بھی واضح رہے کہ اگر حَتّٰی کے بعد دخولِ غایت کے لئے کوئی دلیل موجود ہو تب تو اس پر عمل ظاہری ہے اور اگر کوئی دلیل موجود نہ ہو تو اصح یہ ہے کہ غایت داخل سمجھی جائیگی۔

فصل الثاء المثلثة

حَثِيثًا۔ دوڑتا ہوا، شتاب، جلد، حَثٌّ سے، جس کے معنی کسی کام پر اُبھارنے اور رغبت دلانے کے ہیں، بروزن فَعِيلٌ بمعنی فاعل یعنی حَاثٌّ (رغبت کرتے ہوئے) یا بمعنی مفعول یعنی مَحْثُوثٌ (جسے رغبت دلائی گئی ہو) صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے جس کا استعمال سریع یعنی جلد اور شتاب کے معنی میں ہوتا ہے، ب ۸ ۱۴

فصل الجيم المعجمة

حَجٌّ۔ حج کرنا۔ حَجَّ یَحُجُّ کا مصدر ہے، اصل لغت میں حج قصد زیارت کو کہتے ہیں، اور اصطلاح شرع میں حج کی نیت سے اول احرام باندھ کر طواف اور وقوف کو اوقاتِ مخصوصہ میں ادا کرنا اس کا نام حج ہے۔ ب ۲ ۸ و ۹ ب ۱۰ ۱۷

حِجٌّ۔ حج کرنا، حج، یہ بھی مصدر ہے، اور اسم ہو کر بھی مستعمل ہوتا ہے، ب ۴

حَجَّ۔ اس نے حج کیا، حَجٌّ اور حِجٌّ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ب ۲

حِجَاب۔ پردہ، اوٹ، ملنے سے روکنا، مصدر ہے، حُجُبٌ جمع، آیت شریفہ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ (اور دونوں کے بیچ میں پردہ ہے) میں حجاب سے ایسا پردہ مراد نہیں ہے جو دیکھنے سے روک دے، بلکہ وہ آڑ مراد ہے جو جنت کی لذت و نعمت کو دوزخیوں تک پہنچنے سے مانع ہے اور وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ (اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے

Marfat.com

مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے) میں حجاب سے وہ پردہ مراد ہے جو رویت سے مانع ہو
پ۲۳ ع۱۲ پ۲۴ ع۱۲ پ۲۴ ع۱۵ پ۲۵ ع۶ حِجَاباً پ۱۵ ع۵ پ۲۶
حِجَارَۃ۔ پتھر، حَجَرٌ کی جمع، پ۱ ع۱۲ پ۱ ع۹ پ۱۸ ع۱۲
پ۱۳ ع۱۵ پ۱۴ ع۴ پ۲۹ ع۱۰ پ۳۰
حُجَّتُنَا۔ ہماری دلیل۔ حُجَّۃٌ مضاف ناضمیر جمع متکلم مضاف الیہ (ملاحظہ ہو حُجَّۃ) پ۷ ع۱۲
حُجَّتُھُمْ۔ ان کی دلیل، حُجَّۃٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ۲۵ ع۱۹ ع۲
حِجَجٍ۔ برس، سال، حِجَّۃٌ کی جمع ہے، جس کے معنی سال کے ہیں، پ۱۰
حَجَرٌ۔ پتھر، اَحْجَارٌ اور حِجَارَۃٌ جمع پ۱ ع۹ پ۱۷
حِجْرٌ۔ ممنوع، عقل، اصل میں جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا جائے وہ "حجر" کہلاتا ہے۔ اسی لئے ثمود کی آبادیاں چونکہ پتھروں کو تراش کر بنائی گئی تھیں "حجر" کہلائیں، ارشاد ہے کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ (حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا) ۹ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جاتے ہوئے اس شہر سے گزرے تھے۔ دولتِ عثمانیہ کے زمانہ میں یہ حجاز ریلوے کا اسٹیشن تھا۔ اور

چونکہ پتھروں کے احاطہ سے مقصود حفاظت اور روک تھام ہوتی ہے اور عقل بھی انسان کی حفاظت کرتی اور اس کو روکتی رہتی ہے اس لئے اس کو بھی "حجر" کہا جاتا ہے، ارشاد ہے ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ (کیا ان میں عقل والوں کے لئے قسم ہے) اور اسی وجہ سے وہ چیز جس سے روکا اور منع کیا جائے "حجر" کہلاتی ہے جیسے ھٰذِہٖ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ (یہ مویشی اور کھیتی منع ہے) اور حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (اوٹ روکی ہوئی) پ۱۸ ع۵
پ۱۴ ع۱۴ پ۱۳ ع۱۴ حِجْرًا، پ۱۹ ع۱۰ ع۳
حُجُرَاتٌ۔ حجرے، گھروں کی چار دیواری حُجْرَۃٌ کی جمع، پ۲۶ ع۱۲
حُجُوْرِکُمْ۔ تمہاری گودیاں، حُجُوْرٌ، حِجْرٌ کی جمع، جس کے معنی حفاظت کے ہیں اور چونکہ گود میں بھی بچہ کی حفاظت ہوتی ہے اس لئے اس کو حجر کہتے ہیں۔ مضاف ہٗ کم ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ پ۳
حُجَّۃ۔ دلیل، حجت، مُحَجَّجٌ۔ جمع، پ۲ ع۶ پ۳ ع۵ پ۲۵ ع۲

Marfat.com

فصل الدال المهملة

حِدَادٍ - تیز۔ حَدِیْدٌ کی جمع، ۲۱/۱۸

حَدَائِقَ - باغات، حَدِیْقَةٌ کی جمع جس کے معنی اس باغ کے ہیں جس کے گرد چاردیواری کھنچی ہو، باغ کا نام حدیقہ اس مناسبت سے رکھا گیا کہ وہ اپنی ہیئت و شکل میں حدقہ یعنی آنکھ کی پتلی کے مشابہ ہے جس طرح وہ گھری ہوئی اور بارونق اور با آب و تاب ہوتی ہے اسی طرح حدیقہ ہوتا ہے، ۲۷/۶۰ ۲۰/۱

حَدَبٍ - اونچان، بلندی، مصدر ہے، حَدِبَ الرجل اس وقت بولتے ہیں جبکہ آدمی کبڑا ہوجائے اور اس کی کمر اوپر کو اٹھ آئے اسی بات سے تشبیہ کی بنا پر اونچی اور بلند زمین کو حَدَبٌ کہتے ہیں ۲۱/۹۶

حَدِیْثٌ - تو بیان کر، تَحْدِیْثٌ سے جس کے معنی بیان کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۲۱/۱۸

حُدُوْدٌ - حدیں۔ حَدٌّ کی جمع۔ حد اس آڑ اور روک کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کو آپس میں ملنے سے روکے، "حدود اللہ" سے مراد احکام الٰہی ہیں، ۲/۱۳۷ ۲/۱۸۷ ۴/۱۳ ۹/۱۱۲ ۲۸/۱

حُدُوْدَهٗ - اس کی حدیں، حُدُوْدٌ مضاف کا ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۴/۱۳

حَدِیْثٍ - بات (ملاحظہ ہو اَحَادِیْثَ) ۵/۱۴ ۶/۱۴ ۹/۱۳ ۱۵/۱۳ ۱۶/۱۰ ۲۱/۱۰ ۲۲/۴ ۲۳/۱۷ ۲۵/۱۴ ۲۶/۱۹ ۲۷/۴ ۲۹/۲۲ ۳۰/۳ ۳۰/۱۳

حَدِیْدًا - تیز، لوہا، حدید لوہے کو بھی کہتے ہیں اور نیز ہر وہ چیز جو بذاتہ باریک ہو، خواہ باعتبار خلقت کے خواہ باعتبار معنی کے حدید کہلاتی ہے، اس صورت میں یہ حِدَّةٌ سے جس کے معنی تیز ہونے کے ہیں۔ بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، ۵/۸ ۱۶/۲ ۱۷/۹ ۳۲/۸ ۳۶/۱۶ ۳۴/۱۱ حَدِیْدًا ۱۵/۵

فصل الذال المعجمة

حَذَرَ - ڈر، ڈرنا، حَذِرَ یَحْذَرُ کا مصدر ہے ۲/۱۹

حِذْرَكُمْ - تمہارا بچاؤ، جس کے ذریعہ بچاؤ ہو "حذر" کہلاتا ہے، مضاف ہے، کُمْ ضمیر

Marfat.com

جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۵
حِذْرَهُمْ۔ ان کا بچاؤ۔ حِذْرٌ مضاف هُمْ
ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۵/۱۱

فصل الراء المهملة

حُرٌّ۔ آزاد۔ اَحْرَارٌ جمع، ۲/۱۷۸
حَرَجٌ۔ تنگی، حُرُوْجٌ جمع ۱۰/۱۲۵ ۲۲/۷۸ حَرَجًا ۷/۲
حَرَامٌ، حرام، حرمت والا، ممنوع، حُرُمٌ
جمع، امام راغب لکھتے ہیں۔
"جس چیز سے منع کر دیا جائے وہ حرام ہے، خواہ
تسخیر الٰہی ممنوع ہو یا بہ منع قہری یا عقل کی رو سے
یا شرع کی طرف سے یا اس شخص کی وجہ سے
جس کا حکم مانا جاتا ہے"
تسخیر الٰہی کے سبب سے حرام ہونے کی مثال
وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ (اور ہم نے دائیوں
کا دودھ اس پر حرام کر دیا) ہے کہ اللہ نے اپنی
تسخیر سے بچوں کا دودھ پینے سے روک دیا،
اور منع قہری سے حرمت کی مثال اِنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِيْنَ (بیشک اللہ نے
ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے) یعنی
بزور و قوت کافروں کو اس سے محروم کر دیا
باقی وجوہ حرمت کی مثالیں ظاہر ہیں، ملہ ۲
حرام کو بھی حرام اسی وجہ سے کہا جاتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے ان وقتوں میں بعض ان
چیزوں کو حرام کر دیا ہے جو دوسرے اوقات
میں حلال ہیں، اسی طرح بیت الحرام اور
شہر الحرام کو (ملاحظہ ہو بَيْتُ الْحَرَامِ) ۲/۱۲۵ ۵/۹۷
۵/۹۵ ۶/۲ ۹/۱۸ ۸/۹۷ ۱۰/۱۰۱ ۱۴/۲۱ ۱۵/۱ ۱۷/۱۰۷
۲۶/۱۲۳ حَرَامًا ۱۱/۱۱
حَرْبٌ۔ لڑائی، جنگ، حُرُوْبٌ جمع۔
۲/۲۷۹ ۵/۶۴ ۴۷/۴ ۴۷/۳۵
حَرْثٌ۔ کھیتی، زراعت، حَرَثَ یَحْرُثُ
کا مصدر ہے۔ اس کے معنی بیج ڈالنے اور
کھیتی کرنے کے ہیں اور کھیت کو بھی کہتے ہیں
آیت شریفہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (تمہاری
بیویاں تمہاری کھیتی ہیں) میں عورتوں کو بطور
تشبیہ کھیتی سے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح
کھیت میں بیج ڈالنے سے غلہ پیدا ہوتا ہے
اسی طرح رحم میں نطفہ قرار پانے سے اولاد
پیدا ہوتی ہے ۲/۲۲۳ ۳/۱۱۷ ۴۲/۲۰ ۴۸/۲۹
حَرْثُكُمْ۔ تمہاری کھیتی حَرْثٌ مضاف كُمْ
ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۲/۲۲۳

Marfat.com

حَرْثِہٖ اس کی کھیتی، حَرْثٌ مضاف، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۲ ۲۵

حَرَجَ۔ تنگی، مضائقہ، گناہ، تنگ، اصل میں تو "حرج" کے معنی کسی چیز کے مجتمع ہونے کی جگہ کے ہیں اور ایک جگہ جمع ہونے میں چونکہ تنگی کا تصور موجود ہے، اس لئے تنگی اور گناہ کو حرج کہا جاتا ہے ۶ ۵ ۱۸ ۱۷ ۱۴ ۲۲ ۲۶ حَرَجًا ۵ ۲

حَرْدٍ۔ تیزی اور غصہ کے ساتھ روکنا۔ امام بغوی لکھتے ہیں۔

"حرد کے معنی لغت میں قصد کرنے روکنے اور غصہ ہونے کے ہیں، حسن، قتادہ، اور ابو العالیہ نے سعی و کوشش سے تفسیر کی ہے، قرظی، مجاہد اور عکرمہ نے اس طے شدہ معاملہ کو بتایا ہے جس کی باہم قرارداد کر لی ہو، یہ دونوں تفسیریں قصد کے معنی پر مبنی ہیں کیونکہ جس کسی چیز کا ارادہ رکھتا ہے وہ کوشش سے کام لیتا اور معاملہ کے متعلق طے کر لیتا ہے، ابو عبیدہ، قتیبی کا بیان ہے کہ (غَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ) یعنی مسکینوں کو روکنے کے لئے اپنے گھر سے سویرے چلے، چنانچہ بارش نہ ہو تو عرب والے بولتے ہیں حاردت السنۃ (یعنی امسال پانی رک گیا) اور جب ناقہ کے دودھ نہ رہے تو کہتے ہیں حاردت الناقۃ (اونٹنی نے دودھ روک دیا) شعبی اور سفیان نے مسکینوں پر گھٹنے اور غصہ کرنے کے معنی کئے ہیں[۲] ۲۹ ۳

حَرَسًا۔ پاسبان، چوکیدار، حَارِسٌ کی جمع جس کے معنی پاسبان اور چوکیدار کے ہیں حَرَسٌ اور حِرْزٌ کے جس طرح الفاظ ملتے جلتے ہیں ایسے ہی معنی بھی ملتے جلتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ حِرْزٌ کا استعمال سامان اور اسباب کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے اور حَرَسٌ کا مکان کی پاسبانی اور چوکیداری کے لئے ۱۱ ۱۳

حَرَصْتَ۔ تو للچایا، تو نے حرص کی۔ حِرْصٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تَحْرِیْضٌ) ۱۳ ۵

حَرَصْتُمْ۔ تم نے حرص کی، تم نے لالچ کیا، حِرْصٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۵ ۱۲

حَرِّضْ۔ تو رغبت دلا، تو تاکید کر، تَحْرِیْضٌ سے جس کے معنی کسی کام پر رغبت دلانے اور ابھارنے کے ہیں امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ۵ ۸

[۱] مفردات راغب۔ [۲] معالم التنزیل ج ۷، ص ۱۱۲ طبع مصر ۱۳۳۲ھ

Marfat.com

حَرَضًا مضمحل، بیمار، بیکار، جو چیز نکمی اور بیکار ہو جائے اور در خور اعتنا نہ رہے، حرض کہلاتی ہے۔ یہ اصل میں مصدر ہے، ۱۳/۴

حَرْفٍ۔ کنارہ، طرف، رخ، اَحْرُفٍ اور حُرُوْفٍ جمع، ۱۷/۴

حَرِّقُوْهُ۔ اس کو جلاؤ، حَرِّقُوْا تَحْرِیْقٌ سے جس کے معنی اچھی طرح سے جلا دینے کے ہیں امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ۱۷/۵ ۲۰/۱۵

حَرَّمَ۔ اس نے حرام کیا۔ اس نے منع کیا، تَحْرِیْمٌ سے جس کے معنی حرام کر دینے اور سختی سے روک دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حَرَام) ۵/۵ ۳/۶ ۴/۱ ۶/۱۲ ۸/۵ اور ۳/۲۰ ۱۰/۱۱ ۱۴/۲۱ ۱۵/۴ ۱۹/۴

حُرِّمَ۔ حرام کیا گیا، منع کیا گیا تَحْرِیْمٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳/۱۳ ۳/۷ ۱۸/۷

حُرُمٌ۔ احرام باندھنے والے، حرام، ادب والے، حَرَامٌ کی جمع۔ چونکہ حالتِ احرام میں انسان کو بہت سی باتوں سے رکنا پڑتا ہے اس لئے اس کو حرام کہتے ہیں، اسی طرح ماہِ حرام ہے (ملاحظہ ہو حَرَام) ۱/۵ ۳/۷ ۱۱۳/۷

حُرُمَاتٌ ۳/۲۲

حَرَمًا۔ حرم، پناہ کی جگہ، ادب کا مقام مکہ معظمہ کا ایک مخصوص حصہ جس کی حدود میں اللہ تعالیٰ نے اس کے ادب کی وجہ سے بعض چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ علامہ ابن ملقن نے حدودِ حرم کو نظم کیا ہے فرماتے ہیں۔

وللحرم التحدید من ارض طیبة
ثلثة امیال اذا رمت اتقانه

حرم کی حد مدینہ طیبہ کی جانب سے تین میل ہے جبکہ اے مخاطب تو اس کے حفظ کا قصد کرے

وسبعة امیال عراق وطائف
وجدة عشر ثم تسع جعرانه

اور سات میل عراق اور طائف کی طرف سے ہے اور جدہ کی طرف سے دس میل ہے پھر جعرانہ کی طرف سے نو میل ہے۔

ومن یمن سبع بتقدیم سینها
وقد کملت فاشکر لربك احسانه[1]

[1] الدر المختار، کتاب الحج،

Marfat.com

اور یمن کی طرف سے سات میل ہے اور البتہ حدود حرم کی بھی ہو گئیں سو تو اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کر۔ (ناظم نے کہا کہ اخیر شعر) سبع بتقدیم سین ہے تاکہ تسع سے مشتبہ نہ ہو (ملاحظہ ہو بیت الحرام) پ ۲ ع ۱۲

حُرُمٰتٌ۔ حرمتیں، بزرگیاں، حُرْمَۃٌ کی جمع، حرمت اس چیز کو کہتے ہیں جس کا لحاظ ضروری ہو۔ پ ۱۷ ع ۱۱

حُرِّمَتْ وہ حرام کی گئی، تَحْرِیْمٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۶ ع ۱۵ پ ۶ ع ۳

حَرَّمْنَا ہم نے حرام کر دیا۔ تَحْرِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم پ ۷ ع ۵ پ ۸ ع ۱۱ پ ۸ ع ۱۲

حَرَّمُوْا۔ انھوں نے حرام ٹھیرایا، تَحْرِیْمٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، یہ واضح رہے کہ جو چیز اللہ کی طرف سے حرام نہ ہو اس کی تحریم لانے سے محض ہے، پ ۸

حَرَّمَهَا اس کو حرمت دی، اس کا ادب رکھا حَرَّمَ فعل ماضی ہے، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب پ ۲ ع ۱۲

حَرَّمَهُمَا۔ اس نے ان دونوں کو حرام کر دیا۔ اس میں هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ہے، پ ۱۳

حَرُوْرٌ۔ لُو دھوپ، گرم ہوا، اسم ہے۔ پ ۲۲ ع ۱۵

حَرِیْرٌ، ریشم، اسم ہے پ ۱۷ ع ۱۲ پ ۲۲ ع ۱۲

حَرِیْصٌ۔ حرص کرنے والا، تلاش رکھنے والا، حِرْصٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ (ملاحظہ اَحْرَصَ اور تَحْرِیْصٌ) پ ۱۳ ع ۱۱

حَرِیْقٌ۔ آگ، جلانے والا، جلا ہوا، حَرْقٌ سے جس کے معنی جلانے کے ہیں، بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ، فاعل اور مفعول دونوں کے معنی دیتا ہے، یہاں بمعنی فاعل آگ کے معنی میں ہے، پ ۱۵ ع ۱۲ پ ۱۶ ع ۱۲ پ ۳۰ ع ۱۰

فصل الزاء المعجمة

حِزْبٌ۔ گروہ، جماعت، اَحْزَابٌ جمع۔ پ ۱۱ ع ۱۲ پ ۱۸ ع ۱۳

حِزْبَهٗ۔ اس کا گروہ، اس کی جماعت، حِزْبٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۲۱ ع ۱۳

حِزْبَیْنِ۔ دو فرقے، دو جماعتیں، دو گروہ، حِزْبٌ کا تثنیہ بحالت نصب وجر، پ ۱۶ ع ۱۳

حُزْنٍ۔ غم، بیقراری، رنج، اندوہ اَحْزَانٌ جمع۔ پ ۱۳ ع ۱۳

Marfat.com

حَزَنَ۔ رنج، اندوہ، بیقراری، غم، اَحْزَانٌ جمع، پ۱۰ ع۱۴۔ حَزَنًا پ۱۰ ع۱۸ پ۱۲ ع۲

حُزْنِیْ۔ میرا غم، میرا رنج، میری بیقراری حُزْنِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ پ۱۳ ع۴

فصل السین المہملۃ

حِسَاب۔ حساب، شمار، گننا۔ حَسَبَ یَحْسُبُ کا مصدر ہے، آیت شریفہ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار) کے متعلق امام راغب نے حسب ذیل وجہیں لکھی ہیں (۱) استحقاق سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ (۲) عطا فرماتا ہے اور لیتا نہیں (۳) اس قدر عطا فرماتا ہے کہ بشر کے لئے اس کی عطاؤں کا شمار ناممکن ہے (۴) بلا مضائقہ اور بغیر کسی تنگی کے دیتا ہے (۵) انسان کے گمان سے زیادہ دیتا ہے (۶) جس قدر اپنی مصلحت سمجھتا ہے، عطا فرماتا ہے انسانوں کے حساب پر نہیں رکھتا۔ (۷) مومن کو دیتا ہے اور دے کر حساب نہیں لیتا (۸) اللہ تعالیٰ قیامت میں ایمان والوں کو ان کے استحقاق سے زیادہ ان کو بدلہ عطا فرمائیگا، اسی طرح جہاں اور مقامات پر قرآن مجید میں بِغَیْرِ حِسَابٍ واقع ہے سمجھنا چاہیے، پ۲ ع۱۰ و۱۱ و۱۲ پ۳ ع۱۱ پ۶ ع۵ پ۱۱ ع۹ پ۱۳ ع۸ و۹ و۱۲ و۱۸ و۱۹ پ۱۵ ع۲ پ۱۸ ع۱۱ و۱۲ و۱۳ و۱۶ پ۲۳ ع۱۰ و۱۱ و۱۲ و۱۳ و۱۶ پ۲۴ ع۸ و۱۰ حِسَابًا پ۲۵ ع۱۸ پ۳۰ ع۹ و۱۰ و۱۲

حِسَابِکَ۔ تیرا حساب، حساب مضاف کاف ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، پ۷ ع۱۲

حِسَابُہٗ۔ اس کا حساب، حِسَاب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، پ۱۸ ع۶

حِسَابُھُمْ۔ ان کا حساب، حِسَاب مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ پ۷ ع۱۲ و۱۳ پ۱۴ ع۱۹ پ۱۵ ع۱۳

حِسَابِیَہْ۔ میرا حساب، حِسَابُ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، اور اس میں وقف کی ہے جیسے مَالِیَہْ اور سُلْطَانِیَہْ میں ہے۔ پ۲۹ ع۸

حِسَانٌ۔ خوبصورت، حسین، نفیس، عمدہ حَسَنٌ، حَسِیْنٌ، حَسَنَۃٌ اور حُسْنٰی کے واحد، پ۱۴ ع۳

حَسِبَ۔ گمان کیا، سمجھا، خیال کیا، (ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ کو کسرہ) حُسْبَانٌ سے جس کے معنی گمان کرنے اور سمجھ بیٹھنے کے

Marfat.com

ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، راغب لکھتے ہیں۔

حُسبان یہ ہے کہ دو نقیضوں میں سے کسی ایک کے متعلق اس طرح رائے قائم کر لی جائے کہ بس اسی کا گمان ہو اور اسی پر انگلی اٹھے، دوسری کا دل میں خطرہ بھی نہ آنے پائے اور اس میں شک پیدا ہونے کی گنجائش رہے۔ ظن بھی اس کے قریب قریب ہی ہے لیکن ظن کے اندر دل میں دونوں نقیضوں کا خیال موجود ہوتا ہے، اور ایک کا خیال دوسرے پر غالب رہتا ہے۔

۱۲ ۲۵ ۲۱ ۲۸

حُسبَانٍ حساب، شمار، حَسَبَ یَحْسُبُ کا مصدر ہے، آیت شریفہ وَیُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا (اور بھیج دے اس پر عذاب) میں حُسبان کی دو تفسیریں کی گئی ہیں، ایک آگ یا بجلی کا دوسرے ظالم اور حقیقت میں حساب کے مطابق سزا مراد ہے ۱۲ حُسبَانًا ۱۲ ۱۵

حَسِبْتَ، تو نے سمجھا، تو نے گمان کیا حِسبَانٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۱۵

حَسِبْتُمْ۔ تم نے گمان کیا، تم نے جانا حِسبَانٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۲ ۱۵

۱۲ ۱۵

حَسِبَتْهُ۔ اس کو خیال کیا، اس کو گمان کیا اس کو جانا، حَسِبَتْ حِسبَانٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ہُ ضمیر واحد مذکر غائب

۱۵ ۱۹

حَسِبْتَهُمْ۔ تو نے ان کو جانا، تو نے ان کو خیال کیا، تو نے ان کو گمان کیا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۲۹ ۱۹

حَسْبُكَ۔ تجھ کو کفایت ہے، تجھ کو بس ہے، حَسْبُ حَسَبَ یَحْسُبُ کا مصدر ہے مگر بمعنی کافی ہونے کے استعمال ہوتا ہے مضاف ہے، کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، ۱۲

حَسْبُنَا۔ ہم کو کافی ہے، ہم کو بس ہے، حَسْبُ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ۱۲ ۱۲

حَسِبُوْا۔ انھوں نے جانا، انھوں نے گمان کیا حِسبَانٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ۱۲ ۱۲

حَسْبُهُ۔ اس کو بس ہے، اس کو کفایت ہے حَسْبُ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۲ ۲۸

حَسْبُهُمْ۔ ان کو بس ہے، ان کو کافی ہے حَسْبُ

Marfat.com

مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ
ب۱۵ ع۲ ۲۵

حَسْبِیَ۔ مجھ کو بس ہے، مجھ کو کافی ہے،
حَسْبَ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ
ب۱۱ ع۱ ۲۳

حَسَدَ۔ اس نے حسد کی، اس نے ہونسا، حَسَدٌ
سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو
تَحْسُدُوْنَنَا) ب۱ ع۳ ۳۰

حَسَدًا۔ ہونسا، حسد کرنا، حَسَدَ یَحْسُدُ
کا مصدر ہے، ب۱ ع۱۲

حَسَرٰتٍ۔ افسوس، پشیمانیاں، حَسْرَۃٌ کی
جمع ہے، ب۲ ع۱۲ ۲۲

حَسْرَتَنَا۔ ہماری پشیمانی، ہمارا افسوس،
حَسْرَۃٌ مضاف، نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ
ب۷ ع۱۱

حَسْرَتٰی وادریغا۔ اے افسوس، حَسْرَۃٌ
مصدر ہے، اور ی نسبی ہے جیسے لَعَلِّیْ اور
وَیْلَتٰی میں ہے، ب۲۴ ع۱۳

حَسْرَۃً۔ افسوس، پشیمانی، پچھتاوا، حَسِرَ یَحْسَرُ
کا مصدر ہے، ب۸ ع۹ ب۱۵ ع۱۶ ب۱۶ ع۱۲
حُسْن۔ اچھا ہونا، عمدہ ہونا، حَسُنَ یَحْسُنُ
کا مصدر ہے ب۱۳ ع۴ ب۱۴ ع۱۲ ب۱۷ ع۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ب۲۳ ع۱۲
حُسْنًا ب۱ ع۱۵ ب۲ ع۱۲ ب۱۳ ع۱۴ ب۱۴ ع۲ ب۱۵ ع۴
حَسُنَ خوب ہوا، اچھا ہوا، حُسْنٌ سے
ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ب۵ ع۲۔
حَسَنٍ، اچھا، عمدہ، خوب، حُسْنٌ سے
صفت مشبہ کا صیغہ، ہر خوش کن اور پسندیدہ چیز
"حسن" کہلاتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں (۱)
وہ چیز جو عقل کے اعتبار سے مستحسن ہو (۲) وہ جو
خواہش کے لحاظ سے پسندیدہ ہو، (۳) وہ جو
محسوس ہونے میں عمدہ معلوم ہو ب۱۲ ع۳
حَسَنًا ب۲ ع۱۹ ب۳ ع۱۲ ب۷ ع۱۹ ب۹ ع۱۲ ب۱۱ ع۸ ب۱۲ ع۱۴ و ۱۵
ب۱۳ ع۱۳ ب۱۴ ع۱۵ ب۱۵ ع۱۰ ب۱۶ ع۱۴ ب۱۷ ع۱۸ ب۱۸ ع۱۹ ب۱۹ ع۱۳
حَسَنَتٌ خوبیاں، بھلائیاں، نعمتیں، نیکیاں
حَسَنَۃٌ کی جمع، ب۹ ع۱۱
حَسُنَتْ، وہ اچھی ہوئی، وہ خوب ہوئی حُسْنٌ
سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ب۱۹ ع۱۵
حَسَنَۃٌ۔ خوبی، بھلائی، نیکی، نعمت، ہر وہ نعمت
جو انسان کو اس کی جان یا بدن یا حالات
میں حاصل ہو کر اس کے لئے مسرت کا سبب
بنے "حسنہ" کہلاتی ہے "سیئہ" اس کی
ضد ہے، یہ دونوں اسم جنس ہیں جن کے

Marfat.com

تحت مختلف انواع داخل ہیں چنانچہ ارشاد ہے وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (اور اگر ان کو کچھ بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے) یہاں حسنہ سے مراد نصل کی عمدگی اور فراخی و کامیابی ہے اور وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ (اور اگر پہنچتی ہے ان کو برائی) میں سیئہ سے قحط تنگی اور ناکامی مراد ہے، اسی طرح مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (اور جو تجھ کو بھلائی پہنچے سو اللہ کی طرف سے) میں حسنہ سے ثواب اور مَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ (اور جو تجھ کو برائی پہنچے سو تیرے نفس کی طرف سے) میں سیئہ سے عتاب مراد ہے، حَسَنٌ حَسَنَةٌ اور حُسْنٰی میں فرق یہ ہے کہ "حَسَنٌ" اعیان (ذوات واشخاص) اور احداث (معاملات واقعات) دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی طرح "حسنۃ" جبکہ صفت ہو کر مستعمل ہو تو دونوں کے لئے بولی جاتی ہے اور اسم ہو کر مستعمل ہو تو صرف احداث ہی میں اس کا استعمال متعارف ہے اور "حسنیٰ" کا استعمال صرف احداث میں ہوتا ہے، اعیان میں نہیں ہوتا، ۲ پ ۵ ع ۲ ۲ پ ۹ ع ۲ ۲ پ ۱۰ ع ۹ ۲ پ ۱۲ ع ۱۰ ۲ پ ۱۳ ع ۱۲ ۲ پ ۱۴ ع ۱۱ ۲ پ ۱۶ ع ۱۹ ۲ پ ۱۷ ع ۱۲ ۲ پ ۱۸ ع ۱۳ ۲ پ ۲۰ ع ۱۲ ۲ پ ۲۱ ع ۱۹ ۲ پ ۲۲ ع ۸ ۲ پ ۲۳ ع ۱۸ ۲ پ ۲۵ ع ۳ ۲ پ ۲۶ ع ۴۔

حُسْنُهُنَّ۔ ان کا حسن، ان کی خوبصورتی، حُسْنُ مضاف، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ۱۲ پ ۱۲

حُسْنٰی۔ اچھی، عمدہ، بروزن فُعْلٰی حُسْنٌ سے۔ افعل التفضیل کا صیغہ واحد مؤنث ۵ پ ۹ ع ۱۱ ۹ پ ۱۱ ع ۸ ۲ پ ۱۳ ع ۱۳ ۱۴ پ ۱۵ ع ۲ ۱۶ پ ۱۷ ع ۱۰ ۲ پ ۲۴ ع ۱۷ ۲ پ ۲۶ ع ۹ ۲۰ پ ۱۷

حُسْنَيَيْنِ۔ دو اچھی چیزیں (یعنی فتح یا شہادت) حُسْنٰی کا تثنیہ، ۱۰ پ ۱۱

حُسُوْمًا۔ سخت نحس، جڑ سے کاٹنے والے جڑ سے کاٹ دینا عرب کے محاورے میں جو نحوست جڑ سے اکھیڑ دے "حوم" کہلاتی ہے یہ حَسَمَ يَحْسِمُ کا مصدر بھی ہو سکتا ہے، جس کے معنی جڑ سے کاٹ دینے اور زخم کو مسلسل داغ دینے کے ہیں اور حَاسِمٌ کی جمع بھی جو اسم فاعل کا صیغہ ہے جیسے شَاهِدٌ کی جمع شُهُوْدٌ ہے، اس صورت میں اس کے دو ترجمے کئے گئے ہیں ایک "جڑ کاٹنے والے"

Marfat.com

دوسرا لگاتار، اس معنی میں یہ دانے کے تسلسل کے اعتبار سے استعمال ہوتا ہے، ۲۵

حَسِیْبًا۔ حساب لینے والا، حساب کرنیوالا، حَسَابٌ سے بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہے جیسا اسماء حسنیٰ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال ہو تو امام حلیمی لکھتے ہیں اس کے معنی ہیں بغیر حساب لگائے ان اجزاء اور مقداروں کا ادراک کرنے والا جن کو بندے اپنے حساب سے معلوم کرتے ہیں کیونکہ حساب کرنے والا تو اجزاء کے بعد دیگرے ادراک کرتا جاتا ہے اور حساب کے ختم پر جملہ میزان معلوم کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا علم کسی چیز کی بابت کسی بات کے واقع ہونے اور حالت کے پیدا ہونے پر موقوف نہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حَسِیْبٌ بمعنی کافی ہے فَعِیْلٌ بمعنی مُفْعِلٌ ہے۔ عرب والے کہتے ہیں نزلت بفلان فاکرمنی واحسبنی یعنی میں فلاں کے پاس اترا تو اس نے میری عزت کی اور مجھے اتنا دیا کہ جو مجھے کافی ہو گیا اور میں کہہ اٹھا کہ مجھے بس ہے۔ [1] ۲۶ ۲۷ ۲۸

حَسِیْرٌ۔ تھکا ہوا، درماندہ، حَسْرٌ سے، جس کے معنی تھکنے اور عاجز ہونے کے ہیں۔ بروزن فَعِیْلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل بھی ہو سکتا ہے یعنی تھکنے والا اور عاجز اور بمعنی مفعول بھی یعنی تھکا ہوا اور درماندہ، ۲۹

حَسِیْسَهَا۔ اس کی آواز، اس کا کھٹکا، اس کی آہٹ، حرکت اور آہٹ کو حسیس کہتے ہیں۔ مضاف ہے، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، ۳۰

حَشْرٌ۔ لوگوں کا اکٹھا کرنا، ان کو گھیرنا۔ حَشَرَ یَحْشُرُ کا مصدر ہے (ملاحظہ ہو احْشُرُوْا) ۳۱ ۳۲

حَشَرَ۔ اس نے اکٹھا کیا، اس نے جمع کیا۔ حَشْرٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۳۳

حُشِرَ۔ اکٹھا کیا گیا، جمع کیا گیا، حَشْرٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۱۴ ۱۷ ۳۴ ۳۵

حُشِرَتْ۔ وہ اکٹھی کی گئی، وہ جمع کی گئی، وہ اکٹھے کیے گئے، وہ جمع کیے گئے۔ حَشْرٌ سے۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو کُبِّتَتْ) ۳۶

[1] کتاب الاسماء والصفات، امام بیہقی ص ۳۲ طبع انوار احمدی، الہ آباد۔

Marfat.com

حَشَرْتَنِیْ۔ تو نے مجھے اٹھایا۔ تو نے مجھے گھیر بلایا حَشَرَتْ حَشْرٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر ان وقایہ ی ضمیر واحد متکلم، ۱۶/۱۴

حَشَرْنَا۔ ہم نے اکٹھا کیا، ہم نے جمع کیا حَشْرٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم، ۵

حَشَرْنٰھُمْ۔ ہم نے ان کو اکٹھا کیا، ہم نے ان کو گھیر بلایا، اس میں ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۱۵/۱۸

فصل الصاد المهملة

حَصَادِہٖ۔ اس کی کٹائی، اس کا کاٹنا حَصَادٌ حَصَدَ یَحْصُدُ کا مصدر ہے جس کے معنی کھیتی کاٹنے کے ہیں مضاف ہے، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۵

حَصَبُ ایندھن، ۱۷/۱

حَصْحَصَ وہ کھل گیا، وہ ظاہر ہو گیا۔ حَصْحَصَۃٌ سے جس کے معنی ظاہر و ہویدا ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۲/۱۷

حَصَدْتُّمْ، تم نے کاٹا، حَصَادٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۲/۱۴

حَصِرَتْ۔ وہ تنگ ہو گئی، وہ رک گئی، وہ تنگ ہو گئے، وہ رک گئے، (سینہ) حَصْرٌ سے جس کے معنی تنگ ہونے اور پھنسنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۹۰/۴

حُصِّلَ۔ وہ حاصل کیا گیا، وہ ظاہر کیا گیا تَحْصِیْلٌ سے، جس کے معنی چھلکے میں سے گودہ نکالنے کے ہیں جیسے کان میں سے سونا نکالنا یا خوشہ میں سے گندم نکالنا۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۳۰/۲۵

حَصُوْرًا عورت کے پاس نہ جانے والا، عورتوں سے بے رغبت، رکنے والا، جو عورت کے پاس نہ جائے، خواہ نامردی کے باعث خواہ پاکبازی اور عفت کی وجہ سے وہ حصور ہے۔ آیت میں دوسرے معنی مراد ہیں کیونکہ یہ لفظ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے، حَصْرٌ سے بروزن فَعُوْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے، ۳/۳

حُصُوْنُھُمْ، ان کے قلعے، حُصُوْنٌ حِصْنٌ کی جمع، جس کے معنی قلعہ کے ہیں، مضاف ہے، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۲۵/۴

حَصِیْدًا۔ کھیتی کٹی ہوئی، جڑے کٹا ہوا،

Marfat.com

حَصَادٌ۔ بروزن فَعِیلٌ معنی مفعول صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے، ۱۵/۹ ۲۶/۱۲

حَصِیدًا۔ ۱۷/۲۱

حَصِیرًا۔ زندان خانہ، قید خانہ، تہدی خانہ حَصْرٌ سے، بروزن فَعِیلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قید خانہ روکنے والا ہوتا ہے اور بمعنی مفعول بھی، کیونکہ وہ رکا ہوا ہوتا ہے، ۱۵/۱

فصل الضاد المعجمة

حَضَرَ۔ وہ آیا، وہ حاضر ہوا۔ (نَصَرَ) حُضُورٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو حَاضِرًا) ۱/۱۶ ۲/۴ ۱۱/۱۲ ۲/۴

حَضَرُوْهُ۔ وہ اس کے پاس آئے۔ حَضَرُوْا حُضُوْرٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب ہ ضمیر واحد مذکر غائب ۲۳/۴

فصل الطاء المهملة

حُطَامًا۔ ریزہ ریزہ، چورا، روندن، جو چیز چورا ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے اور روندی جانے لگے "حطام" کہلاتی ہے، حَطْمٌ سے مشتق ہے جس کے معنی توڑنے کے ہیں، ۲۳/۱۶ ۲۷/۱۹ ۱۵/۲۲

حَطَبِ۔ لکڑی، ایندھن، ہیزم، اَحْطَابٌ جمع، ۳۰/۲۴۔ حُطَبًا ۲۹/۷۲

حِطَّةٌ۔ ہم بخشش مانگتے ہیں، تو ہمارے گناہ جھاڑ، گناہ اتر، حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں "اس کلمہ کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ (اترنے) کی ہیئت کا نام ہے (یعنی اتار کا) حَطٌّ سے مشتق ہے (جس کے معنی بلندی سے کسی چیز کے نیچے اترنے کے ہیں) جیسے جِلْسَةٌ (بیٹھک) ہے اور بعض کہتے ہیں اس کے معنی توبہ کے ہیں چنانچہ شاعر کہتا ہے۔

فازالحطة التی مہیر الله بها ذنب عبد مغفورا

(وہ اس توبہ پر فائز ہوا کہ جس کے ذریعہ اللہ نے اپنے بندے کے گناہ کو بخشدیا) اور بعض کا قول ہے کہ اس کے معنی معلوم نہیں محض امتثال امر مقصود تھا۔ اور ابن ابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا تھا کہ تم مغفرت مانگو۔" [1] ۱/۲ ۲/۴

[1] فتح الباری ج ۸ ص ۲۲۹ طبع امیریہ مصر

Marfat.com

حُطَمَةٍ۔ روندنے والی، حَطْمٌ سے مشتق ہے دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔ پ ۳۰ ع ۲۹ ت ۳۰ ع ۲۹

فصل الظاء المعجمة

حَظٍّ حصہ، نصیب، مقررہ حصہ کو حظ کہتے ہیں۔ حُظُوظٌ جمع اور احظہ پ ۸ ع ۱۱ ت ۱۰ ع ۱۱ حَظًّا۔ پ ۹ ع ۱۱

فصل الفاء

حَفَدَةً۔ پوتے، حَافِدٌ کی جمع ہے جو حَفْدٌ سے۔ جس کے معنی خدمت کے لئے دوڑتے ہوئے حاضر ہونے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ ہر وہ شخص جو خوشی سے دوڑتے ہوئے خدمت کے لئے حاضر ہو خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی حافد کہلاتا ہے، مفسرین کا بیان ہے کہ حفدہ سے پوتے وغیرہ مراد ہیں کیونکہ ان کی خدمت زیادہ سچی ہوتی ہے، پ ۱۴ ع ۱۱

حُفْرَةٍ۔ گڑھا۔ حَفْرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی زمین کھودنے کے، حُفَرًا جمع، پ ۸ ع ۱۲

حَفِظَ۔ اس نے نگرانی کی، اس نے حفاظت کی، حِفْظٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو حَافِظًا) پ ۳ ع ۱۲

حِفْظًا۔ بچاؤ، حفاظت، حَفِظَ یَحْفَظُ کا مصدر ہے (ملاحظہ ہو حَافِظًا) پ ۳۳ ع ۱۱ پ ۱۲ ع ۱۱

حَفِظْنٰهَا۔ ہم نے اس کو محفوظ رکھا۔ ہم نے اس کو بچائے رکھا، حَفِظْنَا حِفْظٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، پ ۱۷ ع ۱۲

حَفَظَةً۔ نگہبان، حفاظت کرنے والے، حَافِظٌ کی جمع ہے، پ ۷ ع ۱۲

حِفْظُهُمَا، ان دونوں کی حفاظت، ان دونوں کی نگرانی، حِفْظٌ مصدر مضاف ہے، هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب، پ ۴ ع ۱۲

حَفَفْنٰهُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو گھیر لیا، ہم نے ان دونوں کے گرداگرد پیدا کر دیا، (نصر) حَفَفْنَا حَفٌّ سے، جس کے معنی گرداگرد گھیر لینے اور ہر طرف سے گھیرے میں لینے کے ہیں ماضی کا صیغہ جمع متکلم، هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب، پ ۱۵ ع ۱۲

حَفِيٌّ۔ بحث کرنے والا، متلاشی، کسی چیز کے پورے طور پر باخبر، بڑا مہربان۔ حَفَاوَةٌ سے جس کے معنی تلاش کے ساتھ کسی کا حال پوچھنے اور کسی کام میں مہربان ہونے کے ہیں

Marfat.com

صفت مشبہ کا صیغہ ہے حَفِیًّا ۔ پ ۱۶ ع ۱۲

حَفِیظٌ۔ نگہبان۔ حفاظت کرنے والا۔ یاد رکھنے والا، حِفْظٌ سے بروزن فَعِیلٌ بمعنی فاعل ہے، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے کیونکہ وہ کل کا نگہبان ہے پ ۱۲ ع ۵ پ ۱۲ ع ۸ پ ۱۳ ع ۴ پ ۱۲ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۲ پ ۱۷ ع ۱۵ پ ۱۷ ع ۱۶ پ ۱۹ ع ۱۲ پ ۲۵ ع ۲

فصل القاف

حَقٌّ۔ حق۔ حق کے اصلی معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں اور اس کا استعمال چار طرح پر ہوتا ہے (۱) اس ذات کے لئے جو اپنی حکمت کے اقتضاء کی بنا پر کسی شے کی ایجاد فرمائے، اللہ تعالیٰ کو اسی لئے حق کہا جاتا ہے۔ ارشاد ہے وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ (اور پھیرے جائیں گے اللہ کی طرف جو ان کا مالک حق ہے) اور فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ (سو یہی ہے اللہ تمہارا پروردگار حق) (۲) وہ چیز جو حکمت کے تقضی کے مطابق ایجاد کی گئی ہو اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل فعل حق ہیں، چنانچہ ارشاد ہے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ (وہی ہے جس نے بنایا سورج کو روشن اور چاند کو اجالا، اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو، یہ سب اللہ نے نہیں بنایا مگر حق کے ساتھ) یعنی چونکہ سورج کی چمک، چاند کی دمک اور اس کی منزلوں کا تقرر تاکہ برسوں کا حساب اور شمار معلوم ہو سکے یہ سب حکمتِ الٰہی کے مقتضیٰ کے مطابق بنایا گیا ہے اس لئے سب حق ہے (۳) کسی شے کے متعلق وہ اعتقاد رکھنا جو نفس الامر کے مطابق ہو، چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ فلاں کا اعتقاد حق ہے، ارشاد ہے فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ (پھر اللہ نے اپنے ارادہ سے ایمان والوں کو اس حق بات کی ہدایت فرمائی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے) (۴) وہ قول یا فعل جو اسی طرح واقع ہو جس طرح پر کہ اس کا ہونا ضروری ہے اور اسی مقدار اور اسی وقت میں ہو کہ جس مقدار اور جس وقت میں اس کا ہونا واجب ہے۔ چنانچہ قولِ حق اور فعلِ حق

Marfat.com

اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے ارشاد ہے لٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ (لیکن یہ بات میری طرف سے ثابت ہوگئی کہ مجھ کو دوزخ بھرنی ہے)۔

آیتِ شریفہ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ (اور اگر پیروی کرے حق ان کی خواہشوں کی تو آسمان اور زمین اور جو کوئی ان کے بیچ میں ہیں خراب ہو جائیں) میں حق سے ذات باری تعالیٰ بھی مراد لی جا سکتی ہے اور وہ حکم بھی جو حکمتِ الٰہی کے مقتضیٰ کے مطابق ہو، یہ بھی واضح رہے کہ حق کا استعمال واجب، لازم اور جائز کے معنی میں بھی ہوتا ہے جیسے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (اور ہم پر ایمان والوں کی مدد لازم ہے) اور كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ (اسی طرح ذمہ ہمارا ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے)

۱ ب ۳ ر ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۳ ا ۲ ب ۲ ر ۵ و ۱۰ و ۱۷

۳ ب ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۷ ۴ ب ۲ و ۳ و ۷ و ۱۰ ۵ ب ۱۳

۶ ب ۳ و ۹ و ۱۱ و ۱۴ ۷ ب ۶ و ۷ و ۹ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷

۸ ب ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ۹ ب ۳ و ۶ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و

۱۰ ب ۲ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵

۱۱ ب ۲ و ۴ و ۷ و ۱۰ و ۱۷ ۱۲ ب ۸ و ۹ و ۱۵ و ۱۶ ۱۳ ب ۳ و ۴ و

۱۴ ب ۵ و ۶ و ۷ و ۳۰ ۲ و ۶ و ۹ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۳۰

۱۶ ب ۶ و ۱۵ ۲ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۳ و ۴ و ۱۵ و ۱۷

۱۸ ب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۹ و ۱۲ ۱۹ ب ۳ و ۴ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۶

۲۱ ب ۳ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ ۲۲ ب ۴ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و

۲۳ ب ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ ۲۳ ب ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

۲۴ ب ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ ۲۵ ب ۳ و ۴ و ۵ و

۲۵ ب ۹ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ ۲۶ ب ۳ و ۴ و ۵ و ۱۲ و ۱۵ و

۲۶ ب ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ۲۷ ب ۶ و ۱۶ و ۱۸ و ۲۰ ۲۸ ب ۷ و ۹ و ۱۵ ۲۹ ب ۶ و ۷

۳۰ ب ۲ و ۲۸ حَقًّا ۲ ب ۶ و ۱۵ ۵ ب ۱ ۶ ب ۱۲ ۸ ب ۱۵ ۹ ب ۶

۲۱ ب ۱۰ و ۸ ۲۱ ب ۲ ۱۴ ب ۱۱ ۱۳ ب ۵ ۱۴ ب ۱۱ ۲۱ ب ۶ و ۱۵ و ۱۰ و ۳

حَقَّ۔ حق ہوا، ثابت ہوا، مطابق ہوا۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۲۰ ب ۱۵

حُقُبًا۔ مدتہائے دراز، برسوں، قرنوں، حُقُبٌ زمانے کو کہتے ہیں اس کی جمع اَحْقَابٌ ہے (ملاحظہ ہو اَحْقَابًا) ۱۵ ب ۲۱

حَقَّتْ۔ ثابت ہوئی، ٹھیک پڑی، مطابق ہوئی، حَقٌّ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۱ ب ۱۵ و ۹ ۱۳ ب ۱۱ ۲۴ ب ۶ و ۵ ۳۰ ب ۹

حُقَّتْ۔ وہ اسی لائق ہے، وہ ثابت کی گئی

Marfat.com

وہ مطابق کی گئی، وہ لائق بنائی گئی، حَقَّ سے، ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۲۴

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

حَقَّهٗ۔ اس کا حق، حَقٌّ مضاف، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۳ ۱۵ پ ۲۱

حَقِیْقٌ۔ سزاوار، لائق، ثابت، قائم، حَقَّ سے، بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ، پ ۹

فصل الکاف

حُکَّامٍ۔ حاکم۔ فیصلہ کرنے والے، حَاکِمٌ کی جمع، پ ۲

حُکْمٌ۔ حکم، حکم کرنا، حَکَمَ یَحْکُمُ کا مصدر ہے کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنے کا نام حکم ہے۔ خواہ وہ فیصلہ دوسرے کے لئے لازم کر دیا جائے یا نہ کیا جائے، پ ۳ پ ۶ پ ۷ پ ۱۱ پ ۱۲ پ ۱۳ پ ۱۶ پ ۱۷ پ ۱۸ پ ۲۰ پ ۲۱ پ ۲۲ پ ۲۳ پ ۲۴ پ ۲۵ پ ۲۶ پ ۲۷ پ ۲۸ پ ۲۹ پ ۳۰ حُکْمًا پ ۱۲ پ ۱۳ پ ۱۷ پ ۱۹ پ ۲۰ پ ۵

حَکَمَ۔ اس نے حکم کیا، وہ فیصلہ کر چکا (نصر) حَکَمْتَ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۲۴

حَکَمًا۔ منصف، فیصلہ کرنے والا، حُکْمٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ، واحد اور جمع سب کے لئے مستعمل ہے خصوصی فیصلہ کرنے والے کو حَکَمٌ کہتے ہیں، اس لئے یہ حاکم سے زیادہ بلیغ ہے، پ ۵ پ ۷ پ ۵

حَکَمْتَ۔ تو نے حکم کیا۔ تو نے فیصلہ کیا حُکْمٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ ۶

حَکَمْتُمْ۔ تم نے حکم کیا، تم نے فیصلہ کیا۔ حُکْمٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۵

حِکْمَةٌ۔ حکمت، دانش، سمجھ، علم، پکی باتیں تدبیر، علم و عقل کے ذریعہ حق بات کے دریافت کر لینے کا نام حکمت ہے، اس لحاظ سے حکمتِ الٰہی کا مطلب اشیاء کی معرفت اور ان کو نہایت ہی درست طریقہ پر ایجاد کرنا ہے، اور انسان کی حکمت موجودات کو پہچاننا اور نیک کاموں کا سرانجام دینا ہے آیتِ شریفہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ (اور ہم نے دی ہے لقمان کو عقلمندی) میں حضرت لقمان کو اسی حکمت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے، آیاتِ شریفہ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ (ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقلمندی)

Marfat.com

اور وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ (اور یاد کیا کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی کی، حکمت سے علمِ نبوت مراد ہے، حِكْمٌ جمع

پ ۱ ع ۱۵ پ ۲ ع ۱ و ۱۳ و ۱۴ پ ۳ ع ۵ و ۱۳ و ۱۷ پ ۴ ع ۸ پ ۵ ع ۱۳ پ ۵ ع ۱۲ و ۲۲

پ ۲۱ ع ۱۱ پ ۲۲ ع ۱ پ ۲۳ ع ۱۱ پ ۲۵ ع ۱۲ پ ۲۷ ع ۸ پ ۲۸ ع ۱۱

حُكْمَهٗ۔ اس کا حکم، اس کا فیصلہ، حُكْمٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ ۱۳ ع ۱۲ پ ۱۵ ع ۱۶ پ ۲۵ ع ۵ پ ۲۵ ع ۳

حُكْمِهِمْ۔ ان کا حکم، ان کا فیصلہ، حُكْمٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۱۷ ع ۴

حَكِيْمٌ۔ حکمت والا۔ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ کیونکہ اصل حکمت اسی کی حکمت ہے، پ ۱ ع ۱۵ پ ۲ ع ۱ و ۱۲ و ۱۵ پ ۳ ع ۹ و ۱۰ و ۱۳ پ ۴ ع ۳

پ ۵ ع ۶ پ ۶ ع ۸ و ۱۵ پ ۷ ع ۳ و ۲ پ ۸ ع ۳ پ ۹ ع ۱۵ پ ۱۰ ع ۵ و ۴ و ۳

پ ۱۰ ع ۶ و ۸ و ۱۵ پ ۱۱ ع ۲ و ۱ و ۶ و ۱۰ پ ۱۲ ع ۱۱ پ ۱۳ ع ۴ و ۵ و ۱۳ پ ۱۳ ع ۲ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶

پ ۱۴ ع ۱۴ پ ۱۵ ع ۸ و ۷ پ ۱۹ ع ۱۶ پ ۲۰ ع ۱۵ و ۱۶ پ ۲۱ ع ۱۲ و ۱۰ و ۶ پ ۲۲ ع ۷ و ۹ و ۱۳

پ ۲۲ ع ۱۸ و ۱۳ پ ۲۳ ع ۱۵ پ ۲۴ ع ۱۹ و ۹ پ ۲۵ ع ۲ و ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۲۰

پ ۲۶ ع ۱۲ و ۱۹ پ ۲۷ ع ۱۲ پ ۲۸ ع ۴ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹

حَكِيْمًا پ ۵ ع ۱۳ پ ۶ ع ۵ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ پ ۷ ع ۲ و ۳

پ ۲۱ ع ۱۴ پ ۲۶ ع ۱۱ و ۹ پ ۲۸ ع ۲۰

فصل اللام

حِلٌّ۔ حلال، حلال ہونا، حَلَّ يَحِلُّ کا مصدر ہے، پ ۲ ع ۲۲ پ ۲۸ ع ۱۰۔ **حِلًّا** پ ۲

حَلَّافٍ۔ بڑا قسمیں کھانے والا۔ حَلْفٌ سے جس کے معنی قسم کھانے کے ہیں بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ، پ ۲۹ ع ۳

حَلَالٌ۔ حلال، حلال ہونا، حَلَّ يَحِلُّ کا مصدر ہے، پ ۲ ع ۱۲ **حَلَالًا** پ ۲ پ ۶ پ ۱۱ پ ۱۴ ع ۱۲

حَلَائِلُ۔ بیویاں، جوروئیں، حَلِيْلَةٌ کی جمع جس کے معنی زوجہ کے ہیں۔ حَلِيْلَةٌ بروزن فَعِيْلَةٌ۔ حَلٌّ سے مشتق ہے، جس کے معنی گرہ کھولنے، اترنے اور حلال ہونے کے ہیں، چونکہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی ازار کھولتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اترتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں اس لئے حَلِيْلٌ اور حَلِيْلَةٌ کہلاتے ہیں پ ۴ ع ۱۵

حَلَفْتُمْ۔ تم نے قسم کھائی، حَلْفٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ ۱۰

حُلُقُوْمَ۔ حلق، گلا، حَلَاقِيْمُ جمع، پ ۲۷ ع ۱۶

حَلَلْتُمْ۔ تم حلال ہو، احرام سے نکلو، حِلٌّ

Marfat.com

اور حَلَالٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۶ پ ۵

حُلُمٌ، بلوغ، عقل، اَحْلَامٌ جمع، ۱۸ پ ۱۱

حُلُّوْا۔ ان کو پہنایا گیا، تَحْلِیَۃٌ سے، جس کے معنی زیور پہنانے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب، ۲۹ پ ۱۹

حَلِیْمٌ، بردبار، تحمل والا، باوقار، حِلْمٌ سے جس کے معنی جوشِ غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے یعنی بردباری اور تحمل کرنے کے ہیں بروزن فَعِیْلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ اللہ کے اسماءِ حسنیٰ میں ہے کیونکہ اصل حلم اسی کا ہے۔ ۲ پ ۱۲ و ۱۳، ۳ پ ۷ و ۱۲، ۴ پ ۱۱، ۱۲ پ ۳ ۱۲ پ ۱۵ ۱۳ پ ۱۴ ۲۵ پ ۱۶ حَلِیْمًا ۱۵ پ ۲ ۲۲ پ ۱۴

حُلِیِّهِمْ۔ ان کے زیورات، ان کے گہنے حُلِیٌّ حَلْیٌ کی جمع ہے جیسے ثُدِیٌّ ثَدْیٌ کی جمع ہے، حَلْیٌ کے معنی زیور اور گہنے کے ہیں حُلِیٌّ مضاف، ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۹ پ

فصل المیم

حٰمٓ ۲۵ پ ۲۵ حا میم، حروف مقطعات ہیں (ناظرہ)

الٓرٰ ۱۳ پ ۶ و ۱۵ ۱۴ پ ۲ و ۴ و ۱۴ ۱۳ پ ۱ ۱۴ پ ۱

حَمَاءٍ گارا، کیچڑ، ۱۴ پ ۳

حِمَارٍ۔ گدھا۔ حَمِیْرٌ اور حُمُرٌ جمع، ۲۹ پ ۱۱

حِمَارِكَ۔ تیرا گدھا، حِمَارِ مضاف، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، ۳ پ

حَمَّالَۃَ۔ خوب اٹھانے والی، حَمْلٌ سے بروزن فَعَّالَۃٌ مبالغہ کا صیغہ، حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ (ایندھن سر پر لئے پھرنے والی) ابولہب کی جورو کی صفت ہے، اس کا نام اروی بنت حرب ہے کنیت ام جمیل اور لقب عوراء (کانی) ہے اپنے بدبخت شوہر ابولہب کی طرح اس شقیہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت ترین عداوت تھی۔ ۳۰ پ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چند روز تک وحی نازل نہ ہوئی تو ابولہب کی جورو بولی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے تو اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا کہ تیرا شیطان تجھ کو چھوڑ گیا۔ تب سورۂ والضحیٰ نازل ہوئی[1] ایندھن سر پر لئے پھرنے کو

[1] فتح الباری ج ۳ ص ۷، طبع امیریہ مصر۔

Marfat.com

بعض نے تو حقیقت پر محمول کیا ہے، ان لوگوں کا بیان ہے کہ وہ خست کے مارے ایندھن جنگل میں سے آپ لاتی تھی اور کانٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ڈال دیتی تھی تاکہ آتے جاتے چبھیں، اور بعض نے کہا ہے کہ سخن چینی سے استعارہ ہے، چونکہ وہ چغلخوری کے سبب قبیلہ میں لڑائی کی آگ بھڑکاتی تھی، اس لئے قرآن مجید نے اس کو حمالۃ الحطب کہا، ۳۰/۱۱۱

حَمْدٌ. تعریف، خوبی، اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور ثنا کو حمد کہتے ہیں، یہ مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے کیونکہ مدح ان افعال پر بھی ہوتی ہے جو انسان سے اس کے اپنے اختیار سے سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف پر بھی جو بہ تسخیر الٰہی اس میں موجود ہیں چنانچہ جس طرح انسان کی مدح طول قامت اور رخ صبیح پر ہوتی ہے اسی طرح بال کے خرچ کرنے اور سخاوت و حصولِ علم پر بھی ہوتی ہے، اور حمد صرف ان امور پر ہی ہوتی ہے جو بہ تسخیر الٰہی ہوں اور شکر وہ ہے جو نعمت کے مقابلہ میں ہو پس ہر شکر حمد ہے اور ہر حمد شکر نہیں ہے، اور ہر حمد مدح ہے لیکن ہر مدح حمد نہیں ہے۔ ۱/۱ ۲/۱ ۳/۱ ۴/۱ ۵/۱ ۶/۱ ۷/۱ ۸/۱ ۹/۱ ۱۰/۱ ۱۱/۱ ۱۲/۱ ۱۳/۱ ۱۴/۱ ۱۵/۱ ۱۶/۱ ۱۷/۱ ۱۸/۱ ۱۹/۱ ۲۰/۱ ۲۱/۱ ۲۲/۱ ۲۳/۱ ۲۴/۱ ۲۵/۱ ۲۶/۱ ۲۷/۱ ۲۸/۱ ۲۹/۱ ۳۰/۱

حَمْدِكَ. تیری تعریف، تیری خوبیاں حَمْدِ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ، ۲/۱

حَمْدِہٖ. اس کی تعریف، اس کی خوبیاں حَمْدِ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ، ۱۳/۱ ۱۵/۱ ۱۹/۲

حُمُرٌ. گدھے، حِمَارٌ کی جمع، ۲۹/۱۹

حُمْرٌ. سرخ، اَحْمَرُ کی جمع ۳۵/۱۲

حٰمٓ عٓسٓقٓ. حا، میم، عین، سین، قاف حروف مقطعات ہیں (ملاحظہ ہو الٓرٰ) ۴۲/۲

حَمْلٌ. حمل، پیٹ کا بچہ، اَحْمَالٌ جمع (ملاحظہ ہو تَحْمِیْلٌ) ۱۷/۷ ۲۵/۱۴

حَمَلًا ۱۲/۹

حِمْلٌ. بوجھ، اَحْمَالٌ اور حُمُوْلَۃٌ جمع (ملاحظہ ہو تَحْمِیْلٌ) ۱۳/۲

حِمْلًا ۱۲/۱۴

Marfat.com

حَمَلَ۔ اس نے اٹھایا، حِمْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، پ ۱۶ ع ۱۵

حُمِّلَ، اٹھوایا گیا، بوجھ رکھا گیا، تَحْمِیْلٌ سے جس کے معنی بار کرانے اور بوجھ رکھنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب پ ۱۵ ع ۱۳

حَمَلَتْ۔ اس نے اٹھایا، حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو تَحْمِیْلٌ) پ ۵ ع ۱۴

حُمِلَتْ۔ وہ اٹھائی گئی، حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب پ ۱۶ ع ۵

حُمِلْتُمْ۔ تم پر بوجھ رکھا گیا، تم سے بوجھ اٹھوایا گیا، تَحْمِیْلٌ سے۔ ماضی مجہول کا صیغہ، جمع مذکر حاضر، پ ۱۸ ع ۱۳

حَمَلْتَهٗ، تو نے اس پر بوجھ رکھا۔ حَمَلَتْ حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر حاضر، هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، پ ۳ ع ۸

حَمَلَتْهُ۔ اس نے اس کو اٹھایا، اس کو پیٹ میں رکھا، حَمَلَتْ حَمْلٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، هُ ضمیر واحد مذکر غائب پ ۱۶ ع ۱۱ پ ۲۶

حَمَلْنَا۔ ہم نے بار کرایا، ہم نے سوار کرایا۔ حَمْلٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم (ملاحظہ ہو اِحْمِلْ) پ ۱۵ ع ۱۶ پ ۲۳

حُمِّلْنَا۔ ہم پر لادا گیا، ہم سے اٹھوایا گیا، تَحْمِیْلٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع متکلم، پ ۱۶ ع ۱۳

حَمَلْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو چڑھالیا، ہم نے تم کو دلادیا۔ ہم نے تم کو سوار کردیا، اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے، پ ۲۵ ع ۵

حَمَلْنٰهُ۔ ہم نے اس کو چڑھالیا، ہم نے اس کو سوار کرلیا، اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے، پ ۲۷ ع ۸

حَمَلْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو چڑھایا، ہم نے ان کو سواری دی، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، پ ۱۵ ع ۱

حُمِلُوْا۔ ان سے اٹھوایا گیا، ان پر لادا گیا، تَحْمِیْلٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ، جمع مذکر غائب، پ ۲۸ ع ۱۱

حَمْلُهٗ۔ اس کا حمل میں رہنا، حَمْلٌ مضاف هٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۲۶ ع ۲

حَمْلُهَا۔ اس کا حمل، حَمْلٌ مضاف، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، پ ۸ ع ۱

حِمْلِهَا۔ اس کا بوجھ، حِمْلٌ مضاف، هَا ضمیر

Marfat.com

واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، ۲۲/۱۵
حَمَلَتْهَا۔ اس کو اٹھالیا، حَمَلَ صیغہ ماضی ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، ۲۲/۴
حَمَلْتُهُنَّ۔ ان (عورتوں) کا حمل، حَمْلَ مضاف، ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ۲۸/۱۷
حَمُوْلَةً۔ لدنے والے، بوجھ اٹھانے والے حُمُلٌ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ، ۸/۴
حَمِيْدٌ۔ ستودہ، تعریف کیا ہوا، سراہا ہوا، حَمْدٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ بمعنی مفعول یعنی محمود ہے، اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے کیونکہ وہی حقیقی طور پر مستحقِ حمد ہے، ۳/۵ ۴/۱۲ ۱۲/۱۳ ۱۳/۱۰ ۱۷/۱۵ ۲۱/۱۱ ۲۲/۱۵ ۲۳/۱۱ ۲۵/۴ ۲۶/۱۹ ۲۸/۱۵ ۳۰/۱۰
حَمِيْدًا۔ ۵/۱۹
حَمِيْرَ۔ گدھے، حِمَارٌ کی جمع ہے۔ ۱۴/۱۱
حَمِيْمٍ۔ نہایت گرم پانی، گہرا دوست، اصل میں حَمِيْمٌ سخت گرم پانی کو کہتے ہیں اور اسی اعتبار سے اس قریبی دوست کو بھی حمیم کہا جاتا ہے جو اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جائے، پہلے معنی کے لحاظ سے اس کی جمع حَمَائِمُ ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَحِمَّآءُ ہے، ۷/۱۴ ۱۴/۴ ۱۷/۹ ۲۳/۶ ۲۳/۱۳ ۲۳/۷ ۲۳/۱۲ ۲۳/۱۹ ۲۵/۱۹ ۲۷/۱۲ ۲۷/۱۵ ۲۹/۱۶ ۳۷/۵
حَمِيْمًا۔ ۲۶/۱۰ ۲۹/۱۰
حَمِئَةٍ۔ کیچڑ والا، دلدل والا، حَمْأٌ سے جس کے معنی کیچڑ اور دلدل ہونے کے ہیں صفتِ مشبہ کا صیغہ، ۱۶/۱۲
حَمِيَّةَ۔ کد، ضد، حمیت، قوتِ غضبیہ، جب جوش میں آئے اور بڑھ جائے تو حمیت کہلاتی ہے۔ ۲۶/۱۱

فصل النون

حَنَاجِرَ۔ حلق، گلے، نرخرے، حَنْجَرَةٌ کی جمع، ۲۱/۱۸ ۲۳/۷
حَنَانًا۔ رحمت، شفقت، مہربانی، وہ رقتِ قلب جس میں شفقت موجود ہو، حَنَّ یَحِنُّ کا مصدر ہے، ۱۹/۱۳
حِنْثِ۔ گناہ، قسم توڑنا، اَحْنَاثٌ جمع، ۲۷/۱۵
حُنَفَآءَ۔ حنیفی، اللہ کی طرف ہونے والے، حَنِيْفٌ کی جمع، ۱۷/۱۱ ۳۰/۲۲
حَنِيْذٍ۔ بریاں، تلا ہوا، بھونا ہوا۔ حَنْذٌ سے

Marfat.com

جس کے معنی تلنے اور بھوننے کے ہیں بروزن فَعِیْلٌ بمعنی مفعول صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے[۱۲]

حَنِیْفًا ایک طرف ہونے والا، حَنَفٌ سے جس کے معنی گمراہی سے استقامت کی طرف مائل ہونے کے ہیں، بروزن فَعِیْلٌ صفتِ مشبہ کا صیغہ، جو کوئی ایک راہ حق پکڑے اور سب باطل راہیں چھوڑے "حنیف" کہلاتا ہے، شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ "حنیف آں را می گفتند کہ استقبال کعبہ کند و حج گزارد و ختنہ نماید و از جنابت غسل کند حاصل آنکہ نام کے بود کہ بشریعت ابراہیمی متدین باشد"[۱]

[۱۱] [۱۲] [۱۳] [۱۴] [۱۵] [۱۶] [۱۷] [۱۸] [۱۹] [۲۰] [۲۱]

حُنَیْنٍ، حنین، طائف کے قریب ذوالمجاز کے پہلو میں ایک وادی کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے بجانب عرفات کچھ اوپر دس میل ہے، حنین بن قانیہ بن مہلائیل کے نام پر موسوم ہے، شوال ۸ھ میں یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبیلۂ بنو ہوازن سے مشہور جنگ ہوئی تھی، جو غزوۂ حنین اور غزوۂ ہوازن کے نام سے مشہور ہے، [۱۰]

فصل الواو

حَوَارِیُّوْنَ۔ حواری، حَوَارِیٌّ کی جمع، بحالتِ رفع، حواری حَوَرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی خالص سپیدی کے ہیں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب ہے، صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چونکہ ان کے کپڑے سپید تھے اس واسطے وہ "حواری" کہلائے[۲] ابن ابی حاتم نے ضحاک سے روایت کی ہے کہ حواری نبطی زبان میں دھوبی کو کہتے ہیں، مگر وہ بجائے حا کے ہا بولتے ہیں، اور قتادہ سے روایت کی ہے کہ حواری اس کو کہتے ہیں جس میں خلافت اور حکومت کی صلاحیت ہو، نیز اُن سے وزیر کے معنی بھی مروی ہیں، ترمذی وغیرہ نے ابن عیینہ سے ناصر و مددگار کے معنے نقل کئے ہیں، ان اخیر کے تین معانی کا مفہوم قریب قریب ہے۔ یونس بن حبیب نے

---

[۱] فتح الرحمٰن سورۂ آلِ عمران آیت ۶۷ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا

[۲] صحیح بخاری باب مناقب الزبیر بن عوام۔

خالص کے معنی بتائے ہیں اور ابن الکلبی نے خلیل یعنی دلی دوست کہا ہے۔[1] شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں لکھتے ہیں: "حضرت عیسیٰ کے بارہ یار کا خطاب تھا حواری، حواری اصل میں کہتے ہیں دھوبی کو، ان میں پہلے جو دو شخص ان کے تابع ہوئے دھوبی تھے حضرت عیسیٰ نے ان کو کہا کہ بڑے کیا دھوتے ہو، میں تم کو دل دھونے سکھادوں وہ ان کے ساتھ ہوئے اس طرح سب کو یہ خطاب ٹھیر گیا۔" پ ۳ ع ۱۲ پ ۲۸ ع ۲

حَوَارِيِّيْنَ۔ حواری، حَوَارِیٌّ کی جمع بحالتِ نصب وجر، پ ۲۸ ع ۲

حَوَايَا۔ انتڑیاں، آنتیں، حَوِيَّةٌ کی جمع، جس کے معنی آنت کے ہیں، پ ۸ ع ۵

حُوْبًا۔ گناہ، وبال، اسم ہے، پ ۴ ع ۱۲

حُوْت۔ مچھلی، حِيْتَانٌ جمع، پ ۱۵ ع ۱۱ پ ۱۷ ع ۹ پ ۱۹ ع ۳

حُوْتَهُمَا۔ ان دونوں کی مچھلی، حوت مضاف هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۱۵ ع ۲۱

حُوْرٌ حوریں، حَوْرَاءُ کی جمع، حوراء نہایت گوری عورت کو کہتے ہیں، امام بغوی لکھتے ہیں مصور وہ عورتیں ہیں جن کی سفیدی نکھری ہوئی ہو مجاہد کا بیان ہے کہ ان کے گورے پن اور رنگ کی صفائی کے سبب ان پر نگہ کام نہ کرسکے، ابوعبیدہ کہتے ہیں حوریں وہ ہیں جن کی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت گہری ہو۔"[2] پ ۲۵ ع ۱۶ پ ۲۷ ع ۱۲ پ ۲۷ ع ۲

حَوْل، گرد حوالی، مصدر ہے، اصل میں حول کے معنی کسی چیز کے متغیر ہونے اور دوسرے سے جدا ہونے کے ہیں، اور اسی اعتبار سے کسی چیز کی اس جانب کو جس کی طرف اس کا پلٹنا اور منتقل کرنا ممکن ہو حول کہتے ہیں، پ ۱ ع ۱۶ پ ۲۲ ع ۵

حَوْل۔ برس، سال، چونکہ سال پلٹتا رہتا ہے اس لئے حول کہلاتا ہے، پ ۲ ع ۱۵

حِوَلًا۔ جگہ بدلنی، تبدیلی، پلٹنا، مصدر ہے پ ۱۵ ع ۳

حَوْلَكَ۔ تیرے حوالی، تیرے گرد، حَوْلِ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، پ ۱۰ ع ۲

حَوْلَكُمْ۔ تمہارے گرد، تمہارے آس پاس، حَوْلَ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، پ ۱۰ ع ۱۱ پ ۲۶ ع ۲

---

[1] فتح الباری ج ۷، ص ۶۴ طبع امیریہ [2] معالم التنزیل ج ۷، ص ۱۶۵ طبع مصر۔

Marfat.com

حَوْلَهٗ۔ اس کے گرد اس کے آس پاس، حَوْلَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲ ۱ ۶ ۶ ۲۴

حَوْلَهَا۔ اس کے آس پاس، اس کے ارد گرد، حَوْلَ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ۷ ۱۹ ۲۵

حَوْلَهُمْ۔ ان کے ارد گرد، ان کے آس پاس حَوْلَ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ۱۴ ۲۱

حَوْلَيْنِ۔ دو برس، دو سال حَوْلٌ کا تثنیہ ۲۳

فصل الیاء المثناۃ

حَيَّ وہ زندہ رہا، وہ جیا، (سَمِعَ) حَيَاةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، حَيَّ اصل میں حَيِيَ تھا یاء کا یا میں ادغام ہوگیا۔ (ملاحظہ ہو حَيٰوة) ۱۰

حَيٌّ۔ زندہ، حَيَاةٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ (ملاحظہ ہو اَحْيٰى) ۲ ۱۱ ۱۸ ۱۵ ۱۶ ۱۴ ۱۲ ۱۹ ۱۳ ۲۱ ۱۲ ۲۴ ۱۳ حَيًّا ۱۶ ۸ ۸ ۲

حِيْتَانُهُمْ۔ ان کی مچھلیاں، حِيْتَانٌ حُوْتٌ کی جمع مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ۹ ۱۱

حَيْثُ۔ جہاں، جس جگہ، ظرف مکان ہے، مبنی بر ضمہ ہے، مکان مبہم کے لئے آتا ہے جس کی جملہ مابعد سے تشریح ہوتی ہے، اور جب مَا اس کے بعد آتا ہے تو مجازات یعنی شرط و جزا کے معنی ہوتے ہیں، ۱ ۶ ۴ ۲ ۸ ۱۲ ۱۵ ۲ ۵ ۹ ۲ ۸ ۱۰ ۱۰ ۹ ۱۰ ۱۰ ۱۳ ۱۲ ۱۳ ۱۲ ۱۶ ۱۲ ۲۳ ۱۶ ۲۴ ۵ ۲۸ ۴ ۲۹ ۴

حَيْرَانَ۔ حیران، سراسیمہ، بہکا ہوا، متردد، حَيْرَةٌ سے، جس کے معنی بہکنے اور متردد ہونے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ، ۱۵

حِيْلَ، حائل کر دیا گیا، جدائی ڈال دی گئی (نَصَرَ) حَوْلٌ سے بمعنی جدائی ڈالنے کے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۱۲

حِيْلَةً۔ بہانہ، چارہ، کسی حالت کو خفیہ طور پر جس ذریعہ سے پہنچا جائے اس کا نام "حیلہ" ہے، اس کا استعمال زیادہ تر برائی کے حاصل کرنے میں ہوتا ہے، اور کبھی کبھی جس چیز میں حکمت ہو اس کے لئے بھی بولا جاتا ہے، یہ حَوْلٌ سے مشتق ہے، لیکن ماقبل کو کسرہ ہونے کے سبب واؤ کو یاء سے بدل

Marfat.com

یا گیا۔ حِیَلٌ جمع ہے، ۱۵/۱۱

حِیْنٌ، وقت، زمانہ، مدت، اَحْیَانٌ جمع، حین کسی شئے کے بلوغ اور حصول کے وقت کا نام ہے، اس کے معنی میں جو ابہام ہے مضاف الیہ سے اس کی تخصیص ہو جاتی ہے جیسے وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا) کہ حین یعنی وقت کے معنی میں جو ابہام تھا اس کی مضاف الیہ یعنی مناص (خلاصی) سے تخصیص ہو گئی، اس کا استعمال متعدد معانی کے لئے ہوتا ہے، (۱) مدت کے لئے جیسے وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ (اور ہم نے ان کا ایک مدت تک کام چلایا) (۲) برس اور سال کے لئے جیسے تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ (ہر سال اپنا پھل لاتا ہے۔ (۳) گھڑی جیسے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ۔ (سو پاک اللہ کی یاد ہے جس گھڑی کہ تم شام کرو اور جس گھڑی کہ تم صبح کرو) (۴) زمان مطلق یعنی کوئی وقت جیسے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ (کبھی ہوا ہے انسان پر ایک وقت زمانہ میں) ۱/۲ ۲/۲ ۳/۲

۱۱/۱۵ و ۱۶ ۱۲/۱۲ ۱۳/۱۲ ۱۴/۱۲ ۱۵/۲ و ۳ ۱۸/۱۴

۱۹/۲ و ۱۵ ۲۰/۵ ۲۱/۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ ۲۳/۳ و ۴ ۲۷/۱ و ۴ ۲۹/۱۱

حِیْنَئِذٍ اس وقت، حِیْنَ مضاف اِذٍ مضاف الیہ، ۲۷/۱۲

حَیُّوْا۔ تم دعا دو، تم سلام کرو، تَحِیَّةٌ سے جس کے معنی سلام کرنے اور زندگی کی دعا دینے کے ہیں، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، (ملاحظہ ہو تَحِیَّةٌ) ۵/۸

حَیَوَانٌ۔ زندگی، جینا، حَیِیَ یَحْیٰی کا مصدر ہے، اصل میں حَیَیَانٌ تھا، یا ثانیہ واو سے بدل دی گئی، یہ حَیَاةٌ سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ فَعَلَانٌ کے وزن میں حرکت و اضطراب جو لازمۂ حیات ہے موجود ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس مقام پر لفظ حیات کی بجائے حَیَوَانٌ کا استعمال کیا گیا ہے، ۲۱/۲

حَیٰوةٌ۔ زندگی، جینا، حَیِیَ یَحْیٰی کا مصدر ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اَحْیَا)۔ ۱۰/۱ و ۱۱

۲/۱ و ۲ ۲/۱۰ ۳/۱۰ ۴/۲ ۵/۱۰ و ۱۲ ۶/۱۲ ۸/۳ و ۱۱ و ۱۳

۱۲/۱ و ۱۲ ۱۳/۶ و ۸ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ ۱۲/۲ ۱۳/۹ و ۱۱ و ۱۳

۱۴/۱۹ و ۲۰ ۱۵/۸ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ ۱۶/۳ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۷ ۱۷/۳ و ۱۰ و ۱۴

۱۹/۹ و ۱۰ و ۱۵ ۲۰/۲ و ۳ و ۱۳ و ۲۰ ۲۱/۱۰ ۲۲/۱۴ ۲۳/۱۳ ۲۴/۱۰ و ۱۴

Marfat.com

۲۴ ع ۱۶ و ۱۸ ب ۱ ۲۵ ع ۵ و ۱۰ ب ۲ ۲۶ ب ۸ ۲۷ ع ۶ و ۱۹ ب ۱ ۲۹ ع ۲ و ۱۲ ب ۳۰

حَيَاتِكُمْ۔ تمہاری زندگی، حَيَاةٍ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، ب ۳۰ ع ۱۲

حَيَاتُنَا۔ ہماری زندگی، ہمارا جینا، حَيَاةٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ب ۹ ع ۳

حَيَاتِي۔ میری زندگی، میرا جینا، حَيَاةٍ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، ب ۳۰ ع ۱۲

حَيَّوْكَ۔ انھوں نے تجھ کو دعا دی، انھوں نے تجھے سلام کیا، حَيَّوْا تَحِيَّةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تَحِيَّةٌ) ب ۲۸ ع ۳

حَيَّةٌ۔ سانپ، مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے، حَيَّاتٌ جمع، ب ۱۶ ع ۱۰

حُيِّيتُمْ۔ تمہیں دعا دی جائے، تمہیں سلام کیا جائے تَحِيَّةٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو تَحِيَّةٌ) ب ۵ ع ۸

Marfat.com

بَابُ الخَاءِ المُعجَمَة

فصل الالف

خَابَ۔ وہ نامراد ہوا، وہ خراب ہوا، اس کا مطلب فوت ہوا، (ضَرَبَ) خَيْبَةٌ سے جس کے معنی نامراد ہونے اور مطلب فوت ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ۱۶ ب ۱۲ و ۱۵ ب ۳۰ ب ۱۶

خَاتَمَ۔ مہر، ختم کرنے والا، خَوَاتِمُ اور خُتُمٌ جمع، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے کہ آپ پر نبوت ختم ہوگئی اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آنے والا، اس لئے قرآن مجید نے آپ کو خَاتَمَ النَّبِيِّينَ (مہر سب نبیوں پر) فرمایا ہے۔ یعنی تمام نبیوں کا ختم کرنے والا، کیونکہ سب کے مہر اخیر میں لگائی جاتی ہے ۲۲ ب

خَادِعُهُمْ۔ ان کو دغا دینے والا، ان کو فریب دینے والا، خَادِعٌ خِدْعٌ سے۔ جس کے معنی فریب دینے اور دغا دینے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر مضاف ہے، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (منافق جو ہیں دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہ ان کو دغابازی کی سزا دے گا) میں خَادِعٌ کے معنی دغا کی سزا دینے والے کے ہیں، خدع (یعنی دغا کی سزا) کو خدع سے تعبیر کرنا مقابلۃً اور مجازاً عرب کا عام محاورہ ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو يُخٰدِعُوْنَ) ۵ ب ۱۸

خَارِجٌ۔ نکلنے والا، خُرُوْجٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ، واحد مذکر (ملاحظہ ہو اُخْرُجْ) ۵ ب ۲

خَارِجِيْنَ۔ نکلنے والے۔ خُرُوْجٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ۲۴ ب ۱۶

خَازِنِيْنَ۔ جمع کرنے والے، ذخیرہ کرنے والے، خزانہ کرنے والے، خَزْنٌ سے، جس کے معنی خزانہ میں جمع کرنے کے ہیں۔

Marfat.com

اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۳۳/۲

خَاسِرُوْنَ۔ ٹوٹا پانے والے، نقصان اٹھانے والے، زیان کار، خُسْرٌ اور خُسْرَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت رفع، (ملاحظہ ہو خُسْرٌ اور خُسْرَانٌ) ۹/۱ ۱۴/۳ ۱۵/۲ ۱۱/۱۰ ۱۵/۱۰ ۱۱/۱۲ ۱۵/۱۲ ۲۸/۱۳ ۲۲/۱۴ ۱۵/۱۶ ۱۹/۱۶ ۱۱/۱۷ ۱۰۳/۱۸ ۱۰۵/۲۱ ۲۲/۲۷ ۲۱/۲۹

خَاسِرَةٌ۔ ٹوٹے والی، زیان دہندہ، خُسْرٌ اور خُسْرَانٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، ۱۰/۷۹

خٰسِرِيْنَ۔ ٹوٹا پانے والے، نقصان اٹھانے والے، خراب ہونے والے، زیان کار، خُسْرٌ اور خُسْرَانٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت نصب وجر، ۶/۶ ۱۴۰/۷ ۹/۸ ۱۷۰/۱۲ ۱۱۲/۱۳ ۱۴۱/۱۴ ۱۱۳/۱۶ ۱۰۹/۲۳ ۱۱۲/۲۶

خَاسِئًا۔ ذلیل، خوار، درماندہ، خَسْءٌ سے جس کے معنی دھتکار پڑنے درماندہ ہونے اور تھک کر رہ جانے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، ۶۵/۲

خَاسِئِيْنَ۔ ذلیل، خوار، خَسْءٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۱۶۶/۷

خَاشِعًا۔ دب جانے والا، عاجزی کرنے والا، خُشُوْعٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر (ملاحظہ ہو تَخْشَعَ) ۲۱/۵۹

خٰشِعٰتٍ۔ فروتنی کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والی عورتیں، دبی رہنے والی عورتیں خُشُوْعٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ جمع مؤنث ۳۵/۳۳

خَاشِعُوْنَ۔ زاری کرنے والے، عاجزی کرنے والے، خُشُوْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ رفع، ۱۰۹/۱۷

خَاشِعَةٌ۔ ذلیل ہونے والی، خوار، دبی جانے والی، خُشُوْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، ۲/۷۹ ۷/۵۴ ۴۳/۶۸ ۴۴/۷۰

خَاشِعِيْنَ، فروتنی کرنے والے، عاجزی کرنے والے، ڈرنے والے، خُشُوْعٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالت نصب وجر ۴۵/۲ ۱۲۵/۴ ۸۳/۵ ۱۰۸/۲۱ ۹۰/۲۱

خَاصَّةً۔ خاص کر، چن کر، خَصٌّ سے جس کے معنی مخصوص کرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، ۲۵/۸

خَاضِعِيْنَ۔ عاجزی کرنے والے، جھکنے والے، خضوعٌ سے، جس کے معنی عاجزی کرنے، جھکنے اور تواضع کرنے کے ہیں اسم فاعل کا

Marfat.com

صیغہ، جمع مذکر، بحالتِ نصب وجر، ۱۵ پ
خَاضُوْا۔ انھوں نے قدم ڈالے، انھوں نے بحث کی، (نصر) خَوْضٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو خَوْض) ۱۰ پ ۱۵
خَاطَبَهُمْ۔ ان سے خطاب کیا، ان سے بات چیت کی، خَاطَبَ مُخَاطَبَةً سے جس کے معنی بات چیت کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۱۹ پ ۴
خَاطِئُوْنَ۔ گنہگار، خَطَأٌ سے، جس کے معنی گناہ کرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ رفع، خَاطِئٌ کی جمع، جس کے معنی گناہ کا قصد کرنے والے کے ہیں (ملاحظہ ہو اَخْطَاْتُمْ اور خَطَأٌ) ۲۹ پ ۴
خَاطِئَةٍ۔ گناہ، گناہگار، خَطِئَ یَخْطَأُ کا مصدر بھی ہے اور اسم فاعل کا صیغہ، واحد مؤنث بھی، ۲۹ پ ۵ ۳۰ پ ۲۱
خٰطِئِيْنَ۔ گناہگار، خطا کرنے والے، چوکنے والے، خَطَأٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ نصب وجر، ۱۳ پ ۳ ۵ ۲۸ پ ۴
خَافَ۔ وہ ڈرا، اس نے خوف کیا۔ خَوْفٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو اَخَافُ) ۳ پ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۲۲ پ ۳
خَافَتْ۔ وہ ڈری، اس نے خوف کیا، خَوْفٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ۲۲ پ ۱۲
خَافِضَةٌ۔ پست کردینے والی، نیچا کردینے والی، خَفْضٌ سے، جس کے معنی پست ہونے پست کرنے اور جھکا دینے کے ہیں۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۲۷ پ ۱۴
خَافُوْا۔ وہ ڈرے۔ انھوں نے خوف کیا خَوْفٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، ۲۴ پ ۱۲
خَافُوْنِ۔ مجھ سے ڈرو۔ خَافُوْا خَوْفٌ سے امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم، ۱ پ ۴
خَافِيَةٌ۔ چھپنے والی، پوشیدہ ہونے والی، بھید، خَفَاءٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث ۲۹ پ ۵
خٰلٰتِكَ۔ تیری خالائیں، خَالَاتٌ خَالَةٌ کی جمع، جس کے معنی خالہ کے ہیں مضاف ہے، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ۱۳ پ ۳
خٰلٰتُكُمْ۔ تمہاری خالائیں، خَالَاتٌ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۴ پ ۱۵ ۱۸ پ ۱۲

Marfat.com

خَالِدٌ۔ ہمیشہ رہنے والا، سدا رہنے والا خُلُوْدٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر (ملاحظہ ہو خُلُوْدٌ) ۲ ۱۰۷ ۵ ۱۰ ۱۴ خَالِدًا ۴ ۱۲ ۵ ۱۰ ۱۴

خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے، سدا رہنے والے، خُلُوْدٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر بحالتِ رفع، ۱ ۲ ۹ ۱۵ ۲ ۱۱ ۲ ۲ ۳ ۲ ۴ ۲ ۱۱ ۸ ۲ ۱۲ ۵ ۱ ۹ ۴ ۲ ۱۴ ۷ ۲ ۱۵ ۲ ۱۸ ۱ ۶ ۱۳ ۲۵ ۳ ۲۸

خٰلِدِيْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے، سدا رہنے والے، خُلُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر بحالت نصب وجر، ۲ ۳ ۲ ۱۷ ۴ ۵ ۱۳ ۵ ۱۵ ۳ ۶ ۱ ۶ ۲ ۷ ۱ ۹ ۱۵ ۱۰ ۱۶ ۴ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۶ ۱۹ ۱۷ ۱ ۱۸ ۱۶ ۲۱ ۱۲ ۲۲ ۱۳ ۵ ۲۳ ۲ ۲۶ ۴ ۲۸ ۲ ۵ ۱۵ ۱۸ ۱۳ ۳۰

خٰلِدَيْنِ۔ (دونوں) ہمیشہ رہنے والے، سدا رہنے والے، خُلُوْدٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ تثنیہ مذکر، ۲۵ ۸

خَالِصٌ۔ خالص، نرا، صاف خُلُوْصٌ سے جس کے معنی خالص اور صاف ہونے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، خالص اور صافی دونوں ہم معنی ہیں فرق اتنا ہے کہ خالص ملاوٹ کے بعد ہوتا ہے اور صافی کا استعمال اس کے لئے بھی ہوتا ہے، جس میں سرے سے ملاوٹ نہ ہو، ۱۴ ۱۳۹ ۱۵ ۱۴۳ خَالِصًا ۱۴ ۱۳۹

خَالِصَةٌ۔ خالص، نری، خُلُوْصٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱ ۱۱ ۳ ۱۱ ۸ ۲۲ ۱۳ ۲۳

خَالِفِيْنَ۔ پیچھے رہنے والے خَلْفٌ سے جس کے معنی پیچھے رہنے اور پیچھے آنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، ۱۲ ۱۱۰

خَالِقٌ۔ پیدا کرنے والا، بنانے والا۔ خَلْقٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر (ملاحظہ ہو خَلْقٌ) ۶ ۱۰۲ ۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۲ ۲۵ ۶

خَالِقُوْنَ۔ پیدا کرنے والے، بنانے والے خَلْقٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ۔ جمع مذکر بحالت رفع، ۱۵ ۶ ۲۷

خَالِقِيْنَ۔ پیدا کرنے والے، بنانے والے خَلْقٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر بحالتِ نصب وجر، ۱۵ ۱۴ ۲۳

خَالُكَ تیرا ماموں، خَالٌ یعنی ماموں اَخْوَالٌ جمع مضاف ہے، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر

Marfat.com

مضاف الیہ، پ۴

خَالِیَۃٌ۔ گذشتہ، گذرنے والی، خُلُوٌّ سے، جس کے معنی گزرنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، پ۵

خَامِدُوْنَ۔ بجھنے والے، خُمُوْدٌ سے، جس کے معنی بجھنے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر بحالت رفع، پ۱۷

خَامِدِیْنَ۔ بجھنے والے، خُمُوْدٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر، بحالت نصب و جر۔ پ۱۷

خَامِسَۃَ۔ پانچویں، اسم عدد ہے، پ۱۲

خَانَتَاھُمَا۔ ان دونوں عورتوں نے ان دونوں کی خیانت کی، انھوں نے ان سے دغا کی، خَانَتَا، خِیَانَۃٌ سے، ماضی کا صیغہ، تثنیہ مؤنث غائب مُنَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب۔ (ملاحظہ ہو تَحُوْنُوْا) پ۲۸

خَانُوْا۔ انھوں نے خیانت کی، انھوں نے دغا کی، خِیَانَۃٌ سے، ماضی کا صیغہ۔ جمع مذکر غائب، پ۱۰

خَاوِیَۃٌ افتادہ، گری ہوئی، کھوکھلی، خَوَاءٌ سے، جس کے معنی گھر کے خالی ہونے، گرپڑنے لوڑھ جانے، نیز اندر سے کھوکھلے ہو جانے کے ہیں، اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث، پ۱۶ پ۱۷ پ۱۸ پ۱۹

خَائِبِیْنَ۔ نامراد، خَیْبَۃٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، (ملاحظہ ہو خَابَ) پ۱۶

خَائِضِیْنَ۔ بحث کرنے والے، گھسنے والے خَوْضٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ، جمع مذکر (ملاحظہ ہو خَوْض) پ۱۱

خَائِفًا۔ ترساں، ڈرنے والا، خَوْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ، واحد مذکر (ملاحظہ ہو خَوْف) پ۱۶

خَائِفِیْنَ۔ ترساں، ڈرنے والے خَوْفٌ سے اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر، خَائِفٌ کی جمع، پ۱۱

خَائِنَۃٍ۔ خیانت، دغا، خِیَانَۃٌ سے۔ اسم فاعل کا صیغہ، واحد مؤنث، یہاں اس کا استعمال مصدر کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے، یعنی خیانت کرنے اور دغا دینے میں جیسے کہ ثُمَّ قَامَا میں ہے، اور اسم فاعل کے معنی میں تو ظاہر ہی ہے پ۷ پ۱۶

Marfat.com

خَآئِنِيْنَ۔ خیانت کرنے والے، دغاباز خیانۃ سے، اسم فاعل کا صیغہ جمع مذکر ۱۳ پ ۱۲ ع ۱۲

فصل الباء الموحدة

خَبْءٌ۔ پوشیدہ، چھپی چیز، جو چیز پوشیدہ طور پر جمع کی گئی ہو خَبْءٌ کہلاتی ہے، مصدر بمعنی اسم مفعول، مَخْبُوْءٌ (چھپا ہوا) ہے، ۱۹ ع ۱۱

خَبَالًا۔ تباہ کرنا، خرابی مچانا، فساد، تباہی، خَبَلَ یَخْبُلُ کا مصدر ہے، وہ خرابی یا فساد کہ جس کے لاحق ہونے سے کسی جاندار میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو جائے۔ مثلاً جنون یا ایسا مرض کہ جو عقل اور فکر پر اثر انداز ہو اُسے خبال کہتے ہیں، ۱۰ پ ۳ ع ۱۰

خَبِيْثٌ۔ گندے کام، ناپاک چیزیں خَبِيْثَةٌ کی جمع، ۹ پ ۷ ع ۱۵

خَبَثَتْ۔ وہ بجھی، (نَصَرَ) خَبْوٌ اور خُبُوٌّ سے، بمعنی بجھنے کے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۵ ع ۱۱

خَبُثَ۔ وہ خبیث ہوا، وہ خراب ہوا، خَبَاثَةٌ اور خُبْثٌ سے بمعنی خبث ہونے، ناپاک ہونے اور خراب ہونے کے، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، ۹ پ ۱۳

خَبِيْرٌ۔ خبر۔ جو اشیاء کہ بتانے سے معلوم ہوں، ان کے جاننے کا نام "خبر" ہے، اَخْبَارٌ جمع، ۲۸ پ ۱۴ ع ۱۲

خُبْرًا۔ دانش، سمجھ، خبر، خبرداری، خَبَرَ یَخْبُرُ کا مصدر ہے، ۱۵ پ ۱۲ ع ۱۲

خُبْزًا۔ روٹی، نان، اسم ہے، ۱۲ ع ۱۵

خَبِيْثٌ۔ خبیث، گندی چیز، ناپاک، پلید، ہر وہ چیز جو ردی اور خسیس ہونے کے سبب بری معلوم ہو "خبیث" کہلاتی ہے، خواہ وہ شے محسوس ہو یا امر معقول یعنی حواس کے ذریعہ اس کا پتہ چلے یا عقل کے ذریعہ اُس کو دریافت کیا جائے، اس اعتبار سے اعتقاد باطل، گفتگوئے دروغ افعالِ قبیحہ سب اس میں داخل ہیں، غرض جس کا باطن خراب ہو، خَبِيْث ہے، خُبْثٌ اور خَبَاثَةٌ سے بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، خُبْثٌ خُبَثَاءُ، اَخْبَاثٌ اور خَبِيْثَةٌ جمع ۹ پ ۱۰ ع ۱۲ ۔ ۹ پ ۲ ع ۱۸

خَبِيْثَاتُ۔ زنانِ ناپاک، خبیث عورتیں، گندیاں خَبِيْثَةٌ کی جمع، ۱۸ ع ۱۵

Marfat.com

خَبِیْثُوْنَ۔ خبیث مرد، گندے اشخاص، خَبِیْثٌ کی جمع، بحالت رفع، ۴ب

خَبِیْثَۃٌ۔ ناپاک، گندی، خَبِیْثٌ کا مؤنث ۱۳ب ۱۴

خَبِیْثِیْنَ۔ گندے مرد، خبیث لوگ، خَبِیْثٌ کی جمع، بحالت نصب وجر، ۱۸ب

خَبِیْرٌ، خبردار، دانا، خَبْرٌ سے بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ، اسماء حسنیٰ میں سے ہے اور قرآن مجید میں یہ ذاتِ باری ہی کے لئے استعمال ہوا ہے، امام حلیمی نے اس کے معنی لکھے ہیں المتحقق لما یعلم[1] (اپنے علم پر متیقن)۔

۲ب ۳ب ۵ ۴ب ۷ ۶ب ۶ ۸ب ۱۹ ۷ب ۸ ۹ب ۱۶ ۱۱ب ۱۲

۱۳ب ۱۰ و ۱۳ ۱۴ب ۳ ۱۵ب ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ۱۶ب ۲۱ و ۲۲ و ۱۹ ۱۷ب ۳ ۱۸ب ۲۶ ۱۴

۱۷ب ۱۷ ۲۰ب ۲۸ ۲۱ب ۲۹ ۲۲ب ۳۰ ۲۳ب ۱۵ ۲۴ب ۱۴ ۲۵ب ۱۲ ۲۶ب ۱۳

۲۷ب ۵ ۲۸ب ۱۵ ۲۹ب ۱۴ ۳۰ب ۱۳ ۳۱ب ۱۲ ۳۲ب ۱۱ ۳۳ب ۱۰ ۳۴ب ۹

فصل التاء المثناۃ

خَتَّارٍ۔ عہد شکن، عہد کا توڑنے والا، قول کا جھوٹا، خَتْرٌ سے، جس کے معنی بری طرح عہد شکنی کرنے کے ہیں کہ جس سے انسان ضعیف اور ڈھیلا ہو جائے، بروزن فَعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ، ۲۱ب

خِتٰمُہٗ۔ اس کی مُہر کرنے کی چیز، اس کا خاتمہ، خِتَامٌ کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک مہر کرنے کی چیز یعنی وہ مسالہ جس سے مہر کی جائے، دوسرے ہر شئے کا آخر اور خاتمہ خِتَامُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، آیت شریفہ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ میں مفسرین نے دونوں معنی مراد لئے ہیں یعنی اس کے مہر کرنے کی چیز مشک ہے، یہ ترجمہ اول معنی کے اعتبار سے ہے یعنی جس چیز کی اس پر مہر کی ہے وہ مشک ہے تاکہ اس کی خوشبو شیشہ لیتے ہی دماغ میں بس جائے، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اس کا ترجمہ ہوگا "اس کا خاتمہ مشک ہے" یعنی اس کا آخری مزہ مشک ہے، چنانچہ قتادہ کا بیان ہے کہ کافور کی آمیزش ہوگی اور اخیر مزہ مشک کا ہوگا۔[2] ۲۶ب

خَتَمَ۔ اس نے مُہر لگائی (ضَرَبَ) خَتْمٌ سے جس کے معنی مہر کرنے اور ختم کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، امام راغب لکھتے ہیں۔

[1] الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۳۲۔ [2] معالم التنزیل ج ۷، ص ۱۸۵۔

Marfat.com

• ارشاد باری خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی اور فرمانِ الٰہی قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ (تو کہہ دیکھو تو اگر چھین لے اللہ تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر کردے تمہارے دلوں پر) میں اللہ تعالیٰ کی اس عادتِ جاریہ کی طرف اشارہ ہے کہ انسان جب اعتقادِ باطل اور ارتکابِ حرام میں حد کو پہنچ جاتا ہے اور کسی طرح اس کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا تو اس سے اس کی ہیئت کچھ ایسی ہو جاتی ہے کہ گناہوں کو اچھا سمجھنا اس کی خو بن جاتی ہے اور گویا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔

اور یہی مطلب ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ (یہ لوگ وہ ہیں کہ مہر کردی اللہ نے ان کے دل اور کانوں پر اور آنکھوں پر) اور اسی طرح ارشادِ باری وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا (اور نہ کہا مان اس شخص کا کہ جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے) میں اغفال کا استعارہ اور فرمانِ الٰہی اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ (ہم نے رکھی ہے ان کے دلوں پر اوٹ کہ اس کو نہ سمجھیں) میں کِنّ (پردہ، اوٹ) کا استعارہ اور آیتِ شریفہ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً (اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کردیا) میں قساوت (دلوں کی سختی) کا استعارہ ہے۔

ب ۱ ع ۱۱ ۲۵/۱۹

فصل الدال المهملة

خَدَّكَ۔ تیرا رخسارہ، تیرا گال، خَدٌّ معنی رخسارہ خُدُوْدٌ جمع، مضاف ہے، كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، ۲۱/۱۱

فصل الذال المعجمة

خُذْ تو پکڑ، تو لے، اَخْذٌ سے، امر کا صیغہ، واحد مذکر حاضر (ملاحظہ ہو اَخَذَ) ۲/۳ ۹/۱۴۳ ۷/۱۷۲ ۱۳/۱۷۳ ۱۶/۱۷۳

خُذُوْا۔ تم پکڑو، تم لو، اَخْذٌ سے، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر ۱۱/۱۴۸ ۵/۱۷۳ ۹/۱۷۱

خَذُوْلًا۔ مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا، خَذْلَانٌ سے جس کے معنی ہیں وقتِ مدد

ایسے شخص کی مدد چھوڑ کر علیحدہ ہو جانا کہ جس سے مدد کی امید ہو، بروزن فَعُوْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے، پ۱۹

خُذْ وُدْهُ۔ اس کو پکڑو، اس کو لو، اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے پ۲ پ۲۹

خُذْهَا۔ اس کو پکڑ، اس کو لے، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، پ۱۶

خُذُوْهُمْ۔ ان کو پکڑو، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، پ۵ پ۱۰

فصل الراء المهملة

خَرَّ۔ وہ گر پڑا، خَرٌّ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، (ملاحظہ ہو تَخِرُّ) پ۹ پ۱۴ پ۱۷ پ۱۱ پ۲۲ پ۲۳ پ۱۱

خَرَابَهَا۔ اس کا اجاڑنا، اس کا ویران کرنا خَرَاب، خَرِبَ یَخْرَبُ کا مصدر ہے مضاف ہے، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، پ۱۲

خَرَاجٌ۔ حاصل، مال، مزدوری، خراج، اَخْرَاجٌ اور اَخْرِجَةٌ جمع، اصل میں خراج محصول اور مالگزاری کو کہتے ہیں، یہاں اجر و ثواب اور اللہ کا دیا ہوا رزق مراد ہے، پ۱۸

خَرَّاصُوْنَ۔ اٹکل دوڑانے والے، جھوٹ بکنے والے، خَرَّاصٌ کی جمع، خَرْصٌ خَرَصَ سے مبالغہ کا صیغہ ہے (ملاحظہ ہو قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ) پ۲۶ پ۱۸

خَرَجَ۔ وہ نکلا، خُرُوْجٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو خُرُوْجٌ) پ۲ پ۱۱ پ۲۰ پ۱۶ پ۵ پ۱۱

خَرْجًا۔ محصول، باج، مال، اَخْرَاجٌ جمع، پ۱۶

خَرَجْتَ۔ تو نکلا، خُرُوْجٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، پ۲

خَرَجْتُمْ۔ تم نکلے، خُرُوْجٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، پ۲۵

خَرَجْنَ۔ وہ (عورتیں) نکلیں، خُرُوْجٌ سے ماضی کا صیغہ، جمع مؤنث غائب، پ۲۵

خَرَجْنَا۔ ہم نکلے، خُرُوْجٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم، پ۱۱

خَرَجُوْا۔ وہ نکلے، خُرُوْجٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، پ۲ پ۱۹ پ۱۳ پ۱۰ پ۱۲ پ۱۰ پ۱۲

خَرْدَلٍ۔ رائی، خَرْدَلَةٌ واحد، پ۱۷ پ۱۱

خُرْطُوْمٍ۔ سونڈ، خَرَاطِیْمُ جمع، آیت کریمہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (اب داغ دیں گے

Marfat.com

ہم اس کی سونڈ پر) یہ اس کے رسوا کرنے کا کنایہ ہے۔ ۲۶/۴

خَرَقْتَهَا۔ تو نے اس کو پھاڑ ڈالا، تو نے اس کو قطع کر دیا، (ضَرَبَ) خَرَقْتَ خَرْقٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، (ملاحظہ ہو تَخْرِقُ) ۱۵/۲۲

خَرَقُوا۔ انھوں نے تراشا، خَرْقٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، ۱۸/۶

خَرَقَهَا۔ اس کو پھاڑ ڈالا، اس کو قطع کر دیا، خَرْقٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، ۱۸/۶

خَرُّوا۔ وہ گر پڑے، خَرٌّ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَخِرُّ) ۱۳/۵ ۱۶/۷ ۲۱/۱۵

خُرُوج۔ نکلنا، خَرَجَ یَخْرُجُ کا مصدر ہے، خروج کے معنی نکلنے کے ہیں، خواہ اپنی قرارگاہ سے نکلے یا اپنی حالت سے اور قرارگاہ خواہ گھر ہو یا شہر یا خیمہ اور حالت خواہ اندرون میں ہو یا اسبابِ خارجی میں سب کے لئے خروج کا استعمال ہوتا ہے، ۱۰/۱۲ ۱۳/۷ ۲۶/۱۵ و ۱۶

فصل الزاء المعجمة

خَزَآئِنُ۔ خزانے، خِزَانَةٌ اور خَزِينَةٌ کی جمع، ۶/۱۲ ۱۲/۳ ۱۳/۷ ۱۵/۱۱ ۱۶/۱۰ ۲۷/۴ ۲۸/۱۲

خَزَآئِنُهُ۔ اس کے خزانے، خَزَائِنُ مضاف هُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۳/۲

خَزَنَةٌ۔ خزانچی، نگہبان، چوکیدار، داروغہ خَازِنٌ کی جمع، ۳۹/۷۳

خَزَنَتُهَا۔ اس کے داروغہ، اس کے چوکیدار، اس کے نگہبان، خَزَنَةٌ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، ۲۴/۵، ۲۹/۶

خِزْيٌ، ذلت، خواری، رسوائی، خَزِيَ یَخْزَى کا مصدر ہے، ۲/۱ و ۱۴/۹ و ۱۰/۶ ۱۱/۱۰ ۱۵/۲ ۶/۱۲ ۱۴/۲ ۱۷/۸ ۲۳/۱۷ ۲۴/۱۶

فصل السين المهملة

خَسَارًا۔ زیان، نقصان، ٹوٹا، خَسِرَ یَخْسَرُ کا مصدر ہے، ۱۵/۹ ۲۴/۱۰ ۲۹/۱۷

خُسْرٍ زیان، نقصان، ٹوٹا، خَسِرَ یَخْسَرُ کا مصدر ہے خُسْرٌ خَسَارٌ خُسْرَانٌ تینوں مصدر ہیں اور تینوں کے معنی خسارہ کے ہیں یعنی پونجی گھٹ جانا اور سرمایہ میں گھاٹا اور ٹوٹا پڑ جانا، یہ بھی واضح رہے کہ کبھی تو خسارہ

Marfat.com

کی نسبت انسان کی طرف کی جاتی ہے چنانچہ کہتے ہیں فلانے کو گھاٹا ہوگیا ہے اور کبھی فعل کی طرف چنانچہ بولتے ہیں اس کی تجارت گھٹ گئی اور کبھی خارجی چیزوں کی طرف جیسے مال وجاہ دنیوی وغیرہ ہیں اور خسارہ کا استعمال بیشتر ان ہی خارجی اشیاء کے متعلق ہوتا ہے، اور کبھی نفیس اور گرانقدر نعمتوں کی طرف جیسے صحت اور تندرستی، عقل وہوش، ایمان وثواب وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خُسْرَانٌ مُّبِیْنٌ ان ہی گراں قدر نعمتوں کے خسارے کو فرمایا ہے پ۲۰ خُسْرًا ۲۵/۱۸

خَسِرَ۔ اس نے ٹوٹا پایا، وہ گھاٹے میں رہا، اس نے گنوایا، خُسْرٌ خَسَارٌ اور خُسْرَانٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۵/۱۵ پ ۳ پ ۱۱ پ ۱۷ ۲۴/۱۳ پ

خُسْرَانٌ۔ گھاٹا، ٹوٹا، زیان، نقصان خَسِرَ یَخْسَرُ کا مصدر ہے، ۱۷/۱۹ پ ۲۳

خَسِرُوْا۔ انھوں نے ٹوٹا پایا، انھوں نے نقصان اٹھایا، خُسْرٌ خَسَارٌ اور خُسْرَانٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب پ ۸/۱۳ پ ۱۲ پ ۱۴ پ ۱۵ ۲۵/۱۲ پ ۱۵ خُسْرَانًا پ ۱۵

خَسَفَ۔ وہ گہن میں آیا، (ضَرَبَ) خُسُوْفٌ سے جس کے معنی چاند کے گہن میں آنے کے ہیں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۹/۷

خَسَفَ۔ اس نے دھنسایا، (ضَرَبَ) خَسْفٌ سے۔ جس کے معنی زمین میں دھنسانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۲۰/۱۱

خَسَفْنَا۔ ہم نے دھنسایا، خَسْفٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم، ۲۰/۱۱ و ۱۶

فصل الشین المعجمۃ

خُشُبٌ۔ لکڑیاں، خَشَبٌ کی جمع، ۲۸/۴

خُشَّعًا۔ عاجزی کرنے والے، خشوع کرنے والے خَاشِعٌ کی جمع جو خُشُوْعٌ سے، اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے (ملاحظہ ہو تَخْشَعَ) ۲۷/۸

خَشَعَتْ۔ دب گئی، نیچی ہوگئی، پست ہوگئی عاجز ہوگئی، خُشُوْعٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۱۶/۱۵

خُشُوْعًا۔ عاجزی، فروتنی، خَشَعَ یَخْشَعُ کا مصدر ہے، ۱۵/۱۲

خَشِیَ۔ وہ ڈرا، اس نے خوف کھایا (سَمِعَ) خَشْیَۃٌ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب

Marfat.com

پ ۵ ع ۱۴ پ ۱۲ ع ۳۰

خَشِيتُ۔ میں ڈرا۔ خَشِيَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم، پ ۱۶ ع ۱۴

خَشْيَةِ۔ خوف، ڈر، ہیبت، خشیت، اس خوف کو کہتے ہیں جس میں تعظیم شامل ہو، یہ بات اکثر حالات میں جس کا ڈر ہو، اس کے علم سے ہوتی ہے، اسی بنا پر آیہ شریفہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں جو عالم ہیں) میں علماء کو خشیت سے مخصوص کیا گیا ہے۔ پ ۲ ع ۵ پ ۱۵ ع ۱۱ پ ۱۸ ع ۲ پ ۲۴ ع ۲۸

خَشْيَتِهٖ۔ اس کی ہیبت، اس کا خوف، اس کا ڈر، خَشْيَةٌ مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۱۰ ع ۱۰

خَشِينَا۔ ہم ڈرے، خَشْيَةٌ سے ماضی کا صیغہ جمع متکلم، پ ۱۶ ع ۱۰

فصل الصاد المهملة

خَصَاصَةٌ۔ احتیاج، بھوک، تنگی، فاقہ، خَصَّ يَخُصُّ کا مصدر ہے، پ ۲۸ ع ۲

خِصَامِهِ۔ جھگڑا کرنا جھگڑا کرنے والے اول معنی کے اعتبار سے باب مُفَاعَلَةٌ کا مصدر ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے خَصْمٌ کی جمع ہے، پ ۲۵ ع ۸

خَصِيمٌ۔ خصومت کرنے والا، جھگڑنے والا، واحد تثنیہ، جمع اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، خُصُومٌ خِصَامٌ اور اَخْصَامٌ جمع، پ ۲۳ ع ۳

خَصْمٰنِ۔ دو جھگڑنے والے، خَصْمٌ کا تثنیہ پ ۲۳ ع ۱۱

خَصِمُوْنَ۔ جھگڑالو، خصومت کرنے والے خَصِيمٌ کی جمع، جو خَصْمٌ سے جس کے معنی جھگڑنے کے ہیں صفت مشبہ کا صیغہ ہے پ ۲۵ ع ۱۲

خَصِيْمٌ۔ سخت جھگڑنے والا، خَصْمٌ سے بروزن فَعِيْلٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی کثیر الخاصمت اَخْصَامٌ خُصَمَاءُ اور خُصَمَاءُ جمع، پ ۱۳ ع ۴۔ خَصِيْمًا، پ ۵ ع ۱۲

فصل الضاد المعجمة

خُضْتُمْ۔ تم نے بحث کی، تم نے قدم ڈالے خَوْضٌ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر (ملاحظہ ہو خَوْضٌ) پ ۱۰ ع ۱۰

Marfat.com

خُضْرٍ۔ سبز، ہرے، اَخْضَرُ اور خَضْرَاءُ کی جمع ۱۲/۲۷ ۲۹/۱۳

خَضِرًا۔ سبزہ، سبز، سبزی، خَضَرٌ سے، جس کے معنی سبز اور ہرے ہونے کے ہیں، صفتِ مشبہ کا صیغہ، ۱۵/۱۸

فصل الطاء المهملة

خَطَأً۔ چوک، چوک جانا، گناہ کرنا، خَطِئَ یَخْطَأُ کا مصدر ہے، امام راغب نے خطا کے معنی لکھے ہیں العدول عن الجهة یعنی اصلی رخ سے ہٹ جانا، اس کی مختلف صورتیں ہیں (۱) ایسی چیز کا ارادہ کرے جس کا کرنا اچھا نہیں اور پھر اس کو کر ڈالے، یہ خطا مکمل خطا ہے کہ جس پر انسان سے باز پرس ہوگی، اس کے لئے خَطِئَ یَخْطَأُ خِطْأً اور خِطْأَةً بولا جاتا ہے۔ ارشاد ہے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ (بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا کار تھے) یہاں خطا سے یہی خطا مراد ہے جو سراسر قابلِ مذمت ہے (۲) ارادہ تو اچھے کام کا کیا لیکن چوک جانے سے بلا ارادہ اس کے خلاف ہوگیا، اس کے لئے اَخْطَأَ خَطَأً فَهُوَ مُخْطِئٌ آتا ہے اور کبھی خَطِئَ یَخْطَأُ کا استعمال بھی اسی معنی میں ہوتا ہے یہاں خَطَأً سے یہی مراد ہے، اس شخص سے فعل میں خطا ہوگئی لیکن ارادہ نیک ہی تھا اس لئے شرعاً اس خطا پر باز پرس نہیں ارشاد ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (اور گناہ نہیں تم پر جس چیز میں چوک جاؤ، لیکن گناہ وہ ہے جس پر دل سے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) (۳) ارادہ برے فعل کا کیا لیکن اتفاق سے اس کے خلاف سرزد ہوگیا، اس کا فعل گو درست ہے لیکن ارادہ میں خطا رہے اس لئے یہ شخص قابلِ مذمت ہے اس کا قصد بھی مذموم ہے اور فعل بھی قابلِ ستائش نہیں کیونکہ نادانستہ طور پر سرزد ہوا ہے۔

بہرحال جس شخص نے کسی چیز کا ارادہ کیا اور اتفاق سے اس کے خلاف واقع ہوگیا تو خطا ہے اور جو اس کے ارادہ کے مطابق ہو تو صواب ہے اور کبھی خطا کا استعمال اس کیلئے

Marfat.com

بھی ہوتا ہے جس نے کسی برے فعل کا ارتکاب کیا، یا برے ارادہ کا قصد کیا، غرض یہ لفظ مشترک ہے اور متعدد معانی میں مستعمل ہے اس لئے جو لئے حقیقت کو اس کے معنی میں تامل کرنا ضروری ہے (ملاحظہ ہو اَخْطَأْتُمْ پ۲۱)

خِطْأٌ گناہ، چوک، خطا، خَطِئَ یَخْطَأُ کا مصدر ہے، بمعنی گناہ کرنے کے آتا ہے، پ۱۵

خِطَابٌ۔ کلام، سخن، بات، گفتگو، باب مُفَاعَلَةٌ کا مصدر ہے، پ۲۳ **خِطَابًا** پ۳۰

خَطٰيٰكُمْ۔ تمہارے گناہ، تمہاری خطائیں تمہاری تقصیریں، خَطَايَا خَطِيْئَةٌ کی جمع مضاف ہے، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ (ملاحظہ ہو خَطِيْئَتُهٗ) پ۱

خَطٰيٰنَا۔ ہمارے گناہ، ہماری خطائیں، ہماری تقصیریں، خَطَايَا مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، پ۱۹ پ۱

خَطٰيٰهُمْ۔ ان کے گناہ، ان کی خطائیں ان کی تقصیریں، خَطَايَا مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، پ۲۹

خَطْبُكَ۔ تیرا حال، تیری حقیقت، تیرا معاملہ وہ اہم معاملہ جس کے متعلق لوگوں میں کثرت سے بات چیت ہو خَطْبٌ کہلاتا ہے خَطْبُ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، پ۱۴

خَطْبُكُمْ۔ تمہاری مہم، تمہارا معاملہ، تمہاری خبر، خَطْبُ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، پ۱۴ پ۲۷

خَطْبُكُمَا۔ تم دونوں (عورتوں) کا حال، تمہارا کام، خَطْبُ مضاف كُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر، مضاف الیہ پ۲۰

خَطْبُكُنَّ۔ تمہارا حال، تمہاری حقیقت خَطْبُ مضاف، كُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر مضاف الیہ پ۲۷

خِطْبَةٌ۔ پیغام نکاح، منگنی، نکاح کی بات چیت کو خطبہ کہتے ہیں، خَطَبَ یَخْطُبُ کا مصدر ہے، پ۲

خَطِفَ، اس نے اچک لیا، یہ اگرچہ ضَرَبَ اور سَمِعَ دونوں سے مستعمل ہے اور دونوں بابوں سے اس کی قرأت ہوتی ہے لیکن سَمِعَ سے زیادہ فصیح ہے خَطْفَةٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، پ۲۳

خِطْفَةَ۔ جھپٹ سے اچک لینا، خَطِفَ

Marfat.com

یَخْطَفُ کا مصدر ہے ۲۳ پ

خُطُوٰتِ، قدم، خُطْوَۃٌ کی جمع ہے ۲ ع ۳ پ ۱۵

خَطِیْئٰتِکُمْ۔ تمہارے گناہ، تمہاری خطائیں، تمہاری تقصیریں، خَطِیْئَاتٌ خَطِیْئَۃٌ کی جمع مضاف ہے، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، ۱ پ

خَطِیْئٰتِہِمْ، ان کی خطائیں، ان کی تقصیریں، ان کے گناہ، خَطِیْئَاتٌ مضاف ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۱ پ

خَطِیْئَۃً، خطا، تقصیر، "خطیئہ" اور "سیئہ" دونوں کے معنی قریب قریب ہیں، لیکن "خطیئہ" کا استعمال بیشتر اس فعل کے متعلق ہوتا ہے جو خود بذاتہ مقصود نہیں ہوتا، بلکہ تصادم اس فعل کے وقوع کا سبب ہوتا ہے جیسے شکار کو نشانہ بنایا گولی خطا کر کے انسان کو جا لگی، یا کسی نشیلی چیز کا استعمال کیا اور نشہ کی حالت میں کوئی قصور کر بیٹھا، غرض سبب کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جس کا انجام دینا ممنوع ہے جیسے نشہ کرنا، اس صورت میں جو خطا ہو قابل گرفت ہے۔ دوسرا وہ جو منع نہیں، جیسے شکار کرنا، آیت شریفہ وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْئَۃً اَوْ اِثْمًا (اور جو کوئی کمائے تقصیر یا گناہ) میں "خطیئہ" سے وہ فعل مراد جو بلا قصد سرزد ہوا ہے، ۵ پ ۱۲

خَطِیْئَتُہٗ، اس کا گناہ، اس کی خطا، خَطِیْئَۃٌ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱ پ

خَطِیْئَتِیْ۔ میری خطا، میرا گناہ، میری تقصیر، خَطِیْئَۃٌ مضاف، ی ضمیر واحد متکلم، مضاف الیہ، ۱۹ پ

فصل الفاء

خِفَافًا، سبکبار، ہلکے، خَفِیْفٌ کی جمع، (ملاحظہ ہو خَفِیْفًا) ۱۱ پ

خَفَّتْ، وہ ہلکی ہوئی، (ضَرَبَ) خِفَّۃٌ سے جس کے معنی ہلکا اور سبک ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب، ۵ پ ۱۵ پ ۲۳

خِفْتُ۔ میں ڈرا، مجھے خوف ہے، خَوْفٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد متکلم، (ملاحظہ ہو اَخَافُ) ۱۶ پ

خِفْتِ۔ تو ڈری، خَوْفٌ سے، ماضی کا صیغہ

Marfat.com

واحد مؤنث حاضر، پ۴

خِفْتُمْ، میں تم سے ڈرا، اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے، پ۱۹

خِفْتُمْ۔ تم ڈرے، تم کو ڈر ہوا، خوفٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر پ۲ ع۱۵ پ۱۲ ع۱۲ پ۵ ع۱۲ پ۱۰

خَفَّفَ اس نے تخفیف کی۔ اس نے ہلکا کر دیا تَخْفِیْفٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب (ملاحظہ ہو تَخْفِیْفٌ) پ۱۰

خَفِیٌّ پوشیدہ، چھپی ہوئی، خَفَاءٌ سے جس کے معنی پوشیدہ ہونے اور چھپنے کے ہیں۔ صفت مشبہ کا صیغہ پ۱۵ خَفِیًّا پ۱۲

خُفْیَۃً پوشیدہ، چھپی ہوئی، خَفِیَ۔ یَخْفٰی کا مصدر ہے۔ پ۸ پ۱۳

خَفِیْفًا۔ ہلکا، سبک، خِفَّۃٌ سے، جس کے معنی ہلکا اور سبک ہونے کے ہیں، بروزن فَعِیْلٌ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، خَفِیْفٌ، ثَقِیْلٌ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے، ان دونوں کا استعمال حسب ذیل معانی میں ہوتا ہے (۱) وزن کے اعتبار سے ایک کو "خفیف" اور دوسرے کو "ثقیل" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں یہ ہلکا ہے وہ بھاری ہے (۲) زمانہ کی مناسبت کے اعتبار سے چنانچہ ایک مقررہ وقت میں جب ایک گھوڑا دوسرے سے زیادہ دوڑے تو کہتے ہیں فرس خفیف اور فرس ثقیل (۳) جو لوگوں کو بھلا معلوم ہو اس کو خفیف (آسان) اور جو برا معلوم ہو اس کو ثقیل (گراں) بولتے ہیں، اس صورت میں خفیف مدح اور ثقیل ذم ہے اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ (اب تخفیف کی اللہ نے تم سے) اور حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا (حمل رہا ہلکا سا حمل) اسی کی مثالیں ہیں (۴) جو طبیعت میں آجائے اسے خفیف اور جس میں وقار ہو اسے ثقیل کہتے ہیں، اس معنی میں خَفِیْفٌ مذمت ہے اور ثَقِیْلٌ مدح ہے (۵) جن اجسام کا رخ اوپر کی جانب ہو جیسے آگ وغیرہ خفیف ہیں اور جن کا رخ نیچے کی جانب رہے جیسے پانی وغیرہ ثقیل ہیں (ملاحظہ ہو اِثَاقَلْتُمْ اور ثِقَالًا) پ۱۰

فصل اللام

خَلَا۔ وہ تنہا ہوا، وہ اکیلا ہوا، وہ خلوت میں ہوا، (نصر) خَلَاءٌ سے، جس کے معنی خلوت میں ہونے اور اکیلے ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ

Marfat.com

واحد مذکر غائب، پ۱

خَلَا۔ وہ گزرا، وہ ہو چکا، (نَصَرَ) خُلُوٌّ سے جس کے معنی گزرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، پ۱ ۳۳/۱۵

خِلَافٍ۔ خلاف، الٹا، مخالفت، پیچھا باب مُفَاعَلَۃٌ کا مصدر ہے، آیۂ کریمہ اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ (یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے) میں دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں مراد ہیں، پ۶ ۹/۴ پ۶ ۱۷/۱۲ پ۱۹ ۷

خِلَافَكَ۔ تیرے خلاف، تیرے پیچھے خِلَافَ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ پ۱۵ ۸

خَلَاقَ۔ حصہ، اپنی خلق اور عادت سے جو فضیلت انسان حاصل کرے اس کا نام خلاق ہے، پ۱ ۱۲/۲ پ۴ ۱۶/۳

خَلَّاقُ۔ پیدا کرنے والا، اصل بنانے والا، خَلْقٌ سے، مبالغہ کا صیغہ، امام حلیمی نے اس کے معنی لکھے ہیں الخالق خلقاً بعد خلق[1]۔ (ایک مخلوق کے بعد دوسری کو پیدا کرنے والا) اسماء حسنیٰ الٰہیہ میں سے ہے (ملاحظہ ہو خَلْقٌ) پ۱۴ ۱۱/۳

خَلَاقِكُمْ۔ تمہارا حصہ، خَلَاقِ مضاف، كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، پ۱۰ ۱۵

خَلَاقِهِمْ۔ ان کا حصہ، خَلَاقِ مضاف ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب، پ۱۰ ۱۵

خِلَالٌ۔ دوستی، باب مُخَالَۃٌ کا مصدر ہے نیز خُلَّۃٌ کی جمع بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے معنی دوستی کے ہیں اور خَلِیْلٌ کے بھی جس کے معنی گہرے دوست کے ہیں، پ۱۳ ۱۰

خِلَلَ۔ درمیان، بیچ، وسط، خَلَلٌ کی جمع ہے جس کے معنی دو چیزوں کی درمیانی کشادگی کے ہیں، پ۱۵ ۴

خِلٰلِكُمْ۔ تمہارے درمیان۔ خِلَالِ مضاف كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، پ۱۰ ۱۲

خِلٰلِهٖ۔ اس کے درمیان، خِلَالِ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ پ۱۳ ۱۲/ پ۲۱ ۸

خِلٰلِهَا۔ اس کے درمیان، خِلَالِ مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ پ۲۵ ۳۴

---

[1] کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص ۱۸، طبع الوار احمدی آباد۔

Marfat.com

خِلٰلَهُمَا۔ ان دونوں کے درمیان خِلَالٌ مضاف مُھا ضمیر تثنیہ مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۵/۴۳

خَلِیْفَۃٌ۔ جانشین، نائب، قائم مقام، خَلِیْفَۃٌ کی جمع، ۲/۳۰ ۷/۱۶۹ ۲۷/۶۲

خَلَتْ۔ وہ گزر گئی، خُلُوٌّ سے ماضی کا صیغہ، واحد مؤنث غائب (ملاحظہ ہو خَلَا) ۲/۱۳۴ ۳/۱۴۴ ۵/۷۰ ۶/۱۳۰ ۷/۳۸ ۱۰/۱۱ ۱۳/۳۰ ۱۴/۱۰ ۱۶/۱۲ ۲۰/۱۱۲ ۲۱/۳۴ ۲۳/۲۴ ۲۶/۲۱۱

خُلْدِ۔ ہمیشہ رہنا۔ دوام، بقا، (ملاحظہ ہو خُلُوْدٌ) ۷/۱۷۹ ۱۲/۱۰۹ ۱۵/۳۵ ۲۱/۳۴ ۲۵/۱۵

خَلَصُوْا۔ وہ اکیلے ہوئے (نَصَرَ) خُلُوْصٌ سے، جس کے معنی خالص ہونے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب، یہاں خالص ہونے سے مراد تنہا ہونا اور اکیلے میں ہونا ہے، ۱۲/۸۰

خُلَطَآءِ۔ شرکا، شرکت والے، خَلِیْطٌ کی جمع، جس کے معنی شریک کے ہیں، ۳۸/۲۴

خَلَطُوْا۔ انھوں نے ملایا، (ضَرَبَ) خَلْطٌ سے، جس کے معنی ملانے اور آمیزش کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، جمع مذکر غائب، ۷/۱۷۴

خَلَفَ۔ وہ جانشین ہوا، وہ پیچھے آیا، (نَصَرَ) اول معنی کے اعتبار سے خِلَافَۃٌ سے، جس کے معنی جانشین ہونے کے ہیں۔ اور دوسرے معنی کے اعتبار سے خَلْفٌ سے جس کے معنی کسی کے پیچھے آنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب، ۷/۱۶۹ ۱۹/۵۹

خَلْفٌ۔ ناخلف، برے جانشین، امام بغوی لکھتے ہیں۔

"خلف اس قرن (نسل) کو کہتے ہیں جو دوسرے قرن کے بعد آتا ہے، ابو حاتم کا بیان ہے کہ خَلْفٌ لام کے سکون سے بمعنی اولاد ہے، واحد اور جمع دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہے، اور خَلَفٌ لام کے زبر سے بمعنی بدل، خواہ اولاد ہو یا کوئی اجنبی ہو، ابن الاعرابی کا قول ہے کہ خَلَف زبر کے ساتھ نیک کے لئے آتا ہے اور جزم کے ساتھ بد کے لئے، نضر بن شمیل کہتے ہیں کہ خَلَف لام کی حرکت اور سکون کے ساتھ تو بری نسل کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن اچھی نسل کے لئے بغیر لام کی حرکت کے نہیں آتا، محمد بن جریر نے تصریح کی ہے کہ اکثر مدح میں تو لام کا زبر مستعمل ہے اور ذم میں اس کا سکون اور کبھی برعکس بھی ہوتا ہے کہ مذمت میں متحرک ہوتا ہے اور مدح میں ساکن" [1] ۱۹/۵۹

[1] معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۵۰۔ طبع مصر۔

Marfat.com

خُلَفَآءَ۔ جانشین، خَلِیْفَۃٌ کی جمع پ ۸ ۱۰ ۱۹ ۱۲ ۱۵ ۱۲ ۱۳ ۱۲ ۱۴ ۱۲ ۱۵ ۱۲ ۱۶ ۱۲ ۱۷ ۱۲ ۱۸ ۱۲ ۱۹ ۱۲ ۲۰ ۱۲ ۲۱ ۱۲ ۲۲ ۱۲ ۲۳ ۱۲ ۲۴ ۱۲ ۲۵ ۱۲ ۲۶ ۱۲ ۲۷ ۱۲ ۲۸ ۱۲ ۲۹ ۱۲ ۳۰ ۱۲

خِلْفَۃً۔ آگے پیچھے آنے والے، اصل میں مصدر ہے، ہیئتِ فعل کو بتاتا ہے، خَلْفٌ کے معنی ہیں کسی کے پیچھے آنے کے۔ اور خِلْفَۃٌ کے معنی ہیں لگاتار ایک دوسرے کے پیچھے آنا، پ ۸ ۹

خَلَفْتُمُوْنِیْ۔ تم نے میری جانشینی کی، تم نے میری نیابت کی خَلَفْتُمْ خِلَافَۃٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر حاضر، واو اشباع کا ہے، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم، پ ۸

خَلْفَکَ۔ تیرے پیچھے، خَلْفَ بمعنی پیچھے، قُدَّامَ کی ضد ہے، ظروفِ غایات میں سے ہے۔ مضاف ہے کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، پ ۱۱ ۱۲

خَلْفَکُمْ۔ تمہارے پیچھے، خَلْفَ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، پ ۲۳

خَلْفَنَا۔ ہمارے پیچھے، خَلْفَ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، پ ۱۳

خُلِّفُوْا۔ وہ پیچھے چھوڑے گئے، تَخْلِیْفٌ سے جس کے معنی پیچھے چھوڑنے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب، پ ۱۱

خَلْفِہٖ۔ اس کے پیچھے، خَلْفَ ظرف مضاف ہے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، پ ۲ ۳ ۴ ۱۲

خَلْفَھَا۔ اس کے پیچھے، خَلْفَ مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، پ ۱۲

خَلْفَھُمْ۔ ان کے پیچھے، خَلْفَ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ پ ۲ ۴ ۸ ۹ ۱۰ ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۲۷ ۲۳ ۲۴

خَلْقٌ۔ آفرینش، پیدائش، بنانا، پیدا کرنا، خَلَقَ، یَخْلُقُ کا مصدر ہے، اصل میں تو خلق کے معنی تقدیر مستقیم یعنی صحیح انداز ٹھیرانے کے ہیں اور اس کا استعمال کسی چیز کے بغیر نمونہ اور پیروی کے ایجاد کرنے کے لئے بھی ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (اس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو) کہ یہاں خلق کا استعمال ابداع یعنی بے مثال اور بے نمونہ سابق بنانے کے لئے ہوا ہے، چنانچہ آیت بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بنا نکالنے والا آسمانوں اور زمین کا) اس بات پر دلالت کر رہی ہے، نیز ایک شے کے دوسری شے سے بنانے اور

Marfat.com

ایجاد کرنے کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (اس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے) اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ (بنایا آدمی کو ایک بوند سے)۔

"خلق" بمعنی ابداع ذاتِ باری کی مخصوص صفت ہے، آیت شریفہ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (بھلا جو پیدا کرے برابر ہے اس کے جو پیدا نہ کرے کیا تم سوچتے نہیں) میں اسی فرق کو واضح کیا گیا ہے، البتہ دوسرے معنی کہ جس میں ابداع نہیں بلکہ استحالہ ہوتا ہے بعض اوقات اللہ تعالیٰ نے اس سے غیر کو بھی موصوف فرمایا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ ان کے معجزہ کے متعلق ارشاد ہے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ (اور جب تو بناتا تھا مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے) اور عام لوگوں کے لئے جو "خلق" کا استعمال ہوتا ہے تو صرف دو معنی کے لئے ہوتا ہے، ایک تو اندازہ کرنے کے لئے اور دوسرے جھوٹ گڑھنے[1] کے لئے ارشاد ہے وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا (اور تم جھوٹی باتیں گھڑتے ہو) چنانچہ کلام کی صفت میں جہاں بھی خلق کا لفظ آئیگا اس سے جھوٹ ہی مراد ہوگا امام راغب لکھتے ہیں

ومن هذا الوجه	اسی بنا پر بہت لوگ
امتنع كثير من	قرآن کے متعلق خلق
الناس من اطلاق	کا لفظ استعمال
لفظ الخلق على	کرنے سے رک گئے
القرآن۔	

آیتِ کریمہ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے) میں خلق کا استعمال اندازہ کرنے اور صورت گری کے معنی میں ہوا ہے ابداع و ایجاد کے معنی میں نہیں، اور آیت کریمہ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (اور میں ان کو حکم دونگا کہ وہ اللہ کی خلق کو بدلیں) میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ حسن بصری، مجاہد، قتادہ، سعید بن المسیب اور ضحاک نے "خلق اللہ" کی تفسیر "دین اللہ" سے کی ہے، یعنی دین کی وضع جو اللہ نے رکھی ہے اسے بدل کر حرام کو حلال اور حلال کو

[1] گھڑنے

Marfat.com

حرام قرار دیا جائے اور عکرمہ اور مفسرین کی دوسری جماعت کا قول ہے کہ خلق اللہ کی تبدیلی سے صورت بدلنا مراد ہے مثلاً خصی ہونا بدن گودوانا کان چیرنا وغیرہ[1] اسی طرح لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (بدلنا نہیں اللہ کے بنائے کو) میں بعض نے خلق اللہ سے قضاو قدر الٰہی مراد لیا ہے اور بعض نے احکام ملت، اور بعض نے تبدیلِ خلقت۔

خلق کا استعمال بمعنی مخلوق بھی ہوتا ہے اور خَلْقٌ اور خُلُقٌ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں جیسے شُرْبٌ اور شَرْبٌ اور صَرْمٌ اور صُرْمٌ مگر اتنا فرق ہے کہ خلق کا استعمال خلقت کے لئے مخصوص ہے اور خُلُقٌ کا عادت و خصلت کے لئے، ۲/۴ ۴/۱۱ ۵/۱۵ ۵/۱۱ ۸/۱۲ ۹/۱۱ ۹/۱۵ ۱۰/۱۴ ۱۰/۱۷ ۱۰/۱۸ ۱۱/۱۴ ۱۱/۲۰ ۱۲/۵ ۱۲/۱۳ ۱۲/۱۵ ۱۳/۱۴ ۱۳/۲۲ ۱۴/۱۱ ۱۴/۲۲ ۱۵/۴ ۱۵/۱۲ ۱۵/۲۹ ۱۵/۳۵ ۱۶/۴ ۱۶/۱۱ ۱۶/۱۵ ۱۶/۲۳ ۱۶/۳۰

خَلَقَ۔ اس نے بنایا، اس نے پیدا کیا، خَلْقٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۱/۲ ۱/۱۲ ۲/۱۲ ۴/۱۲ ۴/۱۶ ۶/۷ ۷/۱۱ ۷/۱۴ ۷/۱۶ ۸/۵ ۸/۱۲ ۸/۱۶ ۹/۱۱ ۹/۱۵ ۱۰/۱۱ ۱۱/۱۱ ۱۱/۱۲ ۱۱/۱۴ ۱۲/۱۱ ۱۲/۱۵ ۱۳/۲ ۱۳/۱۴ ۱۳/۱۶ ۱۴/۱۲ ۱۴/۱۶ ۱۵/۱۱ ۱۵/۱۵ ۱۶/۱۲ ۱۶/۱۸ ۱۶/۲۰ ۱۶/۲۹ ۱۶/۳۰

خُلِقَ۔ وہ بنایا گیا، وہ پیدا کیا گیا، خَلْقٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب، ۴/۲ ۴/۱۱ ۱۰/۱۱ ۱۰/۱۴ ۱۰/۲۹ ۱۱/۱۱ ۱۲/۳ ۱۲/۱۱ ۱۲/۱۴ ۱۲/۲۹ ۱۳/۲ ۱۳/۱۱ ۱۳/۱۴ ۱۳/۲۹ ۱۴/۱۱ ۱۴/۲۹ ۱۵/۳ ۱۵/۱۱ ۱۵/۲۹ ۱۶/۱۱ ۱۶/۲۹

خُلُقٌ۔ عادت، خصلت، خو، خلق اَخْلَاقٌ جمع، ۴/۱۱ ۶۸/۴

خَلَقْتَ۔ تو نے بنایا، تو نے پیدا کیا خَلْقٌ سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر حاضر، ۳۸/۷۵

خَلَقْتُ۔ میں نے بنایا، میں نے پیدا کیا خَلْقٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد متکلم، ۳۸/۷۱ ۳۸/۷۵

خُلِقَتْ۔ وہ پیدا کی گئی، وہ بنائی گئی، خَلْقٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ، واحد مؤنث غائب ۴/۱

خَلَقْتُكَ۔ میں نے تجھ کو بنایا، میں نے تجھ کو پیدا کیا، اس میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے، ۱۹/۷

خَلَقْتَنِيْ۔ تو نے مجھے پیدا کیا، تو نے مجھے

---

[1] معالم التنزیل ج ۱ ص ۴۹۲ طبع مصر

Marfat.com

بنایا، اس میں نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے

خَلَقْتَهٗ۔ تو نے اس کو پیدا کیا، تو نے اس کو بنایا، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے،

خَلَقَكَ۔ اس نے تجھ کو بنایا، اس نے تجھے پیدا کیا، اس میں کَ ضمیر واحد مذکر حاضر ہے (ملاحظہ ہو خَلَقَ)

خَلَقَكُمْ۔ اس نے تم کو بنایا۔ اس نے تم کو پیدا کیا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے،

خَلْقِكُمْ۔ تمہیں بنانا۔ تم کو پیدا کرنا، خَلْقُ مصدر مضاف ہے اور کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ،

خَلَقْنَا۔ ہم نے بنایا، ہم نے پیدا کیا، خَلَقَ سے، ماضی کا صیغہ جمع متکلم،

خَلَقْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو بنایا، ہم نے تم کو پیدا کیا۔ اس میں کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے،

خَلَقْنٰهُ۔ ہم نے اس کو بنایا، ہم نے اس کو پیدا کیا۔ اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے،

خَلَقْنٰهُمْ۔ ہم نے ان کو بنایا، ہم نے ان کو پیدا کیا۔ اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے

خَلَقْنٰهُمَا۔ ہم نے ان دونوں کو بنایا، ہم نے ان دونوں کو پیدا کیا، اس میں هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب ہے۔

خَلَقَنِيْ۔ اس نے مجھے بنایا، اس نے مجھے پیدا کیا، خَلَقَ صیغہ ماضی ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے،

خَلَقُوْا۔ انھوں نے بنایا، انھوں نے پیدا کیا، خَلَقَ سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب

خُلِقُوْا۔ وہ بنائے گئے، وہ پیدا کئے گئے خَلَقَ سے، ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب

خَلَقَهٗ۔ اس کو بنایا، اس کو پیدا کیا، اس میں ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ہے (ملاحظہ ہو خَلَقَ)

Marfat.com

خَلْقَهٗ۔ اس کا بنانا، اس کا پیدا کرنا خَلْقَ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۳۲ ۸ ۱۱ ۲۳

خَلَقَهَا۔ اس کو بنایا۔ اس کو پیدا کیا، اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، ۴۲

خَلَقَهُمْ، ان کو بنایا، ان کو پیدا کیا، اس میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے، ۱۲ ۳۲ ۲۴ ۲۵

خَلْقَهُمْ، ان کا بنانا، ان کا پیدا کرنا، خَلْقَ مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ، ۲۵ ۸

خَلَقَهُنَّ۔ اس نے ان کو بنایا، اس نے ان کو پیدا کیا، اس میں هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب ہے، ۳۲ ۲۵

خَلْقِهِنَّ، ان کا بنانا، ان کا پیدا کرنا، خَلْقِ مضاف، هِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ۳۲

خَلَوْا۔ وہ تنہا ہوئے، وہ اکیلے ہوئے، خَلَا سے، ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو خَلَا) ۲ ۳۲

خَلَوْا۔ وہ گزرے، وہ پہلے ہو چکے، خُلُوٌّ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب (ملاحظہ ہو خَلَا) ۳۲ ۱۱ ۱۵ ۱۳ ۲۲ ۲۵

خَلُّوْا۔ تم چھوڑ دو، تَخْلِيَةٌ سے، جس کے معنی اصل میں تو کسی خالی مکان میں چھوڑنے کے ہیں مگر پھر ہر طرح پر چھوڑنے کو تَخْلِيَةٌ کہا جانے لگا، امر کا صیغہ جمع مذکر حاضر، ۱۰

خُلُوْدٍ۔ ہمیشہ رہنا، خَلَدَ يَخْلُدُ کا مصدر ہے کسی شے کے بربادی سے بچنے اور اپنی اصلی حالت پر باقی رہنے کا نام خلود ہے، اسی بنا پر اہل عرب عام طور پر خلود کا استعمال اس چیز کے لئے کرتے ہیں کہ جو دیر پا ہو، اور اس میں تغیر و فساد مدت کے بعد پیدا ہو، چنانچہ چولھے کے ان تین پتھروں کو جن پر دیگ چڑھائی جاتی ہے اسی لئے اَثَافِيُّ کہتے ہیں کہ وہ دیر تک قائم رہتے ہیں، عالم آخرت کے لئے جہاں خُلُوْدٌ کا استعمال ہوتا ہے، وہاں اس کے اصلی معنی یعنی تمام اشیاء کا اپنی اپنی حالت پر برقرار رہنا مراد ہیں، ۲۶ ۱۷

خُلَّةٌ۔ دوستی، آشنائی۔ قاضی بیضاوی لکھتے ہیں خُلَّةٌ خِلَالٌ سے مشتق ہے (جس کا استعمال اندرون اور درمیان کے لئے ہوتا ہے) کیونکہ وہ

Marfat.com

اس محبت کا نام ہے جو نفس کے اندر پیوست ہو کر مل گئی ہو اور بعض کا قول ہے کہ خَلَلٌ سے ماخوذ ہے کیونکہ جب دو شخص دوست ہوئے تو ہر ایک دوسرے کے خلل کو روکتا ہے یا خَلٌّ سے لیا گیا ہے جس کے معنی ریگستانی راستہ کے ہیں، کیونکہ دو دوست راہ کے رفیق ہوتے ہیں، یا خَلَّةٌ سے جس کے معنی خصلت کے ہیں کیونکہ دو دوستوں کی خصلتیں ملتی جلتی ہوتی ہیں[1]۔ ۱۲

خَلِيْفَةٌ۔ جانشین، قائم مقام، نائب، تا اس میں مبالغہ کے لئے ہے۔ خُلَفَاءُ اور خَلَائِفُ جمع، ۱۲

خَلِيْلًا وہ دوست جس کی محبت دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو، خِلَالٌ اور مُخَالَّةٌ سے جس کے معنی کسی سے دوستی کرنے کے ہیں، صفتِ مشبہ کا صیغہ، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

خَلِيْلٌ بروزن فَعِيْلٌ بمعنی فاعل ہے خُلَّةٌ بالضم سے ماخوذ ہے جس کے معنی اس دوستی اور محبت کے ہیں کہ جو دل کے اندر گھس کر اس کے وسط میں جاگہ بنی ہو، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جو اثر تھا اس کے اعتبار سے یہ بالکل صحیح ہے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو اس کا استعمال کیا گیا ہے تو بطور مقابلہ ہے اور بعض کا قول ہے کہ "خلت" کے معنی اصل میں استصفا یعنی برگزیدگی کے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل کے لقب سے اس لئے ملقب ہوئے کہ آپ کی دوستی اور دشمنی اللہ کے لئے تھی، اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خلت کا مطلب ان کی مدد کرنا اور ان کو پیشوا بنانا تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہ خَلَّةٌ بفتح خا سے مشتق ہے جس کے معنی حاجت کے ہیں اور ان کا نام خلیل اس لئے ہوا کہ وہ اپنے رب کے ہی ہوئے تھے اور ساری حاجتیں اسی کے سپرد کر دی تھیں[2]۔ خازن بغدادی لکھتے ہیں۔

وخلة الله للعبد هي الله کا بندہ کو خلیل بنانے کا مطلب تمكينه من طاعته وعصمته اس کو اپنی طاعت پر قادر بنانا اور توفيقه وستر خلله وعصمته سے سرفراز فرمانا توفیق عنایت نصرة والثناء عليه کرنا، اس کے خلل کو چھپانا، اس کی مدد کرنا اور اس پر ثنا کہنا ہے، ۱۲

[1] تفسیر انوار التنزیل ج ۱ ص ۱۷۲، طبع میمنہ مصر۔ [2] فتح الباری ج ۷ ص ۵۷، طبع امیریہ مصر
[3] لباب التاویل ج ۱ ص ۵۰۲ طبع مصر سنہ ۱۳۳۱ھ

Marfat.com

فصل المیم

خَمْر۔ شراب انگوری، اصل میں تو انگور کے کچے پانی کا نام جبکہ وہ نشہ آور ہو، خمر ہے لیکن مجازاً ہر نشیلی شراب کو خمر کہدیتے ہیں، علامہ لغوی سید محمد مرتضیٰ زبیدی صاحب تاج العروس شرح قاموس میں رقمطراز ہیں۔

واعلم ان کون الخمر اسما للنئ من ماء العنب اذا اسکر حقیقۃ بالاتفاق من ائمۃ اللغۃ حتی ان استعمالہ فیہ فی شہیر وفی غیرہ سمی باسامی مختلفۃ مجازا[1]

اور یہ جان لینا چاہیے کہ اتفاق ائمہ لغت انگور کے کچے پانی کا جب کہ وہ نشہ آور ہو خمر نام ہونا حقیقت ہے حتی کہ خمر کا استعمال اس میں مشہور ہے۔ دوسری شرابوں میں کہ جو مختلف ناموں سے موسوم ہیں اس کا استعمال مجازاً ہے۔

خمر یا تو اَخْتِمَارٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی خمیر اٹھنے کے ہیں، چونکہ اس میں بھی خمیر اٹھ کر جوش پیدا ہوتا اور جھاگ آنے لگتے ہیں اس لئے اس کا نام خمر ہوا یا مُخَامَرَۃٌ سے مشتق ہے جس کے معنی چھپالینے کے ہیں۔ چونکہ یہ وسواس کو گم کردیتی اور عقل و ہوش کو چھپادیتی ہے اس لئے خمر سے موسوم ہوئی، ابو عبید نے ضحاک تابعی سے اَعْصِرُ خَمْرًا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ خمر اہل عمان کی زبان میں انگور[2] کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے شراب انگوری کو خمر کہنے کی مناسبت ظاہر ہے، خمر کا استعمال عربی میں مؤنث ہوکر شائع ذائع ہے اور گو اس کی تذکیر کو بعض ائمہ لغت نے جائز رکھا ہے لیکن لغت فصیح تانیث ہی ہے ۲ پ ۲ ع

خَمْرًا ۱۲ ع

خُمُرِهِنَّ، ان کی اوڑھنیاں، خُمُرٌ خِمَارٌ کی جمع، مضاف ہے هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، اصل میں خَمَرَ کے معنی ہیں کسی شے کے پوشیدہ ہونے کے اور جس چیز کے ذریعہ پوشیدہ ہوا جائے وہ "خمار" ہے لیکن عرف میں خمار اس چیز کا نام ہے جس کے ذریعہ عورت اپنے سر کو چھپاتی ہے یعنی اوڑھنی اور دوپٹہ، ۱۸ ع

[1] عقود الجواہر المنیفہ ج ۲ ص ۱۰۸ طبع مصر۔ [2] الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۳۵ طبع میمنہ مصر۔

Marfat.com

خَمْسَةٌ۔ پانچ، اسم عدد ہے، مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے، ۲۴ ۱۱ ۲۵

خُمُسَهٗ۔ اس کا پانچواں حصہ، خُمُس اسم مضاف ہے، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۸ ۱

خَمْسِيْنَ۔ پچاس، اسم عدد ہے، مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے ۲۴ ۱۴ ۲۹

خَمْطٍ۔ کسیلا، بدمزہ، امام بغوی لکھتے ہیں۔ "خمط بیلو اور اس کا پھل ہے اس کو بدمزہ بولتے ہیں، یہی اکثر مفسرین کا قول ہے، مبرد اور زجاج کا بیان ہے کہ ہر وہ سبزی جس کے مزہ میں اتنی تلخی پیدا ہو جائے کہ اس کو کھایا نہ جا سکے، وہ خمط ہے، ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ خمط ایک درخت کا پھل ہے جس کو فسوۃ الضبع کہا جاتا ہے، خٹخاش کی طرح ہوتا ہے اور جھڑ جاتا ہے، اس سے کوئی نفع اندوز نہیں ہوتا۔" ۱ ۲۲ ۲

فصل النون المعجمة

خَنَازِيْرَ۔ سور، خِنْزِيْرٌ کی جمع، راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

"ارشاد خداوندی وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ (اور کئے ان میں سے بندر اور سور) کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے مخصوص جانور کو مراد لیا ہے، اور یہ بھی قول ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کے اخلاق اور افعال اس جانور کے مشابہ ہوں نہ یہ کہ جس کی خلقت اس طرح کی ہو، اور آیت میں دونوں باتیں مراد ہیں، کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی خلقت مسخ ہو گئی تھی، اسی طرح انسانوں میں ایسی جماعت موجود ہے کہ جب ان کے اخلاق کو جانچا جائے تو وہ بندروں اور سوروں کی طرح نکلیں گے اگرچہ ان کی صورتیں انسانوں کی سی صورتیں ہیں۔" ۱

خَنَّاسِ۔ پیچھے ہٹ جانے والا، چھپ جانے والا، خَنْسٌ سے، جس کے معنی پیچھے ہٹنے اور پیچھے ہٹنے اور رک جانے کے ہیں، مبالغہ کا صیغہ، یہ شیطان کا لقب ہے، کیونکہ جب اللہ کا ذکر ہو تو وہ رک جاتا ہے، تیرہ وسوسہ

۱ معالم التنزیل ج ۵ ص ۲۳۶۔ طبع مصر ۱۳۴۳ھ

Marfat.com

ڈال کر غائب ہو جاتا ہے، پ ۳۰

خِنْزِیْر. سور پ ۲ ع ۵ ۱۴

خُنَّس. پیچھے ہٹ جانے والے، پھر جانے والے، رک جانے والے، چھپ جانیوالے خَانِسٌ کی جمع، جو خَنْسٌ سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے، بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ستارے مراد ہیں کیونکہ وہ دن میں چھپ جاتے ہیں اور بعض کے نزدیک چاند اور سورج کے علاوہ پانچوں سیارے کہ جن کو "خمسہ متحیرہ" کہتے ہیں، یعنی مریخ، زحل، عطارد، زہرہ اور مشتری کیونکہ ان کی چال کچھ اس ڈھب سے ہے کہ کبھی یہ مشرق سے مغرب کو چلتے ہیں اور کبھی ٹھٹک کر الٹے پھرتے ہیں اور کبھی سورج کے پاس آکر غائب رہتے ہیں، اور بعض کے نزدیک نیل گائے کیونکہ اس میں بھی پیچھے ہٹنے پھر جانے رکنے اور چھپنے کی صفت موجود ہے، یہ تینوں تفسیریں سلف صحابہ اور تابعین سے مروی ہیں۔ [1] پ ۳۰

فصل الواو

خُوَارٌ. گائے کی آواز، اصل میں تو یہ لفظ گائے کی آواز کے لئے مخصوص ہے مگر کبھی کبھی بطور استعارہ اونٹ یا بکری یا ہرن یا تیروں کی آواز کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے پ ۹ ع ۱۴

خَوَالِفَ. پیچھے رہنے والیاں، خَالِفَةٌ کی جمع ہے، خَالِفَةٌ اصل میں خیمے کے پچھلے ستون کو کہتے ہیں اور عورت سے بھی کنایہ ہے۔ کیونکہ وہ کوچ کرنے والوں سے پیچھے رہتی ہے، پ ۱۰ ع ۱۴

خَوَّانٍ. خیانت کرنے والا، دغاباز، خِیَانَةٌ سے مبالغہ کا صیغہ (ملاحظہ ہو تَخُوْنُوْنَ) پ ۱۴. خَوَّانًا. پ ۵

خَوْضٍ. بیہودہ گوئی، باتیں بنانا، گھسنا، خَاضَ یَخُوْضُ کا مصدر ہے، اصل میں خَوْضٌ کے معنی پانی میں گھسنے کے ہیں اور بطور استعارہ سب کاموں میں گھسنے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو خُضْتُمْ) پ ۱۰

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۸ ص ۵۳۳ طبع میریہ بولاق مصر۔

Marfat.com

خَوْضِهِمْ۔ ان کی بحث، ان کی بک بک، خَوْضٍ مضاف، هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ۷ پ

خَوْف۔ ڈر، خوف، خَافَ یَخَافُ کا مصدر ہے (ملاحظہ ہو اَخَافُ) ۱ پ ۲ پ ۲ پ ۲ پ ۵ پ ۶ پ ۶ پ ۱۱ پ ۱۳ و ۱۴ پ ۱۱ پ ۱۲ پ ۱۳ پ ۱۴ پ ۱۵ پ ۱۸ پ ۲۰ پ ۲۱ پ ۲۱ پ ۲۲ پ ۲۲ پ ۲۵ پ ۲۶ پ ۲۷ پ ۲۸ پ ۲۹ پ خَوْفًا ۸ پ ۱۵ پ ۲۱ پ

خَوْفِهِمْ۔ ان کا ڈر، ان کا خوف، خَوْفِ مضاف، هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ

خَوَّلْنٰكُمْ۔ ہم نے تم کو عطا کیا، ہم نے تم کو دیا خَوَّلْنَا تَخْوِیلٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کا مالک بنانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ جمع متکلم كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، ۷ پ

خَوَّلْنٰهُ۔ ہم نے اس کو بخشا، ہم نے اس کو عطا کیا، اس میں هُ ضمیر واحد مذکر غائب ہے ۲۴ پ ۲

خَوَّلَهٗ۔ اس کو عطا کیا، اس کو دیا۔ خَوَّلَ تَخْوِیلٌ سے، ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، ۲۳ پ

فصل الیاء المثناۃ

خِیَاطِ۔ سوزن، سوئی، اسم ہے، ۸ پ

خِیَامٍ۔ ڈیرے، خیمے، خَیْمَةٌ کی جمع، ۲۷ پ

خِیَانَةً۔ خیانت، دغا، خَانَ یَخُوْنُ کا مصدر ہے (ملاحظہ ہو تَخُوْنُوْا) ۱۰ پ

خِیَانَتَكَ۔ تجھ سے دغا کرنی، خِیَانَةَ مضاف اور ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ

خَیْر۔ بہتر، بھلا، نیکی، بھلائی، نیک کام، جو چیز سب کو پسند ہو، وہ خیر ہے عقل، عدل، فضل اور اشیا نافعہ، شر اس کی ضد ہے، خیر کی دو قسمیں ہیں، ایک "خیر مطلق" کہ جو ہر حال میں اور ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہو جیسے کہ جنت ہے، دوسرے "خیر مقید" جو ایک کے لئے خیر ہو اور دوسرے کے لئے شر جیسے دولت کہ زید کے حق میں خیر ہوتی ہے اور عمرو کے حق میں شر، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مال کے متعلق دونوں وصف بیان کئے ہیں، چنانچہ ایک جگہ تو ارشاد ہے اِنْ تَرَكَ خَیْرًا (اگر کچھ خیر یعنی مال چھوڑے) اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ، نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرَاتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔ (کیا خیال

Marfat.com

رکھتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو دیئے جاتے ہیں مال اور اولاد، تو شتابی کرتے ہیں، ان کی بھلائیوں میں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں) قرآن مجید میں جہاں مال کے لئے خیر کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے متعلق بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو کثیر ہو اور بوجہ حلال جمع کیا گیا ہو۔

الفاظ خیر و شر کا دو طرح پر استعمال ہوتا ہے، ایک اسم ہو کر جیسے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ (اور تم میں ایک جماعت ہونی چاہئے کہ جو نیک کام کی طرف بلائے) دوسرے وصف ہو کر اس صورت میں افعل التفضیل کے معنی ہوتے ہیں جیسے فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (پس بلاشبہ بہترین زاد تقویٰ ہے) کہ یہاں خیر افضل کے معنی میں آیا ہے، آیت شریفہ نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا (ہم لاتے ہیں اس سے بہتر) اور اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے) میں خَيْرٌ اسم بھی ہو سکتا ہے اور معنی افعل بھی۔ یہ واضح رہے کہ خیر کا استعمال کبھی شر کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور کبھی ضر یعنی تکلیف اور سختی کے مقابل میں جیسے وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ اگر تجھ کو کچھ سختی پہنچائے تو کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے کچھ بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے)

۱ پ ۶ ع ۷ و ۱۳ ۲ پ ۷ ع ۹ و ۱۰ و ۱۱ ۳ پ ۴ ع ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۸ و ۳۱
۴ پ ۳ ع ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ ۵ پ ۸ ع ۳ و ۸ و ۱۶ ۶ پ ۸ ع ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۲
۸ پ ۹ ع ۱۰ و ۱۸ ۹ پ ۱۰ ع ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ ۱۰ پ ۱۲ ع ۷ و ۱۲ و ۱۴
۱۱ پ ۱۳ ع ۷ و ۱۱ و ۱۶ ۱۲ پ ۱۴ ع ۵ و ۸ ۱۳ پ ۱۶ ع ۱ و ۳ و ۶ ۱۴ پ ۱۷ ع ۱۰ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۲
۱۵ پ ۱۸ ع ۴ و ۱۴ و ۱۸ ۱۶ پ ۱۹ ع ۲ و ۸ و ۱۲ و ۱۶ ۱۷ پ ۲۰ ع ۳ و ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵
۱۸ پ ۱۶ ع ۳ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ ۱۹ پ ۱۸ ع ۱ و ۱۸ و ۲۰
۲۰ پ ۱۹ ع ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ ۲۱ پ ۱۸ ع ۷ و ۱۱ ۲۲ پ ۲۳ ع ۶ و ۱۲ و ۱۳ ۲۳ پ ۱۹
۲۵ پ ۲۴ ع ۵ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ ۲۶ پ ۱۹ ع ۱۰ ۲۷ پ ۲۴ ع ۱ و ۱۲
۲۹ پ ۲۶ ع ۷ و ۱۲ ۳۰ پ ۲۶ ع ۱۸ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ خَيْرًا
۲ پ ۲ ع ۶ و ۷ ۳ پ ۲ ع ۹ و ۱۲ ۴ پ ۳ ع ۵ ۵ پ ۳ ع ۶ و ۱۳ ۶ پ ۴ ع ۳ و ۱۲ ۷ پ ۵ ع ۱۰
۸ پ ۶ ع ۱۶ ۹ پ ۷ ع ۳ ۱۰ پ ۷ ع ۱۴ ۱۱ پ ۸ ع ۱ ۱۲ پ ۸ ع ۱۵ ۱۳ پ ۹ ع ۸ و ۱۰ و ۱۶ ۱۴ پ ۱۰ ع ۱۹
۲۶ پ ۲۴ ع ۳ و ۱۳ و ۱۴ ۲۸ پ ۲۵ ع ۱۹ و ۲۱ ۲۹ پ ۲۵ ع ۸ و ۱۳ ۳۰ پ ۲۵ ع ۲۳

خَيْرَاتٌ۔ نیکیاں، بھلائیاں، خوبیاں، نیک عورتیں، اچھی عورتیں، خَيْرَةٌ کی جمع ہے، آیہ شریفہ فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ

Marfat.com

(اُن میں نیک عورتیں ہیں خوبصورت) میں بعض علماء کا قول ہے کہ خَیِّرَاتٌ اصل میں خَیْرَاتٌ ہے جس کی تخفیف کر لی گئی ہے کیونکہ خیر کا استعمال جب افعل التفضیل کے معنی میں ہو تو اس کی جمع نہیں آتی، خَیِّرَاتٌ خَیِّرَۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی اس عورت کے ہیں جو خیر کے ساتھ مخصوص ہو، ۲/۲ ۲/۳ ۲/۱۱ ۲/۱۷ ۲/۱۷ ۲/۱۹ ۲/۲۲ ۲/۲۳

خِیَرَۃٌ۔ اختیار، خَارَ یَخِیْرُ کا مصدر ہے ۲/۲۰ ۲/۲۲

خَیْطٌ۔ رشتہ، تاگا، دھاری، قرآن مجید میں خیط ابیض سے سپیدۂ صبح اور خیط اسود سے ظلمتِ شب مراد ہے، ۲/۲

خِیْفَۃٌ۔ خوف، ڈر، خَافَ یَخَافُ کا مصدر ہے راغب لکھتے ہیں، خِیْفَۃٌ اس حالت کا نام ہے جو انسان کو خوف کی حالت میں ہوتی ہے آیت شریفہ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (اور پڑھتی ہے گرج اس کی خوبیاں اور سب فرشتے اس کے ڈر سے) میں خیفہ کا استعمال بجائے خوف کے ہوا ہے جو اس امر پر تنبیہ ہے کہ خوف ہر وقت ان کے شامل حال ہے، ایک آن اُن سے جدا نہیں ہوتا۔ ۲/۹ ۲/۱۴ ۲/۱۲ ۲/۴۷ ۲/۱۶ ۲/۱۲ ۲/۲۱ ۲/۱۹

خِیْفَتِکُمْ۔ تمہارا ڈرنا، خِیْفَۃٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، یہاں بھی خِیْفَۃٌ کا استعمال خوف کے لئے ہوا ہے، ۲/۲۱

خِیْفَتِہٖ۔ اس کا ڈر، اس کا خوف خِیْفَۃٌ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ۱۳/۸

خَیْلٌ۔ گھوڑے، سوار، اصل میں خَیْل گھوڑوں کا نام ہے۔ مجازاً سواروں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ جمع، ۳/۱۳ ۸/۴۸ ۲۸/۴

خَیْلِکَ۔ تیرے سوار، تیرے گھوڑے خَیْلِ مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ یہاں خیل سے سوار مراد ہیں۔ ۱۷/۶۴

Marfat.com

دارالاشاعت کی چند جدید مطبوعات

رحمتِ عالم ﷺ

سید سلیمان ندوی

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۵۲

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل و مستند سیرت طیبہ جو اسکول کے طلبہ اور کم پڑھے لکھے لوگوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ اور کارڈ بورڈ جلد کے ساتھ۔ قیمت ۹/۷۵

قصص الانبیاءؑ

مولانا محمد طاہر صاحب

سائز ۱۸×۲۳/۱۶

صفحات ۵۰۰

وہ متبرک اور مستند کتاب جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کے حالات اور خلفائے راشدین، امام حسنؓ و امام حسینؓ اور چاروں اماموں کے حالات درج ہیں۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ مجلد قیمت ۲/۴

مسلمان فاتحین

مصطفیٰ رہی صدیقی

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۴۰

اس کتاب میں تاریخ اسلام اور تاریخ عالم کے انتہائی اہم اور زرّیں حالات اور حق و باطل کے معرکوں اور اسلامی فتوحات کے ناقابل فراموش مستند اور رُوح پرور واقعات درج ہیں۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ قیمت ۱/۸

نافع الخلائق

حاجی زردار خان صاحب

سائز ۱۸×۲۳/۱۶ صفحات ۲۴۴

قرآنی آیات کے خواص، اولیاء اللہ اور مشائخ کے مجرب عملیات و تعویذات، اسم قیافہ اور تعبیر نامہ خواب کا نہایت مقبول اور مشہور مجموعہ جو مفصل فہرست مضامین کے ضمن کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ مجلد قیمت ۵/

نقشِ سلیمانی

خواجہ محمد اشرف عثمانی

سائز ۱۸×۲۳/۱۶ صفحات ۲۴۸

عملیات و تعویذات، نقوش و خواص قرآنی، حروفِ تہجی و مقطعات و اسم اعظم وغیرہ کے خواص و اسرار سے متعلق نہایت مکمل و مستند کتاب ہر قسم کی دینی و دنیوی حاجات کی کنجی۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ کارڈ بورڈ جلد، قیمت ۳۰/

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

Marfat.com

۷۲۷۵ احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دُنیائے اسلام کے تمام مُسلمہ اس بات پر متفق ہیں کہ رُوئے زمین پر کلام اللہ کے بعد بخاری شریف سب سے زیادہ صحیح اور مُستند کتاب ہے اور علم حدیث میں اسکی نظیر ممکن نہیں ہے۔ اُردو زبان میں اسکے متعدد اُردو ترجمے اور شرحیں شائع ہو چکی ہیں لیکن یہ جدید شرح مندرجہ ذیل خصوصیات کے ساتھ چھپی ہے جس سے دُوسرے تراجم خالی ہیں۔

چند خصوصیات

۱۔ اطمینان بخش ترجمانی اور عام فہم شرح اس زمانے کی ذہنی سطح کے مُطابق کی گئی ہے۔

۲۔ احادیث رسُول کا مسائل حاضرہ سے کامل انطباق

۳۔ حدیث کے اُن پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوا تک نہیں۔

۴۔ بخاری شریف کے لطائف و خصوصیات کی کامل رعایت۔

۵۔ قدیم و جدید شارحین کی گرانقدر تحقیقات سے پوری کتاب آراستہ و مزین

۶۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی معتدل لب و لہجہ میں اور محدثین و فقہاء کے اختلافات کی دل آویز وضاحت۔

ایک کالم میں اردو متن اور مقابل کالم میں ترجمہ و تشریح۔

سائز: ۲۰×۳۰ دیدہ زیب کتابت و طباعت۔ اعلیٰ کاغذ اور حسین جلدیں۔ کل تین جلد کل صفحات ۲۳۱۲۔ قیمت: ۳۹۰/-

دار الاشاعت کراچی

Marfat.com

مدلل مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

بارہ ۱۲ جلدوں والا عکسی ایڈیشن

تالیف:- مفتی اعظم عارف باللہ مولانا عزیز الرحمٰن

ترتیب وحواشی:- مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ

حسب ہدایت ونگرانی:- حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ

دارالعلوم دیوبند کی خداداد شہرت ومرکزیت اور اس کے فتاویٰ پر تمام ممالکِ اسلامیہ اور مسلمانوں کی پنچایتوں اور عدالتوں کا اعتماد محتاجِ بیان نہیں ہے۔ یہ تمام فتاویٰ جواب تک غیر مرتب تھے، ان کی ترتیب کیلئے حضرت قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم نے ایک مستقل شعبۂ ترتیبِ فتاویٰ قائم کیا جس میں ماہر علماء وفقہا کی ایک جماعت نے فتاویٰ کے اس عظیم الشان ذخیرے کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا اور ہر فتوے پر بصیرت افروز حواشی لکھے اور اصل عربی کتب کے حوالے بقیدِ صفحات تحریر کئے ہیں جس کی وجہ سے مسئلہ نکالنا نہایت آسان ہوگیا ہے۔ یہ عظیم فتاویٰ، فتاویٰ عالمگیری کی طرح مسلمانوں میں قانون کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔ بارہ جلدوں کے کل صفحات تقریباً ۵۰۰۰

عکسی طباعت، سفید کاغذ، مضبوط اور حسین جلدیں

بارہ حصوں کے کامل سیٹ کی قیمت -/۵۲۵

ملنے کا پتہ: دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

Marfat.com

مظاہر حق جدید

شرح

مشکوٰۃ شریف اردو

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

ترمیم و ترتیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

پوری کتاب پانچ جلدوں میں مکمل ہوئی ہے۔

جلد اوّل	صفحات	۹۸۴	مجلد اعلیٰ قیمت	۱۱۷/-
جلد دوم	"	۸۰۸	" "	۱۱۷/-
جلد سوم	"	۹۰۸	" "	۱۱۷/-
جلد چہارم	"	۹۸۴	" "	۱۱۷/-
جلد پنجم	"	۱۰۶۴	" "	۱۴۱/-
کامل پانچ جلد	کل صفحات	۴۷۴۸	کل قیمت	۶۰۰/-

موزوں سائز ۲۰×۳۰

دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

معارفُ الحدیث

یعنی

احادیثِ نبوی کا ایک جدید اور جامع انتخاب

اُردو ترجمہ اور تشریحات کے ساتھ

مولانا محمد منظور نعمانی

جو اس زمانے کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی دینی علمی ذہنی اور فکری سطح اور عصرِ حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر کیا گیا ہے جس نے اُردو خوانوں اور علومِ جدیدہ کے حامل حضرات پر علمِ حدیث کے حصول کے لیے حجت تمام کر دی ہے۔ ہر حدیث کے عربی متن کے ساتھ آسان اُردو زبان میں ایسی دل نشین تشریح کی گئی ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔ مکمل کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

قیمت کامل سیٹ	قیمت کامل سیٹ
اعلیٰ کاغذ مجلد =/۳۳۶	کاغذ قسم دوم =/۱

دار الاشاعت مودی مسلم خانہ کراچی

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی مکمل اور مستند و مقبولِ عام سوانح حیات

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ ○ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مکمل مستند و مقبولِ عام سوانح عمری جو سیرتِ طیبہ کی انسائیکلو پیڈیا تصور کی گئی ہے اور جو مسلسل خراجِ تحسین حاصل کر رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان کتاب شایانِ شان طریقے پر شائع نہ ہو سکی تھی۔

اب خدا کا شکر ہے کہ ہم نے اسے اس کے اصل اور معیاری علمی سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ پر جدید اور بہترین کتابت اور عکسی طباعت کرائی ہے اور تصحیح کا خاص اہتمام کیا ہے۔

اب تک اس کی صرف چھ جلدیں ہی طبع ہوتی رہی ہیں ہم نے اسکی ساتویں جلد بھی شائع کی ہے اور ساتوں حصے نہایت عمدہ سفید جاپانی کاغذ پر طبع ہوئے ہیں اور جلدیں نہایت مضبوط اور حسین بنوائی گئی ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کل صفحات ۲۳۵۲ سات حصے در چار جلد، کامل سیٹ۔ قیمت ——— کامل سیٹ =/۳۱۵

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم۔ اے جناح روڈ ○ کراچی ۱

Marfat.com

236
228
564

بہترین اسلامی کتابیں

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن ۴ جلد ۲۰۷/-
مظاہر حق جدید (شرح مشکوٰۃ اردو) ۵ جلد ۵۴۰/-
معارف الحدیث۔ مولانا محمد منظور نعمانی، جلد ۳۱۵/-
تجرید صحیح بخاری مترجم عربی اردو کامل مجلد ۱۱۷/-
شرح حصن حصین مترجم مولانا محمد عاشق الٰہی ۶۰/-
شرح اربعین امام نوویؒ " " مجلد ۲۷/-
حجۃ اللہ البالغہ اردو، شاہ ولی اللہ دہلوی مجلد ۷۵/-
بہشتی زیور مدلل مکمل مولانا اشرف علیؒ مجلد ۱۰۸/-
فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مفتی محمد شفیعؒ ۲ جلد ۲۱۶/-
علم الفقہ کامل مولانا عبد الشکور لکھنویؒ ۷۵/-
عقائد علمائے دیوبند و حسام الحرمین مجلد ۴۵/-
احیاء العلوم اردو، امام محمد غزالیؒ ۴ جلد ۳۰۰/-
کیمیائے سعادت اردو " " مجلد ۷۲/-
مجالس الابرار، اردو، شیخ احمد رومی مجلد ۹۶/-
مجالس حکیم الامت مفتی محمد شفیعؒ ۴۵/-
مومن کے ماہ و سال اردو، شیخ عبد الحقؒ دہلوی مجلد ۵۷/-
اسلام کا نظام مساجد، مولانا ظفیر الدین مجلد ۲۷/-
اسلام کا نظام عفت و عصمت " " " ۳۶/-
اسلام کا نظام اراضی و عشر و خراج، مفتی محمد شفیعؒ ۴۵/-
علمی شکول منتخب مضامین " " " ۴۵/-
احکام اسلام عقل کی نظر میں، مولانا اشرف علی ۴۲/-

مستند اسلامی کتابیں

ارواح ثلاثہ (حکایات اولیا) مولانا اشرف علیؒ ۳۰/-
آیات بینات، محسن الملک (تردید شیعہ) ۲ جلد ۹۰/-
تحفۂ اثنا عشریہ اردو، شاہ عبد العزیزؒ (تردید شیعہ) مجلد ۱۰۸/-
تاریخ ارض القرآن، سید سلیمان ندویؒ مجلد ۴۵/-
تاریخ فقہ اسلامی اردو، شیخ محمد خضریؒ مجلد ۶۰/-
تذکرۂ غوثیہ، سید غوث علی شاہ قلندرؒ مجلد ۶۰/-
تذکرۂ مجدد الف ثانی، مولانا محمد منظور نعمانی " ۴۵/-
عیسائیت کیا ہے؟ مولانا محمد تقی عثمانی ۱۴/-
مسلمانوں کا نظم مملکت، ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن مجلد ۴۸/-
لطائف علمیہ ترجمہ کتاب الاذکیا، ابن جوزی " ۴۵/-
کلیات امدادیہ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ " ۴۵/-
المنجد عربی اردو، جامع لغات مجلد ۳۲/-
المعجم اردو عربی " " " ۶۳/-
بیان للسان عربی اردو مستند لغات مجلد ۶۶/-
قاموس القرآن (مکمل قرآنی لغات) " ۴۳/-
جامع اللغات (اردو کی مستند لغت) " ۵۴/-
شمس المعارف (تعویذات) ابن علی بونی مجلد ۴۲/-
اصلی جواہر خمسہ کامل (تعویذات) " ۵۴/-
بیاض یعقوبی (تعویذات) مولانا محمد یعقوب " ۵۴/-
علاج الغربا حکیم غلام امام ۴۷/-
بیماریوں کا گھریلو علاج، طبیبہ ام الفضل ۴۵/-

دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

مکمل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ
نور آباد - ضلع کرنال - سیالکوٹ

Marfat.com

Marfat.com